UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224525
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم

قرابادین احسانی

۱۳۱۰

بزبان اردو ترجمہ شد و از [illegible] بسعی تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یگانہ از حکمائے ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمائی [illegible]

مطبع منشی نولکشور کانپور در مطبع مشہور مطبوع جہان ہوئی

اطلاع ! اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ذیل میں جو صفحے جو سادے اونہین بعض کتب طب و لغات مختص بمفردات طب اردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہو اوس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو مختص بعلاج انسان

تشریح الاسباب معروف بہ **مظہر العلوم** مع نقشۂ بروج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش۔

رسالہ زبدۃ المفردات و نظم بارق مولفۂ حکیم سید علی حسین متخلص بہ تلمیح۔

زبدۃ الحکمۃ۔ فصول اربعہ مین روز مرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہی مولفۂ سید حکیم قمر علی رئیس متھرا۔

مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفۂ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

علاج الغربا۔ اسکی کوڑیون کی دوا قیمتی کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام۔

ترجمۂ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہی ایک مطالب دقیق کو صاف محاورۂ زبان اردو مین لکھا ہی۔ نام تاریخی اسکا **مظاہر العلاج** ہی مترجمہ حکیم محمد حسین۔

تحفۃ الاطبا۔ اسم بامسمی ہے مولفۂ حکیم سید مشرف حسین خیر آبادی۔

قانون عشرت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج وخصوصاً [illegible] ق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین۔

قرابادین شفائی۔ اردو مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفۂ ذکاء اللہ خان اردو مترجمۂ حکیم

انیس الاطبا۔ تالیف حکیم مولوی صادق علی۔

مجربات اکبری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمۂ حکیم واحد علی موہانی۔

طب نبوی جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہی انتخاب احادیث نبوی سے مولفۂ حافظ اکرام الدین۔

رموز الحکمۃ۔ اُن علامتون کا بیان جس سے ابتداے مرض سے مآل تک یا ردی معلوم ہوتا ہے اور اُسکے دفع کی تدبیر مولفۂ حکیم رجب علی۔

معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض اور اُسکا علاج مولفۂ حکیم احسان علی۔

علاج الامراض۔ اردو طب کی مستند کتاب مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان۔

رسالۂ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رائحۂ بول مین عمدہ رسالہ مولفۂ الحکیم غلام یحیی۔

مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب ترجمۂ اردو **مفرح القلوب** جو تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی ہی مترجمۂ حکیم محمد نور کریم۔

مجالۃ المسیحی معالجۂ امراض فم بانی و سوء ہضمی مولفۂ حکیم سید محمد زکی۔

کیمیاے عناصری۔ ترجمۂ قرابادین قادری مترجمۂ حکیم نور کریم۔

تشریح الاجسام علاج اقسام کیڑا پھنسی مولفۂ سید افضل علی نیٹو ڈاکٹر

مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم قالب ہی اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی۔

تریاق مسموم۔ نسخے متضمن اقسام سانپون کے علاج مین مع انکی شکلین اور تصاویر اور مقام انکی پیدایش کے مولفۂ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

شفاء الامراض مخصوص ہی ہر عضو کے امراض کا علاج مولفۂ حکیم محمد نور کریم۔

ترجمۂ اردو وامرت ساگر جو بید ک مین انتخاب کتاب ہی ترجمۂ شیو سہاے [illegible] لال ملازم مطبع۔

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہین	۲۱	فصل ۲۵ - حمی ورمی کا بیان اور علامات	۴۷	سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر -
فن اول مین پانچ مقالے ہین -	۲۲	فصل ۲۶ - حمی یوم تشنجیہ کا بیان -	″	تدبیر بیداری مفرط کی -
مقالہ پہلا فن پہلا مشتمل ہے ۳۱ فصل پر -	″	فصل ۲۷ - حمی حریہ کا بیان اور علامات	″	درد شکم کے رفع کی تدبیر -
فصل اول عام حمیات کا بیان -	۲۳	فصل ۲۸ - حمی استحصافیہ جو سردی سے ہوتی ہے	″	خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر -
فصل دوم - اوقات اربعہ حمیات کا بیان -	″	فصل ۲۹ - حمی استحصافیہ جو تالاب کے پانی سے ہوتی ہے	۴۸	چھینک جو پے در پے آئے اوسکی تدبیر -
فصل ۳ - پہچان اوقات مرض کا بیان -	۲۴	فصل ۳۰ - حمی یوم شرابیہ کا بیان -	″	درد سر اگر محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر -
فصل ۴ - بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ	″	فصل ۳۱ - حمی یوم غذائیہ کا بیان -	۴۹	کھانسی جو محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر -
فصل ۵ -	″	مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم اس	″	بطلان شہوت طعام محموم کی -
حمیات سے انکو جدا کرین -	″	مقالے مین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات	″	بولیموس جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۶ - بیان انتقال حمی یوم کا -	″	دمویہ و صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا -	″	سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۷ - معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا -	″	بحث حمیات عفونت کا عام طور پر -	۵۰	شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۸ - بیان اصناف حمیات یومیہ کا -	۲۸	بیان علامات حمیات عفنہ کا عام طور پر -	″	غشی جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۹ - بیان حمی یوم غمی کا -	۲۹	علامات حمی لازمہ کا بیان -	″	ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۱۰ - بیان حمی یوم ہمیہ کا -	″	چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان -	″	شدت کرب جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۱۱ - بیان حمی یوم فکریہ کا -	۳۰	اعراض حمیات کے دلائل کا بیان -	″	دشواری نوالا و تارزی کی جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۱۲ - بیان حمی یوم غضبیہ کا -	۳۱	نافض اور برد اور قشعریرہ اور تنگی کا بیان -	″	برد اطراف جو محموم کو عارض ہو -
فصل ۱۳ - بیان حمی یوم سہریہ کا -	۳۲	عام طور کا معالجہ حما سے عفونت کا -	″	بیان عام حمی صفراوی کا -
فصل ۱۴ - بیان حمی یوم نومی و راحتی کا -	۳۸	محمومین کے غذا دینے کا بیان -	۵۱	غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین -
فصل ۱۵ - حمی یوم فرحیہ کا بیان -	۴۱	بیان قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا -	۵۲	فرق میان غب خالص اور غیر خالص کے -
فصل ۱۶ - حمی یوم فزعیہ کا بیان -	۴۱	معالجہ حمیات حادّہ کا -	″	غب لازم کا بیان -
فصل ۱۷ - حمی یوم تعبی کا بیان -	۴۴	جو اعراض حمیات حادّہ مین دشواری لاتے ہین -	۵۳	غب خالص کا علاج -
فصل ۱۸ - حمی یوم استفراغی کا بیان -		اونکا بیان -	۵۵	غب غیر خالص کا علاج -
فصل ۱۹ - حمی یوم وجعیہ کا بیان -	″	لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر -	۵۶	حمی محرقہ جسکا نام قادسوس ہے -
فصل ۲۰ - حمی یوم غشیہ کا بیان -	۴۵	تدبیر افراط عرق کی حمیات مین -	۵۸	علاج تپ محرقہ کا -
فصل ۲۱ - حمی یوم جوعیہ کا بیان -	۴۶	رعاف زائد کی تدبیر -	″	حمی دموی کا بیان -
فصل ۲۲ - حمی یوم عطشیہ کا بیان -	″	تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو -	۶۳	حمی بلغمیہ کا بیان -
فصل ۲۳ - حمی سددیہ کا بیان بیان اور علامات	۴۷	اسہال مفرط کی تدبیر -	″	علامات بلغمیہ دائرہ کے -
فصل ۲۴ - حمی تخمی امتلائی کا بیان	″	پیاس کی تدبیر -	۶۵	علامات بلغمی لازم کے -

صفحہ	مضمون
۶۵	چند حمیات جو اکثر از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین۔
〃	حمی برودت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر مین۔
۶۶	جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو۔
۶۷	تپ جسمین اندر باہر دونون جگہہ گرمی سردی ہو۔
〃	حمی غشی غلطی کا بیان۔
۶۸	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان۔
〃	بیان حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی کا اور علاج تپ بلغمی کا
۶۹	نسخہ دوائے تربد کا۔
۷۱	قرص جو بروقت مرض ہونے اور شدت لرزہ کی مستعمل ہین
۷۲	زیادتی قی کا تدارک۔
〃	تدارک اسہال مفرط کا۔
۷۳	علاج حمی بلغمیہ لازم کا۔
۷۴	علاج انقبالوس اور لیفوریا کا۔
〃	علاج حمی غشیہ غلطیہ کا۔
۷۵	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا۔
〃	تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی۔
〃	ربع دائرہ کا بیان۔
۸۱	بیان ان نسخہ جات مسہل کا جنکی حاجت بعد نضج ہوتی ہے
۸۲	خبث نافع و مجرب اگر پانچ دن تک ایک مرتبہ استعمال ہو۔
〃	تغذیہ اصحاب ربع اور علاج ربع لازمہ کا۔
۸۳	حمی خمس و سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہین
۸۴	علاج اصناف حمیات اقسام مذکورہ کا۔
۸۵	حمی دق کا علاج۔
۸۶	علامات دق کے۔
۸۷	علامات ذبول کے۔ اور علاج۔
۸۸	ادویہ مبردہ کا بیان۔
۸۹	بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کو مزاج مین ترطیب پیدا ہو

صفحہ	مضمون
۹۱	تغذیہ اصحاب دق۔
۹۲	تدارک احوال تابع دق کا بیان۔
〃	دق شیخوخت کا بیان۔
۹۳	علاج دق شیخوخت کا۔
〃	حمیات وبا کا بیان۔
۹۴	علامات حمی وبائی۔
۹۵	علاج حمی وبائی کا۔
۹۶	طریقہ احتراز کا وبا سے۔
۹۷	چیچک کا بیان۔
۹۹	علامات ظہور جدری کے۔
۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری اور حصبہ سے
۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔
〃	حمیات ورمی کا بیان۔
۱۰۴	ذکر علامات و احکام حمیات اورام کا۔
۱۰۵	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا۔
〃	حمیات مرکبہ کا بیان۔
۱۰۷	ذکر شطر الغب کا۔
〃	علامات شطر الغب کے۔
۱۰۹	شطر الغب کے علاج کا بیان۔
۱۱۰	فن دوسرا پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال وامراض کے اور احکام بحران کے بیان۔
۱۱۱	مقالہ پہلا بحران کا بیان و طرق استدلال
۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر مین۔
۱۱۷	علامات حرکت مادہ کی اوپر کیطرف بحران مین
۱۱۸	تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے حکم
〃	علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص
۱۱۹	علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف۔
〃	علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کی طرف۔

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے۔
〃	علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو۔
〃	علامات بحران بذریعہ کھلجانی رگ مقعد کے جو بذریعہ انتقال ہو
۱۲۱	علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے۔
〃	علامات انتقال اعلے کی طرف۔
〃	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
〃	علامات بحران خارجی کے۔
۱۲۲	بیان احکام خراجات کا۔
۱۲۳	علامات وقوع تشنج کے۔
〃	علامات واقع ہونے لرزے کے۔
〃	علامات دلالت بحران جیدہ۔
〃	علامات دلالت بحران ردی۔
۱۲۴	احکام اون علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہین
〃	علامات نضج و احکام علامات نضج۔
〃	احکام علامات بر سبیل اطلاق۔
〃	ذکر علامات جیدہ کا۔
۱۲۵	احکام علامات ردیہ کے۔
〃	ذکر علامات ردیہ کا۔
〃	ذکر اون علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین
۱۲۶	علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین۔
۱۲۷	علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین۔
〃	علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین۔
۱۲۸	علامات جو ناک سے متعلق ہین۔
〃	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو دانتونکے اعتبار سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو زبان اور وغیرہ سے ماخوذ ہین۔
۱۲۹	علامات ماخوذ و بحالات حلق و مری و قصبہ
〃	علامات فم معدہ۔

صفحہ	مضمون
١٢٩	علامات ماخوذہ کا اعضا سے تنفس۔
〃	علامات جو رنگوں کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین علامات
〃	ردیہ استرخاے بدن اور بُری طرح لیٹنے کے۔
١٣٠	علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو جلد سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات ماخوذہ شکم و نواحی شراسیف۔
١٣١	علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین
〃	علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے
〃	ہین دریافت علامات بواسطۂ رحم۔
〃	علامات اطراف بدن۔
〃	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو ہاتھوں کے کاموں سے دریافت ہون
١٣٢	علامات باعتبار درد۔
〃	علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات بحالات عقل۔
〃	علامات بحرکات مریض۔
〃	علامات ماخوذہ جمائی و انگڑائی۔
〃	علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھائی دین۔
〃	علامات ماخوذہ بھوک و پیاس۔
١٣٣	ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین
〃	علامات جو دردوں سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو پھوڑوں پھنسیوں سے ماخوذ ہین۔
١٣٤	علامات جو لرزہ سے ماخوذ ہین۔
〃	حکم استفراغ کا۔
〃	احکام پسینے کے۔
〃	بیان وجہ زیادتی عرق کا۔
〃	بیان اعضا کا جنمین عرق زیادہ اور جنمین کم برآمد ہو
〃	بیان اوقات کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم۔
١٣٥	ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو۔
١٣٥	وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے۔
〃	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین۔
١٣٦	علامات ماخوذہ نبض۔
〃	احکام نکسیر پھوٹنے کے
١٣٧	دلائل ماخوذہ رعاف۔
〃	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین۔
〃	احکام براز کے۔
〃	علامات ماخوذہ براز۔
١٣٨	احکام متعلقہ قے اور علامات ماخوذہ قے
〃	بیان احکام متعلقہ بول۔
〃	علامات مبنی بقلت و کثرت بول۔
١٣٩	علامات ماخوذہ رقت بول۔
〃	علامات ماخوذہ بول کدر و غلیظ القوام۔
〃	علامات ماخوذہ رنگ بول۔
〃	علامات سیاہی بول بوقت حمیات۔
١٤٠	علامات ماخوذہ حمرت بول بامراض حادہ۔
١٤١	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات و احوال باجتماع چند دلائل لون قوام وغیرہ
١٤٢	علامات ردیہ ماخوذہ بخروج بول۔
〃	علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین۔
〃	علامات ردیہ اجناس مختلفہ۔
١٤٤	علامات طول مرض کے۔
〃	علامات اسکے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل
١٤٥	احکام نکس کے۔
〃	علامات نکس کے۔
〃	اسباب موت کے۔
١٤٦	اقسام موت بوقوع حمیات و علامات کیفیت موت مریض
١٤٧	علامات موت بغیر بحران کے۔
〃	بیان ان دو حالات کا جو ضعیف اور ناقہ لوگوں کو لاحق ہوتی
١٤٧	تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے۔
١٤٩	غذا ناقہ کی۔
١٥٠	حرکات امراض کا بیان۔
〃	مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور
	دورے بحران کے ابتدا مرض مین اور اول حساب بحران کا
〃	سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا۔
١٥٥	مناسبات ایام بحران کے۔
١٥٦	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان۔
〃	قوت و ضعف ایام واقع فی الوسط۔
١٥٧	بیان ایام نیک و بد بہ ترتیب بحران خواہ ایام انذار
〃	بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول
	یعنے بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
〃	ایام انذار کا بیان۔
١٥٨	معرفت ایام بحران بر وقت اشکال کے۔
١٥٩	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے۔
١٦٠	فن تیسرا۔ اورام اور بثور کے بیان مین۔
〃	اور اسمین تین مقالے ہین۔
〃	مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان۔
〃	بیان اورام اور بثور کا۔
١٦١	فلغمونی کا بیان اور علاج۔
١٦٤	حمرہ کا بیان۔
١٦٥	نملۂ جاورسیہ کا بیان۔
〃	علاج نملہ کا۔
١٦٦	علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین۔
〃	حمرہ اور نار فارسی کا بیان۔
١٦٧	علاج نار فارسی اور حمرہ کا۔
١٦٨	نفاطات اور نفاخات کا بیان اور علاج۔
١٦٩	دواے مرکب کا بیان۔
〃	دواے مجرب قدما و اطباے متاخرین۔

صفحہ	مضمون
۳۰۹	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
"	ساق کا ٹوٹ جانا۔
"	کعب کا ٹوٹ جانا۔
"	پاشنہ پانون کا ٹوٹ جانا۔
۳۱۰	پانون کی اونگلیون کا ٹوٹ جانا۔
"	فن چھٹا۔ کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن مین پانچ مقالے مین۔
"	مقالہ پہلا۔ سموم مشروبہ کا علاج۔
"	بیان عام سموم مشروبہ کے پہچاننے کا اور علاج اونھین سموم کا عام طریقہ سے۔
۳۱۱	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
۳۱۲	استدلال اقسام سموم پر۔
"	علامات ردی کا بیان۔
"	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
۳۱۳	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
۳۱۴	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے
"	مجملا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا۔
۳۱۵	بیان مرتک اور برادہ رصاص و اسفیداج کا۔
۳۱۶	بیان حبین و شنگرف و سنکھیا و برادہ آہن خبث الحدید و ہرتال و چونے کا مع علاج۔
۳۱۷	بیان آب صابون و زرنیخ و شب کا مع علاج
"	بیان مجمل سموم نباتیہ کا اور علاج۔
۳۱۸	بیان ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین۔
۳۲۳	مجمل بیان ادویہ سمیہ باردہ از قسم نباتات۔
۳۲۶	مقالہ دوسرا۔ سموم حیوانی کا بیان۔
"	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین۔
۳۲۸	قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے۔
۳۲۹	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
"	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔

صفحہ	مضمون
۳۳۱	مقالہ تیسرا۔ تدبیر عام نہش یعنی کاٹنے سے جانورونکے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
"	ابتدائی قول نہوش کے بیان مین۔
۳۳۳	ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۳۴	طلاون کا بیان۔
"	ایسی طلاؤنکا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین۔
۳۳۵	طرد ہوام بالکلیہ کا بیان۔
۳۳۶	درندہ جانورون کی ہلاک کرنیوالی چیزین۔
"	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
"	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
"	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
"	کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر۔
"	پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر۔
"	نیولے کے بھگانے کی تدبیر۔
"	چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا۔
"	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔
۳۳۷	مکھی کے بھگانے کی تدبیر۔
"	شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر۔
"	نیاکڑے کے بھگانے کی تدبیر۔
"	دیمک کے بھگانے کی تدبیر۔
"	سوس کے نکالنے کی تدبیر۔
"	اقسام سانپ کے۔
۳۳۹	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔
"	علامات ملکہ یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی۔
"	حرمان کا بیان۔
"	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جسکا نام خیلان ہے۔
"	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کی جسکا نام اسقیوس

صفحہ	مضمون
	اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے۔
۳۳۹	[illegible] اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
۳۴۰	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
"	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اودریس اور کیرو سوزیدس ہے۔
۳۴۱	آذریس کا بیان۔
"	بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
"	علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۴۲	بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین۔
"	ضمادات جو باہر سے لگائے جائین۔
"	بیان اون سانپون کا جو کل مسامات بدن سے خون جاری کر دیتے ہین جیسے امورویس ادرسطس۔
۳۴۳	حیہ معطشہ کا بیان اور علاج۔
۳۴۴	ملوطیہ جسے دردیوس بھی کہتے ہین۔
"	بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقاسسطالی ہے۔
"	حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون۔
"	حیہ بارسطالیس کا بیان۔
۳۴۵	فیجرنیوس کا بیان۔
"	انمودی طس اور لواعردس کا بیان۔
"	افعی سہسر کا بیان۔
"	اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے۔
"	تنین (یعنے اژدہے) کا بیان۔
۳۴۶	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
"	طرو خوردن وغیرہ کا بیان۔
"	مقالہ چوتھا۔ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کا بیان اور علاج۔
	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون
۱۶۹	سشری کا بیان -
〃	علاج سشری کا -
۱۷۰	اکلہ وفساد عضو وفرق میان غانغرا یا وستاقلوس کے
〃	سعا ٰبات -
۱۷۱	طواعین کا بیان -
۱۷۲	طواعین کا علاج -
〃	فصل اولٰی ورام کے بیان مین جو غدو مین پیدا ہون
۱۷۳	اخراجات حارہ کا بیان -
۱۷۵	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر -
〃	دلائل نضج وعلامات نضج -
〃	احکام مدہ کے -
〃	باطنی پھوڑے کے دلائل -
۱۷۶	دلائل نضج خراج باطنی کے -
〃	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے اندرونیکے پیدا ہوتی ہین
〃	ظاہر کے پھوڑون کا علاج -
۱۷۷	تدبیر نضج پیدا کرنے اور حیلۂ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین
〃	تدبیر ظاہری پھوڑون کی بعد نضج کے -
۱۸۰	پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا -
۱۸۱	اندرونی پھوڑون کی تدبیر -
〃	دَامیل کا بیان اور علاج -
۱۸۲	توثہ کا بیان اور علاج -
〃	مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان -
〃	ورم رخو بلغمی کا بیان اور علاج -
۱۸۴	سلع کا بیان اور علاج -
۱۸۵	غدو کا بیان اور علاج -
۱۸۶	شبورغدویہ کا بیان اور علاج -
〃	فوخیلا کا بیان اور علاج -
〃	خنازیر کا بیان - اور علاج -
۱۸۹	اورام صلبہ کا بیان اور علاج

صفحہ	مضمون
۱۹۱	صلابت مفاصل کا بیان -
〃	مسامیری کا بیان -
〃	سرطان کا بیان -
۱۹۲	سرطان کا علاج -
۱۹۳	تدبیر اسہال کی -
〃	بیان ادویہ موضعیہ کا -
۱۹۴	اورام ریحی ونفاخات عضل کا بیان وعلاج
۱۹۵	عرق مدنی کا بیان اور علاج -
۱۹۶	مقالہ تیسرا - جذام کے بیان مین -
〃	ماہیت جذام اور اوسکے سبب کا بیان
۱۹۹	جذام کا علاج -
۲۰۳	ادویہ مرکب جو مجذوم کو نافع ہین -
۲۰۴	صفت معجون سلاجیہ ہندی از قسم برزجلی -
〃	صفت احراق فولاد کی -
۲۰۵	صفت سلاحہ صغریٰ -
〃	صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو -
〃	صفت طلا کی واسطے جذام کے -
〃	غذا مجذومین کی -
۲۰۶	فن چوتھا - تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبر کے اور اسمین چار مقالے ہین -
〃	مقالہ پہلا جراحات اور زخمون کا بیان -
〃	بیان عام تفرق اتصال کا -
〃	مجملی بیان جراحات کا -
۲۰۷	بیان عام جراحات لحمیہ کا -
۲۰۹	ادویہ منبت لحم وادویۂ خاتمہ واکالہ کا بیان
۲۱۰	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے -
〃	تدبیر ہون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو -
〃	جراحات احشا ظاہری و باطنی کی تدبیر کلی کا بیان
۲۱۴	کیفیت جراحات کے بندشش کی -

صفحہ	مضمون
۲۱۶	ادویہ ملحمہ جراج کی -
〃	ادویہ مدملہ جراحت وغیرہ کی -
۲۱۷	مرہم کتان -
۲۱۸	صفت مرہم جو مشائخ کو مفید ہے -
〃	ادویۂ منبت لحم خراج وقروح -
۲۱۹	جراحت سحاج کا بیان -
۲۲۰	مقالہ دوسرا - سحج اور رض اور فسخ اور وثہ و سقطہ وصدمہ ونزف الدم کا بیان -
〃	فسخ اور ہتک کا بیان اور علاج -
۲۲۲	پتھر لگنے اور دیوار گرنے کا صدمہ -
۲۲۳	صفت دواے مرکب مع اقراص -
〃	صدمہ اور ضربہ جو شکم اور احشا مین پہونچے -
۲۲۴	حال وس شخص کا جو کوڑی اور زیر بند سے مارا جاے -
〃	وثی کا بیان -
〃	موزے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان -
۲۲۵	ذخراور خرق اور کاٹنے کا گرمنا خواہ پیکان اور ہڈی کی کرچ چبھنا -
۲۲۷	زہر مین بجھاے ہوئے تیرون کی تدبیر -
۲۲۸	ادویہ جاذبہ وادویہ حیوانیہ ومرکبہ -
〃	قانون علاج آگ کے جلنے کا -
〃	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول -
۲۲۹	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم -
〃	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا -
〃	پانی سے جل جانا -
〃	نزف الدم اور حبس دم کا بیان -
۲۳۱	قانون علاج نزف الدم کا -
۲۳۵	بیان ادویہ یسبطیہ ومرکبہ بقبوت حبس نفس الدم
۲۳۶	مقالہ تیسرا - قروح کے بیان مین -
〃	بیان عام قروح کا

صفحہ	مضمون
۲۳۹	علامات موت سریع مع افضل ودلائل۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔
۲۴۴	علاج قروح صدمیہ کا۔
۲۴۵	علاج قروح وسخہ کا۔
//	علاج قروح غائرہ وکہوف ومخابی کا۔
۲۴۶	قروح کے کیڑون کا علاج
//	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر۔
۲۴۷	دواے جید جمیع قروح کی۔
//	علاج قروح شاکلہ غیر متعفنہ کا۔
//	علاج قروح متعفنہ ردیہ کا
۲۴۸	علاج قروح عسیرۃ الاندمال وقروح خبیثہ
۲۵۰	دواے جید وصفت مرہم ذہبی۔
۲۵۱	علاج نواصیر اور اون جلدونکا جو چسپیدہ نہ ہون
۲۵۲	جراحات پر گوشت زائد بیان۔
۲۵۳	تدبیر قروح جو بعد اندمال کے پھول جاتی ہین۔
۲۵۴	بعد قروح اچھے ہونیکے جو نشانات باقی ہون
//	مقالہ چوتھا۔ پٹھے اور ہڈیون کا تفرق اتصال
//	فصل بیان جراحات واجسام عصبانی وقروح اجسام کا
۲۵۵	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا
۲۵۸	ادویہ جراح عصب وقروح عصب کے۔
۲۵۹	اورام عصبی بحالت جراحت۔
//	پٹھہ کا کوفتہ اور پیچ جانا اور بیکار ہونا۔
۲۶۰	حکم عصب فاسد کا۔
//	عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہوجانا۔
۲۶۱	ریح شوکہ وفساد استخوان کا بیان۔
//	علامات فساد استخوان کے۔
۲۶۲	صفت نشتر عظم فاسد کی۔
//	ہڈی کی کرچین اور پوست جو قروح مندملہ مین رہجاتی ہین
//	ہڈی کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۲۶۳	فن پانچوان جبر کے بیانمین اور اسمین تین مقالے ہیں
//	مقالہ پہلا۔ خلع کا بیان۔
//	بیان عام خلع کا۔
۲۶۴	علامات خلع کلی کے مع علامات میل۔
//	مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے
//	علاج میل اور خلع کا۔
۲۶۵	علاج طول مفصل کا۔
۲۶۶	جبڑے کا اوترجانا۔
//	چنبر گردن کا اوترجانا۔
۲۶۷	منکب کا اوترجانا۔
۲۶۸	علامت عضد کے اوترجانے کی۔
۲۶۹	شانے کا اوترجانا۔
//	چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوترجانا اور علاج
۲۷۰	مرفق کا اوترجانا۔ اور علاج۔
//	مفصل رسغ کا اوترجانا۔
۲۷۱	اونگلیون کا اوترجانا اور اوسکے علامات۔
//	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔
//	مہرۂ گردن کا اوترجانا اور ٹل جانا۔
۲۷۳	عصعص کے اوترجانے کا بیان۔
۲۷۴	ورک کا اوترجانا۔ مع علامات وعلاج۔
۲۷۷	خلع رکبہ کا بیان۔ وعلاج۔
//	رضفہ کا خلع اوریعنی زانو کا ڈبہ ہڈی۔
//	پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوترجانا۔
۲۷۸	قدم کی ہڈیون کا اوترجانا۔
//	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر یعنے ٹوٹ جانے اعضا کا بیان۔
//	بیان عام ٹوٹ جانے کسر کا۔
۲۷۹	احکام انجبار اور ضد انجبار کے۔
۲۸۰	قواعد کلیہ جبر اور ربط کے۔

صفحہ	مضمون
۲۸۴	تصبیہ مجبور کا بیان۔
۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر وتفصیل۔
۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی
۲۹۰	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
۲۹۱	کسر عثم کا بیان۔
//	کسر کیواسطے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہین۔
//	طلا مانع ورم اور دفع خارش۔
۲۹۲	بیان طلاؤن کا جو دشبند مین صلابت پیدا کرین
//	بیان تدبیر تعدیل دشبند کا مع صفت مرہم جدید
۲۹۳	بیان ایسی چیزون کا جو استرخا پیدا کرین۔
//	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
//	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا۔
۲۹۴	صفت غذا کے موافق جسکا استعمال بوقت انجبار کیا جاوے
//	مقالہ تیسرا۔ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیانمین۔
//	بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا۔
۳۰۱	لحی کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۲	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۳	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۴	استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا۔
//	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۵	بوجہ کسر جو جو حوادث پیدا ہوتی ہین۔
//	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۶	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۷	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
//	اونگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
//	چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کاٹے اوسکا بیان اور علاج۔
〃	پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھیڑیے کا کاٹنا۔
〃	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفت کا بیان
۳۴۸	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔
〃	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے ہون۔
۳۴۹	عجائب احوال۔
〃	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین۔
۳۵۱	صفت مسہل جدید۔ مع نسخہ دیگر۔
۳۵۳	ادویہ مشروبہ۔
〃	ادویہ مرکبہ۔
〃	نسخہ دواے ذراریح کا۔
〃	نسخہ مختصر دواے ذراریح کا۔
۳۵۴	فسادات جہت جذب سمیت و توسیع زخم۔
〃	پانی پلانے کا طریقہ مختار۔
〃	چیتا اور بارٹھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اونکے پنجونکے زخمون کا علاج۔
〃	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔
〃	بندر کے کاٹنے کا علاج۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج۔
〃	نیولے کے کاٹنے کا علاج
〃	موخالی کے کاٹنے کا علاج۔
〃	مقالہ پانچوان۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان۔
۳۵۶	لسع حشرات کا بیان۔
〃	اصناف عقرب کے۔
〃	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہین
۳۵۷	تریاقات جدید و مجربہ۔
۳۵۸	مشروبات و اطلیہ و اضمدہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۵۹	فصل بیان مین عقرب جرارہ کے۔
〃	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا۔
۳۶۰	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین
۳۶۲	تمام اقسام مشروبات کے۔
〃	لیشب کا بیان اور علاج۔
〃	عنکبوت کا بیان اور علاج۔
۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور چار جیزرون کا حیوان۔
〃	موعرتنیا کا بیان۔
〃	قملہ النسر کا بیان۔
〃	طیوع اور حرز الطین کا بیان۔
〃	زنابیر کا بیان اور علاج۔
۳۶۴	فصل۔ بیانمین نحل کے کاٹنے کے۔
〃	فصل۔ اوڑ سفدرالہ جینیٹی کے بیان مین
〃	فصل۔ سام ابرص و عظایہ کا بیان۔
〃	فصل۔ اربعہ اور اربعون کا بیان۔
۳۶۵	فصل۔ سالامندرا کے کاٹنے کا بیان۔
〃	فصل سولوقیندریون [illegible] دیگر کا بیان۔
〃	فصل۔ دریائی کچھوے کا بیان۔
〃	فصل۔ مینڈک دریائی کا بیان۔
〃	فصل۔ جملہ دریائی ہوام کا بیان۔
〃	فن ساتوان۔ کتاب الزینت۔
〃	مجمل بیان زینت کا اور اوسمین چار مقالے ہین۔
〃	مقالہ پہلا۔ شعر یعنے بالون کا بیان۔
〃	فصل اول ماہیت شعر کا بیان۔
۳۶۶	فصل دوم بطلان شعر کا بیان۔
۳۶۷	فصل سوم۔ بیان ادویہ محافظ شعر۔
۳۶۸	فصل چہارم۔ ادویہ محافظ شعر ابرو۔
۳۶۹	فصل پنجم۔ بالون کی دراز کرنے والی ادویہ
〃	فصل ۶۔ نبات موہاے قوی کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۷۰	قرسطین کا نسخہ۔
۳۷۱	ادویہ حواجب کے واسطے۔
〃	فصل ۷۔ بیانمین داءالثعلب وداءالحیہ سے حفظ کیواسطے
۳۷۴	فصل ۸۔ بال تراشنے والی ادویہ کا بیان۔
〃	فصل ۹۔ جو شخص چیز سے جل گیا ہو۔
۳۷۵	فصل ۱۰۔ نورے کی بو کھونے کی تدبیر۔
〃	فصل ۱۱۔ بالون کی اوگنے کے روکنے والی دوا
〃	فصل ۱۲۔ مجعدات شعر کا بیان یعنی گھونگروالی بال بنانے کی ادویہ۔
〃	فصل ۱۳۔ بالون کے سوختہ ہونیکے بیانمین۔
〃	فصل ۱۴۔ تشقیق شعر کا بیان۔
〃	فصل ۱۵۔ باریک کرنیوالی بالون کی ادویہ۔
〃	فصل ۱۶۔ جوانی اور پیری کا بیان۔
۳۷۶	فصل ۱۷۔ بیان اون چیزون کا جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین۔
〃	صفت معجون معتدل جدید کی۔
۳۷۷	فصل ۱۸۔ بیان لطوخات مانع پیری۔
〃	فصل ۱۹۔ خضابات کا بیان۔
۳۷۸	فصل ۲۰۔ بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان
۳۷۹	صفت خضاب جدید۔
۳۸۰	فصل ۲۱۔ غالیہ کے بیان مین۔
۳۸۱	فصل ۲۲ اون ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین۔
〃	فصل ۲۳ مبیضات کا بیان۔
〃	فصل ۲۴۔ تدارک احوال جدید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین۔
۳۸۲	فصل ۲۵ حزاز کے بیان مین۔
〃	فصل ۲۶ ادویہ ملینہ حزاز کی۔
〃	فصل ۲۷ حزاز قوی کے ادویہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۸۴	فصل ۲۸- دوائے مستخرجہ لباس جدید۔
"	مقالہ دوسرا- احوال جلد بلحاظ رنگ۔
"	فصل- بیان مین اون اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین۔
"	فصل- رنگ کو زرد کرنے والے اسباب۔
"	فصل- اون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتی
۳۸۵	فصل- بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا اور سردی سے
"	فصل- آثار اور نشان چیچک لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا۔
۳۸۶	فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان
"	فصل- خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان۔
۳۸۹	فصل- وشم اور اوسکی دوا کا بیان۔
"	فصل- بادشنام وحمرہ مفرطہ کا بیان۔
"	فصل- بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے۔
۳۹۰	فصل- علاج بہق اسود کا۔
۳۹۱	فصل- علاج وضح اور برص کا۔
۳۹۵	رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین۔
"	غذا ابرص کی۔
"	علاج برص اسود کا۔
۳۹۶	مقالہ تیسرا- اون امراض اور عوارض کا بیان۔ جو رنگ سے تعلق نہیں رکھتے ہین۔
"	فصل سعفہ کے بیان مین۔
۳۹۷	فصل- ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی۔
۳۹۸	فصل- قوبا کا بیان۔
"	قوبا کا علاج۔
"	مطلوبات موضعیہ۔
۳۹۹	فصل- بثور لبنیہ کا بیان۔
"	فصل- جرب اور حکہ کا بیان۔
۴۰۰	علاج جرب کا۔
۴۰۱	دوائے قوی جرب مزمن کی۔
۴۰۳	فصل- حصف کا بیان۔
۴۰۴	فصل- نبات اللیل کا بیان۔
"	فصل- ثآلیل کا بیان۔
۴۰۶	فصل- قردن کا بیان۔
"	فصل- شقوق کا بیان۔
۴۰۷	ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج۔
"	پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج۔
۴۰۸	فصل ہاتھونکے پھٹ جانے کا علاج۔
"	اونگلیونکی گھائیونکے پھٹ جانے کا علاج۔
"	فصل تقرح قطاۃ۔
"	رائحہ سنکرہ کا علاج۔
"	جلد کی بدبو کا علاج۔
۴۰۹	فصل- بیان مین صنان کے۔
"	فصل- صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے۔
"	فصل- بول و براز کی بوئے بد کا بیان۔
۴۱۰	پیشاب کی بدبو کا بیان۔
"	فصل- قمل وصیبان کا بیان۔
۴۱۱	مقالہ چوتھا- امراض متعلق بدن واطراف بدن کا بیان۔
"	فصل- لاغری دور کرنے کا بیان۔
۴۱۸	فصل- تسمین عضو عضو کی۔
"	فصل- فربہی کے عیوب کا بیان۔
۴۱۹	فصل- لاغر کرنیکی تدبیر۔
۴۲۱	فصل- تہزیل اعضائے جزئیہ۔
"	فصل- داخس کا بیان اور علاج
۴۲۲	دوائے مزیل داخس۔
۴۲۳	فصل- اذان اظفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین۔
"	فصل- تشنج وتعفن وتجذم متعلقہ اظفار کا بیان اور علاج۔
"	فصل- جیتے ناخن اوکھڑنے کے۔
۴۲۴	فصل- مراعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جمتا ہے۔
"	فصل- ناخن کے برص کا بیان اور علاج۔
"	فصل- زردی جو ناخن پر آجاتی ہے۔
"	فصل- رمن اظفار کا بیان۔
"	فصل- خون مردہ زیر ناخن کا علاج۔
"	اختتام کتاب ہذا۔
۴۲۵	خاتمۃ الطبع

تمت

بعون صانع بیچگون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطادی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چہارم

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

۱۳۱۷ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور کانپور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰة کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً و الکاظمی نسباً و جداً کہتا ہی کہ یہ جلد چہارم ہی مجلدات ترجمہ اُردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمایش سرآمد امرائے نامدار و رنگل سرسبد گلستان فتوت اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہی اور جو جو شروط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہی ہین اسمین بھی مع شی زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہی جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہی سوائے چند مقامات خاص کے جنکی تصریح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہی امید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کرکے شروع مقصود کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین توکسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدنین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہی پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہی مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہی اکتیس ۳۱ فصلون پر **فصل پہلی بیان عام حمیات کا** حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہی جو قلب سے مشتعل ہوکر بتوسط روح اور خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدنین پھیل جاتی ہی اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہی یا خواہ کسی قسم کا تعب اسے پہونچتا ہی اوسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جداگانہ ہی۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس درجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہوجاتا ہی جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین یہ تفصیل انکا ذکر آتا ہی۔ بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جو حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین اونہین حمی عرض مین داخل کیا ہی۔ اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اونکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلاً حمی عفونہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچمین کوئی تیسری شی ایسی نہین کہ واسطہ

پڑیگا اور عفونہ خود مرض نہین ہے بلکہ وہ سبب ہے مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اوسکی تبعیت سے تپ بھی عارض
ہوتی ہے اور تا بقاے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہان بھی عفونت اخلاط ہے مگر اوس سے پہلے پیدایش مرض ورم کی ہوتی ہے بعد
ازان حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہے کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر
ایک اعتراض صریح ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہو جاتی ہے
اس صورت مین لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم
ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہے اس صورت مین محض ورم سبب اول حدوث حمی کا نہوگا بلکہ نظر اوس عفونت کے
جو ورم مین ہے یعنے ورم سبب حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہر گئی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو
سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار دین۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے
بلکہ تم نفس ورم سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال
حمیات عفونہ کا بھی ہے کہ تا بقاے عفونہ حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ
فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ
منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دو نامون سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے
فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کیطرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی بر
طبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہین تمہید تمثیلی اب مناسب
ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اونکی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا
ہین جنمین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا
مین بھری ہوئی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبیعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام
بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہوا ہے حمام سے دیجاتی ہے۔ حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون مین سے
ایک مین ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی جز ایسی نہین ہے جو ان اجزاے ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل
اولی سے ہماری یہ مراد ہے کہ جس وقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جاے تو اوسکے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے
اگر قریب کی چیزونکی حرارت بجھائی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب
کی چیزونکو گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جسطرح شور اور
حرارت حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہے خواہ لوہار کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کی حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال
اولی اصطلاحی استعام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون الگ جانے سے دیوارونکو گرم کر دیتا ہے
خواہ گرم شوربا اور کوئی طعام دیگ مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے ارواح بخارات
جسمانیہ کو مشتعل کرے اوسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی چیز ہوے گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہے اس جہت سے
ہوا حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے پھر بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال ہے

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے، یا یہی وجہ ہے یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کیطرف نہو جاوے۔ اس مشتمل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود ناقصہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کرین۔ کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کیطرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتی ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتے ہین۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین۔ بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتے ہین۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سوائے حرارت کے برودت کسیطرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیط ہین۔ اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو اونکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونھین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتداءً اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کیطرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کیطرف ہوتی ہے۔ ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگونکو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہے ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہین جنکی بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکی ابتدا مین بجز حمی عفونہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین۔

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے

واسطے بھی اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب زمانہ منتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنے ابتداے حمی سے تا زوال اور صحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتے ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے خوف وخطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر مخص بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطلاع نکرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنے تفرقات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض مین جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت کی گنجایش کو ایسا روکے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتداے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جاوے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس۔ جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہی کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون ہی۔ اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہی
اس وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہی۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہی پس گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا
کا اس مرض مین نہین ہی۔ اسیطرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنے حمی حادہ مین ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہین بالای بول
نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کے بعد روز اول پائی جاتی ہی جب بھی یہی خیال ہوتا ہی کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا مگر واقع
مین ایسا نہین ہی اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہی مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہی کہ محسوس نہین ہوتا۔ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہی
کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہی اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئی تو آثار نضج کے ظاہر ہونگی
بجہت وقوف مرض کی بڑہتی ہی ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہی۔ **وقوف** یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہی کہ طبیعت اور
مرض مین اوسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہی اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تھوڑے زمانے کے بعد بخوبی ہوجاتی ہی اسیوقت
کو یعنی منتہے کو طبیعے یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہین۔ اور انتہا کی مدت ان تپون مین جنکی نوبت تیزی سی ہوتی ہی ایک ہی نوبت ہوتی ہی گر شناخت
اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اسمین ہوتی ہی کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا
دوسری نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہی۔ کبھی ایسے تپون مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہی اونکے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہی اوس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہی پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہی۔ البتہ
امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہوجاتا ہی کہ بیشتر امراض مزمنہ مین چند نوبتین ایک صورت کی اعراض مین ہوتی ہین
اور باحکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پھر جو نوبہ اخیر والیسے نوائب کا ہوتا ہی اوسمین آثار نضج کے پورے ظاہر ہوجاتی ہین اگر طبیعت مادہ
پر غالب ہوئی ہی خواہ برعکس تو یہ کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہی اگر طبیعت مادہ سی مغلوب ہوگئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہی جسوقت حرارت غریزیہ
بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کردیتی ہی اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہی اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہی جسے
اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوکر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہی تا کہ فنا اور تحلل ہوجای۔ اور چونکہ اطراف خارجیہ مین
اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہی اس جہت سی اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہی
۔ یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہی کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سی عاجز ہوگئی اس سبب سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور
حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہی یعنی مرض نے طبیعت
کو بالکل مغلوب کردیا ہی۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہی اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کی موت اور ہلاکت واقع ہوتی
ہی۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتی ہین اونکا زمانہ
منتہی زیادہ سے زیادہ چار روز تک کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہی مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل
نہین کیا اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باانیہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا
شمار امراض حادہ مین کیا جائے۔ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القریب ہوتا ہی اور
اوسکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہی جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سی بھی کم ہو اون کا
زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہی۔ اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پھر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسون کی بعد زمانہ منتہے بعض امراض کا ہوتا ہے - امراض حادہ کی مراتب جو باعتبار
منتہی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اوس وقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کرین کے
بہت سے حمیات کی اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینون ایک ہی نوبت مین گذر جاتے ہین اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو
غلبہ مرض پر ہے اور نہ دوسری نوبت مین آثار ہلاکت کی ظاہر ہو جاتی ہین - جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتے ہین بعض اقسام کا زمانہ
تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے - اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے - **فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کی** خصوصاً
شناخت زمانہ منتہی کے - اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین - کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ
کی جاتی ہے مثلاً تشنج صبی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ میں سے ہین اسلیے اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا - اور غب خالص
اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم مین داخل ہے انکا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا - اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی
سال بھر تک اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے - کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونی نوبت کا
قصیر ہے معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے - جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص
- اگر ایسے امراض ہون کہ ادمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض
حاد کہتے ہین - اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خوائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین - کبھی سحنہ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ
سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جای کہ چہرہ دبلا ہو اور سر
لاغر ہو جائین معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور
دوسرے مین بعید ہے - کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوی کے شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جاے
تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے - کبھی بنظر اوقات فصول اور سن
مریض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین ان مین جو امراض
پیدا ہوتے ہین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد سن مین خواہ دونون بارد فصلون مین یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریون کا منتہی بدیر ہوتا ہے
اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے - کبھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض
حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا اور نہ غیر حاد ہوگا - کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن
ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو بس اس مرض کا منتہی بہت
قریب ہے اور زمانہ بقای مرض کا بہت تھوڑا - کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی
ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جای تو معلوم
ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اسلیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ آخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی
رہتا ہے مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ ۱۲ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب دو پہر بجنے مین
پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پوری تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہے

شروع ہو کر پھر پوری تین پہر اور تری یہ صورت ایسی ہو کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر بھی ہو اور جسقدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہو اصل مقدار اول یعنے تین گھنٹے پر بڑھتی جاتی ہے مثلاً کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکی چند نوبے بتفاضل مذکور بر سبیل تقدم کے ہون اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہو اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اوسکے زمانہ منتہی پر کرتی ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد مقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اونکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی یا اعراض حمی سی خواہ اعراض کے ایک ہی شدت او ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سی پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہی تو مرض کی ابتدا ہو اور اگر کسیقدر گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہو اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جاویگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف ہوتا ہو کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی الا کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کی ہوتی ہو مثلاً اگر کسی نوبت مین عرق زیادہ برآمد ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئی کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تھا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہو اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہو کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہو خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین الا کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نمود نضج کے ہوتی ہو جیسا اوپر ہنوز ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہو پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اسکی ضد واقع ہو کہ باعفونت نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہو۔ ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث کے یا بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہو اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہو بعید ہونے منتہی کی۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہو کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہو جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطوء ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جاوے اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہو کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ ابتدا نوبت مین رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہو اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہو حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گھڑی گھڑی نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہو پلکون پر بوجھ پیدا ہوتا ہو اورد بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہو۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہو دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہو اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہو اکثر ابتدا نوبت مین بشدت لرزہ آجاتا ہو اور بتغیر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہو دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین۔ کان گونجنے لگتی ہین۔ چھینکین بہت سی آتی ہین۔ سب جوڑ بدن کے کھنچتے ہین۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدای نوبے مین ہوتا ہو یا انتہای نوبے مین۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ مین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہو اور عظیم سریع ہونے لگتی ہو اور حرارت تمام بدن مین منتشر برابر ہو جاتی ہے۔ اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہو کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہو چکی ہے

اوسمین زیادتی ہوتی جاتی اور بڑھتی جاوے - انتہاے نوبت کا وقت وہ ہی کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑھین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاے - انحطاط نوبت کا وقت وہ ہی کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہی اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہی پھر جس تب کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترتے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسکے بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے - اکثر یہ حالات خفت کے جو زمانہ انحطاط مین ہمنے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہی ایسے خیال سے ان امور کو ذریعۂ شناخت نکرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہی تو ضرور یہ انحطاط مرض کا لازمہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہی - اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کی بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین پس وہ بخوبی تامل کری اور معلوم کری کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سی ابتدا کرتی ہی اوسکی بعد برد اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہی پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہی یہانتک تو زمانہ ابتدا کا حال ہی بعد اسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہی اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہی اور یہی وقت منتہی کا ہی بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہی حتیٰ کہ تپ زائل ہوجاتی ہی - یہ بھی جاننا ضروری کہ اسباب طول ہونی مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے بلغمی سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہی اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزہ اور ٹھہر ٹھہر کر ہونا جلد کا بھی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بر نہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب وہ چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین - خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزین - خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین - یا انفعالات نفسانیہ جو بوقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہی وہ مورث حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے - کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہی جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی - یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اوتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے گزر کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جاوے گی - ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطی کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کردیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کرینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جائیگی - بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہی کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی - یہ خیال محض غلط ہی اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہی اسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی - حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہی اور تین روز سی زیادہ انکی مقدار تعاقب کم ہوتی ہی اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذری اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہی اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کر کے اعضا بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہی کہ حمی یوم چھ روز تک رہتی ہی اور پھر زائل ہوجاتی ہی [illegible] اسلیے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کری کیونکہ اگر منتقل کسی دوسری قسم کیطرف ہوتی تو اس عمدگی اور صفائی

سے ازالہ نہوسکتا۔ حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہو مگر شناخت بہت ہی مشکل ہو اسیطرح ابتدا مرض دق کی اوسکی شناخت دشوار ہوتی ہو اور معالجہ آسان ہوتا ہو گرم خشک جنکا مزاج ہو وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونھین ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہو اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاوے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکے رہین اور از ینقبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہین اگر سخونت اعضا اصلیہ تک پہونچیگی خواہ حمی غب مین مبتلا ہو جاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہنچے۔ پھر جسکا مزاج گرم تر ہو اوسکی نسبت حمی یوم مین سوء تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہو کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہو اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑھ کے اخلاط تک مشتعل ہو جاتی ہو اور حمی عفنہ کیطرف منتقل ہو جاتی ہو۔ ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہو اونکے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہو وہ مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین۔ گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اوسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اوسے عارض ہو جاتی ہو اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہو پھر اگر اوسکی بھوک اور تعب کا تدارک نکیا۔ اور فوراً اوسکو غذا ندیجاوے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہو جائیگا

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین

بعض حمیات یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہو اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج نفضا غط نہین ہوتا اور نفضا غط کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہو کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہوتا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہو اور اوسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کے چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہو اسکا سبب بخار ہو ایک کیموس ردی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہو اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہو اگر بدن مین کثرت الخبرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہو۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہو اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہو بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہو اور جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضج ہو اور نبض مین زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے۔ یہ بات اسواسطے ہو کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اسلیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہو اور نقل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہو اور کبھی غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہو کہ اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہو اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کردیا اوسکی شان سے ہوتا ہو جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے۔ نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہو کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا بمدت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہو اور صغیر کر دیتا ہو بہ وقت اس تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہو تو اختلاف

منتظم ہوتا ہی اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہوسکتے ہین ۔ کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہی کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہی خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کر پہونچتی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم انہین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو ۔ کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہی اور انقباض مین بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر ۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کے زیادہ ہوتی ۔ اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہی البتہ بالقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے ۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت مین دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتونکے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی ۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہی فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہی جیسے عادت اس بدن مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہوجانا اچھی حالت ہی ۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہی کہ حمی یوم ہی اور یہ بات ضروری نہین ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہوا سلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہی مترجم کہتا ہی مراد شیخ کی یہ ہی کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہین ہی بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہی اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو بولا ہے متن یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہی کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکی زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہی ۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہی تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے ۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہی خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتے ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہے اور مقدار مین اس پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہے اور بدبو بھی نہین ہوتا ۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہے ۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنیکا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہو اور وہ پھر پھری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بدات نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہوجاتی ہی جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتی ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہوجائین کہ مریض بھوکا رہا ہی خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب کے سبب معالجہ مین اور تدبیر مین

خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اوسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بھوکھا رکھنا تجویز کیا اسصورت مین جو لوگ
صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہوجاتی ہی خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہی اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت
اونکے بدنمین زیادہ ہی وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہوجاتے ہین گروہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی عارض
ہوجاتی ہی۔ اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تھی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدنمین کسی قسم کا تخلخل پیدا ہوتا
کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہی
ایسا اشتعال کہ جسطرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہوجاے **علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کیطرف**
دلیل اوسکی یہ ہوتی ہی کہ اب بدون برآمد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہی تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے
مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوترجاے۔ اور زمانہ انحطاط کا تا دیر رہی یعنے جس قسم کی تپ یہ ہی اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت
زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بھی ہو اور نبض رداءت کیفیت سے بالکل پاک نہوجاے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت
کے بھی نبض مین باقی رہا کرین اور درد سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہی یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ
انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہوگیا ہی خواہ حمی دق یا کیطرف منتقل ہوئی ہی۔ اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ
کے حدوث سے بڑھکر اور فساد کا مظنہ ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا۔ جب دق کیطرف منتقل
ہوجاتی ہی اوسوقت جلد مقام شریان یعنے خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہی باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور
برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتے ہی بہت تیز ہوجاتی ہی۔ اور نبض مین استوار حال رہتا ہی یعنے
جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے ہر حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہی اور صغر بھی بڑھ جاتا ہی۔ اور وہ
سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین۔ اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت
ہی اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف
حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین پیدا
ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہوجاے گی۔ بول کیصورت بوقت انتقال
یہ ہوتی ہی کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضیج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ ظہور نضج
کا نہین ہوتا ہی **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری
اونکی یہ ہی کہ اچھی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے۔ سریع الہضم کی قید اسواسطے ہی کہ محموم علیل ہی اور علیل کی قوت مین نقصان
ہوتا ہی اور ناقص القوت کو بطئ الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی۔ مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر
کی اجازت ہی جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو
یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی
اور پینے والی چیز مین ڈبوکر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع بھی ہوجاے اور
بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہی جیسے اگر حمی یوم سدی خواہ استحصافی

خواہ ورمی ہو۔ مناسب ان لوگون کے حقمین یہ ہو کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ دیجاے سواے اون اشخاص کے جنکو ہم استثنا کر چکے ہین یعنی بعض
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہو آب سرد سی کچھ اوسمین ضعف
نہوگا بلکہ آب سرد بہتر مبرد روح کیواسطے افضل علاج ہو لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جاے خواہ حمی سددی ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتونمین ہرگز مناسب نہین۔ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہو اور اسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہو مگر جب کہ تپ کا زوال ہو جاے اور
چند اغراض معالجہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہو اور عرق بخوبی برآمد ہو جاتا ہو اور مسامات مین تحلل پیدا ہوتا ہو اور
آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہو جاتی ہو پھر تبرید بھی کرتا ہو۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہو تو استحمام سے وہ بھی برطرف
ہو جاتا ہو۔ البتہ جبکی تپ سددی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے استعمال
حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہو جاے اور غذا خواہ تخمہ منحدر ہو چکے اوسوقت استحمام
واجب ہوتا ہو۔ جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اینکہ مادہ احتراقی ہو اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہی۔
کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہواے حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانمین حمام کے ٹھہرین۔ ہان جسکو بوجہ
استحصاف اور تکاثف کے تپ یومیہ عارض ہو اوسکو ہواے حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہو تا اینکہ عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنے کوئی چیز بدن مین ملنا
بصورتیکہ سبب ہو یعنے دورسے کوئی شی جسم پر گرائی جاے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتمین بری ہین کہ مسامات بند کر دیتی ہین اور جسقدر
بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ دیر مین برآمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے
خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور قشفیہ خواہ یومیہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک
یعنے مالش بھی کرین البتہ مسامات کھلجائینگے سبا اینہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہو کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہو اور اگر تھوڑی سی
رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہو جاتی ہو۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہو سواے اوسکے جو سددیا امتلا
کی وجہ سے خواہ یومیہ تخمہ کے۔ حمی مین مبتلا ہو اسیطرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سی پر ہو۔ **فصل آٹھوین بیان مین اصناف**
حمیات یومیہ کے اقسام حمیات یومیہ کے بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین
اور اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیے جاتے ہین۔ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور
سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی۔ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو
افعال اور حرکات ہینمین خواہ سکون بدنی ہین۔ اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین۔ جو اقسام
کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین یعنی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہو اور حمی غشیہ اور جوعی
اور عطشی۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور قشفی۔ جو حمیات یومیہ
امور خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہو جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہو خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو
جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین۔ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج
کے ذکر کرتے ہین۔ **فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان** کبھی بسبب حرکت روح کے بطرف اندرون جسم کی اور مختقن ہو جانے روح کی باطن مین بسبب شدہ
رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہو علامت اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کرلیتا ہی اور یہ حدت بوجہ غلبہ ہونے کے ہوتی ہی۔ اور حرکت آنکھ کے عموض یعنے پستی
عارض ہوتی ہی اور حلقے آنکھو نکے بیٹھے ہوے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور
ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہی۔ چہرے پر زردی ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہی اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہی
اور کبھی نبض مین اندر کے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہی علاج اسکا ہی کہ آبزن مین داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی
معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہواے حمام مین اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے۔ اور
بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن مین کرائی جاے اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہی اتنا حمام نافع نہین ہی اور
مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اوسکے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب
لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اُن طلاؤن مین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو نفیس عرق مین داخل کیے جائین۔ شراب
حبشین پانی بکثرت ملا ہوا اونکو پلایا جاے کہ اونکے واسطے بہت اچھی دوا ہی فصل دسوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین کبھی بسبب زیادہ
اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور عنیف روح کو ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہی یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہی
علامات اس تپ کے مشابہ علامت حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی رہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہی اور
نبض مین خمول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تب بھی کسیقدر مشہوق ہوتا ہی علاج اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے
فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین کبھی بسبب کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہی جیسے ہی غمی
اور سہری ہوتی ہی۔ مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہی نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرورفتگی پر ہوتی
ہی اور نبض کے مشہوق اور عموض مین اختلاف ہوتا ہی مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہی اور چہرے کا رنگ اس تپ مین بھی
زردی مائل ہوتا ہی علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم سہریہ کے ہی فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بسبب زیادتی حرکت
روح کے بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہی کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہی علامات
اس تپ کی چہرے کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہی اور چہرے پر ایک بھربھراپن جیسے حمی یوم سہریہ
مین ہوتا ہے اوسیقدر اس تپ مین ہوتا ہی اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج
کے شدید ہوتی ہی اور کبھی بعض آدمیونکو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہی اس جہت سے کہ اونکے بدن مین کوئی خلط متحرک ہوتی ہی خواہ
اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہی اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہی۔ بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس
ہوتی ہی اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہی نبض اس تپ مین ضخم یعنے گندہ اور ممتلی وشاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت مین تواتر
ہوتا ہی علاج اس تپ کا اونکے غصے کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہی اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جواہر
مفرح قلب مین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ
وہ الحان خواہ راگ درد انگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے
اونکیطرف مشغول کرنا اور حمام مین اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو۔ اور مالش بہت سے روغن
کی بدن مین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہی اگر روغن سے کیجاے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہی اوسکی مالش چندان مفید نہین ہے۔

غذا جو بارد رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے۔ علامات اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہو جائین اسقدر کہ آنکھین کھل نہ سکین اور آنکھین دھنسی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلیل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئین بسبب فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلیل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرا بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھر پھولا پن چہرے کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسے حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے سلیقہ عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تودیع یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر تریڑے بارد رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو۔ اور غذائین جنکے کیموسات یعنے ہضم اولی جید ہون جیسے چوزہاے مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو ترطیب بدن کی کرین۔ اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخطر پلانی چاہیے بشرطیکہ درد سر نہو

فصل چودھوین حمی یوم نومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جاے وہ بخارات متحلل نہین ہو سکتے اونھین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص جنھین اسقدر سونا خلاف عادت ہو۔ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہواے حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین

فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے۔ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے

فصل سولھوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالعکس ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت روح کی فزع اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت تدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسے سنانے چاہیین کہ دل خوش ہو جاے۔ شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے

فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین

تعب اور تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روحکو پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر آخر مین جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تخفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کی ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کی جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہوجاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھنا اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اوسیقدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے بھونے ہوئے خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک رضراضی ۔ اسلیئے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیئے اوسے امید اون غذاؤن کے ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا کی تجویز کرنی چاہیے اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤن کا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے ۔ بعض طبیبون کی یہ رائے ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہو اوسکے حق مین تلطیف تدبیر یعنے کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت اور بیمارون کے اور یہ رائے صائب نہین ہے ۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو تغذیہ اوسکا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے ۔ تر فواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور ترش ۔ اور شراب کثیر المزاج جسمین زیادہ ملا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے ۔ اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہین ونمین ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہوجائے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور پیٹھ پشت کے اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کی مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے ۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہئین اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کر دینا واجب ہے ۔ اگر بعد حمام اور مالش کے پھر بنظر کسی بقیہ کے رائے طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرنا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے ۔

فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان

کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتی ہین اوسوقت حرکت شدید جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکی اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ۔ کبھی چونکہ فصد کیوجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت اعضو کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جنسے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کہائین اور ان چیزونکو ہم اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کر چکے ہین۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جلد ہضم ہو اور اس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا انھوں کی استعمال کرین بلکہ شیر گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہین اسلیے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہان قبض درکار ہے۔ منجملہ تراکیب مسخنہ قابض سے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبو کر نچوڑین کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جای اور اوسکو معدہ پر رکھو اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ

فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ متحیر ہو کر حمی وجعیہ ہو جاتی ہے علامت اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور اور قسم کے اوجاع جو ذیل وغیرہ کی جہت سے ہوتی ہین علاج پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جسطرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے۔

فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطرہ کی تپ باقی رہتی ہے علامت اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جاے نہین ہوتی یعنے وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا ہو سوا اس تپ کے۔ اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور تندی ہونے مین ہے علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید ہے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاے اور تپ شبیہ حمی ذبول کے باقی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے

فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین کبھی حرارت بخارات بدنکی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہنچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے اور غذا مین اس بات کا ضرور ہے کہ اوسسے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاے اور اوسکے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جاے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے۔

فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو ہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور آبزن سے ترطیب بدن کی ضرور کرین
اور اگر ممکن ہو یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائین

فصل تیئیسوین حمی یوم سُدّیہ کے بیان مین

سدہ کبھی جلد کے
مسام مین پڑتا ہی بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دھونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے
اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور مجفف پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی پانی سے کوئی نہانے - اور آفتاب کی سوزش سے
جو احتراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوئلے کے پوست مین ہو جاتی ہے - اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواتی مین بھی پڑتا ہے
اور رگون کے مونہہ مین بھی اور جو یا ہین رگون مین ہین اونمین سدہ پڑتا ہی - حمی یوم سدی مین یہی پہلا سدہ مراد ہی مسامات کا سدہ یہان
مراد نہین ہی - اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہی تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہی اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات
پیدا ہوتا ہی اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ متحلل نہین ہوتے ان وجوہ
سے حرارت مفرط پیدا ہوتی ہی جبتک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہی حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہی اور اگر
حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون
حمیات غلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہی بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہے - اگر
یہی اشتعال جسسے حمی یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہی اور اسقدر بڑھ جاے کہ سدہ قوی پڑے اور اومین عفونت حاصل ہو
اور تنفس معدوم ہو جاے تو اور اقسام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے - اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ
کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے - یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے - خواہ اخلاط کی لزوجت سے - یا اس سبب سے کہ کوئی
شی اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو بمنزلہ آلہ تنفس مین واقع ہوئی ہو نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہی جیسے کہ برودت
متقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہو جاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جاے یا اور
کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہو جاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہو چکا ہی اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے -
یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کیطرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہی - اسلیے کہ بدن اس تپ مین
کثیر المادہ ہوتا ہے - اسی حمی سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور ناتم کے
ہوتا ہی - یہی تپ ایسی ہی کہ عرق اسمین بدشواری برآمد ہوتا ہی اور حمیات غلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہی اور کوئی حمی یومیہ اسقدر
شبیہ نہین ہے - یہی تپ ایسی ہی کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہی اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہی اور سدے بکثرت پڑ جائین اور
قوی ہون اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو - اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہی بشرطیکہ علاج اور
اطاعت مریض مین شناخت مرض مین خطا واقع نہو - یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہی کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہی بوجہ باقی رہنے بعض
سدونکے جو علت مرض واقع ہین اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبے مقرر ہین - اور یہی تپ اکثر منتقل
بطرف برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہی اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہی کہ یہ تپ عفونت کیطرف منتقل ہوگئی - حمی سدی اگر بعد فصد کی بائین
جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ زائل ہو جاے اور درد قائم رہے

علامات حمی یوم سدی کے - جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بیدون استفراغ نداوت کے واقع ہو
اس تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کر اوسمین خون کی کثرت ہو اور یکبارگی کثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج
ہون - فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت
اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسپر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی مونھ کی اور
پرہونا رگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہون گے - اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے
اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پری رگونکی خون سے اور پھولنا مونھ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت خونکی
ہین بدن مین ظاہر ہونگے اگر سدے بہت سے پڑجائین نبض صغیر ہوجائیگی اور اگر افراط سدونکی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس
تپ کا یہ ہے اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہو تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی
چاہیے - اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے - اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب
مواد قلب وغیرہ کیطرف نہو جاے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین انتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے
اخراج اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین - اگر مرد ان دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنی
مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاے - اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا
چاہیے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلایش سے پاک کرین
قبل از استفراغ کے تفتیح سدد اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ
جذب اخلاط دفعۃً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط ان مجاری مین بستہ ہوجاتے ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے
پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتے ہین اگر مواد غلیظ ہرنہین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون - علاوہ
براہ فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول وخمائیہ کو (جو مورث لستگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور
اون اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاے -
اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور
استفراغ ایک امر زائد تجویز کرکے کچھ انکی طرف حاجت نہو گی بلکہ فقط تفتیح سدونکی حاجت ہوگی - تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا
خواہ غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسیطرح جائز
نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے
اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت
کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے - اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے - بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسیقدر افاقہ ہوا خواہ
اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو سے ضعیف ہے - اور اسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرونکے بعد
عدیم النضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پراوسکی دلالت بھی ہے یا نہین - مگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہی مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسمین بدنمین روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہئے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہی خواہ ملہٹی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاوے - اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کیجاوے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے پتے سے خوب جلا حاصل ہوگی - اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے - جسوقت مریض حمام سے برآمد ہوا سے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہئین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا ایسی تر چیز پلائین گے کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاوے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہئے اور اگر تپ کا دورہ ہو کر پچھلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہئے کہ اب سدے اسکے بدنمین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہئے اور غذا دینی چاہئے اگر دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حماے عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہی **فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیانمین** کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک کھٹک پیدا ہوتی ہی اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہی خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور اجزہ دخانی اوٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین - زیادہ تر مستعد حماے تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتے ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتے ہین اور تخمے کی حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہی خصوصاً جسوقت اونکے بدنوین کسی قسم کا درد ہو یا خنگ ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا مین ہو اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہی اونکے بدن مین کمتر تپ امتلاے تخمے سے پیدا ہوتی ہی اور اگر پیدا ہوتی ہی تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے - میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہی اور انکی تپ دور ہوجاتی ہی اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے - انمین سے جنکی طبیعت مین حبس ہو اور جنکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاوے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا - اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہی - اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حماے مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرہ نہایت سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہی نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہی قارورہ سرخ ہوجاتا ہی مگر نہایت درجہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمائے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور پھر حمائے یوم
کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے۔ علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ ترشائے دخانی کیطرف
پس جب ڈکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ
کھانے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہوجاتی ہین علاج اس تخمے کا مریض دو حالت سے
خالی نہین یا اوسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجائے اور اگر کسیقدر طعام
یعنے فضلہ طعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہوجائے اور یہ بھی
خیال کرین کہ ثقل یہ بار کس مقام پر تبلا ہے اور اسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دواؤنسے تاکہ دفع
اوسکا سہل ہوجائے اور اگر معدہ سوا و پرہیز ہے اور تر آئے اور ہضم ہوجائے ان سب چیزون مین ترک کے صائب ہونے پر ڈکار کی
کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تب کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون
فلافلی جو نہایت گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہوجائے اور ہضم ہوکر اور تر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش
کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل اور ضماد ہاضم جو باب ہضم مین معروف ہین ضماد مین جو باب اطلاق مین بیان ہوچکے اون کا
استعمال کرتے ہین۔ جسوقت غذا منحدر ہوجاے یا تو بنفسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا
رکھتے ہین کہ پھر شبہ ابطلان تخمے مین باقی نرہے اوسکے بعد غذائے سبک سریع الہضم جیسا کیہوں کھلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار سوجائے
تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہوجاتی ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہوگئی
یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا چاہیے جبتک کہ سب کا اخراج نہوجائے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو
تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر انکہ ضعف قوت نے بہت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام
کرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب سہال
مین مذکور ہوچکی ہین اون مین سے ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ ریشمی کپڑا روغن زیتون جسمین تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوئین یا روغن ناردین
بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہوجائے اور معدہ پر رکھین۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو
تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنی جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطکی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے
استعمال مین اونکے واسطے کچھ قباحت نہین۔ کبھی قیروطی بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انھین دہنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین
جس وقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے۔ کبھی احتیاج اون قوی ضمادونکی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ
کے باب مین کیا گیا۔ اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم
مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ ماہی رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ عصارات مثل عصارہ انگور یا ربوب قابضہ کے
دینی چاہیین۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہوجائے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصاً
اون غذاؤن سے جسمین سرکہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیرون سے فراغت ہے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہوجائے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کسی جوارش
قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازاں انکا اعراض تپ کے زائل

ہوجائین - فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہو کہ اِس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ زمانہ انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہو - سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کے پلائی جاوے آش جو ہو اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون داخل ہون - اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی چاہیین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جاے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل چھبیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہو اور وہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین - مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی خراجات یعنے پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہر مین پیدا ہوتے ہین خصوصًا وہ اورام اون ہڈیون کے جو اعضاے غددی مین ہوتے ہین - خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہو - خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہو ان سب ورمون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہو - اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہو قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو - پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی - اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہوجاتا ہو پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین - اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہون کہ اون اورام کی اسباب سابق سے مثل امتلاء اور سدی وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین - اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون - اور انھین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتی ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی طبیعت سے پیدا ہوا ہو - اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہو تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہو - انھین حمیات اورام کو حمیات جنبیہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی

علامات جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بھری بھری چڑھ جاتی ہو اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہو کہ جو زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہو کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہو پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہو - ان حمیات کے بعد یعنے زمانہ منتہے مین اوسکے بدنمین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہو جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہو - نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہو اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے - بول کا رنگ سپید مائی ہوتا ہو اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے

علاج پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہو مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہے کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہو کہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے - اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے - اور جو چیزین مطفی حرارت خون ہین اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے - جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جاوے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مطلقہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو - بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہی اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تدبیر کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارہ مستعمل ہون اوسمین سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھتیسوین حمی قشفیہ کے بیان مین

یہ تپ بھی بوجہ تحلل نہونے سے دن کے عارض ہوتی ہی جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر ہوتے اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہی - اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائین کھاتے ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی ترچیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہی خواہ ایسے حالات اونکین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہین -

علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جائے اور بھوسی اور آرد باقلا بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے - اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفاے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب مین پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام مین باربار نہلانا مفید ہی

فصل ستائیسوین حمی حریہ کی بیان مین

ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہی اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہی اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہی اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہو پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک جاتی ہی اوسوقت تپ عارض ہوتی ہی اوسکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہی - کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہی - مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہی اوسکا اثر اولی دماغ مین ہوتا ہے - اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دہوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے سر تک گرمی پہونچ جاتی ہی - سواے حمی حریہ شمسیہ کے قیظیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہی

علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہی وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور استلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن مین ہی اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوس مین حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعاکسہ وہان محفوظ رہتی ہے

علاج آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین نطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر ادہان باردہ مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالین تو بہت نفع ہین کریگا - ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائین اور یہی تدبیر کرتے ہین تا آنکہ تپ اوتر جاوے اور تپ اوترنیکے بعد حمام مین لیجایا جائے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہین بشرطیکہ گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے - مگر اسکا خیال رہی کہ ہواے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کھڑکنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اسن بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہی جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی ہی** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہو جاتے ہین اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہی جس طرح حمی یوم قشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہی اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم آمیز شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہی **علامات** سبب یعنے جو پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اس قدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا رہی حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور عنی اور رجوعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہی بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہی کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہی مگر شدت برد مین بطی ہو جاتی ہی اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہی اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہی **علاج** عین تپ مین بہت سے کپڑے ونسے اوڑھائے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوای گرم حمام مین بٹھلائے جائین اور آب نیم گرم سے تریڑے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی اپنے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین۔ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو دہان کہ توسیع مسامات کرتے مین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دورسی گرانا چاہیے۔ اور سب غذا دینی چاہیے۔ اور خوشبو ملین اور سونگھین۔ سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کرین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہی اسلیے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہی۔ روغن کی مالش بدنمین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہی بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہی** جنکے بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہی اور اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہی۔ اور یہ تپ اکثر منجر بھی عفونت ہو جاتی ہی۔ **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھُرکھُرا پن جیسے سوکھائی ہوی اس تپ پر دلالت کرتا ہی اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہی کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی۔ اور حرارت کی زیادہ ہونیکی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہی اوسمین ہوتی ہی وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہی اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدنمین لاغری اور آنکھونمین غور یعنے فرورفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہی جب تک یقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے۔ ہان اگر سردیکا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اُس سے جو سدہ پڑتا ہی فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہی۔

اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہی اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی انکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہوجاتی ہی اور علاج اس تپ کا مثل علاج شرابخار کے ہی اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہی کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا امالہ بطرف اسفل کے ہوجاتا ہی اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہی خصوصاً اگر درد سر ہروقت رہی اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہوجاتی ہی اور جسطرح سے اکثر یوم شمسیہ دماغی ہوتی ہی اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہی اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہی قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے۔ اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہی اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہی علاج اوسکا اور مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت اور تمرہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہی اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سی مقدم الامور ہی اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہی اور ضماد بارہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملاکر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا عام طور پر بحث حمیات عفونت کی عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جسمین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتی ہین اور جن باتونکی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہی اون سے ظہور مین نہین آتی۔ عفونت کے پیدا ہونیکا سبب غذائی مادہ ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنی گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرلے جیسے دودھ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سی جو غذا ہوتی ہی اوس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہی پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہی۔ ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکرسکے اور حرارت غریبی اوسمین عفونت پیدا کردے جسطرح کھیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہی اوسکی یہی صورت ہوتی ہی۔ ۵۔ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر پخت اور طبخ مین رداءت پیدا ہوجائے جیسے گوشت خام رہ جاے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اوٹھے پکائی جائے۔ ۶۔ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اوس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہوچکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہی جو مانع تنفس اور ترویح کا ہو یہ سدہ بسبب رداءت مزاج بدن کے پیدا ہوکر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہی اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہی اور رداءت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہی کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بی طاقت بھی نہین ہوجاتا کہ غذا مین کسیطرح کا تصرف نکرسے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہی یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہی اوسکو خام کردیتا ہی کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہی اور جو چیز پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہی۔ اور یہ

اسباب تولد سدہ مین معین مین اور سدہ ونکی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کی پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ مزبلے اور گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے کبھی چند اسباب عفونت کی یکجا ہو جاتی ہین۔ مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے۔ اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو۔ اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہین پھر جب سدہ پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہون خواہ حالت امتلاء معدہ مین قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون یا بیوقت استحمام کرے خواہ دھوپ مین چلے خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلا موجود ہو اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنیکے واسطے ضماد مسخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اوسکی تلافی نکرے اور پھر اس تقصیر کا تدارک نکرے۔ یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہے۔ عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اوس عضو مین پہونچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو خواہ اوس عضو مین درد ہو۔ جس خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اوسکے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیے ہوئے۔ خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اوسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت مین بخار غلیظ متبخر ہونا چاہیے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہوگا اور غباریت لیے ہوئے۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا بھی کہتے ہین سودا کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینونکی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جہان سے قلب تک متصل عفونت پہونچتی رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہین ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدنین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق مین متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہین۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق کے ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین کہ اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان رہیگی۔ اور اگر تمام عروق کی خواہ عروق متصل با قلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے۔ فنا ہو جاتی ہین اور متحلل ہو کر اونکی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور رمادیت سے نہین ہے بعد فنا اون رطوبات کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور متحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوتی مین

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہین۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہی کہ جیسے بول و براز وغیرہ ترچیزین مزبلہ اور گھورو وغیرہ میں جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہی یہانتک کہ جب بالکل سٹر کے پانس ہوجائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہی پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونپر پڑے از سرنو وہ خاک متعفن ہوتی ہی اور اونین حرارت پیدا ہوتی ہی اوراسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہی تو اوسین چوتھے یا پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہی تاکہ رطوبت شئے متعفن کے جو حامل حرارت ہی باطل نہو۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہی اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجائیگی تاوقتیکہ پھر دوبارہ (محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہی) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئے تھے وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھین دو وجوہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہی کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نضج نکر سکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہوکر زیادہ خواہ خاکستر باقی رہیگی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اولے کے منقطع ہوجاے اور مادہ بالکل فنا ہوجاے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نپائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کے بعد وہان کھینچ جاے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجائیگا۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے جو فن طب مین بیان ہوتا ہی۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہی دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر رہا اسلیے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہی اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہی اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہی۔ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہی اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہی تو اوسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہی اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہی۔ یہ حمیات جنکے واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہی الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہی اسلیے کہ مواد مورث تپ ہوتے ہین اونین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہی۔ اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہی مثلا مادہ بلغم جو متعفن تہا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہی کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہی اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہی مثلا اگر غذا اکثر غلیظ کھالے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہی زمانہ مدت کا طویل ہوجائیگا اور ضعف مین غذاے مناسب بھی بدیر ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ ہی یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہی اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرے اور نافض سے شروع ہوتی ہی اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہی جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہی اسکا سبب یا یہ ہی کہ برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عفن مین لذع پیدا کرتی ہی یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہی۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہی خواہ ہوای بارد کی اثر سے

برد ہوتا ہے - جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اونکا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولے ہے اکثر لذع خلط سے کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن مین کاٹنے سے چبھنے لگتے ہین - ایسے حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہے رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہو کر اور مادیت باقی رہجاتی ہے - اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے نہو تو اوسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے - لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تفتیر تو ہو مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا - اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی - اور حرارت بالکل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف بری علامت ہے کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہوجاتے ہین اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون ہوتا ہے - اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب ہوجاتی ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے - اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر پس جب اوسپر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوسی کے مثل سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اوتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے کوئی اور انحطاط بھی پاکے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا - ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ ہین مگر بصورت لازمہ دائمہ ہونگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاے - اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا - حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین - طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو متحلل نہونے دے - اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہے - اور نوبت مین سرعت اور بطور ہونا بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا - اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سواے بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے - لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے - بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اوسکے وہ حرارت متعلقہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین یا عفونت مادہ کی ہو - مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کر کے متعفن ہوجاے - نبض کا اختلاف حمیات عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہون یہ بھی منشاء اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے - کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہے انھین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا سے نوبت مین غلبہ برد کا ہو کہ گران

صورتون مین صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے - کبھی نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہی بسبب رطوبت مادہ لینہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دموی ہے یا اسکے ورم عضو نرم مین ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات الریہ اور اسیطرح لشیرغس - نرمی اسوجہ سے بھی نبض مین آتی ہی کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہی اور عرق نکلکر دفع ہونیکا وقت آتا ہی اوسوقت نبض مین نرمی آجاتی ہی - ابتدا نوائب مین نبض ضعیف ہوتی ہی اور انضغاط یعنے تنگی نبض مین پیدا ہو جاتی ہی اسلیے کہ قوت یکسر متوجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہی اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہین ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑہاے **عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ** حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہی کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمین سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہی خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ مین مذکور ہو چکے ۔ سرعت اور نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے - اسلیے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخار ردی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہی ۔ حرارت تپ کی تیز اور لذع ہوتی ہی خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہین ہوتی ہے ۔ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہی کہ تھوڑی سی گرمی بدن مین ظاہر ہوتی ہی اور اُسکو ملیلہ کہتے ہین اور ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور ماندگی اور سستی بدن مین پیدا ہو جاتی ہی انگڑائی اور جمائی آتی ہی بیداری اور خواب مین اضطراب واقع ہوتا ہی تنگی نفس مین اور رگین کھنچی جاتی ہین اور شراسیف بھی اسیطرح - اور درد سر اور دھمک پیدا ہوتی ہی - یہ کیفیات جب دیر تک رہین تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہی اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہین اور رنگ چہرے خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہی اکثر ہمراہ ملیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم منی کے اور قلق اور پیشاب زیادہ از حد معین اور براز بھی اسیطرح مگر بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بھربھراپن پیدا ہوتا ہے اور نبض مین تواتر بلا سبب ظاہری و خارجی کے پیدا ہوتا ہی کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو - جب نبض مین انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہی اور انضغاط کے یہ معنے ہین کہ نبض اندر کو ڈوب جاوے اور صغر مین اسقدر مختلف ہو کہ اوسمین نبضات کبار قویہ واقع ہون اور سرعت نبض کی قوی نہو - نبض مین اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید مین پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے - اگرچہ حمی غب مین بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہین ہوتا - یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہین آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہی - اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سی ہے - نبض کا عظم بڑھتا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر - یہانتک علامت مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے - پھر اگر تپ مقلعہ ہی نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہی اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہی اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہین - اور اگر تپ لازم ہی خواہ اوسمین تفتیر ہو یا نہو - اوسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقا مین مشابہت نہین ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہین ہوتا - اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بر وقت منتہی کے - اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت - اور نبض کی کبھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہی نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہی اور کبھی جب قوت مغلوب ہو لی ہے ضعیف

اور ضعیف ہوجاتی ہی - مگر صلابت کا نبض مین ہونا کچھ دائمی نہین ہی کبھی ہوتی ہی اور کبھی نہین - مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو مین خواہ کسی عضو سخت مین ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت نبض کے ہوتے ہی واقع ہوا ہو سو تب البتہ نبض مین صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور مستمر بھی رہیگی - زمانہ ابتدا اور تزید مین اختلاف نبض کا کثرت اور بطور خواہ صلابت اور لین مین خواص دلائل حمیات عفنہ سے ہی اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہی گو یہ اختلاف حمی غب مین بوجہ خفت مادہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا - جب تک نبض مین قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہی اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہوا - بول ابتدا مین حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہی اور بیشتر حدت اوسمین بھی پیدا ہوتی ہی - ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہی کہ جو حمیات حادہ مہلکہ ہین اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہوجائے نجات کمتر نصیب ہوتی ہی اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ مین باقی رہ جای بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہین ہوا بلکہ ایسے طرف مائل ہوا ہی جہان درد کا ظاہر ہونا ممکن نہین **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ مین اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہی بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور اکثر اوقات نبض مین نظم اور وزن مناسب نہین ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہی کہ اوسمین ترقی نہین اور جو احوال مقلعہ مین بیان ہوئے اس تپ مین نہین ہوتے یعنے اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہین ہوتا اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بر وقت تزید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہوگئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہی اسکے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان** - جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت اکثر دو روز درمیان ہوتی ہی خواہ ابتدا ہی نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ مین خواہ ابتدا اشتداد کی نوبت جیسے غب لازم مین مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اوسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہی اور تپ یہ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہی - غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہی اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہی اسلیے کہ مرہ صفراوی قوی ہی مگر باینہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہی - اسلیے کہ صفراوی خلط سبک ہی طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہی - غب غیر خالص کی مدت مین طول ہوتا ہی بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھکر بہت کم باقی رہتی ہی - مگر اینکہ معالجہ خواہ تبرید مین خطا واقع ہو - اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ مین جاتی رہتی ہی - جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہی وہ دائمی اور لازم ہوتی ہی اور حرارت اوسکی بہت اور تمام مگر نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہین ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دنمین جاتی رہتی ہی - بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہی یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کیساتھ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کی نرم ہوتی ہی مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر مین متحلل ہوتا ہی اور باینہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہی اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ مین زیادہ ہی اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہی اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ مین ضرور ہوتا ہی جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی جہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتی ہین - بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہین نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہی مگر نبض مین البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض مین بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہوجاتی ہی اور اس وقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوا اے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہین وہی مدار تفرقہ ہونگے - جسقدر مادہ بلغمی خالص

نہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل
بسوداویت بھی ہو اوسوقت زمانہ کا طولانی بھی ہوسکتا ہے۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سودا ہے اسی جہت سے طولانی
ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ
زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہون۔ ربع اور غب
دائرہ ہو یا منفترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی
دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے۔ اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ
مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کثیر بات ہوتی ہے کہ ربع
لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تفتیر ہو جاتی ہے۔ کل تپین اگر انکا معالجہ کیا
نجائے خصوصًا وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہے انجام کار منجر بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین
مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطا تجویز کے حکم غذا کا نکرے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی مین کل توجہ طبیعت کے بطرف نضج مادہ ہوگی
تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہو جاتی ہین یا جن تپونمین سرد پانی دینا واجب ہے اور نہ دیا جائے اس غرض سے کہ سرد پانیکی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہو جاتی
ہے اور باوجود سرد پانیکے ترک کے اطفا حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جائے اوسوقت فوراً منجر بدق ہو جاتی ہے۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی
پلانیکی غرض زیادہ ہو اور تضیج مادہ اور خام رہنا مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد
پانی بھی پلائین اور اوس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے **اعراض حمیات کے دلائل کا بیان** تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے
تپ کے سو تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوتے ہین مثل درد سر و بند آنا
و بیخوابی وغیرہ کی اونکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل اور مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور رعاف اونکا لحاظ کرنا چاہیے
اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی
کیا کیفیت ہے سو تنفس تو نہین ہے اور باہمہ اعراض مقارنہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ
کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض مین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے
ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی
ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت
ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہے ایک قسم مین تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین یبوست پائی
جاتی ہے۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلا ابتدائی نوبت مین نخس
یعنے کانٹے سے چبھنا یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان
اور سھر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہمنے ذکر کیے ہین۔ کچھ اعراض ایسے
ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرینگے۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین انکو آخر مین اس
فن کے بیان کرینگے۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلا جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کیطرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور چار عزیزی یعنی روح اور خون کم ہوگیا ہے چہرہ پر تہیج یعنے بھربھراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمامے تختی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور رنگ پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کھلے ہوئے ہون اوسپر دلیل ہوگی - حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہوجانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی پر دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے - بعض اعراض حمیات کے ایسے ہین جنکا وقت زمانہ منتہے مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بسبب اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہے پیدا ہوتا ہے - بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پھریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوائل حمیات مین اکثر بسبب ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کر دیتی ہین بوجہ اس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ ہی بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنیوالی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہوجائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین معین ہوتی ہے - جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہی ہین کہ یہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اوس کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئے ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیے - اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کے لرزہ سردی پھریری ہوتی ہے یا نہین اور کون چیز کسوقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی اور بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور موسم کیسا اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے -

بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا

قشعریرہ یعنے پھریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اوس سے پہلے ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے - برد یعنے سردی اسطرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے - نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین - کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپ مین اور ربع مین - لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہے کہ نفس مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا - خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بوقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت برد عضو رئیس کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہوجاتا ہے - یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ بہت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

سے جو اخلاط کو متفرق کردیتی ہی یا اور کسیوجہ سے اوس وقت جو عضو اِس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف
مزاج کے اسکی برودت کا احساس کرکے متاذی ہوتا ہی اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہی۔ کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کا
بیان ہوا ہی اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہوچکی ہے۔ بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہوا لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی
ہی اور اکثر ایسے لرزہ کے دورہ ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے۔ جو مادہ ماندگی اور کسل
بدن مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہوجاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہی اگر اوس مین عفونت
نہ آئے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا
کے پیدا ہوتی ہین یا حرارت عزیزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اوسکے ہضم کیواسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہے
تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہی۔ نافض اور برد تپ سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہی اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل
کے دوسرے ہی اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہی اور گرم مزاج ہی اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین
عفونت شروع ہوتی ہی اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہی اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہی۔ کبھی لرزہ تپ کے
بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہی اور قوت دافعہ جو عضل مین ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم
پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے
اوسکی جہت سے بھی حار عزیزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسیوقت استیلاے برد ہوتا ہے ایسے وقت مین
لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی مین پایا جاتا ہی۔ کبھی اورام باطنیہ کے نفنج
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہی لرزہ پیدا ہوتا ہی۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہے
اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہی مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہوکر خارج عروق مین آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانفنج مادہ اور بوقت
بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا
ہی کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہی کہ بطون عروق ممتلی ہوکر باہر نکل آتا ہی
ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہی یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار عزیزی کے و نیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو
اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر
اکثر ہونا ان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین۔ مشایخ کی تپین اکثر مرقوقیہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین۔ کبھی تپ مین طول اِس جہت سے
ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ غلظ یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین اور
ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین۔ تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہوجاے
اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حماے مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہوجاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہی جو دوا ایسی
دونون بیماریون کے مناسب ہے یہی سکنجبین مین گلقند ملاکر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی
قوت کی ہو۔ سر منڈانے سے تپ مین چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر مین پیچیدہ ہوکر پلٹ جاتے ہین اور تپ مین شدت ہوتی ہے
عام طور کا معالجہ حماے عفونت کا ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید اور

ترطیب دوا اور غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجائے خواہ اوسکا نضج کیا جائے یا استفراغ مادہ کیا جائے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونونکا ہوتا غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین ہین آئے ہین متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کی جس قسم کی ہوتی ہے ان دونونمین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کی ہوتی ہے اور نضج خلط استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوائے نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ ہر دو مزاجکی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت کم ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنی جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین - کبھی تناقض مقتضائے مادہ مین اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب ترید خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجائے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جائے اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دئے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضائے ہوشیار طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آبجو پر اکتفا کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا - جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد پیدا کرکے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین - بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ - ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت اور حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نکر سکے - اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلۂ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جائے اور غذا ترک کیجائے اور تبرید اتنی نہو جو تحلل مادہ کو منع کرے - اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آجائے اور اوسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو توجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے - ان تینون تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسے دوا انکا استعمال ہو سکتا ہے - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی عفونت مین فقط علاج بقصد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور رہتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے نہو مثلاً مرض حار مین اجزا حارہ منضجہ یا مستفرغہ دیے جائین - غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اسوجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونونکی غذا معین ہے بایں نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک بات جداگانہ اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی جائے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی نچاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زور رنگ ناری ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو۔ بعد بعد فصد کے لطیف اسہال کرنا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزاے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزاے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلیین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل مجوز نہایت پسند ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت مین مناسب کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور سبک ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزاے تلیین کیجاے سے پھر دوبار ان دوائی نسبت ضعیف تر دواونکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دوا کی حاجت ایسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلیین کے ادرار کرنا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کرکے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنے پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور سپید شراب آب شیرین یا جوشیر گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پھر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اولٹی اولٹی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملاکے قے کرانا چاہیے اور اگر سیلان خلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کیطرف معلوم ہو اوسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزاے مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزہ مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونیکو طرف احشا کے اور نضج اخلاط کو منع کرتی ہے اور بوقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی مین بھی نیند نہین ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت کرنی چاہیے مگر اونکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پھر کسیطرح کی بد تدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہوجاے پھر شفا نہین ہوتی خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اوسکے اندر غلاظت پیدا ہوجاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی مین ورم نہو یا انہین اعضا مین درد نہو اور بدن مین مریض کے خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہین اونکا حال بھی انھین گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہو یا غلیظ ہے تو نضج پاچکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کردیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہوجاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ ٹلتی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی مفرط کا اسقدر خوف ہو کہ اس
تپ کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ
ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہے، ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہے بلکہ
پیاس بجھا دیتی ہے، اور درست لانیوالی بھی ہے اور شل سرد پانیکے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنیکی طاقت سکنجبین مین
نہین ہے، اسطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ہو وہ بھی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز ہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے
کہ مسامات بند ہوجائینگے اور اسوجہ سے ایک سدہ لاسرکے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ یا سدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے
شدید تر ہوتا ہے۔ آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کردیتا ہے اور دشواری لقمہ اور تاریکی اور دشواری
سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ وگردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا
پیدا ہوتا ہے جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین
بلکہ اگر آثار رطوبت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہوچکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی
اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اوسمین بھیگ جاے۔ زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کی بیخوف
استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو جسوقت استعمال
قواعد مذکورہ بالا کا ابتداء مرض سے تپ مین ہوچکے اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا
چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہوچکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا
نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ استفراغ
کے نہین ہوتی وہ بھی نکل جاتی ہے اور اکثر خلط نافض کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جاتی ہے اکثر استفراغ بلا نضج واقع ہو جس شخص کا یہ مذہب ہے
کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنیکی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے
شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل
کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ غلفندہ یا لزوجت دار اور چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز سہل الدفع نہین ہین
بلکہ رقیق ہین کسیقدر غلظ آنیکے بعد اور غلیظ مین اندکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت مین کسقدر بھربھرا پن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے
۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط
کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ براہ مثانہ دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون
کسیقدر رقیق ہونیکے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معاینہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی مین نہ پڑتا۔ پھر یہ منکر بیش خود
یہ نہین سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا
ہے اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے رخصت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر رسوب
محمود کو مادہ نضج یافتہ اقرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اخراج اگر
سہل تھا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط مین رقت پائی جاے تو اوسکے حمیات دمویہ

خواہ منفرادیہ مین ضرور ہو کہ رسوب محمود بول مین ہو۔ پھر جب طبیعت کا یہ حال ہو کہ بدون ایسے وقت کہ مادہ مین نضج آجائے اور دفع
سہل القبول ہوئے اخراج مادہ نہین کرتی اسیواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے، اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدار اور پیروی طبیعت کی درکار ہے
یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل ازانکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہون ممتنع
ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط
صالح بھی نکل جائیگی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرکے اونکے اقوال کو بہ
نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور خوض اونکے حسن اور قبح مین کرکے بعد ازان اونکے اقوال کی
مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور رکھتے اور قدما کی
مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے، کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص
نے چند تجربات کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہو پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کے انضاج کی
ضرورت نہین حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہو کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی
نہین چلتا بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے، جو ہمنے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے سا اگر مادہ
مین ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
نضج کی نہین ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ
مین نضج آئے ہلاکت مریض کی ہو جائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو
بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف
گرے اور طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت
ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کردینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جائے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج
سوائے خون کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض مین فصد نہو تو پھر انتہائے مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہائے مرض مین فصد سے
کیا واسطہ بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین سبب پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہائے مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز
نہین ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتدائے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہو مگر
انتہائے مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب
کو چاہیے کہ مناسب طبیعت کی حرکت مین لاوے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہو اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہیجان رکھتا ہے جس مقام
پر اوسنے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دوائے مسہل کا مگر اینکہ مادہ مرض
مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہین ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب مین تجویز کیا گیا ہو مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ
رکھتا ہے جسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کی
ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جائے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاسے مگر مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جسطرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ کرنی چاہیے یہانتک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کھلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہوجاے بجہت تنگ ہوجانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذاے لطیف سے مگر یہ کہ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالکر دینے کا مضائقہ نہین اسلیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت دفع کردے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستون مین کفایت ہوجاے زیادہ اسہال نہو مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چندمرتبہ فصد لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین سازوسامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوسمین بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانون کی تحمل اور برداشت مین ضعیف ہوجاتی ہے۔ دردسر اور تپ جب ساتھی جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ دردسر کے کم ہوکر تپ پھر زیادہ ہوجاتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ دردمین تسکین ہوجاے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے۔ اور قاروره یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیے۔ اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تفتیح سدہ نہو اور راہ صاف نہوجاے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا ے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تفتیح کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہوسکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین یعنے شہد کو گلاب مین پکاکر فقط سقمونیا ملاکر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانیکی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب بعضید مین جو مشابہ کاسنی کے ہے دھوکر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندہ لین ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جبتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنے اوجہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہین۔ آب انارین مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہونا چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ١/٢٤ کی نسبت ہو۔ کبھی مسہل مین تھوڑا سا پودینہ بھی داخل کردیتے ہین تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کی بڑھجاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہوجاے۔ کبھی ایسی دوائین جنسے تبرید اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے۔ دھنیا۔ طباشیر کبود۔ گلسرخ۔ ہرایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہین دوسرا

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہی - رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہی کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہی اور کبھی زرد ہوتا ہی اور کبھی سیاہ ہوتا ہی اور کبھی ہونٹھ رنگ ایسا اُودا ہوتا ہی جیسے توت کھانے والون کے ہونٹھ کا رنگ - آنکھون مین تیرگی سبزی لیے ہوے ہوتی ہی اور بند ہوجاتی ہین بر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مخنوق کی ایسی ہوجاتی ہین - شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہی اور اسیطرح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہی - کبھی مریض کو کبھی قے بھی ہوتی ہی - اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے - کبھی صفرائے غالب اور غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہی اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہی اور دورے بلغمی تپ کے شل ہوتے ہین حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ یہ تپ حادہ ہی نبض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتا ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہی اور اکثر اس تپ مین قوت چوتھے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہی - اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہی جنمین رقت اور غوص زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہی کہ اونمین عفونت پیدا ہوتی ہی اون لوگون کے بدنون مین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے - اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہی **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے** نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہوجاے اور لیلی وہ تپ ہی کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو سکون ہو یہ دونون بد ہین مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دنکے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین یہی خوف ہی کہ دق کیطرف منتقل نہو - اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہی کہ بر وقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کی عارض ہوتی ہی اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پھر بھی بدنمین اسقدر کثرت مادہ کی ہی اور اسقدر مادہ قوی ہی کہ متحلل نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہی - با اینہمہ مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہی اور پیٹ بھر جانیکے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہی تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہی تا اینکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہی کہ قوت کو جلد ساقط کر دیتی ہی اور تپ کا صدمہ اُٹھانا دن کی گرمی مین اور رات کی سردی مین جاگنا مقتضی اسی کا ہی کہ تپ دق مین پڑ جاے - حاصل یہ ہی کہ یہ تپ عسیرۃ البرء ہی کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہی **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنے ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہی اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالحہ اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین ہوتی ہی اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین چند چیزون مین مشترک ہوتے ہین - تلیین معتدل - اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا - اور جیسے تین دن اس تپ مین گذرتے ہین کہ انمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہی بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہی اور اذیت دیتا ہی اور کچھ نضج کا فعل ظاہر نہین ہوتا - تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمین بھی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ بیشتر آب جو پر تین روز ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہی باین امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہے کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہوجاے کہ منتہے دور ہی اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی - علاوہ بر ان گرسنہ رہنا اور اوسی حالت مین ریاضت کرنا بشرطیکہ ریاضت سے زیادہ ضعف نہو جاے اس مرض مین بہت نافع ہی - بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف روز ہفتم تک توجہ کرنگے.

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہے ہوتا جائیگا تلطیف بڑھائی جائیگی مگر مقتضاے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پھر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ منتہے دور ہے تا فی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہے کا آجائے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہے کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوئے۔ اور جب سات دن سے زیادہ زمانہ گذرجاے پھر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا جاے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے۔ بااینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ درجہ کی ہے اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ یا مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین نہ دینے چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیے۔ ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہوجاے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہین ہے۔ پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جاے تو حمی فرز ریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدنکی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے۔ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلیین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تیز بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اوسمین دوا سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطف اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ ہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہوا ہو اوسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بھی استعمال کرنی چاہئین۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند حسب حاجت دیا جاے اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین۔ سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی اشمالی از فائدہ نہین ہے۔ کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلیین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجاے۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلیین قوی کیجاے تو آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے الناس بڑھادین اور شکر خواہ قند شریک کردین۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین درجو لبلاب کے پانی مین نکالا گیا ہو اسے ہو وہ بھی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل مین فرق ہی ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دوا سے تبرید کا استعمال کرتے ہین نسخہ دواے تربد کا زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع مین بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہین ہے اگرچہ مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجاے اور پہلے اون دواؤن سے تلیین کیجاے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کر کے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکھین کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجاے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین۔ اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب آلو اور تمر ہندی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون کے ہمراہ قرطم بھی شریک کرینا اور اگر مادہ صفراوی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیرخشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین۔ مسہلات کی مدد کیواسطے حقنے کا استعمال کرین جو ان اجزا

نسخہ۔ شیرخشت دو درم ترنجبین پانچ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بھی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینون پانی یکجا کرکے شیرخشت
اور ترنجبین کی اس مین بھگوکر ایسا گاڑھا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچے بعد اوسکے کافور ڈیرھ دانگ سقمونیا ایکدرم
پیسکر اوراوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متحلل ہوجای اوراتنی دیر تک ہلاتے
رہتے ہین کہ خودبخود یہ دوا بستہ ہوجاے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور شکر
طبرزدی سے شکل ریوڑی کے بنائین اوراوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی
استعمال کیجای تو کافور سے بوزن دوجو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کے مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت
بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی لینے قند بھی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دوجو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے
اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے
ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دوجو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی راے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور
کافور کو تصریح ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے **متن** یہ دوا ے مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاے
نہایت مرغوب اور طبیعت پر کریہ نہوگی۔ جس شخص کو فصل گرما مین تپ سرد مادہ سے عارض ہو خسخانے خواہ اور ایسی جگہہ جو کتان کے
خشک پردون وغیرہ کے ذریعہ سے سرد ہو رہی ہو اوسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت خسخانہ وغیرہ کے
مادہ تحلیل سے بازرہکر اولٹ نہ پڑے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاے۔ قرص بناکر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج
اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہوسکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دق ہے
جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ
مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کی تدبیر کرنا علاج اس حرارت کا
ہوسکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس شخص کے مزاج مین
رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذاے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو منشا یہ مزاج اصلی کے
ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے۔ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی
چاہیے تاآنکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہوجاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلاے تپ ہون اونکا وقت نوبت خواہ وقت
شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہے اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت
معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے بازرہے گی اور مرض مستحکم ہو جاوے گا اسیواسطے
ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجاے اور اگر بحسب اتفاق ایسا ہوجاے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا
کا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی
ہے اور بین بین بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل
حالت صحت کے تجویز کیجاے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب آنار کھلائین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بجائے غذا کے کھلاتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو
گاڑھا ہو جائے جبکہ سرد تر ہون جیسے کھجوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد انکے آش جو جیسے صاف کرین اور یہ غذا پوری
درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پاکری اور بھیڑ کے اور اس
سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ کا مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت باز و مرغ کے چوزہ کی اور باز و تیتو
کی رکھتے ہین اور بیضہ نیم برشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابھی ذکر
ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ ٹھا ہو گھل جائے - غذائے غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون
اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو - آش جو سے بہتر کوئی غذا محمومین کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے
اور ملاست دار ہے اس لیسا مجاری مین پھنس نہین جاتا ہے اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذا اوسکی نرم ہے - اور تپ کی حرارت کے
مخالف ہے کیونکہ سرد مزاج ہے تشنگی کو دفع کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے - جس راہ سے گذرتا ہے اوس مین لپٹ نہین
جاتا اور نہ معدہ مین جمتا ہے اور بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جائے نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے - قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت
تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے - وہ لوگ
ماءالعسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتے تھے اسلیے کہ غذائیت ماءالعسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین
بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی سردی سے
جاتی رہتی ہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو - کثرت غذائیت مین ماءالعسل کے بعد سکنجبین عسلی کا
مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماءالعسل کے اوسمین گرمی اور ضرر احشا کا بھی کم ہے -
اس زمانہ مین بجائے شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے - اسیطرح سکنجبین جو شکر سے
بنائی جاوے وہ بھی سکنجبین اصلی سے افضل ہے لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعا یعنے خراش روده مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سحج کا تپ
خوف ہوتا ہے - ہم ایک قول جداگانہ ماءالشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد مین لکھتے ہین - تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدائش مادہ
کی جسقدر غذا کم ہے کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی - زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہے مرض کا ہے کہ
اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کیوقت
تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے - سوائے
زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد
قضائے حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جائے - تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ
قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہے - مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جبتک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنی ابتدائے
مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جائے اسلیے کہ غذا سنگین اگر بدفعات دیجاوے قوت پر
چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے - گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے
مگر تھوڑا رقیق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعتہ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعتہ دفعتہ ہوتی ہے مناسب ہے

کہ بدل کا بھی استعمال بتفاریق ہو۔ جاڑونکی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل ضعیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعۃً دیا جای چونکہ قوت بحال خود ہی غالباً ہضم کریگی اور تدبیر غذائی سے دفعۃً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اوس وقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امر دنکی رعایت ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاوے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے مجملاً یہ حکم عام ہے کہ جس وقت قوت مین ضعف پایا جاوے غذا تفاریق کھلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز نہوا کرتی تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایک تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہو جاتا ہے، اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہو سکتا اسلیے کہ معالج مریض کیواسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کے قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہی کا طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہے کہ جو سیتھے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور انتہاے مرض کی مظنون ہوئی ہے قوت چندان ضعیف نہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کے نضج اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ کرنی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی کبھی کبھی نوبت آجاوے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ بوجہ بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاوے مگر ہر جگہہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بروقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جاوین تاکہ قوت زمانہ منتہی مین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاوے ہمہ تن قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاوے اور اوس وقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام مین۔ پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل بھی ہو سکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین پھر گونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کے نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیب آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس قول کا مبنی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین۔ ہان اگر امراض مادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اوس وقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی مناسب نہین ہے خصوصاً اگر عادی بدخوری کے ہون اگر انھین غذا نہ ملے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ منتہے مین بھی اگر اونکو غذا نہ ہو نچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہو گی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بیغذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا اور بہت جلد مر جائینگے اور اگر قوی تر ہونگے بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہوجائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگی کہ بینی باریک ہوجائیگی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکی معدہ پر صفرا گرتا ہی اور لذع شدید پیدا ہوتی ہی۔ بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہی کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اوس سے بہت کم ہوتا اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہی اوسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہی اور جس شخص کی حرارت عزیزی زیادہ قوی ہوتی ہی یا حرارت عزیزی اوسکی نہایت ضعیف اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین ہین۔ بعض بیمار ونکی معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہی اور بکثرت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہی یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانیکی حاجت ہوتی ہی تا کہ انکے فم معدہ کی تقویت ہوجائے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی تے کرانیکی بھی ضرورت ہوتی ہی۔ اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونھین غش آجاتا ہی اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہی اگر اونھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تھوڑی سکنجبین پانی زیادہ ملا کر پلائین صفراوی قے اونکو فوراً عارض ہوتی ہی اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہی غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار آب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکھائی جائے اونکی ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے۔ مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکی بعد شبان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہی خصوصاً انہین جنکے اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور سوتھ رگون کے پھیلے ہوئے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیماریون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دھوکھا ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہی اور جب زمانہ منتہے کا قریب آتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہو گی قوت بالکل ساقط ہوجائیگی پھر چارناچار اوسوقت غذا بافراط تجویز کیجاتی ہی اسلیے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہی کہ جو زمانہ ابتدا ے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق تھا اوسمین تلطیف کرتا ہی کہ منتہے مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا پر بھی ہوتا تاہم اس دوہری غلطی سے وہ خطا کمتر ہی۔ ایسے ہی بیمار دن کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ فضلے خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہی اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بیچینی اور ہذیان مین گرفتار مواد فاسد انکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور انکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا** آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ملجائے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانیکی متغیر ہوجائے علاج مین وہی بکار آمد ہی اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جائے۔ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ کا یہ ہے کہ بیس اسکرجہ پانی مین ایک اسکرجہ جو بڑے یعنے چھٹانک بھر جو قریب سواسیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجائے مثلاً سواسیر مین آدھ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جائے یہ وہی آب رقیق ہی جسمین

غذائیت کم ہی اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور تفتیح بھی اچھی طرح سے کرتا ہی اور تبرید اسکی معتدل ہی۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمین داخل ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند یہی ہی کہ خوب اچھی طرح پکایا نجائے بلکہ اسیقدر پکائین کہ جو پھولکر سمٹ جائین اور پھولے نرہین پختہ ہوکر لزوجت پیدا نہو یعنے زیادہ پختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہی اور غسل امعا اور تفتیح اخلاط اسمین کمتر ہے اور پیشتر سرد مزاج معدہ مین ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جید نہین ہوتی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو متقشر نہین کرتے تاکہ فوائد قشر یعنے بھوسی مین جو کے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو متقشر کرکے آب جو بناتے ہین۔ سکنجبین وہی عمدہ ہی جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائین اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر پگھل کر سرکہ سے ایکذات ہو جاسے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اوتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اوس پر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جائے سکنجبین سادہ اور آب جو یکبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور بدن نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جائے تب آب جو پلانا چاہیئے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہو جاسے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہو تو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ منفخات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترش ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرور مین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہیے۔ اگر صبحکو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون و ایسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے (پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین اونھین آب جو دہو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہی۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانیکی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو جو تدبیرین از قسم تلیین اور ادرار اور تعریق اور تفتیح کرنے مادہ کی اور سکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیر ذلک اوپر مذکور ہو چکین اونھین محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہے اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار رہے کہ سر دست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہی اور دوائین سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کرسکتی ہین اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ منھ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منھ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہی۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار رہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جاسے پر ضرور ہی اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج جیسی پیدا

سکنجبین کے بنانے کی ترکیب

ہوجاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ دو پہر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہوگئین اور پانیکا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا بھی دشوار ہوگیا آخر وہان باردہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تپ بہیں رفع ہوا اور دو اشتر و بکے پانیکا موقع ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا متن یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیار و کدو و خرفہ روغن گل مین ملاکر تھوڑا سا کافور شریک کر حقنہ لیتے ہین بہت نفع پاتے ہین۔ ہوا سے مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہانتک ممکن ہوا مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین نرہے اور فرشی پنکھے متعدد لگادیے جائین اور پیچ بھی بہت سی جگہ چھائی جائین اور اگر مکان تمام نو ملیا رہو تو اسمین سوندہی مٹی سے کہگل کیجاے جیسے تراکت مین طین حر اور ہندوستان مین پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجاے بھوسہ کے کہگل مین کوندل کی ریتی پڑے اور سٹرائی نجاے تو بہتر ہے۔ اگر مکان مین فوارے جاری کیے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب سرد شیرین خنک وہین رواں ہو اور زمین حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا جاے اور حوض پر ایک جال ماہی گیر دنکے جالون سی بچھا ہو اور بچھونا بوریا کی طرح کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کمارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب اور سپرغم کا ملا جلا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہون گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیان جنمین تیلی تیلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمین عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق پڑا ہو اور صندل اور کافور چھڑکی ہو اتھوڑا عطر بھی خواہ معطر ٹپکا کر رکھے جائین پھر تو اعلی درجہ کی تدبیر ہوای مکان کی پیدا ہوگی۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہوچکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کے تلیین بھی درکار ہو تو آب کدو تر بزار خیار مشوی بینے بھنا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر کدو کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملاکر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی۔ اونکی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے یعنے ڈربہرہ اسطرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو اوس وہی ماء الجبن مین سڑائین جسکا مکھن نکال چکے ہون اور خوب دیسے صاف کرلین۔ اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کرین۔ طلا اور ضماد بارد بر طرف عصارات کے جو اوپر مذکور ہوچکی ہین مفید ہوتے ہین بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑکر تھوڑا صندل گہس کر اور قدرسے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر چیزون سے نطول موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہوجاے کل اعضا کی اصلاح ہوجاے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے۔ اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر ٹریرہ یا پانی خواہ سرکے کاندین بلکہ اودیہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائین اور دوا کی قوت اور ضعف بحسب مقتضاے مقام ملحوظ رکھین۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر مین شکایت نہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا مضر ہے۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جاے کہ بیشتر سر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ بہتر ین اوقات نطول سر پر کرنے کا جسمین آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے ممتلی ہو یہ ہے کہ بخارات صفراوی ہون جنمین یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسی وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسیقدر فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور منخرونکی خشکی اور تری سے ہوسکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ تری غالب رہے اور منخرے تر رہین ہرگز تطلیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نکرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جاوے - اگر یوں نہ ہو خواہ ناک مین سرخی بہت ہو نا خن سے ٹھہا کر تھوڑا سا خون نکالنا کچھ خوف کی بات
نہیں خواہ اوس ادویہ سے جنسے رعاف پیدا ہوا اونکا استعمال کرے جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اوسکا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے
عرق کے اور تحلیل ہونے بخارات کے نہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلیل ہو کر اکثر مرض مین طول پیدا
کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہو جاتا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہوا وسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر
جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے - حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر
سحج پیدا ہو گیا تو قوت مین ضعف ہو جائیگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا
کیطرف گرائے اور وہان سے براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا
اور کبھی سحج کیوجہ سے یہ بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین حتی کہ شراسیف
مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکے بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہین - شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت
ایسے موقع مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے جو اعراض حمیات حادہ
مین دشواری لاتے ہین اونکا بیان جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا
بیان کرلین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے - یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور
شمار مین اونیس ۱۹ ہین ۱ ناقص یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط
یعنے نکسیر بافراط پھوٹتی ۶ قے شدید ہوتی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی بحدیکہ اوس پر صبر نہو سکے ۱۰
سبات یعنے گہری نیند بہر رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھرکھراپن آجاوے ۱۳ چھینک پے درپے آئے جس سے بیچینی رہے
۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانیکی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع بقری پیدا ہو ۱۸
جوع کلبی ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون
اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور
قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا اور دیہ رادعہ حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے - اگر یہ
تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاون باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور
روغن سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے - اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو
یا ملاتپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملٹھی کی مالش بدن مین کرنی
چاہیے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانیکے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنے تلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودنج یعنے
پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطول مرکب بٹی اور ہینگ سے کر کے استعمال
کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنے الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکاکر اوسمین روغن مذکور پکاکر مالش کرتے ہین آب
جرجیر یعنے ہالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اوسمین پکائین اور بدن مین ملین اسیطرح جوشاندہ حبق یعنے
پودینہ کوہی خواہ اوسکے پتونکا عرق نچوڑا ہوا صفت روغن جید کی سویا خشک اور کنوچہ اور پودینہ اور تلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

لیکر شراب انگوری مین پکائین نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اوسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جاے اور روغن
باقی رہے اور مالش کرین - ایسا قوی روغن جو لرزہ مین ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنے کٹکی اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف
جسے گندنا کہتے ہین اور روغن ملطی خواہ روغن بادام تلخ اسطرحپر کہ ایک اوقیہ روغن مین یعنے دو تولہ نو ماشہ چھہ رتی مین درم
خواہ ساڑھے دس ماشے مرچ ایک اور دانق یعنے چھہ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین - اور کبھی افسنتین کو روغنین پکاکر خواہ روغن
زیتونین کرفس پکاکر استعمال کرتے ہین اور روغن زیتون گرم مین بیٹھنا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہے - اکثر منع لرزہ کیواسطے دوا مشروب
کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اوسکی بخارات پر سر جھکا کر گرمی لینا یہ بھی مفید
ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور مادہ غلیظ تر ہوا نیسون قوتنج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکاکر پلائین اور بخور
ایسے پانی سے کرین جسمین شیح اور قیسوم فودنج شبت اذخر یعنے گندہیس اور سداب مرزنجوش یعنے دونا مروا اور قسط اور گرم دوائین
پکائے گئے ہون - جتنی دوائین اور از قوی ہو لرزہ کو تسکین دیتے ہین - شدید لرزہ کی تسکین دینیکو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین قسط
شیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملاکر پلائی جاے - غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین - غاریقون بلغمی لرزہ مین بہت خلط پر
مشتمل ہوتا ہے کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجائے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹادے اور قلق
وغیرہ دفع کرے - ایرسا یعنے بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلائین اور ابہل یعنے دیودار بھی گرم پانیکے ہمراہ ایک مثقال
اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے - مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم عزرہ اور
معجون کمونی اور فوتنجی اور فلافلی اور شربت شہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزسے ایک
گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو چت لٹاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ مین خفت ہوتی
ہے خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے - سیعہ مرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر کتان مین لت کر گولی بقدر باقلے کے بنائین - دوسری
گولی جاوشیر جندبیدستر دوقو یعنے تخم گزر بری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائین - ایک اور
نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان مکو کرویا تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑہ مثقال بزرالبنج زعفران
زراوند جندبیدستر فربیون وج نانخواہ زنجبیل ہر ایک ایکدانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندھین اور بقدر ایک
بندق ہمراہ گرم پانیکے کھلائین - کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل مین ضرورت ہوتی ہے
اور معجون سفرجلی اور اطریفل بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے
شفا ہوجاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل قنطوریون دقیق عصارہ قثاء الحمار فربیون
جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال گوندآب سداب مین گھولکر گولی باندھین تدبیر افراط عرق کے
حمیات مین جو عرق بروز بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہوتا امکان اوسے بند کرنا جائز نہین اگرچہ ضرورت سے
بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنیکی شدید ہو جائز ہے کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد
کرین اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ بچھونا درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا ساعت بساعت پہونچا اور
مقام سرد مین اسکی جگہ تجویز کرین - جسقدر پسینہ برآمد ہوچکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور ادرار اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہو اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہو بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہو جاتا ہو۔ بدن مین روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اینکہ ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین بہی خواہ مازو گھٹے بہی اور کھٹا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکا یا جاے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوپر سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہاے باردہ طلاءً استعمال کرنے چاہئین اور ضماد گھولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزونمین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاون کے اطراف پر برف کے ٹکڑے ملنے سے خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے۔ رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر ٹوٹ جانیکے بحران تپ کا ہوا ہو اور اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے اور تا بمقدور جاری رہنا اوسکا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندھکر اونپر پچھنے لگانے چاہئین اوسی نتھنے کی طرف جدہر سے خون رواں ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تدبیر کرنی چاہیے جہاں پچھنے لگانے ہوں اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نچاہئین اور جو قطورات باب رعاف مین لکھی ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سر دا جزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔ کبھی اصحاب ربیع کو نزلے کے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربیع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جائیگا تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہو مگر اینکہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جاے تو تہلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت خلط موذی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائین تب بھی بند ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اسوقت بجاے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہو۔ اگر خلط متشرب ہو یعنے تھوڑا تیلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہو کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاے اور اگر متشرب نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہے بعد اوسکے آب انارین سے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہو اگر اوسے قے کردے قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط تین اعتدالی آجاے اور حرارت مین سکون آئے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کر دینا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کھٹی اور قے کی مسکن ہو کر بوجہ اپنی عفوصت اور ترشی کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا متشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ ردی ہو اور تپ زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہو اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کرکے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کردیتی ہے۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا مداومت کرے اور تشنج ہو تو استعمال قوابض کا واجب ہے خصوصاً ضماد بہت سودمند ہوتے ہین مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب مین یا پانی ملاکر بنائین خواہ سرکے مین یا پانی ملاکر طیار کرین۔ سوداوی قے کے بند کرنیکے واسطے اسفنج کو سرکے مین ڈبوکر معدہ پر رکھتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو ادویہ باب حبس قے مین بیان ہو چکین اونکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنیکی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہے باب اسہال مین جداگانہ یہ سب امور ہم بیان کرچکے ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھونکر جوش دین اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کرکے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کرکے اسطرح ملین کہ پہلے یافوخ پر ڈالین اور کوئی مانع نہو اور سر پر پانیسے سر کو برودت پہونچائین اور لعاب بہدانہ منہ مین رکھین جو بذریعہ رنگنگل کے نکالا گیا ہو خواہ رنگنگل وسمین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ واصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین مین اسی کتاب کے جو حب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے **مترجم** کہتا ہے اوسکا نسخہ یہ ہے تخم خیارین آٹھ درم کتیرا چار درم بیاض بضیہ مرغ مین کتیرا بھگوکر بیج کو پیسکر ڈالین اور گولی طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔ — **منہ** چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونیسے جاتی رہتی ہے اور پیاس جو بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فزوں ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کیطرف مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھین کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائین اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرد ہو جانے کے درمیان دونون کے پچھنے لگائین اور گردن کے فقروں مین بھی محجمہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ حموں کو خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک مین پہونچانا تمام کا ہوگے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چہٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکاکر بخار لینا ترشیزہ کا خواہ سونگھانا نیلوفر اور لفاح اور تلسی کا جو دور سے چھڑکی جاسے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانیکے واسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب دینیوالی ہوتی ہین یہ سب باتین ایسی ہین جنھین ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سے چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سے آدمی باواز بلند باتین کرنے لگتے ہین اور اطراف دست و پا ایسی مدہی سے گرہ لگائی جاتی ہین کہ بآسانی کھل جائے اور بندش کسیقدر سختی کیساتھ ہوتی ہے کہ اوس سے ایذا پہونچے اور تکلفات اوسے آنکھ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور اوسکی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعتہ بجھا دیتے ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کھولدیتے ہین اور پھر اوسے سونے دیتے ہین۔ اگر نوبت مین اس تنویم کیوجہ سے خفت خواہ سکون ہو جاسے ہمیشہ اوسکا منہ دہولائینگے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اوسکی جڑ بیخ یبروح الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ تمام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی میں پکاکر منہ دہولائین اور اوسکے بخارات پر سر جھکاکر بیٹھین **دردشکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے دردشکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کی دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہوجاتی ہو خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل اور طبرزد کے ملنے سے ہو یا نمک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ اسطرح چھیلنے اور ملنے سے
نہایت تخفیف پیدا ہوتی ہو اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہو اور بید ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی۔ اگر زبان مین
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ منھ مین سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا
کی رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہو بصورت نمک ہے اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اوسے منہ مین رکھے چوسین۔
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہو جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کی بنی
ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملایک ایاب اوستاد الکل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ سیدی سندی
مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین سمی جدہ ابی عبد اللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب بعلیین
مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہو اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے ایک
سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ مین شاید
مصری اور قند وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو اونسے اعلے تک بخوبی
ہندوستان چیزون سے وہان واقف ہوچکا ہو **متن** الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم بقدر باقلے لیکر بہدانہ
کے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتی ہو اور خشکی ولاغری زبان سے برطرف ہوتی ہو۔ مریض کا منھ اکثر اوقات کھلا رہنا
اور چت لٹانا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے **چھینک سے پے در پے جو آئے**
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہو اور بخارات سے سر ممتلی
ہوجاتا ہے اور قوت مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکنے چھینکنے نکسیر چلنے لگتی ہو لہذا ضرور ہو کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش
کیجائے اور اونکے منہ کھول لیے جائین اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجائے اور اونکے سر کھینچے جائین اور نشست برخاست
کی وضع بدل دیجائے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائین اور اطراف یعنے کنارہ اعضا کے دبائین جائین اور اونکی کانون مین
روغن نیم گرم مائل بحرارت ڈالے جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور انکے عضل اور فک یعنے جبڑے کی ترطیب
روغن ہا کر طب سے کرنی چاہیے اور اونکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعۃً سونے
سے جگاتے جائین اور نہ کسی طرحکا غبار اور دخان بلکہ خوشبو کہ اوسکی بو مین تیزی ہو اوس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستو جو کا اور
طین نجاح جو طین ماکول ہو اور نیشاپوری مٹی بھی لکھتے ہین ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو**
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھین خصوصاً رانکو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمونکی مالش کرین اور شیاف ملین کا
استعمال کرین جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوئی ہین تقویت سر کی کرین اور کوئی شے
مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو ترطیب دینا چاہیے اسطرح بشرط
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین یا کم کرنے درد سر کے
کافی نہون اوسوقت نطولات سبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور دو

سر پہ بجز اوسوقت کہ تپ اوتر جاے اور کسیوقت جائز نہین پھر بعد زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دوہانا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتونکا دودھ اگر بدن مین امتلاء رطوبت جو مورث ہوتاہی سبات کا موجود ہو اوسوقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہی اونکا ترک بھی ضروری ہی البتہ مرطبات کا استعمال اوسیوقت کیا جاتاہی کہ بخار دخانی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلاء بخارات رطبہ کا ہو تو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کیطرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے

کھانسی جو محموم کو عارض ہو کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہی ایسی کھانسی کے دفع کیواسطے منہ مین گولیان کھانسی کی اور لعوق خشخاش جنکی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جب قیروطیونکے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہی جیسے وہ قیروطی جو خالص روغنگل اور لعاب اسبغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاتی اوسکا استعمال کرین

بطلان شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتاہی اور اونھین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین کور ہوچکی پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قی خواہ دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہوسکتاہی اور یہی تدبیر کافی ہی کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتاہی کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط اور مادہ کو جو معدہ مین ہی آمادہ نکلنے پر بذریعہ قی کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہی۔ اور بیشتر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتاہی اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہواہی اونھین قواعد سے جو طریق علاج بالضد مین معلوم ہین ان بیمارونکے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبیہ اشتہا ساقط پر ہوتی ہی رکھنی چاہئین اور سونگھانی چاہئین جیسے جو کے ستو پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکر کے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلانی چاہئی اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کھٹے فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی پر وقت نیم خام ہونیکے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے کھلانی چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائی جائین اور اونمین کسیقدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت اور یہ وزن معلوم شریک کیا جاے اور مالش خوشبودار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے

بولیموس جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا علاج مشمومات یعنے سونگھانیکی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکر کے سونگھانا چاہئی اور مصومات جو ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون اور سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو انکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان انکے زور سے کھینچے جائین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت دماغ کی نطولات سرد سے کیجاے جو ترطیب بھی پیدا کر سکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقری بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہی اور فم معدہ جس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے (جسکی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہی) ہوتاہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتاہی لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہوجاتاہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتاہی مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی

سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالین جلا کرنے والی دوائون سے ورنہ سر تک بخارات

خبیثہ چڑھ کے مریض کو مبتلاے سرسام کردین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزون سے مزاج اور
شیرینی سے کرین **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہی اور اذیت
پیدا کرتا ہی ایسی غشی کا علاج یہ ہی کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے - اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت
غشی سکے ہو تھوڑی سی روٹی مین ایکدم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول مائی متحلل
ہو چکے ہین پلائین - فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہی - اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہی - اور قی کرانی بھی نافع ہے - دونون پنڈلیونکا باندھنا اور
ہاتھ پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہی اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہی کہ جو کے ستو جس مین دانہ انار بھی
شریک ہون ٹھنڈے سے ٹھنڈے فوراً فوراً کھلانا چاہیے **ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگون کو یا بوجہ عروض
تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اترتا ہی اس سے ضیق نفس
عارض ہوتی ہے یا اوس پٹھے مین جو دماغ سے اعضای تنفس تک آتا ہی غلبہ ضعف کا ہوتا ہی لہذا نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہی - پہلی قسم کا علاج
ایسے مرہم سے کرنا چاہی جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہی کہ مزاج
دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزونکی کرین جنسے تبرید
اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی شل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے - **شدت کرب جو
محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکے
قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے
اونکی ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانیکے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج
درختونکی اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھرنے چاہیئن - خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نفوحات ہون یعنے عرق خواہ پانی
جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو - اکثر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہای باردہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سوسم آب
حی العالم اور روغن گل کے طیار کیجائین **دشواری نوالا اوتارنیکی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری
اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکالڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو سے سر بخیہ کرکے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ
مین کسقدر اشتہار طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہی مگر ایسی غذا جو قبض
شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر از دراد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت
مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہی اور ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہو جاتے
ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیے کہ انکے ہاتھ پاؤن گرم پانی مین رکھے جائین
اور آب سرد پینے نہ دین **بیان عام حمی صفراوی کا** - صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ - غب
دائرہ یا خالص ہی محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہی - یا غیر خالص ہی کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہی پیدا ہو مگر اختلاط
دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نرہی اور یہی اتحاد فارق ہے

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدایش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہی مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اور اس تپ یعنے غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہی جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہو جاسے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہی اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے - اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر دیرپا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضامین ترہل اور ڈھیلاپن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے - محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگون مین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہی اور حاصل یہ ہی کہ محرقہ کا مادہ اونھین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین - اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہی جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین - پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹھ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے طرف اعلی کے متوجہ رہتا ہی اگر کیفیت سرمی پیدا ہو یا ظاہر بدنکی کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طربطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کاٹنے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہی اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزہ مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہی اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہی متوجہ ہو کر مٹھ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کاٹنے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہی - غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہی - ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہی پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہی - پسینا غب مین برودت رہا کرنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ غلظ قوام نہین ہوتا - مگر اینکہ غب غیر خالصہ ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہی - حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہی اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جاسے التہاب کی زیادتی نہو گی بلکہ تاً فتاً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین بدوام التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہی - جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے ہین ازانجملہ بدون گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سر گران بھی ہوتا ہی - پیاس اور غضب اور دلتنگی بولنا کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور برودت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہی - مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہی اور باانیہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہی بلکہ غب کی نبض مین سوا ے

ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی تپ پیدا کی ہو اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہین
ہوتا۔ ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل بجائے نبض مین تفاعظ یعنے تنگی پیدا ہوتی ہو بعد ازان قوت اور سرعت
اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہین ہوتا۔ غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنے اندام جسم
کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہے۔ اگر دو غب مرکب
ہو جائین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسے غلط واقع ہوگا
بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تایید اور تایید مین رعایت کرے۔ غب کے بیمارون کو
کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی اونھین ایسا محسوس ہوتا ہو کہ قریب جگر کے کوئی شی جوش مین آرہی ہے
فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت چار گھنٹے
سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہو اور اسکی نوبت
کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ حرارت بدنکی پراگندہ ہوتی ہے
حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین۔ اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور بیشتر
بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال
سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاوے۔ اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا اگر سات
دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے۔ اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہو۔ غب خالص
کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص مین
بطور مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر چند نوبت پیہم بر نہج واحد بلاکمی اور بیشی اعراض کے واقع ہون غب
خالص خیال کرنی چاہیے۔ جملہ علامات حمی کی طولانی ہونیکے ابھی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ مین لرزہ شدید اور چبھنا کانٹون کا
پایا جاوے اور اوترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے مین ہرگز شک نکرنی چاہیے۔ غب خالص مین
اگر مریض پانی پیتا ہو اوسکے بدن مین ایک قسم کا بخار رطب اوٹھتا ہو گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برآمد ہو جاتا ہو۔
غیر خالص مین سرگرانی زیادہ اور استداد پیدا ہوتا اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہو جسقدر
زمانہ اٹھائیس گھنٹے مین باقی رہتا ہو وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہو مثلاً اگر تیس گھنٹے نوبت رہی تو اٹھارہ گھنٹے
سکون اور فترت ہوگی اور چوبیس گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی چوبیس گھنٹے ہو اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خالص
سے دوری ہوتی ہو اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہو اور سحنہ بدنمین تقصف یعنے دبلاپن اور
لاغری ظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہو اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہو اور
حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کی اور تزید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی مستویاً اور برابر نہین ہوتی
وقت مین تقدیم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی ہو اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین **غب لازم کا بیان** شناخت
اسکی یہی ہو کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہی مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہو جاتی ہو اور جو اعراض غب دائرہ کے

بیان ہوے اوسکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہی جالینوس کی راے یہ ہی کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے
ہمکو اس راے مین کچھ خدشہ ہی آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے **علاج غب خالص کا** پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین لکھے
عام بیان ہوے اونھین یاد کرکے جو کچھ از قسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضروری کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا
مین مسہلات قوی خواہ استعمال ہلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہی اوسکے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت موجود ہی یعنی
ہی کہ مرض ہیجان ہوا ہو اوس وقت مضایقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام
شب بھگو کر صاف کرکے شیرخشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انارین اور شکر سے اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ
بر آوردہ یا زلال آلوے بخارا ہمراہ ترنجبین اور شیرخشت کر خواہ شربت بنفشہ اور شیشتر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون
کرتا ہی یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب کے کرین اور حقنہ ہاے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب
برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہی تعیین اوزان وغیرہ سے - اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہی اسلیے اچھا ہے
کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بعد تلیین کے دیجاے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتداے غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات
مین اگرچہ عاملہ خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نکرین تو بھی کرنا چاہیے - اور اسیطرح اگر مرض ہیجان ہوا اور بعد دن فصد
کے خوف ضرر زیادہ ہو اس مابین مین فصد کرنا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی - اور ہر روز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسیطرح تحریک نہ کیجاے اگر کسی ضرورت سے
اور غذا نہ دیجاے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور اداراربول کا شیرجات تخمہاے مدرہ سے کیا جاے - اور اسکا لحاظ رہی کہ بروقت
نوبت آنیکے مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شی ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد
آسیہ جو - مگر یہ تدبیر اوس دن کی ہی جو روز نوبت نہو اور ہر روز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہی اسیطرح پاؤن کا گرم پانی مین
رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کھینچ لاے - مجھے پسند ہی کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرجات
بزور بارزہ کے جو مدر ہین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال
کیا جاے - اگر تدبیر لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان
ہوچکا کرنی چاہیے اور جسقدر منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم
ٹکڑے کھلائین خواہ اوسکو چھانکر رقیق کرکے کھلائین - اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شلہ بنایا جاتا ہی - اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہوجاتی ہو
تو اوسکو دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی ندینا چاہیے - پھر اگر اوسکے پلانیکی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش
کرکے ڈالنے کہ قوی ہوجاے گی اور اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ اور تپ بہت شدید یا صفراوی محض نہو بموجب تجویز صاحب بقراط کے
تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو مین شریک کردین - اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے
فواکہ جو لائق ایسے موسم کے ہین انار شیرین اور میخوش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر ہم پہونچے تو نہایت نافع ہی اور لذیذ بھی ہی طبیعت کو
نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بھی نکالتا ہے - اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات سٹوا کہتے
ہین ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی - ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہونا مناسب ہے - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غذا اسے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں باریک تیہو اور خصیۂ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنے بھیڑ کا بشیر طیکہ تلی نہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ اِن سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید او ر ترطیب دونوں ہوتی ہیں جسطرح شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں بیش از حد افراط جائز نہیں ہے، خصوصاً ابتدائے غب میں مگر اینکہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہوجانیکا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اُسکی آمد ریانت ہو جائے اور بول میں نضیج معلوم ہو یعنے رسوب محمود پیدا ہوں جیسا فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جسطرح نضیج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ مقہور کر گئی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے، ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جود و اخلاف توجہ طبیعت ہو وسی ہرگز دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو تو طبیعت کو اجزاے مسہلہ دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر یکدانگ جلاب میں شریک کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع تخم کاسنی اور رازیانج التماس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہلہ بھی ایسے مریض کے مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایکدانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر گرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضیج کے جائز نہیں اور بعد نضیج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے، خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضیج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جبکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمیں بآسانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کیجائے۔ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہر نیسے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت شیر گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اوسمیں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہر جبتک ناگواری پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو کمل وغیرہ اوڑھ کر بیٹھیں کہ خوب سا پسینا نکلیگا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضیج پائیگا۔ بعد اسکی غذا بارد رطب و ربقولات بھی اسی مزاج کی کھائینگے۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا ٹوٹ جائے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمیں سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسخین باقیماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمیں بزور مدرہ جوش کرکے داخل کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضیج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمیں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دونونکو خوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے۔ اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم مین زیادہ رہے اور نرم حقنہ آیندہ مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جائین خواہ جلاوبیہ قریب بہ مسہل ہین اونسے بھی احتراز واجب ہے ہان بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سوائے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی تلیین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات باردہ اسمین شریک ہین۔ اونھین امور مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دی جاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے۔ خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انحطاط کا اکثر نہین کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گر کے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین جو قریب بغذا ہین جیسے آب جو جو تپلا ہو ایکدن چاہیے اور ایکدن نچاہیے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص مین غذا ایسی جو اوسکے شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائی مرض مین غذائے غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہے پھر جب تلطیف غذا کیجائے تو چڑھتے چڑھتے اسقدر تلطیف ہوسکتی ہے کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہے۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذائے غلیظ کا موقع نہو اور تلطیف کرین تو غذائے لطیف دینے سے بھوکھا رہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین۔ تبرید بھی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے۔ اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص مین جائز ہے۔ اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے۔ اور آب جو مین اودویہ منضجہ محللہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالص مین جائز ہے جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونیکے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بھی قوی تر چیزین آب جو مین پڑ سکتی ہین تا اینکہ بشیتر زوفائے خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرینکی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ جسقدر اونکو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاوے۔ اور آب نخود آب جو مین ملا کر بھی مفید ہے اور آخر مین نقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنے آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بطریق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاوے۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ مین تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہو جاوے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے۔ جو مسہل اول مین اس تپ کے دیا جاوے اور مزاج اوسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی مین پکائین اور سکنجبین اوس مین داخل کرین اور بیشتر گلقند اور سکنجبین مین املتاس بھی

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جاے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا مین حقنہ کا استعمال سب مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہین۔ گرگکدو بابونہ چقندر قرطم یعنے کرڑ بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا تربد اور ان اجزا مین املتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کرین اور کبھی ان مذکورات مین سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بسبب کمی بعد جمی غذا کے غب خالص ہو یعنے جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین جسمین کسیقدر گلقند شریک کرین خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد ہضم کے طبیخ افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے اور اوسکا استعمال کچھ مضر نہین اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جاے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ آب زیادہ تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد یعنے سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین کرین ہو سکتا ہے۔ اور مراق پر اونکے ضماد منضج اور مرخی لگائین اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسیطرح کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کچھ گرانی شراسیف مین داہنے طرف پائی جائے اوس سے خوف کرنا چاہیے۔ اور یہ مستفرغ جیّدہ ایسے وقت مین یہ ہین ایارج پانچدرم تربد ساتدرم آب برگ کاہو یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر پانچدرم کوٹ پیسکر آب کرفس مین گولی باندھ کر خشک کرلین اور دو درم مقدار شربت تجویز کرین۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچدرم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارا بادآورد ہر ایک دس درم تربد ایکدرم املتاس چھ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان تیس عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دین اسقدر پانی مین جو ان اوزان کو مناسب ہے اور ایک بڑا پیالہ لبریز کرین اور اوسمین سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کرین اور پی جائین۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اوسکی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چسپیدہ ہوتی ہے کو بقوت نکالے اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعتہً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائین جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہین ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سلاقات یعنے جو دوائین عصارۂ اولی کسی چیز کی ہین اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برآمد کار نہین ہوتا۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال کرین اصلاح کر کے گلقند مین ملا کر پلائین۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین اور گلقند موصوف کے ہمراہ پلائین خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین یہ دوائین داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام فاوسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہین ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہی۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہو جسکی عفونت نواحی قلب کے عروق مین ہوتی ہو بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہو۔ بلغم شور کی پیدائیش جیسے کلیات مین بیان ہوچکی ماہیت بلغم سے بآمیزش صفراے حادہ کی ہوتی ہو پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہو اوسکی رمادیت بلغم کی ماہیت سے ملکر شوریت پیدا کریگی اسلیے کہ نمک کی پیدائیش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہوچکا ہے۔ مترجم کہتا ہو غرض اس بیان سے یہ ہو کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہو اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراویہ کی ہو اور جسطرح غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء زرد کی ہوتی ہو یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہو اوس سے پیدا ہوتی ہو۔ متن چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتی ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہو غب کی مدت سے۔ مشائخ کو با وصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہوے تو ہلاک ہوجاتا ہو اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون وجود سبب قوی کے جو دفعتہً اونکی بلغمیت کو فنا کردے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید کو متحمل نہین ہوسکتے باین وجہ ہلاک ہوجاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہو کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہو اور اشتہاے طعام اور استمرا بھی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا سیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار رہتا مگر سیڑھیون پر بلا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقاے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہو۔ متن جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہو مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہو اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکونمین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہو تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہوسکتا ہو یعنی بخوبی اوٹھتے ہوے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے بقراط نے فصول مین بیان کیا ہو جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہوجاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہوجاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہو اور عصب بھی زیادہ گرم ہوجاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہو کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ ہوتا ہو کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہوجاتا ہو۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال قے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہو علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہو کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہو بعد ازان سیاہ ہوجاتی ہو۔ پسینا سواے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا۔ پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہو بقراط کہتا ہو کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہوجاتی ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس تپ مین پیاس جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہو جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوی نرم گوشت مثل لعاب نغ اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہو اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زائل ہوجاتی ہو۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہو اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور شکستگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہو۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدیدہ ہوتی ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے سوزش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھونکا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفراے خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہونی اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودھ منھ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے مُنھ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ بجبر پلایا جاے فاسد اور ترش ہوجاتا ہے - علاج
تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہو وہی اس تپ کا بھی علاج ہو اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اسلیے
کہ مہلت اس تپ مین کم ہو مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے - فصد سے کبھی محرقہ مین بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہو اگر صفرا
بقدار کثیر برآمد نہو اور کبھی نفع ہوتا ہو اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائدہ ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہو - مگر تپ محرقہ تلطیف
تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جاے برف وغیرہ مین خوب سرد کرکے دینی چاہیے - اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو
تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہو پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو
خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزا کثیر کھلتے جاتی ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہا طعام بھی عارض ہوجاتا ہے
اور ابتدا مین اس تپ کے تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہو اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے مین اونکے جمیع اقسام مذکورہ کی
ضرورت ہوتی ہو - کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہو کہ جسوقت کسیقدر تپ کے اعراض مین کمی محسوس ہو سوجانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تھوڑا آب
زلال تمر ہندی اوسمین قدرے کافور داخل کرکے پلادین اور پھر وہ سو رہے - مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کیواسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خواہ
شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز انکے واسطے بہت سودمند ہو - اور سرد پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا لحاظ کرکے
پلانا چاہیے پھر اگر مانع نہو یہان تک پلانا جائز ہو کہ رنگ بدن سبز ہوجاے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود
نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاے جب اونکی زبان سوکھی ہوئی نظر
آوے - جو اعراض اس تپ کے شدید ہین اونکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہو کرنا چاہیے - افراط رعاف سے ایسے بیمارونکو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ
مین رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہو - پیہم سانس چلنی بھی اس مرض مین بہت بد ہو فوراً لخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے
اور اطراف سینہ مین انکے کسی طرح تشنج پیدا ہونے پائے - انکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ملا جاے
اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاے - اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ شل شیرہ تخم کو کنار و تخم کدو سے علاج
کرنا چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہین ہے اور اخیر تپ مین جو قرص منوم ہین وہ بھی مستعمل ہوسکتے ہین جیسے قرص
کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککرمی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ
درم سے پچیس درم تک - اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے - قرص بہت عمدہ یہ ہو طباشیر گلسرخ ہر ایک
اڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر یک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم
کافور ڈیڑھ دانگ اِن دواؤنکو میکر پانی مین قرص بنائین - دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور ککڑی اور خرفہ
ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم بذریعہ پانی اور گوند کے
قرص بناوین مقدار شربت دو درم - جب تپ محرقہ مین انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہوجاے پھر حمام مائل برودت کرانا کچھ
مضر نہین - حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہو اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہو اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ
اوسی قسم مین حمام کی اجازت بھی ہو حمی دموی کا بیان - جالینوس کا یہ خیال ہو کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے
اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہو اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہو اور نہ اوس سے فائدہ خون کا

بر آمد ہو سکتا ہی پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہین واقع مین وہ تپ صفراوی ہی دموی نہین ہی یا وہ تپ تپ محرقہ مین داخل
ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم مین یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہی یعنے درست نہین ہی زیادہ تر
وقوع غلط کا اس مذہب مین یہ قول منشا ہی جو وہ کہتے ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہوجاتا ہی اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ مین
آتے ہین - ایک معنی تو یہ ہین کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہی کہ بعد عفونت کے صفرا ہوجاے جیسے کہتے ہین کہ لکڑی
جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہوجاے راکھ ہوجاتی ہی - دوسرے معنی یہ ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسے حال مین
صفرا ہوجاتا ہے جیسے کہین کہ لکڑی مین جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہی - اب دیکھنا چاہیے ان دونون معنون مین کونسے درست
ہین پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد المآخذ ہین - اول تو یہ ہی کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفراوردی
کیطرف ہوتا ہی اور جزو کثیف کا استحالہ سوداے کثیف کیطرف ہوتا ہی پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہین ہوجاتے اور ظاہر
قول جالینوس سے یہی سمجھ مین آتا ہی کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہوکر صفرا ہوجاتے ہین مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہی کہ چونکہ
عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہین تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے -
متن دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہوجانا بعد عفونت کی ہوتا ہی اور ہم بحث کرتے ہین کہ عین وقت عفونت مین خون سے
تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوپر تعریف مین تپ کے بیان ہوچکا ہی
کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط مین اثر کرکے اوسی حالت نا ملائم پر کردے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر
باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاے اور پھر حالت نا مناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس
اگر اسقدر تغیر ہوجاے کہ خون کا صفرا بنجاے اوسے عفونت نکہین گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسری خلط کیطرف ہوگیا اسلیے
موضوع بحث سے خارج ہوا - تیسرا فساد قول جالینوس مین یہ ہی کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہی گر یہ کیا ضرور ہی کہ صفرا متعفن
پیدا ہو اور تپ صفراوی صفراے متعفن سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اکثر چیزین اسطرح متعفن ہوتی ہین کہ اونکے اجزاے رقیق اور کثیف بعد عفونت
متمیز ہوتی ہین مگر نہ جزو رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہی متعفن ہوتی ہی اور نہ جزو کثیف سے یعنے متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا جو ہے
اسکا مستدعی نہین ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے
جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہی وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہی - یہ تین مفسدے اوسوقت
پیدا ہوتے ہین کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرین - اور اگر یہ معنی کہین کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہوجاتا ہی تو یہ معنی غلط محض ہین اسلیے کہ
عفونت ایک قطرہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہی نفس استحالہ نہین اور دوسری وجہ یہ ہے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہی کہ اوس سے تبدیل نوع نہین
ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہی اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہی زمانی نہین ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہی
جو کیفیت مین خون کے عارض ہوتا ہی اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہی جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہی تو بلغم باقی رہتا ہی سودا نہین
ہوتا ہی اور نہ صفرا بنجاتا ہی بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعتہ خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو - بلکہ حق صحیح قول بقراط
کا ہی کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہی اور اس قول کو درست نکر اب ہم کہتے ہین کہ حمی دموی کی دو قسمین ہین ایک حمی عفونت
اور دوسری حمی بے عفونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہی اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہین کہتا ہی

اور اکثر غلطیان اس تپکے مادہ کا بوجہ وقوع سدون کے باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سدون کے محتقن ہوتی ہے۔ اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو اسباب حمیات یوم کے اشتداد سے زائد ہون اور سونوخس کا نام کبھی لفظ شائبہ قویہ بھی رکھتا ہی یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہی اور یہ شائبہ قویہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہی حمیات یومیہ سے اوسکو فرق ہی کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہی اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہو چکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہی کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہی فقط غلطیان اور جوش خون مین ہوگیا ہے۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہی نہ حمی یومی ہی اور نہ حمی دق ہی اور نہ حمی عفونت ہی لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کے منتقل ہو جاتی ہی جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہی اور اوسکی یہ بھی رائے ہی کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جائین کے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اوس کے ذکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہی طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کے معالجہ مین بکار آمد ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہی اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہی۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہی کہ بکثرت فواکہ شاداب اور ترکھاے جائین کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جائین۔ خواہ خلط خام یعنے بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کردے جسطرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدایش مائیت کی خون مین خواہ پیدایش خلط بلغم کی ہوتی ہی۔ یہ تپ لازم ہوتی ہی کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہی۔ اقسام اس تپکے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہی جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہی اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہی اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم مین واضح ہی کہ تحلل اور فنا خلط موذی اور متعفن کا اسمین زیادہ ہی اور تعفن روز بروز کم ہو جاتا ہی۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہی جو تا زوال حال واحد پر باقی رہی اور بیشتر سات دن تک نقصان اعراض مین رہتی ہی اور سب سے بدتر وہ قسم ہی جو ہر ذراعرض مین زیادہ ہوتی جاے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کی تحلل اسمین سے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہی۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہی اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہی کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہی اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہی۔ کبھی بعد زیادہ تبریدکے تیز غب بلغمی کیطرف منتقل ہو جاتی اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہی۔ جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہو اور پیٹ اسقدر پھول کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفع کم ہو اور اوسکے ساتھ تمل عارض او راسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشنے بعد اوسکے چونسے دانہ برنگ سبز برآمد ہون تو یہ امور علامات موت کے ہین علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھونکا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور وہ یعنے ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونی اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برآمد ہونا سوا بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہی اور معا جز یعنے صدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہی اور سانس رک جاتی ہی اور اکثر اونکو سبات اور دشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہین اور لہاۃ یعنے کوے مین ورم ہوتا ہے۔ اور آنسو روان ہوتے ہین۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باوجود اینہمہ مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے۔ اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کے حد تک نہین پہونچتی ہے۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونھین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برآمد ہون ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور ربو اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے زیادہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کے ہین اور علامات جدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے۔ اس تپ کی طولانی ہونیکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی تیرہ پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی وقوف کے اختلاف پیدا ہوا اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام پیدا کرتی ہے۔ اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہوا پھر بحران بروز ہفتم ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اوسکا تصفیہ کرکے ترقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتھ کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہین ہے، جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اوسکے خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کرکے پھر فصد کرنی چاہیے۔ پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک کہ مریض قریب بغشی ہو جاوے خواہ غشی ہی ہو جاوے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے، کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے، اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ

داجب کردے اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہو جاتا ہی اور قریب ہے غشی مریض نہین پہونچنی پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہو چکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہی اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہی اس عرق کو پوچھنا چاہیے تاکہ پیہم نکلے اور رک نہ جاے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہی خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہی اوسکا تدارک غذا ے لطیف سے کیا جاتا ہی اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہی۔ طبیعت کو ملین رکھنا ہر وقت ضرور ہے اون اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انارین خواہ میٹھی اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلیین کی حد شیرخشت اور تر ہندی تک ہے اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہو چکے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونون شانون کے بیچ مین پچھنے لگانے چاہئین۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعۂ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہو چکا۔ تبرید اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تفتیح کرین اور صفرا قطع ہو جاے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اوسکا بند کرنا مناسب نہین ہی مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے خوب ہوسکتی ہی۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی مین پکاے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنے ۱۲/۳ رطل باقی رہجاے اور شکر سے قوام کیا جاے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی بہت مفید ہی خصوصاً سرکہ تندمین اگر مسور کو پکائین جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہی بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ملنے لگتے ہین اور رنگ بدنکا سبز ہو جاتا ہی اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہی اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف ہو جاتا ہی اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہی۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے تھے یعنے پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہی۔ آب جو کا پلانا یہ بھی علاج اس تپ مین نافع ہی بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہی اور جسوقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہی اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہی اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بسعید بڑھ جاتی ہی تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہون۔ اور منضجات ایسے دینے چاہئین کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہی۔ اور آخر مین اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہی۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیار چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ پیسکر قرص طیار کرین دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہی گلسرخ تین درم عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم

ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم انکا قرص بنائین - غذا اس تپ مین مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہون اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہین اور اگر ان غذاؤن سے کسی غذا کے استعمال مین خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کردینی چاہیے شیر خشت ملاکر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور رماض سے طیار کیجائے - اور فواکہ اس تپ مین امرود اور انار اور سیب مناسب مین - اور ترکاری کدو گکڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور رماض یعنے جو کا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہون - اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بحد جو قوت کو فنا کردے خواہ اور اعراض ردی عارض ہون اور سخت ہون ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق مین جدا گانہ بیان کیا گیا حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہوچکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہی اور لازمہ بھی ہوتی ہی اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہوچکا کہ داخل عرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ مین بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہین - کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیمارونکی اٹھارہ دن ہوتی ہین اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہی - اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہی کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون مین بدن حرارت سے پاک ہوجایا کرے خصوصاً اگر عرق برآمد ہوکر سکون پیدا ہو کہ اس رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بتدریج مسامات کی تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہی - اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہی علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہی بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط مین محسوس ہوتا ہی - بلغم مین جو عفونت آتی ہی کبھی زجاجی ہوتا ہی اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہی اور کبھی نمکین ہوتا ہی اور یہ بات اوپر بیان ہوچکی کہ حمی محرقہ کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہی - اور اکثر تپ بلغمی اونھین کو عارض ہوتی ہی جنکا مزاج مرطوب ہے، خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہین خواہ مشائخ کو اور لڑکونکو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا مین کرین اور جن لوگونکو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکی معدہ مین بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہوجائے اونکے فم معدہ مین اکثر الم محسوس ہوا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہی اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض مین ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ دائرہ کے**

اس تپ کو زبان یونانی مین اسقر یوس کہتے ہین جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوس مین برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ مین زیادہ ہوتا ہی مگر برد اس تپ مین دفعتہً نہین شروع ہوتا ہی بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف مین پیدا ہوکر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہوگیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہین بہت دشواری سے گرم ہوتا ہی اور اگر گرم بھی ہوتے تو دفعتہً گرم نہین ہوتا ہی اور نہ تدریج گرمی پیدا ہوتی ہی بلکہ گرمی پیدا ہوکر پھر سرد ہو جاتا ہی اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہی اوسوقت برد تو اس حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہی جسمین تعفن نہین ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے - زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دورہین ہوتے ہین اور یہ تپ اوس مادہ سے نہین ہے جو بسبب حدت کے نخس پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی شی نرم کی ہی اور یہ تپ مدتین گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہی اور سبات بھی ابتدا مین عارض ہوتا ہی اور بیشتر اوائل مین جو تپین ہوتی ہین اونمین برد نہین ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہی بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہی اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہی کہ فقط برد ہوتا ہی لرزہ نہین ہوتا - اب اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے
اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہی - مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہی اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہی اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی
نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہوکر قوت پیدا کرے - جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہی اوس سے بیشتر
پھریری ہوتی ہین جنمین پھریری ہوتی ہی اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا - اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہی کمتر اوسمین بہت سی
نوبتین اوائل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو - اکثر دورے بلغمی تپ کے غشی عارض ہوکر ابتدا کرتے ہین اور بھی
اوائل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہی اور آخر مین کم ہوتی ہی سبب اسکا شاید یہ ہی کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور
شور رقیق مین پیدا ہوتی ہی اسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہوتا ہے - مریض کے لمس
کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہی کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ
رکھا رہے ایک مدت اور حرقت محسوس ہوتی ہی مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہی سب جگہ برابر اور یکسان گرمی نہین
ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت
پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ مین چھنتی ہی صاف ہوکر آتی ہی اسلیے کہ بلغم لزج ہی اوسکا انفعال اور تیلا ہونا حرارت
سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیز ونکا بھی دستور ہی کہ حرارت اونین اسیطرح اثر کرتی ہی کہین کوئی جز گرم ہوجاتا ہے
اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہی اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہی - کچھ ہو مگر حرارت اس تپ
کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہی کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے
یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے
کی زیادہ ضرورت ہو - اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہی کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہی اور ایسا گمان ہوتا ہی
کہ اب یہ تپ زائل ہوگئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہوکر تزید اور زیادتی کرتی ہی اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ بعد توقف پھر جب
شروع کرتی ہی بتزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہی اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی - اسیطرح اس
تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین - کل بلغمی حمیات مین نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ بلغمی مین رطوبت
زیادہ ہی اور بخارات اس مادہ کے پسینے کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہی اور اگر کبھی پسینا برآمد
بھی ہوتا ہی تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہی اور تمام بدن مین شائع نہین ہوتا ہی - کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا
خاص دلائل سے اس تپ کے ہے - پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہی ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہوکر گرمی زیادہ
پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہی وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہی پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیمار ونکو
زیادہ ہوتا ہی - اور پہلو کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ رقیق ہوجاتی ہی اور تمدد پیدا ہوتا ہی رنگ بیمار کا حمی بلغمی مین مائل بسبزی
اور زردی ہوتا ہی اور دو لون رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل
رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہی اور منتہے تک لون کے یہی کیفیت رہتی ہی اور کمتر سرخی رنگ مین بوقت منتہے پیدا ہوتی ہے
جیسے کہ اور حمیات مین بوقت منتہے کے رنگ مین سرخی پیدا ہوتی ہے - نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض یعنے پست اور صغیر

ہوتی ہی پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہی بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہی اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہی اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہی مگر سرعت اسکی نبض مین ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کہ کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہی مگر اختلاف مین شدید اور نظام مین ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے - نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل ہین - بول اس تپ کے اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہی اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہی اور برودت زیادہ ہوتی ہی اور قاعدہ برودت کا ہی کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہی اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہی اور قوام مین کدورت آتی ہی اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہی اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوجاتا ہی پھر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہجائین جو مادہ صابغہ بول کو اوترنے نہ دین سپید ہوجاتا ہی پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہوجاے سرخ ہوجاتا ہی یہان تک کہ پھر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہوجائین مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہی - براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہی - از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہی کہ اٹھارہ گھنٹے تپ رہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک نہو جاے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے سبب بھی ہوتا ہی کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کی بھی باقی رہجاتا ہی - کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہی اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی ہے اور اونمین سے از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنے رصاصی اور تہیج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہین - کبھی طحال اس تپ مین بڑھجاتی ہی اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکارین بہت سی آتی ہین - علامات بلغمی لازمہ کے اور اس تپ کا نام لثقہ ہی سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اوتری نہین ہی اور نہ مشابہ اوترنے کے ہوتی ہی اور ابتدا مین اسکے لرزہ اور برد اور پھریری نہین ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہی - اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پھر بھی اوسمین جو بقیہ حرارت رہتی ہی بہت پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر نہین ہوتی ہی **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی باسمار مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی قسمین ہین کہ جنمین جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہی کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہی اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہی اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہی - اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص ہی حمی غشیہ خلطیہ ہی اور حمی سناری اور حمی لیلیا ہی حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی - جسکا نام افیالوس ہی اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہی جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہی اور جہان وہ بلغم موجود ہی اوس جگہ سردی ہوتی ہی پھر جب اوسمین عفونت آجاتی ہی اوس سے بخارات اوٹھتے ہین اور اون بخارات مین جزو لطیف حار صفراوی کی جو کثرت ہوتی ہی اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور جزو غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہی وہ سرد رہتی ہی

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین بند ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکے برودت سے حاوی ہوگیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور پھر یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہاے بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادے کے کبھی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور تعفن اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کمی تعفن خواہ کمی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کیطرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہین ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روزہ خواہ صفراوی کو بطور غب انا بھی اوسکے ادراک مادہ کیواسطے کافی ہے۔ اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے۔ یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفراے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے۔ بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مشتعل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن مین نہین ہوسکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہین پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہوجاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہوجاتا ہے اور سرد ہوجاتا ہے خصوصاً اگر مین اکثر جگہہ بلغم خام زجاجی موجود ہون اور اون مین عفونت واقع ہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کرسکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کی بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہوجاتی ہے جسطرح گرم پانی کی بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے۔ لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہوا اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اوسمین سخونت پیدا ہوا اور راہ اوسکے مسکا مین سخونت واقع ہوا تو ممکن ہے ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم کہہ چکے۔ یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچا سکے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہیگا۔ اس قسم خاص کا نام طیقودس ہے اور لیفوریا بمنزلہ جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی کی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہوکر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کی

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہی جواب اس اعتراض کا یہ ہی کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط معتبر ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہی اس سے مراد یہ ہی کہ پانی جسوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارج نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین جو نیچے کیطرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہی کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو۔ اور ان حمیات مین حال یہی ہی کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شرایین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہی مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہی کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہی جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہی مگر ضرر اسکا افعال طبعی مین تو جملہ اقسام مین ہوتا ہی وہ تپ جسمین گرمی سردی دونون جگہ ہو یعنے اندر اور باہر ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہی تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہون ایک اندر رہو اور ایک باہر ہو اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف اوٹھکے گرد پہونچیگا اور جہان خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہی کہ جو عضو غیر معتاد ہی برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہی **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہی جو تخمہ مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہی اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہی اور اکثر اس بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہی قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے اور اوسے متحیر کرتا ہی اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی نہین ہوتی۔ اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہو مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہی کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہی یا روح کا اختناق ہو جاتا ہی۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہی کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی۔ اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت سکون مادہ کی غشی پر غشی چلے آتے ہین پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیسا ضرر نہین پیدا ہوگا۔ مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہی اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہی۔ اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہی اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہی اب ایک یہ اور خرابی ہی کہ اگر بہ تکلف غذا جدید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہی وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی۔ اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہی کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کے کرتی ہی اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہی اور نبض صغیر ہو جاتی ہی اور بطی اور متفاوت ہوتی ہی اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہی اور جس عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کے قلب تک پہونچائے ہین وہ طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہی اسوقت قلب ضرر سے اوس شی بارد کے جو سبب غشی کا ہی نجات پاتا ہی لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب ضرر پہونچتا ہی اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہی خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت انبساط وغیرہ کے۔ علاوہ یہ کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطوء اور تفاوت ہوتا ہوتا ہی۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہی ویسا ہی ہوتا ہی کچھ تغیر تبدیل یا فرق نہین ہوتا۔ اور تہیج چہرے اور بدن کا

نا یا جاے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن گنجد کہ یہ حقنہ ابتدا مین مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری مین ترکی ہو اور مثل اسکے اور چیزین سب سے ذکر ائین - اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہی تو جب فجل جسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہوا ہی استعمال کرین اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرین - قے باوجودیکہ معدہ مین ضعف پیدا کرتی ہو مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہو - قے کرانیمین انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہ سختی قے کے ورم معدہ نہو جاے - اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اوسپر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہین ہے - اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف یعنے قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتداے دورہ مین واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہین ہو اسواسطے کہ دفع طبعی ہو ہان اگر بکثرت قذف سے بے طاقت ہوجانے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب بہی اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤن سے جو آیندہ اسی فصل مین ذکر ہوتی ہین بند کردینا چاہیے - اگر درد سر عارض ہو وہ نطولات جنمین بابونہ جزو عمود ہے استعمال کرین اور ہاتھ پاون گرم پانیمین رکھین اور دونون پنڈلیان بقوت اور مضبوط باندہین - اور اگر آب جبن کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمین جوش دیکر پلائین بقدر رطل اور سکنجبین عسلی اوس مین شریک کرین اگر غذا معدہ مین ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہو ماء العسل شریک کرین - آب جبن کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جبن پلائین ایسے بیمار کے بدن مین ملنے والی چیزین جنمین تحلیل ہو ملنی مناسب نہین اور نہ ترنٹرے ایسے جنمے تلطیف ہوتی ہو استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت بدن مین کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزین خلط رطب کو گرم کرکے احشا مین نرمی پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوگا - سرد پانی سے احتراز واجب کہ مادہ مین خامی اور غلظ پیدا ہوگا - جسوقت بول مین سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنیمین کچھ خوف نہین ہو پھر اسوقت توجہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جاے - دلک یعنے بدن کی مالش علاج نافع ہی کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہی - بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ مکڑی کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاے بہت مفید ہوتا ہی - جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور کبھی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جاننی کی دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہون اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا کم کرنیکی بھی ضرورت ہوتی رہے - اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر پلائین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اسمین وہ چیزین ملائین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اودنین ادرار کیثر کی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی مین گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہو اور پیاس کو بھی بجھاتی ہو اگر پیاس کی شدت ہو - اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین دیجاتی ہو اور مناسب یہی ہو کہ تمام نضج کا پھر بھی انتظار کرین - اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا - ہلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک پانچ درم تو عفران مصطگی ہر یک چھ درم پیس اسکا قرص بنائین اور ان کو بقدر ایکدرم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین - اگر ظہور نضج کا ہونے لگے اعانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے - اور اگر بیمار مخفی ہوجاے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہو اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہین زیادہ نہین - کبھی نضج کی اعانت قوی مرو خات محللہ سے بھی کیجاتی ہو اور مرو خات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کیواسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہے ہان مرو خات کے استعمال مین قوت اور تپ اور لرزے تین چیزون کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید نہو مرو خات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادہان لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہئین - جب چودہوان روز گذر جائے تو استعمال
ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہو اور انیسون خواہ اوس سکنجبین بزوری
کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہو اور کبھی قرص وردمین
تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہو اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب
اور معلوم ہو اضافہ کیا جاے - شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حار غریزی اور ادرار
اور پسینا نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے - اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین
دیگر اسکے بعد اگر سردی ابتدا سے نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پلائین تخم
کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے - اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ انسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ
بذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا تجویزات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاے - کبھی شدید لرزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہو زنجبیل صعتر نانخواہ
ہر ایک تین درم کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنے
ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاے - جب نضج کامل ہو جاے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور بعد کبریت اوسکو
پلانی چاہیے - اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور دواجب ہے کہ اقراص ورد کبیر انکو پلائی جائین آب رازیانہ کے
ساتھ اور ہر شب کو دوائے تربد کی استعمال پر جرات کیجاے اور جب صبر جو غافث ڈاکر طیار ہو خواہ افادیہ لینے خوشبودار جنمین مثل فلفل دارچینی
وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو - استفراغ کرنیکے واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہو ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچدرم
غافث نمک ہندی تین درم باد آورد وشکاعی ہر ایک چار درم انیسون تین درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاے - اور اس سے
قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج آٹھ درم عصارہ غافث پانچدرم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک
چار درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات درم قرص بناکر استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم زبیب خستہ
برآوردہ سات درم انیسون مصطگی ہر ایک تین درم شکاعی باد آورد غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنے سوا تولہ مین جوش دین تاکہ ثلث باقی
رہجاے اور چند روز نہار سوتہ اوٹھکر مریض پیاکرے قرص جید جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین
شکاعی باد آورد ہر ایک سے پانچدرم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون بندرہ
درم قرص عدد بیس درم تربد بیس درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہو ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی
عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ایکدرم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک
ہر واحد سے چار درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین پانچدرم قرص ورد تین درم شکاعی باد آورد ہر ایک سے
دو درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث پانچدرم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے تین درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے
چار درم گلسرخ پانچدرم جوش دیکر ہر روز تین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے دس درم انیسون تخم کرفس
ہر واحد دو درم شکاعی باد آورد غافث افسنتین ہر واحد پانچدرم فطراسالیون تین سیر جوش دیکر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانا چاہیے - ایضاً لکڑی غافث
کی شاخین شکاعی باد آورد افسنتین ہر واحد پانچدرم زبیب دس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کی خواہ جسمین صفرا غالب ہو نافع ہین

ہمراہ چارہ نہین ہو تا مگر فواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضۂ نیم برشت کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیر گرم پلائین۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہو مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہو جو شراسیف کے نیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدنین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کے ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہو جبتک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہو اسطرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہو اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنے والے امراض کے پیدا ہوتی ہو اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوئی ہو اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہو پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہو اور اوسی زمانہ مین سرد پانیکا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنے دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہو اور یہ قسم یبس اور خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہو مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہو اور اسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہو کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسی طرح جس پانی مین برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پایا جاے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہو اور اونکے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہو اور بیشتر موت انکی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہو خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہو ڈال دیتا ہو

تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ اسہال بھی ہو اوسکا معالجہ بہت ضروری ہو جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہو اول معالجہ اسکا یہ ہو کہ اونکی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوندیا مسور نیم برشتہ جسکا طبخ کرکر ہو کھلانا چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائبی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی ماہیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہو اور یہ قرص نافع ہو گل ارمنی پانچ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبح دم اسکے ساتھ تین اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہو۔ اگر اسہال تا منجر بہ سحج یعنے خراش امعا ہو جاے جو حقنے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوئے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے

دق شیخوخت عادت طبیبون کی جاری ہو کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنے یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہو اور کبھی برودت غالب آتی ہو اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہو اسواسطے کہ بدنین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اوسوقت عارض ہوتا ہے جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہو اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہو کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہو یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آجائے بر وقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جاے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے کھینچنے پر دفعۃً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کرکے اوسکے مزاج کو سرد کر کے زرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے پگھلا دے اور حرارت عزیزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجاے اور بارد شربت خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنیکا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب انکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر انکے بلمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہوجاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو پائے امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے۔ حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا اگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کلے پائے اور چنے گیہون جو بطور حریسہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکھرو بابونہ اجزاے حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے۔ شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے۔ اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور باسانی نافذ ہو جاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ شراب رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکی یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہوا استعمال کرنی چاہیین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کرچکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہوجاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور رنگ اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتی ہین اور پانی سے ملجاتے ہین اور مجموع کیواسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ سبب بیشتر یہ خرابی اس حیثیت سے ہوتی ہے کہ ہر منبع جدید کیطرف ہوا ایسی بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ

طباشیر چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ ایضاً قرص افسنتین اوسکا نسخہ یہ ہی افسنتین اسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی شکاعی بادآورد عصارہ غافث مصطگی سنبل الطیب ہر ایک دو درم علاج انقبالوس اور لیفوریا کا ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے ہی جسکا اوپر ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین۔ ضرور ہی کہ ابتدار علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے کیجائی اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہی جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہی بعد اسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتی پلاتی ضیماندہ صبر تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور کبھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتی ہین۔ ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہوجاے لوبیا اور سولی اور سویا اور فوونج کے پانی سے قی کرانی چاہیے اور مدارات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونون تپون مین یہ ہین ہلیلہ زرد تربد شکر۔ بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہی جو ماکل بحشیش ہون کہ اون مین لب قرطم اور قنطوریون دقیق اور سویا اور بابونہ اور خسک یعنے گوکھرو اور اکلیل الملک اور مری اور شہد پڑا ہو۔ تپ لیفوریا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بہ نسبت انقبالوس کے علاج حمی غشیہ خلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہی عمدہ تدبیر اسکے علاج مین یہ کہ استفراغ مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین خصوصاً اگر طبیعت خود بخود مجیب نہو حقنے کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو امعا اور قریب کی رگونمین ہی کرنا چاہیے۔ اور باقی مادہ جو دور کی رگونمین ہی اوسمین تلطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کی استعمال کرنا چاہیے جالینوس نے ایسا گمان کیا ہی کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ مادے سے عاجز ہوکر سوائے دلک اجزاے قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کر سکتے۔ اچھا طریقہ اونکے واسطے دلک کا یہ ہی کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک اوترے اور دلک مین رومال سخت کپڑے ایسی اختیار کرین کہ جلد کی چھیلنے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ مونڈھے سے کف تک مالش کیجاے حتے کہ جلد سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پیڈلون سے مالش کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین حتے کہ زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک اور نصف زمانہ مین اونکی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہی کہ قانون اونکے علاج کا تلطیف تدبیر ہی اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاے نکرنی چاہیے۔ ملطفات مین سے ماء العسل ہی خصوصاً تھوڑا سا زوفہ یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہی۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بہت نقصان جلاکے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہی وہی باقی رہجاتا ہی۔ سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہی۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد بلا کے پیدا مین دینی چاہیے۔ جاڑون مین ضرور ہی کہ سرد پانی نہ پین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اشربہ حار کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہی مگر بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہی۔ بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہی اور شراب انگور ابتداے مرض سے نفع کرتی ہی خصوصاً اگر تپ قوی نہو تو ایسا کمتر ہوتا ہی کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشایخ مین کہ ضرورت قوی ہوتی ہی اور بعد غذا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہی۔ طبیب پر واجب ہی کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جسوقت دیکھے کہ نبض مین دفعۃً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہی فوراً شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشار مانع نہو اسلیے کہ ورم احشار یعنے اوجھ کا ورم جب اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے یہ مری رائے

یہ ہی کہ جسوقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض مین پیدا ہو اور ورم احشا مین ہو اوسوقت کھلانا روٹی کا کچھ مفید نہین ہے ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ بوقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہین مگر بعد کھلانے کے ولک بھی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کھاکر سورہنے کے مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہی اس سے زیادہ قوت کی غذا اسواسطے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل مین بھگو کر دیجاے۔ حمام ان لوگو نکو بہت مضر ہی اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی نقصان دیتی ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا مین خوف سیلان اخلاط کا پھیپھڑے سے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور انہین انجماد کرکے سدے پیدا کرتی ہی۔ اس مرض مین کسیقدر غلط صفراوی ہو اور قی کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہی کہ قی کرانا اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہی علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بھگو کر برف مین سرد کرکے کھلائین اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بھی دینے جائز ہین۔ اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے مصوصات کے (یعنے نانخورش جو چوزہ مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرد ترکاریون سے بنائی جاتی ہی) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دھنیا شریک کرکے کھلائین بہت نفع کریگی تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی انکی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہوچکی ہی ویسی ہی کچھ فرق نہین ہے۔ **ربع دائرہ کا بیان** اسکا نام ططر اطاوس ہے۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہی۔ اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہی اور پھر سودا کو متعفن کردیتی ہین اور اسطرحکی چیزین اوپر کے ابواب مین بتفصیل مذکور ہوچکی ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ سودا کی ایک قسم تو تفل خون ہے اور یہ سودا ے طبعی ہی اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی مین بھی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہی اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہی کہ سوداے سوختہ کی خاکستر ہوتی ہی۔ بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہی کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سناجاے بلکہ جو رطوبت ہی اوسکی شان ہے کہ متعفن ہوجاے گو استعداد تعفن کی کسی مین کم ہی اور کسی مین زیادہ۔ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہی خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اونکی بعد ہوتی ہی کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہوکر راکھ ہوجائین اور سودا پیدا ہو اور استفراغ اوسکا یہ مدبرہ طبیعت کے خود نہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہوجاے تو ظاہر ہی کہ ربع پیدا ہو گی اکثر بعد مرض طحال کی جسمین تلی جذب سوداے عاجز ہوتی ہی حمی ربع پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سودیکا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہوکر متعفن ہوجاتا ہی اور بہرگونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہی۔ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی عادت نہوئی ہو اور بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہی اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہی ہوتا ہے۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی نجات دیتی ہی اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہی اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین خطا نہو سال بھر سے زیادہ نہین رہتی ہی اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اوس سے کم نہ بیش رہتی ہی **مترجم** کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزار دن بیمار دیکھا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھہ مہینے سے کم مین اونھین صحت
حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو
اگرچہ خدمت ماہران فن کی اوسنے کی ہو اور خاندان اطباے ماہرین سے ہو یعنے مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم
خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن مندوف یعنی روئی دھنی ہوئی مربوع کی
ہاتھ پر بعد مہر دینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونون پاؤنمین بید انجیر کی
پتی کعب پر باندہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ مین بعض احباب نے
بار ہا امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور ناقص غب وغیرہ
مین بھی تدبیر ٹھہری ہوئی ہے اور نہایت بحفظ کی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال بھر اور چھہ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا
خاص میرے واسطے اوسنے اوتھا رکھی تھی وکم ترک الاول للاخر متن حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے - یہ بھی
ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ سواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا بڑہتا
ہے علامات معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک
قرب منتہے نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی - تپ سردی کا بھی یہی حال ہے - جب ربع مین دورہ ہو
اور بدن گرم ہوتا جاے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ ترظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی
چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتدبہ ٹھہر سکتی ہے یعنے دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے سوکھی
لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے - ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی بلکہ وہ ایسی
گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے
اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے - اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیان
ٹوٹی جاتی ہین - اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بجتے ہین مگر ایسا لرزہ نہین جیسا کہ بلغمی تپ مین ہوتا ہے
اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداے متعفن سے مظلم اور تاریک
اوٹھتا ہے - مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ ردائت مادہ کی بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا
مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی - علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف
طحال اور ورم ہونا تلی مین ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن او فصل اور
غذاے بارد یابس کا استعمال اور سحنہ کا قضیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت
دار پہنے اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین - دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ
زمانہ جسمین تپ شروع ہوکر اوتر جاے اور اڑتالیس گھنٹے زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا
بہتر گھنٹے ہوتا ہے اکثر فصل صیف مین جو تپ ایکدن درمیان کرکے آتی ہو جاڑے کے دن مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے - اکثر وہ حمیات ۱۵

سے جنکے مادہ مختلف ہوتے ہین اونسے ایسے حمیات ربع پیدا ہو جاتے ہین کہ انتظام مین اونکے خلل ہوتا ہی سبب اوسکا اختلاف اخلاط
باقیہ کے ہوتا ہی جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہ جاتی ہین پھر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار ترمد یعنے خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوتا
ہی ربع منتظم پیدا ہوتی ہی۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہی اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع
بعد مواظبہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہی اور عرق دیر مین نکلتا ہی اور بول غلیظ ہوتا ہی اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہی۔ اکثر تو یہی ہی کہ یہ ربع
بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہی اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہی اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہین
کہ منھ مین حلاوت اور اشتہاے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہی اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس
قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہی اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے
اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہی اور اکثر
بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہی۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہو اوسمین نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہی اور
لرزہ اور سردی سختی سے شروع کرتی ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گوشت پسا جاتا ہی پیاس بہت لگتی ہی پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور
پیاس مین التہاب یعنے بھڑک پیدا ہوتی ہی سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبھی بعد حمی صفراوی کر اس ربع
کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہی کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہی۔ نبض اس ربع مین مائل بصلابت ہوتی ہی بسبب یبوست خلط کے اسلیے
کہ یہ خلط جذب کرتی ہی شریان کو اندر کیطرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہی جیسے نبض شیخ کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہی اور
کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہی جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا
ہوجاتا ہی اسلیے کہ فضول مین غلاظت ہی اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور یہ تفاوت کامل دلالت
ربع پر کرتا ہی اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہی نبض ربع
کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہی مگر بطی ہونے مین بلغمی کی شکل ہوتی ہی اور ابتداے نوبت مین اوسکا
بطور زیادہ ہوتا ہی اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہی اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداے نوبت کی عظم اور
تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر متشابہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے
لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہی گر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہی
ربع مین نضج پیدا ہونیکی علامت یہ ہی کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا مین سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہی کہ اوسمین ہضم
جید نہین ہوتا اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہی اور انحطاط کے
وقت بول سیاہ ہوجاتا ہی اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہی اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم
ہوتی ہی ہان اگر سوداے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہی **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے
دموی سے ہی یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب
جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی
ابتدا مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہی کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوتی ہو

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور حرارت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے
اگر فصد بے حاجت کی لیجاوے دو وجہ سے مضر ہوتی ہی اول تو ضعف پیدا کرتی ہی دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکالا جاتا ہے اوسکی حرارت
اور رطوبت کم ہوتی ہی تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہی اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہوکر اچھی اخلاط کو بھی
فاسد کردیتی ہی - ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع مین ہی کہ ابتدا مین استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا اسا واسطے تخفیف مرض کے
کرنا چاہیے - بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاے نکرنا چاہیے - کہ یہ بات وقت نضج کرنا مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ
کرینگے - اور استفراغ سبک بھی ایکدن بعد نوبت کے کرنا چاہیے - اور قوی اول مرض مین نکرنا چاہیے - استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائین مزاج
کو مائل برطوبت کرین واجب ہے، اور اگر مشروب دوائین مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہون اونکی عوض اسی فائدہ کی حقنے
کی دوائین قوی نہون قوی دوادن کا حقنہ بوقت منتہی کے البتہ جائز ہی اگر طبیب براہ تہور لیجیے جرأت جاہلانہ ابتدا مین سودے کا اخراج کئی
مرتبہ قوی حقنون سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہی مگر یہ صواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت
کو ایسی سو تدبیری قیاسی دائمی نہ جاننا چاہیے - بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقہ کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے
قطعاً باز رکھنا چاہیے - ہر روز گوشت تیھو خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا مین تین خواہ چار دن تک دنیا چاہیے پانچوین دن سے فقط چوزہ مرغ دنیا چاہیے
کہ اسوقت یہی بہتر ہے - سواے روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی مین پیس کر دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درم گلقند دس درم سکنجبین ملاکر استعمال کرین
اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت مین اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہی مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ
وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا مین تھوڑا اسا تربد شریک کرین اگر سودا سوداوی
ہو تو ایسی دوا ابتدا مین جسمین کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہی - یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ ماء الجبن مین جس دوا کی
دوا ملاکر استعمال کرین اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور برآمد کار مین
کافی ہوتا ہی اور گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکاکر نکالا جاے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصاً اگر معدے مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے
افضل ہی اسیطرح اگر خلط بارد ہو یعنے سودا بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے - اور قے کرانا بھی بہت نافع ہی خصوصاً قبل از طعام کے
اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے، بالتخصیص بروز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہی اور قے کا نفع فقط
ابتدا مرض مین منحصر نہین بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہی اسی واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج مین بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے
نکرایا جاے جسمین سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا
کرے اسلیے کہ اوس سے اگر ابتدا مین اسہال ہوگا سواد صالح زیادہ نکل جائینگے ایضاً ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف
پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر صیف مین خواہ جاڑے مین ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اون راہون کے
جن راہون سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہی پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہی - استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
بعد نوبت اول کے دوسری نوبت مین تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیے - اگر جاڑے مین ربع عارض ہو تو مدارات کا استعمال مناسب
ہی اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل مین دشوار ہی قرص کا استعمال کسیطرح درست نہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سرد تر چیز جو بآسانی نہ
ہضم ہوسکین اور کیموس جنکا جید ہی اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت ضد تپ کی ہی اور رطوبت سودا کے

کی یبوست کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت مرض کا خوف نضج مین نہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی سفرت کا نہین ہے، تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کر کے جو حار رطب ہو دیجائے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کریگی اور رطوبت مین کمی نکریگی ایسی چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی سببیت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے۔ سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو۔ کبھی ایسی چیزون سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور میٹھے خربوزے مین نہین ہے یا بخوف ادرار جسکی سببیت سے خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزہ مین ہے، یا اس سببیت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شی مین ایک ایسا بھی خمیر ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے، الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ گرم غذا جسمین گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اوسکی گرمی کی تعدیل کردی جائے اور رمادی کے نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جائے اور سرد تر غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملاکر کھلائین۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شوریت اور تیزی، اور تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کے بڑھ جانیکا خوف نہو اور آخر مین جبکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور چاہیے۔ قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے۔ منجملہ اون چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین مبٹھنا خواہ بیٹھے پانمین ہر روز قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی تپونمین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین کی محتاج الیہ ہونے مین اختلاف ہے، اور مخففات کیطرف اسواسطے احتیاج ہے کہ اونمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ مخففات نہین ہین۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضائے حال کی ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جائے۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنمین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کے بہت سا پانی پلاکر پھر سکنجبین پلاتے ہین اور قے کراتے ہین۔ منجملہ اون چیزونکے جو ہر روز نوبت کھلاکر قے کرانے تاکہ سقر برداور لرزہ تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد کھلاکر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے۔ قے کرانیکے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے۔ قبل از نوبت کے قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جبتک نوبت تمام نہو جائے کچھ نکھائین اور نوبت کے دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر ملدی مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل نہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین فوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرنا چاہیے اسواسطے کہ فضلۂ طعام باقی ہوتا ہے، اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین استحالہ اور قے پیدا کر رکھی ہے علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کی استفراغ طبیعت

ایسی دواؤنسے جنسے تنقیہ خون کا ہو اور اندکے شکاعی باد آور بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اوسمین داخل ہو۔ یہ قسم ربع کے علاج کو
جلد قبول کرتی ہے۔ اگر سوداصفراوی ہو تبرید اور ترطیب مین بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانیمین بٹھلانا اور ایسے
پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلیین طبیعت کی ایسی دواسے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن ہے ہوتی ہے جسمین تھوڑی بسفائج اور سکنجبین افیمونی
شربت ورد آب لباب املتاس ملا ہوا ابتدا مین کرنی چاہیے مین پورا مسہل مبشتر تو بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ
کا سوداے صفراوی مین بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلیین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور
تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مرخات ادہان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور
برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرنا تا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین
ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزہ پر کیون نہ انتصار کیا جاے۔ تنقیہ کرنے والی دوائین جو اس قسم مین نافع ہین اونمین ایک
جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمین بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤنسے جوشاندہ طیار کر کے پلائین۔ کبھی ایسے بیمار کو
علیت یعنے ہینگ بھی پانی مین گھولکر نہار منہ پلاتے ہین اگر متلی پیدا ہو تو قے کرین۔ اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور
رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تلیین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے
اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزای مسہلہ کی بڑھائینگے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے نبے اوسکی ذریعہ سے قے کرائین گے خواہ تنہا سکنجبین سے
اور دوا تا اینکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی سینک اور ضماد قوی تردداؤن سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہان تک کہ خرما
خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے بڑھتے بڑھتے روغن قسط تک کرینگے
کبھی قے کرانے مین سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیسکر مولی مین
داخل کر کے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑ کر
استعمال کراتے ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سودا سے سوداوی ہو یعنے خالص دردخون سے پیدا ہوا ہو اوسکا اسہال ابتدا مین اگر
طبیعت بستہ ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین تپ کے استفراغ
ایسے جوشاندہ سے کرانا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا و سوقت بھی فصد کا عمدہ موقع
ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہو اور جیسی حاجت
ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے
کرنا چاہیے۔ جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر
مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی
ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد استفراغ کے
مدارات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دوا
حلتیت اور دواے کبریت پلاتے ہین اور مرچ سیاہ تنہا یا نمین پیس کے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین
دن مین ایک دن دیسکتے ہین۔ اوائل مین اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دین کہ اونمین فاصلہ بعید ہو یعنے

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح سے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بیشتر اور قسم کے امراض پیدا کریگی خصوصًا جاڑون کی فصل مین اور آخرین مرض کے اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون۔ جالینوس کہتا ہے مین نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرحپر کہ انکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اُسکے بعد عصارہ افسنتین اُسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہوجاے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے صحنا ریعنے ماہیا نا جو ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتے ہین اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اُسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اُسمین قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے حب حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداے صفراوی نہو۔ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہا کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک پانچدرم اسقولوقندریون لک ریوند طباشیر ہر ایک پانچدرم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے چار درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا وجوہ کثیرہ سے نافع ہے۔ جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجاے اوسوقت مرشافیس درم سنبل الطیب تیرہ ۱۳ درم فطراسالیون پندرہ ۱۵ درم انیسون پندرہ ۱۵ درم عاقرقرحا قسط فقاع اذخر پانچدرم شراب کہنہ خواہ شیرۂ تر خواہ الکرمعجون بنائین مقدار شربت اس معجون کی سات درم۔ کبھی آخرین اس تپکے جب مریض نقیہ ہوجاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم پہونچے اور کثرت حرارت مین تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہوجاے یہ دوا پلاتے ہین بزرالبنج بیرویج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلا کے۔ ازین قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی چار مثقال تخم اونگن مینڈ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت اس دوا کی ایک درم۔ یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہوسکتا ہے زبیب بستانی یا نہری توم بری یعنے لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی مین بھگوئین اُسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک اوقیہ کے پلائین ایضًا تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے پانچدرم سعتر بری غافث ہر ایک سے سات درم نانخواہ چار درم شکاعی تین درم زبیب دس دانہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاے تپ ملپائین۔ یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب فوذنج ہر ایک سے ایکدرم زیرہ رومی انیسون ہر ایک سات درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت کے شہد والکرمعجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضًا یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک ریوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرفس مین قرص بنائین ایضًا ربع بلغمی کیواسطے مر پانچدرم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جندبیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم تخم کرفس کردمانا یعنے زیرہ رومی چار چار درم حماما یوست سلیخہ سیعہ ہر ایک ۱/۲ دو درم سیسالیوس اندروخون معجون ہر ایک سے ۱/۲ ایکدرم۔ اگر لرزہ مین شدت ہوجاے تو شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوائین اوپر مذکور ہوچکین ہین اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے تنجیر ادس نطول سے جسمین شبنج دابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرکے بہت سے چادر اوڑھا نا عضو کو جمع کردیتا ہے

بیان اون نسخجات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے

ہلیلہ کابلی چھہ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچدرم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم کرفس انیسون رازیانہ
ہر ایک دو درم اسکا جوشاندہ بنائین یہ نرمی اسہال کرتا ہی - یا کشمش دس درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ
درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد چھہ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچدرم پانچ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی
رہجاے استعمال کرین جب خفیف اگر پانچ دنمین ایک مرتبہ استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور مجرب ہے
افتیمون تربد ہر ایک دس درم کرویا انیسون ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفایج
چھہ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچدرم ایارج فیقرا گیارہ درم پودینہ کے پانی مین گولی بنائین مقدار شربت ۱/۲ ایکدرم
اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح
نفطی پانچدرم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت ۱/۲ دو درم اگر تپ کے ساتھ طحال مین درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بہ نرمی اسہال
کریگی استقولوقندریون پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم شکاعی
بادآورد کمافیطوس یعنے گلرونده عصارہ غافث ہر ایک سات درم ثمرۃ الطرفہ یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچدرم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ
ہر ایک تین درم خواہ اس سے معجون بنائین یا گولی تیار کرین **تغذیہ اصحاب ربع** کا اصوب یہ ہی ہو کہ انکی تدبیر مین ہفتہ اول سے تین ہفتہ
تک کسیقدر تلطیف کیجاے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنے اون چیزون سے جنمین بساینداور
بدبو آتی ہی بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردیگی اور اسمین خفت پیدا کریگی اور انکی مدت مرض مین کمی ہوجائیگی
بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کے زیادہ کرنیکی تدبیر کرنی چاہیے اور شلغم سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہاے مرغ اور تیہو وغیرہ کی کھلائین
جب ایسی غذائین ہفتہ تک دیجاے اور ربع آن تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہی - اب چھہ ہفتہ گذر جائین اور مرض مین نقصان پیدا نہو
پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کھلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان اور
بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مربوع کی غذا مین شرط
ہیے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون - اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کی جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہی - دوسرے کہ غلیظ نہو بلکہ لطیف
غلیظ کی ہو تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ بستگی طبیعت کی مورث نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے - چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا
وہی ہوتی ہی جسمین حرارت اور رطوبت ہو - اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہی کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہی اور کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بروز نوبت
دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ بلبیشتر عین وقت نوبت خواہ قریب وسوقت کے دیجاتی ہی اگر غلبہ ضعف کا خوف ہو - پھر بھی صواب یہی ہی کہ تپ
حالت گرسنگی مین آلیے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سوا مادہ مرض کے نہوجاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے - شراب صاف رقیق اس
مرض مین نافع ہی **علاج ربع لازمہ** کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ بندرت واقع ہوتی ہی اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج
ربع مفترہ کے ہی اتنا فرق تو ضرور ہی کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اسمین نہین ہوتی - انمین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین
اگر ادویہ مسہلہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہی اسلیے کہ تپ لازم ہی اسیواسطے واجب
ہی کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشورہ سرد جو شہد سے شیرین کیجائین
- ازجملہ خصائص یہ بھی ہی کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہی اسلیے کہ مادہ عرق کے اندر محصور ہی - ازانجملہ یہ بھی ہی کہ اس مین اجازت

گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہی۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہی اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوائر بھی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتی ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی یعنی سوداوی مین ہوتا ہی مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اور کمتر ہوتا ہی اور اکثر سوداے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتی ہین۔ سدس اور سبع اور انکے علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہی کہ ذکر کرتا ہی اور قائل انکے وجود کا ہی اور جالینوس کا بیان یہ ہی کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بثبوت دورہ کری نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہی کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کے امور مین واقع ہو ٹھہریگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اوسی طور پر چندے کرتا رہے اولاً تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے وقت اُسکا ایسا ہی ٹھہراے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو ہر آئینہ تپ اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہی اور دور اونھین تدبیرات کے ہین کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہی پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہین۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہی اور گویا اُسکی راے ہین اگر ایسے حمیات کا وجود ہی تو اوسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا ہے۔ اور پھر چونکہ محال ہونا ایسے حمیات کا خواہ متعذر رہونا بوجہ مادہ کے یقین اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہی تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ مراد شیخ کی یہ ہی کہ جسطرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین حمی کے دخل ہوتا ہی اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہو گا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود ہی اوس سے صاف یہی پیدا ہی کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہی بلکہ محال جانتا ہی **متن** وہ باتین جو بقراط نے ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہی اور قتال نہین ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہی اور یہ بھی قتال ہوتی ہی۔ یہ بھی بقراط نے کہا ہی کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہی اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہی خواہ بعد سل کے ہوتی ہی اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہی اور کہتا ہی کہ مین نے اس قسم کی تپ نہین نہین دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہی کہ وہ حمی خماسی کو جوار د احمیات کہتا ہی اوسکی یہ وجہ ہی کہ سل سے اُسکی مراد دق ہی یعنے لازم کو ذکر کیا ہی اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہی کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہین مراد لیا ہی اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہی اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہی کہ جوار دار حمیات سے ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہی اور اس قول کے یعنے کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہی یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہی اور ردائت بڑھ جاتی ہی اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتعال

ان سے انکا اعضاے رئیسہ تک ہوتا ہو اور منجر بہ دق ہو جاتی ہین اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہو کہ اخیر مین ایک اسلوب دائمہ پر ٹھہر جاتی ہین اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہو کہ تب ربع پیدا ہو اسکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بھی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہو کہ اخلاط اور رطوبت مین کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہو جاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہون اور رمادیت اخلاط کی قدری جسمین غلظت نہو باقی رہجاے اُسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی ربع سے زیادہ جلے اور دیر مین نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تھا اُس سے خمس پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی وقت مین لائق حال بدن کے یہ ہو کہ اوسمین استعداد ایسے اشتعال کی ہو جاے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کی قبل از دق ہونیکے بیان ہوئی - پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دوران مین ہو کہ اوائل دق مین اخلاط موجودہ بدن مین تھوڑی رمادیت مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہو چکا ہو اب اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے ردائت اور زیادہ بڑھیگی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اُس خلط مین بھی پیدا ہو گیا جس مین سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اس کی زیادتی روارت کی ہو کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونے اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی - ضرور نہین ہو کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ یا کسی بلد مین نہو تو اُن امراض کے وجود مطلق انکار کیا جاے جیسا جالینوس نے کیا ہو اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جاے تو اُسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جاے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے اُسکی یہ وجہ نہین ہو کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہو کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اُسکی وجہ یہ ہو کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہو بہ نسبت قلت اور غلظ کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کھچتی ہو اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہو کہ بعض ابدان مین سودائے غلیظ بہ نسبت مقدار بدن مربوع کے کم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو - کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اس دعوے مین یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہو اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اُسکی جہت سے ایک اور نوبت سوائے غب کے پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون - اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہو کہ معترض کو بلی مدعی ایسا ہے جو اپنے دعوے کے نقیض سے براہ تجویز ملزم نہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اُس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نہ گیا ہو اور نہ سنا ہو گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اُسکا مشاہدہ کیا ہوگا فی ابطال مدعی مین نہین ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اُس تجویز کے ہو سکتی ہو جسکا مشاہدہ مثل بقراط ثانی فن نے کیا ہے - مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہو کہ اُسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود مین نے چند بار کیا ہو اور اُسکے معالجہ مین مجھے باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا سوائے سودا اور خلط بھی ہو

علاج اصناف ان حمیات کا

حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہو اور اسکے علاج مین حاجت حاقی اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہو - اور نیند ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہو جاے اور نضج پاسے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہو کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہو اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہو جاے - چونکہ حمیات ایسے نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذائیت

جید رطعتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ مین زیادتی پیدا کرے - نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہی کہ خریق اور تخم ترب جسمین خریق داخل ہو اور جوز القی اور مجھوے کے بیج سے قے کرائین اور استفراغ مسہل مین ایارج کا استعمال کرین اوسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے - بروقت اِس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کے حمام گرم مین نفع کرتی ہی مگر آب حمام کا استعمال نکیا جاے اور مرطبات کا استعمال ہو **حمی دق کا علاج** اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اعضاے بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے لے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور اختلاط انھین کا نام ہی - ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگون مین مخزون رہتی ہین - اونمین سے ایک وہ بھی قسم ہی جو تمام اعضاے اصلیہ مین پراگندہ ہی شل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہی اور جو اعضا مین پراگندہ ہی اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہی حمی عفونت کا مادہ ہی جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن مین حاصل ہوتی ہی صرف نہین ہوجاتی بلکہ اوسمین سے ایک حصہ لغذیہ اعضا مین صرف کرنیکے واسطے باقی رہتا ہی سے بعض رطوبتین ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہی یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک پہنچ جاتی ہین اور اوس عضو تک پہونچ جاتی ہین جسکی جزو متحلل کا یہ بدل نبین گی اور اوسکے قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین زیادتی پیدا کرکے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ لمنکے سیلان کا قریب ہے اور ابھی یہ بستہ نہین ہو کین سے اونمین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ سے اعضا رمتشابہتہ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا مین تفرق ہوجاے اور تفتت یعنے ریزہ ریزہ ہونا اور تشتت یعنے خاکستر ہو جانیکی کیفیت پیدا ہو جاے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو شل شبنم کے پھیلی ہی چراغ سکے تیل کی ہی جو چراغ مین بھرا ہو **مترجم** کہتا ہی رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے ہین سینے لحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہی **متن** مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہی جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو - اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہی - جسوقت اعضاے اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہین خصوصاً قلب مین اشتعال آدمی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہی چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہی - حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہی لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتے بلکہ دق وہی ہی جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہی کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہوجاتی ہی یا اشتعال اولی جو قلب مین پیدا ہوتا ہی اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو فنا کرتی ہی یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہی اور اسپر اطلاق لفظ کا جو اسم جنس ہی کیا جاتا ہی اور زبان یونانی مین اسکو افطیقوس کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جدا گانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہی - جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے مین مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہی اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہی اور یونانی مین فارسموس کہتے ہین اس درجہ کیواسطے اشتداد ہی اور تین زمانہ نے اسکے ابتدا اور وسطا اور انتہا

پیدا ہوتے ہین پھر جو شخص انتہاے ذبول کو پہونچ جاے جان بر نہین ہوتا اور کمتر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے
مگر شیت الٰہی مین غالب ہے خصوصًا جب اس درجہ کو پہونچے کہ اوسکا گوشت باریک اور کم ہوجاے۔ جب فنا ہو چکتی ہے اور تیسری
کی رطوبت مین اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے
جلاے یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اوسکو مفتت اور مخشف کہتے ہین اور یونانی مین زنجبیس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہین
ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات مقرر ہین۔ ایک قوم نے یہ لکھا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہو یا اوسکا اشتعال
مثل گوشت وغیرہ سے تعلق ہو یا اعضاے اصلی جو سخت ہون مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو۔ اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائین کہ
تعلق دق اسطرح پر ہے کہ فنا اوس رطوبت کا کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص مین موجود ہے پھر ہماری تفسیر اور اس قول مین
کچھ فرق نہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اونھین رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنے بدون فنا
رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب بہ انجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد
حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین ہوسکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح پر کہ اعضاے اصلیہ مین پہلی پہل اشتعال پیدا ہو
اور کسی خلط اور روح مین اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بسبب عادت کبھی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہو لے اوسکے بہت دنون
بعد اعضاے اصلی مین سخونت پیدا ہوتی ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاے اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب
کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی
کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اوسمین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دہوان اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی مین آگ بھڑک جاتی ہے حمی عفونت اور حمی ورم
اکثر دق کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اسلیے کہ عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت تلطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعًا
ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصًا اون اعضا کی بیماریون مین جو گرد قلب کے ہین جیسے حجاب
- اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور بتواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دوا المسک وغیرہ کھلانے کی
اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہوجاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچاننا دشوار
ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنے دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے ذبول
مین یقینًا قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا مذکور۔ **علامات دق کے** نبض دقیق صلب متواتر ضعیف
ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو ہاتھ بدن پر رکھا جاے تو حرارت سونوحس سے
کمتر گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہو اونسے بھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ
تھوڑی دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اوس جگہ مین
جہان عروق اور شرائین ہین ہوتی ہے اور اون بیمارون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ مین وارد ہو حرارت
مین ترقی اور بالیدگی پیدا ہوکر شدت ہوجاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے
منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمار ونکو ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ دق کی حرارت بڑھنی کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی
تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی

علامات قویہ مین سے ہی۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لثقہ مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہی مگر واجب نہین ہی کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہی۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہی جو اور حمیات مین بعد تفاعل غذا کے پیدا ہوتی ہی اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہی بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اوسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہی۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہی اوس پر آگاہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہی کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہی اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہی۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہی کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جاے اوسکا کیا حال ہی مگر اوس مریض کو فقط بروقت کھانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہی۔ حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہی کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جاے اور تیسرے دن تک برابر رہی اور شدت کرے پھر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کے ساتھ اوسکی علامت یہ ہی کہ جب تپ اوتر جاے اوسکے بعد حرارت یا بسبب بعد آخر انحطاط کی باقی رہی اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہی اور ذبول اور رطافت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہی۔ اور براز اور بول مین دہنیت پیدا ہو۔ اگر ظاہر مین تو حمی دق پیدا ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ نبض مین بوقت ابتداے نوبت کے تفاعل واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تفاعل حمی دق مین نہین ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہی یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد بھی فاسد ہو جاتا ہی بوجہ قرب معدہ کے اور تہبج قدم اور منہ پر بھی پیدا ہوتا ہی

علامات ذبول کے

جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑھ جاتا ہی خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو تحلل نہو سکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہی اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہی اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بہت پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم مدنی ذنب الفار کی مسلی ہو جاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور چھلکے چھلکے سے پیدا ہونگے اور آنکھ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹھ جائین گی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائین گے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائینگی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائین گی اور کھال پیشانی کی کھچ جائیگی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہو گا کہ چہرہ غبار آلودہ ہی اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجھ ہو جائیگا کہ اوٹھا نہ سکین گی آنکھ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور نیند رہی گی حالانکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال بڑھ جائینگے جون بہت پڑینگے پیٹ ایسا دبلا ہو گا کہ پیٹھ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد لپکر دونون جلدین ایک ہو جائینگی اور اسکے ساتھ سینہ کی بھی جلد کھچ جائیگی پھر جسوقت ناخن ترچھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تعفن کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو حروف پگھلنے لگتے ہین پھر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہے

علاج

دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہی منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی ہی تمام ہوتی ہی اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے۔ کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے ضد ہوتا ہی مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تخفیف کا بھی ہے اور تخفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے
کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل
ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس کے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو
اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی
چیز دینی چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب پس
واجب ہے کہ اوسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی
عضو اندرونی کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب
حال محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع
سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنی گینگڑے کی کھلائے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نکرتا ہو اور مکروہ
نہ جانتا ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم
ضعف معدہ وغیرہ کے نہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور کا بھی
استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور سونگھنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب و جگر پر رکھی جائین اور ہوا مکان کی تبرید بھی کہ جاڑونمین
بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے تحمل ہوائے سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تدبیر مدقوق کیواسطے بہت افضل
ہے۔ صندل مین رنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو بچھانے چاہئین لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور فواکہ سرد اور شاہسپرم
یعنی تلسی جسپر گلاب چھڑکا ہوا استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام مین ہین
اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضاے تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی تنفس اور صورت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔
واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے بھوک اور پیاس سے
بچانا چاہیے۔ ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصاً
سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اوسکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اونمین اجزای قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض
جس طرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اومین
گرمی آجاے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوے۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو
اسلیے کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا دور نہین کہ عضو مین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاے تنفس کے ہوگا دور نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا
کر کے باسانی برآمد تنفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذاے لینی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور
مروخات یعنی ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنی سونگھنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے **ادویہ مبردہ کا بیان** ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونمین غذائیت غالب
ہے جیسے آب جو بین سرطان اگر پختہ کرین بصحبت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ دور کر
ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہوجائین اور زہومت یعنے بوی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہوجائے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے - خواہ مادہ گاو کے دودھ کی چھاچھ مین یعنے پتلے دہی مین - خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جو اوپر اور حمیات کے بیان مین مذکور ہوچکے - خواہ لعاب اسبغول کر کے بھی مرطب ہے - سرکہ مین تجفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیے استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لینیہ ملاکر پلانا چاہیے - گدہی کا دودھ گمان غالب یہ ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے کہ سواے دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو - پھر اگر دودھ پلانے کی راے مسلم ہو تو اوسکے پھٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاؤ ضرور کرنا چاہیے - شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے - اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہ نرمی اوسکا اسہال کر دینا چاہیے اور اجزاے مسہلہ سے اگر خوف زیادہ ہونے سخونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے - اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب فواکہ کا بھی استعمال جاری رہے بعد ازان پھر از سرنو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور اب اطمینان ہوگیا کرنا چاہیے - جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص بسد علاوہ اوسکے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد تین درم ان اجزاے سے قرص طیار ہون مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضا قریب بادل بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد چار درم خشخاش پانچ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد چھ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد سات درم رب السوس دس درم لعاب بہدانہ مین گوندھ کر قرص طیار کرین - مروخات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اونکا بیان کتاب ثالث مین ہوچکا ہے - سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑتا ہے - بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہیئن کہ پھسلتے ہون اور پاون اونپر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائین کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چھڑکی ہو جیسے طبرستان مین بنائے جاتے ہین اور اوسکے اندر بجاے روئی کے ریشہ کتان محلوق یعنے دہنی ہوئی بھرے جائین اور ہر روز بدل جایا کرین خواہ بچھاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بھرا رہے جیسے مشک اور پکھال وغیرہ مگر اونکی دوخت ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور یکجا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالتے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمہ کی ہو اور نیچے بچھونے کے سرد تر درختون کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی چیزین اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالیان انگور کی اور مثل اوسکے

بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو

جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہوچکا - اب طریقہ استعمال دودھ اور چھاچھ جسکا مکھن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے - دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور یبس معدہ مین اوپر بیان ہوچکا اوسے قانون کلی سمجھکر اوس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدہی کے دودھ کا نہین کر سکتا ہے اور اوسکے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اوسکے چرنے کے واسطے سرد تر گھاس اور ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزین توڑی جائین ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائین۔ یہ سب قسمین دودھ کی خصوصاً شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی ہین اور دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جبتک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت متوقعہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال مین دودھ کے ابتداے دق سے انتہا تک برابر فائدہ بہتر تب ہوتا ہے۔ اور عورتون کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسیطرح پلانا چاہیے اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب ہے کہ دس درم ہی شروع کرکے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ تک بڑھا دین اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قرص جسنے تبرید حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی دودھ چھاچھ مین شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہاے وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور باانیہمہ اوسمین اثر بقول اور حشائش بارد رطب کا ہو اور اوسکے استعمال سے بدنمین ملین خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونیکی نوبت آئے اور نہ آبزن سے بخار گرم ہو اوٹھے اور اگر نہ آبزن ٹھنڈا کرنیکا کوئی مانع ہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کو استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور ابتداے دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی برودت مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدنمین زیادہ ہو ابتداے دق مین بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑ جاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاے تب بھی بہ نسبت دق کے موت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین اوسکو دق شیخوخت عارض ہو۔ آبزن کرنیکی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ اتنا بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانیکی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور بد الم اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانیکا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دنین تین مرتبہ آبزن کیا جاے بہتر ہووے استعمال آبزن کا بآسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت ساقط نہو جاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدنمین پھیل جاے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن کدو مین بنایا جاے اسیطرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کیطرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانیمین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے۔ اس تدبیر کا عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنیکے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے گرمیون کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی سردی شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے۔ اگر خالص دودھ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ مین اگر

ضعیف ہو مقدم کر کے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بھی بہتر ہی اسلیے کہ دودھ دُہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہی دودہ عمدہ جو قابل دوہنے کے ہدنیز وہی تینون دودہ ہین جو اوپر لکھے گئے ضرور ہی کہ پستان بدن سے بدن پر دوہی جائین - مناسب یہ ہی کہ سرد تیلونکی مالش بعد کل بدن اور مفاصل پر کر کے رات اوسی طرح پر سویا کرین - حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہی لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا اجاوے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹھنڈہی سانس کیطرف بدل ندے اوس حمام مین جانا کچھ مضر نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات مین نفوذ کر جاوے ایذا ندے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادۂ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو جب بھی استعمال حمام کا جائز ہی بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہی کہ غذاے ہضم شدہ کا بدن مین پھیلنے کا وقت ہو - اور پھر حمام مین جاکر زیادہ ٹھہرنا نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کھائے جو اُسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جَو اور دودہ سے بنائی جاتی ہین - اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے توڑ خواہ گدہی کے دودہ پینے سے کرے - ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پھر حمام سے اونکو نکالنا اسطرح چاہیے کہ اونکو آنے جانے مین کسیطرحکی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کر دیا ہی اور کچھ دوبارہ بیان بھی بیان کرتے ہین - واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بٹھاوین جسمین بچھونے نرم بچھے ہون اور بے تکان لیجائین تا اینکہ سامنے بیت اول حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اوسپر اوتار لین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت خواہ بیت اوسط مین اوس کے کپڑے اوتار لین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہو اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائین جو زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچھونے تک درکار ہی اور اوسکے بعد چند نفس اور ٹھہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار ہی بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹھہرائین جتنی دیر مین آبزن کا تحمل کر سکتا ہی یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہی مگر مجھے پسند یہ ہی کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جائے اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کمتر خالی ہوتا ہی جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اوسکے بدن پر رکھین یا ایسا کپڑا جسکے دو ٹکڑے ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری مین سوار کرین اور پسینے کو رومال وغیرہ پونچھین پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کر کے غذا دین **تغذیہ اصحاب دق کا** غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے عمدہ غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو سرد پانی مین بھگوئی ہوئی ہون یا دودہ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور چھاچھ گاے کی اوسمین غذائیت زیادہ ہی اور مونگ اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہی اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے - اگر توجہ اور رغبت طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا پنیر کا کچھ مضر نہین ہے، مگر اوسمین نمک نڈالین - اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو بشرکت سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہی دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور تیھو کے گوشت کا بنائین - اور کبھی شراب رقیق پانیکی بھی حاجت ہوتی ہی جسمین پانی زیادہ ملا ہو - اور کبھی مصوصات یعنی شوربا ترش جو گوشت دراج اور تیھو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے پختہ کرین حموضات ملاکر اور ہلام ترش یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جائے خواہ دریغ یعنے گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہی اور مقوی بھی ہی ایسے وقت اور کبھی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب خواکہ سکے

ہمراہ چارہ نہین ہو تا مگر تو اکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کر کے ہموزن اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کر کے شیر گرم پلائین۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہو مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہو جو شراسیف کے نیچے کسی جگہہ ہو۔ خواہ بدن مین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کے ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہو جبتک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہو اسطرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہو اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض بضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنے والے امراض کے پیدا ہوتی ہو اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہو اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہو پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہو اور اوسی زمانہ مین سرد پانیکا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنے دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہو اور یہ قسم یبس اور خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہو مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہو اور اسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہو کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسی طرح جس پانی مین برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پایا جاے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہو اور اونکے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہو اور بیشتر موت انکی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہو خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہو ڈال دیتا ہو **تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین** منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از آنجملہ اسہال بھی ہو اوسکا معالجہ بہت ضرور ہو جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہو اول معالجہ اسکا یہ ہو کہ اونکی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے معتر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوندیا مسور نیمبرشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائطہ کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی ماہیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہو اور یہ قرص نافع ہو گل ارمنی پانچ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبحدم اسکے ساتھ تین اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھنکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہو۔ اگر اسہال منجر بہ سحج یعنے خراش امعا ہو جائے جو حقنے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوئے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت** عادت طبیبون کی جاری ہو کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتادہ پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنے یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہو اور کبھی برودت غالب آتی ہو اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہو اسواسطے کہ بدنہین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اوسوقت عارض ہوتا ہے جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہو اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہو کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہو یا برودت

ہو جو بہ تبرید غالب آجائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہو۔ اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اسوقت تپ بھی ہو جسوقت غذا ہنوز ہضم ہو جاسے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور اعضا کو آب سرد کی کھینچنے پر دفعۃً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہو یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کرکے اوسکے مزاج کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے پگھلا دے اور حرارت عزیزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کر اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہو۔ کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہو۔ کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد مشروب خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہو یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنیکا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب انکے بدن مین نہین ہوتا ہو بلکہ اکثر انکے لمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہو مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہو نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہو خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہو اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشایخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو بایں امید کرتا ہو کہ اسمین استحکام نہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہو کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہو کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے۔ حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہو جیسا اوپر بیان ہوا اگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہو ترکیب حقنے کی یہ ہے کلے پائے اور چنے گیہون جو بطور حریسہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکھرو بابونہ اجزاے حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہو۔ شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہو جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہو۔ اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور باسانی نافذ ہو جاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ شربا رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکی یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذا ئین وغیرہ جسمین دونون فائدے حاصل ہو استعمال کرنی چاہیئن **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہو جیسا پانی مین ہوتا ہو کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہوجاتا ہو یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہو کہ طعم اور رنگ اوسکا بدلجاتا ہو اور عفونت آجاتی ہو جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہو اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتے ہین اور مجموع کیواسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ سب سے بیشتر یہ خرابی اس حیثیت سے ہوتی ہو کہ ہوا منبع جدید کیطرف ہوا مین بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ جاتا ہو اور اجسام گندہ

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا یا قتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوئے ہین اور نہ ابھی جلائے گئے ہین دہانکی ہوا آکر اس مقام جدید کی ہوا کو خراب کر دیتی ہے ۔ کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان وبا حادث ہوا اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا انکے عفونت کو پہونچا دیتے ہین ۔ جو حمیات بوجہ ہوا خشک کے جسقدر پیدا ہوتے ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوائے یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے کبھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین ۔ اور حمیات وبائیہ کی پیدائیش ہوائے اکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت کم ہوتی ہے اور مدت اونکی بقا کی زیادہ ہے اور صیف یابس مین جسمین پانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا بطرف صحت خواہ ہلاک کی جلد جلد ہو جاتا ہے ۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو ۔ اور ابتدا جمیع تغیرات کا جیسے استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جانے سے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تفصیل ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے ۔ اگرچہ ایک قوم یعنی منجمین اوسکے ہونیکا دعوی کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد پر احوال معاودہ کی موثر بیان کرتے ہین ۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہین اور جب قوی فاعل سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترتیب سے ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹھکر ہوا تک جاتے ہین اور ہوا مین پھیل کر حرارت ضعیف الجثہ کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہوکر بوجہ غلبہ حرارت حرارت کے مزاج سوح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور رجو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے ۔ پس بھی کیفیت پیدائیش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر مین یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے ۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین نہین ہے ۔ اور ہوائے وبائی کیوجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدن مین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہے اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ کے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جائین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر بدن نرم ہوتی اور باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر تنفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بو بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبھی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرکے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جائے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تمل یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے ۔ کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہوکر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا ڈھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر تو

بہت جلد ہوتی ہین اور پھٹتے دیر مین ہین اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہین۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہو اور رات کو تپ
اکثر شدید ہوجاتی ہو کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہو جیسے استسقے مین پیٹ پھول جاتا ہو اور کبھی صفراوی دست بھی آتی ہین اور
بلغمی خلط بھی برآمد ہوتی ہین اور براز نرم اور خراب ہوتا ہو قوام اور رنگ اور بو خلاف براز طبعی کی ہوتا ہو اور کبھی سوداوی بھی اور بہت
اور بدبو اور راوسمین کسیقدر ایسی چیز ہوتی ہو جو اعضا اور اخلاط پگھل کر برآمد ہوتی ہو۔ بول مائی اور مرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہو اور اکثر قی
سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی قے بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہو عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہو۔ یہ تپ اعراض
مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہو اور قوی پیدا ہوتی ہو اور آخر مین غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہو اور لیثرغس اور تشنج اور کزاز پیدا
ہوتا ہو۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ اوسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہیے زیادہ محسوس نہین ہوتی اور نبض
اور بول مین بھی زیادہ تغیر پیدا نہین ہوتا اور باایہمہ بہت جلد مہلک ہوتی ہو کہ طبیبونکو نہایت حیرت ہوتی ہو باین وجہ کہ آثار ہلاکت
نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہین ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہو اکثر اونمین سے جنکی سانس مین بدبو پیدا ہوگو
تپ مین خفت ہو یا کہ بدبوئے نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مرجاتا ہو اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہو کہ قلب تک
عفونت مستحکم ہوگئی علامات وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزین جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہون ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اول
خریف مین ایلول کے مہینے مین اگر اس زمانہ مین ستارے زیادہ ٹوٹین تو منذر وبا کے ہوتے ہین یعنے آگاہی دیتے ہین وقوع وبا پر آیندہ جسطرح
اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہین اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر مین چلے یعنے فصل شتا مین دلطہل
وتر ہری جاڑا کرے۔ چونکہ رطوبت مستعد عفونت پر ہوتی ہین اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہو اور جسوقت ہوا مین غلاظت پیدا ہو اور ابر
گھرا رہو اور گمان ہو کہ اب پانی برسیگا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل بگڑا
کا فاسد ہوگیا ہو۔ جو دبا فصل گرما مین پیدا ہوتی ہو اور اوسکی خباثت اور رداءت بہت زیادہ ہو اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع مین پانی کم برسا ہو
اور برودت رہی پھر جب ہوائے جنوبی صیف مین بکثرت چلے اور ہوا مین کدورت آجائے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور اکیفیت کے
خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور راتکو سردی ہونے لگے اور دنکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہو اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا
آنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہو۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف مین بخوبی ہو اور کدورت زیادہ
ہو اور درختون کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہوجائین اور اس سے پہلے فصل خریف مین شہب یعنے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرے ہون اور نیازک یعنے ہوا مین
آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہوچکے ہون تو بھی علامت وبا کی ہو اسیطرح اگر ہوا ون بھر مین چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور
آفتاب صاف برآمد دوسرے روز مکدر رہو اور آفتاب پردہ غبار مین طلوع کرے تو حکم وبا کے آنیکا یقیناً کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہین جیسے
مینڈک بہت پیدا ہون اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہون ازآنجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہو کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
مین سوراخ کرکے گھر بناتے ہین وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئین اور اندر کا رہنا چھوڑ دین اور تاریکی اونکے بھٹ مین پیدا ہو کہ اپنے سوراخ
کو شناخت نہ کرسکین اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لعلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دین اور کبھی بیضے
وغیرہ اوسیطرح آشیانہ مین چھوڑکر چلے جائین اور اکثر ایسے مقام پر جہان وبا نمودار ہوتی ہو وہ حیوانات بالطبع گوشت مردار کے جمع ہوجاتے
ہین علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہو کہ سیلان خلط مین کمی پیدا کیجائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کی نہو جاے پھر اگر فاسد خون ہو فصد کرنی چاہیے
اور اگر سواے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاے
اور ہوا سے مکان کی بخوبی اصلاح کیجاے۔ مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہو کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے
رکھے جائین اور کونپل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ کبھی گرد مکان کے رکھی جائین اور لخلخہ اور خوشبو جو نواکہ سرد رائحہ از قسم
کافور اور صندل اور گلاب وغیرہ سے طیار ہو مہیا کیا جاے اور تمام دنین چند مرتبہ مکانین چھڑکا و کیا جاے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے
خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری ہون اور نہر اون کے ذریعہ سے چھڑکا و کیا جاے تو بہتر ہے ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور مین
بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور ربوب باردہ اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین صندل حامض جو ایک قسم کا معشوق
دوغ نکین ہے اور سرکہ اور ریانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعتہً پلایا جاے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ پی در پی پلانے سے
ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہانتک نوبت پہونچے کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض
ہو اور سینہ اور اوسکے اوپر کے کپڑے مثل صدری وغیرہ اوپر کو اوٹھین اور پھر نیچے کیطرف بیٹھین اوسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج
کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر اشتہاے طعام مین سقوط پیدا ہو تو جبر کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ یہ اسطرح ہوا ہے کہ اس حمیات مین حرارت
گرسنہ اگر غذا ادنیٰ ہو اور باکراہ کھلائی گئی ہو طبیعت اوسکو قبول کرلیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوسپر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا ذکی تر
اور خفیف تجویز کرنی چاہیے اور مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا ابھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہوجاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی رداءت کثرت
مضر ہوگی اور امتلا بھی غذاے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہواے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کے بھی ہوتی ہے اور بیمار ونکی نسبت
بھی ہوتی ہے۔ صحیح لوگون کے واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح پیدا ہو
یعنے اگرچہ استعمال سنجات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہین ہے۔ مصلحات ہوا کے یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط سنترین میعہ سائلہ
سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شہد زعفران سک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر ابہل پوست ترکی شاہ بلوط با دام تلخ
اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سرکے اور مہندی سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا جو بیمار
اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہو کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب و آس اور نبھی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور ریباس خشک
کی دھونی دیجاے اور دھونی کا دور دینا ضرور ہو کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے حفاظت
منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور
نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نکرے اور ہوا کو اون دوائین سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور
ہو چکین اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی
ملاکر پکایا جائے اور ہلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ مین۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً کبر جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین
پروردہ کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح ہر بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جاوے اور باقی تدابیر سابقہ بھی عمل مین آتی ہین اور دوا جو صبر
اور زعفران رو مرکی سے بنائی جاوی ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہی

چیچک کا بیان

کبھی خون مین ایک قسم کا جوش بر سبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہو کہ جس غلیان
اور جوش مین اجزا اوسکے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون مین جوش پیدا کرکے
جو کچھ بقیہ غذاے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خون مین ملا ہوا ہی اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہی اس خون سے
کم کر دیتا ہی خواہ جو چیز ناقص اس خون مین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہو بوجہ استعمال غذاے ردی الجوہر کے جسمین تکدر اور
زیادہ پیدا ہوا اور حرارت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو سوران اور جوشش مین لائے تا اینکہ اس خون کا نیا قوام بہ نسبت
قوام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انگور مین فعل کرتی ہو کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بناتی
ہی کہ جوہر اوسکا ایک رنگ ہو جاتا ہی اور جو شئے بمنزلہ رغوہ اور کف کی اجزاے ہوائی سے ہوتی ہی اور جو شئے ثقیل اجزاء ارضی کی
اوس شراب سے کم ہو جاتی ہی۔ کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہی کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران
کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون مین پیدا کرتا ہو اور آواز چکر کھانے اور بج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے
او تحقق ہو پیدا ہوتی ہی جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصًا بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے
منحرف کرکے انکو انتظام اصلی تبدیل کردے۔ جدری اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے
کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچا دے اوسیطرح جدری اور حصبہ کے حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے
آدمی تک پہونچتے ہین۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہی اوسکے بعد چیچک کی پیدایش ہوتی ہی۔ جو بدن گرم تر ہی اوسمین استعداد چیچک
نکلنے کی ہوتی ہی خواہ جس بدنکی رطوبت مین کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو۔ غذاؤن مین بھی ایسی چیزین
ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصًا اگر ویسی غذا کھانیکی عادت نہو اور اون غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذائین گرم کھائی
جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصًا اونٹنی اور گھوڑیکا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاوے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعدہ شراب بکثرت
پی جاوے یا اور گرم دوائین کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکونکو عارض
عارض ہوتی ہی اور اسکے بعد جوانونکو اور بڑھے بوڑھون کے بدنمین چیچک کم نکلتی ہی مگر ایسے ہی اسباب قوی ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت
شدید ہو اور جس بدنمین رطوبت زیادہ ہے اوسمین نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہی۔ فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون
کے زیادہ پیدا ہوتی ہی اور ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصًا جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی
گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو۔ جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہی نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہۃ الاجزا مین ظاہر
ہین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پیٹھے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہی۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہی پہلے
بدنمین کھجلی سی اوٹھتی ہی پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سر اور گول شکل باجرے کے اوسکے بعد سب دانے نکل آتی ہین اور
سب بھر جاتی ہین بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہی اور خشک ریشہ رنگ برنگ کے ہو جاتی ہین اوسکے بعد پیڑی گر جاتی ہی اور صحت حاصل
ہوتی ہی۔ کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور شغرہ کی طرف ہوتا ہی اور کبھی اسکا انجام بلیہ کیطرف ہوتا ہی اوسمین سب مدہ جمع ہوتا

- اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ قلغونی کی سرخی مایل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ جدری کی بہت سے اقسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اوسکی بڑھ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور حجم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے تپ گر جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تیسرے دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو - ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اوسپر یہ اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کیے صادق آتے ہین - بعد ان سپید بڑے دانونکے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح کہ بہت سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنے پہل دار یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ بڑی دانہ ردی ہے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین - سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتداے مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری و انکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہوجاے گی اور نوبت ہلاکت کی پہونچے گی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے - ایک قسم بڑی خوفناک جدریکی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چیچک ہو اور لجوج ہو یعنے جلد کے اوپر بخوبی نہ ابھرے اور نہ اوسکے بخوبی ابھرنے کی امید ہو کیونکہ ضعف قوت کے اور کسی عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے - اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانونکے ہوا ہو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین - پہلی تپ ہوکر جدریکا نکلنا اسمین سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلی جدری نکل لے تب تپ عارض ہو - جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہے اور اگر جدریکے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے - پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جاے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجاے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب بہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسے قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہو اکثر جدریکا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہوکر یا سحج یعنے خراش روده یا اغشال مین مبتلا ہوکر مرجاتا ہے - اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جاے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے - اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکی بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہوجاے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا غسالی یعنے جیسے گوشت کا پانی اسی رنگ کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین حمیقاً ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے - اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور ا مادہ دفع کا ہو - اور موم اور رضاعی ایک قسم جدریکی ہے کہ جسکے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کے بہ نسبت پنڈلی اور قدم کے زیادہ

ہین اور ردی ہی اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہی جو اطراف مین دفع نہین ہوتا علامات ظہور جدری کبھی جدری کے ظہور سے
پیشتر پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہی اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہی اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ
پیدا ہوتا ہی رنگ چہرے کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہی آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہی انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہی سانس مین
تنگی پیدا ہوتی ہی آواز بیٹھ جاتی ہی تھوک گاڑھا ہو جاتا ہی سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہی مونھ خشک ہو جاتا ہی کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین
پیدا ہوتا ہی پانون کپنے لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہی ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہی حصبہ گویا
ایک قسم جدری صفراوی کی ہی ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین۔ جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہے اتنا فرق ہی کہ حصبہ صفراوی
ہوتی ہی اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاے خصوصاً ابتدا مین حصبہ بہت
کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہی۔ ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہین۔ حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آنکھ مین حصبہ
بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر متلی یعنے ابکائی آنا حصبہ مین زیادہ ہوتی ہی
اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باتین جدری مین بسبب امتلا خون فاسد کے ہوتی ہین جو کثیر ہوتا ہی
اور حصبہ مین خون کے حرارت شدید ہوتی ہی مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہی جسقدر جدری مین ہوتی ہی۔ حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی
ہی اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہی۔ جو جو علامات سلامت مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور
اور برد تر ہو اور اوسمین نضج جلد ہو وہ سلیم ہی اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہی اور جس قسم کی حصبہ مین نضج بدیر ہو غشی
متواتر عارض ہو وہ قاتل ہی اور اگر دفعتہً نکلکر غائب ہو جاے وہ بھی ردی اور غش آور ہی۔ جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا
بقدر کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کے جمع ہو جائین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلا خون کے ہو۔ زمانہ اخراج خون کا
روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلا کے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو
پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہی اور اگر ناک کی
رگ کھولی جاے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جائیگی اور لڑکون کے
واسطے اسمین آسانی ہوتی ہی۔ اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہو اسیطرح جو
شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانیکا خوف ہی اول مرض جدری
اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض
پیدا نکرے اور خون کو غلیظ نکرے جیسے نخود رشتہ عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین تلیین
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہی کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہو خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے۔ اور کدو سے جو
غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بھی اس قسم کا بھی جائز ہی۔ بلکہ ابتدا سے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہی اور جمیع ملینات سے
تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت باسانی ہو جاے اور نہ زیادہ اسہال
سے احتراز واجب ہے خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین۔ کبھی اول ظہور مین جدری کے تین درہم رب گندم یعنے گیہون کا رب ہمراہ قرص
کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہی۔ اگر دریافت ہو جاے کہ مرض مین طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطاے عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول ہوا کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک رہتا ہے اور اعضاے رئیسہ پر بوجہ اوس چیز کا جسے گنجایش بند ہ اور ظہور کی نہین ہے گراں ہوتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدے سوا دبستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنے ان دونون کے پتونکا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کرکے پلائین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین ۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے کہ مغسول یا بخدرم عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم نصف رطل یعنے ستره تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین ۔ اسکے بھی زیادہ جلدی نکالنے پر مددگار یہ دوا ہے انجیر زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد دو درم آدھ صاع پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کرکے پلائین حرارت قلب کے گرد سے باہر نکالدیگی اور خفقان کو منع کریگی ۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے اوڑھانا واجب ہے تاکہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری رہے جو تدبیر پسینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتی ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتی ہین اندر کیطرف پلٹ جاتی ہین بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہو اور خیش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنیکے واسطے پردہ کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے ۔ کبھی فصد کی مضرت اسطرح ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین ۔ اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اوڑھانے وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے ۔ اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور خیش یا ہوا کے اندکے بارہ مین بے داخل کیے ہوئے نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضایقہ نہین ۔ اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کیواسطے جلدی نکلنے جدری کی کیجاوے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرحکی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جاوے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کردینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے ۔ جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہوجائیگی اور اسہال ردی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے ۔ عوض عدس مسلم کے بھنی ہوئی مسور چند بار پانی بدل بدل جوش دے کرکے کھلاتے ہین اور بعد اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے اور آب انار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کرکے کھلاتے ہین ۔ دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتداے مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گذر خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت دہی کے توڑے سے جو ترش اور بکثرت ہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتداے مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب گذر دو حصہ اور اگر رب گذر نہ میسر آئے تو خود گذر کو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

علیحدہ

باریک پیسین پیسکر بقدر نصف اُسکے صندل لیکر سرکۂ مقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اُسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اُسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ آب انگور زیادہ ہو بہتر ہے بعد اُسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے الائش دہی اُس سے پاک کرین یا مثل مار الجبن کے اسطرح پکائین کہ اُس سے ماہیت دہی کی یعنی توڑ جدا ہو جائے بعد اُسکے آرد جو کو اُس پانی مین ملاکر فقاع یعنے دربھڑا طیار کرین اور ترش کرین بعد اُسکے پھر اُس دربھڑے کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملاکے اُسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اُس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اُس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزاے مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنے جنگلی سیب ہے) آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑ لیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب خوبانی خام ترش عصارۂ انگور عصارۂ ریباس عصارۂ شاخہاے باریک انگور عصارۂ ورد فارسی عصارۂ نیلوفر عصارۂ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارۂ اترج عصارۂ ترشاوہ نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کے عصارۂ کشنیز عصارۂ کاہو عصارۂ برگ خشخاش سفید عصارۂ برگ کاسنی عصارۂ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارۂ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود برگ نرغرو برگ گل عصارۂ برگ عنب الثعلب یعنے لال ساگ عصارۂ الحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارۂ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک بیسوان حصہ ایک جز کا عصارۂ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارۂ زرشک تر نصف ایک جز کا سیب ادویہ اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین سور سور چار جز اور جو مقشر دو اجزا اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تاکہ نصف باقی رہجاے بعد ازان اُتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ہم ماشہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین چھڑکین اور اُسکے اوپر دواے مذکور باہستگی ڈالین اور اُسکا منھ خوب تنگ سرپوش سے بند کردین کہ بخارات باہر نکل نسکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ اب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب سا ہلائین اور بستوقہ یعنی جس برتن مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اس سے کافور کے اُڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسی قدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جاے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتوان دن گذر جاے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجاے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسی قدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے لوٹے ہون یا نہون اُنپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جاے پھر اُسکے بعد تملیح کیجائے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نکرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہے۔ مگر بعد نضج کے تملیح ضرور ہے۔ اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر مانند کے زعفران بھی داخل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین یہ بہت خوب ہے خصوصًا اگر اُسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور

پپڑی جلد گر جاتی ہی - جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا چاہیے نافع ہی - اور جاڑون مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے - اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اُسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جیسے شدید بروقت نفخ کے اور بروقت اہتمام اُسکے خشک کرنے کے مریض کے سولانے مین اہتمام زائد کرنا ہی اور آرد گندم اور جوار اور جو کا قلا بچھونے پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین جسکا کپڑا چھوٹا چھر چھرا ہوا ور سنگین ہو اور اُسکے اندر سے اتران دوائون کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن یعنے ملٹی تجفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہی کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہی تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہی کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہی - جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہون اور کسی قدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین انمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین - اور اگر جدری سے زخم پڑ جائین مرہم ابیض خصوصاً اُسمین قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہی اور تھوڑا اسا نشاستہ بیخ سرکنڈہ کا خواہ بید سادہ کی پتلی جڑون کا خواہ زنجور کا مرہم ابیض مین ملائین اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مردارسنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہی - اگر ناک مین خشک ریشہ پڑ جاے یہ فیرو طی نافع ہی روغن گل خالص اُسمین تھوڑا اسپیدہ اور اقلیمیا ملاکر استعمال کرین - اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ مین جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہی - اور بروقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمون کی ہی اُسکا استعمال ضرور ہوتا ہی مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہی **بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہی وہ یہ ہین آنکھ اور حلق نتھنے پھیپھڑا انتڑیان یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑ جاتا ہی - آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہی اور کبھی اُسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہی اور حلق مین بیشتر خناق عارض ہوتا ہی اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہین کہ بلع یعنے نگلنا دشوار ہوتا ہی اور کبھی اکلۃ النفس پیدا ہوتا ہی جو مہلک ہی اور نتھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہی اور پھیپھڑے مین جدری کے دانے ایسے پڑ جاتے ہین کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہی اور اگر ان نبور مین قرحہ پڑ جاے سل پیدا ہوتی ہی - امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنے خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہی کہ اُسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہی - آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا اسا کافور بھی ملا ہو اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہی - اسی طرح فقط سرمۂ حجر جو آب کشنیز مین پرورده کیا جاے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم رمان یعنے وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہین وہ بھی جید ہی خصوصاً اوائل مین اور اگر جدری ظاہر ہو جاے پھر اُسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہی - یہ بھی کہتے ہین کہ سپیدرال سے اکتحال بہت مفید ہی - آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن پستہ (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ مین کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہین) غمامہ چشم یعنے پردہ سا جو پڑ جاتا ہی اُسے دور کر دیتا ہی اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہی اور شیاف ابیض بعد دانے اُبھر آنے کے آنکھ مین بہت مفید ہی - مُنھ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چبائین خواہ توت شامی چوسین اور توت کے رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اُسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہی نتھنون کی حفاظت کیواسطے ماثیا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ کا سونگھنا بھی کافی ہی - اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لعوق عدس سے اچھی

نفین ہی کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین۔ اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور سورج جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہی کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہی۔ اور امعا کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہی کہ اسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہی واجب ہی کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہی اور نشان چیچک کا بھی مٹادیتی ہی لکھی جاتی ہی منجملہ ان ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بالنس کی اور آرد باقلا اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضۂ مرغ اور مٹی پھولی ہوئی بذریعہ سڑانے کے اور مردار سنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادہان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سمون سے نکلتا ہی جسوقت ہم کو بھونین اور جلائین نہایت مفید ہی اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حمارہ فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر ان مین سرایت کر جاتی ہی اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیان جو کہ چونا ہو جائین تخم ترب آرد ترب سوکھا یا ہوا انار اوند ترمس۔ کھلانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضۂ نیمبرشت شوربا ے مرغ اور کبک اور دراج اور تذرو جو فربہ ہو۔ استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضروری ہی۔ مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سینگنی بھیڑ کی بشرطیکہ پورانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ بیخ شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بالنس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموعہ سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر عضو ماوف پر رات کو لگائین اور صبح کو بنفشہ پانی مین جوش دیکر دھوڈالین اقریطن نامی حکیم کا نسخہ ہی خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصیب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ بیخ ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا موزون لیکر او ٹبنہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہی کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہی اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت ان قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہی اور امتلاے اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہی وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہی۔ اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر محتبس ہو جاتے گوشت نرم مین۔ مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین انکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہی۔ بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حمرہ سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہی اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین۔ اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ جسکے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہی اور کبھی ورم حلق جیب عظیم اور دموی ہی اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہی اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہی۔ کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہی

اسی طرح اگر ورم اعضاے لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضاے غشائی مین خواہ غضروفی او رعصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہی خواہ جو ورم قریب بہ شرایین ہو اسکی تپ شدید ہوتی ہی اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اسکی تپ ضعیف ہوتی ہی اور یہ سبب حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہی اسی قدر تپ کی نوبت ہوتی ہی اور جسقدر پیدایش مواد کی ہوتی ہی اُسقدر اُن مواد کو حرکت ہوتی ہی اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہین اُسی قدر دورہ حمیات کا ہوتا ہی پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہی ویسا ہی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہی اور تپ باقی رہجاتی ہی یہ دلیل اُسکی ہی کہ ابھی تنقیہ تمام نہین ہوا ہی - یہ حمیات اورام اگر دیرپا ہون انجام مین دق پیدا ہوتی ہی خصوصًا اگر جگر مین ورم ہو اور سحابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون ذکر علامات اور احکام حمیات اورام کا حمیات اورام جو اعضاے باطنی کے ورم سے پیدا ہون اُنکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین - ۱ کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہی ۲ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ۳ اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے - قسم اول کی مثال جیسے نفس منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے اورام پر دلالت کرتا ہی اور اسی طرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین جیسی سرخی قارورہ اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہی کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہی اور جمیع اعضا سے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہی اور گرمی خلاف عادت اس عضو مین ہوتی ہی اور جیسے تشنج کہ اعضا عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہی - اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ مادہ مرض کا صفراوی ہی - اور تیسری قسم کے وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اُسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین - کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہی اور اُسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اسکے مفترہ ہونے مین مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی ہین اور اُنکی رگون کے بڑے ہونے مین خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضاے باطنی قریب بقلب ہین اور اُنکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہی جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہون انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اُسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے اور از قسم حمیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور اُن حمیات کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہی اور پھریری بھی موجود ہوتی ہی اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہی کہ یہ حمیات اورام ہین یا حمیات عفونت - خاص علامت اُنکے حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص زیادتی حرارت کا زائد حرارت معتادہ پر عضو متورم مین اگر کسی مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور با اینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اس تپ کے جو مالغ ورم اس عضو کے ہوتی ہی قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہی اور بیشتر یہ تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردے کا بھی پیدا ہوتا ہی - حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اُسوقت حدت بھی ہو جاتی ہی - حدت نہونے کا سبب یہ ہی کہ عفونت اُس تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہی جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہی اور نہ اُسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہی فقط

عضو متورم مین عفونت ہوتی ہی اور مادہ متعفن اسی مقام پر کھچ جاتا ہی بعض حمیات ورم باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہی کہ ابتدا مین صغیر اور بر وقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازان عظیم ہو جاتی ہی اور سرعت اور تواتر بھی بسبب اقتضاے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات مین بیان ہو چکا بعد اسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہی بر طبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کے - اور یون اکثر حمیات اورام مین بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہی اور رنگ مین کمی ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہی اور وجع کو اپنے مقام مین جذب مادہ کا لازم ہی **ذکر علاج حمیات ورمیہ** کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہی بعد اسکے کہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہی اور وہی مقدم ہی مگر اسمین رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کے ضرور ہی حمیات اورام کے علاج مین بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہون یہ فرق ہی کہ ورمی تپ مین اجازت سرد پانی پینے کی نہین ہی اور نہ حمام مین داخل ہونے کی رخصت ہی اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزون کا رکھنا مقام ورم پر جن مین برودت بالفعل ہو جائز ہی جیسے عصارہ کا ہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسی قدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ مین سرد کرکے اور جب گرم ہو جاے پھر بدل دین اور کبھی زیت انفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہین اور اگر کاہو کو دھو کے یخ مین سرد کرکے کھلائین جائز ہی اور نافع بھی ہی **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتون سے ہوتی ہی کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہو جاتی ہی جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات مین ہوتی ہی جو کہ جنس قریب مین متحد ہون جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو - ایسے ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہی کہ جو بنام شطر الغب معروف ہی اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہی اور کبھی نوع واحد کی حمیات مین ترکیب ہوتی ہی جیسے دو غب مرکب ہون خواہ دو ربع مین ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہون - دو غب کی ترکیب مین کیفیت نوائب بلغمی کی ہو گی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہو گا پس ظاہر مین نایبہ کا ایسا حال ہو گا - اور یہی حال ترکیب مین ربع کا ہی کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہی وہ یوم نوبت ربع اول کا ہی اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہی کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہو گا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائیگی اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہین اگر ترطیب بر سبیل مداومت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب مین نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت مین شدت زیادہ ہو گی اسلیے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہی اور اسی طرح پانچوان روز شدت مین زیادہ ہو گا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہی جیسے دو غب سے مرکب ہونا بلغمیہ دائمہ کے مشابہ ہی مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہین اور نوائب کے حال سے اشتغال مین چندان ثمرہ نہین ہی بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہی اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت مین سرعت پیدا ہو گی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہو گی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہی اور وہ تپ اعراض مین ضعیف ہی پہلے زائل ہو جائیگی - کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہی کہ ایک مرتبہ پھریری پیدا ہو کر سکون اور آرام ہو جاے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو - جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانتا ہو اسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہی کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نکر سکے خواہ دوسرے دن ترکیب

تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کے جسکا مادہ بلغم باخم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہی اسلیے کہ معالج اسا حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا نافض اور قشعریرہ کی بار بار برآمد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات خرنیہ ہون ملاحظہ کرتا ہی اور اکثر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اُسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہی کہ فقط حمیات عفونت سے بیان ترکیب ہی خواہ وہ حمیات لازم ہون یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سادج کا قطعاً وہم و گمان نہین ہوتا - اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہوجاتی ہی اس طرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہی جیسے کہ زمانہ ابتداء حزی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہی زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہی اُسوقت یہ تپ مرکب متشابہ ہوکر سونوخس کے جو غلیان خون سے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہی شبیہ ہوجاتی ہی پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہی اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے انکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہی - اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان دونون کی نوبتون کے کسی قدر وقفہ پیدا ہوتا ہی وہی فارق ہی مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہی انکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصیق کے نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی سادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اس صورت مین حادہ پہلی مرتفع ہوجاتی ہی اور مزمنہ باقی رہتی ہی یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتی ہی خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہی - اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہی اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہی اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہی اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی - کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب اور طرح سے پیدا ہوتی ہی مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اُنسے تپ کی ترکیب ہوتی ہی جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب ہو اور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتے ہین اسی طرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین - بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ دو لازمہ مین ترکیب نہین ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق مین ہوا اسمین ممکن نہین ہی کہ جس شی مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہی یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اُسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا - یہ رائے ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہین ہی اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہی ضرور اُسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہی اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہی اور اُسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اُسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہی اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اُسکو غلبہ ہو اور بالاصالۃ متعفن ہو اور دوسرا جز اسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو اسے اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ یہ اتباع اسی جز کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑھالے اور رفتہ اُسکی عفونت کا اصالۃ بھی ہو اور یہ اتباع بھی ہو پھر اُسکے واسطے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا - اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ - مداخلہ یہ ہی کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاے - اور مبادلہ وہ صورت ہی کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہوا اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونون ساتھ ہی شروع ہون اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہوا در عرق
برآمد ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اسوقت ترکیب مین گمان قوی کرنا چاہیے اسی طرح اگر مطبقہ مین افراط برد اطراف
ہوا اور نقیض یعنی سکرانا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب
دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اسدن چونکہ بلغمی اور غب دونون کی نوبت یکبار گیا ہوتی ہے اسلیے اُس روز
شدت اعراض مین زیادہ ہوتی ہے یا دونون کی ترکیب برسبیل مشابکت ہو یعنے دونون ساتھ ہی شروع ہون خواہ برسبیل
مبادلہ کہ ایک کے اُترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ برسبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اُترنے نپائے کہ دوسری
شروع ہو جاے۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمین دونون ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اسکے بعد دوسرے قسم کی
شناخت کہ اسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہوا اور گمان شروع کا خواہ استداد کا ہوتا ہے کبھی
دونون تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونون پیدا ہوئی ہین اور کبھی دونون دائرہ ہو کہ زمانہ اقلاع کا پیدا
ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونون کی عفونت خارج عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے
اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونون برعکس اسکے ہوتی ہین۔ کبھی شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب غب خارجہ
اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہین اور سواے اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فائدہ نہین اسلیے کہ
مجرد امر اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے
اور کبھی دونون مادہ مین ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک
صورت مین شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طوالت ہو جاتی ہے اور بحران اسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال
برعکس کر دیتا ہے یعنی اُسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم سادج کے جلد تر ہوتا ہے۔ کبھی شطر الغب کا زمانہ بہت طولانی
ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے عرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت
اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہوتا ہے علامات
شطر الغب کے خاص تر علامت اور اول شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہین یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز
طولانی اور مدت مین سکون لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفرد کے بعد اُسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض مین کم ہو
اور قشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھر پھر کے واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونون مادون مین تمانع اور کشتی
واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخل ہون کبھی یہ تکرار تین
مرتبہ ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ
شطر الغب ہے اسلیے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ مین نہین ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین زیادہ اضطراب
پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکہ سے ہو خواہ اور قسم مشابکہ نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت مداخل کا ہوتا ہے اسوقت اضطراب
عارض ہوتا ہے اسوقت پھر پھری بار بار ہوتی ہے اور منتہی مین طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ
اُتر جاے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے۔ اور منتہی اس کا اوقات جزوی اور کلی

دونون مین قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اسکے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی کے دیر مین ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت کا پھیلاو شطر الغب مین بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصًا اول مرض مین اور اُسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیئے کہ وقفے مین ہمیشہ نزاع دونون مادون کے واقع ہوتے ہین اور عرق برآمد ہوکر یہ تپ بہت کم اوترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلف سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کے راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن مین خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اُسمین آگئی تھی اسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تدبیرین ایسی کین کہ انسے بلغم پیدا ہوگیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازان اُسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہوگیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اُسمین یہ بات پیدا ہوگئی مثلاً لڑکے سے جوان ہوگیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہوگیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج بتبدیل سن سے برطرف ہوگی۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی ہے کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ قے کی طرف سے نکلتا ہے اُسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اُسکے علامات بھی دریافت کرین اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کے معلوم کرین۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صفرا اور بطوء اور تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوتی ہے۔ اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے۔ اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوپر بیان ہوگیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون مین سے ہو اُسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اُنسے ہو سکتی ہے۔ اگر بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور پھریری کم ہوگی اور تضاغط یعنے تنگی اعضا مین خصوصًا نبض مین قوی تر ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتداے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہے گی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہوگی اور بول مین سپیدی اور خامی اور سینا بھی کم برآمد ہوگا۔ سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اُسپر دلیل ہوتا ہے گو سن مین حرارت ہو اسی طرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو۔ صفراوی خلط اگر غالب ہوگی نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کی طرف مائل ہوگی۔ بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسی طرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونون خلط برآمد ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا ورنہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اسلیئے کہ اسمین برد اور لذع دونون مفقود ہین۔ اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن مین کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا مگر لرزہ ضعیف ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ مکرر واقع ہوگا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہو جاے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہوگی

باوجودیکہ اطراف مین برد موجود ہی اور نبض مین صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ بھر بھری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونون تپ دائمی ہون لرزہ یقینا نہوگا۔ غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہی کہ اسمین خفت قبل خفت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا جز بطرف شدت کے قبل از شند اتپ بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

واجب اور ضروری امر علاج مین شطر الغب کے یہ ہی کہ توجہ تمام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاے حدت صفراوی کی اسیسے ہوتی ہی۔ اور مسہل کے استعمال مین انتظار نضج کا ضرور ہی مگر تلیین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہوسکتا ہی کہ روانی غلظم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء اللبلاب ہمراہ گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین اور شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونون قسم کی دوا مرکب کرے اگر دونون خلط برابر ہون اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاے پھر اگر استفراغ دواے قوی سے کیا جاے ہوسکتا ہی اور کچھ خطر نہین۔ اور قی کرانے مین بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہی مثلا آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور اور ایسی دواسے کرانا چاہیے جسمین اعتدال ہو۔ اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی کرکے پلاے جائین خوف عوض سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہی کہ اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات مین مثل افسنتین رومی کے ہی مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم جید رومی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جائیگی خلط کو متحرک کریگی مگر استفراغ نکرسکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے اپنے جزء مراری اور تلخ کے مادہ کو خشک کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھے گی۔ اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت مین آب جو مین تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کرلیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاے اور ہمسے پیشتر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہین اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہین کہ اس تدبیر مین جالینوس نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہی مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہی اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہی اور اسقدر گرمی اسمین باقی نہین رہتی کہ تپ کی حرارت مین التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہی کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہین ہوتی اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض مین اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہی جسکی روسے یہ لازم ہی کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمین مسخنات اور مبردات دونون شامل ہونی چاہیے کہ طبیعت دونون قوت مین دو کی تمیز کرکے دواے مبرد کرکے دواے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دواے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے وہ کون شخص ہی جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دواے حار اور بارد کے کرسکتا ہی ہان اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اسمین قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نرہے اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہین ہی اور وہ تمادہ محل بحث سے خارج ہی۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہی ہم اپنی کتاب کو انکے ذکر تفصیل سے طولانی نہین کرتے بلکہ باختصار انکو بیان کرتے ہین۔ ایک یہ بھی اسکی خطا ہی جو کہتا ہی کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال ان ملطفات کا کرتا جنمین قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنے سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی یہ تدبیر ممکن ہی اسطرح سے کہ اسکی مقدار قلیل بہت سی دواے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اسکی حرارت

ڈٹ جائے اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر اسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے گرمی کی لطیف ہے گو بمقدار زائد ہو کم نہین ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے نہ کہ قوت ملطفہ فلفل کی اسمین بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب اغلاط کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگون مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اُس نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہو۔ ادویہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص ورد کے ہین اقراص جیدہ خفیفہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم ترنجبین تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید کے ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ اسنے قرص طیار کرین قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصاً اگر باوجود التہاب اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد تین درم ریوند چار درم طباشیر گل سرخ مع پوتری کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم حماض برشتہ چھ درم افسنتین رومی سات درم قرص طیار کرین قرص منبجہ دیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد چار درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایکدرم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملاکر قرص طیار کرین۔ حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی ہلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندھین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جیدہ کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین۔ مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر ایک دو درم سے تین درم تک اور اسیقدر ریٹھیا جو ایک بیج کھٹی ہوتی ہے ملاکر استعمال کرین نشادی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو ریٹھیا زیادہ کرین بعون اللہ برء الساعت حاصل ہو۔ متن نکس کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کسی بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارا عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مرض سے دوبارا پلٹنا مرض کا بہت بد ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً تلئین وغیرہ اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کرسکتی اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے

فن ثانی پیشبینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کے اور احکام بحران کے بیان مین

اس فن مین دو مقالہ ہین۔ ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدہ اور غیر جیدہ کا بھی ذکر کرینگے۔ یہ علامات وہی باتین ہین جنپر مدار پیشبینی معرفت کا ہے۔

پیشین بینی اس سے یہ مراد ہی کہ دلائل موجود سے ایک امر جو آئندہ ہونے والا ہی اور جسطرح مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اُسپر پہلے سے حکم لگا دے بسبب پہچاننے وقت کے اسطرحپر کہ ثابت رہیگی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جاے کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہو گا

مقالہ اولی بحران کا بیان اور طریقے استدلال سے بحران پر اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام - بحران کے معنے لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اسکو بحران کہتے ہین - بحران کے دلائل ایسے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہی کہ آئندہ کیا ہونے والا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہی - بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کی ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ انکا شمار نہین کیا جاتا ہی اور کبھی ان دونون مین جدال و قتال بشدت ہوتا ہی اُسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اُٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہی کہ گویا آن واحد مین ہو جاتا ہی جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اُسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہی یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہی کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائین اور اپنے شہر بالکل خالی ہو جائے یا غلبہ ناقص ہوتا ہی کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہی ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہی اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اسکو دفع کر دیتا ہی اور کبھی اسکا دفع کرنا قرار واقعی ہوتا ہی کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائین یا اُسے اسقدر دفع کرتا ہی کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح یہ حال قوت بدنی کا ہی کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور اُنکے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہی مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہی بلکہ اس طبیعت کا فعل اسی قدر ہوتا ہی کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہی اور جو مرض زائل ہوتا ہی اُسکا زوال یا بطور بحران ہو جاتا ہی جیسا بیان ہوا یا بر سبیل تحلل ہوتا ہی یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہو کر بتدریج فانی ہو جاے - زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہی یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے اسی طرح جو مرض مہلک ہی اُسکا اہلاک یا بر سبیل بحران ہوتا ہی یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہو جاے - افضل وہی بحران ہی جو تام ہو اور طبیب اسپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہو گیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہوان اعراض سے جنکا اندازہ یعنے خوف وہی کسی دن قبل اس روز بحران کے ہو چکی ہی اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمودہ کے ہو جو بحران ہی یا جید ہی یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہی یا ناقص - بحران تام جید یا اسطرحپر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے - کبھی ناقص بحران جید بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہی تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہی اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہی - بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہی اگر اندازہ اُس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران دا بار انذار کے بیان مین

ذکر کرین گے اور یہ انذار جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے بہ نسبت اس بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض مین کرنی
چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید ان امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو
۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو
مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ
اسہال وقے کے بحران ہوگا معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریون کا بحران ان
چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکھار اور تھوک مین نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون
بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر انھین لوگون کو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع
بحرانات مین افضل وعمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ایک ہی مرتبہ مین
پریشان کر دیتا ہے اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول
کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات
از قبیل بحران انتقالی ہین کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے
امراض دفعتہً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین انکی موت
واقع ہو جاتی ہے اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دمل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی
اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران تام یا ناقص تشنج عضل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش
اور اسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے ہوتا ہے
اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج واسترخا و وجع الورک
درد پشت و نالو داء الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک
وہ انتقال پورا نہ واقع ہوے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر
ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہے۔
انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج
بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو۔ جسطرح مستدل یا مخبر کو ممکن ہے کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار
کی خبر دے یا پیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسی طرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ
احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ
دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدیدہ کے
پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ وجدل کا درست نہ کر چکا ہو اور نہ آلات حرب وضرب کے استعمال پر
قادر ہو اسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
ساز و سامان نا درست ہو اسوقت حال بالعکس ہوگا اسی طرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آیندہ ذکر کرینگے ۲۰

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت او پر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت او پر بحران جید تام کے ہوگی۔ بحران تام بر وقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہی اور کبھی شروع انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سرد زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہی اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بد شواری ہوتا ہی چہ جاکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے۔ اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کر دے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہی کہ اگر اُسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کریگی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہی اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اُسوقت کے ہو جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسباب پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہی اور ثقل مادہ کا بعید ہی جیسی طبیعت قائم ہوتی ہی بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قی کی پیدا ہوتی ہی یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اسی شی کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہی اور یہی حال ہی طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین۔ اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جاے کہ مبادی بحران کے قبل چودھوین دن کے کسی دن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہی گو جید ہو جاے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورت مین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہی تو بحران تام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہی کہ حرکات بحرانی قبل اُس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہی یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کرے۔ مثلاً ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی مثل غضب عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہی اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہی کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قی کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہی اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین واقع ہوتا ہی۔ اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کر دے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہی اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسی قدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بحران کسی مرض مین بروقت راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کے نوبت کم واقع ہوتا ہی ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہی جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اُسوقت کے منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اُسپر اعتماد نہین ہی بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور از عاجی یعنے اضطراری ہوگا اور زلمنہ اتحدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہی۔ اور حاصل یہ ہی کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے مین

اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامات بحران ناقص کے ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا رہی یہ بات کہ موت کس طرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی ہی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہی جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آئندہ اوراق مین لکھتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بد یہ ہوتا ہی اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اُسکو یہ امر ممکن ہوتا ہی کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کے صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہی اور مریض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج ہوا اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاے مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہی اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہی یا جس ذبول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہی اُنسے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور انمین سکون عارض ہوتا ہی اور بعض امراض انکے برعکس ہوتے ہین کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کریگی جسطرف مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہی اُسوقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب ادھر ہونے پاے اور کسی اور طرف مادے کو برخلاف خواہش طبیعت کے رجوع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہی اور طبیب لونہ واقعی کے اُسکو یوم ششم تجویز کرتا ہی حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہی اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہی کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اُسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہی اور یہ غلطی تجویز کی ہی اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہی - اقسام تغیر امراض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو - تیسری قسم یہ ہی کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہی کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچوین قسم یہ ہی کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ لفظ بحران کی - بنا بر قول اُس شخص کے جسکا قول معتمد اور معتبر ہی زبان یونانی مین مشتق ہی فصل خطاب سے یعنے وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اُسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جاے اور بعد اُسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اُسکی سماعت سے برطرف ہو

قول کلی علامات بحران کے ذکر مین بحران سے بیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ راتکو اگر دنکو امید بحران ہی چند احوال اور علامات ایسے ہو جاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوئی یعنے کان کا گونجنا اور پھڑپھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین اور جگر اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوئی ہی اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور پشت مین درد اور عضل بطن مین اختلاج اور مروڑہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہی کہ اُسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہی اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہو پیدا ہوتا ہی

اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہو جاتا ہے جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری پس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنی انشدید علامات کا یہ ہے جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ انکی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور اُن دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے۔ جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اُسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کرین کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اُسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے۔ اُسوقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کردین اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات میں یعنے آنکھوں میں تینگے سے زرد زرد خواہ تارے اُڑنے لگتے ہیں اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کردیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاے رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہیں اُنکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اس وجہ سے افعال مین اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہونگے جسطرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو اور جو چیزین ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اسکے دفع کی دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اسوقت تمام اعضاے ظاہری مین دفع مادہ کا ہونا ہوگا اور یہ صورت عروق اور پسینا بر آمد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اُس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونے والا ہے اسوقت بدون اسکے کہ اعضاے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض اعضاے رئیسہ اس راہ مین واقع ہین جیسے اگر سیلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاے تنفس مین ہو کر ضرور گذریگا اور اعضاے دماغ سے بھی مرور اسکا ضرور ہوگا پھر اسوقت بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضاے رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کی اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت ارادہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہے یہ ہو کہ قے کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاے رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا ہوسکتا ہے کہ اسمین فساد دیر مین پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف بدن مین راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اُسکے مادہ کے واسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور پہلا امر

اُس ردی مادہ کے اُٹھانے کا اس عضو خاص کو سوجھے گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہی کہ اسکو صلاحیت دلالت کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہی جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہی کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑے گا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو منتشر جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہی اور اُسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہی جس سے خصوصیت اس جہت کی واضح ہوتی ہی جدھر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف مین اور پر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہی لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائین۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اس چیز کا دلالت کرتا ہی جو روان تھی اور جید ہوتی تھی مخالف مین اس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونے والا ہی مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہی دسبعات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہی تحتانی نہین ہی یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہی مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اُسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران باسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمائے محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہی اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہی۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہی خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہی جو اورام سر کی وجہ سے پیدا ہو کہ اُسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہی اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا۔ اور نہ ذات الریہ اور لیثرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہی۔ مگر ذات الجنب کا حال بین بین ہی کہ لفث دم اور رعاف دونون طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہی اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہین کہ مجموعہ کے اجتماع سے اُنکا بحران تام ہوتا ہی جیسے تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اُسکا شروع ہو کر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہی۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہی اُسوقت جبکہ وقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے جائزہ نہین ہی یعنے اُس دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہین ہی کہ جب عرق برآمد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہون انکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جاسے گو اکثر یہی ہی کہ بحران ہوتا ہی۔ بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہین اور بعض امور علامت بھی ہین اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہین پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہون اور بحران واقع نہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اسکے بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین سوائے قرب زمانہ بحران کے اگرچہ انکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران مین ہوتا ہی جیسے غب متطاول یعنی غیر خالص مین قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہی اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہی اور اُسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور غب خالص مین اُسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہی۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جانبر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہی کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی۔
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہون اور اُن دلائل سے اس دلالت کا تخلف
نہین ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہی کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہی بدشواری طبیعت اسکے روز کو روکتی ہی
مگر یہ ضرور نہین ہی کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاے مگر اسیکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے
پر۔ ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہی کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چہ گھنٹے تک
ایسی کیفیت طاری رہے کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تمام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہی کہ ایسے وقت
طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہی اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہی پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہی اُسکو
گرا دیتی ہی اور پچھاڑ ڈالتی ہی اور دفع کر دیتی ہی۔کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیئے طبیعت
کو مرض سے نہین ہوتا ہی اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سواے امر عظیم کے وقوع کے باآسانی نہین ہوسکتا اور اس امر
عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہو جاے اُسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ تواتر ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن پر دن
مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہی اُسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جب اُن قرائن کے جنکو ہم آئندہ
ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہوا اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہو جاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ
نبض مین عظیم پیدا ہوا اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خشکی
اور کھرکھرا ہونا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہی اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال ہوتے ہین
یا انکا بحران دیر مین ہوتا ہی۔کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیمارون کے دلیل
ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارون کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ کسی فصل خاص مین اُنکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہین
کہ اکثر اُنکے بحران رعاف سے ہوتے ہین پس اُنکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہی مع اور علامات موجودہ
کے کہ شاید اکثر اُنکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہی واسطے اقسام
بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہی کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا۔ اور سواے
عظیم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہی کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت
یہ بھی ہی کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت شوق یا عزم حزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح
کا ہو اور طبیعت قوی ہو جاے اُسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین میلان پیدا ہوا اور
قبل ازانکہ نبض قوی ہو جاے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونون علامات یکجا ہونے ہین اُسوقت دونون
باتین پیدا ہو جاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام
تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب مین کیجائیگی علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران مین اسکی
پہچان یہ ہی کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات قے کے پیدا ہون اور درد سر
عارض ہو جاے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہی۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل

کنپٹیون اور طپلین اور گری مین پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اندکے اُس سے مقدم ضیق النفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اور یکطرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہی اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا برطرف ہوجاتا ہی تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے اور بتاریق اُسکے ساتھ ہون یعنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شی سرخ سرخ اُٹھتی ہوئی معلوم ہون اور مُنھ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئین اور خفقان معدی اور اضطراب اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اُسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر نگری پہلے تھی اسمین کسی قدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ ہو اور باایہمہ رنگ چہرہ کا اُسوقت متغیر ہوجاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو - اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے انکو ہوتی ہی بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہی اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہی اور مشائخ مین چونکہ اُنکے قوے مین ضعف ہوتا ہی خناق امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہی - اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ عروق کے (جو طحال مین ہین اور قریب بہ جہت بینی کے ہین) مشارکت ہی اور جو عروق کہ بجانب بینی گئے ہین اُنکے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال بنی سے نہین ہی - اور مریض کو سرخ شعلہ دور سے چمکتے ہوئے اور بتاریق نظر آمین اور چہرہ خوب سرخ ہو جاے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہو جائے اور دفعۃً خون رواں ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جاے اور بسرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھُجلی اُٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جاے اُسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی دیگر جملہ دلائل کے اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہی اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی مگر اسکا انداز یعنی صرف یہی بتاریق اور خیالات جبلی سے ہوتا ہی جو بشکل درنگ و آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہی اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہی - اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اُٹھنے کے ناک مین دلالت کرتی ہی کہ رعاف داہنے خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت کیفیت کرتی ہی کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہو جاتی ہی اور خشکی شکم مین وبا قبض پیدا ہوتا ہی اور جلد مین یبوست پیدا ہو جاتی ہی اور کبھی سن کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہی اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہی جسکا سن بیس برس سے کم ہی کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران قے مین جسقدر ہنو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہی اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور جنبر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے ہنون وہ بھی وقوع رعاف پر عمین استدلال ہوتی ہی اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہی حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسے ہین کہ

انھین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہی جیسے آنسو اور طنین گوش اور کری اور تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون جگہ خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا - اور بعض علامات خاص قی سے ہین مثلاً ضیق النفس اور تمدد شراسیف داہنے خواہ بائین آگے کی طرف اور یہ اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قی پر دلیل ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہی اسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہی اس سبب سے کہ رگ اجوف جو پشت پر ہی مادہ سے بھر جاتی ہی اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہی اسوقت اعضاے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہی اور ضیق نفس عارض ہوتا ہی - بعض علامات خاصہ قی اور رعاف کے ایسے ہین کہ انمین تقابل ہی یعنے اگر ایک علامات قی مین ہی اسکے مقابل دوسرے مین رعاف پائی جاتی ہی جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے کا علامات قی مین ہوتا ہی خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہی اسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات قی مین ہی اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ انمین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قی سے ہی اور اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہی اسکے مقابل کوئی علامت قی مین نہین ہی **علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف** اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہوجاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو - اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آلے سرخ رنگ ہوجاے - اور ما انیمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اس گرمی کے جو اور ایام مین بھی - اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو - اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے - اسی طرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اسوقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسی طور پر استمرار علامات کا رہے - خلاصہ یہ ہی کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہی اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آمادہ غسل پر ہوتا ہی یا آبزن کرانے پر مستعد ہی یہ بھی دلیل ہی کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا - رنگین ہوجانا بول کا بعد لالت اولی اسباب پر دلیل ہی کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہی کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو - بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے - اگر طبیعت مین روانی ہو اور بہ اثر لین ہوتا ہی اور نرمی غالب ہی اسوقت توقع بحران عرق کی کرنی چاہیے - اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اسی وقت متوقع ہوتا ہی کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور مددگاری حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو **علامات سیلان مادہ کے اعضاے بول کی طرف** اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسی طرح فقدان علامات قی خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نائرہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہی کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین جوش پیدا ہونا اور اسکا قوام ہر روز غلیظ ہونا اور اسمین رسوب کا موجود ہونا بشرط دلائل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہی

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہو جاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن سے سخت ہو اُس جگہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑے دن مین علامات میلان مادہ بطرف براز کے بندرہ علامتین ہین - پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہی جسوقت جانا جاے کہ فضلہ دموی نہین ہی اور اُسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہی اور اسکی تاکید یقین کرتا ہی کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجہ معلوم ہو اور علامات قی کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنی اسفل شکم مین نفخ پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور نیچے شراسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوے ردیشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہی اور باکثر ادرار بول ہو جاتا ہی پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہی خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو - کبھی بحران اسہالی پر عادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہی - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی مین بول سپید رنگ اور رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہی کہ خراش امعا مین پڑ جاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہو گا بطرف براز کے ضرور برآمد ہوگا - بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہی علامات اُس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپائے جائین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطن یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے علامات بحران بذریعہ کھلجانے رگ مقعد کے - جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھلجاتی ہو اُس بحران پر دلیل ہوتی ہی اور با اینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہی علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا نبد ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصاً امراض سلیمہ مین جو دیر پا مین اور جنمین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہی - اور تعیین جہت انتقال کی اُسپر دلیل درد موضوع خاص کا ہی اور پھول جانا رگون کا اُن مقامات کی جو خالی ہین اور متصل اسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے - ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال پر ہوتی ہی جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہی - یا درد مفاصل مین ہونا - خواہ ایسا درد اُٹھے جس سے تعب بیجا کسی عضو مین پیدا ہو - شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کرین اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہو سکتا ہی اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہی اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہی اکثر جہت مین سیلان مادہ کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہی سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہی اور سن

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہی کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہی۔ بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہوجاے اسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہی اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ابدان مین اور بوجہ کثرت کے کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاے رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اور جو چیز ان اسباب سے یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہین یعنی زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہین اسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہی خصوصًا استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہی اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہی علامت انتقال کے بطرف اسافل جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنی دو رگ جو قریب ناف کے ہی اور دونون ورک یعنی کولون مین پیدا ہونا علامت اسباب کی ہی کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا علامات انتقال اعلے کی طرف اعلی کی طرف کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصًا گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہی بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام مین اطرح کہ ادھر ہوا اور پھر ہٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا درمٹ جانا دفعۃً ہوا اور اختلال عظیم سر مین پیدا ہوا اسیطرح اگر سبات پیدا ہوا اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہی جو کان کی جڑ مین پڑتا ہی۔ اسی طرح ہوا وہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین دھمک رہے اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہی کہ انتقال اسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا علامات بحران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو اندار خراج پر ہی اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسی طرح مریض کی صورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان بر سبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کے زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ نبک ائین بجید ہو ایسا کہ سکون انکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہوجاے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اٹھے جسے یہ علامات مجموعًا عارض ہون تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہی اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اسی مین خراج واقع ہوگا فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہی جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہی۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کے نضج کو بدیر قبول کرتے ہین مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہی اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ بعض آدمی خلاف اس جہت کے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کے بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجلہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی ہی اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جانا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعۃً جابجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہی اور حمیات اعیائی یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب اور اربول غلیظ اور تخنین کا نہو اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہوا امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہی خصوصًا بروز بحران کے۔ منجلہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہی کہ جو بحران دیر مین واقع ہوا ہی بحران تام نہو اور باوجودیکہ بحران دیر مین ہوا معاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہون کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی کا بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سے نہو امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو ان مفاصل مین خراج

کی امید ہوگی جن مین تعب پیدا ہوا ہی خواہ تحلیل کے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج تحلیل مین واقع ہو وہ اعیاء سے تمددی مین اکثر ہوتا ہی اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہی اسوجہ سے حمیات مین مفاصل زیادہ جذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہی اور نرم گوشت جو پیچھے تحلیل کے ہی ان بخارات کو قبول کرتا ہی اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہی۔ اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہی۔ اکثر امید خراج کی ہوتی ہی اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہین کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہی لہٰذا مادہ خراج کا بذریعہ بول دفع ہو جاتا ہی۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق آکر اتر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہی جیسے غب خواہ ربع مگر اسکی مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو لرزہ معاودہ ہو بذریعہ جھاڑ نے مادہ کے ہر روز استفراغ کر دیتا ہی بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہی کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اسوقت ہوتی ہی کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اس سے خراج کی توقع کیجائے۔ اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہی تو خراج کمتر واقع ہوتا ہی۔ جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین انکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین انمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کے اعضا مین واقع ہین اور لیثرغس مین خراجات بیخ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہی اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہی بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جاے بدون انفتاح اور منھ کھلنے کے اسکا حال دوام حدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہی اسی واسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاے دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف کے دفع ہو۔ ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہی جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہوا اور اسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہوا اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے ترھ جاے اسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہی اسلیے کہ بارد ہی اور ضرر اسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہی کہ اسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہوا اور زائل نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہی اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہی۔

خراجات مین سے کم ضرر اسی خراج کا ہی کہ جس طرف اسکا میلان ہوا ہی وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو یا نہو اور گنجائش اس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اسمین پوری گنجائش نہ پالے گا جہان سے آیا ہی جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کرے گا ادویہ مبردہ سے اسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اسمین حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہی جو ضعیف ہو اور اسمین کوئی مرض نرمسن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہوا اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہی جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو۔ افضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہی وہی خراج ہی جسکا منھ کھلجائے جیسا کہ اگر منھ نہ کھلے تو اُس سے زیادہ وکیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہی **علامات وقوع تشنج** کے لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہی اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہی اور جتنا لڑکا چھوٹا ہی بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہی۔ جوان لوگ جسوقت انکی آنکھون مین حول پیدا ہو اور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور منھ کج ہوجاے وانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اُسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اکثر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہی اگر باینہمہ ورم گرم خصوصًا سر و گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامت سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہی کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہی اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین کہ نضج تمام ہوجاے اسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو ان ایام محمودہ سے ہو جسکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی پیش از وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہی اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اُسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہی اور ایسی جہت مین ہو جدھر سے اُس مادہ کا نکلنا مناسب ہی اور اُسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو۔ کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہی مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہی جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور مستوار ہو خصوصًا قوت نبض کی بڑھتی جائے اور اختلاف کم ہو اور استواے حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہی کہ اُسپر اعتماد کیا جائے اور اگر باینہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے مین کچھ شک نہین ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین یکجا ہوجائین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہی بہ نسبت اُسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہی پس واجب ہی کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا مناسب ہی نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ انکے ہمراہ نبض کی صحت اور استواے حال اور قوت بڑھتی جاتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہوجائے پس اگر نضج اسکے بول مین ابتداے مرض مین ظاہر ہو اسکی ہلاکت سے بیخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بدتر خطرناک ظاہر ہون اُسکی سلامتی پر زیادہ خوف زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہی کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق العجل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہوچکا یہ بھی ایک علامت رداءت بحران کی

ہے کہ روز باحوری مین واقع نہ ہوا اور نبض اُسدن سقوط اور صغر کی طرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور انکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر فریفتہ ہو کر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اسلیے کہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اُسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت خود بخود ساکن ہونے مادے کے ہوتی ہے نہ اسلیے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اُس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین جس علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات ان اسباب کے جو بحران سے مقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائین اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون تبس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے علامات نضج اور احکام علامات نضج کے نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہوتے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بجہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج ہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتداے مرض سے ظاہر ہون اُس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اُس مرض کا پر خطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو تبس امید بحران کی رکھنی چاہیے احکام علامات کے بر سبیل اطلاق ہر ایک تغیر جو دفعتہً لون خواہ ملمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بجہت بیداری اور ریاضت اور تعب اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین ذکر علامات جیدہ کا علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اُس سے مطلب برآری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آجائے پھر ہری جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ کی دلالت اُسپر ہوتی ہی کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہی اور افضل اس سے وہ ہی کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بہ امداد طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید وار صحت مریض پر کرتا ہی اسی طرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی متحمل ہونا آن احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بیٹھا رہنا اور چالاک اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامت جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہی اور اگر قوتون مین ضعف ہو اُسوقت علامت جیدہ اسپر دلیل ہی کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتی ہین۔ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہی اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت مین بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جیدہ واقع ہوتا ہی اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہی اُسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہی۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اُنپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہی اور جو علامات اپنی فرصت پہلے ظاہر ہون اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اسی وقت کرنا لازم ہی کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور عین سقوط قوت علامت ردی ہی چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت ردائت پر کرین۔ بعد ازان ضرور ہی کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ انکا مبدء ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب مین اسی عضو معین کی رعایت کرین یعنی لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہی اور اُسکا کیا حال ہی کہ اُسکے حال کی دلالت اس مرض مین زیادہ مفید ہی بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نفث اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہی طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہی کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہی یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اُسکی ہلاکت پر نکر دے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہی کہ یہ علامات بدیں وجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شی کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شی ماکول کا ہی نہ کہ مرض کا فعل ہی پس حکم ہلاکت کا مجرد وجود ایسی علامت ردی کے نکرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بسبب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہی لہذا مناسب ہی کہ ہم اُسکو بہ تفصیل ذکر کرین **ذکر ان علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جسوقت سخنہ زندہ آدمی کا مثل سخنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہی۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہو وہی ہی کہ آنکھین بیٹھ جائین اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی مین گڑھا پڑ جائے اور پٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرہ کی جلد کھچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اُسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات وقوع موت کے نسبت ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہی اُسکی بیماری خطر عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہی تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہی اور جیسے

بلکہ مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اُسکا حال بطرف صلاح کے باآسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول یعنے جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوئے ہون خواہ بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکے ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہی اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اُسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہی کہ غالب ہوا چاہتا ہی پھر بھی ابتداے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہی اور امید سلامت کی زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ منتہے مین خود مرض کی وجہ سے بلامعاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون۔ اسی طرح ضروری ہی شناخت انحطاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح سے بوجہ فساد مرض کے ہی یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اُسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسی طرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہونگی اور میان خاطر لطف سبات اور بینکی کے رہیگا اور نفس مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اُسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر تاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی ہو اور بہت سی چیزین مثل شرارون کی محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہوجانا بری علامت ہی اور سیاہ ہوجانا ایک بھی علامت بد ہی۔ بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہی کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکی ہوتی ہی اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہی۔ اور زرد ہوجانا اچھا تو نہین ہی مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہی اسلئے کہ کبھی بحبت حرارت کے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہی جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر بحبت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہی اُسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہی۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن برآمد ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہی علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ مین اگر درد سر ہمیشہ رہی اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ پائے جائین وہ مرض قتال ہی اگر قتال نکرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیسوین دن تک رہے اور ساتوین دن رعاف واقع ہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہی یا بدہ تھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج و نفخ ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے۔ اگر جس شخص کو ابتداے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اُسکو بہت اذیت ہوتی ہی اور ساتوین دن درد سر زائل ہوجاتا ہی بیشتر ابتداء درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہی اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہی اور نوین دن زائل ہوجاتا ہی یا گیارھوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہی کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہی لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہی بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہی اسلیے گیارھوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارھوین دن نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہی یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک صحیح نہین ہی اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ازدواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہی۔ اگر درد سر پانچوین دن شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض

مطیع ہوا اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے - اکثر یہ درد سر حمی غب مین عارض ہوتا ہی علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہوجانی اور کانون سے نہ سُنتا علامت ردی ہی آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہی کہ دلالت کرتی ہی روح نفسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین دونون آنکھون کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہین ہی اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سُرخ ہوجانا اسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سُرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بُری ہی - ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت بُرا ہی مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہی - التواے چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنی ڈھیڑا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہی - اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا ہو اُسکی پہچان یہ ہی کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے منظر مین آنکی تفصیل یہ ہی سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قی پر دلالت کرتے ہین اور سُرخ زرد براق آنکھون کے سامنے نظر آتے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اُسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہی اور بعد اُسکے دلائل خاص قی اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اُنکی رعایت کیجاتی ہی - آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہی خصوصاً اگر آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اُسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کے بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتے ہین - آنسوؤن کی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے - روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہوتی علامت ردی ہی اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہی - نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اُسکے کہ کسی شی کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہی اور اسے آنکھونکا ٹھہرانا کہتے ہین - زیادہ چرک آنکھون مین جمع ہونا اس طرح کہ پونچھتا جاے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہی - اور خشک کیچڑ آنکھون سے برآمد ہونا ردی ہی ایسا چرک آنکھ مین بوجہ عجز قوت غریزی کے انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہی اور اسی جہت سے بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زور گھسی جاتی ہی اور چبھتی ہی اور اُسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہی - یہ امر ممکن نہین ہی اگر تجویز کیا جاے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہی پیدا ہوتا ہی بوجہ اُسکے کہ طبیعت اُس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہی اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہی اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہی اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہی - منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہی کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالہ کے پڑے اور آنکھون کے کوئے مین جاکر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہو جاے اور اسی طرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے سے پر پہونچکے جا جاکر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہی - آنکھ کا سرخ شدید ہوجانا اور سُرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہی اور دلالت کرتا ہی کہ دماغ مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہی اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت ردی ہی - آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آئے خواہ آنکھون کا بڑا ہو جانا اور بتادیں کا سامنے

زیادہ پیدا ہونا دلیل جنون ہی اور اکثر تباریح یعنے چمکتے ہوئے تینگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین - پلکون کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہی - پلکون کا خشک ہونا علامت ردی ہی - اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اُسکے قریب انگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہی اور قاتل ہی - آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہی - بعض اطبا نے کہا ہی جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ پڑے دسوین دن پھنسی پڑنے کے مرجائیگا اور شیرینی کی خواہش اُسے زیادہ ہوتی ہی وہ **علامات جو ناک سے ماخوذ مین** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اُسمین زخم پڑجانا علامت ردی ہی - ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہی ناک خواہ نتھنون مین لگاکر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ملائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہین خود بخود ناک مین بوے مشک یا گھی اور مکھن خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہی زردپانی حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہی - عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہی - ناک کے زخمی ہونے خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہی - ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اُسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہی حالانکہ اندر پپڑی وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہی ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہی **علامات جو احوال کان سے ماخوذ مین** کان کی لو خشک ہونی اور اُسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی کگر خواہ باڑھ سمٹ جاے ردی ہی - کان کا میل جب کڑوا نرہے اور میٹھا ہوجاے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہی اور قدماے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے اُنکے نزدیک مہلک ہی - کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہی اور قاتل ہی لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہوجاے اُسوقت ہلاکت سے امن ہوتی ہی اور یہ حکم اکثر واسطے مشائخ کے ہی اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور ریم کے مرجاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت پیسنا حمیات حادہ مین یا خالی منھ دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہی علامت ردی ہی بعض اطبا نے کہا ہی جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہی کہ اُسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حرارت شدید ہی اور مادہ لزج جو دیر مین متحلل ہوگا پیدا ہوا ہی - ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اُسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہون علامت اچھی نہین ہی - دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہی کہ بیشتر منذر بجنون ہی اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض یہ ہی ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنے جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت پیسا کرے اور اسکی عادت یہی ہو اسکی نسبت یہ حکم نہین ہی - دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہی خصوصاً وہ دانت جسکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور منھ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہی - منھ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہین - اگر ابتداے مرض مین منھ خشک اور

اور منہ میں خشونت پیدا ہو لب انکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہے خصوصاً چودھویں روز یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری لو آئی منہ سے
امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر ۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی
نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ میں زبون ہے ۔ دونوں ہونٹھ کا کھینچ جانا حمیات حادہ میں افراط التہاب پر
دلالت کرتا ہے ۔ اور سمٹ جانا اور دونوں کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان بیچ حمی حادہ میں سیاہ انگشل
سیاہ ہنے کے اٹھ آئے خواہش دانہ رندی کے پس موت قریب ہے اور اسوقت خواہش تیز چیز ونکی خواہش کی تمام زیادہ ہوتی ہے ۔ خشونت
اور سیاہی زبان دلیل بہ امر کی ہے مگر زبان کی خشونت میں کچہ تامل کرنا لازم ہے شاید اسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو ۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ زبان کا خاص اغالب ہے مرحال میں رنگین ہونا کچہ لازم نہیں ہے جبتک جو ہر اس خلط کا خواہ اسکا خرچ بخاری بعض اعضا سے
مشارکت سے پہنچنے والا نہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ کا راہ تک
وقت غیر روز بحران کے ردی ہے ۔ اختناق بدون برآمد ہونے کف کے خفیف ہے اسلیے کہ زیادہ یعنے کف برآمد ہونا اسوقت ہوتا ہے کہ قلب
میں زیادہ گرمی اور خشونت اسقدر ہو پہنچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا
باستوا و انتظام ممکن نہو اور زیادہ وقت ہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات
اسی ... سے ہوتا ہے ۔ باعث گرمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب ہوجاتی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوا سے
ترویح کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اسکی جانیکی راہ مسدود کردیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا باافراط ہوتا ہے
باعث وقوع حیات کا نہین ہوتا ۔ اسی طرح گردن مین ٹیڑھ ہوجائے تاکہ اسکی وجہ سے لقمہ یعنے لقمہ اتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے
پیدا ہو یا بوجہ شدت ورم کے ہر حال اس سے زیادہ آفت اور سرعت مین اور نہین ۔ اسی طرح اتر نا لقمہ کا بدشواری دلیل زبونی حالی کی ہے
اسی طرح انچھو آنے کہ پانی ناک کی طرف چڑھ کر نکل آئے اور ہر وقت تھوک کا تھوکنا پڑا جایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور یہ ہین علامات
جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسی طرح
معدہ میں التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت تپ کے ردی ہے علامات جو اعضاے تنفس سے ماخوذ ہین
تنفس ... سانس امراض حادہ مین ردی ہے کیونکہ اسکی دلالت موت ... حرارت غریزی ... سکتی ہے ۔ اسی طرح مختلف سانس بھی ردی ہے ۔ اور جو
سانس ... دینے والے کی سانس کے ہے کہ رک جاسے اور مستفناق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے ۔ اسی طرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے
پیدا ہو وہ ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے ۔ جو لوگ کہ انکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے
اسوقت انکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس انکی بہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے علامات جو رگونکی صورت اور رنگ
سے ماخوذ ہین ۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور جنبہ گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے ۔
جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین انکا رنگ طاؤوسی اور ارغوانی مائل بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور
اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجائے نہایت ردی ہے علامات روبہ جو استرخاے بدن اور بری طرح لیٹنے سے
ماخوذ ہین بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو اعضا
مین جمع ہو اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہی اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہون انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور نحافت سے نہین ہوسکتا ہی
جیسے بعض لوگون کو گمان ہوا ہی اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہی بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہی اور احشا اخلاط سے ملو اور پر ہوتے ہین
اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہی عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہی بلکہ علامت تمام و کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہو چکی۔

علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ مین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف
عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اترے اور جب اُسے اچھی طرح لٹائین خواہ
عمدہ طور سے بٹھائین پیٹھ کے بھل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادے
اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اُسکی ہو۔ مگر اس بارہ مین ایک
بات کا لحاظ بہت ضرور ہی کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن انکا بھاری ہوتا ہی اور اُنکے جسم مین استرخاہت جلد پیدا ہوتا ہی اور بوقت صحت بھی اُنھے
یہی پسند ہوتا ہی کہ ہر وقت اسی طرح سے لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اُسکی ہمیشہ سے ہوتی ہی تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو علامت
ردی سمجھنا نچاہیے۔ خواہ اگر کوئی درد لیا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی بھل آرام نملے اور کل نپڑے تو اُس شخص کی بھی استلقا
نوعت عظیم نہین ہی۔ جو کوئی کسی طرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اُسکی عادت زمانہ صحت کے مخالف
ہو نہایت ردی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہی یا اُسکے احشا مین اخلاط کی کثرت ہوتی ہی
خواہ یبس اور ثقل اخلاط کی وجہ سے ضعف اُسکے عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہی خواہ کسی اور وجہ سے عضل اُسکے ضعیف ہوتے ہین۔
اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہی اور اکثر
یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہی کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہی خواہ اور آفات اعضاے تنفس
مین پیدا ہوتے ہین جسکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہی۔ آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار
کی طرف منھ پھیرکے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہی پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہوتی ہی یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو۔ اضطجاع رطب علامت محمود ہی اور اُسکے معنی یہ ہین کہ جوڑ بند مریض کے باسانی دوہرے
ہوسکین اور حرکت مین تکلیف نہو **علامات جو جلد سے ماخوذ مین** اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاسے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت
سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اسی طرح الگ رہے علامت ردی ہی۔ اگر جلد سے بخار گرم بوقت تنفس باہر کے برآمد ہو یعنے سانس
تو ٹھنڈھی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہون دلیل ہلاکت کی ہی اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہی کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جاے
علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسی طرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست
آتے ہون علامت موت کی ہی خصوصاً اگر باوجود اُن علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو۔ شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہی۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثلاً ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے
اُس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اُس سے زیادہ نیچی ہو جاے علامت ردی ہی۔ اسی طرح ملمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب
اُس جانب کے زبون ہی۔ مراق کا پھولنا اگر ریحی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہی کہ اندر اُس
پردہ کے ورم ہی مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہی بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہو گئے ہین اسلیے کہ اگر جاں

مراق مین ورم ہونا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد خراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع خراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہین خصیتین کا کا نرم ہو جانا دلیل بد ہے اسی طرح ورم پیدا ہونا انمین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہین اطراف مین علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہین بعض بنظر کیفیت اطراف کے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسی طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجائے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے بود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤن کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشئی رنگ دفعۃً زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ بنفشئی ہونے کے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشئی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کے اور نیز بہ نسبت سرخی کے بدتر ہے۔ اور باینہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہین بیش ازین نیست کہ وہ ساقط ہو جاینگے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کر وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسی وقت نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز سونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اس مرض مین جسکے پیچھے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے علامات جو ہاتھون کے کام لینے سے دریافت ہون کپڑے کے ٹکڑے چنا خواہ بھوسے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شی چنتا ہو خواہ دیوار سے کچھ کھجلاتا ہو علامت ردی ہو اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا طرف دماغ کے ہو کہ اسوجہ سے شاید جو دشمن نظر آتی ہو جب وہ بخارات آنکھ خواہ رطوبت بیضیہ کی طرف آتی ہین علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون وجع شدید احشا کے جیسے حادہ مین علامت ردی ہو کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا خراج احشا پر کرتی ہو۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاوے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہو علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین صوت قوی بہت جید علامت ہی اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہو اور خلاف اسکا ردی ہو سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہو اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہو اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہو خواہ آہستہ دلیل ہو کہ تخیل جو سبب کلام ہو وہ جاتا رہا ہو مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ مرد گویا کا چپ رہنا ابتداے سبات وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر جو اوپر مذکور ہوئے ہین دلالت کرتا ہو۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتداے ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہو علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سرعت حرکت اور حرکت ہذیان خواہ ہنسنے مین دھک وحرکت ہو بہتر ہو اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہو علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہو اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہو جو مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہو۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہو کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہو مگر ذات الریہ مین اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہو اسلیے کہ اس مرض مین اکثر سبب خناق اور ضیق نفس پیدا ہو اسی وقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہوکر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہو۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہوجانا حضور موت پر دلیل ہو۔ اگر رعشہ بحرانی ہو علامت ردی ہو اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہین ہو علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح پر ہوتی ہو کہ طبیعت اعصاب عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہو پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین خفیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور رقیق ہو اس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو مذکور خفیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہو پھر اگر بدن انتقال بحران طرف برودت کے ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہو اسوقت وقوع تمدد اب وغیرہ کا ردی نہین ہو کیونکہ اکثر [illegible] بھی ہوتی ہو کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہوتی بوجہ ضعف کیف کے بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہو چندان دشوار نہین ہو علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین اکثر خواب مین بیمار وہی اشیا دیکھتا ہو جو اسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہو وہ خواب مین یہی دیکھتا ہو کہ حمام مین داخل ہوا ہو خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہو علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا برطرف ہوجانا امراض مزمنہ مین ردی ہو اور امراض حادہ مین بھی ردی ہو مگر اتنا برا نہین ہو جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہو کہ علامات شہوت فساد اخلاط پر

غالب

دلالت کرتا ہی خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہو جاوے دلیل بد ہی خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پیاس باطل ہو۔ ذکر اُن احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین۔ یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز بحران سے پہلے برا ہی اور اسی طرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جاوے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہی اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہی یعنے کثرت مادہ کی دفع ہو جایگی۔ اور مجملاً یہ حکم ہی کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ محمود نہین ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہی اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہی اسواسطے خود ایک مرض مستقل پرخطر ہی بغیر طلیکہ اسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہی اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہی اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض مین مرض کے پیدا ہوتی ہی دلالت کرتی ہی اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہی منجملہ علامات رداءت یرقان کی یہ ہی کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برآمد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہی پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا ایسے انداز تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہی علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنی بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداءت زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تب بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ یہ بھی بری ہی۔ جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اور پختگی انکی قیح اور ریم سے نہو وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر پیدا ہون اور نہ پختہ ہو اور انکے تحلیل کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداءت یقینی ہی اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خراج کی طرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہی اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہی اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہی۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے وہ بھی ردی ہی مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہی اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور یہ بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کے خوگر ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی انکے برآمد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین انکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین علامات جو پھوڑون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برآمد ہون بہت بد علامت ہی اور اگر یہی نہو بہ ٹھہر جائین خواہ جوشش اور بثوران انکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دو تیسرے روز مریض مرجاویگا۔ بدن کے زخمونکا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہی مگر زردی سب مین کمتر اور سبکتر ہی۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر مریض کے زانو پر کوئی شی مثل ملوے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجاویگا اور اگر بعد برآمد ہونے اُس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اسکی موت کی علامت یہ ہی کہ عرق سرد بدن سے نکلے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو اجین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شی مثل تخم بیدانجیر کے نکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن مین حصف بھی یعنی سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجائین پس مریض کی خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہو گی اور بیسوین روز مرجاتا ہی۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین انکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا۔ یہ بھی کہا ہی کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو تھے روز مرجاے اور گرانی سر او سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہی پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی اس ورم مین مواد امعا مین اسقدر لستہ ہو جاتا ہی کہ شبیہ بعض احجار کی ہوتا ہی علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ مین لرزہ جو مکرر بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزے کا آنا بلحاظ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہوا اچھا نہین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہی جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اسکے تپ مین سکون پیدا نہوا اور اگر استفراغ لرزے مین باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط تم ہی مگر غالب اسقدر ہی کہ طبیعت اسکی دفع سے عاجز ہی اور یہ علامت ردی ہی - اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہی اُسکی نسبت قول فصیل اور حکم جزی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہی خواہ کسی اور وجہ سے حکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور مفید ہی اسہال یا قی وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہوا اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اُسی کو نکالنے اور بسہولت واقع ہو اور اسکے بعد خفت پیدا ہو - خلط کے تمام و کمال نکلجانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہون اور استفراغ ردی وہ ہی کہ بطور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برآمد ہو خواہ محض خلط بد ہون اور فضول کے دفع ہوا اور یہی حکم قی کا بھی ہی - اگر استفراغ ہو کر کمی کرے واجب ہی کہ اسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجاے - اگر افراط استفراغ مین ہوا اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہی اسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا - استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہی کہ طبیعت دفع کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دلالت موت پر کرین گے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہی امراض حادہ اور مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام جلدہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد و دافعہ کے اور استرخاے قوت ماسکہ کے ہوتی ہی یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہی - عرق کا یہ بھی دستور ہی کہ اگر پوچھا جاے خوب اور ادہ ہوتا ہی اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہی **بیان اُن اعضا کا جنمین عرق زیادہ** برآمد ہوتا ہی اور جنمین کم جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہی اُسی مین عرق زیادہ نکلتا ہی اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اُسمین عرق بھی کم برآمد ہوتا ہی اور اسی طرح جس مین اسباب ضیق مسام پیدا ہون اُنمین بھی عرق کم نکلتا ہی اسی طرح جس پہلو پر مریض سوتا ہی اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہی اور مجاری ادھر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اُدھر نہین ہوتی ہی لہٰذا اُس طرف سے پسینا نکلتا ہی - بیشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اُنمین مین عرق زیادہ برآمد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنی سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہی بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہی **بیان اُن وقتون کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہ بھی وجہ ہی کہ اذیت نفس کی نوم مین سخت ہوتی ہی اور بیام محرک مواد کا بطرف باطن سکھ ہی بقراط نے کہا ہی کہ عرق کیثر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہی کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہی کہ اسکا تحمل بدن پر دشوار ہی اور

آنکھ

مقدار عمل سے زیادہ - پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اُس شخص کا محتاج استفراغ کا ہی - اور سبب اِسکا یہ ہی کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اِسکے کہ مادہ مین کثرت ہوا ور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہین نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہی جیسے امتلاے قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اُسی وقت پیدا ہوا ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہی اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اِس امتلا کو دفع کر دیتا ہی یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنے فضول غذای سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلاے ہوئے ہون اور اِس امتلا مین جبتک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے نکیا جاے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسے امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہی اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شی فاسد ہوتی ہی اور اخراج مین اُسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہی تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہی اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پونچھتی ہی اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہی ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہی پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہو گا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہی یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے ذکر اُن ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہوا اکثر امراض مادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز برآمد ہوتا ہی اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسوین خواہ اکتیسوین یا چوتیسوین روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہی وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ ملمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہی اور بذریعہ رنگ کے اُسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہی اور چکھنے سے اسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہی اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدبو ہی یا خوشبو وغیر ذٰلک اور قوام اُسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہی اور مقدار اُسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہی اور محل عرق سے مثلاً پیش اور پشت اِس امر کو ظاہر کرتا ہی کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو مین ہی - اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہی کہ ابتداے مرض ہی خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اِس بات پر دلیل ہی کہ بعد پسینا برآمد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہی یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہی اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہی علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے ہو بہت ردی ہی خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بغشی ہوتا ہی اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہی پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہی کہ موجودہ غشی پر دلیل ہی علاوہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے - پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہی اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہی رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہی پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہی اور حرارت غریبی کی وجہ سے ان رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہی پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہو جاتی ہی بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتے ہین - عرق جو رُک رُک کر نکلے ردی ہی اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہی بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہی بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہی۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین نہو علامت جید نہین ہی پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہی اگرچہ تمام بدن مین عرق برآمد ہو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن مین اگر ابتداے مرض مین برآمد ہو ردی ہی کثرت ملوہ پر دلالت کرتا ہی۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہی۔ اسوقت عرق مین باوجود رقت کے اسکی رداءت بہ نسبت اس عرق کے رداءت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہی اکثر ابتداء عرق کی ہوکر بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہی اور تپ مین طول ہوتا ہی اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہی بلکہ ردی ہی اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہی جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہی کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شی تھی کہ اسکی حدت لوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شی نکل گئی اور اور اسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ مادہ کثیر یہ ایسا نہین ہی کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے۔ جسوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زبون ہی پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی۔ عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہی وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن مین برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اسکے قریب جودت اور خوبی مین وہ عرق ہی کہ اگرچہ تمام بدن مین برآمد نہو مگر اسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو خلاصہ یہ ہی کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہی یا انتہا اور انحطاط ہی اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہی اور انھین امور پر مدار حکم کا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہی اسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہی بجہت بقایاے مواد کے اور اگر فصد خفیف اسکی کیجاے کچھ قباحت نہین **علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہین** نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہی اور غزالی بروقت ضعف کے ردی ہی۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہوکر تدارک اس ضعف کا ایک نبض واحد سے ہو نہایت قوی ہو اس طرح پر ہوکہ یہ نبض قوی متصل اور نبضہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہی اور ردی ہی۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہی ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر پھوٹنے کے** سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو اور اورام ہو زیر شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی۔ سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہین ہی ہان اور جو ورم ہی اسمین رعاف اسی نتھنے سے ہوتا ہی جو عضو متورم کے سیدہ مین اور قریب پڑے۔ اور حمیات محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہی۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہی کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہی۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہی اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہی جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر چوتھے روز واقع ہوتا ہی۔

مگر تیسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز بانیک ہوتا ہی۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جاے کہ رعاف تعدیہ نہو گا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہی بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہی آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہی خواہ محجمہ شراسیف پر اُس طرف جس نتھنے سے رعاف ہو رہا ہی لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہی جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہی مناسب اور لائق تر اورام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ سینہ اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور بہت دنون کا ہوگیا ہو اُسمین امید ریم پڑنے اور پھٹ جانے کی ہوتی ہی اور بحران بذریعہ رعاف اُسکا نہین ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران۔ ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ مین ہو اور ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل بُرا ہی اور اکثر ردی رعاف وہی ہی جسمین خون سیاہ بر آمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہی خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف چودھوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہی جو طاق دنون مین واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین** چھینک اگر زمانہ منتہی مین آے بہتر ہی اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہی یا کسی خلط لذاع پر احکام براز کے کتاب اول یعنے فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہی اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہی بسبب براز کے کرنا ضرور ہی۔ اور یہ بھی **جاننا ضرور** ہی کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر بر آمد ہوتا ہی اُسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہی۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد النضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اُسمین علامات محمود بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہی اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہی اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہی۔ سواے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہی۔ براز متعفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اُس براز کے ہو جو بوقت دلالت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنے فضول براز کی دفع کرتے ہین الغرض ایسا براز ردی ہی۔ زرد براز جس پر صفراویت غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہی اور غیر جید ہی اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہی کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہی اور یہ دلیل جید ہی کہ براز مراری بکثرت نکلجاے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہی۔ اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اُس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہی اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی ردارت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہی۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہی اور یہ دلیل ردی ہی مگر مہلک نہین ہی اسلیے کہ دسومت کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہی اور جس وقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کے ظاہر ہو اور زردی پراگندہ ہو جاے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہی۔ جس اسہال کے براز مین گرد براز کے ایک شے رقیق بیٹھ جاے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہی اور اُسکا

خاصہ ہے کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برآمد ہون جمیع امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہین** قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدیدہ کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر قے صرف یعنے ایک ہی خلط کی ہو اسی قدر ردی ہوتی ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قے سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے مثلاً رنگ قے کا سپید مائل ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتین یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص۔ اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اینکہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاے حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شی ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایکمرتبہ قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برآمد ہون وہ قے نہایت ردی ہے۔ بدبو قے ہر طرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کی قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کر دیے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ انکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور ہوتے ہین۔ پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے بنائے جائین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مین ردارت شدید نہو مگر باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا۔ اسی طرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ ابتدا تا انحطاط اسی حالت مین گذر جائین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے۔ کبھی بول امراض وبائی مین جودت اور قوام اور لون او رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب بہلاکت پہونچ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین و نیز دیگر علامات ردارت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایکمرتبہ حبس بول اسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کر دی ہے۔ اسی طرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ ہنوز بدشواری نضج کو قبول

کریگا - پس اگر حمیات حادہ نہون بلکہ خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی سند بطول مرض ہوتی ہی علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین رقت بول کی کبھی مثل مرض دیابیطس کے ہوتی ہی اور اسوقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہی اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہی اور باسانی دفع ہوتا ہی اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہی جو خروج مادہ کو مانع ہی اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہی اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پی در پی آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول یکسان رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جملہ آور دماغ پر ہوتے ہین پس اپنے افعال سے معطل ہو جاتا ہی - اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی مین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول اورام اعضاے زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آیندہ مین کیجاتی ہی اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شی مطعوم اور مشروب سبب اس رنگ کی ہی خواہ جو خلط کہ اسکا رنگ بول مین ہی اسقدر قوی ہی کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہی اسلیے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا علامات جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہین جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجائے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور تپ مین احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہی - بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہی اسلیے کہ یہ امر حبس مادہ پر دلیل ہی و نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہی - بول غلیظ با کدورت جسمین کوئی شی تہ نشین نہو اور اسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی یعنے حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہی - بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم بیشتر بحران حمیات اعیائی یعنے یعنی وغیرہ کا ہوتا ہی خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو بمخالفت جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہی - پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہی اسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہی اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہی اسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہی پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کمتر اسکا اخراج بذریعہ قی پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہی خصوصاً اگر علامت قی کی نہو اور اسوقت سحج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہی علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے بول کے حمیات مین ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہی اگر بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہی اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ ہر جنس کے مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بول سیاہ جسقدر

مقدار مین کم ہو اسی قدر بُرا ہی کہ دلالت فنائے رطوبت پر کرتا ہی ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو بُرا ہی اگر بول سیاہ
مائل برقت اور لطافت ہو اور اُسمین ثفل متعلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا رہے اور بو اُسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض
حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دیگا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہی کہ رعاف خون سیاہ یہ دلالت کرتا ہی اسلیے
کہ مادہ تیز اور غالب ہی اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہی بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ
با فراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہی اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ (جسمین کوئی شی گول
اور مدور ہی) عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جنبین مین اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض
پر دلیل ہی اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اس طرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہی۔ بول رقیق مائی جو مائل
بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہی۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس
شخص کے برا ہو اور اُسے خواہش طعام کی ہو فوراً مر جائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل یا اشقر ہو جاے اور غلاظت بھی
نمودار ہو اور باینہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ جو رقت سے
بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہی نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہی اور نقصان حرارت اور درستی
ہضم کے ہمراہ خواہ اُسکے بعد خفت اعراض کی واجب ہی اور یہان مفروض ہی کہ خفت نہین ہوتی اسلیے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا
جاے گیر ہوا ہی کہ اُسکا تنقیہ نہین ہو سکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے
ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اُسکے ہمراہ درد سر درد گردن بھی موجود
ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہی مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہی **علامات ماخوذہ حمرت بول سے**
امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اُسکے ساتھ پائے جائین بحران کے جلد واقع ہونے پر
دلالت کرتا ہی اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہی۔ مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہی۔ رقت بول
مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہی۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر
با بوی بد برآمد ہو خطرناک ہی اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدیدہ اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہی لیکن اگر بکثرت برآمد ہو اور
ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل
ہی اسواسطے کہ امتلاے شدید خون پر دلالت کرتا ہی کہ جسمین تیزی اور غلیان ہی اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہی
جو بسبب امتلاے تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہی اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہی اگر اسکا میلان بطرف
دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ نہو اور حمیات اعیائی ہون اسمین اگر غلظ پیدا ہو جاے بعد اُسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تشنج
اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہی قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہی
اور رسوب بسرعت پیدا ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہی اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے
ہوتا ہی فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہی کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہی کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو نیم خام اخلاط
پر دلالت کرتا ہی اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہی خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت ہو۔ بول اشقر حمی حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جاے ردی ہی اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکی طرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہی اور سیاہ ہونا اسکا تیزی
کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت
کرے ردی ہی اور نہایت ردی وہ رسوب ہی جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت دفع مادہ پر
بسبب قادر ہونیکے اجزا چھوٹے ہوئے - ملاست یعنے چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہی بہ نسبت بیاض کے پس اکثر
جسکے بول مین ثفل چکنا ہو تندرست رہتا ہی اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہی بشرطیکہ ثفل ابیض متشابہ ہو اور اجزا اسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ
کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثفل دلالت کرتی ہی کہ اخلاط مرض سے
زیادہ متاثر نہین ہوئے جیسے کہ رسوب جب کہ اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاوین دلالت کریگا کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا
اور مرض نے اسمین کچھ فعل نہین کیا - رسوب جو بطور کف اور ہین کے ہو کہ اسکی سپیدی مین اجزاے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہی
اور خارج حد طبیعت سے ہی - رسوب خام بھی ردی ہی - جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہی اس رسوب سے جسکی
اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہی کہ مرض کا منتہی قریب ہی اور مرض حاد ہی - جس رسوب
سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثفل مفقود نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہی مگر اسپر دلالت نہین ہی
کہ خلط مین نضج بھی ہی بلکہ نضج اسوقت دریافت ہوتا ہی کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آجاے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم
ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جبتک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہی اور مرض بھی ثقیل ہی اکثر
رنگ مین زیادتی بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بحسب الم اور شدت حرارت اور گرسنگی
کے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہی اور ثفل کم ہو جاتا ہی - رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر
دلالت کرتا ہی اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہی اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاے
مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک نہوگی ایضاً رسوب سرخ جو معلق ہو اور اسکو میلان اوپر کی جانب ہو جسوقت لطیف
بول مین پایا جاے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہی اور اگر قوام بول
کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جاے سلامت مریض پر دلیل ہوگا - جو رسوب بشکل پارہ گوشت
کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہی کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہی اور گردہ سے نہین - اور اگر اسوقت
نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو پگھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا - جو رسوب مشابہ مچھلی
کے چھلکون کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے بیٹھے اور ہڈی اندر گون
کو چھیلا ہی - اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے - رسوب نخالی یعنے بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت
کرتا ہی اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہی - اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو
اور درمیان رسوب نخالی کے یہ ہی کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہی علامات

جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہی

اول ان علامات کا جنکی بول سے مذکور ہوتا ہی - بول دہنی وہ بول ہی جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہی لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلیل کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین- ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہی —
خلاصہ یہ ہی کہ رسوب خالص زیتی ردی ہی اور وہ ایسا ہوتا ہی کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے- جسوقت
زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہی جیسا حکیم **روفس** نے دیکھا ہی زیتی مین سب سے بدتر یہ ہی کہ ابتداے مرض مین
ہو اور جسوقت دلائل ردائت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو بعض کے چھٹے روز مرجانے کی خبر دیتا ہی اور بدون
علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعۃً نمود سے متغیر ہو علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین موت پر دلیل ہی اسلیے
کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہی جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو- بول دھنی بیشتر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہی اسلیے
کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہی- جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برآمد ہون اگر اُسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو
علامت ردی ہی پھر اگر سیاہی بھی اِسکے ساتھ ہو بہت ردی ہی- خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون شدت اور احتراق
اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور ان رگون کے جو بنام صداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت
کے ہوتا ہی- بول سپید اور رقیق جسمین زبد یعنی پھین اور ملمع ہو یعنے لکہ ابر سا ہو اور اُسکا رنگ زرد ہو خطرۂ عظیم پر دلالت کرتا ہی
اسلیے کہ اسکے دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہی- بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر کفایت بیان
ہوچکے- بول رقیق اشقر ابتداے حیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظت کے ہوجاے بعد اُسکے تکدر باقی رہے
اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دولون جانب کے تشنج پر دلیل ہوتا ہی
کہ اُسکے بعد موت واقع ہوتی ہی بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت بدون غلبہ
خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اُسمین غلاظت اور نرمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اُسکے
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو- بعض اطبا کا قول ہی کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہی خصوصاً اگر محموم کو
مرض عرق النسا کا بھی ہو **علامات ردیہ** جو کیفیت **خروج بول** سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ مین ہی
دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکرسکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہی اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہوجاے اور دردسر
کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث گزار پر ہی- جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین (جسکے اعراض مین سکون ہی) برآمد ہو دلالت
رعاف پر کریگا- پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہی اور تپ خفیف اور سبک ہو کثرت
امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اُسکا ضعف قوت
ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہی اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسلیے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اُسکی اذیت مین اعضاے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے **علامات ردیہ** جو **بول مین ہوتے ہین** بول مائی اور
اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہی اور جو بول کہ جو اسکے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہی ایضاً جو بول کہ
اُسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اُسپر غالب ہو قتال ہی **علامات ردیہ** اجناس مختلفہ کا بیان بعد یہ کہ انمین سے کون
قتال ہی جسوقت تپ اور نفس لیعنے مڑوڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہی جسوقت نغائر بدن کا ملمس ہین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور قی اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلا ہے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہر کہ اُن سبکی مقاومت کی محتاج ہر اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی - جسوقت حمی لازم مین برودت ظاہر جسم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہر - جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب بہلاکت ہوگا - اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہی پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہر - جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائین خواہ سبز اور صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان مین ورم ہو جاوے - اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ بثور غریب یعنے نئے طرح کے والے پیدا ہون پس موت قریب ہی - جسوقت اطراف شراسیف مین وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باینہمہ آنکھ کی حرکت بری ہو خرابی اور زبون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہی اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہی عرق کثیر اور نبض جسمین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہی - پھر بھی تامل کرنا ضرور ہی کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہی اور یہ ضربان مضر نہین ہی اگرچہ ورم بھی اُسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اُسوقت ضربان مضر ہی - اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اِس اذیت سے مریض کو نجات اس طرح ہوتی ہی کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہی اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہی اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤن کی طرف واقع ہوتا ہی - جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گیے ہین جسوقت ان مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتے - جسوقت کوئی شخص حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسی طرح کا استفراغ بظاہر ہوا اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہوا اور نہ ہواے گرم سے بطرف ہواے سرد کے ایکہی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باینہمہ نبض کی سرعت فوراً مٹ جاوے اور سکون پیدا ہو جاوے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے - جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مر جائیگا - جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہی اور پہلے اسکا بول اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاوے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایساہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہر اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو پہلے اُسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مر جائیگا - کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری سے یعنے آبکامہ جو دوا مرکب ہر اُسکے مانند ہو جاوے اور اُسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بدہی اور ردی ہی - بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اُنکا اثبات بہت دشواری سے ہو سکتا ہی ازانجملہ یہ ہی کہ جب کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن مین ہی ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اُسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور تیز چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جائیگا - یہ بھی کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پہ دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اُسکی آنکھونمین خارش بشدت پیدا ہو چوبیسوین روز مر جائیگا ازانجملہ

جس شخص کے جسم مین دانے مثل مسور کے اُسکی آنکھ کے نیچے برآمد ہون دسوین روز مرجائیگا۔ اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا اور خصوص حلوات شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعتہ عارض ہو اور اُسکے بعد قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہون بعد ازان اُسکی عقل زائل ہو جاے مرجائیگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ پہری مین ترہل یعنے ڈھیلاپن عارض ہو اور اُسمین درد نہو اور اوائل مین اس مرض کے ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجاے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل ملوکے دانے گول اور سیاہ پیدا ہون اور اُسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا پچاس روز اُسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت ایسکے موت کی یہ ہے کہ سرد سینا نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت احشا کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط اور بے قاعدہ کرنے سے اور بحال طول مرض مین نم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی نم معدہ مین آجاتی ہے **علامات طول مرض** کے نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اُس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثقل مین تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو۔ ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسی طرح اگر مرض حادہ مین نفس عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شراسیف منتفخ ہون ایسے کہ دبلے نہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا۔ اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کے پیدا ہون۔ مرض مین طول ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ خوف دلانے والی چیزین اور الام جو بروز بحران واقع ہون اور اُنکے ہونے سے نہ کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتداے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات ہائلہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لیے حرکت کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ اُن استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگے۔ اگر رسوب نضج چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی۔ ابتداے مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض مین پائے جائین اُنکی دلالت قوی نہین ہے مثل اُن علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض پر دلیل ہون۔ اگر ایسے علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اُنکے ظہور کا زمانہ وسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہو اُسوقت حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کسدن تھے اور وہ دن ستدہ کسدن کیواسطے ہے اور جو شروط ایام انذار کے مذکور ہین اُنکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر مین اور اُنکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی ہیات حادہ اور اُن حیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امراض قسم حرکت ہین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نہایت مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاوے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسی طرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات ہائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور انکے ذریعہ سے عجلت القضائے مرض خواہ وقوع تحول دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع ہوگا اور اگر اشیاے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد و لوازم کم اور کیف مین برعکس سابق ہو اور علامات بطور کے موجود ہوں تو مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جاویگا اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاوے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تغیر اور قسم انکی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہی احکام نکس کے نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب سے بادہ ہی جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوا کرتے ہین اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہی بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود با وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو منجملہ ان خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جو اشتہاے طعام اور درستی ہضم کی باعث ہو جاوے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہی جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہی اور اسکے اخراج اور تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ ضاعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہی علامات نکس کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے اتر گئی یہ بحران تام اور جید معلوم ہو جاوے خصوصاً اگر بحران بذریعہ عرق یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہی اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اس طرح کہ غذا ترش ہو جاوے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور شراسیف مین اور نواحی جگر اور طحال مین انتفاخ پیدا ہوا اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک رہے اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہی اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسی طرح اسکا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جاوے۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہی کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسے اعراض ردی روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بر وقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہی اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاوے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہی اگر اسمین کسی قدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جاوے یا خام ہو کہ نہ اسمین تعلق ہو اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جاتا ہی کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہی بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہی بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور انکین اعانت زیادہ ہی نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد انکے زوال کے کسی قدر التہاب حرارت باقی رہجاوے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلے سے پیدا ہون مثل رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہی جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہی خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہی پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہی فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہی یا الم شدید ہی یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہار گانہ سے پیدا ہو جاوے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو۔ برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے مین اسواسطے واجب ہی خیال اس امر کا کہ وہ چیت نہ لیٹنے پائین اور انکے حلق خشک نہوئے پائین **اقسام موت کے جو حمیات مین واقع ہوتے ہین اور علامات کیفیت موت مریض کے** ازین قبیل وہ موت ہی جو ابتداے نوبت مین تپ کے بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہی اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعۃ ہوتا ہی اور ایسے خبیث امراض مین جنمین طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہی بروقت حرکت اولی امراض کے کہ اسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہی خصوصًا اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہی اور حاصل یہ ہی کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہی خواہ جیسے بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے - ازین قبیل وہ موت ہی جو تپی لوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہی - تیسرے قسم کی موت ہوتی ہی جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہی اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو زمانۂ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہی نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہی کہ طبیعت زمانۂ انحطاط جزئی مین گویا بیخوفی کی حالت مین ہوتی ہی اور حرارت منتشر متفرق ہو کر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہی (اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی) اس سے جدا ہوتی ہی اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہی - اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعۃ مرجاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین دور اور قریب بھی ہو جاتا ہی کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہی اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہی مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہی انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہی اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہی انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہی اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہی اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہی جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو لغب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہی - حدیہ مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہی اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہی اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہی یا فقط سینہ مین اور اگر جلد حال نزع مین خشک ہو اسوقت موت بعد عرق کے ہوگی اور اگر جلد اسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی - اکثر موت جو امراض قتالہ مین ہوتی ہی اسی وقت ہوتی ہی جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہی مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج مین تھا تو موت بھی ازواج یعنے جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنون مین ہی تو موت بھی افراد مین ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ غب لازم مین موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہی اور اسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات اور ضعف تحمل حمی کا بعد اسکے پیدا ہوتا ہی اور آنکھون مین تاریکی اور وجع فواد اور قلق بلغمی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہی کہ بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہی اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد - خلاصہ یہ ہی کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہی موت واقع ہوتی ہی خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا - اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہی اور محقق ابھی تک منتہی نہین پہونچا ہی کبھی کبھی واقع ہوتی ہی - اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے جائین انھین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور نپائے جائین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جائین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

۔ پھر اگر باوجود علامات مذکورۂ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین موت کے اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرینگے۔ اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز مرجائیگا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو علامات موت کے بغیر بحران کے ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلۂ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون نافہین یعنے وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکور باب نکس پائے جائین اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہوجاتی ہے اگر تدبیر مناسب بجا لائے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین کیجائے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکے بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہوا ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کے بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بہ نسبت امراض سابقہ کے اضداد مقصور ہوتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی مین نہانے سے زائل ہوجاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہوجاتے ہین اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے کا غذا کا شعور انمین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہوجاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہوجاتی ہے پھر جب انکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہوجاتے ہین جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شی کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذاے ثقیل اسکے بدن پر وارد نہ کیجائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اسکو نافع ہے اور بہت سودمند ہے اور ایسی تدبیر مین مشغول ہون کہ خون اسکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اسے ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین ۔ شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ وہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنے حالت مرض مین جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہاے طعام مین خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے اور اسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو بجز اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذا سے دوائی جو مسہل ہے جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا تسکین
قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذا سے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے
آلوے بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتے ہین کہ فضلہ
اور ان سے انکے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ۔ فصد
کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے اور خون کے اخراج سے یہ بے پرواہی مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور انتشار انتفاخ سحنہ
اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسی قدر بقیہ معلوم ہو کیونکہ اسوقت ہین
اسکا مادہ ابھی کسی قدر باقی ہے اور ہونٹھ مین چھالے برآمد ہون۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد معلوم ہوتی ہے بسبب حرارت خون کے کہ اس مین
کسی قدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر اسکے بعد واجب
ہوتی ہے مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جائے اسمین رفق اور نرمی ملحوظ رہے
اور دفعۃً کوئی تحریک نہ کیجائے۔ دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ انکے بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سودمند بھی ہوتا ہے
کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور طبر اری پیدا کرتی ہے جس ناقہ کو نیند نہین ہوتی اکثر انکے بدن مین تپ
ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے۔ مقتضائے احتیاط جمیع ناقہین مین
خواہ انکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت انکی حالت مرض مین جاری رہی ہے مثل شوربا
اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت
نقاہت مین آنے والا ہے اس دن تک تدبیر غذا سے وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اس روز کے افزائش
غذا مین ایسی کیجائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو ناقہ کہ اسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہوا اور نیز وہ شخص کہ جسکی تپ
سلیم تھی اور ردی نہ تھی انکے حق مین یہی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر نکیجائے ورنہ اسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اسکا حال
ابتر ہو جائیگا۔ اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اسکو فربہی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اسکی باقی ہے
اور جسکا بدن پاک ہو تو اسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ ہو تو اسکے معدہ مین خلا موجود ہے
اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اس سے
زیادہ کھا کر قادر اسکے ہضم پر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اسکے بدن مین پھیلتی ہے یا اسکے بدن مین اخلاط کثیرہ موجود
ہین کہ طبیعت انکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کی طرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اسکے معدہ کی قوت ساقط ہو گئی خواہ تمام بدن
کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہو گئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اسمین امتیاز کر سکے اور ایسے
لوگ مگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر انکا حال یہ ہوتا ہے کہ انکی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اسواسطے
کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے
یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے
بدن مین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو لیکن قوت اشتہا کی اور قوت الہ استمنا یعنے عضو تناسل کی ہو کہ پیدا جس سے طرف تپ کے گیا ہے

ساقط نہین ہی بلکہ صحیح ہی مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنی قم قعر معدہ کی ساقط ہی اور ضعیف ہی۔ مناسب یہ ہی کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور جوزہ ہاے مرغ سے گوشت جدی یعنی بچہ گاو کا کھلائین اور عادت پر اُس شخص کو مقدار خوراک مرغوب غذا مین نہ آنے دین جبتک کہ عروق مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی یبس عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی سحج امعاء پیدا ہوتا ہی بجہت ضعف امعا کے اسی طرح اور ترش چیزون کے استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ اُنکو ہواے مخالف مرض کی طرف لیجائین بہ نسبت اس ہوا کے جہان انکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اس چیز کے ہر وقت رکھتی ہی جسکا خوف عود مرض اس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے امان کی ضرورت ہو اُسکا مقابلہ ناقہ کرسکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب یہ ہی کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھین کہ اُسکے سینہ مین خشونت پیدا نہو۔ حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اُسکا الم ضعیف بھی متحمل ہو جاے اگر حمام مین جاکر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برآمد ہو بیشک اُسکے بدن مین کثرت فضول کی ہی استرہ سے بال ترشنا زمانہ نقاہت مین بھی مضر ہی جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہی تغذیہ ناقہ کا واجب ہی کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اُسکا کیموس جید بنی اور بسہولت ہضم ہو جاے اور بھوک پر اُسکو صبر کرانا ضرور ہی اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہی کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کی مقتضی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی جو تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہی اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہی اور غذاے غلیظ اور کثیف اسکے مخالف ہین طعام کی قسم سے ہون خواہ شرابوں کے اقسام سے۔ سرد چیزین ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہیئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اُسکی تدبیر حرارت اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہی جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اسکا معدہ پر آسان ہو از روے ہضم کے اور مقدار مین اُسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کرسکے اور امعا سے اسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوئی ہی اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر ان مین سے کوئی چیز ظہور ہو اور ناپسند معلوم ہو مقدار کم کردینی چاہیے۔ اگر دفعۃً امتلاے معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہی اسی طرح یہ بھی واجب ہی کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہی۔ ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہی کہ ہوا اسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن چڑھے۔ لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنی مثلاً بھوک سے بے طاقت ہو اُسوقت واجب ہی کہ اُسکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جب سے شکم سیر نہو۔ بہت سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہی اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہی اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہی اور ہمنے ایسا دیکھا ہی کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مرگیا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے جونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہی اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور اشتہا کم ہو جاتی ہی۔ کبھی بسبب امتلاے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہی کبھی بجہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہی ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہی کرنی چاہیے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہی خصوصاً جبکہ اُنکی

اشتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدے کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہی مزرنج کا جو سرکہ مین ہی اُس سے امان ہوتی ہی اور ادویہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص دسد وغیرہ اُنکے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہی **حرکات مرض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتدا و حمیات مین مفصل بیان ہو چکی- اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہاے مرض پر دلالت کرتی ہی اور کبھی درد کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہی یہ دلیل ہی انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہی اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہی اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہی **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوسرے بحران کے ابتداے مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہی وہ زمانہ ہی کہ مریض اسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور رہلیہ حمیات مین دریافت کرتا ہی اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہی اور بستر پر مجبوری بسر کرتا ہی اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہی اُسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے- ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا انھین حمیات مین ظاہر ہوتا ہی جو دفعةً عارض نہون اور جو حمیات کہ دفعةً عارض ہوتے ہین اُنمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہی جیسے بعض نہو مین کی تپ دفعةً شروع ہو جاتی ہی اور ابتداے تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہی اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اُسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پانون ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہی خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تپ شروع ہوتی ہی ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہی ہمارے نزدیک راے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہی کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہی جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبیعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہی اور ابتدا تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہی جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسی طرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہی- اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہو از روز ولادت حساب نکرنا چاہیے کہ محض خطا ہی گو اسکے قائل ایک قوم ہین- اور اکثر زنان حوامل کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہی **بیان سبب ایام بحران اور اُسکے دورون کا** اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی رطوبات عالم مین پھیلی ہوئی ہی کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات نے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہی خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جیسی مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہی اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہی کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہی مد یا پانی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہی اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہی اُسی قدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہی تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاے اُسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہی جب ماہتاب پندرھوین تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہی جذر یعنے کشش اور کمی پھیلاو مین شروع ہوتی ہی پھر جب چاند چھپ جاتا ہی آخر مہینہ کے ایام محاق مین اُس وقت انتہا کو باقی ہو نکر جہان سے مد شروع ہوا تھا اس قدر کم ہو جاتا ہی اور پھر جب ماہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہی دوسرا

شروع ہوتا ہی اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا پیہم چلا جاتا ہی ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اِسی طرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہین انکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہی اور روزانہ جذر اور مد کا طریقہ اور ہی جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہی۔ دوسرا تجربہ تاثیر لنور قمر کا یہ ہی کہ حیوانات کے سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہی حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہی اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین۔ تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درختہاے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر ہونے مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہی اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہی بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے۔ بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ یا اُس وضع کے پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہی یعنے ایک سواسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا تو نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا وہ دن ہی کہ قمر وضع تربیع پر اس نقطہ کے پہونچے یعنے نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبداء تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا ٹھہریگا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہی کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہو جاے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $29\frac{1}{2}$ روز یعنی انتیس روز اور نصف الیوم ہی جو ساڈھی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہی تمام ہوتا ہی اُسمین سے ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام محاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہی اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث الیوم کا ہوتا ہی جو برابر ہی $2\frac{5}{6}$ دن کے یعنے دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمیناً ہوتا ہی بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہیگا یعنے $26\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف $13\frac{1}{4}$ یعنے سوا تیرہ روز یعنے چودھوان روز بحران ہی اور اسکا نصف $6\frac{5}{8}$ یعنے چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنے ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $3\frac{5}{16}$ یعنے تین دن اور پانچ سولھوین الیوم کی یعنے چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اُسکا ہی۔ اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہی یعنے وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث الیوم کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس دن سے تنصیف شروع کرتے ہین پس اُنکی تنصیف اسطرح پر ہو ستائیس کا نصف $13\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف $6\frac{3}{4}$ اور اُسکا نصف $3\frac{3}{8}$ ہے۔ پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہی کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $3\frac{5}{16}$ ہی اور حساب دوم $3\frac{3}{8}$ ہی پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ $\frac{3}{8} = \frac{6}{16}$ اور $\frac{6}{16} - \frac{5}{16} = \frac{1}{16}$ یعنے سولھوان حساب دوم مین زیادہ ہی لیکن اس دوسری راے مین کسی قدر تعصب اور اصرار بیجا ہی اسلیے کہ اکثر تیرھوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہی اگر ساڈھے تیرہ روز تنصیف مال ٹھہرین تیرھوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہی۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ازمنہ اور اوقات ہین کہ انمین اختلاف عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صحیحہ کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انھین کا نام ہی اور ادوار کبھی خواہ ادوار اور بینات کہلاتے ہین جب وقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنے روز بحران کا تسلے اور اور وہ صالح ہو اور عامی نہو بر وقت انتہا اُس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر
بروقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہو گا اس سے فساد اور زبون حالی مرض کی واضح ہوگی - جو امراض خواہ اعراض
مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین انکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہی اگر اندازہ مقدار کرنا بحران کا ان
اوقات مخصوصہ مین ایک مشکوک امر ہی اور اس تجربہ مین گنجایش بحث اور منع کی زیادہ ہی اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر
کما ینبغی قائم نہین ہوسکتی ہی لیکن طبیب کو مناسب ہی کہ جو شی کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہو اسی پر مدار معالجہ اور علاج
کا کرے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے درپی نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے تک پہونچاتا ہی
اور طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہی بلکہ واجب ہی کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قایل اور معتقد بر سبیل تجربہ ہوجاے
خواہ مسئلہ بحران اور تثلیث اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دل مین شک باقی رہے پس بنظر ضرورت
حالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہین کہ اگر اسکو دونا
کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اسکی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاے
اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمری بعد نقصان ایام
محاق کے فرض کیا گیا ہی - مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ انکے تضعیف سے
(بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہی) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ رابوع جن
امراض کے واسطے لائق ہی جب اسے دوچند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہی اور اسکا
ساتوین بھی ہوتا ہی اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہی اور تیسری تضعیف مین اٹھائیسوان
روز پیدا ہوتا ہی وہ بھی یوم بحران ہی مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہی کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے ہی برابر بحران کا
دن ہی اور دونون دورہ جو ارابیع اور اسابیع کے ہین عشرینیات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف ہر ایک دورے
کی بحران نے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جزر صحیح $\frac{1}{4}$ ۲ مین واقع ہوا ہی اسکی رعایت کرنی پڑتی ہی اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس روز
مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کے شمار نہین ہوتے پس رابوع پہلا پورے چار دن کا معدود ہوتا ہی اگرچہ فی الواقع
$\frac{6}{16}$ ۳ خواہ $\frac{5}{16}$ ۳ ہی مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہی کہ وہ ساتوان دن قرار دیا جاتا ہی کیونکہ دوچند $\frac{3}{16}$ ۳ کا =
$\frac{12}{16}$ ۶ یا $\frac{3}{4}$ ۶) چھ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہی اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہی کیونکہ $\frac{3}{4}$ ۳ + ۱ ۳ = $\frac{1}{8}$ ۱۰-
یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دور کی رہی سہی کسر نکل جاتی ہی اس طرح پر کہ روز
یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران روز چہاردہم ہوتا ہی اور اسوقت بوجہ کسر مذکور کے
آخر رابوع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین جسمین سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہو جاے اور چودھوان دن
بہ حساب رابوع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہین پانچوین بحران
بیسوین روز پڑتا ہی اسلیے کہ چوتھا اور گیارھوان روز مشترک شمار کیا گیا ہی اسکے لحاظ سے دو دن ادھر ہٹائے جاتے ہین ورنہ
اٹھارھوین روز پانچوان ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہی ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۵+۶+۷ دوسرا بحران ہی

یہ بحران موصول ہی اسلیے کہ آخر روز بحران اول اوپہلی روز بحران دوم کا مشترک ہی بعبارت ان ۸+۹+۱۰+۱۱ تیسرا بحران ہی اور یہ
بحران منفصل ہی یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہی پھر ۱۱+۱۲+۱۳+۱۴ چوتھا بحران ہی اور یہ بھی موصول ہی اسلیے کہ
روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہی پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے یعنے چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونون پانچوین
بحران مین اضافہ کیے گئے اسوجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہی اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہی موصول نہین ہی رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ
جاری ہوا ہی کہ رابوع اول اور دوم موصول ہی اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہی اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہی پھر تیسرا اور
چوتھا موصول ہی اسلیے کہ ساتوان روز دونون مین شمار کیا جاتا ہی پھر جب چودھوین روز سے بڑھکر پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہی آپمین
اطبا کے اختلاف واقع ہی افاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کے ابتدا مین پانچوین دورہ کے
چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح پر ہوتی ہی کہ سترھوان روز دو رابوعات یعنی پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہی اسلیے کہ چودہ سے
بیس تک شمار کرتے ہین ۱۴+۱۵+۱۶+۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷+۱۸+۱۹+۲۰ رابوع ششم ہی اور خلاف قاعدہ یہ ہی کہ چودھوین روز کو مفصول کرنا چاہیے
اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع مفصول پڑھتا چلا آیا ہی اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہی اگر تیسرا سابوع مفصول ٹھہرایا
جاے اور اگر دو سابوع منفصل ملکر تیسرا موصول قرار دین بیسیوان روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے حساب
سے بیسوان روز بحران قرار دیا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین
اور سابوع سوم موصول ٹھہرائین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدے کی رعایت
کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ رابوعات
کا اسطرح پر ہی کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور یہ رابوع منفصل ہی کہ بہ نسبت ابتداے مرض کے رابوع ہفتم ہی
اور تیسرا رابوع منفصل ہی اور اسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہی اور سابوع چہارم منفصل ہی اسکے بعد اکتیسوان
روز رابوع نہم منفصل ہی بعد اسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہی اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول
پڑیگا اور وہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداے روز بستم بنا بیستلوم
چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہی اور جب دورے بیس بیس کے دو تمام ہو جائین عمل بحران
خواہ اثر مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہی
اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنے بیس روز بر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام
بحران قرار دیے جائینگے اور اُنکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے پچاس اور ستر وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا
ہین مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا بوجہ ضعف تاثیر کے انکی طرف چندان التفات نہین ہی۔ اور اطبا سواے بقراط و جالینوس کے مثل ارکاغانیس
وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہی مگر منفصل ہی اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل اور
موصول ہی اسکے بعد پچیسوان منفصل ہوکر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہی اسکے بعد بتیسوان روز منفصل اسکے بعد پینتیسوان متصل پڑتا ہی
پینتیسوان نے جو متصل ہی بتیسوین سے اور یہ ملکر اسبوع تمام ہوتا ہی بعض اطبا نے بیالیسوین اور پینتالیسوین کو ایام
بحران سے شمار کیا ہی اسطرح کہ انھون نے دو رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہی متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار مین انھون

سے ناحق بہت کوشش کی ہی اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہی جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہی اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور انضمام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہی بفصل اور وصل مین اُسکو انہون نے قطعاً ساقط کر دیا ہی - چوتھے روز کے بحران جسقدر مین انکی قوت بیسیوین روز تک ابتدائے مرض سے قوی رہتی ہی اسکے بعد ان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہی چوبیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات ہو جیسا بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہی اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہی بنسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم سترھوین روز کی فضیلت پر اور پر اٹھارھوین کے گواہی دیتا ہی بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہی مراد یہ ہی کہ بیسوان روز سترھوین روز کے فضل ہونے پر گواہ ہی بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہی چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودھوین روز سے ہی اور انتہا اسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہی اسی دن سے سابوعات کا شروع ہی جسدن سے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی روز چہاردہم ہی اسکا چوتھا روز سترھوان روز ہی نہ اٹھارھوان اسوجہ سے ظاہر ہوا کہ جسطرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہی اسی طرح سترھوان روز بحساب رابوع کے ہی فصل یوم بحران ہی متن بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسی طرح ستائیس اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہی کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہی اور اسی طرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین - اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہی اگر سلسلہ وار حساب کیا جاے تو غلط واقع نہوگا - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعض امراض کا بحران ساٹھ مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہی اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہی بعض اطبائے ایسا خیال کیا ہی کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہی اور واقع مین یہ دعوے صحیح نہین ہی بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہی کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہولے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ نکس مرض کا ہو کر بعد اربعین کے ہو خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہو جائین اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہو اسلیے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو - اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کم ہوتا ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جنکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی ہی بحران بعد اربعین ہوتا ہی - خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہی - بقراط نے کہا ہی کہ ایام بحران کے جفت بھی بھی ہوتے ہین اور طاق بھی ہوتے ہین - مگر افراد یعنے طاق دنون کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین بقراط اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہی مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارھوان

سترھوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان سے جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط لے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین شمار کیا ہے اسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل ازانکہ تجربہ اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جب یہ کلام بقراط سے صادر ہوا ہے یا انکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین انفصال ہو جاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتی ہین خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبات ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آئندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہر حال ایام ماجوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید انمین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے منذر ہے روز ہفتم کا یعنے اسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لائق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارھوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض صفراوی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ ان امراض مین گیارھوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اُسے مناسبت روز چہارم وہم سے ہو اسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی نہین ہوتی چہ جائیکہ اُسدن بحران تام اور جید کی امید کیجاوے سترھوان روز یوم بحران قوی ہے اور جو دن اُسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترھوین روز کو تئیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارھوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنے جیسے کہ روز ہفتدہم رابوع اول ہے تیسرے سابوع کا اُسی طرح گیارھوان روز رابوع اول سابوع دوم کا ہے ۔ اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور بکثرت امراض مین اٹھارھوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کے چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی بکثرت بحران ہوتا ہے اور اُس سے کم سینتیسوین روز بلکہ سینتیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے ۔ چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور منجملہ چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خواہ اور امراض حادہ اُنکا بحران جلد تر ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارھوین روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے نہ چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر لقات جیسے کہ اگر لزوم مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ

غب کی ساتوین نوبت مین بالخطاط ایسا ہوتا ہی کہ تیرھوین روز واقع ہوتی ہی پس بحران بھی تیرھوین روز ہوجاتا ہی - جن امراض کی نوبت
ازدواج مین ہوتی ہی جیسے سبع وغیرہ انکا بحران بدیر ہوتا ہی اور اکثر ایام ازدواج مین انکا بحران ہوتا ہی - اکثر ایام باجوری رابوعات
کے جو طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ انہین بحران جید اکثر ہوتا ہی یہ ہین ساتوان اور گیارھوان اور چودھوان اور سترھوان - کبھی
دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے
ہوجاتے ہین یعنے ساتوین دورے غب مین سے نجات ہوتی ہی اور کبھی بقاے مرض بزمن مہینون اور برسون مین بموجب شمار ایام امراض
حادہ ہوتا ہی پس حمی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہی جیسے محرقہ سات دن مین اور ان امراض کا انذار ماہا دہ مثل انذار ایام امراض
حادہ ہوتا ہی مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین منذر ساتوین ماہ کا ہوجاتا ہی اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے
واقع ہوتی ہی اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط مین واقع ہین جن ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا وہی ایام باجوری
اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھین ایام مین
رنا چاہیے - لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ نفس مرض سے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا
یا بطور حرکت مادہ باوجود کے خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر
خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ
جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہی اور ایام مذکورہ بالا کے
پہلے خواہ اُنسے پیچھے بحران واقع ہوتا ہی اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قایم مقام بحران بواقع کے نہین ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہی اور اگر
سبب قوی عارض نہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدم اور تاخر واقع نہوتا مگر چونکہ عارض قوی ہی اُسنے وقت
اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کیے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اُسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران
اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہوسکتا الغرض جو ایام کہ انہین بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ رابوع
اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہی اُن ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران
کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کے ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئی اور
یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان - یا تیرھوان ہین - پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنی رابع ایام
کو گھیرے ہی اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارھوین کے واقع ہی - کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہی اولی اور انسب
واسطے بحران کے ہوتا ہی اور یہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت
ساتوین اور گیارھوین روز بحرانی کے - اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونون
ایام درمیانی کے ہوتا ہی جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہی - پہلی صورت کی دلیل یہ ہی کہ گیارھوین
دن کا بحران نوین دن واقع ہوجانا اکثر ہی بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دن کا بحران نوین دن تک موخر ہوجاے اگرچہ یہ دونون
باتین یعنے تقدیم گیارھوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کی نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین قوت اور ضعف ایام
واقع فی الوسط - نوان دن جو یوم درمیانی ہی وہ یوم قوی ہی اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہی اسکے بعد پانچوان دن بعد اسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہی بہت کم نہین ہی اور تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہو جاتا ہی مگر ردی ہوتا ہی اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور ناقص ہوتا ہی اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دنکے بعض باتون مین ضد ہی اول چھٹے دنین بحران کم ہوتا ہی اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہی دوسرے چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہی اور ساتوین دنکا سلیم ہی تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہی اور ساتوین دن بآسانی وبسہولت۔ چھٹے دن کے بحران کا انذار برائی مین چوتھا دن کرتا ہی اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شر کا ہوتا ہی اسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے سکات اور غشی خصوصًا اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہی اور قے سے سقوط قوت اور لرزنا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہی اگر اسدن پسینا برآمد ہو تو عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اسمین بحران استفراغی یہ نقصان ہوتا ہی کہ اُس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہی ۔ بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہی رسوب بھی برے پیدا ہوتے ہین۔ یہ باتین اسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہی۔ اور سلامت اسکی بوجہ عارض نکس کے ہوتی ہی اور جالینوس کا قول ہی کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہی اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن برائی مین مین چھٹے دن کے قریب ہی بیان اچھے اور برے دنون کا ترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہی اور ان دونون کے بعد سترھوان اور بیسوان اور اسکے بعد پانچوان اور اسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور بعد اسکے تیرھوان۔ یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جو ایام قریب با بتداے مرض اور مقدم بنسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین انھین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی اقوی ہی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہی اور جسقدر ابتداے مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہی ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہی

بیان ان دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنے بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنے بطریق بحران

روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح سے ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انھین مین داخل ہی اور تعجب یہ ہی کہ اکثر ایام انمین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہی اور نہ انذار واقع ہوتا ہی

ایام انذار کا بیان

یہ دن وہ ہین جنمین آثار اُن چیزون کے جو دلیل تغیر مادے کے ہین۔ یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہی ظاہر ہوتی ہی یا ان دونون مین ابتداے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہی جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہی اور غرض اُس مقابلہ سے فیصلا اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ بمقابلہ واسطے جھیلنے مادے کے اور اسکے ہیجان مین لانیکے ہوتا ہی تغیر مادے کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے۔ دلائل نضج کے جیسے غمامہ معلق یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہونا۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہی کہ دردسر اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہون پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اسکے بعد جو یوم بحران ہین ان مین بحران ضرور واقع ہوتا ہی پس چوتھا دن اگر اُس مین علامات جید پائے جائین منذر بحران ساتوین دن کا ہوتا ہی اور اگر علامات برے پائے جائین

منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہی خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہی کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین
دن ہو جاتا ہی اور کمتر نوین دن ہوتا ہی مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ
کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہی اور نوان دن یا منذر گیارھوان دن کا ہوتا ہی یا اکثر چودھوین دن کا اور گیارھوان
دن بھی چودھوین دن کا منذر ہوتا ہی۔ اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن
کا منذر ہوتا ہی اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہی اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہی اور
بیسوین دن انذار چالیسوین روز کا ہی جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اُنمین سے تیسرا دن یا پانچوان روز کا منذر ہی
اور اگر بحران ردی ہو تو اُسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہی اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہی اور اگر ردی
ہو لیکن آٹھوین کا منذر ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی۔ کہ دلائل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جس طرح
دلائل بحران مین انحراف ہو جاتا ہی اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہی اُسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہی اور سبب
اس بے ضابطگی کا بعینہ وہی ہی جو بحران کے بحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ
بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اُس مرض کے
مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جلنے علامات بحران
کے جلد واقع کرنے والے خواہ بحران مین تاخیر کرنے والے ہین انھین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین
غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے ہین یا تاخیر ہوتی ہی معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے ایام بحران کی شناخت
کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہی اسی واسطے طبیب پر لازم ہی کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہونے والا ہی تو اُسکی اور طرح کی تدبیر
کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اُسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یہ یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ
اُسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہی اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آئے طبیعت کی اعانت بخوبی ہوکر استفراغ
زائد اور بیجا افراد عارض ہو جاتا ہی اور ضعف پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہی اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت
کو ہی دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض
پیدا ہوکر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہی اور اُسکا ضرر جیسا ہی وہ مخفی نہین ہی شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی
بھی ضرور ہی کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اُنکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاے اور وہ اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت
ایام بحران کا دو طرح کا ہی ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم
کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا لیس ایسا ہوتا ہی کہ
احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اُسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہین کہ اب کونسا دن روز
بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہی اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور
قوت سے امراض کی شناخت ہوتی ہی۔ استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری القضا اور حادی پر ہوتا ہی مثلاً کوئی
مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اُسکا زوال ہو سکے اسلیے کہ اُسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن اُسکا زوال ممکن ہو

خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بالکل ظاہر ہو جائین امید بحران کی ساتوین روز ہو سکتی ہی اور اگر علامت طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہو چکے ہین معلوم ہو گا کہ اسکا بحران ساتوین روز نوبت دینے کے بعد ہو گا اور یہ بھی دریافت ہو گا کہ نجات اس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہو گی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب براقع ہو اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہون امید ہی کہ درمیان روز چہاردہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جاوے - مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہی کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولی ہی اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہی تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہی بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر قوتین جو ہر ایک دن کی ہین - قیاس ادوار سے استدلال یہ ہی جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی دو نوبت ہی اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہی زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہی کہ جن دنون مین آثار بحران پیدا ہوئے انمین سے زیادہ تحمل شدید کسدن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جایگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل مین قوت زیادہ ہو اسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جایگا جسمین مقاسات کم تھے مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اسکے بعد اور کسی دن رعاف خواہ اسہال باقی عارض ہو اسوقت ہم بھی تجویز کرین کے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو برطبق زمانہ بحران ہوتا ہی حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہی بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہو - استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق کا شروع ہو اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہو گا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع ہو اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہی اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہی بوجہ علامات ہائلہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولی ہی - استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کے اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برآمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہی - استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین انمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین تو یقین کرنا چاہیے کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہی گو زوال مرض آٹھوین روز ہو خواہ مین ساتوین روز بحران ہو گا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہو گا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے - یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہی کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین انکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہی اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین انکا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہی انکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہی اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دنمین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہی اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہی اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہی

اور اس قتل کا انذار چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا جو چھٹے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل اور علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین
بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگرچہ حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے انکے
بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ فن تیسرا اورام اور
بثور کے بیان مین ہے۔ اور اسمین تین مقالے ہین مقالہ پہلا۔ اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات
مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہوچکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اسے
لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور انکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو موجب وعدہ کے ہم بیان
کرتے ہین بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو
ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی
خلط کے ہو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے
پیدا ہو اُسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے
پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اُسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنے پتی کہتے ہین اور
اور اسمین ضربان نہین ہوتا ہے۔ جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین
ایسے خراج کی ردارت اور احتراق اگر شدید ہو جاے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انھین خراجات کے اقسام
مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اُس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل
بطرف حمرہ کے ہو اور اسمین ردارت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر ردارت زیادہ ہو
وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے۔ صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفراے لطیف سے
ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اُسکا احتباس اس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اسمین حرافت
بھی ہوتی ہے اور اس ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفراے ردی سے
پیدا ہوتا ہے جو صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکورہ کے کچھ اندر کی طرف ہٹ کر محتبس ہے
اور اسمین کسی قدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل
اسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے
قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان لطیف
ہو اگر اسکی لطافت اسدرجہ پر ہو کہ طبیعت اسے اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور کسی جگہ ٹھہر نہین سکتا ہے
یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ صفرا سے ہوگا
اور داخل اس قسم مین ہوگا جو بنام براقیا معروف ہے۔ یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال بکثرت پیدا
ہوتی ہے اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ مین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے نہ ورم
اور نہ بیٹھے ہوتے ہین اور مدہ انمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ فساد ہمیشہ بوجہ عظیم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہی بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے فساد پیدا ہوتا ہی یہ بھی یہ جاننا ضرور ہی اورام اکثر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اسمین ضربان نہو اسمین قیح اور ریم نہین پڑتی اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اسکا حال تو ہم بیان کر چکے فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو مین کوئی ٹہہ اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور انکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہی نہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار انکی اعظم ہوگی اسی قدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہو اسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نہ تھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہی۔ فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہی اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہیج ہوتا ہی اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام انکے اسباب سابقہ کے پیدا ہوتے ہین از قسم امتلا اور رداوت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض ضعف عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاء اخلاط اور رداوت نہو کبھی اسباب مادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور انکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو۔ کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مسالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہی جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع جالبہ مین اور زیادتی تلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہی اور تمدد اور انتہاے تمدد تا انتہاے ورم کے پیدا ہوتا ہی اور اب اس زمانہ ملتقی مین مدہ جمع ہوتا ہی اگر جمع کے قابل ہی اور اختلاط کا زمانہ اسوقت سے شروع ہوتا ہی جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہی جسکا اختلاط نہو اور نہ اسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور حس و حرکت ہونا لازم کرتا ہی اور تعفن بھی اسی عضو مین پیدا کر دیتا ہی اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہی کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہی اسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہی اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہی کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونون مقدار واحد پر ٹھہر جائین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہی کہ نفخ مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جبتک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کرے گی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بثور دملی جب بیش از حد قریب قریب پیدا ہون خبر دین گے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہی کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور اسکو ہمراہ املتاس کے پلایا جاے علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب مادیسے پیدا ہو اسوقت بدنکا حال دو صورت سے

خالی نہین کہ یا تو بدن اُسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہو یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اُسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس کے کیا جاتا ہی کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہی کہ اخراج اُس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جسنے ورم پیدا کیا ہی اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لطیفہ کے جیسے یہ ضماد ہی کیا جاتا ہی گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور فقط کبھی پچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہین خصوصًا اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اُسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہی پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن مین امتلاے اخلاط ہو اُسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے بہت زیادہ ہوگا بلکہ پہلا استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہی اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے اُسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اُس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاے بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج مین بہ نسبت اس ورم کے جو بہ نسبت امتلاے بدن کے ہو یہ ہی کہ یہ ورم زیادہ رداع کا محتاج نہین ہی جیسے کہ اسے اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اُس سے کم محتاج ردع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اسکا حق ہی کرکے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہی کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پر خطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرور ہوتی ہی خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعیف کر دیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اُسی عضو کی طرف کھچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین ان سب کی رعایت واجب ہی اور سستی اور جلد حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اُن امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کے درج ہین اُنکا خیال کرنا ضرور ہی ہمکو مناسب ہی کہ اُس ورم کے علاج مین ابتداے رداع سے کرین سواے اُن مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنے کیا ہی کہ وہان ابتداءً استعمال رداع کا جائز نہین ہی پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رداع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جاے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو پہونچ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اُسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت رداع کے اور اُنمین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اُنکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہی جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کے لائق ہی اُسے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بحسب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور کسی قدر کسر باقی رہجاے اسکی مقدار اُسی قدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دواے حاد کر دیتی ہی کبھی بوجہ استعمال رداع کے وجع شدید عارض ہوتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ مرتکز ہو جاتا ہی القصہ رداع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ مادہ ورم بطرف اعضاے رئیسہ کے رجوع کرتا ہی اور کبھی رداع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہی کہ عضو متورم کا رنگ مائل بسبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصًا اگر رداع سے علاج آخر زمانہ انتہا مین کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے احتیاج استعمال

ادویہ کی ہوتی ہی جو مرخی ہون اور جاذب نفوذ اور کبھی انھین ادویہ مین اگرچہ کسی قدر تبرید ہوتی ہی مگر وہ مانع ارتفاع نہین ہوتی رجوع
کرنا ایسے مواد کا بطرف اعضاے رئیسہ کے اس سے بخوفی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہی ہان جو اعضا ایسے ہین کہ انکی طرف مواد
خبیثہ کو اعضاے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضاے خسیسہ جو بطور مغرغہ کے واسطے اعضاے رئیسہ کے
مخلوق ہوے ہین کہ انکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضاے رئیسہ کے بہت مضر ہی اور ہرگز مناسب نہین ہی اور اسکو ہمنے مقامات
مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہی جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بصلابت ہو گیا ہی اُسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جنمین
کسی قدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین انکی مثال یہ ہی جیسے عصارات بقول بارد جنکا اکثر ذکر
کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اور انھین ادویہ کے اجرام کو بشکل ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اغول بھی انھین قبیل ہی اور قیر و ملی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین
فقط اسی قدر کافی ہوتا ہی کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کا کنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہی اسی طرح پوست انار
اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصًا سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنی کائی بھی بہت عمدہ ہی اگر اس سے زیادہ قوی دوا
کی حاجت ہو جو صندل اور اقاقیا اور ماشیا اور توفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الادرام (اور یہ وہی جسکی تصریح شیخ کے حاشیہ
مین اسکا نام سیدوہ ہی یہ گھاس بھی بہت مفید ہی مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت پہونچتی ہی ابتدا اسکا اورام
مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہی اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اُس خلط کی ہوتی ہی جو ورم مین
بھری ہوتی ہی اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زائد کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہی اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور بنفشہ کا خواہ
ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک کردین
اور انتظار نضج مواد اور تفتیح کا اسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اُسوقت مناسب ہی جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہوتا ہو
کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہی شرط کے بھی چند اقسام ہین ایک قسم اظہر ہوتی ہی یعنی ظاہر جلد مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہی اور دوسری
قسم اغور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہی الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اسی کا استعمال کرنا چاہیے
اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرتا ہو چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ
نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتداے ورم مین
اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہی پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا
جو ابھی مذکور ہو چکا ہی آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہی چاہیے کہ ترک کرین ایضًا سواے ورم حمرہ کے اور اورام مین
آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے ورد مین شدت پیدا ہوتی ہی اگر ابتداے ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر
کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسی طرح ضماد جو اسی غرض سے ایسے ادویات کے بنائے جاتے ہین ادویہ
معلومہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہی اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اس مادہ کے جسکا انصباب ہو رہا ہی ان
گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہی
جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسی قدر تحلیل ہی خواہ مدرس کہ ہمراہ گل سرخ کے جوش کرکے

استعمال کرین خواہ مرداسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برآمد کار نہو خواہ از ین قبیل اور دواؤن کے استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہی اور انتہا مین بھی سود مند ہی سرمق یعنے بتھوا اور خسک اور کرفس اور بادروج بھی از ین قبیل ہی اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ شیرۂ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہی زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہی اگر ورم کا حال ایسا نظر آسکے کہ آب بھوڑا ہوا چاہتا ہی اُسوقت تبرید کو قطعًا ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جیب ورم نہایت انتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضروری ہی اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہی اور لطف یہ ہی کہ اسکی تجفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسی طرح اسکا استعمال بروقت سکون لیب فلغمونی کے مناسب ہی اور جسوقت جوف مین مواد کا نہو اسوقت بھی اسکا استعمال بہت مناسب ہی اور بہتر یہ ہی کہ اُس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اسے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کی طرف جو بارد یابس ہی تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہی اور جس گوشت مین شرایئن کم ہین اُسکو حاجت تجفیف کی کم ہی اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہی اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولًا بذریعہ جواذب کے کرکے پھر اُسکا علاج اور تفتیح کرلیتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اُسکے منھ پر ضماد اسبغول کا کرین اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ اُنگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہی **حمرہ کا بیان** اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور حمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہی اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہی اور اکثر اُسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہی اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس کرنے سے مٹ جاتی ہی اور اُتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ حمرہ کے سپید ہو جاتی ہی خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہی اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہی اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہی یہ بھی ایک علامت خاص ہی کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسی قدر ظاہر کرتی ہی اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہی اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہی حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہی اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہی حمرہ صدیدی مین آبلہ پڑتا ہی اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہی اور حمرہ خالص مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہی اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہی کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہی اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہی مدافعت زیادہ ہوتی ہی اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہی حمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ جلد اور بشرہ سوختہ کردیتی ہی اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اُسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہی- اسی وجہ سے درد جو کا

کمتر ہوتا ہی اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہی چہرہ پر عارض ہوتا ہی اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہی اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہی - اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہی - حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ میں جو فرق ہی اسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہی یہان اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہی علاج حمری کا اِس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے - زیادہ فائدہ فصد کا اسی وقت ہی کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین ہو اور اگر اندر کے جلد مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اسوقت کمتر ہی بلکہ بیشتر حدت مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہی - بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہی کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہی اِسی حساب سے اجزاے مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین انھین کا استعمال کرنا چاہیے - سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاے - اگر حمرہ خالص ہی فقط اپنی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جاے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہی کہ تبرید حمرہ کی پھوڑے کی ہی اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہی اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہی کہ اُسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہی - مبردات جو ابتداے حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہی کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہی اور باایہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کی طرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اُسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین - پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے - اور جو دوا کہ اُسمین تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اسے استعمال کرین جیسے صوفکہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت یہیہ صنوبر یعنے اُس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کے بیچ مین نکلتی ہی ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پیہ کہنہ بز مغسول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ - ایضاً ایک مرہم اُس سے بھی سبک تر ہی خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کرکے مرہم طیار کرین نملہ جاورسیہ کا بیان نملہ اکیدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہی اور پھر خباثت اُسکی بڑھ جاتی ہی اور دوڑتا پھرتا ہی - بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہی اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہی اور اِن سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہی اور التہاب اور قوام اسکا تو لولی یعنے سخت لطیفہ کے گول ہوتا ہی اور اکثر دانے نملہ کے چوڑے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرخوردن ہی کہ وہ اصل مین ہوتے ہین اور اُنکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور چھن نملہ کے ہر دانہ مین شہد مکھی کے کاٹنے کی سی ہوتی ہی - حاصل یہ ہی کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اس ورم مین عرض کی قوت نہو اُسے نملہ کہتے ہین کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہی - اور ایک نملہ اکالہ ہوتا ہی جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور قرحہ ہو جائین اور عفونت پیدا کرین بنام عفن موسوم ہونگے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہین اگر ان مین ابتداے معالجہ کی اسطرح ہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو اسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے انھین قروح کو اچھا کر دین ایسے علاج مین یہ خرابی دربیش ہوتی ہی کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اس مقام سے دوبارہ پیدا ہونے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہی اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہی کہ نملہ اکال کے علاج مین اُس مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب خروج کے مناسب نہین ہی اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصًا خشک مکو پیس کر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہی خواہ بارتنگ اور عکلیق یعنے ورد۔ اور عدس بعد اسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین۔ اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسی قدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہی بہت عمدہ ہی۔ بکری کی مینگنی۔ اور فضلہ گاو ہمراہ سرکہ کے۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارۂ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہی کہ ایک شی مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بنائین کہ اُسکا سرا تیز اور نوک دار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اُسکے اندر سما جاے۔ پھر ایسی ہی شی کو اُس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھمائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اُسے بے بنیاد کر دے لڑکون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ انھین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ انھین مضر ہی چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ** کا نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہی علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاے اسمین کسی قدر شکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسی قدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہی اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہی۔ اُسکے بعد ماز و اور کز مازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہی اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین۔ دودھ تازہ دوھنا اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہی جب زمانہ ابتدا کا گذر جاے چاہیے کہ سک بلیج کا سرجلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور بشرطیکہ احتیاج تجفیف شدید کی ہو ورق یا دروج کوٹ کر اسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے لطوخ بذریعہ شراب کے طیار کرین۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہی

جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفط یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشک ریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اُس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہی۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنے پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمین کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اس مقام پر برآمد ہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوشش زیادہ اور پھولنا پیدا ہوا ور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اُسپر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کوبلہ کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کسی قدر اسمین نہو اور سوداویت اسکے اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ ابھار اسکا کم ہو حجم اسکا مثل ابرنگ ترمس یعنے باقلاے مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہی- اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہی-
اور حمرہ یکیم ہوجاتا اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہی اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہی جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ رمادی ہوتا ہی اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بھی ہوتا ہی اور سوزش اسمین بشدت اور گرداگرد اسکے سوزش بنی رہتی ہی اور اسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہی بلکہ سیاہی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہی خاص نام حمرہ کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہی جسکی جڑ تلدی ہو اور اسمین مہک آگ کی چنگاری کی سی ہو- نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہی اور بسرعت حرکت کرتی ہی اور حمرہ بہ نسبت اسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہی اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہی- گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہی لیکن یہ مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہی اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اسکے صفرے مین احتراق پیدا ہوکر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہی- اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک ریشہ سیاہ پیدا ہوتا ہی- نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہی اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہی یہ بھی ممکن ہی کہ ہر ایک نار فارسی اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کی طرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین- خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام ور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہی- کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسیہ ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہی اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی یہی نار فارسی خواہ حمرہ بوجہ وباکے پیدا ہوتی ہی اور اکثر مشابہ طاعون کے ہوتی ہی اور مائل بہ سوداوی ہی جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہی خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو- علاج نار فارسی اور حمری کا پہلے فصد کھولنی ضرور ہی تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہوجاے اور اگر مرض قوی ہوکہ خوف اس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہی خصوصاً حمرے مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور گھٹا ہوا اسمین ہے سب نکل جاے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہی مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہی- علاج موضعی یعنی خاص مقام کا علاج ہمرہ بجاے مہلکے کرنا چاہیے- مگر نملہ کی طرح مین زیادہ تبرید نہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہی اور اسوجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہی اسوجہ سے کہ مادہ سمی ہی- اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اور دیر مین متحلل ہوتا ہی اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہی جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگے بلکہ ایسے ادویہ مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسی قدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسی قدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے بارتنگ اور عدس اور وہ ردی جنمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روٹی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہی وہ لطیف زیادہ ہی ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین- ایضاً مازو کو سرکہ انگوری خواہ پھٹکری کو اسمین

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین۔ دواے جید ایسے وقت مین اور بعد اسوقت کے یہ ہی کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر پختہ کرین کہ نرم ہو جائے بعد ازان خوب پیس کر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کرین۔ یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہی اور ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کر دیتی ہی کبھی ایسے وقت کی دوائین یعنی ابتداے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت جوز طری یعنے تازہ اخروٹ اور اُسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کے ہین افیون اور اقاقیا اور زردہ زاج جسے سوری کہتے ہین یعنی سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار یکدرم دو درم زہرہ نحاس ایکدرم حب البنج درہم لیکن ایسی دوائین اسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاے اسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہی جیسے دواے اندرون خواہ دواے فراسیون یا فاسون یا بولوا اندروس کے قرص یا دواے قیسور شراب حلو یا مفنج مین ملا کر ضماد کرین۔ اسی طرح جو دوائین حمرہ منقرحہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین انکا استعمال کرین۔ ضرور ہی کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین۔ جن دواؤن سے عفونت بثور وغیرہ مین پیدا ہوتی ہی تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہین ہی کہ اُنسے رداءت مرض مین زیادہ ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزین جو مبرد اور رادع ہین خواہ جنکی تاثیر قریب بہ رادع ہی لگایا کرین جیسے صوف نعناع شراب مین ڈبو کر استعمال کرین۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہوا اور قروح باقی رہجائین انکا علاج مرہم راسنہ اور مرہم ذبالوطالیس سے کرین خواہ جو مراہم قروح متآکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور ہین اُنسے علاج کرین۔ جوز کہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کے نار فارسی کے سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لیے بہت مفید ہی

نفاطات اور نفاخات کا بیان نفاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہی ایک صورت یہ ہی کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہی اس طرح پر کہ دفع واحد مین مادہ اُس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہی۔ اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہجاتی ہی یعنے جیسے پانی بھر جانے سے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہی اسی طرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہی اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہی کہ بدلے مائیت کے خون اسی جگہ بھر جاتا ہی اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہی **علاج نفاطات اور نفاخات** کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہی بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کے بھی جیسے اورام حار مناسب مین مندرج ہین۔ وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتداے ظہور مین اس مرض کے عدس کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہاے درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین کے نیم گرم ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائین اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑونکا منظور ہو تدبیر یہ ہی کہ جنکی جلد موٹی ہی اور دبا کر لوٹنے سے درد ہوگا لہذا کبھی سوئی وغیرہ سے اسمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اس اخراج مین ہی اسے نکال ڈالین اور باریک جلد کا اخراج کبھی خود بخود منہ کر لاتا ہی تاہم اگر خود بخود منہ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہو جائیگا یا قرحہ پڑے گا اگر قرحہ پھٹے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اسوقت کرینگے جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچے اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کے مذکور ہوچکے انکا استعمال کرینگے دوائے مرکب مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکائین کہ زیت کی چیک جاتی رہے اسکے بعد زرنیخ پیس کر چھڑکین ـ ایضاً ایک دوا ایسی ہی جو مذاکیر یعنے حشفہ یعنی سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق یہ ہی خلاصہ یہ ہی کہ دوا لائق ان اعضا کے ہی جنھین حاجت تجفیف کی زیادہ ہی ـ قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانی مین پیس کر استعمال کرین اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہی جب ان پھوڑون کی پٹریان بھی گر جائین اور گوشت فاسد ہوجاے اور گوشت صحیح باقی رہے اسوقت خالص پھوڑون کا جو علاج ہی اسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے ـ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گرا دیتے ہین جیسے سارافیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرناحلیس روغن الخوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہی حاصل یہ ہی کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انھین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہی دوائے مجرب قدما کی ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہی عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بوزن مجموع کے گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھولکر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو طلا کرین تاکہ اسمین خوب سا تقبض پیدا ہوجاے اور سمٹ کر خشکریشہ پڑجاے اگر اس پٹری کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی ورنہ چھڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے پٹریان چھٹکر گر پڑین

شری کا بیان

ـ شری پتی کو کہتے ہین اسکی صورت یہ ہی کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے مائل بسرخی ہوتے ہین اور کھجلی انمین زیادہ ہوتی ہی اور کرتے ہین اور اکثر دفعۃً تمام بدن مین پیدا ہوجاتے ہین اور کبھی انھین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہی بیشتر شری دموی ہوتی ہی ـ اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہی اور کرب اور غم بھی اسکا شبکو زیادہ ہوتا ہی ـ سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہی جو تمام بدن مین دفعۃً ثوران مین آتا ہی اور وجہ اسکی ثوران کی یا یہ ہی کہ صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اسمین شرکت ہوتی ہی ـ صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہی اسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہی اور ظہور اسکا بسرعت ہوجاتا ہی ـ اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہی مگر بلغمی کی شدت رات کو بہ نسبت دموی کے زیادہ ہوتی ہی اگر شری کسی موضع وسیع مین برآمد ہوئی ہو اور فصد نہ کھولی جاے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہی اور واجب ہی کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو ـ اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کے فصد کھولتے ہین اسی طرح اس مرض مین فصد کا وقت اختیار کرین علاج شری کا اگر غلبہ خون کا ہی بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اسکے بعد تحمل ہوسکے تو مسہل صفرے کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ مقدار شربت مجموع کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انارین خواہ آب انار مخوش کا مع اسکے چھلکے کے اور خیسانده مشمش اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہی ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہی ـ منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق مصفی کا بقدر تین اوقیہ کے ـ غذا انکے لائق طفشیل یعنی مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ

اب انگور اور زیت کے اور ماء الراسب لیکن اگر خلط مرض کی پوری ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور بفعت اسکی تربد سے کہ مجموع کی مقدار تین درہم ہو استعمال کرین خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایکدرہم کے دین۔ یا عصفر کو پیس کر سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے پلائین خواہ آب مزہ یعنی گل مختوم اور آب آجرۂ جدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائین۔ اگر مرض مین بلغم کی شرکت ہو ایکدرہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم نجنگشت لین حلیب مین استعمال کرین۔ ہر قسم کی شری مین از روے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوئی ہے فودنج دو درہم طباشیر ایکدرہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک غیراط آب انار ترش مین پلائین۔ خواہ بنار منثمہ ابہل کا استعمال کرین اکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غانغرایا اور سقاقلوس کے ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔

اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو۔ مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہون اور مادہ انکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جاے جیسے قروح غائر مین روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے جسطرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہیگی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہین ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب مین نفس سے روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی۔ کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم ردی اور ثابت اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل نفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج مین بھی پیدا ہوتا ہے جو انسداد جامع فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا مین جب تک عضو حساس ہے حس مین فساد کامل عارض ہوا ہے اسکو غانغرایا کہتے ہین خصوصًا اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہو جاے کہ حساس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی ابتداءً خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جاے۔ اسوقت اسکا نام سقاقلوس ہے اور کبھی غانغرایا سے سقاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرایا ہو کہ ہمیشہ سقاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیان گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتی ہین۔ جب اس مرض کا درجہ یہ ہو پہنچے کہ عضو کے افساد مین ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گردش فاسد کے ہو اسمین ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام اکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو مادمت پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت رکھتے ہین۔ اور اگر یہ مادہ مفسد اور غلیظ ہوتا مقام خاص مین اسقدر گرم نہین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہو جاتا معالجات مانغرایا کا علاج ابتدا مین ہو سکتا ہے اور اس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت مین فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اسوقت نکال ڈالین۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اسوقت بہت جلد ایسے مطوخ کا استعمال کرین جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

ہو گہرے پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہو گا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چھوٹی ہین اُنکی فصد کھولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہوجائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلاء وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور پچھنے کے مقام پر ایسی چیزین رکھین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصاً اسمین نمک آمیزش ہو- منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ علیت طلا کرا اور لحم قریش یعنے گوشت ترگہاسے گردن کا دواے مجرب ہے- زراوند مدحرج اور عصارہ ورق سنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ پانی مین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل گاڑھا ہوجاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بھی لگائین منجملہ اُن دواؤن کے جو مانع حدوث اکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پھٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور بطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث اکلہ کی ہے اور مقدار متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے- اگر نوبت ورم اور فساد لون کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہے کہ اسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیس کر چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو- اسی طرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق چوزکے اور اسی طرح قثاء الحمار اور اسکا عصارہ اگر طلا کرین- پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اسے قطع کرڈالنا چاہیے- یا گرادینا چاہیے بذریعہ قرص ازردت کے اور اس سے قوی تو یہ دوا ہے کہ غاد فیون کے ذریعہ سے گرادین اور بعد گرادینے کے چربی سے اُسکا تدارک کرین یعنے چربی اُسپر رکھین جب دھلنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہے اسے بھی ساقط کردین تااینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز ہے- نہ بڑی دشواری واقع ہوگی- اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجاے اسوقت دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین- کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین اور میری راے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور ردع مادہ کرے- جب کسی قدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اُسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے- خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اُنکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت ان فضول کے جو اعضاے مذکورہ سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ- اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین-

طواعین کا بیان قدماے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غدوی مین پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہے اسکا ورم جیسے وہ لحم جو ثدیہ مین خواہ پستان اور بیچ زبان مین ہے خواہ جو گوشت چپس ہے اسکا ورم جیسے وہ لحم غدوی جو زیر بغل ہے خواہ ابیہ یعنے بدجہ بیچ ران کے قریب ہے اعماذ مین قبیل ادم لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے- بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کے واسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین پیدا ہو اور معہذا ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اسکا جوہر سمیت کی طرف مائل

ہوکر مفسد عضو وارم ہو اور قرب و جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کردے اور بیشتر اُس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اُسکی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر مورث قے اور غشی اور خفقان کی ہوکر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح نسبت طاعون کے جو ہوئی ہو یہ وہی ورم ہو جو اب بنام واخس موسوم ہو اور اوائل اطبا اسکا نام قوماطار کہتے تھے لیکن یہ ضرور ہو کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاے ضعیفہ مین ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت ردی وہی قسم ہو جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کنج ران مین ہو اِسلیے کہ یہ اعضا قریب ہین اِن اعضا کے جنکی ریاست کامل ہو جیسے قلب اور دماغ۔ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام وہ طاعون ہو جسکا رنگ سرخ ہو اُسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون مائل بہ سیاہی ہو اِسکی وجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا اور دفعۃً نہین مرتا ہو۔ طاعون اکثر اُنھین بلاد مین پیدا ہوتا ہو جنمین وبا کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہین جو مشابہ طاعون کے ہین جیسے طرفسیس اور قوماطا اور قوماحلاو بولوس مگر ہماری زبان مین ان اسماء کی تسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہو علاج بذریعہ فصد کے استفراغ کرنا کبھی بہ نظر وقت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہو اور کبھی بنظر حرارت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہو استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہو۔ بعد فصد کے واجب ہوتا ہو۔ بعد فصد کے واجب ہو کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہون اور ایسی دوائون کا استعمال کرین جنمین عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیمو خواہ رُب تفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزین جیسے گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہو خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا تھا ہو اور جدی کے گوشت سے پکتا ہو بیمار کے مکان کی نزہت اور آرائش برف کے ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مذکور ہو چکے ہین اُنسے کرنا چاہیے خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہو کہ تدبیر اصحاب وبائی کی کرنی ضرور ہو۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو ادویہ قائم مقام طاعون کے ہو اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبوکر استعمال کرین۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہو اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائین اور رجو لطوبت وغیرہ اِس سے بعد نشترلگے کے نکلتی ہو جاری رہنے دین اور بند نہ کرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہوجائیگی۔ پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو جوس لے لگانا چاہیے۔ اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا مین تفتیح کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تپ بھی ہو تبرید موضع مین درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کے زیادہ حرارت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیے اسطرح پر کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج مین آتا ہو۔ کہتے ہین کہ قوماطا اور بولوس کو ضماد پرسیاوشان اور سرمق اور بیلاب اور بیخ خطمی کا جسمین تھوڑی راشق اور شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنے موثر کی علی سفید ہو اور قیروطی یا چرک اور میل شہد مکھی کے چھتے کا اور ترمس سرکہ مین بھگوکر یا بیخ کریلا اور علک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیرے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہو

فصل ان اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہون جو اورام غددی مثل طاعون کے ہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین

اور کبھی بوجہ دفع اعضائے اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسرے قسم کے ایسے اطراف مین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور ان طرق اور راہون مین یہ لحوم غددی واقع ہوتے ہین اور اسی وجہ لحوم غددیہ مین یہ مواد ٹھہر جاتے مین جیسے ابیہ اور ابط کا یہی حال ہو کہ انکے ورم کا عروض اس شخص کے بدن مین ہوتا ہو کہ جسکے بدن مین کبھی یا قروح ہاتھ پانون مین ہین- اور کبھی یہ اورام بروقت امتلائے بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہو جیسا معلوم ہو چکا یعنے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ سے نہین کیجاتی ہو اور نہ ان مین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہو- استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین پر ضرور ہو باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال مین جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے - مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعہ طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اسی عضو کی طرف جذب کر لینا چاہیے جسطرح پر جذب ممکن ہو خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر و ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلائے غلط مورث اسکا ہو اسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہو اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضرور ہو اور دافعات کا استعمال نکرنا چاہیے - بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہین ورنہ اکثر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہنچتا ہو لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین- داخات کے استعمال مین یہ ضرر متصور ہو کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضائے رئیسہ کو ہو جائے اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہو- کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہو اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہو- اگر درد مین شدت ہو اسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور آخر مین تھوڑا سا نمک بھی شریک کرین تاانکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہو- آوائل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہو اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جائے سپر تحلیل ورم کی بعجلت کرنی چاہیے- کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اس سے بہتر یہ ہو کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہو اسکے استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا کرتی ہو لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے - مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضائے رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جائے اور اگر جذب نکرین اعضائے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو- اگر ابتدا سے ورم مین فقط زیت کو گرم کرکے ورم پر ٹپکا ئین مزیل ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت مین ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہو اور اگر میلان ہر ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے **خراجات حارہ کا بیان** خراج دبیلہ کی وہ قسم ہو جو اورام حار مین جمع مادہ پر شامل ہو- شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہو جو دفعتاً فوقتاً بھر تا جائے اور باطن مین اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہونچے وہین ٹھہر رہے- ایسے ورم کو خراج جب کہینگے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو- کبھی ورم گرم کی ابتدا اسی طرح سے ہوتی ہو کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین بھی ہوتا ہو- اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ ابتدا سے

ابتداے ورم حار صحیح کی ہوکر آخر کار مین بوقت منتہی کے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہی - ہم ان دبیلات باردہ کو جو شامل مادہ مخاطی اور اخلاط حصی اور جصوی یعنے مثل سنگریزے کے اور رملی یعنے مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنے بشکل بالونکے ہین - آیندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلین - علاوہ یہ ہی کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہی لیکن ابھی ہم انھین اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہین جسمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہی بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہی اسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہی - بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہر پیدا ہوتا ہی بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر انھین شگاف اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہی پوشیدہ ہوکر ٹھہر جاتا ہی - اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی بلند ہو جاتی ہی اور یہ نوک اس پھوڑے کا مُنھ کھلاتی ہی خصوصاً اگر مادہ خراج کا حاد ہو اُسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہی - یہ خراجات شروع ہوکر اجتماع مدہ ان مین ہوتا جاتا ہی اور بعد اجتماع کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہی - بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہی یعنے استعمال ادویہ منضجہ کا کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا باسانی ہوسکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہی - جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اسکی زیادہ باریک ہو اور اسمین سرخی زیادہ نمایان ہو اسی قدر اسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجاے گا خصوصاً وہ پھوڑا بلند جو بشکل صنوبری برآمد ہوا ہو اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اسمین کم ہو اسکا مادہ غلیظ اور ردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہی جو اندر کی طرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اسپر ہوکر گذرتی ہی سب کو فاسد کرتا ہی - ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہی جو اندر باہر دونون طرف پھوٹتا ہی - بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہی جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین پھوڑا پیدا ہوتا ہی اور اس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کی طرف پھوٹے خوب ہی بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اُس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہی کہ یہ بھی زبون ہی اُسی طرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کی طرف پھوٹے اسلیے کہ دونون بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے منھ اور ناک اور کان سے ہوکر بہت کشادہ ہی - اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف اس فضا کے جو دماغ سے محیط ہی پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے منھ کرے اس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا - ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہی کہ اسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہی اسلیے کہ مفاصل مین اخلاط مخاطی بھرے ہوئے ہین اور جگہ اُن اخلاط کی کشادہ ہی کہ مادہ موجود گی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین پہونچتی اور نہ کوئی چیز حابس ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتے ہین کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کی وجہ سے ہوگا - سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہی جو اطراف عضلات مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہی - بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہی پھوٹیگا

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اُسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انھین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اسے نمایان ہونے نہین دیتا- مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اسی قدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اُسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسی قدر نرمی بھی کم وبیش ہوگی اسباب خراج کے اور اسمین مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور اُن تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض ہین جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون- ایک قسم خراج کی جسکا نام معقوبس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اُسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید نے عیب نظر آتا ہے اسکے بعد اُسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہے- ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے تب اُسے ضرر لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا- **احکام مدہ کے** مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ کریہ اسمین پیدا نہو اور سوائے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اُس مین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو اور چکنے ہونے کی شرط اسواسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہے اور یہ بات نہین ہے کہ تھوڑا مادہ مطبوخ ہے اور کسی قدر عاصی اور غیر مطبوخ اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضائے اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کی طرف ہنگ ایسے ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو- مدہ ردی وہ ہے جو بدبو ہو کہ اسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے- اسی وجہ سے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا- جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے- جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہوگا **دلائل باطنی پھوڑے کے** جب کوئی ورم گرم احشا مین پیدا ہو اور اسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور اوائل مین طول ہو مدت مین پھر ہمیشہ اسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جائے اور ثقل ورم کا بڑھتا جائے اسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے- یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتے ہین اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اسی وقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بوقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدید مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے- یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور بوباشا ہے ورم کے خراج ہونے پر- پھر اگر علامات خراج اور دبیلہ کے احشا مین ظاہر ہون

اور بعض مین صلابت پیدا ہو تو حکم قطعی خراج باطنی پر نکرنا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنے باوجود ظہور علامات ورم کے نبض مین صلابت
پیدا ہونی کبھی بوجہ ورم صفاق کے یعنے اس پردہ کے جو احشا پر محیط ہی کبھی پیدا ہوتی ہی - طبیب کو احساس اس جانب کا جدھر خراج ہی
بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہوسکتا ہی دلائل نضج خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے
کے دلائل پیدا ہوکر اعراض مین اسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسی قدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے
یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہوگیا اور نضج ہوچکا - جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا
ہوتے ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نخس یعنے چبنا اور لذع اور شدت
ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہی پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہً پیدا ہوکر
ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا لوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہو اور
جدھر سے یہ مدہ نکلے (خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کے) اور جو راہ مین جو جو اعضاے اندرونی واقع ہین انمین لذع پیدا
کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوجائیگا اور قوت کا ذبول اور ضعف بدل ضرور ہوتا ہی - اگر اندرونی پھوڑا دفعتہً پھوٹ جاے
اور بہت سی ریم وغیرہ اسمین سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہی اور بیشتر اگر سینہ مدہ پھوڑیگا گرتا ہی
اور مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہی اختناق بھی پیدا ہوتی ہی ظاہری پھوڑونکا علاج جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اورام کے بشرطیکہ ان
علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہی اور وہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض تدبیر
خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہی اور جو تدبیر خراج سے مختص ہی وہ یہ ہی کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین - اور
تحلیل دو طرح سے ممکن ہی - ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہی بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہی - کہ انضاج مادہ
کا تھوڑے دلون تک کرین اور اسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے رہین
کہ اسکی حفاظت رہے اور کرب سے درد کی جو محلل روح ہی خواہ یکبارگی پھوڑے کے لوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہی
سقوط قوت کا نہوجاے - اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہی کہ طبیب ہر وقت نگران رہے
کہ حفظ قوت ہوسکتا ہی اور جو جو تدابیر حفظ قوت کے ہین انکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا مرضاے دبیلہ کو دیتا رہے ہان
اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہی - دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہی اور اسکا
استعمال بنظر ضرورت وقت کے اضطراراً ہوتا ہی وہ تدبیر اسی وقت کیجاتی ہی کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے
بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار مین ہلاکت اور زیادتی رداءت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہوتا جاے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت
مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر
ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاؤ کا خیال کرتے ہین کہ اعضاے کریمہ جو قریب پھوڑے کے
ہین انکے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نہ کرے کہ ان اعضا تک لوہے کے پہونچنے مین خطرہ عظیم ہی - اسی وجہ سے اگر
یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہی کہ اثر نضج کا قبول نکرے گا یا اسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف مین اسقدر قوت پر ہی کہ
نضج نہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہی کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہی نکرے گی یا انکے خسراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضاے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اُسکے افساد کا خواہ لوہے کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مغریہ اور منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہی کہ ادویہ مغریہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اُس سے نضج کامل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ اُنکے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہی۔ اسی وجہ سے ایسی صورتون مین گھرے پچھنے لگانے چاہیین اور اگر چاک کرین وہ بھی عمیق ہو اور بعد شرط اور ربط کے ادویہ ایسے مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تجفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب ہی کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو۔ ہان اگر ارادہ یہ ہی کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اُسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہی اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہی سواے چند اعضاے مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن مین موضوع ہی باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے سگر چند اعضاے مخصوص کے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کرین خواہ اسمین پچھنے لگائین چاہیے کہ روغن خواہ جو شی ایسی ہو کہ اسمین چربی کا لگاؤ قریب اُسکے نہ لیجائین۔ اور اگر بدون دھونے کے چارہ نہو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دھوئین۔ جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر اسقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ یہ چاک کرنا پھوڑے کا مورث ہوتا ہی صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سواے چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہی اور مناسب اسمین بھی یہ ہی کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ انمین رگین اور پٹھے کم ہین انکا نضج ہو جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سر انکا باریک ہو اُنکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہی نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین ادویہ منضجہ کو ضرور ہی اُنکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان مین تغریہ بھی کسی قدر ہو انھین ادویہ مین سے درجہ اول مین یہ ہی کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون مُنھ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہی اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کرین ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اور سمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اسمین زوفا اور صعتر بری بھی شریک ہو خواہ اسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی مین جوش کرین اور کبھی اسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ حرف لینے ہالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین۔ اور جو ادویہ زیت اور میعہ سے مع شورہ کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفاے رطب اور بیخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہی اور مرہم جالینوس روغن بیدانجیر بدون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت مین پگھلائین اسی طرح مرہم دیاخلوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہی کہ دواے جرمار قشیشا اور اشق سے طیار کرکے اُسپر رکھین شاید اسی گردے تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد امید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا انکلا ہی وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اُسوقت

واجب ہی کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے دین خود
فاسد ہو جائیگا اور فساد پیدا کریگا عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دیگا اور فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے اوقت مترقب
ہوتا ہی کہ جب قریب غاصل کے ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور رہے کہ جہان مدہ ٹہر گیا ہی اور دکھائی دیتا ہو
اسی جگہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کے ہو نہ اسطرف جدھر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑے کا
حجم گندہ نظر آئے اور اس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھولدینی چاہیے اسلیے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہی کہ اپنے پیچھے لینے سامنے
کی جانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہی اور اگر مقدار مین پھوڑا کم اور نحیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس مقام مین مدہ ہو مس کرلنے سے معلوم ہو جاتا ہی خصوصًا اگر پھوڑے کو انگلی سے دبائین اور
دوسری انگلی سے اسکو آتا ہوا دیکھین گو دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہی کہ انگلی کے جانے سے
کسی قدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہی یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہی وہ اپنے اصلی رنگ پر آتا ہی یا نہین اور
سطرف سپیدی کے اسکا رنگ مائل ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہی اور مقام
کبھی مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بھی ہوتا ہی اگر مدہ اچھا سرا اور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چھونا اور دبانا ہی فقط
آنکھ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہو سکتا ہی گو آنکھ کے دیکھنے کو بھی کسی قدر داخل ہی اور معین ہو سکتا ہی
واجب ہی کہ پھوڑے کے چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین انھین خطوط پر چاک کرین اور انھین
خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سواے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشہ اور رگون مین ترتیب ہو خواہ
پھیرے ہون ان اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکھکر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی کے پھوڑے کو سیدھی طرح
سے چاک کرین پیشانی جلد کٹ کر چہرہ بگڑ پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کے چاک کرنا چاہیے ارنبہ یعنی ناک کے بیچ کی
ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو الائش اسمین ہی اُسے نکالڈالین بعد ازان
واجب ہی کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ اسکی وجہ سے ایسی کیفیت
ہو جاے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز ممتلی ہو ہو کر پھر دوبارہ پھوڑے
کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائیگی پھر بہت جلد بھر آئیگا اور درحقیقت بمنزلہ
ناصور کے ہو جائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بازھین چاک کی وصل ہو جائین انکا تنقیہ ضرور ہی اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے
سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کھجلائے اور بعد صاف کرنے کے
دونون سرے آپسمین ملا کر ایسی بندش کرین جسے ہم آیندہ سطور مین لکھتے ہین یعنے وہ بندش جو غدد اور قروح غائرہ کے واسطے
تجویز کرینگے اسی کو یہان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہی۔ اور جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہین چاک کرنے مین انکا لحاظ کرین
اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہو چکا ہی اور پر گوشت یعنے گوشت کی زیادتی اسپر سبب مقام سے زیادہ ہی اور اوردہ اور شرائین
اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک کرنا چاہیے انطیلس
حکیم نے کہا ہی کہ پھوڑا اگر سر مین ہو اسے برابر چاک کرین اور پاؤن کی جڑون سے چاک کرنا چاہیے اسطرح پر

کہ عرض مین نہو بلکہ طول مین واقع ہو تاکہ مقام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چھپا لین اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر مین باقی نہ رہے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہو اسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگرچہ ناک مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرینگے اور جسقدر ناک لانبی ہے اسی قدر چاک کا زخم طولانی لگائین گے۔ اگر ناک کا پھوڑا قریب آنکھ کے ہوگا اسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اسکا نیچے کی طرف رکھین گے اور اگر فک اعلی خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہو اسے بھی سیدھا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جھریون کی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونون ہاتھ اور انگلیان اور دونون کش ران یعنے بدن کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین۔ اسی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اسے اشکل مستدیر چاک کرینگے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسی قدر واقع ہو۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام مین چاک مستدیر نہو گا تو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل مادہ خراج کی ہو جاے۔ اور پہلو اور پسلیون کا پھوڑا اشکل ہورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو یہی حکم ہے کہ اسکے تلاش اسبات کی ہمیشہ رہے کہ چاک بشکل کیانی تا بمقدور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضو کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور پٹھے تک ضرر استرہ کا نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کے اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اسکا چاک شبیہ اور ہمشکل ہلال کی وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑیکا چاک طول الف مین اور جبڑے اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کے اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پس گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین اشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی اسی طرح اور ربا رسیہ یعنے کش ران کا اور بغل کے پھوڑیکا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین جور رہجاے اسی طرح جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اسکو عرض مین چاک کرو تاکہ جور پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے۔ انثیین اور قضیب مین بط مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرن ہو یعنے مندمل ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیون کی اسی طرح پر ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے۔ اسی حکیم انطلیس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑیکے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹجاے اور چاہیے کہ موضع التحام اچھا ہو وحشی نہو کہ باسانی اسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خراج ہمت ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم نہو جو مادہ پھوڑیکا ہے اس شگاف سے بہتا ہو پھر اسکو اسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے اسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتھ کی زخم کے اندر ڈال کر جہانتک انگلی کا سرا پہونچے چاک کر دینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پھر انگلی کو اندر ڈال کر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسی طرح کرتے جائین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جاے اگر پھوڑا ایسے مقام مستقل مین ہو کہ اسکی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن ہو۔ ہم اسی جگہ سے پھوڑیکو چاک کرینگے بشرطیکہ اس مقام کی شکل

مستدیر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جائیگی اِس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کرین جیسی تجویز اُسکے آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے - اسی حکیم نے کہا ہی کہ اگر پھوڑا کسی مفصل مین خواہ کسی عضو شریف مین ہو خواہ کسی ایسے مقام مین جو ہڈی سے قریب ہی خواہ غشا کے نزدیک واقع ہو اُسکے چاک کرنے مین جلدی کرنی چاہیے قبل ازآنکہ نضج اِس پھوڑے کا مستحکم ہو جاے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور ہڈیاے مذکورہ بالا مین کسی طرح کا فساد واقع نہو مین کہتا ہون کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوے اُسی وقت کی ہین جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے مین درکار ہی اسمین کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے پر جسارت کرنی مناسب نہین ہی - اِسی طرح اگر ادویہ مفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرات نکرین - کبھی بعض ادویہ مفجرہ ایسی ہوتی ہین کہ اُنکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہی اور اکثر وہ دوائین جلد کو کسی قدر چاک کرکے پھر دوبارا جب انکا استعمال ہوتا ہی زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہی اور اندر کی طرف خوب در آئین پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہون اور زیادہ رداءت انمین نہو آب گرم سے اُنکی تفتیح ہو جاتی ہی اور فقط گرم پانی سے انکا انفجار بھی ہو جاتا ہی اور جنمین عفونت ہوتی ہی انکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہی اسلیے کہ آب گرم کی حدت سے مادہ انکی طرف کھچتا ہی - اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاے اس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑا اجنبی الاستادہ نہین ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بیخ برجیس کے ضماد کرنے سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہی خصوصًا اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن مین پختہ کرین یا بیخ نرگس تر و تازہ ہمراہ شہد اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اور میل کے جو شہد مکھی کے چھتے مین ہوتا ہی - یا مرہم او بو سلسوس خواہ موم اور راتینج اور مسکہ ہر واحد ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملاکر استعمال کرین اور دواے ثوم بہت عمدہ اور خوب مفید ہی یا یہ کہ اشق چھ اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کرین ہمارے تجربہ مین یہ دوا اچھی ہی - لب حب القلت اور جوز ریخ جو مثل سیب ایک پھل ہی اور حسیر یعنے قفر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ مین جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل بخال کبوتران سب کا ضماد بناکر استعمال کرین بہت جلد توڑونگا ایضًا اخلیون کو لعاب خردل اور صابون کو تین مین ملاکر ضماد کرین - منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام نشتر یعنے چاک کرنیکے ہین ایک یہ دوا ہی کہ زفت رطب و عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائین بعدازان بقدر لقمہ پوم تک پھوڑے پر اُسے لگا رہنے دین یقین ہی کہ ٹوٹ جاے - اِس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ سجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو اُن دونون کو ڈیڑھ گونے پانی مین بھگوئین اور نتھارین اور پھر مکرر چونا اور سجی اُسی پانی مین ڈالتے رہین اور صاف کرتے جائین تاکہ اثر شوریت کا اس پانی مین اچھی طرح پیدا ہو جاے بعدازان تانبے کے برتن مین آتش نرم پر اس پانی کو جلائین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاے - ایک حصہ اِس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب الم مین گھولین اور کسی قدر عسل بلادر بھی اسمین شریک کرین اور استعمال کرین - خواہ ذراریح کو پیس کر تھوڑا ریت کہنہ اسمین داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جو نرم ہو رکھین تاآنکہ سب ایک ذات ہو جاے بعدازان مثل مرہم کے پیسین اور ضماد طیار کرین - خصوصًا اگر اسمین بازکی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا کنجشک یا بط کی اور بعض اطبانے کیکج یعنے لٹومری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہی - جو دواے محلل دن بھر مین کسی عضو پر دو مرتبہ

لگائی جاے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخیف اور تخلخل کی تدبیر ہو چکی ہو مثلاً ایسے کمادات کے جو بھی اثر پیدا کرتے ہین اور انمین رطوبت حارہ موجود ہو- الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسقدر تخلل پیدا ہو باقی مادہ کیواسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کیجاے اسمین ادویہ ملینہ کی فکر ضرور رہیگی کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور مدہ منجمد ہونے پائے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جاے اور متحلل ہو جاے اور صلابت کسی قدر پھوڑے مین باقی ہو اسوقت ضماد ادویہ ملینہ کا استعمال چاہیے- ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل پنجال کبوتر لوزہ زبیج قرومانا اور آمیزش انکی کندر علک البطم مصطگی اور دلق یعنی لاسے سی ہوتی ہے اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے- جو دوا بذریعہ لسن کے طیار ہوتی ہے خواہ فقط ان سے بنائی جاتی ہے- یا عاقرقرحا و مویزج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے موضع خراج کو آب گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوا مارقشیشا اسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقیق باقلا چھ درہم سانپ تازہ ملا کر جلد مین لگائین اور جہان پر مدہ ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھکر چپ جائے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاے- ایک دوا نوشادر سے بناتے ہین اسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزء بارزد و ربع جزو مرتک ایک جزء اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کرین اور جب دواؤن سے کچھ فائدہ مرتب نہو پھر بموجب بیان بالا چاک کرنیکی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانیکی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑون کی تدبیر باطنی دبیلات کی** تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور رہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین رداءت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہو جاے اور طبیب بخوبی صناعی دریافت کرے کہ خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہو گئی اور اب فاسد خون اسی قدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے- پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاے- اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پائے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف اور مجفف ہون جیسے مر دار چینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ ہین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے- دمل بھی پھوڑے کی قسم ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا رداءت ہضم سے ہے خواہ امتلاء پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون- بدترین دمل وہی ہین جو اندر کی طرف زیادہ غائر ہون علاج دمامیل کا جب دمل ظاہر ہو جاے اسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد تین دن کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی متحلل ہو جاتا ہے مگر اثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے کہ اسمین نضج پیدا ہوتا ہے- مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین- اور اگر دمل مین ضربان ہو اور حرج بھی پکڑ چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہو اسپر توجہ کرنی چاہیے- جو کوئی کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کرین- منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو دودھ مین کوٹکر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین گیہون چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

مفید ہین اسی طرح زبیب کو پوہ اور انجیر مین گوندھکر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین - اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین ان مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہی کہ باسانی نضج پیدا کرتی ہی مسکہ ڈیرہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بر قطونا ایک دانگ ڈیرھ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ملکہ پانچ درہم دودھ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دواے معتدل ہی - اگر دبل بہت سخت ہوکر اسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اسمین زیادہ ہو جیا ہیے کہ جس رگ سے اسمین مادہ آتا ہی اسی کی فصد کھولین بعد ازان مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتداے ورم مین نکرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی رہے گا اور اس مقام مین قرصہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین نضج پیدا ہو جاے اور از خود منھ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہی خراجات کے بیان مین - دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہی کہ تخم کتان اور بیخال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قروحی ہی گوشت زائد سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہی اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہی - کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہی اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہی **علاج توثہ کا بیان** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اُسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ اسکی جڑ باریک ہوتی ہی اسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہی - اور کبھی دیگ بردیگ اور فلدفیون وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہی بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین **مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان** اخلاط باردہ خواہ ایسی چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزون کا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا بہر حال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اُسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا کہتے ہین - خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جاے جیسے استسقاے مائی مین بھی کیفیت ہوتی ہین خواہ دبلات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنے بتوڑی جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت بتوری خواہ اور سوداوی ورم مثل سیقروس اور سرطان کے اور سیقروس اور سرطان مین جو فرق ہی اُسے ہم آیندہ ذکر کرینگے - یا اورام ریحی ہون اُنکی دو قسمین ہین تہیج اور نفخہ تہیج اُسوقت پیدا ہوتا ہی جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اس ریح سے ہوتی ہی جو مقام واحد مین مجتمع اور گڑی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی اُنکی ترکیب اورام حارہ سے بھی ہوتی ہی **ورم رخو بلغمی جسکا نام اوذیما ہی** یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہی اور اسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہی اتنا ہی زیادہ ڈھیلا ہوتا ہی اور اُسی قدر اُنگلی سے زیادہ دبتا ہی اور باوجود دب جانے کے کسی قدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہی جو تہیج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اُسی قدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہی - اکثر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم سے پیدا ہوتی ہی اُسوقت یہ ورم از قبیل تہیج ہوتا ہی - اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق ہی کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنی تیرگی کم ہوتی ہی اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہی سواے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہی اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی ورد سے خالی نہین ہوتی **علاج ورم رخو** کا استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اُس شی کا جو مولد بلغم ہی یہ تدبیر پر ضرور ہی

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا رجوع ایسی دواؤن سے جنمین تجفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہی اور ضرور ہی کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی مالش کرین اِسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا مین ہرگز جائز نہین ہی اور عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جوہر اسفنج مین تجفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑھتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پُرانا اور ترشی مین کمتر اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرینگے اور اُسمین وہ روغن جو بقوت شدید محلل ہین ملا دین - اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضروری ہی کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے - کبھی بروقت کھلنے اسفنج کے خرقہاے بیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکسترہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اسطرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہی - آب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہی روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہی اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہی اور بخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہی اور نفع عجیب پیدا کرتا ہی - مامیثا ابتدائے ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے حارہ جید ہی اور رباط کو باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہی اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئین - عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہی اور بعد زمانہ ابتدا کے اِس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین - اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر یا وتر مین عارض ہو اُسوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہیین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ تلیین بھی ہو اور اگر با اینہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زوفاے رطب اور مفتج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جائین کرنی لازم ہی اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اسکے بعد استعمال ماء الرماد وغیرہ کا کرین بہت عمدہ ایک طلاء ہی کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب مین گوندھین ایضاً برگ حماما اور شبت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین ایضاً جس ورم کہنہ مین درد بہت دنون سے ہو بیخال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اِسقدر چونہ اُسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندھتے ہین اور بعد ازان طلا کرین - ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف سرکہ مین بھگو کر باندھین دواے خمیر بھی نافع ہی - زیادہ نافع یہ دوا ہی کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اسکی نچوڑ کر ورم پر رکھین کہ عجیب النفع ہی - زیادہ نافع یہ دوا ہی دونون کو سرکہ مین پیس کر خواہ ماء الرماد مین پیس کر طلا کرین - منجملہ قوی طلا کے یہ ہی کہ سرگین گاؤ اور کندر اور میعہ اور اسقنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین انکا استعمال کرین اور کبھی زنان حوامل کے پاؤن پر جو ترہل عارض ہوتا ہی اسے زیرہ و سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیس کر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہی اور بہتر وہی زیرہ ہی جو کوٹنے کے بعد برآمد ہو اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہی - نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کرین جو ترہل تابع استسقا کی ہی خواہ اور امراض کے تابع اسکا بطلان اور زوال اسی علاج سے مناسب ہی جو موافق

اس مرض کے ہی سلع کا بیان تہوڑی دنبلہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اسمین اخلاط بھرے ہوئے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شی پیدا ہو کر تہوڑی مین بھر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شی غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شی پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ تہوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہے - مگر بعضا سے بلغمی اسی واسطے تجویز کیا ہے کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض ہونے یبوست کے غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی - پٹھہ کو بستہ کر کے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اسمین اور سلع مین فقط اسی قدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے - بلکہ یمین اور یسار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا مین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہوجائیگی اور متحلل ہوجاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسی طرح خوشگوار علاج اس تہوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اسکے اور اقسام کی تہوڑیان جو مذکور ہوچکی ہین - انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح پر کرین کہ پہلے اس جلد کو کھینچین جو تہوڑی کے اوپر ہے بائین ہاتھ سے اور جسطرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسی طرح اسے کھینچتے رہین اسلیے کہ اسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ تہوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پائے کہ اگر پھٹ جائیگا چھیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کھینچتے کھینچتے جدا ہوجاے اسوقت تہوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے - اسلیے کہ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اسکے ہمراہ کھنچ جاتا ہے - لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاے بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کھینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین یعنی گوشت سے اسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اسوقت قمادین یعنے رائی وغیرہ سے ادھیڑ لینا چاہیے تاکہ تہوڑی کی تحلیل مین جو شرط ہے صحیح اور پوری نکل آئے پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے - جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھ کر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اسمقام کی زائد ہو یعنے بوجہ تہوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہے جتنی زیادہ ہو اسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر تہوڑی پٹھہ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے مگر چھیل جانا اسکا آسان ہے اسکے چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج ادھیڑنے کا بذریعہ قمادین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اسپر دواے حاد رکھکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سبکا سب گرجاے اور کسی قدر کا بھی اس سے باقی نرہے کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو - اگر بڑی مقدار کی تہوڑی نکال لینے سے گڑھا مقام سلع مین پڑ گیا ہے اسدن اسمین روئی بھر دینی چاہیے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اسکا گڑھا بھر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین تہوڑی ہے نکال لینا چاہیے گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تہوڑی سی مقدار بھی باقی رہجاے گی پھر عود کریگی اور اگر ادھیڑا اسکا ممکن ہو اور تہوڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسی قدر مقدار باقی رہجاے دواے حاد اسمین لگا کر باقیماندہ کو گرا دینا چاہیے - جو سلع مولی اور بشکل عسل کی ہے اسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اسکا کیسہ پھٹنے نہ پائے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکھین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اسلیے کہ ایسی تہوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پھر شاید

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاے اُسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہی کہ اُسمین جو باقیماندہ ہی اُس سیت ٹانکے لگا دین تاکہ یکجا اور مجتمع ہو جاے اور مضبوط اور مستحکم ہو جاے اور اسی رباطات کے ذریعہ سے باندھ دین اگر اُسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو۔ مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اُسپر غشی طاری ہو جاتی ہی۔ واجب ہی کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اُسکا علاج مناسب حال کیا جاے۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین انھین تحمل سلخ اور اوڈھیڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُنکے مناسب ہوتا ہی اور کبھی بوجہ بادتی مرض کے بھی اُنکی یہی کیفیت ہوتی ہی کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی انھین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہی کہ ایسی بیمارون کے پھوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اُسمین سے نکل سکے اُسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہو جاے اسے نکال کر نیم گرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا۔ سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہی کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اُسکی شروع کرین جیسے دانہ انار نیم خستہ یا آرد جو کا ضماد کرین اور اولی یہ ہی کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اُسکے اُسپر مرہم وغیرہ رکھین۔ کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہی اُسی قدر چھیل ڈالتے ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی پھوڑے کی توڑنے والی دواؤن مین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُرد شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایک درہم چند بار ماء الرماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے نہ پاے یہ دوا ثالیل یعنے مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہی۔ خراطین زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چھیلن جو خرادنے سے پیدا ہوتا ہی چار حصہ روغن گل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم اوشنگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملا کر طیار کرین سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہی اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہی اور اسمین کوئی خلط لین نہین ہی۔ لاذن قنسہ یعنی بہروزہ شہد مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پگھلانی ہوئی ادویہ مین ایک دوا ایسی ہی کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہی لوبہ ارمنی اور اُسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کرکے استعمال کرین۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی انعقاد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اُنکا اخراج ممکن ہو اور مثل تیوڑی کے نکل سکین اور اُنکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اُنکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد ہاتھ پاؤن مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہی بلکہ اس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شی اُسپر باندھ دینی چاہیے کہ اُسکو ہضم کر دے اور نابود ہو جاے ایسے غدد کی علامت یہ ہی کہ اگر اُسے دبائین عضو مین جذب پیدا ہوتا ہی **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہی مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم غددی گردن اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہی اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہی کہ اگر دبائین جدا ہو جاتا ہی اور پھر مل جاتا ہی اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہی علاج غدد کا اُسکا علاج مثل

سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اسے توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ جیسا مادہ اسکا پھیل جائے اُسکے بعد اسرب وزنی اور لگرداپ جیسے اسے او نچا کرین یعنے اس شی کو اسپر باندھ دین تاکہ منضم ہو جائے خصوصاً اگر اسرب کے نیچے کوئی طلا ہے اضمد لگا کر باندھین - جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منضم اور رشت جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اسپر چلی جائے کہ اُسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** انکا سرا توڑ کر جو رطوبت اُسمین ہو نکالڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اُسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم لیس گوشت ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہین ہمنے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اُن اورام کے جو لیس گوشت پیدا ہوتے ہین - اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ نہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے - ایضاً نبولے کی راکھ روغن سوسن مین ملا کر برابر کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہو جائے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل جوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے - اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے - اور اکثر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک عدد خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہین - اس بارہ مین خنازیر اور ثآلیل یکسان ہے - اور کبھی گرہین سی پڑکر مثل گردن بند خواہ گٹھلی کے ہو جاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندھے ہوئے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر عدد کثیر و سی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا رہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اُسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے - اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اُنمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے - کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین خواہ شر اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے - خنازیر کی وہ قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے - اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جسپر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے - اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو حب بنام واصل معروف ہے - ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب معدہم کے استعمال کرین یہ سفوف با وصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی ہے لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تدبیر تلطیف یہ ہے کہ غذا اسے غلیظ سے اور اُسکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسی طرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اُنکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اُنکے سبب سے سر کی طرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر لٹکے رہے

زمین کے مائل ہو اسپر سر رکھنا ان سب امور سے احتراز کرین خواہ جن افعال سے مواد یہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انھین بھی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ حجامت مین اسقدر قوت نہین ہی کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو حدت کرکے غلیظ کر دیتی ہی اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہی اور غلیظ باقی رہ جاتا ہی - اور جو خنازیر ذبول در تحلل خود بخود پیدا کر چلے ہون اسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہی خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ بتقیروس کے ہی - اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر خراج انکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دولے حاد سے نہین کرتے بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تفرخ خنازیر کی ہوتی ہین پس ضرور ہی کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کرین جیسے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہی اور اسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہی - خنازیر قاوحہ متقرحہ مین بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہی لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے - جن مراہم سے تسخین خنازیر مین پیدا ہوتی ہی جیسے مرہم باخلیون اور کبھی اس اس مرہم ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہی جیسے بیخ سوسن خصوصًا بنظر الحس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہی خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کوہی اور جو انجیر قبل از پختگی کے لوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جاے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین - ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت یہ ہی - آرد باقلا اور جو بط کی چربی مکہ بکر دبیخ حنظل شب یمانی اصل السوس زفت رطب بنصف جزء مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلوم سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ کرلین - ایک اور مرہم ہی - جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہی اس مرہم کا موجد جالینوس ہی کہ اُسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہی رال اور تخم انگلن کبریت اور سندر یھین نررا وند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے مرہم درست کرین منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہین یہ ہی کہ زفت کو آرد جو خواہ عفص مین آمیختہ کرکے استعمال کرین خواہ بیخ کرنب مسحوق او بیخ کبر ہمراہ مقل یا ادرترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاؤ یکجا یہ سب اجزا کرکے خواہ سرکہ مین جوش دیکران سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کرین - یہ دوا بھی بہت عمدہ ہی حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد مین یکجا کرکے استعمال کرین ایضًا بیخ کریلا و ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خواہ دونون کے خاکستر لیکر استعمال کرین ایضًا ابہل کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصًا پہاڑی لڑکے کے پیشاب مین پیسکر لطوخ طیار کرین - ایضًا یہ دوا ہی مرکی دس جزو اشق سات جزو قیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہین اور شہد مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کرین - ایضًا کسی اون وغیرہ مین دبق مضوع یا مصنوع اور برنباج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سبکو یکجا کرکے استعمال کرین یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہی - منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار سب اجزا ہموزن لیکر لطوخ کرین ایضًا دلتیغ نمک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی جو زند بیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے لطوخ طیار کرین - منجملہ ادویہ جیدہ کے دواے قطران اور دواے قثاء الحمار اور دواے کندش اور وہ دوا ہی جسکا نام اسقدس ہی

— جو دوا حیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اسمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اسمین رکھکر
شد وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاوے سرکہ اور نصف وزن اسکے شہد ملاکر استعمال کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ
دوا ہے جو فرفرمانا سے اور حرف او بنجال کبوتر ہمراہ ریت کے بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین اسی طرح
آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور راتینج
اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین یا بیخ سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے
بنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور ضماد کے بنا لین عجیب النفع ہے۔ پیشاب
اونٹنی کا اور اسکو لیستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سور کی چربی وغیرہ
ملاکر استعمال کرین۔ سنعا شافعی سیدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کے مثل ہے۔ حکیم کندی کا قول ہے گوسپند کے سینگ
کے نرم نرم ٹکڑے جو انکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اس طرح پر مفید ہین کہ انکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلائین غالباً
خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہیگا۔ واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلائین۔ تا اینکہ زائل ہوجاوے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ انمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ
بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاوے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین
انکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ
دو چند وزن اسکے حضض جو آب کشنیز مین نرم کی ہو اسکا استعمال کرین۔ اور آب کشنیز جزو غالب رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب
مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اسکی کمی بیشی مناسب ہوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو
سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر
قریب قریب بڑی رگون کے ہین انھین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین انکو نہایت
ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر انکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچاکر
چاک کرین۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ حدید عصب راجع یعنے جو پٹھہ گردن مین بنام راجع
باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگئی۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین
پہونچتی لیکن پٹھہ کسی قدر نمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص عصب کو
باطل کردیتا ہے تا اینکہ پھر جب اسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اسکا فعل پورا اور درست
ہوتا ہے۔ کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ وداج غائر تک نشتر کا صدمہ پہونچے
اسی واسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہے اسی کو چھیلے اور باقی
کو بذریعہ دوائے حاد کے ساقط کردے اور جانب ماؤف کے چھیلنے پر متوجہ ہو۔ مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات ہندی
ہے جسے ہیچھیے کہتے ہین اور وہ بنی اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جسکو چونا پانی کہتے ہین اسکے سوا ہے اسی مرض
کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتے کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناصور کی نوبت ہو پہنچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہی اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہی **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہی جسکا سقیروس نام ہی سقیروس خالص وہ ہی جسکے ہمراہ حس ہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی حس باقی رہجاے اسکو سقیروس خالص نہ کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہو پھر درد مین اسکو حس نہوگا - یہ ورم سقیروس کبھی سوداے عکر الدم سے پیدا ہوتا ہی یا سوداے اصلی سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا رنگ آباری یعنے بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہی اور کبھی سقیروس کا حدوث سوداے مخلوط بلغم سے ہوتا ہی اسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہی اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہی - یعنے جس بلغم مین کسی طرح کی صلابت عارض نہوئی ہو - سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کے ہوتا ہی اور اسمین تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہی - اور کبھی اسمین جفتے سے پڑتے ہین اور کھر کھرا ہوجاتا ہی اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہی - کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہی منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہی اسکا نام فونوس رکھا جاتا ہی - اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہی نہ اسمین بلندی ہوتی ہی اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہی - جو سقیروس ہی یا متبدی ہوتا ہی یا مستحیل سقیروس متبدی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور سقیروس مستحیل فلغمونی و حمرہ سے پیدا ہوتا ہی خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہی - اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہی بعد ورم حار کے ہوتی ہی اور اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالزوجت سے کرین سرطان کی طرف منتقل ہوجاتا ہی - سقیروس اور سرطان کا قرب اور بعد بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاے ضربان کے اور ظہور رگون کا گرد ورم کے یا رگون کا ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہی -

علاج جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اسمین حس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہی کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین - اگر خون مین کثرت سودا کی ہو اسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہی اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہی - اور واجب ہی کہ اسکے علاج مین دو دورے کیے جائین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہی اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہی اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہی اور دواے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہو - اور دوسرا دورہ معالجہ تلیین کا کرنا چاہیے اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا رہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اسکی غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہی اسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلیین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہی کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اسمین دونون قوتین مجتمع ہون -
حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمارون کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہی اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر

سختی زیادہ پیدا کرتا ہی اور اتنی قوت حمام مین نہین ہی کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے - جن محللات مین کسی قدر تحلیل ہی وہ یہی ہین جیسے شحوم وحاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاؤ اور بزگاوان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکری کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہی اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور ریچھ اور چیتا وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ جرّہ - واجب ہی کہ ان چربیون مین مثل شحم یعنے اشق اور مصل اور شورہ اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائین اور تنہا یہ دوائین بروقت آمادگی تلئین کے مستعمل ہون - سب چربیون سے بہتر شحوم مذکور بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہی کہ ان مین تحلیل اور تلئین دونون کی قوت ہی - واجب ہی کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہی اور صلابت زیادہ بڑھتی ہی بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دھوپ کے ہو کہ جسطرح دھوپ مین موم پگھل بھی جاتا ہی اور نرم بھی ہوتا ہی اسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلئین اور تذویب دونون پیدا کرین اور درجۂ تجفیف تک نہ پہونچین - منجملہ ان ادویہ محللہ کے جنمین تلئین بھی ہی مقل صقلی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہی اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفاے رطب ہی اور بہتر یہ ہی کہ کنگھی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہی اور روغن حنا اور روغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن بیدانجیر مین تحلیل اور تلئین ساتھ ہی اسقدر ہی کہ قدر کفایت سے زیادہ ہی - منجملہ ملینات کے ملیچھٹ روغن سبزا اور تلیچھٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اہال الیہ اسپیر ڈالین اور استعمال کرین دواے جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہی کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو پیسکر بطوخ طیار کرین اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہی ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو جاہیے کہ پرانے سرکہ مین اشق کو محلول کرین بہت دنون تک اور بطوخ کی طرح سے استعمال کرین اور پھر دوبارا تلئین کی تدبیر کرین - خواہ شورہ اور جاوشیر کو یکجا ئین یا شورہ اور اشق اور مقل کو یکجا کرکے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم کے ہوجاے اسوقت استعمال کرین چرک حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہی اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہو اسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین - اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہوچکے اور ضماد نارلسیں اور قوبادن بھی مفید ہی - اگر ورم مین زیادہ غلاظت ہو اسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہی کہ تقطیع پیدا کرکے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہی اور زیادہ تحلیہ مادہ کا اس سے ہوجاتا ہی اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ مین اثر کرنے والا ہی اسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کردیتا ہی بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکور مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہی اور جسوقت تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوران تلئین مین تحلیل کے فترات ہوچکے ہون اسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیے - اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نرہے گا ضرور پٹھے کو مضر ہوگا اور تحجر پیدا کریگا - نہ زیادہ تر حرارت طبیب کو استعمال مین سرکہ کے اسوقت مناسب ہی کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہو کبھی

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تکمید موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اسکے حاؤشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین لیکن ابتدا مین بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہین اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اسکے رفتہ رفتہ تلیین تک پہونچتے ہین - واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قوت قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصًا روغن شبت تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جائے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس پیدا ہوا ہو اُسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے - ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفتیدہ سے تکمید کرین خصوصًا حجارہ رحی یعنے سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تکمید کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملا کر تکمید کرین اور واجب ہے کہ تکمید اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاے اور بیشتر مارقشیشا پیسکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہے - اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ یہ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تصلیب مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاے - اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلیین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تکمید عضو کی ایسی دواسے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اُسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور باسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا بیان** مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے کیل کے سرے پہ گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اُسکے حدوث کا مقام پانون اور پانون کی انگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین - واجب ہے کہ اسے چاک کرکے نکال لین خواہ ہاتھ سے ترجیح کرتے رہین اور اسرب کو جو وزنی ہو لٹکائین اس مقام کے مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اسکا تولد اُس سوداے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور جل کر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے عکری سے یعنے جو سودا عکر و م ہے - سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان مین درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اُسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اس مادہ مین جوشش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہوکر کسی عضو پر گرتا ہے - ایک فرق سرطان اور سقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے گینگٹے کے پانون ہون اور یہ رگین ویسی شرخ نہین ہوتی ہین جسطرح فلغمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین مائل بہ سودا اور کمودت اور سبزی ہوتی ہین - کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال کے ورم حار سے ہوتا ہے - اور سرطان کے حار سے ہوتا ہے - اور سرطان

مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس خالص مین حس باطل ہوتی ہی اکثر عروض سرطان کا اعضاے متخلخلہ مین ہوتا ہی اور اسی جہت سے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہی اور اعضاے عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہی - اول ظہور اسکا بسبب خفی اور پوشیدہ ہوتا ہی اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہی پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہی اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہی اسکے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہی گول گول اور تیرہ گون اسمین کسی قدر حرارت بھی ہوتی ہی - بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہی اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اسکے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہی جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہی اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہی اور تقرح نہین ہوتی ہی اور کبھی استحال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہی اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تقرح پیدا کرتا ہی اور اسکی باڑھین موٹی اور سخت بوجہ استحال جدید کے پیدا ہو جاتی ہین - اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہی اول یہ کہ عضو مین اس ورم کا تشبث اور رنگ کہ ناشی تشبث اور پھیلنے سرطان کے اس آلہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرین جیسے شست اور جال وغیرہ - یا وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور پایون وغیرہ مین جو گرد اس ورم کے ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہی علاج جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہو سکتی ہی اور جس سے سرطانی مادے کی روک اور ٹھہرا دینا اسکا جسقدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ منقرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسے ادویہ اگر ابتدا مین استعمال کیجائین شاید صحت بھی ہو جاتی ہی - مگر جب مستحکم ہو جاے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن مین پوشیدہ ہوتا ہی الغرض اسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہی کہ قول بقراط پر عمل کرین اسنے کہا ہی کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ تحریک اسکی کرینگے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہی خصوصاً اگر غذاے صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ ہادیہ کو یعنے جس مادہ مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو مخیض بقر جسطرح جمایا جاتا ہی یعنے اسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو - اور اسی طرح جو غذا بقول مرطبہ سے طیار ہوتی ہی حتی کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہی - کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کیے جائین - اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جاے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر یہی ہی کہ جو سرطان - شدید الاتصال ہو اسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون سے سرطان وغیرہ کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہی انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فناے مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جاے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذاے جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے - اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہی اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنیکی بھی حاجت ہوتی ہی اور بیشتر داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہی جسوقت سرطان قریب اعضاے رئیسہ کے ہو - بعض اوائل نے حکایت کی ہی کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوا میرا

گمان یہ ہو کہ اسکا سبب یہ نہین ہو کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادہ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان مین اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہو کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم سرطانی کا یہی ہو تدبیر اسہال کی ورم سرطان مین یہ ہو کہ چند مرتبہ چند دلون تک تھوڑے دلون کا فاصلہ دے کر چار مثقال افیتمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائین خواہ طبخ افیتمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہین اُنکے واسطے ایارج خربق کا استعمال کرین بیان ادویہ موضعیہ کا خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے ہین ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اسکی شانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہو- دوسری غرض یہ ہو کہ زیادہ بڑھنے نپائے تیسری یہ کہ متقرح ہونے پائے چوتھے اگر متقرح ہو گیا ہو اُسکا علاج کرنا جس دواسے ابطال سرطان کا کیا جائے چاہیے کہ اُسمین قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہو گیا ہو اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہو سرطان مین حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہو کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید پیدا کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین- اسوجہ سے واجب ہو کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کرین اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہو جیسے توتیائے مغسول کہ اُسمین روغنہائے معلومہ بھی ملالئے جائین جیسے روغن گل یا روغن خیری- جس دواسے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اُسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذائے مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اسی عضو کی بذریعہ ادویہ رائجہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ کے جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑھ رکھتے ہین جسے سان کہتے ہین اُسکا استعمال کرین خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے صیقل گر کھرل وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اسکا استعمال کرین- ایضاً انگور کو پیس کر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہو جس دواسے منع تقرح مطلوب ہو اُسکے واسطے وہی لطوخات مذکورہ کافی ہین جو واسطے منع زیادتی مادہ کے مذکور ہوئے اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہونگے- خصوصاً اگر ایسے لطوخ مین کھرل وغیرہ کا پہین اور کف بھی اُسمین داخل کیا جائے اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور آب حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کا ہو لعاب اسغول سپیدہ قلعی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہو- منجملہ اُن دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اسکا نفع بعید ہو یہ ہو کہ سرطان نہری تازہ کا ضماد لگائین خصوصاً اگر اسمین اقلیمیا بھی شریک کرین زیادہ مفید ہوگا- جو سرطان متقرح ہو گیا ہو اُسکا علاج عمدہ یہ ہو کہ ہر وقت اُسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اُسپر ٹپکانے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور کُندر اور سپیدہ قلعی مکد ایکدرہم گل مختوم گل ارمنی صنبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کرکے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغن گل کی شرکت سے انکا مرہم طیار کرین- کبھی خاکستر سرطان اور روغن گل کے قیروطی کا استعمال اُس ورم کو نافع ہوتا ہو اور اجود ہو کہ ہموزن یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی دواسے

لوتیا اور توتیاے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسبغول ملاکر نافع ہوتی ہی مترجم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اکثر لکھ چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہی کہ پیرہشتاد سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہی فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہی اور اوقات اربعہ مین اسکا استعمال اعمال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہی اور تجربات مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اس ورم کی صحت مین کسی طرح کا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ وکرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان ۔

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہبج اور قائم مقام تہبج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اسکا نام نفخہ ہی اور اسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہی اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہی خصوصًا اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہی سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسی قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ امعا اور درمیانی جگہ ان جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہی اسی طرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہی ۔ اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا بلکہ اعضاے متصلہ کو پھاڑکر اسمین حیدری پیدا کرتا ہی اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہی خواہ بیچ مین پیدا ہوکر ان اعضاے متصلہ کو باضطرار شگافتہ کر دیتا ہی ریح کا قاعدہ ہی کہ باقی رہتی ہی اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہی اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اُس عضو کے ہوتی ہی جسمین ریح محیط ہوتی ہی اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین ۔ کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہی جب اسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہی اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہی علاج جو ورم ریحی مشابہ تہبج کے ہو اُسکا علاج مثل علاج تہبج کے ہی اور نفخہ کا علاج بامحتاج تخلخل جلد کا ہوتا ہی اور تحلل اس شی کا جو کہ جلد مین موجود ہی اور شاید قیام اُسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہی مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجزا کے بخوبی غواص ہوکر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہی اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہی ۔ اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغنہاے گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اُسمین سداب اور کمون اور بزور ملطفہ مثل تخم کرفس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ سے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیین خصوصًا اگر یہ ورم ریحی اعضاے وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضاے عضلیہ مین ۔ لازم ہی کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر آگ آب نارسیدہ اُسپر اسقدر ڈالین کہ اُسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین ۔ کبھی خمیر اور لوزہ سے مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ۔ ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہی جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہی ۔ زوفاے خشک پیسکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اُسپر زوفاے سائیدہ کو چھڑکین اور اُسکا مرہم طیار کرین خواہ مطبوخ بنائین ۔ جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی واجب ہی کہ اس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا ہو اور نہ استمرار یعنے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا پر ضرور ہی جیسے میفختج زیت ملاکر صوف زوفا اسمین ڈبوکر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسی قدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا ڈبوکر خواہ زوفاے تر کو روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ بگرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پائے کہ دوا سرد ہو جاے اسلیے کہ برودت ایسے

ورم کو مضر ہی اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ روغن مستعمل ہون جنمین تسکین وجع کی قوت ہی اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسی قدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسی قدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد ماء الرماد اسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے

عرق مدنی کا بیان

ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اسکے ابتدا اسطرح سے ہوتی ہی کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہی اسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہی پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہی اس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہی اور کبھی وہی شی مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہی جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہی کہ حرکت کر رہا ہی اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہی تا اینکہ بعض اطبا نے گمان گیا ہی کہ نارو ایک حیوان ہی جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہی اور بعض کا قول یہ ہی کہ لیف کا شعبہ ہی جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہی اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہی اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہی اور صبیان کے بدن مین اکثر جسمین پر نارو نکلتا ہی جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجائے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہی اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہی بلکہ اسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہی گو ٹوٹ نہ جاے - جالینوس کہتا ہی کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی کہ اُسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہی کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوے آنکھ سے نہین دیکھا - مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہی اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہی کہ اُنسے نارو پیدا ہوتا ہی اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کے براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاون سے نارو پیدا ہوتا ہی وہ گرم خشک ہوتے ہین اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہی اُسی قدر درد کی شدت ہوتی ہی اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور بالاخیر مریض کو صحت ہو جاتی ہی اور اس مرض سے نجات پاتا ہی - جو بدن مرطوب ہین ان مین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہی اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین ان کے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہی اور اکثر نارو مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اُسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہی اور بلاد خورستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہی اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی ہندوستان مین زیادہ کثرت سے اس مرض کی بروده گجرات اور کوہ آبو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین وہان کے لوگون مین سنی جاتی ہی متن علاج اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اُن بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہی اور یہ تدبیر منحصر ہی اسی بات مین کہ مخالفت سبب اور مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب و غاریا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہو چکے ہین انکا استعمال کرین جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہی کہ اس عضو کی بتبرید ضمادات مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسی قدر اخراج بہ مردلین منجملہ طلاہاے جیدہ کے یہ طلا ہی صبر اور صندل اور کافور اور مرو اور بزرقطونا شیر تازہ مین بہیکر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ نجاے اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور بہیرنے والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایذا اور تکلیف کے یہ تدبیر ہوتی ہی کہ بعض پے در پے تین روز برابر ایک درہم مثرو بامبر کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑہ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منھ پر گھیلوار کے لعاب اور لزوجت کو لگاوے اور اسی طرح ابتداے ظہور مین نارو کی یہی تدبیر کار ہی اگر کارگر نہو اور نارو نکل آئے اسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ اسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کے درپے ہو اور کسی چیز سے برفق اسے تھوڑا باندھے اور یہانتک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نجاے بہت اچھی تدبیر یہ ہی کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاے کہ اسی کی بوجھ پر اختصار کرین اور وہی وزن اسکو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کریگا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہی اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے - اسطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو بارد ہون اور حرارت لطیف بھی انمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ انکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہوجاے کرنی چاہیے - کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ روغن خیرو خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو - اگر حدث طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہوجائیگا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکالڈالین - اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آئے اسوقت نارو کی تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کے باب مین مندرج ہو چکے کہ سڑنیکے بعد تمام و کمال نکل آئیگا - ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نہ کرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف اکلہ کے ہوتا ہی - اگر اواخر مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی مالش بجانب خلف کے کرین اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسی طرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئیگا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور ہٹ کر چاک کرین اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کرین بعد اسکے اٹھائین یعنی اونچا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا - اگر ٹوٹ کر نارو اندر کی طرف رہجاے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہوگا چاک کرکے اسکا پتا جب لگ جاے اور پھر از سر نو اسکا منھ نظر آئے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسی نکالینگے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاے فقط

تیسرا مقالہ جذام کے بیان مین ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی ہی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہی یعنے مرہ سودا تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی اور ماہیت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہی اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑہ جاتا ہی کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہی وہ بھی باطل کر دیتا ہی تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑتا جاتا ہی -

جذام کی مثال ایسی ہی گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہی یعنی کبھی متقرح ہوتا ہی اور کبھی انقراح نہین بھی ہوتا ہی۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہی کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہی۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہی اُسوقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہی۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہی آکلہ پیدا ہوتا ہی اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوئے برص پیدا ہوتا ہی خواہ بہق اسود اور قوبا یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہی۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہی اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو تو بھی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جاوے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہی۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت او یبوست ہوتا ہی اور خون مین احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہی۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون مل کر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح پر کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا کرتا ہی۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤن کا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہی وہ بھی سبب حدوث جذام اُسوقت ہوتی ہین جب پے در پے تخمے بعد استعمال اُن اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اُن مین عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے اسی طرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہی۔ اسباب معین اور حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہوجاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہی اسی وجہ سے خون مین برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہی خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو یا خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہوسکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہی اُسکا دفع عروق معقدہ اور رحم کی طرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہون۔ کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہی اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اُنکے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہی اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہی خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہی بھی جذام پیدا ہوتا ہی اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہی کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو۔ جسوقت حرارت ہو غذا کی رداءت کے ہمراہ جمع ہوجاوے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خر کا ہو خواہ مسور سے غذا تیار کی ہو لائق یہی ہی کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہی جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہی۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہی اگر تھوڑی سی ہوئی زیادہ سودا پیدا کرتی ہی اسلیے کہ خون مین اُسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہی اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہی دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ برودت مزاج کے ہی اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہی اسکی رطوبت کم ہوجاتی ہی پھر حرارت بدنی سے اُس خون کی تجفیف باسانی ہوسکتی ہی۔ کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ اگر فصد اُنکی کھولی جاوے خون کی عوض ایک شی مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہی۔

جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہی بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہوجاتا ہی اور سحنہ چہرے کا مشابہ سحنہ اسد کے ہوتا ہی اس سے

داء الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہی اس وجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہی۔ اگرچہ جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہی اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہی۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اُسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہی اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہی۔ جو قسم جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہو اُس مین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکے نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہی لیکن علاج کے قابل ہوتا ہی۔ اور جس جذام کا مادہ سوداے ثقل خون ہی وہ نہایت اسلم اور اسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہی اور تقرح نہین ہوتا ہی۔ جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہی لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہی۔ اِس مرض کا خاصہ ہی کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہی اسلیے کہ اِس مرض کی کیفیت یعنی برودت اور یبوست خلاف کیفیت مایہ الحیوۃ یعنی روح کے ہی کہ وہ حار رطب ہی تا اینکہ جب اِس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہی ہلاکت واقع ہوتی ہی۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاے نرم سے ہوتی ہی کہ اِس مقام کے بال پراگندہ ہوکر بالون کا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہی اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہی۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہی۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہی کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مرجاتا ہی اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہی اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسی طرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر ماوف ہوتے ہین اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہی۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہو اسکی صحت اور اسکا عود حالت اصلی پر مترقب نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہی اور تمام بدن کو فاسد کردیتا ہی اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہی کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین ہوتی ہی یعنی مرض ظاہر ہوتا ہی اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاے ساذجہ ہین یعنی سوداوی خلط سے سالم ہین اُن مین ماوہ ڈالین اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہی **علامات** جذام جب ہوتا ہی رنگ کی سرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہی اور آنکھ مین تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہی۔ سانس مین تنگی اور بیٹھتی جاتی ہی اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہی۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہی جسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین۔ اور بیشتر ناک مین سدہ پڑ جاتا ہی اور خشم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہی۔ اور بالون مین کمی اور دقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہی۔ سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہی۔ بوے بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو منتن یعنی بدبو ہوتی ہی اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہی جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اُسے ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہی اُسکے بالون مین انتشار شروع ہوتا ہی اور سیدھے ہو جاتے ہین خصوصاً جو بال چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ سیدھے ضرور

ہوجاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑون مین شگاف پیدا ہوتا ہی اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بڑی اور خشن ہوجاتی ہی اور چہرہ پوجھیر بھری اور تشنج کے بڑھتا اور بھیانک ہوجاتا ہی اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہی اور تمام مفاصل بدنی کے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہی اور بدن پر گرمی گرمٹی (جو صورت مین شبیہ اس حیوان کے ہوتی جسے یونانی زبان مین طاطوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہوجاتے ہین ضیق النفس کی اسقدر ہوتی ہی کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہی اور پھر جو ایک وبہ کی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہی آواز بالکل بیٹھ جاتی ہی۔ اسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین - اگر جذام ساکن نہو یعنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہی اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین ان مین بھی تاکل پیدا ہوتا ہی اور صدید منتن یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہی آواز پست اور مخفی ہوجاتی ہی اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہوجاتا ہی۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ قوت مین اُسکے ضعف پیدا ہوتا ہی اور حاجت تزویج کی بوجہ برودت مرض کے کمتر ہی اسی جہت سے بطی ہوتی ہی مگر تواتر ضرور ہوتا ہی اسی واسطے کہ اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہی جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہوچکا ہی **علاج** واجب ہی کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ مواد کی کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہی بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اس خون کا کرین اگر دونون ہاتھ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنی کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز کرنی نہ چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہی اور اُسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہی لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہہ اور دواجین اور ناک کی رگ وغیرہ (اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسی طرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہی۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہی ایک یہ بھی ضرورت فصد کی ہی کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہی اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاے -

جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے لہذا ازان استفراغ کرین دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغادیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور ان مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودس لبسفائج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداکے ہو ضرور ہی کہ اجزاے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادرلیطوس ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ ہی اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہی خصوصاً اگر کسی قدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین - گرمی کی فصل مین واجب ہی کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالین تاکہ مادہ کو شوران اور جوشش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل بین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین

جو لوگ ان خلطون کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ملکہ دس درہم ناخواہ پانچ درہم بسفائج لفصف درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجاے نچوڑکے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کرکے استعمال کرین۔ بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن نکھل جاے خواہ منشر قدم ٹہلے اور داہنے بائین الٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بھل لیٹے اور روٹی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہی۔ جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہی فقط ایک ہی استفراغ انکو کافی نہین ہی بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہی جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو بہ نرمی آجایا کرین وہ دوا اسی قسم کی ہی کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہی اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکین انھین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہی۔ جو دوا زیادہ قوی ہی جیسے خربق وغیرہ خواہ دواے غیر قوی بمقدار کثیر اُسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دو بارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو ایک مرتبہ استعمال کرتے ہین۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اُن غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور ہی اسی طرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین انکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل ماميران شیطرج جوف برنج ملکہ ایک درہم عصارہ پنجنگشت تین قواطل پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہی کوئی سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہی کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور غضب اور غم سے بھی انکو بچانا چاہیے۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کو طرف جو مخالف اثر ہواے اول کے ہو انکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شرباً کرانا چاہیے جیسے روغن یا دام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اسوقت درکار ہی کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور برص کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو۔ اور ہر صبح کو بعد قضاے حاجت اور دفع فضول امعا کے ریاضت انسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا انھین ضرور ہی اور آواز لگا کر اسی پر ٹھہرے رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک انکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکلے پونچھ ڈالین اُسکے بعد گرمیون مین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑون مین ادہان مرطبہ سے اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہی اسلیے کہ اوائل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہی جیسے ہلیلہ اور مازو ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہی اور اسی واسطے جب برص زیادہ بڑھ جاے اسی کا سعوط بھی کہلایا جاتا ہی۔ اگر مثلی کا ہیجان ہو تو قے کرانی چاہیے۔ بہتر یہ ہی کہ پہلے استحمام کرین اسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن قفاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے اُسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک انھین راحت دے اور پھر بذریعہ پر وغیرہ کے قے کرائے بعد ازان کسی قدر افسنتین پلائے اور اکثر اُسکے بدن کی تمریخ مین حاجت لطاق سے جنین نطرون اور کبریت پڑتی ہی اور جب انفارہ اور

اور سیرش جو بخار بذریعہ اسکے رندہ خواہ آری وغیرہ کے نکالتے ہین بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا مویزج اور خردل اور صبر اور بدفوتج کے ہوتی ہو اور انھین ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگون کو اُنکے بدن کے ادھال پہ دینی چاہیے۔ بلکہ بیشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہو اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے جب بہ لطافت انکے استحمام کرایا جاوے تاکہ اُنکے فضول کی تحلیل ہو اور پسینا اُنکے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہی مجذوم کے علاج مین کبھی اُنکے بدن کی تمریخ بربا اور سلیثا اور قفار غان یعنے قفطار غان سے بھی کیجاتی ہو اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اُنکے بدن کی نیز دھوپ مین ضرور ہوتی ہو بہت عمدہ اُنکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہو جس مین حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہو کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین اُنکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہو جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہووے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگ بردیگ چنانچہ اُسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انھین ادویہ سے سعوط بھی کراتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انھین اقراص کو طلاءً استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہی مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہین ہو کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہو اور منفعت بھی کم ہوتی ہو اور نہ ایسا سانپ زہردار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو بڑے بڑے شکرے پر ہوتے ہین لہٰذا بالضرور ہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اُسکی ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہو ورنہ اسے ترک کرین اور جسمین یہ صفت نہ پائی جاوے اُسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہو جو سر اور دُم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اُسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازآنکہ اُسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب مین سانپ مرجاوے خواہ بچھو پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجاوے اور اُسکے گزند سے راحت ملے مگر بتقدیر خداے عزوجل مجذوم کو شفاے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی یا اِس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا۔ نمک افاعی کا بھی بہت مفید ہی مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہو کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی آلایش سے کراث اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ مہرا ہو جاوے اسکے بعد ہڈیان اور پسلیان چن کر الگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اسکے اوپر شوربا پلا دین اسطرح سے کہ میدہ کے روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جاوے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاوے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہوتا ہی۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہی۔ علامت ظہور فائدہ کی

اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت پہونچتی اسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کے کرین یہ ہے کہ مجذوم کا بدن پھولنے
لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتفاخ کے عقل اسکی زائل ہوجاتی ہے اسکے بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے پھر اچھا ہوجاتا ہے۔ اگر
مجذوم کو سدر یعنے زوال عقل نہو اور نہ بدن اسکا پھول جاوے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاوے۔
اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک یہ بھی دوا بیان کی ہے کہ اسود سالخ یعنے کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک
کہ اس مین کیڑے پڑجائین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن
ایک یہ درہم کے کھلائین اسکے اوپر شراب عسل پلائین۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اسکی مالش بھی مجذوم کے بدن مفید
ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسی طرح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے
اسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تر و تازہ و بیخ لوف یعنے اروی ملکر دو اوقیہ
داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجاوے بعد ازان اسکی ہڈی اور پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر
مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ افعویہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال
گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے اور اسکے بدن کی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ
سندل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جبکہ زیادہ ہو بہت مفید ہے اسی طرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے
روغن بنفشہ کہ اسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانورونکی اور چربی گدھ سیاہ اور سپید کی اور چربی
طیور کی اور اسی طرح روغن قسط اور دارشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ
کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے ماءالجبن اور دواے سلاقہ دودھ کے
ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق کے لنفس یا عسر نفس خواہ بحۃ الصوت پیدا ہوا اور جو
زمانہ فترہ اور آرام وہی کا دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ
دودھ کا استعمال دوھنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اسی قدر پلانا چاہیے
کہ ہضم ہوجاوے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنی کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی
جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سواے خبز نقی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے بشرط امکان
اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائین جو آیندہ ہم بیان کرینگے۔ اور جب سانس کسی قدر درست
ہونے لگے لازم ہے کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لائین کہ قے ہوجایا کرے فقط انھین اشیا
کی جہت سے تاکہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ ان چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو
دودھ کا استعمال پھر کرین اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین جن بیمارون
کا مرض مستحکم ہوچکا ہے انکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ انھین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلیے کہ مقصود
انکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ انکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور ان فضول کا انفصال بدن سے
نہین ہوتا اور نہ انکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق انکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے امالہ ہو لہذا اسہالات

خفیفہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے۔ مشروبات صالحہ مین سے انکے واسطے ایک یہ دوا ہی سرکہ ڈیڑھ اوقیہ قطران ڈیڑھ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر صبح کو استعمال کرین اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کمون یعنے زیرہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارۂ قودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید ہی اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے قے کرنے کے انکا استعمال جائز ہی خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہین مگر دھنی چیزین جو مصالحہ گرم مین پڑتی ہین اور تیز بھی ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ قے کی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی انکا علاج کیا جاتا ہی جیسے یافوخ اور درزین سر کے اور بیچ حنجرہ اور صدغین اور قفا اور دونون ہاتھ کے مفاصل اور پاؤن کے جوڑ بند۔ بعض اطبا کہتے ہین کہ ابتداے عروض جذام مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہی ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنے جہان بال سر کے بطرف پیشانی مین لگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنے اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گوریا کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزون کے جنکا قشرین نام ہی اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک اور باریک سے لگائے جائین اور سر پر ایک داغ لگایا جاے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہی کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہین ہوتا اکثرون کو ہلاک کر ڈالتے ہین مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین برزجلی اور بیٹی جو قائم مقام لحم افاعی کے ہی اس مرض مین اور منجملہ انھین ادویہ کے دواء السلاحہ ہی۔ برزجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہین کہ انکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہی اور تجربہ مین انکا فائدہ پورا پایا ہی ایک مشہور نسخہ یہ ہی۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ملکہ دس درہم دارفلفل پانچ درہم بیش سپید اڈھائی درہم کوٹ کر روغن گاؤ مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر انکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کرین انکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہی کہ دواء المسک برزجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہی صفت ایک معجون کی جسکا نام برزجلی اکبر ہی اور اسکو جواندران دارو کہتے ہین جو نافع ہی جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور ماء الصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہی اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہی اور حافظہ کے واسطے بھی مفید ہی اور غش کو نافع ہی اور یہ وہ دوا ہی جسے علماے ہندوستان نے اپنے بادشاہون کے واسطے ایجاد کیا ہی اخلاط اسکے ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوزبوا قشور کندر اور مر اور فوا اور فلفل دارفلفل و فلفلموبہ نارقیصر یعنے ناگیسر اور نارمشک اور کندش اور عصارہ اسقیل سازج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بیش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین کوٹ پیس کر چھانی جائین اور بیش کو جداگانہ پیسا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہی کہ اپنا منھ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن گاؤ سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اسکو پیسے اسکے بعد قند خرابنی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن اڈھائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس مین قند گھل جاے اور

کسی قدر قوام بھی پیدا ہوا ہے کے بعد آگ پر سے اوتار ہے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکور چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور جب خوب ملجائے
ادویہ کے گولیان بوزن ایک مثقال کے طیار کرین اور نہار منھ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے صفت معجون سلاخہ کہ وہ بھی
دواے ہندی ہی از قسم تریاق کی اور یہ دوا بھی نافع ہی کہ بالون کے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہر یعنی دمہ کو
اور خفقان کو منع کرتی ہی اور خواہش طعام مین اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت نزع
اور ناسور کو مفید ہی اور پیری مین لطف جوانی پیدا کرتی ہی اور حکہ اور قروح کو بھی سود مند ہی نسخہ اُسکا سلاخہ یعنی بول بز کوہی
جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخہ اسواسطے رکھا گیا ہی کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست ہوتا ہی ایک
پتھر پر اُس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہی جسکا سلاخہ نام ہی اُسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہی اور مثل تار کے چکنا اور رقیق
ہو جاتا ہی الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاخہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غار اور قرفہ جوزبوا بسباسہ اور عود اور بالہ اور
دیکارہ اور طباشیر اور کربجوا اور بیبخ اور مارفیش اور نارقیسر یعنی ناگیسر کہ چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طرزد
ایک سو چالیس خواہ اکیسو چالیس مثقال رسخ چاندی خالص نحاس احمر رہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو
جلا کر کشتہ کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے پلائین اور کسی سبز رنگ کے برتن
مین رکھین اور ایک مثقال اُسکی مقدار شربت ہی شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اسمین شہد کف گرفتہ چھیاسٹھ مثقال اور روغن بید
چونتیس مثقال کرین بہتر ہی اگر بعد ملائین شہد وغیرہ کسی قدر آنچ بھی دکھا دین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی
بڑھے گی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائے گی صفت احراق فولاد کے لوہے کے برنا دین اور
بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اُسکے
نیچے نرم آنچ کرین اور فولاد کے برادونکو اُسمین گرم کرین جب سرخ ہو جائین اُسی پانی مین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور پھر
بجھائین اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہی بعد ازان اس دیگ کو پھر آگ پر
پیشاب مادہ گاو بھر کر چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اُسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کرین تاکہ آٹھ مثقال اُسکا
ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی مین برآمد ہوا ہی مجموع سولہ مثقال ہو جاے اسی طرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اُسکا ثفل بھی آٹھ مثقال
کو پہونچے اور چاندی کے احراق کی تدبیر یہ ہی کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کرین جیسے مٹی پیسی ہوئی ہوتی ہی بعد اُسکے ماء الملح خواہ
نمک محلول مین کسی لوہے کے برتن مین پکائین تاکہ بخوبی جل جاے اور فقط نمک سے پانی مین پکانے سے احراق نہو کسی قدر زرد گندھک
اُسمین شریک کرین کہ اب بخوبی سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اُسمین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسطرح پہلے برادہ کرکے ایک مثقال
سیسا بھی سوہن سے برادہ کرین اسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر ماء الملح ڈال کر جوش دین تاکہ سب پانی جلجاے اور سونا اور
سیسا باقی رہجاے اسکے بعد ہاون دستہ مین اسقدر پیسین کہ خوب باریک ہو جاے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین تصفیہ سلاخہ
کی تدبیر یہ ہی کہ اسے خشک اور بول بقر دونون کو سلاخہ پر کسی ایسے جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاخہ کے اوپر تک پانی آجاے
اور دھوپ مین تمازت کے رکھین پورے ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب ملائین اور پانی اس سے جدا کرکے کسی نئے برتن
مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دے اور جو کچھ ثفل اس پانی مین ٹھہر جاے اسکو الگ کر لین پھر بار دیگر اسی

طرح آب خشک اور بول بقر اسپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتےکہ تین مرتبہ اسی طرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجاے اور مشابہ شہد کے ہوجاے قوام مین اور سیاہ مثل تارکے ہو صفت سلاحہ صغرے اور اسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبرے کے ہین۔ سلاحہ صغری ایک جزء اور کوہینے مقل چار جزء لے کر دو تون سے کے ہوتین شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملاکر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر مادہ گاو نیم گرم کے ہمراہ استعمال کرین صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ بلیلہ نیز الیضا خستہ برآوردہ زنجبیل ہر ایک دس درہم تا نخواہ پانچ درہم سنگ تین درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف ملوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دوا ایرق کے ہے جوش دین اور جب دو ثلث یعنے آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتار لین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے۔ اور جسطرح مریض بیٹھا ہو بدون تحریک اسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے سترقدم ٹہلنے کی تکلیف اسکو دین اور تھوڑی دیر تک اسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسی قدر پیٹ کے بھل اور اسی طرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین صفت طلا کی واسطے جذام کے کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اسے رکھکر اس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شبطرح ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر ایک دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہوجاے بعد ازان کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعد ازان ثقل کو کسی شیشہ کے ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈواکر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین دوسرا طلا مویزج اور ہلیلہ اور آکھ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق مین پختہ کرین اور مقام مناسب پر لگائین لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ عوسج اور گلنار سے اس مقام کو دھولینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیزہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت ان طائرون کا جو معروف اور مشہور ہین اور انکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اس مین ایارج کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر انکا بیان ہوچکا بہتر غذا مجذوم کی جو رمقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرے جو ان دونون سے بنائین جائین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا مین چقندر خوابولی اور گندنا بھی ملائین۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے انکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا ای کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور فضول کو آمادگی اندفاع پہ بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذا سے جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پہ جسوقت اسے قی کرانی کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض کو جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ بعض براہ خاصیت کے ہے۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان قرطم اور حب صنوبر اور جو چیز ان ادویہ سے بنائی جاوے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہوجاے دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایک مرتبہ کی غذا

انکو مضر ہی- اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہین ہی اور جب ہیجان مرض مین سکون ہو اسوقت اگر شراب رقیق سے جو بہت کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہی جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑے ہین انکا علاج داء الثعلب یعنے بال خورہ کا کرانا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے اُنکے علاج کے واسطے مفید ہی

فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان سوائے ان چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین

مقالہ پہلا جراحات اور زخمون کا بیان بیان عام تفرق اتصال کا ہمنے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کردیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہی- اب ہم کہتے کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہی اور اُن مین تفرق اتصال پیدا ہوا ہی اُن مین اس امر کی خواہش ہوتی ہی کہ پھر از سر نو انکا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اسی طرح پھر ہو جائے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہی اور بعض مقامات کے تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہی کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے مماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہی ہان لڑکون کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اُن مین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی امید ہوتی ہی پھٹے اور رگون کا یہ حال ہی کہ بعض اطبا انکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ انکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہی کہ مماس اتصالی محفوظ رہے یعنی دونون ٹکڑے آپس مین متصل ہو کر ملجائین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہین کہ جوڑ کر شئ واحد مثل بحالت سابقہ کے ہو جائین- اور ایک قوم کی یہ راے ہی کہ دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین مین ناممکن ہی پٹھے مین چندان دشوار نہین ہی- جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہی- مشاہدہ کی یہ کیفیت ہی کہ باسلیق کی نیچے جو شریان ہی اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جوڑتے دیکھا ہی اور قیاس یہ ہی کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہی کہ بدن مین اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہی گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہی کہ سوائے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہین قبول کرتی ہی اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہی کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہی اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہی اسی طرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہی اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہی کہ اس صفت مین بھی بین رہین یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو بس مناسب یہ ہی کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جوڑ جائے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے- مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہی بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہی لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہی اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہی جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہی

مجملی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہین کہ اُن مین اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہی اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہی جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی ممکن ہی بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہو بچے اسکے بعد جائز ہونے کی امید

عین ہوتی اکثر جس شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہی جب اُسکو اونگائی اور ہچکی بار وانی شکم عارض ہو مر جائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی وجع اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رووس عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصباتی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہی کہ انصراف مواد کا بطرف اُسکے ہو ایسی جراحت کے واسطے کسی قدر مادہ نہین پہونچتا ہی جو ورم پیدا کرے۔ جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اُنکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہی اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک اُن احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونون مین تھی بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہی یا گول اور دو اضلاع ہوتا ہی خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسی قدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہی کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہی اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہی یہ جملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور یہ تدبیر سب کے واسطے مشترک ہی اور اس تمام تدبیر کے بیان کے واسطے ہمنے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہی۔ کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہی کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہی کہ ورم کو مانع ہوتا ہی اور تبثیر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا نہوگا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کے درز دن مین کسی قدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہوگا پھر اُسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض مین کسی قدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اسکی معتد بہ بھی ہو بہت جلد اُسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہی اسطرح پر کرین کہ اسکا احالہ قیح کی طرف ہو جائے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہی اور اُن اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہی اور اسواسطے واجب ہی کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسی قدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر گوشت ساقط نہوا ہو اسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہی اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس امر کی ضرور ہی کہ دونون ہاتھون کے بیچ مین کوئی شی از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جائے جو مانع التحام کی ہو اور مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہی بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سواے خون طبعی کے کسی طرح کا خون غیر طبعی کا جذب اس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ وہ مستدیر ہی اور دور دور بوجہ پھیلے کے ہوگئے ہین یا اسکی شکل مختلف ہی خواہ کسی قدر جوہر لحم کا اس جگہ سے کم ہوگیا ہی اسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے درکار ہی کہ اسمین کسی قسم کی رطوبت جمع نہونے پائے استعمال رادعات مخفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا۔ اگر زخم گہرا ہو اسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہی اسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہی اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہی جب بندش باستواری سے کچھ زخم کا فائدہ نہو چنانچہ آئندہ ہم بہ تفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہان پر بندش اصل قدر یعنے خاص مقام پر گڑھے کی درست بندش نہو سکے

پس بوجہ تنگی پیدا نہ ہونے کی انصباب مواد کا اُسکی طرف ہوتا ہی اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہی خواہ وجع اور ورد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہی خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے۔ جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اُسوقت روئی وغیرہ اُسکے مُنھ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کی ضرور رکھنے چاہیے خصوصًا اگر بندش ٹھیک مقام عوز پر درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر ناصور ہو گیا ہو خواہ اس مین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اُسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہی جراحات کے اقسام سے نکل گیا عالم فن **جالینوس** نے کہا ہی کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہو جائین اسی وقت ہوتا ہی جب ارادہ الصاق در التحام کا کیا جاے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس مین از سرنو گوشت پیدا ہو اُسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہی مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہی تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے مُنھ پر ہی نکل جاے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہی تاکہ دواے ملحم اس مقام پر ٹھہری رہے۔ اسی حکیم کا قول ہی کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہوسکنے کا ہی اُسے کسی قدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہی سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہی ورنہ اُسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ باسانی اودھر سے مادہ نکل کر اسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہی مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیے ہین کہ اُنکا گڑھا زانو مین تھا اور مُنھ بطرف یہ ان خواہ ران مین اُسکا مُنھ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اُسکی حاجت نہوئی کہ اُنکے واسطے کوئی اور مُنھ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر انقلب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور منھ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح لٹکا دیا ہی کہ زخم کا مُنھ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اُسی مُنھ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہی کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہی۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹ کر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہی جو نیا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہی جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادہ سے انبات لحم ہوتا ہی اسکو بھی دفع کرتی ہی۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہی کہ وہ گڑھا بتمامہ بھر نہین سکتا ہی بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہی جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہی جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہی کہ غذاے محمود جید الکیموس اسکے واسطے تجویز کرین کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہی اسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہی کہ اسپر بال نہین اُگتے۔ رگون کا حال یہ ہی کہ اکثر اُنکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے اُنمین انبات از سرنو ہوتا ہی۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اُن مین خطرہ زیادہ ہوتا ہی جیسے وہ زخم جو اعصاب اور عضل مین واقع ہو اُنکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہونے مین جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا ابھرنا اور سقوط نبض پیدا کرتا ہی اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہی اور نوبت غشی کی

ہو بختی ہی اور قوت ساقط ہو جاتی ہی اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہی اور اسی طرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک صدفہ یعنے اُس ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہی ہو پہنچے کہ اُسکے بعد بھی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہین اور وہ اعراض مہلک ہین کمتر اُنسے جان بچی ہوتی اگر ایسے جراحات مین جو عضل پر واقع ہون تشنج واقع ہو سکے اس عضلہ کو عرض مین قطع کر دینا چاہیے اور اُسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر مین تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے - یہی حال رکبہ یعنے زانو کے جراحت کا ہی اور یہی ضرر اُس سے بھی متوقع ہوتا ہی اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہی یعنی اُس شکل کا + چاک اور احتیاط تقتضی اسکی ہوتی ہی کہ اسکے اورام اور قروح مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا اینکہ دونون سرے بخوبی مل جائین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دواے منبت لحم وہی ہی جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنا دے اگر ایسے دوا مین تجفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت مین روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجد لحم ہی اُسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہی کہ اس دوا مین نہ جلاے شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسی قدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہین ہی اور حرارت اور برودت مین یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہی اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالقید کرین کہ زوال ہو جاے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اُسکا زوال بقدر معتدبہ نہوتا ہو بلکہ کسی قدر باقی رہی ہو اسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہی یعنے حسب مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جائیگی - ادویہ ملحمہ وہ ہین جو زخم کی دونون باڑھون کو اگر پھیلی ہون ملا دین اور اُس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کرکے بوجاسی نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہی وصل پیدا کر دیتی ہی اور اگر کسی قدر خون موجود ہو یہ دواے ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہی اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہی کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہی کہ قوت تجفیف کی اُس مین زیادہ ہو لیکن ضرور ہی کہ اُسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام مین ضد ہی وجہ یہ ہی کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہی کہ جو خون موجود اور حاصل ہی اُسمین لس اور چیک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جائیگا اور جس مادہ کے پیدا ہونی سے امید چسپیدگی کی ہی وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہی وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دواے ملحم تجفیف کے نقصان کی محتاج نہین ہی جیسے کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہی اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہی کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہی اور دواے ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہی بلکہ جو مادہ موجود ہی اُسی مین اثر کرتی ہی لہذا اُسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہی - جو دوا مدمل اور خاتم ہو یعنے زخم مین پپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہی اُسے احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہی اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شی کی جو بالطبع خشک ہی یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہی اسکے خشک کرنے کے بعد جلد مین بھی جب خشکی پیدا ہو اسوقت تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہی اور رطوبت

غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہی اور وہ تینون اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسی قدر خشکی پیدا کرنے کی انکو ضرورت ہی کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جاے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پاوے - جو دوا کال ہی اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہی اس مین جلا کی زیادہ ضرورت ہی زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے جالینوس کا قول یہ ہی کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے پاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہان پر چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا منھ اسطرف ہو جدھر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جاے اور اسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہی اور چاک کرنے مین اُسترہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اُس عضو مین ہین انکو بچا کر اور اسلیے اور سیدھے توریب کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہی سب اچھی طرح ملحوظ رہین اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے مین جو جو شروط اور قواعد لکھے گئے انکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہی سواے اُن مقامات کے جنکو ہمنے مستثنےٰ کر دیا ہی کہ وہان ضرورت اس حفاظت کی نہین ہی اور سب جگہ ضرور ہی کہ قواعد کا لحاظ رکھین - ہان البتہ اربیہ یعنے کنج ران اور زیر بغل مین چاک اس طرح پر کرین کہ جلد کے ہمراہ کسی قدر اندر وار بھی چاک کا اثر پہونچ جاے بعد ازان اُسپر مجففات ایسے رکھین جن مین لذع نہو اور وہ مجففات جلد اول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور بتفصیل تمام ہمنے لکھدیے ہین - وفاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہی اسلیے کہ وفاق کندر مین قبض بہت زیادہ ہی - جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہی کہ پانی اس مقام پر نہ لگنے پاوے اور اگر مریض کو بے استحمام کیے ہوے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ لیس واجب ہی کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لین تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لین جو آب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اُسے کرین تدبیر اُن زخمون کی جن مین ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اُسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین ہو سکتا ہی اور ورم کی تسکین اُسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر جلا کا بھی اس دوا مین موجود ہو - اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہی کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہی - اور خاص علاج ایسے زخمونکا از سرتا پا ایسا جسکا نفع عام ہی اور جملہ اعضا مین فائدہ اُسکا متیقن ہی یہ ہی کہ ایک انار شیرین لیکر شراب عفص مین اُسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین - واجب ہی کہ حال ورم کا بغور وتامل دیکھین کہ انجام کار اُسکا کسطرف ہونے والا ہی مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اُسکے استعمال سے سرخی اُسکی بڑھتی جاوے اور چھالے پیدا ہونے لگین اسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرینگے

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان

باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اُسکے علاج کی غرض یہ ہی کہ پھر سے التحام ہو جاے اور اندر کی طرف خون منجمد نہونے پاوے اور نزف خون بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پاوے پہلے دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بلابس یعنے خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ کر کے استعمال کرین بر آمدکار

ہوجائیگا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شی ہی کہ اُسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑہ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہوچکین اُن مین سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر مین ہو اُسکے واسطے قول القراط عالم کا یہ ہی اگر مراق بطن کو پھاڑکے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اُسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آلیس مین ملائی جاوینگی اور اُسکے انضمام کی کیا تدبیر ہی اور انکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہوسکتی ہی اور اگر ثرب یعنے پردہ خاص باہر نکل آئی ہو اُسوقت اُسکی تدبیر مین خیال واجب یہ ہی دیکھین کہ استوار بندش سے اُسکی بندش مناسب ہی یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہی یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہی اور ہمنے بھی تشریح مین اُسکا بیان کردیا ہی جالینوس کا قول تو یہ ہی کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہی کہ اگر موضع سرہ یعنے وسط بدن مین خرق اور شگاف عارض ہوا ہی موضع حضرین مین ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہی اور حضران دونون جانب داہنے اور بایئن طرف مین بمقدار چار انگشت کے سرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہی اگر شق موضع سرہ مین واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھے جو طول بدن مین اترے ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسی وجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہوجائیگا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین نہ تو اور بلندی پیدا ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ جو عضلہ حضرین مین ہی اُسکی تنگ گیری سے یہ رگی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہی جو اسے روک رکھے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہوجاے چند امعا باہر نکل آئینگے اُسوقت انکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہی۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاے پھول کر غلیظ ہوجاتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہی اسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہی اور اسی وجہ سے خرق اور شگاف اندر داخل نہین ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہی کہ باوجودیکہ مراق کو اُسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اُسکی عظم اور صغر مین معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہی کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہی پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہو اُسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہی کہ بعد اُسکے کہ اُسکو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دین ٹانکے لگاکر تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اُسپر دوا سے موافق اور مناسب لگائین چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضاے شریف کو اُن تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب مین کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہی وہ اندر بیٹھ نہ سکے اُسوقت معالج پر واجب ہی کہ تحلیل اس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہی یا اُس شگاف کو بڑھاوے اور ریح کا متحلل کردینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہی اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوائی ہی اس وجہ سے واجب ہی کہ اسفنج کا ٹکڑا آب گرم مین ڈبوئین اور نچوڑ کر سینک کرین۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع۔ وہ بھی نافع ہوگی اسواسطے کہ شراب

مین لتسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہی اور امعا کو قوت بھی دیتی ہی - پھر اگر معا نکل نہوا اور یہ علاج کچھ اثر نکرے اسوقت زخم کے
بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہی جو بنام سیط لو اصیر معروف ہی اور وہ چھوٹا اور
چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسی طرح جسکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اُنسے حذر
کرنا چاہیے - بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہی یہ شکل ہی کہ اُسے اُلٹا کھڑا کرین اور اگر زخم
اوپر کے دھڑ مین ہی اُسکے ٹھرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہی کہ جو آنت باہر
نکل آئی ہی اُسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو
بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہہ
مرکز لثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہی اور عظیم النفع ہی - اور آنت کا اسی مقام پہ محفوظ رہنا
جس مواضع سے اسے خصوصیت ہی بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کے پورے ہونے
کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہی کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ مین گرفت
کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے کہ دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور آنت کو اندر
داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اُسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاے خواہ ڈھیلا ہو جاے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش
نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی - اب مین اندر سے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اسطور سے زخم اندرونی کا سینا
اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بہتر ہی پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہی کہ مابین صفاق اور مراق
کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہی کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف دبائین اور
ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا ہو پہونچا ہی اُسوقت
کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارھ کی طرف واقع ہی اسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اُس سے نکال کر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے
لیکر سوئی کو اُسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بارھ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف زخم ہی
ادھر پورا ڈوب لگانا مد نظر ہی یعنے جدھر زخم مائل ہی ادھر کا سرا اور پار ٹانکے مین داخل ہو جائے ایسا نہو کہ ادھورا چھوٹا ڈوب
رہے کہ اُسکے نکل جانے کا زیادہ خوف ہی اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب مین لگا کر باہر بطرف جلد سے سوئی کو نکال لائین
اور دونون سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہو پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائین اور دوسرا صفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہی اُسے دوخت کرین اور اسی طرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہی ادھر کا سرا صفاق
کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے ہین اور اسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ ہی اور ٹانکے لگانے والے
اس ترکیب کو اپنے محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا وے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اچھا ٹانکا لگانا چاہیے
دو ٹانکے کے درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہی کہ زیادہ فاصلہ نہونا چاہیے بلکہ جسقدر گھنے اور قریب ٹانکے لگینگے
ہون وہی بہتر ہی - پھر زیادہ اتصال مین یہ عذر ہی کہ چونکہ سوراخ روزن کے متصل ہونگے احتمال ہی کہ سب روزن ملکر ایک ہو جائینگے

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاے یعنی سب ٹانکے کھل جائین اور دونون باڑھین الگ الگ ہو جائین جیسے بہت
دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین جس ڈورے سے ٹانکے
لگاتے ہین اگر سخت اور مفتولی ہوگا تفرق یعنی روانی خون زخم اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کمزور مثل کچے تاگے
کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوے اور بدون بٹے ہوے کے ہو یعنی کسی قدر بٹ لین
کہ اسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسی طرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھیے جانے سے امن ہوگی
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہ جائین گے کہ انکا التحام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ ان مین فصل
پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق
مراق سے پیوند ہو جاے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے
بعض لوگ اسطرح پر ٹانکے لگاتے ہین کہ جو باڑھ مراق کے خارج کی طرف ہے اسمین سوئی گڑو کے اندرونی باڑھ مین اسے داخل
کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین
صفاق کا کسی قدر جز شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح پر لگاتے ہین
یعنی مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کے یکجا کرکے ایک ہی ٹانکے مین داخل
کرتے ہون اور اسطرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جبتک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے زخمی کو تکلیف بار
اٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے ایک ہی ٹانکا لگاتے ہین گو
وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اسطرح کی خیاطت مین وہی ضرر تفرق اور چھے جانے کا جو ہمنے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین
بھی متلون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہ ایک ہی ڈوب مین سی دیتے ہین کہ اس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور
صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اسی
حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو
سرلیش اور روغن زیت مین بھگو کر ابطین اور جانبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ جائین اور بعض ادویہ
ملینہ سے (جیسے ادھان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچے گی اور آنت نکل کر باہر
باہر پہونچ گئی ہو اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے جو گرم
ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معاے صائم تک پہونچی ہو اسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہین ہو سکتا اسلیے کہ جرم اسکا رقیق ہے
اور رگون کی اسمین کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اسپر ہوتا ہے
اور حرارت اسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا ہے
اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت
لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض
معالجے کے بوقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اس مین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ صفاق اور

مراق میں باہم اتصال پیدا ہو جائے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہی اور التحام دیر میں قبول کرتا ہی اور یہ غرض اسی طرح کے ٹانکے
سے پوری ہو سکتی ہی کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو ہمنے بیان کر دیے ہیں کہ ان ٹانکوں سے جمع اور چسپیدگی
پیدا ہوتی ہی اور ہر ایک ڈوب میں واجب ہی کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے - وہ کہتا ہی کہ جب کوئی آنت
باہر نکل آئے شراب اسود قوی لا کر گرم کریں اور اسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اسکا انتفاخ کم ہو جائے اور سکڑ جائے
اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو عفص اور سیاہ تالیفہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انھیں استعمال کریں اگر وہ بھی نہ ملیں
فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا بر طرف ہو جائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہوسکے زخم کو زیادہ
چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہی کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت
ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہی اور نیز یہ بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد
اگر دیر تک خارج میں ٹھہرینگے تا اینکہ برودت خارج بھی ان میں اثر کرکے انھیں سرد کر دے پھر بھی جب انھیں اندر کیطرف
داخل کرینگے اور زخم پورا ہو جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا حال ایسا نہیں ہی اگر
تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر اسے اندر داخل کرینگے جو مقدار باہر آئی ہی وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسی واسطے اطبا نے
یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلی ہی اسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہیں لیجاتے
اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن لیعنی دخال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب
یہی ہی کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے - اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہی یا نہیں
اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہی یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوخت کریں پھر اگر زخم پیٹ میں یعنے وسط بطن میں ہو وہ
زیادہ خطرناک ہی اسواسطے کہ اسی جگہ اطراف ان عضلات کے ہیں جو شکم پہ پوشیدہ پڑے ہیں اور شکم اس سے منڈھا ہوا ہی
اور اگر زخم خفر تین میں ہو اور حضر تین دونوں جانب میں وسط بدن کے داہنے اور بائیں اقدار چار انگشت کے واقع ہیں یہ
زخم اسلم ہی کہ اس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی شی نہیں ہوتی ہی - لیکن موضع پھر ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار
ہیں اسلیے کہ اکثر معاء اوچی ہو جاتی ہی یا باہر نکل آتی ہی اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہی
وجہ دشواری کی یہ ہی کہ معا کو جو چیز ہلاتے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلہ تھے جو طول بطن میں دراز ہو رہے ہیں
اور خود لحمی ہیں اور سینے سے رکب تک یعنے استخوان عانہ تک اترتے ہیں اسی واسطے جب اس مقام میں جراحت واقع ہوتی ہی
ان عضلات کو قطع کر دیتی ہی اور اوچا ہونا معا کا اخذ ہوتا ہی اسلیے کہ جو عضلہ حضر تین اسی معا کو گرفت کرتا ہی وہ یہی ہی اور
جب یکٹ گیا پھر کوئی عضلہ کو جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہیں رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت
بھی عظیم ہو ضرور ہی کہ چند امعا باہر نکل آئیں اور اوچے بھی ہو جائیں انکا اندر کی طرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا

کیفیت جراحت کی بندش کی اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ
زخم اور شگاف میں التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہی اس عالم کا یہ قول
یہ کہ اگر کسکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا نہو اور شگاف بھی زیادہ واقع ہوا ہو ایک ہی اسکے

گرد اگر دلپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہی۔ اگر مقام بعد زخم کا ممتلی ہو
اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور تانکے لگانا بھی ضرور ہی اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہی بہ نسبت رفادہ
مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کے فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہی اور ایسی بندش اس
صورت پر ہوتی ہی × اور ▽ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہی چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان
دونون مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے ان مین سے فرض کرو ایک ب ہی اور دوسرا ج ہی یہ دونون درست
باندھے جاتے ہین اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہی۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جاے اور دونون سرون
سے رباط کی استواری ہو اس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی
اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوا سے دوسرے والے رباط کے اکہرا جائز نہین ہی اور انھین رفادہ مثلثہ کہتے ہین
اور شکل بندش کی یہ ہی جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہی کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اسکا غار قریب
اوربیہ کے پہونچا تھا اور زخم کا منھ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہی کہ ہمنے اس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہی اس تدبیر
سے کہ اسکے رکبہ کے نیچے ٹھا دیئے آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبیہ خواہ پھاوڑا ور رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور
اتنا سیدھا کیا کہ اس زخم کا منھ اونچا ہو گیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی۔ اسی طرح ہمنے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد
مین تھے انکو بھی بآسانی اچھا کر دیا۔ پھر جالینوس کہتا ہی جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اسے بیشک معلوم ہو جائیگا کہ جو زخم ایسے
لگتے ہین کہ انکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہی یعنے انکی صحت موقوف اس بات پر ہی کہ مدہ پڑلے تب صحت پیدا ہوگی پس خون
کا اندر اس زخم کے ٹھہرا رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام پر ہی بطرف مدہ کے متغیر ہو جاے بہت عمدہ ہی اور تغیر حالت زخم
کی واسطے بسرعت موثر ہی۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور تکسی ہوئے ہون پہلے انکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون
سرے آپس مین مل جائین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اسوقت البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ
اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرینگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاے پھر بھی وجع
ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہو سکے گا بلکہ اسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے
اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنے مثلاً کا زخم ہنوز بھرنے نپائے اور جلد
مندمل ہو جائے اور اندر چور رہجائے۔ پھر جالینوس کہتا ہی کہ یہی حال ہی کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کرین اور بیچ مین دونون
سرون کے کوئی شی ایسی رکھین جو اس چاک کو بھر دے زخم کے دونون سرون کے جلد بطرف اندرون قرحہ کے متوجہ ہوتی ہی
اسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہی جو اسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہو اسوقت اکہری
بندش کافی ہوتی ہی اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہی اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج تانکے لگانے کی اور
سینے کی ہوگی اور جس قدر زخم گہرا ہو ادنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کے بڑھانے
کی بہت اچھا ہی۔ پھر جالینوس کہتا ہی کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت نیچے کیطرف
ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کے بھر جاے گی اور اندر کی طرف چور باقی رہ جائیگا

خواہ بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کے ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کریگا اس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اُسکے اندر کوئی دوا داخل ہوسکیگی اور اگر اس شکل پر اُسکو روکرین جس شکل پر زخمی ہوا ہی درد کا ہیجان ہوگا باین لحاظ ہم مضطر اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین مگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کے عرض مین واقع ہو اُسکی دونون بانڈھون مین بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہی اور اسی وجہ سے دونون سرون کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہی اور اہتمام شدید درکار ہی ایسے زخم کی تدبیر مین اور بغیر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہین ہوتا ہی اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہو چکا اُسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہی خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہوا ور جو زخم طول مین واقع ہوا ہے اُسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہی ادویہ ملحمہ جراحات کے ایسی دواؤنکا بیان ہمنے بخوبی کردیا ہی اور اُنکی قوت اور موضع القصال کو بھی بیان کردیا ہی اسمین کچھ شک نہین ہی کہ جو دواے لحم خشک جھڑلی جاتی ہی بطور ذرور کے اُسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہی بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کی طرف حاجت اس جہت سے ہی کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردارسنگ خواہ اور ادویہ معدنی تو زخم مین ورشین آتی ہین اور نہ مسامات مین درآتی ہین جب اُنھین ادویہ سے قیروطی بنائین اب اُنکا اثر باسانی اندر تک پہونچ جائیگا او سیلان دہن کا جہانتک اس دوا کو پہونچنا منظور ہی وہانتک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین او کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین او کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین او ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہی یعنے نباتات مین شاخ اور برگ او بیخ اور تخم اور حیوانات مین ہر عضو خواہ تمام اعضا علی ہذا القیاس معدنیات مین سے جیسے سفیدہ روغن آس مین اور موم مین داخل کرین۔ اور نبات مین اوراق یعنے برگ بلوط الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق ارنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہاے باریک درخت سیب اور برگ نارنگا اور برگ خلافہ سرکہ یا تھوڑی سی شراب مین بھگو کر استعمال کرین خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہاے باریک اُسکے اور برگ سرو اور اُسکی شاخین اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے جو غ مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کبیرہ کے ہو۔ ثمرات اور حبوب مین جوز تازہ پانی مین پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض یا برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اُسمین اتنا فائدہ زیادہ ہی کہ مانع ترلہ بھی ہی اور جوز السرو اور ثوم جلا کر اور غبار آسیا اور موئے سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولون مین جیسے بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ حشو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک تخم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑگیا ہو۔ حیوانات مین جیسا دودھ ترش ہی الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہی۔ مرکبات مین دواے باروفس اور دواے ذہبی اور دواے سقولاوس اور دوا ر الخلاف ہمراہ مشلطر امشیغ کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ درورمین اتنی قوت درکار نہین ہی جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کی دوائین اسوقت استعمال کیجائین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جاے۔ جو گوشت نرم ہی کبھی برابر ہوتا ہی اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہی لیکن جب اُس مین خشکی پیدا ہوتی ہی پھر نیچے کی طرف اُتر جاتا ہی اور جلد کو چھوڑ دیتا ہی۔ بلکہ ایسے ادویہ کو اُس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہی اور جراح کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت مین نہین ہوتی لہذا واجب ہی کہ دواے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کے کرین۔ زخم مین گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ اندمال

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جاوے - اسواسطے کہ دواے مدمل کا یہی اثر ہی کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہی تا اسکے مندمل ہو جاوے اور قوت طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہی اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہی - بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اسوقت طبعیت اسی قدر گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دواے مدمل اپنی انتہاے فعل کو پہونچ جاے تاکہ جلد اور گوشت دونون ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تا ہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجاءین اور جو کوئی جراح اسوقت اور صنعت کی رعایت نہ کریگا یقین ہی کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائیگا - دواے خاتم کا استعمال پہلے تری اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پپڑی پڑنے کا قریب پہونچے مناسب اور ایسے وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے - ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنک درخت صنوبر کا کہ اسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاے اور زرنیخ یا لبس قسور بریان قشور نحاس دقاق کندر مردار سنگ فنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصاً آنبا ہلدی بہت عمدہ ہی اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہی اور پھٹکری مازوے خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہی بقراط نے اس دوا سے کنایہ بہ رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہی جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہی اور میرا یہ خیال ہی کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہی جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڑیان کھاتا ہو اسکی پلیدی اور سوسمار کی مینگنی - مگر اسمین بہ نسبت کتے کے پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہی پس ضرور ہی کہ اسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاے قروح پاک کرنے والی دوا جسکا فعل عجیب ہی بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اُن مین پیدا ہو منجملہ اُنہی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہی خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین - اور یہ کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہی اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کرین اسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم ہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہو جاتی ہی - زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین انکا استعمال کرنا بدون اصلاح اور تدبیر قوی لغرض اندمال کے مناسب نہین اور اگر بعد ایسے تدبیر کامل کے استعمال جائز ہی تو انھین جراحت مین جائز ہی جن مین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھویا جاوے اور مال کے واسطے بہت عمدہ ہی قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہی ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہی کہ مردار سنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہی کہ اقلیمیا کو جلا کر اسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین تر کرین کہ جذب ہو جاے اور بیشتر زاج سوختہ بھی اسپر زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب ہی پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جاے اسکے بعد ریت جو قوی القبض ہی یا روغن آس کو لیکر اسمین تھوڑا سا شورہ ڈال کر پگھلائین اور پگھلانے کے بعد کتان سائیدہ اسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین - یہ مرہم عجیب النفع ہی اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہی اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن یہ ایک وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کردین -

ذرور خفیف

سپیدہ اور مرداسنگ ملکر ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کو جبکہ جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد قلقدلیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قلیمیا اقلیمیا اتیلج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یکدرہم **دوسرا ذرور** نوہ استخوان سوختہ مردارسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماميثا ہر ایک ایک درہم **ذرور** کی صفت وردا سفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن پیس کر **ایضاً** اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال صفت مرہم کی جو مشائخ کے واسطے مفید ہو جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بنائین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے ادویہ کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہوچکی اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہان پر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہوچکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہونیسے زخم کا مقام انتہا سے ہڈی ہوا ورکوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اُس ہڈی کو خوب پاک کرین اور کسی طرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سوائے کرچون کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نرہے مگر یہ کہ اُسکی تجفیف کرچکے ہون خصوصاً اگر ہڈی سر مین ہو اُسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اُسکی رطوبت منجملہ اُن اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے ہڈی پر ہوتے ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اُسمین پیدا کرین جو مادہ اُسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ بعض دوا مین جہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدنکی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہوچکے مانع اور مقوی اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے ہین اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اُس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اکثر اس دوا مین حاجت کسی قدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف اور جلا محتاج الیہما کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایکہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو۔ پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اُسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کے مختلف ہو بالضرور اُسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہ ہوگی جن مین قوت انفعال کی مختلف ہے لہذا یہ دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اُسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اُس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور ریم کا پڑنا دریافت ہوسکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اتنی تجفیف مین انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسی قدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوائے یابس کی زیادتی درکار ہے

جس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہی اسے بحال خود اور بہ قوت خوڑ دینا چاہیے - کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہی کہ اُسکی علت بخوبی بیان نہین ہوسکتی لہذا واجب ہی کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا - اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہی اُسکا بیان بخوبی ہوچکا ہی - کسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہی اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیتون کی رعایت ضرور ہی جس طرح پہلے ہم ذکر کرچکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیتون کے ضرور ہی بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہی اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہی اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہی اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہی اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہی کہ دواے ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ - اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہی جس مین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اُن ادویہ کے جو منبت لحم مین یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہی اس سے زیادہ قوت تجفیف کی اس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ - اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورۂ بالا کے رہی اُس مین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہی جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس - کبھی بعض ادویہ مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہی جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف اُن ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اس چرک کو حبس کرتی ہی جو زخم مین پڑتا ہی اور اس مادہ کو جو سیلان مین ہی مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اُسکی یہونچتی ہی کہ وہ دوا اکال ہوجاتی ہی جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو - اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہی اور تعدیل پیدا ہوتی ہی اُسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہی - واجب ہی کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اُسوقت درکار ہی جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جسکی یبوست زیادہ ہی اور بارھوان حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہی جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہوچکا ہی اسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہی - مشائخ کو حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہی جن مین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا - آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا چوب جاوشیر - اور جسوقت کوئی دوا اپنی فائدہ سے ممتنع ہوجاے یعنے کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہو خوخاص علاج قروح کا ہی اسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت شجاع کا بیان - ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اُنکی تفصیل اور اصلاح کے طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اُنکے التحام کے واسطے فقط وہی تدبیر کافی ہی جسمین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دواے راسی کا چھڑکنا کافی ہی اور دواے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہی اسی طرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑون کے علاج مین مذکور ہوچکین اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ در باب نزف الدم سے خون کو بند کردین - غذا مین ایسی شخص کے دماغ مرغ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضروری ہی

کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اُسکی بابت برائی بھی تجویز کرتے ہین۔ اسی طرح آب انار میخوش کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عفصی الراعی کا لگانا چاہیے۔ ایک دواے جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش اور خشک پیس کر زخم پر چھڑکین اور اسے ترنکرین۔ اور ورم پیدا ہونیکی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو سیدہ نوفاے زمین ملاکر استعمال کرین۔ خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین جو اسکے منع کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے دوسرا مقالہ سحج اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین۔ کتاب اول مین مذکور ہوچکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین۔ اور وثی کے معنی یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسی قدر ہٹ جاے لیکن تمام جدا نہو اور اسکا اثر نا خواہ زائل ہوجانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اُسپر ہوگا اور وہن بہ نسبت وثی کے بھی کمتر شئی کو کہتے ہین شاید وہن اس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسی قدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا پہونچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اُسمین پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اُتنی ایذا پیدا ہو اُسکا نام وثی ہے۔ بعض اطبا وہن کو اور اس شئی کو جس سے ہمنے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی جدا ہوجاے خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اُسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو فسخ اور ہتک کا بیان جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اُسکے اجزا مین چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اُسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر ضرر اُسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو متعفن ہوجاے اسلیے کہ اکثر امید اسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصًا وہ راہین جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہوگئی ہین خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک بخوبی نہ کیا جاے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہوجاے اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع ہوگئی ہے کرنا اور اُسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض مین سواے فصد کے کوئی چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین۔ اگر فصد کے بعد فورًا استعمال اضمدہ بالغہ اور مشددہ کا کیا جاے پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف اور گردائیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے یکجائی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے۔ اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہوجاے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے ضروری ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطولات میاہ حارہ کے تحلیل کردیا جاے بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہوجاے یا خود ہی قبل از تدبیر ہذا کے سخیف ہون۔ جوڑ کے مقام پر جو چیزین لگائی جاتی ہین اُنکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضًا جو ادویہ خون مردہ کے نشاف مین اور اس خون کو فنا کردیتے ہین اُنکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادویہ محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین پلانے کی ہوا

بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور پر اختصار بھی ہو سکتا ہے - جو مشروب وغیرہ معین تحلیل پر
معین جیسے فقرالیہود اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع سے
تحلیل پر معین ہو - جو ادویہ مردار خون کو لطف کرتی ہین جیسے آردجو اور زوفائے رطب اور میدہ پانی مین گوندھ کر اور اس سے
زیادہ جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصًا اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف
ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اُس سے پیدا ہوگی اسلیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید ہو اُسکی تاثیر
بہ عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مضر ہوگی لہذا وہی
سبک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کی طرف غائر نہو اور اگر تفرق
اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو
بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگتے کیسی اسکی
کیفیت نہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے
ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے سطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال جذابات قوی کا ضرور
ضرور ہے کہ محجمہ باشرط لگائین - اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور
خارج تک ورم نمایا ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم متقیح ہو جاے اور ریم پڑ جاے اور جسقدر مادہ
مجتمع ہو چکا ہے اسکا مدہ بن جاے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جائیگا اسلیے کہ یہ
ورم بہرحال کبھی نہ کبھی متقیح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیعت کے تقیح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ
کے متقیح ہو - کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصًا اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات
مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور مصوتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بندش اور پٹیان
فسخ کے واسطے درکار ہین انکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا ہو اُسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط الفس موضع فسخ اور
رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کی طرف بہت کم سامنا مناسب ہے اور
زیادہ جبرہ اور رفادہ کی بیان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر جذاب محتاج اسکا ہے
کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاے - اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اُسکی طرف انصباب کسی رطوبت
کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا لیجائین لازم ہے کہ اُسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ
بندش سے پھٹ نہ جاے اور بہت جلد اتصال بطون کا اس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کر دے تاکہ انصباب
رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہے اسلیے
کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سواے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائکہ اسی بذریعہ
بندش کے دبادین کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسی واسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج
کرتے ہین - جو عقد تابع فسخ کے ہون انکا علاج بذریعہ اوزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اُسپر نگھوتے ہین

تاکہ غدد مین زیادتی پیدا نہو (اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے ہین اور چپٹا کرکے سیسہ کو ڈوروں سے باندھتے ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور ان مین فسخ پیدا ہوجاتا ہی پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور انکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہی اور اس مین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہی خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہی جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہی اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسی واسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بار بار گرتے ہین مگر انھین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہی۔ اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور انکے تدارک مین بھی احتیاج انھین تدبیرات کی ہوتی ہی جو ہمنے اوپر بیان کیے ہین۔ کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہی خواہ معدہ کے کوئی شق قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہی مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہی کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہی کہ بول و براز بند ہوجاتا ہی خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہی اور کبھی قی الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہی خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہی اُسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہی اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہی جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجاوے اور اسکا سر نیچے جھک جاوے اور سانس اکھڑ جاوے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجاوے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہوجاوے ایسا شخص گویا مردہ بشکل زندہ ہی اور تھوڑی دیر مین مرجاتا ہی۔ لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا اسے پہونچے اور فوراً قی الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجائیگا اسلم حال اس شخص کا ہی جسے قی خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن مین بھی پہونچ جاوے اور ٹھہر جاوے اور بعد سکون کے تین اسکے مدہ برآمد ہو وہ بھی اُسی جگہہ مرجائیگا جہان قی کی ہی یعنے بس اسی جگہ سے مہلت اٹھنے کی نہ پائیگا۔ جس شخص کے سوراخ گوش یا خود کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری لابد یہ ہی کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم کے ہلاک ہوجائیگا۔ جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اکثر اسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہی اگر تیسرے روز تک اُسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہی کہ تیسرے روز سے اسکی احتقان کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنے کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نہ کرین۔ جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہی علاج اگر کسر اور خلع عارض ہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہی کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہی اُسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور باینہمہ معالج کو ضرور ہی کہ بخوبی شناخت کرلے اور شبات جاش اور باطمینان خاطر سہلے اور ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہی جس سے آماس اور تشنج فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور بمقتضاے حال کے نظر سے فصد واجب ہو لازم ہی کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے۔ اور حقنہ یعنے رقیقہ کا استعمال کرین اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کرسکے اور بندش بھی ہوسکے شاید کہ شفا حاصل ہوجاوے بشرطیکہ اس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے۔ بشرط اس امکان کے

بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی جگہ اُنکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ مشدد ہون اور مشدد اور مُغری بھی ہون اور تحلیل
مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دواے ملحمہ اور الصاق پیدا کرنے والی خارج ہین اور داخل
مین بھی درکار ہین۔ جو دوائین پینے اور کھانے کے لائق اُس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہو چکا ہے اُن مین عمدہ مومیائی
خالص ہمراہ شراب کے اور اُس روغن کے جو بنام رسق کے مشہور ہے۔ غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہین۔ کبھی مومیائی کا استعمال
بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے رزاوند چینی کے مع ایک مثقال فوۃ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے
اُسکے بعد لالئے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید
کے نافع ہے اور نفع اُسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے
اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکا استعمال کیجاے۔ عصارہ قنطوریون
کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کے واسطے
املتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ریوند چینی تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو گل مختوم تین جزو ان سب
کی قرص طیار کرین۔ ادویہ موضعیہ مین سے زہرہ اور مر ہے اور مصطگی اور مغاث سے حسب وقت ضماد کرین خواہ پلائین اُسکی بھی خاصیت
عجیب ہے اور خلع اور کسر اور دثی اور فسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام
بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہو گئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے
ادویہ مسددہ سے اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور جبر کے لئے بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لالئے اور گل مختوم اور
مونگ اور سماق اور کچ اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے انزروت ہے اور کمادات سے برگ سرو پانی
مین پختہ کرکے اور نچوڑ کر زیتون ملا کر اسی طرح برگ اثل یعنے جھاؤ مین بھی فائدہ ہے اور اِس مین شب یمانی داخل کرین صفت
دواے مرکب مغاث تین جزو خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملا کر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع ہے
کہ اُسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سواے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم
عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کے واسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرح کا ہو اور نہ اُس چوٹ
کے مقام پر کوئی عضو مجوف اور نہ شکم ہو اُسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور
اِس تدبیر کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ پاؤن پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت التسکین وہ
اور بوجہ غایت مفید ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین ہوسکتے بہت سے امور اور اقسام اُسکے
کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اُسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز
کیجاے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنے سلمہ اور خبازی اور مغریات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارات
مبردہ جنمین کوئی ملین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ املتاس کے استعمال کرین۔
مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جزو لے کر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو
زعفران ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اِس مجموعہ سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزاے

مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیاے مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطگی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر دہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہی اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہی دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجاے اور باآسانی پس سکے اور اس مین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جزو گلسرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیاے مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ (اور آب کزبرہ مجھے پسند زیادہ ہی) اسمین گوندھکر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہی کہ روغن سوسن ملاکر ضماد کرین بیان حال اس شخص کا جو کوڑے اور زیر بند سے مارا جاے جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جاے اسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح پر کہ چنے بھگودین اور اسکا پانی نتھار کر پلائین اور جو ادویہ منعقد دم اور ساقط کو تجویز کیجاے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہی۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین۔ چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہی کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو اسے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجاے اور اس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کردیتی ہی اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہی اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہی خصوصاً اگر اس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین۔ کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولھے سے زرد ہوکر چھوڑائی جاتی ہی اور اس مین بھی کسی قدر شوریت ہوتی ہی اس کمال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنگ اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال اِن ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجاے گا زرنیخ کے لگانے سے اسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہی کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین۔ بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہی ونی کا بیان بہتر علاج ونی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہی کہ البہ اور تمر کو اسپر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجاے۔ ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سب ونی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجاے بعد درستی ونی کے اسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے موزے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے سے عارض ہو اسی کو اصطلاح مین سحج کہتے ہین۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہی۔ کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہی اور رگڑ سے چھل جاتی ہی اور چھل کر منقطع ہوتی ہی خواہ لٹک جاتی ہی اور اسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہی۔ اسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہی جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہی کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلانے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہوگا بذریعہ مراہم کے ملائی جائیگی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو اسپر الصاق دوا کا بدون بندش کے دشوار ہی ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ معونت ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہو کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اُسپر پہونچے یعنے کھلی ہوئی رہے - خفیف تیج جیسے
موزے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو تیج پیدا ہو اُسکا علاج یہ ہو کہ ریہ یعنے چھیپھڑا کسی حیوان کا خصوصًا بچہ بز کا پھیپھڑا لیکر
اُسپر لگا دین وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہوا ہو پورانے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہرتال سرخ کا استعمال کرین - اور کاغذ
سوختہ عجیب النفع ہو اور قابل اعتماد ہو - موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ اور مدملہ کے کل وہ دوائین ہین جنمین تھوڑا سا قبض
ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصًا مازوے سوختہ کہ اگر اُسکا استعمال خفیف سے رگڑ مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحوج مشتبہ یعنے جو کرم
بوجہ شیج کے عارض ہوئی ہو اُسمین بھی ہو اور کافی مفید ہو - اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہو - ایک قوی دوا یہ ہو
کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بیدانجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین
اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مجفف ہوتا ہو اور تیج اور شیج خفیف کے ورم کو منع
کرتا ہو منجملہ نطولات کے خصوصًا اگر شقاق بوجہ شیج کے پیدا ہوا ہو یہ ہو کہ آب عدس کو اور طبیخ کشنیز اور آب دریا نیم گرم استعمال کرین
اور قیروطی سفید وردی خشک کرین - لیکن تمام جلد اوڑ گئی ہو اُسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تجفیف قوی اور ختم
قوی کی قوت ہو اور اُسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہو بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور ہڈی کی کرچ
چبھنا وخز یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیے کہ دونون صورتون مین
ایک جسم نیزہ اور نوک وار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہو اور اسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہو - فرق اتنا ہو کہ کوئی شی باریک
چبھے گی اُسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہو اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہو اُسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہو - پس وخز باصطلاح
اطبا وہی صدمہ ہو جو باریک شگاف پیدا ہو اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا سے سمجھو وہ ہو جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو اور شاید وخز
با وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شی کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہو یعنے چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد سے
بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے - اور ایسا وخز ضرر کم رکھتا ہو اگر اُسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھاڑ کر نہ بڑھا دین کہ اگر اُسے بحال خود
چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو کہ عفونت البتہ
ورم اُس مقام پر پیدا ہوتا ہو اور ضربان بھی عارض ہوتا ہو خصوصًا اگر غرز اور وخز شدید ہو اور لطوبت چبھنے کے ایسے واقع ہون کہ اُنکا
وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج از روے فائدہ کے یہ ہو کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجاے اور تدبیر جراحت
کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہو کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہو اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم
کی بھی ضرور ہوتی ہو اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر کافی تدبیر ہو سب کا ذکر
باب جراحات مین تفصیلًا ہو چکا ہو - اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہو تدبیر وخز اور خرق سے وہ یہی بات ہو کہ بدن مین جو
چیز چبھ کر پھنس رہی ہو کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئے وغیرہ کی اُسکا پہلے اخراج ضرور ہو اس نوک کا نکالنا کبھی بذریعہ
آلات کے ہوتا ہو وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نصول کا یعنے تیر وغیرہ
کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہو جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح گرجائے اور قاعدہ عام یہ ہو کہ
جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اُسکی نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہو وہان تک راہ

اس آلہ کے پہونچنے کی وسیع ہو کہ اُسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کے طریقون سے سہل ترین کو اختیار کرین۔ اور اگر
دونون طرف سے نافذ ہوئی ہو اس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدھر سے اُسکا نکلنا اولی ہو اور بقدر حاجت اُسکو پھیلانا چاہیے اس آلہ کا خواہ
موچنے کا ٹوٹ کر نہ رہ جانا اُسکا چبانا یہ ہو کہ دفعۃً اُسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پہیانس اور نوک وغیرہ کو پکڑکے جسقدر اس نوک کا
چبھنا اندر کی طرف ثابت ہوا اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین اگر سیدھی نکل آئے۔ اور اکثر
یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہو کہ چندروز تک اُسے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے
بعض علمانے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہو ہم اُسے بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہو کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہو کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت
کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہو اور بعض ساخت کی نَے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہو اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ
کی آنی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نَے وغیرہ کی ہوتی ہو۔ بعض کی آنی
خواہ گانسی گول ہوتی ہو اور کسی کی سہ پہلو خواہ چارپہل کی ہوتی ہو۔ اور کسی مین ایک ہی آنی خواہ دو یا تین ہوتی ہین۔ اور کسی مین ایک ہی آنی
نوک دار ہوتی ہو اور کسی کے آنی مین نوک نہین ہوتی اور نہ گانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیراندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ بانک
سکھانے کے اُسکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہو اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہو کہ اگر بعد در آنے کے جسم مین اُسے کھینچین چربی تک
نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہو تاکہ بخوبی اندفاع اُسکا ہوسکے اور بعض کی آنی مشابہ لولب کے ہوتی ہو جب
اُسے باہر کی طرف کھینچین انبساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی آنی بہت بڑی ہوتی ہو اور اُسکا کنارہ بقدر تین انگل
کے ہوتا ہو جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہو اور اُسکا نام ذنابیہ یعنے دنبالہ دار ہو اور بعض کی آنی خواہ
گانسی اکہری ہوتی ہو اور کسی آنی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی ڈانڈ نکال لین یہ کچھا لوہے
کا اندر جسم کے رہجاتا ہو جیسے کوئین مین گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اُس شکل کی یہ
گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہو بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کے آنی مین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہو اور بعض کی آنی خواہ گانسی سرے
اور ڈانڈ پیوست ہوتی ہو بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہو اور بعض کی آنی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اُس سے
یہ غرض ہوتی ہو کہ جب بدن مین گڑ جاے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور آنی وغیرہ پیوست رہجاے بعض آنی اور گانسی
کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتے الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اسکے نکالنے کے
دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسد کے چھپے اُسکا نکالنا بذریعہ جذب
کے ہوتا ہو اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہو جب تیر عمق جسم مین در آئے اور جن مواضع مین تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جاے نزف الدم
مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہین جب گوشت
مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اُسکی گرائی پیدا ہوے مقدار مین کم ہون اور اس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب و استخوان
وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اُسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور
اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اُسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہو کہ اگر زخمی کو اُس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر
زخمی ہوا تھا اور اُسی صورت پر صبر کرسکے جسوقت آنی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کے لیئے بر وقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے ہاتھ

یا لون سمٹنا اور تڑپنا وغیرہ اُس سے صادر نہو پس مناسب ہی کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اُسے چت کرین اور جہانتک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین ہرج اور وقت نہو بعد اسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے اور نچوڑنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنے سری خواہ ڈانڈ الگ نہ ہو گئی ہو خصوصاً اگر ڈانڈا اور سری ذکی ہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا سنسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے آنی اور کالنسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہی اور دو بار از یادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہوا و سا اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدھر سے پیوست ہوا ہی اُسطرف سے نکلنا ممکن نہو واجب ہی کہ دو مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا و راسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو لطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہی کہ اسکے دفع کرنے مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین - اگر پیکان دوھرا ہو اور ٹٹولنے سے اُسکا پتہ لگ جاتا ہی - ایسے پیکان کو اس آلہ کے انبوبہ مین داخل کرین جس سے کرنا مرکوز ہی اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھین کہ اس مین چند مواضع محفور ہین یعنی گڑھے گڑھے پڑتے ہین اور شاید اس سے زیادہ منار اور نوکین اسمین باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اُسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کرکے اُسے نکالنا چاہیے - اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیے انھین حیلون اور تدبیرات سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین - پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہی کہ چاک زیادہ بڑھائین بشرطیکہ قریب اُسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منھ کھلجائے باآسانی ہم اُسے نکال لین - بعض آدمی اُس چاک کو ایک تل مین داخل کردیتے ہین تاکہ گوشت اُسکے ہمراہ نکل نہ آئے - پھر اگر زخم مین سکون اور متورم نہ ہو گیا ہو اور ورم گرم نہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگا دے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو مناسب ہی کہ اسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیرون کی تدبیر اولی یہ ہی کہ جہانتک گوشت مین اثر زہر کا پہونچا ہی اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہی سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اسکی یہ ہی کہ گوشت مسموم کا رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہی اور تیرہ گون ہوتا ہی جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا یا کسی ہڈی تک پہونچ گیا ہو اُسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لینگے اور اگر اُس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے تراش لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہی یہ ہی کہ وہ تیر سیدھا ہوتا ہی اور جنبش نہین کرتا ہی اور جب ہم اُسے ہلائین کسی طرف نہین جھکتا ہی لہذا ہمپر واجب ہی کہ پہلے ہم اُتنی ہڈی کو قطع کر ڈالین جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہی بعد اسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نرہے اور یہ ترکیب اُسی ہڈی مین کرنی بہتر ہی جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو - اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آئے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کے نمودار ہون لازم ہی کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہی اور تاکہ ہم محل ملامت جہان کی نہون اور با اینہمہ کچھ نفع بھی بہ نسبت مریض کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرینگے کہ جس امر مخوف کا

ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اُسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اِسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضاے رئیسہ مین ہو لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ امید سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسی قدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور سرب اور رحم پر واقع ہے اور اُسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اُسکے باقی رہنے سے زخمی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین اور پیکان کو جسطرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا اُس جگہ پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہے خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندھ کر استعمال کرین - ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزرالبنج خصوصاً ہمراہ قلقدلیس کے اور اسی طرح نمک کا پھل سلم اور اسی طرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الزحیس ادویہ حیوانیہ بہت سے ہین مثلاً مینڈک کہ اُسکی کھال اوتار لی ہو ٹڈی مین چبھے ہوئے پیکان کے لیے عجیب النفع ہے اسی طرح ڈاڑھ کے اوکھیڑنے مین نہایت سودمند ہے اسی طرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کے انفحہ - بعض کی رائے یہ ہے عصایہ جو ایک جانور مشہور ہے اور شاید بندش بھی چبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصایہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بصل زحیس آپس مین ترکیب دے کر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہین اُنکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے قانون علاج آگ کے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اُسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرے اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسی قدر ہو اور اُسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اِس دوا مین لذع کسی قدر ہونی چاہیے اور با اینہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے - اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو پہلے چھالا ابھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مبردات سے تدبیر کرین بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اُسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین - لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اُسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہے اور اُسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ قیمولیا اور جو مٹی کہ اُسکا حجم سبک ہے جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنے روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور ازین قبیل اور ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اِس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ جزئیہ بحسب غرض اول کے صندل اور توتیا اور خشت سپید جدید خواہ پھٹکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اُسکے بعد چونے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسی قدر دودھ بھی شریک کرین ۔ ایضًا برگ خباری لیکر پیسے پانی مین اوبالین اُسکے بعد جو چیزین اُس مین از
قسم درد تہ نشین ہین اُنسے پاک کرین اُسکے بعد مرداسنگ پرورده اور سپیدۂ قلعی ہر ایک ڈھائی جز اور روغن گل چار جز آب برگ مکو اور آب برگ
کشنیز ایک جز داخل کرکے استعمال کرین ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم کے عمده اشیا اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہی اُسکے
بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھووین تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جاے اُسکے بعد روغن گل اور زیت مین
گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملاوین اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ
اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین دوسرا نسخہ مرہم لوزه کا چونے کو بدستور مذکور خوب دھو ڈالین اور آب برگ
چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملاکر طیار کرین ۔ اس مقام کے مناسب خواه نیشرا اور تنفط کا خوف نہو ایک
دوا یہ بھی ہی کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلاکر چھڑکین ۔ اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر مشکطرامشیع ہر ایک دس
درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث قلعہ چار درہم آہک مغسول آب سرد سے چند بار پانچ درہم قیمولیا پانچ درہم
طین قبرسی اور رومی اور ارمنی اور سپیده قلعی ہر ایک سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواه مداد چینی چھ درہم توتیا سبز
سات درہم بھیڑ کی مینگنی دانہ لباب خواه برگ لباب دس درہم خبث الحدید عصاره برگ خطمی اور خباری ہر واحد دس درہم سوسن
آزاد اور بصل سوسن آسمانگونی زعفران ہر ایک پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز باره سنگھا اور اسکی چربی بقدر حاجت
ملاکر مرہم طیار کرین ۔ ایک اور نسخہ جو زیاده قوی ہی اور قلیل الحرارت مین اُسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہی کہ براده نحاس اور براده آہن
کو طین خرخواه طین احمر سے گل حکمت کرکے کسی تنور خواه بھٹی مین جلائین اور قرص بناکر رکھ چھوڑین اور جسوقت تجفیف کی حاجت ہو
بطور ذرور کے چھڑکین خواه روغن گل ملاکر طلا کرین ۔ ازین قبیل یہ دوا ہی یخال کبوتر پارچہ کتان مین لپیٹ کر جلائین تاکہ جل کر
خاک ہو جاے اور روغن گل ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہی جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پڑ جاے اسیر کرات یعنے گندنا بھلبھلایا ہوا
خواه بقلۃ الحمقا ہمراه سویق اور ورق آس کے پیسکر ذرور کرنا بہت نافع ہوتا ہی اگر اُسکا نفع ظاہر نہو جھاؤ کی پتی خواه خرنوب نبطی کی
پتی خواه خرنوب نبطی کی پتی جلاکر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائده ظاہر نہوا دویہ مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال واجب ہی
پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوے پانی کے دیگ خواه اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہی اور وہی اثر پیدا کرتا ہی
جو آگ سے پیدا کرتا ہی ۔ تدبیر صائب یہ ہی کہ اُسکے علاج مین عجلت کرین قبل اسکے کہ اُس مین آبلہ پڑجاے اور صندل اور گلاب
اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف مین بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہین
کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہو گی ۔ بعض اطبا مبادرت کرکے اس مقام پر آب زیتون خواه آب رماد کو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ان
دونون پانی مین سے کسی ایک کو آرد جو مین پیس کر استعمال کرین اور مرہم لونہ بھی مفید ہی ۔ اور جو دوا یخال کبوتر سے
بنائی جاتی ہی اور نسخہ اُسکا ابھی مذکور ہو چکا ہی عجیب النفع ہی اور ایسے جلنے سے جو قروح پڑ جاتے ہین اُنکا علاج کرات
مسلوق خواه کرات مجفف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہی اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے
باب مین بیان ہوئے ہین وه سب کار آمد ہین نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات مین بیان ہو چکا ہی کہ خون
کا نکلنا عروق سے ہوتا ہی خواه کسی رگ کا منھ کھل جانے بسبب ضعف اُس رگ کے خواه اُس رگ مین امتلا خون زیاده

حد معین سے ہوجاے - خواہ کوئی حرکت قوی جسے کہ چھینا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا منھ کھل جاتاہی اور خون
نکل آتاہی - خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاسے
اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا ضاغ - خواہ کسی طرح کی شرائن اندرونی خواہ بیرونی اعضا مین پہسے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلاکے حادث
ہو یا رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اُس رگ کا ڈھیلا ہوجاے اور صفاق جو اُس رگ پر ہی اُس مین تحلیل پیدا ہو نہایت
اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کے بشرط ملنے راہ کی رگون مین سے شریان ہی کہ اُس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتاہی اسوجہ سے
کہ اسکا جرم متحرک ہی اور جو کچھ شریان مین ہی کبھی سمٹتاہی اور کبھی منتشر ہوتاہی اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور
خلا پیدا ہوا انجام کار پورسما کی طرف ہوتاہی جسکا نام ام الدم ہی اور شریان اگرچہ اس قسم مین ہی جو ملتحم ہوتی ہی لیکن بہت دشواری سے اسکا التحام
ہوتاہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہی اور جو چیز گرد شریان کے ہی اسمین التحام پیدا ہوتاہی اور جب گرد کے چیز مین بوجہ التحام کے
تنگی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہی اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے
پاتاہی بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر سالنس باقی رہجاتی ہی اور ملتحم نہین ہوتی ہی اسی قدر آہستہ آہستہ خون نکلتاہی جب اسکی تدبیر
بشرمی بذریعہ غمز اور دبانے کے کرین پھر خون کا سیلان رُک جاتاہی اور جہان کا تھا وہان ٹھہر جاتاہی جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتاہی - اور بعضے
وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہی اور بذریعہ نبض کے اورجنبش کے معلوم ہوتاہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان کو اندر کی طرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ
اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہی اور جلد بدستور مسلم رہتی ہی اسوقت جلد کے نیچے پورسما پیدا ہوتاہی اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے
ہوتاہی اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتاہی اور یہ کیفیت اکثر عنق اور اربیہ یعنی کش ران مین عارض ہوتی ہی اور زیا بعض
مین بھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہی اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتاہی اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہی - اکثر اطبانے
گمان کیاہی کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتاہی اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتاہی بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہی اُسمین
التحام پیدا ہوتاہی اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہوجاتاہی اور خون شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہی حالانکہ ایسا واقع
مین نہین ہی کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہی - جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اُنکی دلیل قیاسی بھی ہی اور تجربی سے
استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہی کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہی اور غضروف کا التحام نہین ہوتاہی پس بحکم ضرب
دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہوسکتی - اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی شریان کو جوڑتے
نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیاہی قیاس جو اس مقام پر جالینوس
نے کہاہی خطابی ہی یعنے اسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہی صورت اس قیاس کی یہ ہی کہ شریان بین بین ہی
گوشت اور ہڈے کے اور گوشت ملتحم ہوتاہی اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہی پس چاہیے کہ شریان جوڑ ملے اور نہ جوڑنے
مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہی کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیاہی
کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ اُنکی شریان کا التحام ہوگیا اور شاید بحث ایسی ہی کہ ہم اُسکے بیان سے فارغ ہوچکے اور اوپر
کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین - لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتاہی کسی عضو
سے خون بکثرت نکلتاہی اور جب وہ عضو شگافتہ ہوجاے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اُنسے کم نکلتا ہی اوران دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہی اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین ہی جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہی خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہی پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہی اور ناک سے کسی قدر خون برآمد ایسا ہو خطرناک نہین ہی اور جیسے برآمد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہی بلکہ بلبتہ تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہد کی طرف پہونچتا ہی - رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہی اور خطرہ بھی زیادہ ہی جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ کٹنے اگر خون جاری ہوا کثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہی اور بند نہین ہوتا ہی اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا جیسے شریان تحت یعنے جو استخوان سر کے پاس ہی کہ اُسکے خون کا بند کرنا سہل ہی اور فقط باندھ دینا اُسکا کافی ہی اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہی اور خود بخود بند ہوجاتا ہی - کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہی اور مائل بہ سواد مثل خون در بد کے نہین ہوتا ہی اور نہ اقتم ہوتا ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہی اسی طرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہی اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوئی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہی اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا اکثر قاتل ہوتا ہی قانون علاج نزف الدم کا نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑگیا ہی اُسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہی اُسکا بند کرنا ممکن نہین ہی جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجزاے خون کا ہی کہ جبتک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حوابس خون کے ذریعہ سے ناچار اُسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہوچکا ہی - تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسی قدر ذکر کرینگے - واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ جہت خروج کو تبدیل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جس طرف سے خون جاری ہی اُسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان خون سے اُسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہی کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنی جو چیز خون نکلنے کی جہت بدلجاے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اُسکی یہ بھی کیفیت ہی کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برآمد خون کی جہت مخالف مین جدید پیدا نکرے جیسے جگر پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہی جیسے مبتلا رعاف کی اُس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اُسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنے روکنے والی شی ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اُسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اُس مین یا بسبب احتراق کے ہوتی ہی یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہی اور مخدر یا دوا ہوتی ہی خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے غشی کا واقع

ہو تاکہ اکثر بوجہ غشی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہی۔ تیسری قسم یعنے جو خاص موضع ترشح دم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کردے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ مین بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دین یا بغرض رخنہ بندی کرین اور سوراخ مین کچھ نہ بھرین خواہ موضع نزف الدم پر خشک ریشہ پیدا کرین داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائین جس سے پپڑی پڑجاے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کرین کہ خون رُک جانے خواہ کوئی دوا مغری اور چسپندہ لگائین خواہ بخفیف پیدا کرین خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کرین خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہو اُسمین تنگی پیدا کرین تاکہ اُسے بند کر کے تہ بر تہ مسدود کردے۔ بات ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہی اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہوچکے ہین اُنکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ دوروں کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ استواری سے بندش ہوسکے گی ہان اسوقت استعمال ادویہ وغیرہ کا ضرور ہوسکتا ہی اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور حاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم مین ورم زیادہ ہو کیا جاے وہ نہایت ردی ہی اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہی اٹھانا عضو مجروح کا لازم ہی کہ جامع دو باتون کا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے جسطرف خون کا میلان ہی اسکی جہت مخالف مین بلند کرین پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنے ایسے طرح اس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہین ہی کہ اخراج خون کا باسانی ہوجایا کرے اگر ان دونون غرض کے حاصل ہونے مین ضد ہو یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اسی شکل پر اٹھانے مین منحصر ہو کہ جس شکل مین خون باسانی نکلنے کا گمان ہی خواہ برعکس اسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اُسے اختیار کرین اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور سر دست جو مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ زیادہ کرین۔ اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہی بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہی شریان ہی یا شریان نہین ہی بلکہ ورید ہی اور وہی شناخت جو اوپر چند کی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہوچکی اُسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجراے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اُسکی تدبیر مین توجہ زائد درکار ہی اور ورید کی نزف الدم مین چندان اہتمام زائد نہین ہی بعد اُسکے ہم کہتے ہین کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم ہو اُسکی تدبیرات مختلفہ مین سے ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کی طرف جذب کرتا ہی واجب ہی کہ وہ عضو عضو مالوف کا مشارک اور دونون ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہو اور دونون جہت عرض اور طول مین جو دور تر ہو نہ بنسبت عضو مالوف کے اُسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہین ہی جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونون طرف کا کسی ایک جانب سے کر خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اُسی ہاتھ کے دوسری جانب مین کہ دونون جذب قریب مین اُنکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انصراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہین کہ بروقت اُنکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہی جنھین ہمنے کتاب اول فن کلیات مین ذکر کیا ہی جہان پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہین بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کرین واجب کہ اس عضو کے قریب سے واقع ہو جس سے خون کی رہائی

ہو رہی ہی پھر اس سے اترکر دوسرے مقام پر کرین اور شراین کے شگافتہ ہونے مین ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس
یہی تدبیرات کافی ہین اور حبس خون فقط انھین تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین ٹھہرا کر استعمال کرین - اور یہی حال
مفصد جانب مخالف کا ہی جو ابعد قطرین مین کھولی جاے - دوسری قسم کی ایک صورت یعنے خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورتون
مین ایک صورت یہ ہی کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اُسے اغذیہ غلیظہ الکیموس کھلائین جو خون کو
خاثر اور غلیظ کر دین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہی کہ مخدرات اور آب سرد کا استعمال کرین اور یہین
پر ادویہ مبردہ رکھین اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو کسی تدبیر سے پیدا کیجاے ایسی مفید ہوتی ہی کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہی
قسم اخیر کی صورت یہ ہی کہ اسمین فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہی یعنے مثلاً کبھی کوئی شریان متصل قلب کے ایک ہی جانب
سے ہوتی ہی اور دونون جانب اُسکے متصل نہین ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دین روانی خون سے امان
اور اطمینان ہو جاے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہی دوسرے شریان کا کہ اسمین ذوب جاتا ہی اور خون
اسکی طرف پہونچتا ہی اور جس راہ کو بند کیا ہی اسکی دوسری جانب سے خون اسمین پہونچتا ہی اسوقت دوہری بندش کرنی
پڑیگی - اور قبل از بندش اس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا مبدا ہی اور جہان سے یہ رگ پیدا ہوتی ہی
بعض مواضع مین مبدا اُسکا اسفل کی طرف ہوتا ہی جیسے عنق مین اور بعض مقامات مین مبدا شریان کا اوپر کی طرف ہوتا ہی جیسے
ران اور پانون مین جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاے اُسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے - ایک تدبیر اسکی یہ بھی
ہی کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگرچہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ
گوشت ہی جو محیط اسی رگ سے ہی اور اس رگ کو چھپاے ہوے ہی - اسکے بعد اُن ادویہ کو جنکا ذکر ہم کرتے ہین استعمال کرو -
اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اُسکی حرکت محسوس ہو مناسب یہ ہی کہ خرقہ کتان سے اسکی بندش کرین
اسی طرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہوتا ہو اور جب تدبیر کرکے فراغت
حاصل ہو بعد ازان استعمال دواؤن کا کرین اور تین دن پٹی نہ کھولین خواہ چار روز تک اور اس اثنا مین اگر دواے
مغری کو دیکھین کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہی پھر اُسے ہرگز چھوڑانا مناسب نہین ہی بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرکے اُسکے گرد اسی قسم کی دوا لگائین جو کسی قدر سیلے دوا کی خشکی بوجہ اپنے رطوبت کے کم کر دے - اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے
اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون کا اوچھل کر نکلنا
رک جاے اور جسقدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہی باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چلی ہی اُسے جدا کر دین اور اسی جگہ پر اُس دوا کو
دو ٹکڑے کرکے گرا دین اور دوسری دوا اسکی جگہ پر بدل کر رکھین اور بروقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح
اٹھائین جیسا اُسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شروط ہین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہی اور عمدہ طریقہ اسکا یہ ہی کہ زخم کا منھ مبدا رگ
سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا مین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جاے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر
کے اعضا پست کر دے اور باینہمہ اس شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا ہو جب ایسا عنوان اُسکے لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جاے پھر تین روز تک مریض کو اُسی انداز پر رہنے دو تاانیکہ خون بند ہو جاے - گوڈر وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اُسی وقت چلے گی جبکہ شریان عظیم ہو اُسکی ترکیب یہ ہے کہ پشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اُسپر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع فردج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنی بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کریں اور اُسکے اوپر پٹی باندھیں اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبتک التحام پیدا نہو کھل نہ جاوے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اُسکے خارج کرنی کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی مٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دبکر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ دوم بلا التقام یعنے زخم کا منھ بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے منھ پر رکھیں اور اندر رگ کے داخل نہ کریں اُسکے اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصًا اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھیں اور خوب کس کر کہ احتمال کھچ جانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا منھ باہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور بیان پر لینے جذب کے واسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اُنسے ضرر شد یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت شد کی یعنے حبس اور ردم کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اُس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاوے نہ اینکہ الم اور ایذا ہو پہنچے ہان اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سئین اور دونون بازوئین یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون بازوؤن کا ملا دینا اور ایسی رفاد اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہین۔ اگر کوئی رگ مثل دواج کے پھٹ جاوے واجب ہے کہ اُسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی انگلیون سے ملا کر ادویہ اور پٹی وغیرہ اُسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائین اور لگائین۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو منھ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اُس منھ کو سمیٹے رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخر کار رین خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ دبیر پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنے کا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلا رگ کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف وہ سمٹکر پہلی ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اُسپر گوشت دوڑ جائیگا اس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اُسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو۔ اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازان اُسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے پٹری پڑنے کی وجہ سے استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کی وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زرنیخ کے اور کمون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسی طرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماوف کی بندش کر دیتی ہین سلیس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہی با آسانی الگ ہو جاتا ہی اور فقط پانی لگنے سے خواہ ادنے تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی اوڑھ جاتی ہی بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر ہو اگر پپڑی کی مدافعت کرتا ہی فقط اسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہو جاتی ہی اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اس خشک ریشہ کا زوال ہو جاتا ہی اور اسکے گر جانے کے بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہی اسی واسطے اطبا نے تجویز کی ہی کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو چاہیے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اس سے داغ دے دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور با آسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں میں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اسپر ثابت ہو گیا اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہین اس سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہی اول تو ضعیف کہ ادنے سبب سے گر جاتا ہی اور باانہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہی اور تشنج شدید پیدا کرتا ہی - اور جو داغ بقوت لگاتے ہین اسکا ورم اور خشک بندی خشک ریشہ قوی سے ہوتی ہی اور شگاف کو زائل کر دیتی ہی اور اگر شگاف وسیع ہو اسکو چھوٹا کرتی ہی اور سمیٹ دیتی ہی - منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہی کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نارسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اسمین آلودہ کرین اور مقام شگاف پر رکھین اور باندھ دین اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہی کہ زہرہ اور چونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھین اور ان دونوں پر ملقطار بھی اضافہ کرتے ہین - زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکریون کے بھی ازین قبیل ہین کہ انمین قبض اور کیّ دونوں کی قوت ہی اور چونہ مین فقط کی کی قوت ہی اور قبض کی قوت چونہ مین بہت کم اور معتدبہ نہین ہی - جو خشک ریشہ ایسی دوا سے کاوی خواہ محض کی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اس دوا مین قبض بھی ہو ایسا خشک ریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہی اور عمیق بھی ہوتا ہی - گدھے کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ با وجود کی تجدت کے تعزیہ کی بھی قوت رکھتا ہی - سوراخ کی بند کرنے والی دوائین جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صموغ اور کندر اور ریتنج - الیضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے مینڈک بھی اسی قبیل سے ہی جیسا کہ کہتے ہین الیضاً کوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہی جو دوائین بذریعہ تجفیف ادرالحام کے حبس خون پیدا کرتی ہین جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پیسا ہوا اور مازو ہمراہ روغن کے اسے جلائین اور جب شعلہ دینا موقوف ہو جاوے بجھا ڈالین اسی طرح بردی سوختہ اور ریتنج اور صدا الحدید بریان یعنے چرک آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیون کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نمک جدا نہ کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم معری ادویہ کے ہو جاتی ہی اسی طرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب مین ڈبو دیا ہو اور ڈبونے کے بعد اسے جلا ڈالین اسی طرح بالون کو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہین اور جالینوس نے انھین ذکر کیا ہی اور بہت مبالغہ انکے وصف مین کیا ہی اور جالینوس کے بعد اور لوگون نے انکا تجربہ کیا درحقیقت انکا نفع زیادہ پایا ہی - منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہی قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور فلفل اور علک یابس ملکر آٹھ جزو زرنیخ چار جزو سنین پیس کر چھانین اور بیس جزو داخل کرین اور کل ادویہ سے درور طیار کر کے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہی - یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین - یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہی استعمال کرین - خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی استعمال کرین - اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر خواہ صبر اور

کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین۔ یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین۔ خواہ قلقطار بیس جزء اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزء اور راتینج آٹھ جزء جبین محرق آٹھ جزء خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدلیس اور پھٹکری بریان ہموزن استعمال کرین عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہی یہ ہی کہ صبر ایک جزء اس بدن مین جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور انزروت جزء صبر کا اُس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قنتار کندر بدن خشک مین ایک جزء اور خود کندر جرب ہران لیس مین ایک جزء اور انھین دونون پر اختصار کیا جاے خواہ اُنکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور شب کو سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین

مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین بیان عام قروح کا قرحہ جسے ہندی مین کرہا خواہ زخم کہا کہتے ہین اسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہی اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اُس مین ریم پیدا ہو اُسوقت اسکا نام قرحہ رکھتے ہین ریم پڑنے کی وجہ بھی ہی کہ جو غذا اُس مقام تک پہونچتی ہی فاسد ہو جاتی ہی وجہ فساد کی یہ ہوتی ہی کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہی اور اُسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اُس تک پہونچتی ہی فاسد ہو جاتی ہی اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع لنظر افساد غذا کے اُسکی طرف فضول اعضاے مجاورہ یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہو کر اُس عضو کی طرف آتے ہین۔ خواہ علاج اُسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہی کہ ان مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور مبلد کر دیا ہو اور اُن مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہی اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہی۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اُسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ ہو اُسکو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی ترم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہی یا مثل وردی کے ہوتی ہی۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہی اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہی۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہی اور محتاج مجفف کا ہوتا ہی اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جالی کے ہوتی ہی۔ قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور بھرے ہوتے ہین اور اندر کی طرف زیادہ نہین غائر ہوتے ہین اور کبھی اندر تک گرہا بڑ جاتا ہی۔ جو قروح غائر ہوتے ہین اگر انکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہی اُنکا نام ناصور ہی اور ناصور کی شکل یہ ہی کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہی اور اگر اُنکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اُسکا نام مجنے اور کہف یعنی غار رکھا جاتا ہی اور بعض اطبا اسکا نام مجن اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اُنکا نفوذ ہو گیا ہی اور جلد اِس سے جدا ہو گئی ہی اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہی اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہی۔ اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اُسکا نام ناصور ہی اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہی۔ جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کی قرحہ ظاہری مین ہو اُسکا نام قرحہ قرنیہ ہی۔ ناصور بڑا وہی ہی جو نظر نہ آئے اور جسقدر حس بصر سے دور ہی اور اُسی کو چور کہتے ہین اتنا ہی زیادہ برا ہی۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہی اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہی۔ اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہی درد زیادہ پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر جانب اسفل اُس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئین اُسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو مین ایسا ناصور درد پیدا کرنے والا پڑتا ہی اُس عضو کے فعل مین دشواری

پیدا ہوتی ہو اور اُسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہو جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا ہوا ہو۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہو اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہو ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف گر ہڈی اور رباط کے ناصور مین ورم زیادہ نہین ہوتا ہو۔ جو رطوبت اُس ناصور سے نکلتی ہو کہ ہڈی تک پہونچا ہو رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہو۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچا ہو اکثر اُسکی رطوبت دردی ہوتی ہو اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہو اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہو اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہو اُس سے خون اشقر بطور ترف کے برآمد ہوتا ہو خواہ بطور نزا ورد و ثرنے کے یعنے اوچھلتا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہو اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ باکدورت اور خام برآمد ہوتی ہو۔ کبھی ایک ناصور کے بہت مُنھ پیدا ہوتے ہین اُسکے علاج مین دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہو اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہو یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہین اور کسی مُنہ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہو۔ اُسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہو سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی مترجم کہتا ہو اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحد نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسیلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد ان سب کیواسطے کافی ہو متن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہو کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سُرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہو۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہین بعض قرحہ مین درد ہوتا ہو اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہو کسی مین ورم ہوتا ہو اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہو کوئی قرحہ الائش سے پاک رہتا ہو اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہو اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہو جو ڈھیلی اور پلپلی ہو اور اُسمین اخلاط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو۔ بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہو اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہو اور ایسے قروح متعفنہ کو بادجذب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہو اور رطوبت ہوائی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہو (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پورواہ چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہو اور خراجون کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی ہو) بعض قروح متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اُنکے متصل ہوتے ہین اُنکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہو۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتے ہین یعنے اُنسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہو اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہو اور اس قدر گرمی اس رطوبت مین ہوتی ہو کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہو۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہو۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہو جو قرحہ متعفن ہو متاکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اس جگہ کو خراب کر دیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہو کہ اپنے متصل اعضا کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہو اور عفونت اُسمین نہین ہوتی اور نہ گرمی اُسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہو۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہو اور یہ جراحت اُس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ نام رکھتا ہو اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہو اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہو جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب اور سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اُنکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسی طرح

اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون انکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہو اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہون اور اُن قروح کی رنگت سُرخی مائل ہو جاتی ہو ادویہ باردہ سے اور ہواے بارد سے اُنہین راحت پیدا ہوتی ہو۔ قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جاے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جاے فساد مزاج کبد اور فساد پر اُس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کیطرف آتا ہو اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا جس قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور اُنہین کھجلی بھی ہو وہ فصل خریف مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی اُنمین کم انکا مزاج سرد ہوتا ہو۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہو۔ جو قروح اپنے گرد کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین **علامات موت کے جو سریع ہونے والی ہو** اُن مین سے بعض اطبانے یہ علامت بھی ذکر کی ہو کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح خبیثہ ہون اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جاے فوراً مر جائیگا۔ قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہو جو فضول خبیثہ کو پاتی ہو بدن مین خواہ کوئی تدبیر مفسد اُس بدن مین ہوئی ہو بعد اُسکے جراحت پیدا ہوئی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع ثبور ردی کی ہوتی ہو ان مین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہو بعد نشتر کے لینے بعد پھنسی خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اُسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ پھوڑے کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ بہ جاتا ہو چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دواے منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اُسکو پیدا کیا ہو اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضاے مجری طبعی کے ہو اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہو اور مدہ کے ہمراہ بُری اعراض قروح ردیہ کے پیدا نہین ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اُسمین بو سے بد نہو اسلیے کہ عفونت اُسمین نہین ہو اور کبھی کسیقدر بوے بد بھی ہوتی ہو مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدایش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہو اور حرارت غریبہ سے بھی پیدا ہوتا ہو اور اس امر کا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہو۔ جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہو اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خیرونیہ اور قرحہ متاکلہ و نیز ازین قبیل اور قروح ہین کہ اُنمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہو۔ بلکہ جس وقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہو اور ایسا اسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جن کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہو جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اُسیوقت ہوتا ہو کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کر جاے اسکا تحمل بہ نظر عادت کے نہو سکے۔ اگر کسی قرحہ ورم دفعتہً غائب ہو جاسے اور بوجہ پیپ نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضاے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب اور نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنے زانون مین حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اس عضلہ عصبیہ پر پڑتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہو لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہو اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہو۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف انحلال خون کا ہوتا ہو اگر نصف اسفل مین تنور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا جوف اول قروح سے ہوتا ہو اگر اوپر والے نصف تنور بدن مین

واقع ہوں تشنج کے معنے ابتداے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اختلاط عقل کا
بھی ہوتا ہے منجملہ **علامات جیدہ قروح کے** یہ ہے کہ اُنکے گرد کے جو بال مستر اور پوشیدہ ہوگئے ہون وہ بال اُگ آئین بہت
لائق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہو اور جن مین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی
ان ابدان مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اُس مین یبوست زیادہ ہو اسکا قرحہ علاج کو بدیر قبول
کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہو جیسے لڑکون کے بدن اِس مین قابلیت اثر پذیر ہونے علاج کی
بہت کم ہے بہ نسبت اُس بدن کے جس مین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور
اُس مین خون پاکیزہ اور مرضی نہو اور باینہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اِس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اُنکے
قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اُسکے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض
کے محتبس ورُکے ہوتے ہین اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین ہوتی۔ اور کبھی
ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُس مین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ اُسمین
جو نکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا ضرور ہے کہ جو اتصال
نیا پیدا ہوتا ہے اس مین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاے۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہوگئی اور ایک
خشکی سی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک امساک اور گرفتگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور نفس کو طبیب معالج کے
ایک قناعت سے پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب بہ صحیح اور درست ہوگیا اسلیے کہ اُسوقت اُس نواصیر کی حالت بالکل ایسی
ہوتی ہے مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اُس حالت کو بیان کرین گے لیکن بعد پیدا ہونے اِس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی
حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ہلنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے
خواہ بری طرح پر لیٹنے سے پھر اِس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل گمان صحت
کے تھے یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زاید از حاجت پیدا ہوتا ہے اور
کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے اور شاید جن قروح مین گوشت زاید پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ
مدملہ کا اُن مین کیا جاے۔ اور جن قروح مین گوشت زاید پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اُنکا تنقیہ کر کے استعمال
مدملات کا کیا جاے۔ جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہو جاے اور سڑ جائین اور متعفن ہو جائین اور جو ہر اصلی سے
عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اس کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہے۔ ہان اگرچہ جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور او عمق بدن کے کم
ہوگیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اُسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یہ
ناامیدی نسبت اندمال قروح کے اسی وقت زیادہ ہوتی کہ قرحہ کہنہ ہو جاے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے
رہے باینکہ وہ قرحہ مجوف ہو یعنے اُس مین ناصور پڑنے لگے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اُسکی سبزرنگی اس ہڈی سے تجاوز
کر جاتی جو گرد اُس قرحہ کے ہے۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ میں جسقدر خون فاسد مجتمع ہو سب
کی سب نکال ڈالی جاے اور جو فساد اُنکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا جاے اور گوشت اور ہڈی دونون صحیح اور آفت

بھی ہوئی ہون اُسوقت اُنکے صحت کی امید ہوسکتی ہی۔ جو اسباب ایسے ہین کہ اُنکے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہی اُنھین اسباب مین سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہی دوسرے بُرا ہونا اُس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہی اور برائی اس خون کی یا کیفیت مین ہو یا کمیت اور مقدار مین خون کی ردارت بجہت خراب ہونے مزاج کبد کے ہی اور اُس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل برصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہی۔ خواہ ردارت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہی اُسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہی یعنے نقطہ ہاے سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتے ہین اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہی۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہین سکتا ہی اور اُسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہوسکتا ہی اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہی کہ اسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہی۔ کمیت خون کی ردارت یہ ہی کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہوا ور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑے گی اُس سے رستگاری حاصل نہوگی اور جب تک زخم پورا ابھر نہ جاے یہ خشکریشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جاےگا اور یہ ضرر اسوقت پیدا ہوگا جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہوا ور خون بھی اُس مین بقلت پیدا ہوتا ہو تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہی یعنے قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگون کا امتلاء اور پھیلا ہونا جو اُس مین واقع ہین اور منتشر ہین اُن ہڈیون کا ہی جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اُنکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہوجاے۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہی اسکا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہی اور انکی صحت مین دشواری ہوتی ہی جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہوچکے اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل ہوتے ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے اور نہ صعوبت قروح کی انھین برداشت ہوسکتی ہی **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین سواے اُس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہی اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تجفیف کے اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی انکو حاجت ہوتی ہی جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجہ سے ہوتی ہی جو قروح کو لاحق اور عارض ہوجاے اور بیرونی عوارض کیوجہ سے یہ اسباب پیدا ہوتے ہین نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہی۔ جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اُس مین زیادہ ہوگی اور اُسکے اجزاے متشتتہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ تجفیف دوا مین ہوگی اکثر اوقات خیاطت اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش کرنا چاہیے اور انھین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہوچکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ زرق خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہین اور وہ غواص بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہی۔ پھر چاہیے کہ باطن مین وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنے اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل ہون اُنکے

اسکے بیوست کی قوت رطوبت جزم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دوا مین حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہی جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہی تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرنے والی پیدا کرین اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین۔ اول چرک کو بہاتا ہی اور روان کرتا لہذا واجب ہی کہ استواری بندش کی انتہا اور بطرف اندرون قرحہ کے یہ سختی ہو اور منھ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچوڑنا اور فشردہ ہونا چرک کا آسان ہو۔ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہی کہ دوا مستقل گر لے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو قوت الحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا مین ہی بوجہ الزام محل کے اس مین کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استواری بندش کا نہین ہی تیسرا فائدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہی کہ قرحہ کے دونون سرے آپس مین مل کر ملتحم ہو جائین اس فائدہ کی وجہ سے لازم ہی کہ دونون بازوؤن کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی طرح سے اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہی کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو۔ معالج کو واجب ہی کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم ہونے پائے اور جو چیزین مانع ورم ہین انکے طبیعت کی اعانت کرتا رہے اسلیے کہ بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہین ممکن ہی پھر اگر ادویہ مانع ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جاے اسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیے مگر مراعات قرحہ کی بھی چلی جاے تا آنکہ علاج سے ورم کے فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسی طرح اگر قرحہ کے گرد پیش کی چیزین فاسد ہو جائین مثلاً سبز ہو جائین خواہ سیاہ ہو جائین اسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیے اور خون فاسد کو نکال ڈالنا ضرور ہی بعد ازان اسفنج خشک اسپر چسپان کرینگے اسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کرین جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ ساذج بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شی بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہی یا نہین کرتی ہی بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرنے کا تھا اب اسکا انصباب بر طرف ہو گیا ہی اگر اسکا انصباب موقوف ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہی پہلے اس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہی بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے۔ اسلیے کہ قے ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہی اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہی۔ اگر قروح کے اندر کرچین ہڈی کی خواہ ٹکڑے چھلی وغیرہ کے ہون خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اسکے نکالنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے ہان وہ تدبیر کرنی چاہیے جو باقی عظام مین بیان ہو چکی ہی پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہی وہ بھی ہی کہ اسمین قیح پیدا ہو جاے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازان انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک و صاف ہو جاے و اعوجاج یعنے کجی اور ناہمواری اسمین نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اسکا اندمال کافی ہی مگر ایسی صورت اس مین ریم وغیرہ نہ ہو۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہی دواے جالی اور لاذع کا استعمال اس مین ضرور ہی اور پہلے جو علاج اسکا کیا جاے لاذع کا محتاج ہو گا اسلیے کہ حس اسکا ادراک بخوبی نہین کر سکتی ہی پھر رفتہ رفتہ لذع مین کمی کرنی چاہیے جون جون حس ادراک کرے تا آنکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جس مین کسی قدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اسکا ضرور ہی خصوصاً اگر قرحہ مین حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہو تو جمیع اسباب و امور التہاب و درد کے مین انکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہین جنھین ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جدا گانہ ذکر کیا کہ وہ

سب قرحہ کو مائل بہ ردائت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن وہ علاج نہوگا اور کارگر نہوگا۔ اکثر موجب مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہی وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہی اور اکثر جب قرحہ مضمحل اور ڈھیلا ہوتا ہی اسپر گوشت ردی پیدا ہوتا ہی اور وہ گوشت مائل بسرخی اور باسخونت ہوتا ہی اسکا علاج ادویہ مبردہ لحم سے جو گرد قرحہ کے ہی کرنا چاہیے جیسے آب برگ کوکنار مصری اور سرکہ اور طلاے صندل خواہ وہ طلا جن مین کافور کی شرکت ہی اور برف سے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہونا چاہے اور چھوٹا ہوتا رہے۔ جو قروح ایسے ہون کہ اُنمین درد شدید ہو اُنکے علاج مین پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہی اور درد کی تسکین اُنھین ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد مین سکون پیدا ہو جائے گا تدارک اُس ضرر کا بھی کرلین گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو۔ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین یہ وہی قروح ہین جن مین رطوبت زیادہ ہوتی ہی اور بہا کرتی ہی اور بکثرت سیلان رطوبت کا اُن مین رہتا ہی۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسے قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہی اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہ ہو جائین کوئی دوا اُنکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصًا جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہین کہ اُنکی رسائی بہت دشوار ہی لہذا واجب ہی کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اُنکی کرلی جائے پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جائے۔ جو دوا منقی ہی یعنے رطوبت کو پاک کرتی ہی اُسمین جلا زیادہ ہوتی ہی اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہی بالضرور اُس مین جلا بہت کم ہوتی ہی اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہی لہذا واجب ہی کہ کھانے کی دوا حاد اور تیز اختیار کیجائے اور طلا کی دوا خارج بدن مین مبردات ادویہ مین سے اختیار کرین پھر اُس طلا کو انھین تدبیرون سے چھوڑائین جن سے خشک ریشہ اور پپڑی کو چھوڑاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی طریقہ ہمارا نواصیر کے علاج کا بھی ہی اسلیے کہ ہمکو احتیاج پہلے اُنکے صاف کرنے کی ہوتی ہی اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین۔ ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہی اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہی بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہی اور نہ منبت لحم اسی واسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اُسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اُسکی قوت کم اور بیش کیجائے خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اُسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اُس مین تجفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جائے یہانتک کہ اُسکا وزن کم ہو جائے خواہ اسکی دہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اِسی دوا پر اضافہ کرین۔ زیادہ تر لائق دوائے قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہی کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اُسکو چھوڑا ڈالین اسلیے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی۔ روغن کو قروح سے منفصل نکرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو روغن بید انجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہو لازم ہی کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہی اور اُس مین قرحہ پڑ گیا ہی بہ رفق اور نرمی علاج اُسکا کرنا چاہیے اور دوائے قوی سے اُسکو ایذا نہ پہونچائین۔ اور جس عضو کی حس بلید ہو اُسکے معالجہ مین واجب ہی درگذر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ شدید پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول لعاب کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی باب الحس کے علم مین داخل ہین اور اُنکے اضداد کا حکم بلید الحس ہین

داخل ہو خواہ ضعیف الحس ہین اور اس وجہ سے قروح باطنی متحمل دوا ے سخت کے نہین ہوتے ہین جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا ہین
زیادہ جذب ہو جاتی ہین اور بدن کے اندر ڈوب جاتی ہین - اور یہ قروح باطنہ مغریات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کیترا اور صمغ عربی
خواہ وہ دوائین جو انمین محقق زیادہ ہوتی ہین خواہ جنکی خاصیت دریانی ہو - صواب علاج مین یہ ہو کہ اعضاے متقرح ساکن رہین اور
حرکت نہونے پائے اور حرکت دیے جائین اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجاے اسکی مضرت بہت کم ہو بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا
کے حرکات قوی کا تحمل اُنسے کرایا جاے خصوصاً اُس بدن مین جسکے اخلاط ردی ہون - واجب ہو کہ علاج قروح مین اسکا خیال رہے
کہ قریب کے اعضا مین التحام پیدا نہو جاے جیسے لصق جو ایک قسم کے قروح زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتا ہو خواہ دو
انگلیون کی مابین جو گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیون کو متصل کر دیتی ہو - کہف یعنے غار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف ناصور کے زیادہ مستحیل
ہوتا ہو اور جو قروح خبرائین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہین اُنکی جہت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہو جیسے کنج ران
مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اور پس گوش بھی جیسے خارش اثر وہان تک پہونچ جاتا ہو اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی خصوصاً
اگر بدن مین رداءت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اُسوقت درد مین شدت ہوتی ہو اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہو - لہذا واجب
ہو کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین مذکور ہو چکی ہو اُسکو استعمال کرین اور جب تک ورم
کا تنقیہ نہوگا اُسکے علاج کی امید نہین ہو سکتی ہو اور علاج مین اُسکی بھی حاجت ہو کہ پاسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ
کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرتے وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ابتدا قرحہ کو نہ پہونچنے پاے
ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہو وہ یہ ہو کہ جس دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہو یا تو موافق ہوگی یا غیر
موافق اور دواے موافق اگر فی الحال اُس سے کوئی فائدہ ظاہر نہو لازم ہو کہ اُس سے کسی طرح کی مضرت بھی پیدا نہو
اور غیر موافق یا اسوجہ سے کہ اُسکا عمل ضعیف ہو اُسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہین کہ جس غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہو اثر
اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جاے خواہ کوئی
اور فساد سواے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جاے - یا مخالفت اس دوا
کی اور وجوہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حمرت اور التہاب پیدا ہو جاے اُسوقت
احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کیجاے اور اُسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم مبرد کے ذریعہ سے خواہ اُس
دواے ناموافق کے استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کے مائل ہو جاتا ہو اسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ مین
تبرید پیدا کرتی ہو اور بقدر محتاج الیہا اس دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی پس لازم ہو کہ اسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجاے
خواہ وہ دواے ناموافق ترہل اور ڈھیلاپن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اُسوقت واجب ہوگا کہ اسکی قوت قابضہ زیادہ کیجاے
جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہو کہ اسکا تدارک ایسی دوا سے کرین جو ہم آ
ذکر کرینگے خواہ دواے ناموافق قرحہ مین تاکل پیدا کرتی ہو اور عمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آئندہ سطور مین اسکا ذکر آتا ہو
لازم ہو کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جاے - اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہو کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین
حد افراط کو پہونچا ہوا ہو اسوقت لازم ہوتا ہو کہ جو دوا اس مقام پر مستعمل ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اسکا معتدل

ہو جاے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدیدیہ کا یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہین کہ
صدید سے قرحہ پاک ہو جاے اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت لگانے والی
دوا کا استعمال کیا جاے زیادہ زخم غائر ہو جائیگا اور عفونت بڑھ جائیگی اسلیے کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہین بلکہ واجب
کہ پہلے انکی تجفیف کر لی جاے تاکہ اندر کی سختی پیدا ہو اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنے والی لگائی جاے اگر ایسی دوا کا استعمال
ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جاے اُسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اُس دوا مین اتنی قوت نہین
ہے کہ اُس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اُسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی
اُس مین بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی
چاہیے اور اگر کوئی روغن اُس مین پڑے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہے - اسی طرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو
پہونچی ہو ادویہ تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہے اور اِس وصیت کو جملہ ادویہ
منبتہ لحم مین یاد رکھنا چاہیے - اور ایک ہی دوا کے استعمال مین شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط اور دھوکھے
کی ایک ہی دوا کو یا اُسی کے مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا مین قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور
اگر ہوگی عضو متقرح کو کھا جاے گی اور اسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اس صدید کے ہے جو قرحہ مین پیدا
ہورہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جاے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی - اور اِس کیفیت کی
دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم اور مشابہ بھیٹے ہوئے خواہ ترچھے مُنھ کی کر دیتی ہے اور احلیل کو اِس دوا
کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے - یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہین اُن مین سے بعض ادویہ
مین تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ اور افیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دواؤن مین تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتانج اور
زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت مرکب
کرے - جو دوائین صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہین وہی دوائین ہین جو خشکی پیدا کر سکین جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست انار اور
قشار کندر اور مرداسنگ اردجو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے درد ار اگر برگ جوز تازہ خواہ
جوز تازہ کا ضماد کرین کہ مسلم جوز کو پیسکر لگائین خواہ اُسے شراب مین جوش دے کر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبات کو خشک
کریگا بدون کسی قدر ایذا کے مرہم جیدہ مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کرین تاکہ سپید ہو جاے بعد اسکے
سرمہ اور روسختج اور ہلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیاے فضہ سب کو ہموزن لیکر خوب
کوٹین اور باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنج مذکور ملا کر سب کو استعمال کرین وہ ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے ہین اُن کا
استعمال کرنا چاہیے - اکثر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اُسکا بیان قروح غائرہ کے علاج مین ہم
کرینگے - منجملہ ان سیال اور روان چیزون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے
اور ردع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے - یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہین بروقت ورم کے مضر ہوتے ہین اگر تاگر تخم
کو پانی مین پکا کر چرک کی دھونے مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہو **علاج قروح وسخہ** کا وسخ کے معنے اوپر مذکور
ہو چکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسے دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور
لذع بھی زیادہ پیدا کرے جس طرح قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہو بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلا سیطرج ہندی اور
زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاؤ ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے
ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر مرکبات مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اس مین شق
وغیرہ داخل کیجاے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام فرموحاس
مشہور ہو خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہو دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہوزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدہ اور
جعدہ یعنے عنبر بید ہوزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہو منجملہ ادویہ جیدہ کے
زیتون ملح یعنے نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہو مفید ہو کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
دواے سیال کی پڑتی ہو جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بروقت ورم
قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخابی** کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کھوف بمعنے غار کے ہی
اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کے
ممکن نہین ہو اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہو اور اُسکے بعد احتیاج اُن دواؤنکی ہوتی ہو جن مین تجفیف
زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور جاری
رہے اگر ایسا مقام بحسب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور منھ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو یہی
مطلوب ہو اور اگر اسکے برعکس اور الٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بے تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت
پیدا ہو جاے جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت
پیدا نہو اسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کرین اور چاک پورا کرین تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا
باقی رہجاے کہ اُسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین تاکہ کہف تا جو منھ اسکا
پہلے سے ہو اُسکے علاوہ دوسرا منھ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منھ کے پیدا کرنے وقت حال مین عضو
کے تامل کرین کہ اسلیے منھ پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہو جب یہ منھ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ
سے اس طرح پر کرین کہ منھ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کی طرف پہونچین یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہو اور پہلے صورت
کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہو یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہو اسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع
کرکے منھ تک باندھی جائین اور زیادہ استواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہو اور اتنے
زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منھ نکالنا
ممکن نہو جس وقت قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلہ جو مُنبت لحم ہین انکو اندر اسکے داخل کیا کرین اور جو فتیلا یا جو
انبات کے چرک وغیرہ بھی پاک کردیتے ہین انکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے انکی قوت انبات باطل نہوجا

اسلیے کہ دونون قوتون کا اجتماع اُنکے قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہی کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہی اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہی اور قطوریون اگر قرحہ مین بھر دی جاے عجیب النفع ہی اگر اسکے بعد سوقوطون بعد اسکے ابرسا اُسکے بعد آرد کرسنہ۔ اگر بھاپی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح مع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی انکے جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا ہوسکتا ہی کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہو جاے گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کھوف کا تنقیہ کامل دواؤن سے نہین ہوسکتا ہی اور نہ ان مین گوشت پیدا ہو سکتا ہو ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر دھویا کرین خواہ اُن مین بر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر اُنکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اُنکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاے خواہ نچوڑنے سے وہ ریم چرک نچڑ جاے خواہ دھونے کے وجہ سے اُن مین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اُن مین شراب ملا ہوا مین خاکستر کا پانی بھی قوت سے چرک کو دھوتا ہی مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہین ہوسکتا ہی اب دریا بھی اسی کے قریب ہی کہ چرک کو بھی دھوتا ہی اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہی پھٹکری کا پانی غسال بھی ہی اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہی اسکا مانع بھی ہی۔ اگر ورم ہوگا انمین سے کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہی اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کے دواکو مناسب یہ ہی کہ پٹی کے اوپر پھاہا ڈبو کر رکھے جائین ایسی دواؤن سے جسکی طرف عضو مقروح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہو اور ان مرہمون کی قوت کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ منہ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جاے جس مین وہ دواے ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہی کہ رطوبت اس مین سے کم برامد ہو اور نیچے اسکے جو اعضا ہین اُن مین آرام اور سکون پیدا ہو اور لگی ہوئی سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہی اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہی دفعۃً رطوبات کثیرہ آتی تھین بعد ازان خشک ہوجاتا ہی اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہی قروح کے کیڑون کا علاج عصارۂ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی نافع ہی اور جو دوائین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہو چکین انکو اُسی مقام پر ملاحظہ کرو

قروح مین گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہولے تو ایک گوشت اُگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہی اور جبتک بطرف قرحہ کے غذا سے جید کا جذب نہولے اور اگر غذا قرحہ کے بمقدار قلیل ہو اُس تک نہ پہونچے گی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا الدمال اور جالی اُسپر لگانی درست نہین ہی کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہی کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ وصیتین جو ہمنے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو جو تدبیرین قروح صدیدیہ کے باب مین مذکور ہو چکی ہین انھین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہی کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جاے اور اُنمین خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اُس مین گوشت پیدا ہو ورنہ اگر رطوبت زیادہ خشکی نہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ ان چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نکرین اول تو یہ ہی کہ اُسے بھنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہی اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اُسکے خاثر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم ڈالین اور مقدار دوا کی زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہی اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہی۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہی اور دیر مین پیدا کرتا ہی اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہی مگر جلد پیدا ہوتا ہی تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ دونون تدبیر یکجا کرین پہلے ذرور چھڑکین اور گرد

اسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصاً شراب قابض دواے جید جمیع قروح کے ہین اور دوا سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک
وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اُس سے ہوتے ہین انکو ہمنے باب جراحات مین اور دوا منبت لحم کے ذکر کر دیا ہی اور اب مناسب
ہو کہ انمین سے جو دوادیہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہین انکو بیان کرین سرمہ سوختہ اور راتینج روت اور سریشم ماہی اور جلد دن سائیدہ
اور توبال شابرقان یعنے فولاد کا اور محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور اوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جعدہ
بہت قوی ہی اور منظوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہی اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہی کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے
حاصل ہوتا ہی **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہی کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اُس
عضو خاص کا تنقیہ جس مین قرحہ ہی بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اُسین
پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذاے صالح اُسکی تجویز کرین اور اُس مین بیقدر
تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیئے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہی۔ کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہی کہ قطع
کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہی جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہ ہو اُسکو آب مرد کی تطلیل خواہ آب آس و گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی
کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کے اسی طرح اور بھی
سیاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہی بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا
وغیرہ سے نطول کرنا چاہیئے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اُنسے نطول وغیرہ کرین پھر با اینہمہ عمدہ علاج
ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہی جو تبرید بھی کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطکی اور تخم گل اور شوکہ مصریہ اور
حب الآس اور وہ نطولات جن مین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض
اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندہ کر یا کردوے خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ
ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی** کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہی
کہ بدن کا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین اسکے تنقیہ خاص سے جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور استعمال طلا کا واسطے اصلاح
مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذاے جیدکا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیئے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اسی قدر اُس مین
فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہو اس قرحہ کو محفوظ رکھین لیکن ایسی قرحہ کی تنگی ورسویق وغیرہ سے
بھی اچھی طرح ہوسکتی ہی اور ایسے قسم کے قروح مین جب فساد یا فراط پیدا ہو جاے کبھی انکا استیصال اور بیخ و بن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے
داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہی خواہ کسی دواے حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سواے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہی سوا
اُس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہی اور رنگ بھی اُسکا گوشت صحیح کا ہی اور سواے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ
ہو کچھ باقی نرہے۔ دواے حاد جمیع خرف یعنے گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہی اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہی اور اس دوا سے جو الم اور
ایذا پیدا ہوا اسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہی کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہین اور بہتے ہین ایسے قروح اگرچہ بعد نوامیر نہ پہونچے ہون
اور پھیلے ہوئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین۔ اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ
رہے جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے ان مین سے آب دریا اور جو باتین نوامیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح وغیرہ

اور اقسام قروح کے سب مین یہی قاعدہ ضروری ہو کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو
اور بار بار اُسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو دوا کہ خاص قروح متعفنہ کے ہین جیسے دقیق کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اُس مین کسی قدر پھٹکری یا گوشت
مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنے نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسی قدر لُب جبزا ور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ فثاء الحمار تخم کتان
جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جاے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زریرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے
اور ضماد بصل الفار یعنے پیاز کی جڑ شہد مین خواہ کدو سے خشک اور برگ زیتون تازہ **دواے مرکب** زراوند عصارہ شفتالو ایک
ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے لطوخ پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین۔ کبھی احتیاج اُسکی تقویت کی
عصارہ فثاء الحمار اور سوری یعنے سُرخ پھٹکری سے ہوتی ہو اور خشک خرقہ اُسپر ڈالتے ہین **ایضاً** زراوند اور مازو اور زیت برابر لیکر
لطوخ اسطرح پر طیار کرین کہ اُسکو پورانے سرکہ مین بوزن نصف قوطولی کے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جاے بعد اسکے اِسکی سلائی سے
بنا کر قروح پر لگائین **ایضاً** قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزء افیون جدید سولہ جزء مازو جس مین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزء خواہ نمک حرشف
یعنے کنگر سوختہ کا نمک ایک جزء پھٹکری بھنی ہوئی اور براده نحاس اور قلیمیا سوختہ نصف جزء مرہم جیسا انزروت اور روسختج اور مازو اور زنگار
اور زراوند کسی قدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر بنائین تاکہ اُس مین لزوجت اور چیپ پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کرین یہ
دوا نہایت **مجرب** ہی زاج سُرخ چھبیس جزء نورہ حیہ یعنے ایک آب نارسیدہ سولہ جزء پھٹکری سولہ جزء و پوست انار سولہ جزء کندر
اور مازو ایک سو بتیس جزء موم ایکسو بیس جزء ایک قوطولی زیت کہنہ **دوسری دوا** یہ بھی بہت عمدہ ہو قلعی سوختہ جسکو گندھک کے
ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاو کی چربی
ریتابج علک الانباط روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزون کو بمقدار مناسب سرکہ مین پگھلا کے اور جو پیسنے والی دوائین ہین
انھین پیسکر طیار کرین۔ **جالینوس** وغیرہ نے اِس دواے مفیدہ کے اجزا جمع کیے ہین توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ
موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم مرہم طیار کرین یعنے پیسنے والی چیزونکو پیسکر اور پگھلنے والی چیزونکو پگھلا کر اور موم کی
دیا دتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اُسی طرح کرین۔ اِس جگہ اطبا نے پسند کیا ہو کہ روغن دعالبس کو مخلوط کرین اور
جالینوس نے اُسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہو۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہون اُنپر دواے کاغذ سوختہ اور دواے
اندرون اور کدو سے خشک جلا کر اور صوف وسیخ جلا کر یا حنا و برگ سرو خواہ برگ ولب یعنے چنار سوختہ کا استعمال کرین **علاج قروح**
عسیرۃ الاندمال اور قروح خبیثہ کا پہلے واضح ہو کہ عموماً جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہین وہی قروح ہین کہ متاکل اور
متعفن نہون جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے مقصود ہوتی ہو اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہین اور یہ قروح عسیرۃ
الاندمال پھیلتے نہین ہین اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہین اسی طرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہین لیکن یہ قروح ضرور
بکسے ہوئے ہوتے ہین اور خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہین ہی
کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور نواصیر بھی ہو قروح خبیثہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ غایت کو پہنچ جاے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس ہو
ایسے قروح کے علاج کا یہ قاعدہ ہو کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوے
ہین پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اُس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو غذا ان

کثرت کرنی چاہیے اور غذاے جید مین توسع کرنا چاہیے - پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ حرکت پیدا ہونیکی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وجع کا ہو وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب پوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہو اور ابھی تک حد ناصور کو نہین پہونچا ہو بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہو کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اسکی تخمیر اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہو اور نہ مناسب ہو کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جسمین تخفیف کم ہو کبھی فقط نمک گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہو اور کبھی احتیاج قرحہ کے کھجلانے کی ہوتی ہو اور خون نکالنا اس عضو سے اور اُسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنے زال پڑی ہو - اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ کھینچنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہو اور خون فاسد اُس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ پڑنے کا از قسم دوالی کے ہو اس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہو اور امتلاے بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اُس مین سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالی سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہو بعد اسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہو اسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے - اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہو اور یہ ضعف بوجہ سوے مزاج کے پیدا ہوتا ہو لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہو بلکہ وہی سوے مزاج جو بحد افراط ہو اور اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اس عضو کے ہو حرارت خواہ برودت سے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تحلحل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تحلحل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہو اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جاے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کرین - اگر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہو جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف رواں ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہو اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو تو علاج خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہو اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو ہڈی کو کھولکر اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہو اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہوا ہو چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اسکی الگ کر دینگے اور اگر کوئی شے جدا لگا ہوا اسکا سبب نہ ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالینگے اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہو کہتا ہو ایک لڑکے کے سینہ مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہو پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سر سینہ کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ غلاف قلب اسپر مستقر تھا جالینوس کہتا ہو کہ جب ہمنے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کاٹنے مین نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا

اور برفق وسہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اُس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھے اُسکے بھی باقی رکھنے کا
خیال زیادہ تھا اور مجکو مرکوز خاطر یہی تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ جو جز اُس ہڈی سے
بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت مین یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اُسوقت مریض مذکور کے
قلب کی طرف بغور وتامل اسی طرح دیکھتا تھا جسطرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے براہ تشریح دیکھتے ہین اس جراحت سے اگرچہ
گمان غالب یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نرہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہان پر تھوڑا سا گوشت
صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اُسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر اغلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ
کرنے مین کام دیتا تھا اُسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اُن جراحات
سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اُسکی شاید یہ ہوگی کہ ان زخمون کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہین)
اور مین کہتا ہون جب قروح متعفن ہو جائین اور کہنہ ہو جائین رای صائب یہی ہے کہ پچھنے کے ذریعہ سے خون اُنکا بہا دیا جاے
جسقدر مناسب اور لائق اُنکے ہو جو دوائین مخصوص واسطے عسر اندمال کے ہین اور اکثر حالات مین بکار آمد ہوتی مین وہ یہ ہین توبال
نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سامیرقان اور توبال دیگر قسم کے لوہون کا یعنی لیحن اور رصاص ذہب یعنی سونے
کا مرہم جو زخم کے اچھے ہوتے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائین اور قلقطار اور زاج اور چیزین اسکے مشابہ ہین مع ان چیزون
کے جو مانع کھچنے مادہ کی طرف عضو متقرح کی ہین اگر مادہ کھچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو۔ ایک دوا ایسی ہے کہ اُس سے قروح
عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہین آقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے
آٹھ جز زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جز صمغ سرو چار جز موم اور روغن جتنا مناسب حال اور وقت کے ہو ایضاً
قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریاے شور مین پرورده کرکے خواہ آب انگور مین یا جس پانی مین بھی اور چونا جوش دیا ہو مگر خفیف جوش
دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اُس پانی مین ڈالین اور دھوپ مین رکھین گرمیون کے
دنون مین اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ سبھی کے پانی کا نمک اور پر جم نہ جاے ورنہ
شوریت سب جدا ہو جاے گی ایضاً نحاس محرق اور رتیانج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آس بقدر کفایت
کے۔ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہین جسوقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائین از انجملہ مٹر کا آٹا اور ایرسا زرا وند
سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی باوزان مختلف جیسا ہر ایک بدن مین جس وزن کے لائق ہو دواے جید برادہ مس اور
برادہ آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اور سرخ مٹی جیسے گبر وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر خوب
پیسین اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کرین صفت مرہم ذہبی اور یہ مرہم بھی جید ہے مرداسنگ
ذہبی ایک من اور موم اور بیخ مازریون چھتیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ سونے کا ایسا ہو اراکہ مرداسنگ
دے کر چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اُس مین راکھ کے معنی مفصل بیان ہو چکے ہین) روغن کہنہ تین رطل پہلے
مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالین بعد از ان باقیماندہ ادویہ کو داخل کرین ایضاً تنور کے ٹھیکرے اور خاکستر پنبہ یعنی
روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اُس سے مرہم طیار کرین روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے

اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور سا روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملا کر اسقدر
حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاے اور گاڑھا ہوکر ملجاے - اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار آہک مغسول
جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین - خواہ شب یمانی سے پیسکر ذرور طیار کرین یا زنوفا چار جزو نطرون دو جزو اس سے ذرور
بنائین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اسکے بعد اس ذرور کو چھڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیروطی دس جزو اور شاید قیروطیس
مراد ہو جسے زبان رومی مین یعنی سور کہتے ہین) دھوپ مین مالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین - یا سپیدہ پھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس تلخ
انزرالی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو ایک ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ زیت ایک
ایک اوقیہ زراوند مازو بے سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ شحم ایک اوقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر لطوخ طیار کرین اور سرکنڈہ کی جڑ سے
ہلاتے جائین علاج نواصیر کا اور ان جلدون کا جو چسپیدہ نہون نواصیر کی ماہیت اور اسکے احکام جو مقام جزو مین مناسب
تھے وہ سب بیان ہوچکے اب جو تدبیر اسکے علاج مین درکار ہے اور اسکے صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر
سے بہ نکلتے ہین انھین بطور تفصیہ یعنی اونچا کرینگے خواہ چاک کرکے اور جسطرح باسانی انکا اخراج ہوسکے اسکا ذکر بھی کسی قدر اوپر کے بیانات مین کیا
گیا ہے اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور
کہنہ اور سخت ایسے ہوتے ہین کہ انکے ورز اور شگاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر انکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے
بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر ابخار اور پوسیدگی انکی جہت سے واقع ہوئے ہین پہلے اسکو بذریعہ
قطع برید کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلاکر اور داغ دیکر خواہ کسی دواے تیز کے ذریعہ سے
اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب پٹھے کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی
طرف ہوتا ہے تا اینکہ یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تجفیف کرین اور جسقدر
ہمبی بڑے گوشت کی ہے اسی کو اندر کی طرف دور کردین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اس مردار گوشت مین پیدا کرکے اندمال کی تدبیر
کرین اور تھوڑی دیر تک اسے بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ مین اگرچہ اندمال تام ظاہر نہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کرین
جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چیز اس مین بطور مردار کے فاسد نظر
آتی ہے اسے الگ کرکے اسکے اندر خشک دواون کو بھردے اور تھوڑے دنون تک اسی طرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ
پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اس تک نہ پہونچے خواہ لیٹنے کی شکل ایسی بری پیدا
ہو جو الم اور صدمہ پہونچاے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بہ طرف زخم کے ہوجاے خواہ کھانسی
بیقراری کے طور پر اٹھے یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچاے - نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر
کہنہ اور خبیث ہو اسکی دوا سواے قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان
کرتے ہین اور جو نواصیر ترچھی اور پیچ سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین انھے چاک کردینا چاہیے اور داغ لگانے مین خصوصیت
اسکی بھی ضرورت ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچے گا اور اس مین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جاے
کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی انھین ادویہ مین داخل ہی اور انھین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہی اور برادہ آہن اور نصف وزن اسکے سبھی اور اسکے نصف
جو نالیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑکر قریب گردن اس دیگچے کے جو خوب وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہی
مختلق ہوجاتا ہی اور پارہ سعرائج خواہ پارہ تصعید ون مین جب ادویہ مجففہ مذکور ملاکر تصعید کرین خاک ہوجاتا ہی جیسے ارباب اکسیر کے کتب
مین مفصلاً اسکا بیان ہی اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہی خصوصاً نواسیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہی داخل
کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین متن بہر حال اجزاے مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے
جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہی اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی اور فاسد گرد گوشت
کے ہوتی ہی اسے جلا دیتا ہی اور گوشت سے جدا کر دیتا ہی پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑکر نکال ڈالین اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم
پر چھڑکتے رہین جبتک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زند اس عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ
درد مین تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین۔ جو ناصور تر و تازہ ہوجاتا ہی کہ پہلے انکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالین
اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہی اور آب خاکستر اور آب دریاے شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر ملا ہو
اور جو پانی روسنج اور نوشادر سے بذریعہ تقطیر کیا جاے بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کوفتہ اور ترکیے ہون مگر نہ اسقدر
کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسی طرح جسمین سجی اور چونہ پوست بیضہ کا اور نورہ یعنی چونا کہ اس سے بھی تنقیہ
ناصور کا کیا جاتا ہی۔ جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجاے اکسیر دواے خردعی یعنی جسمین مغز ارنڈ شریک ہوا اور مرہم زرنیخ
موثر ترسب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہی اور دواے جالینوس جسمین کاغذ سوختہ ہی اور جواد و یہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ
اور زنگار اور سوا اسکے تنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سعد قرطون۔ تجربہ مین اسقولو قندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہی کہ جب ناصور
کو اس سے بھر دین فوراً بھر جاتا ہی اسی طرح اگر زراوند سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہی لیکن بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اسی طرح
بھری رہنے دین۔ اسی طرح سوری اور اسی طرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ مجرد یعنی بیخ الجذر اور زنگار
اور انزروت ہمراہ خل خواہ اسفیج اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ لڑکوں کا بول جو سن صبی کو پہونچے ہون یا
سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیسے پیستے قلعی کے دستہ سے تا آنکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جاے۔ ایک دوا کو اہل اسکندریہ استعمال
کرتے ہین بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو ذراریح اقصف جزو اس سے ذرور طیار
کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنی سرکہ کے جسمین ذراریح کو لگایا ہو اور بعض نسخون سے ذراریح کو حذف کر دیا ہی اور داخل نہین
کرتے اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بعضے اگر اسکو جلاکر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آلسین
مخلوط کرکے استعمال کرین ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہی۔ جب گوشت جید اور اچھا
نمودار ہوجاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو جید گی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہوگئی ہو
واجب ہو کہ اسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہوجائین اور بطور مدہ کے رطوبت برآمد ہونے لگے اب شاید کہ
علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا جراحات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت زخمون پر زیادہ ہوتا ہی اسکا علاج محتاج ادویہ
جالیہ مجففہ کا ہوتا ہی۔ جسقدر ان دواؤن مین لذع کم ہوگا اسی قدر خوب ہی۔ واجب ہی کہ اس گوشت کے کم کرنے مین طبیعت

بدنی سے معاونت طلب نہ کی جاے جسقدر نئے گوشت کے پیدا کرنے مین طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہو اسیلیے کہ بنا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہو اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہو فقط دواے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہو خواہ بدون معونت دوا کے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہو اسیواسطے واجب ہو کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتے ہین جب تک پورانے نہوں اور تازہ رہین جب ہی تک اُنکا اثر باقی رہتا ہو اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ انکی حفاظت بذریعہ تقریص اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاے - اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہو اور مین اس راے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اسکی طیار کرنی حفظ قوت کے واسطے کافی اور وافی ہو - اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب و زنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہو یہ تجویز اولی ہو کہ اسکی وجہسے دوا کی قوت معطل ہو جاتی ہو اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہو - جو دوا زیادہ غلیظ ہو اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہو اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہو وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید ہو اور فائدہ کچھ بنظر قوت اُس دوا کے نہین ہو بلکہ اسیلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہو مگر دواے غلیظ چونکہ ہوا اور اختلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہو اور اس مین تغیر کم پیدا ہوتا ہو اسوجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہو یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خارپشت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہو کہ باقی کم رہتی ہو اور گوشت کو مقدار مناسب سے گھٹتی زیادہ ہو - منجملہ ادویہ معدودہ کے زہرۃ الحجر جو مسمی بہ اسیا ہو اور اس سے زیادہ قوی سنگ پھٹکری اور غزالذہب اور قلقطار اور مزاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہو جاتی ہین اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہو اور زہر نحاس بھی اس عمل مین قوی ہو لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہو خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سبھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہو اور زنگار کا بھی حال ایسا ہو اکثر اوقات آب دریاے شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہو اور جس پانی مین لڑھوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسیقدر مفید ہو - کبھی کبھی اور آب آب نارسیدہ کو سات گونا پانی ملاکر دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اسکو ہلا دیتے ہین تا انیکہ غلیظ ہو جاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت انھین امراض کو استعمال کرتے ہین اسطرح سے قرص نیطلونس اور مرہم سبز عجیب النفع ہو اور سبز مرہم جسمین ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسقرلیطاطی ہو وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع اور گزند کے مٹا دیتا ہو اور دواے یارون اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہو اور دواے وقاق کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہو جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دُھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو - اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون پیر دینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین تدبیر اُن قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین - جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اُنکا علاج یہ ہو کہ جسقدر گوشت برا ہو اور جسقدر ہڈی بڑھی متصل ان قروح کے ہو پہلے اُسے دور کرین اسکے بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسے اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکلنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت ورق سرد اور سویق بزرالبنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دو کے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکور کرین

بعد قروح اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہی اُسکے دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہی کہ جن مین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اُن مین زیادہ ہو اور اُنکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کی واسطے انکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا مین قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے مین مستقل ہو گی جو بہ نسبت اِن کے کم ہو۔ ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اُنکی مثال ایسی ہی جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہی اور میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ لوہے کا زنگ اُس سے بہتر ہی اسی طرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کرکے اندر پہونچائین اور اُسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ توبیخ اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اُسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور حجر فلفل کو استعمال کرو۔ جو ادویہ خفیف اور سبک ہین انکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم تربا اور یہ یعنے پھپھڑا اور رلین رخو یعنے چکنی مٹی جو مٹس بھی اور بودی ہو اور پوست تر بوزہ گدھے کی چربی بہت عمدہ ہی خصوصاً جب اُس مین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انھین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین۔ مارنے سے جو نشان پڑجاتا ہی اسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہی اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہی اور بہت جلد اُس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہی۔ بعد ان ادویہ کے اب اور دوائین جو باب زینت مین مذکور ہونگی انھین بھی دیکھنا چاہیے چوتھا مقالہ پٹھے کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیون کا تفرق اتصال جو درست نہین ہو سکتا ہی **فصل بیان ہین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھین اجسام کے** پٹھ مین چونکہ حس زیادہ ہی اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہی لہذا اسکے جراحات سے دردہاے شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور اُس سے پہلے کوئی الم صعب و تکلیف زاید محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہی کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کے عارض ہو۔ اسان تر احوال اور اعراض جو پٹھ کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنے بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اِس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال دتار اعضل کا ہی خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جس وقت پٹھ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہو گا اور اگر اِس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسے عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہی اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہی اور برودت نے اسے متعفن کیا ہی اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہی اور اُس مین پختہ ہو جاتی ہی اس جہت سے آب سرد پٹھ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہی کہ تشنج پیدا کرتا ہی اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہی کہ عفونت پیدا کرتا ہی اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھ کے ہی لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہی خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہی یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جن مین روغن کی شرکت ہوتی ہی کر لیتی ہین اور ادویہ مخشکہ یعنے جسکے استعمال سے بدن مین کاٹنے سے چبھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح بجراحت

عصب کے بدن مین بطور ورم کا دیر مین ہوتا ہی اور اسیطرح اُس ورم کا نضیج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی قروح عصب کے التحام اور نضیج دیر مین قبول کرتے ہین جو زخم پٹھہ مین لگیے یا بطور رخنہ کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح ہوتا ہی کہ پھر کھل جاے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہین جاتا اور یہ سب زخم یا طول عصب مین واقع ہون یا عرض مین جو زخم پٹھہ کے طول مین واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہی بہ نسبت اُسکے جو عرض مین لگے اسلیے کہ زخم عرضی کی اذیت لیف صحیح مین پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہی اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی اور دماغ مین پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہی بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنے جو ریزہ ریزہ ہوگیا ہی اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہی اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہی اور جتنے ردی ہوتے ہین خواہ انکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہین جھلی کے زخم بہت خفیف ہین بہ نسبت اوتار کے زخم کے پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہی یعنے نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہی اور باب تشریح مین جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اُنسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہی اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہی اور اس مین طولا مسالک لیف کے دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے زخم مین چندان ضرر نہین ہی اور وتر غشائی مین مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہین اور وتر غشائی سختی مین زیادہ ہی اور جھلی اسقدر سخت نہین جھلی کو تحمل جاطب اور ٹانکے لگانے کا ہی لہذا اُسکی جراحت اور بھی آسان ہی خواہ پھٹ جانا اُن طبقات کو پہونچے سوا ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہین اُس مین چندان قباحت نہین ہی اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اُس جراحت کو ہو سکتا ہی جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شق یعنے طولی تفرق اتصال کے اُس مین زیادہ خوف نہین ہی اور اسی طرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض مین واقع ہو اُسکی بہ نسبت بھی تبر مین خوف کم ہی اگرچہ عضو مجروح بوجہ تبر کے از کار رفتہ ہو جاتا ہی مگر اور اعراض مہلک پیدا نہین ہوتے

قانون علاج تفرق اتصال عصب کا دوا پٹون کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت مین اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اُسمین جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز مین حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہی وہ شی قوت جذب سے خالی نہوگی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج مین یہ حذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ مین ہان اگر قبض ہمراہ جلانے کے پایا جاے جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ مین ہی اُسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے ایسے سرکہ مین جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچھ بُرا نہین ہی اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اُسکی تلطیف خاص سے کسی دواے کثیف حرارت کا مہنہ کا اظہار مترقب ہو جاتا ہی اگر کبھی دواے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب مین ہوتی ہی اُسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہی مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اُسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھاے بہ نظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بقدر قوت کے اگر عصبہ مجروح کھل گیا ہو اُسے احتمال اوپر برداشت ایسی دوا کے نہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اُس سے زیادہ پہونچیگا اور اسی طرح جو دوا وینک لگی رہتی ہی وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہین اور بارد بالفعل ہوتے ہین اُنکا ضرر بھی عصب کو زیادہ پہونچتا ہی جب زخمی کے پٹھہ مین کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جاے اُسکے التحام التیام مین جلدی مناسب نہین ہی مگر ابتداے تسکین وجع مین البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑون سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہاے گرم سے یا زیت الفاق سے تکمید کرین کیونکہ اسمین کسیقدر قبض بھی ہی اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اسکی سخونت آبگرم کی سخونت سے زیادہ ہی اسلیے کہ آب گرم قسم بارد مین داخل ہی اسیطرح

کرسنہ یعنے سرا اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین ہی قبل از انکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہئین اور کبھی بوجہ استعمال دوا سے خفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز اعصاب فضول کی طرف سے بوجہ ہونے فصد ورکرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جاے اسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اُس مین کسی قدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز با فراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہے یہ دونون پٹھ کو مضر ہین۔ اگر زخم پٹھ کا قریب بصحت ہوتا ہے اور کسیطرح برودت کی مضرت اسے پہونچتی ہے پس اس مین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اسوقت فی الفور محتاج اسکی ہوتا ہے کہ تدارک اِس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورۂ بالا کرین اور بذریعہ ادہان گرم تطلیل کرین۔ پھر یہ پٹھ کھل گیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اُسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اُسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی پٹی سے اسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جائین اور بندش کے وقت کسی قدر صحیح موضع جو قریب موضع مجروح کے ہے اسے بھی بقدر ضرورت شامل کرین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اس مین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے مین درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب امر عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اُسوقت اُسے کاٹ ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اُسکا محفوظ رکھنا بہ ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پہل جوڑنا اور درست کر دینا اچھا نہین ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جاے۔ اگر زخم مین تنگی ہو اور مُنہ اسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اُس مین اجتماع صدید کا ہو کر ایک مقدار زائد یکجا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اُس مین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب جذب مواد بطرف زخم کے ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے کہ تدبیر التحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اُس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جائے باین نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولدیا کرین گو دوسری جگہ کی پٹی اِسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات و دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات مین خواہ اُسی رات کے دن مین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روز ہی مین پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے خصوصاً اگر اِس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اُسکی چندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین مین اُسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونون کی ضدین اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاے فوراً تبرید سے اُسکی اصلاح کر دینی چاہیے اِسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاے اور بقدر ضرورت باقی رہجاے۔ کبھی قیروطیات فربیونی کا تجربہ ساق الانسان پر لگا کر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سخنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر بہ قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے یا مطلق

گرمی پیدا نہ کیسے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اِسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن مین استعمال کرنا چاہیے اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کرین۔ مگر بہتر یہی ہو کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اُسپر تجربہ کرکے اثر دوا کا ایک تخمینہ حاصل کرلین اسکے بعد مریض پر تجربہ کرین اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے مین زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہیگی۔ باینہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہو اور زخم چوڑا اور وسیع ہو اشیاے حارہ تو یہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل نہو گا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسیطرح جو آب مغسول سے فوراً طیار کیجاے اور دیر مین جو نادھویا نہ گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہو اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہو کہ جو روغن قیروطیات مین عصب کے خواہ لطوخات مین مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ اُسمین نہ ہوا ہو اور علک یعنے گوند وغیرہ سپندہ اشیا کا اُسمین استعمال کیا جاسے وہ بھی مغسول ہون اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کرین اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھے کے علاج مین اگر کسیقدر قبض ہو اُسکا مضائقہ نہین ہو بشرطیکہ اسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اُسے پٹھے کو بچانا واجب ہو جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اُس پٹھے مین بہت کم ہو جہان پر اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اُس عصب کے جسپر بلا واسطہ یہ اشیا پہونچ جائین اور گرد پیش کی چیزون کے ذریعہ کو پھر ان مضرات کے پہونچنے مین دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے پٹھے پر بدن پہونچا سے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہون بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص تاقنطا اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ منفیج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیئین جاڑون مین تو ہمراہ زیت الطیقہ کے اور گرمیون مین روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار مین بہ نسبت کھلے پٹھون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے کسی قسم کی جراحت کیون نہو تدبیر صائب یہی ہو کہ پہلے دوا لگائین اور اُسکے اوپر نرم سرِ ریش زیت مین ڈبو کر ٹھہرا دین جسطرح سے کھلا ہوا پٹھا لائق بچاؤ یہی ہو کہ دوا مین نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اُسپر نہ پہونچے۔ اسی طرح رباطات جو ہڈیون کے درمیان اُگتے ہین لائق یہ حال اُنکے یہی ہو کہ اُنپر دواے قوی کا تحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہین اُنکا حال بین بین ہو اسی طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہو جو عصب مین پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیون نہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہو اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہو اور اُسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہین بجز تسکین درد کہ اُسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہو پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہین ہو بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُسی کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہو خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالین اور منفیج سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہین ہو ہان اگر ترطیب کے ضرر سے اطمینان ہوجاے اُسوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے اوپر پہلے منفیج لگا کر پھر زیت کا استعمال کرین جالینوس نے حکایت کی ہو کہ ایک شخص کو صدمہ رض و کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک ہاتھ کے گزند پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخمونکا التیام اور پورا تا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اُسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کے اس مرہم سے درست کرچکا تھا پس اس مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم مین ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے ادویہ مرطبہ جیسے آٹا گندم اور پانی اور زیت

وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوا سے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد رکہنے کے ہو۔ اگر بوجہ قروح کے تشنج
عارض ہو بشرطیکہ جلد مین شگاف ہو گیا ہو اُسنے زیادہ کہول دینا چاہیے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہون کہ ان تجفیف پیدا کرین اور
لطافت زیادہ رکہتے ہون انھین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور
چبہنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اُس مین نخس بہی پیدا ہوا اور ورم نہ ہوا ہو اسیوقت عمدہ علاج یہی ہو کہ موضعی علاج کرین اور حرارت اور تجفیف
مین قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اُس زخم کے جو بطور شق اور پہٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف بآسانی پیوست ہوتی ہو
واجب ہو کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پہ لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پہر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے
تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہو خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اُسوقت فصد رگ کی باخوف اور بدون توقف ضرر کے ہوتی
ہو اگر چہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہو کہ بستر خواب اُسکا شیر کی کہال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہون انکی رعایت ندہین
وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسی طرح سر و گردن اور زیر بغل کی بہی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دہڑ مین ہو۔ اسی طرح پیڑو
اور کش ران کی تدہین واجب ہو خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دہڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہوا و دیہ جراح عصب اور
قروح عصب کے علک البطم نہایت اچہی دوا ہو بچّون کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہو اور بشدت
رطوبت مزاج کے اُن مین موجود ہو ایسے لوگون کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہو کہ اُس مین تہوڑا سا زیت اسقدر ملا مین جو اُسے
نرم کر دے اور کسیقدر چسپیدگی اجزاے دوا مین پیدا کر دے اگر خشک زیادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بہی بکار آمد ہو لیکن جس
شخص کا مزاج سباب ہو اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہو اسکے علاج مین تہوڑی سی فربیون بہی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہو خواہ تل
فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تہوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر لائق سختی بدن کے ہو اور قوی دوا جو
تازہ ہو اسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر بارہ جز قیروطی ہو ایک جز یہ دوا سے قوی اور تازہ اس
قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہو خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہو اور زیادہ سے
زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہو خواہ اور مراہم وغیرہ جنمین دواے مذکور کی آمیزش کرین کبہی ایسی قیروطی یا مرہم مین
سواے فربیون کے اور شیر دار ادویہ سمیہ نباتیہ بہی شریک کرتے ہین اسکا فائدہ بہی زیادہ ہوتا ہو اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر
بہی مفید ہوتی ہو۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اشکالف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور
زہرہ حجرۃ اسوس اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کے جذب کر لائے اور اسی طرح زراج اور خاکستر جس سے تا نبا جدا کرتے ہین
اور اسرنج اور رصاص ذہب اور کبہی ابتداے جراحت مین سواے خمیر کے اور کچہ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہو اور
اندر سے بہت اچہی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لاتا ہو۔ اور اکثر شہد مکہی کے چہتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال
کرتے ہین اور مفید ہوتا ہو۔ خواہ شیلم یعنے پنیج جو گیہون مین بر آمد ہوتا ہو اسیکا استعمال بکار آمد ہوتا ہو اسطرح کہ رکہکے پانی مین پیسکہ
ضماد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہو کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اُسکے بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ محلج
الیہا سے قوی کرکے خواہ اسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبہی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسخین کے
چونا بہی ملا دیتے ہین لیکن واجب ہو کہ چونا دہویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہو کہ آب دریا سے اسکو دہویا ہو اور خوب گرم اور تیز دہوپ مین

دھو کر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئین گے اسی قدر نفع اسکا بڑھتا جائے گا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہی جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ وہ مرکب موم اور اسفیداج اور فربیون اور زفت یعنے رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہی مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہی کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہو جاتا ہی اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہی۔ اگر زخم بطور چھپنے اور گڑنے کے پیدا ہوا ہی اور اس مین ورم یا عفونت نہین ہی اسوقت مرہم افربیون اور بنجال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہی اسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بنجال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار رہی اور باینہمہ زخم گڑنے اور چھپنے کا مُنھ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا مُنھ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز ہونے پائے اور اگر مُنھ تنگ ہو بڑھا دیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ایسے زخم کی دواؤں مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہی بہ نسبت اس زخم کے جو برطوبت پھٹ جانے کے پیدا ہوا ہی اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اسوقت سکنجبین اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہو اسیوقت آرد جو کا استعمال لازم ہی اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کہ انکو یکجا کر کے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی اب خاکستر مین پختہ کر کے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکنجبین ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سکنجبین کا اسپونج کرنا چاہیے اور دواکو اسی مین بھگو کر گرم کر کے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین بیان ان ورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین۔ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہی اور اگر ان مین ورم پیدا ہو اسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہی لیکن اب ہمکو منظور ہی کہ بہ شرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجالس مین لکھا ہی اسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہی کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضاے عصب مین ورم فلغمونی پیدا ہوا ور اُس مین التہاب زیادہ ہو مناسب ہی کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جن مین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون اور وہ احجار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنے کتاب قاطاجالس کے دوسرے مقالہ مین اُنھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہی قلقدیس اکیدرہم اور ربع درہم زاج پونے درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور ڈھائی درہم قشار کندر ڈیڑھ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین پیسکر سرکہ مین دس دن تک بھگوئین اور گھلانے والی چیزون کو گھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر ہلائین اور خوب ہلا کر جب سب اجزا یکذات ہو جائین اتار لین۔ عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دواے مذکور اُسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کر کے گرما گرم رکھین بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہ ہو اسلیے کہ پٹھے کے حق مین خصوصًا جو پٹھا مجروح او علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہی پھر اگر کسی حال مین ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اس مین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ لیپ کو پکا کر استعمال کرین اور آٹا اُسمین مٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین پٹھے کا کوفتہ ہونا اور پہنچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہو اور ورم بھی پیدا نہوا اسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دواسے جو شگافتہ کرتی ہی اُسکا علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اُسکا بھی علاج

کرو اسی طرح واجب ہے کہ تنطیل کریں اس عضو پہ روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے ہیں اور جس روغن سے نطول کریں چاہیے
کہ اس میں قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے
اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پہ رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع
ہے اکثر بلبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اسلیے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ
شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائیں اور میلا صوف اسی دوا میں
ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اس پہ رکھیں اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل میں پہونچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر
ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جن میں قوت تحلیل اور نضج دونوں کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی
اس میں ضرور رہے کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کو خیال کرنا ضرور ہے
ان دونوں میں جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو کشادہ پیشانی استعمال ادویہ
قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم میں طول ہوا ہو دوائے قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں
زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائیں کہ اس میں قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر
صحرائی سے بنتی ہے۔ اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جس میں قوت تجفیف اور جمع اجزاے متفرقہ کے
اور استوار کرنا اور ملانا اجزاے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو
اور زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائیں انکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی
دوا یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اس میں زیادہ داخل کرنا چاہیے
اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت
ہے بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائے گا فقط پٹھہ کا علاج ایسے قسم کا کرو جو اسکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے
اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اس قیروطی سے کرتے ہیں جس میں نمک کی شرکت ہو
اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید بھی ہو واجب
ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کریں اور اگر گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وثی میں پانیکا کسی قدر لگاؤ نہونے دیں
گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کریں جن میں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہوں اور جسکے مزاج میں سخونت
ہے یا وہ دوائیں گرم اور خوشبو جنھیں گرم مصالحہ کہتے ہیں کہ انکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک میں ایک
قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس نوک کو نکال ڈالیں جیسے بادرد کو نکال
ڈالتے ہیں عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ مرض اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر دور
سے وہ ائین سن سا معلوم ہوگا۔ علاج صلابت عصب کا قریب ہے علاج اورام سخت کے اور وشنبات کی ہم نے جدول ادویہ
مفردہ میں اور قرابادین میں خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی بہ تفصیل بیان کی ہیں اور اس مقام پہ جسقدر دوائیں ہم ذکر
کرتے ہیں وہ سب مجرب اور خفیف المونت ہیں جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی میں بھگو کر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گوندھ کر استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیس کر ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہی اسی طرح بیخ سوسن کو دوشاب انگور مین معجون کر کے اور اسی طرح اشق اور بخورہ اور فربیون اس سب کو دردی زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم ہمراہ منفنج کے ضماد کرین ایضاً داخلیون اور اسکے نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہی ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب اخلاط حادہ ہوتے ہین جو ہڈیون مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے فرق یہ ہی کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہی اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہوجاتا ہی اور اسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑجاتی ہی بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہی بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہی علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہی اسکے اوپر کی ہڈی مین ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہی اور مسترخی ہوجاتی ہی اور بدبو آنے لگتی ہی اور صدید پیدا ہوجاتی ہی اور نفوذ اس مین باآسانی ہونے لگتا ہی اور اکثر اسکی سیدسش بھی اسکے فساد پر دلالت کرتی ہی اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈال کر اسکے گرد پھیرین دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہی جو چکنی ہو کہ اس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسی قدر چمٹ جاتی ہی اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہی کہ دانہ سا پڑگیا ہی اور متعفن ہوگیا ہی اور کبھی بالکل بوذی اور نرم ہوجاتی ہی خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی ہنو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ بیشتر افراطریق سے اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہی اس طرح پر کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ جھلی اسپر سے الگ ہوگئی ہی اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہی خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہی اسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہی اور اسکو کھول دین اسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہی اور فساد عضو اور موت اسکی پہلے سے ہوجاتی ہی بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہی علاج ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہی کہ اسے کھجلائین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہوچکی ہی اسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین ناصور پڑگیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اسکا خواہ خراشنا اور داغ دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست ہوکر گرپڑے ضرور ہی اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی جاتی ہی جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیون کی یہی تدبیر ہی اور وہ دوا یہ ہی زراوند ایرسا مر صبر ریشہ برگ حا و شیر فنیک سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کرین عجیب النفع ہی کہ پوست ہڈیون کا گرا دیتی ہی اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہی۔ اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہی اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سواے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل ہنوسکے اسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہانتک کاٹنا درکار ہی اور اسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تاآنکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہوئی ہی وہان پہونچے بس وہی حد انتہاے فساد کی ہی اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی سر یا ان خواہ راس عدک کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اسکے علاج سے مستعفی اور دست کش ہونا بہتر ہی اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہوسکتی ہی اور اگر ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد منظر اس امر کا ہو کہ تابع اس گوشت کے فساد کی ہی جہان یہ ہڈی واقع ہی اس گوشت کا

جدا کر دینا ایسی ہی اُسکا علاج ہے۔ واجب ہے کہ تدبیر عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اُنھین طاقون سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسی طرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اُسکی تدبیر بھی برابر کرنی چاہیے صفت تقشیر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اُٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈوبڑا لپیا دھکر اوپر کی طرف اُسنے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچین نیچے کی طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اُس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین۔ اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہے جیسے صفاق امتلاء خواہ نخاع اُسوقت آری کے ایک پٹی وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان آرہ کا گزند اس عضو شریف تک کسی طرح نہ پہونچے۔ اور اگر گوشت اپنے پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اُسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اُسپر گوشت نیا نہین اُگتا ہے۔ اور اگر اجزاے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اُنکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہوگئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جاے اُسکا علاج نہین ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور پوست جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اُنکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کر دے اور بندیہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہے اور جب طبیعت اُسکو خود بخود بہ طرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچادے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسی قدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت گوشت کسی قدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجاے کہ اُسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بہ خود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین سکے خطرہ تشنج کا رہیگا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندلیشہ رہیگا اور اگر خود بھی بھنسکر نکل آئیگی اُسمین چندان مضرت نہین ہے۔ ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اُسکا استعمال بہ عجلت ممنوع ہے اگر اُسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریا کا میل اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سکو پگھلا کے ایک جزو فربیون اور ایک جز شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کرین ایضاً اشق اور مقل کے دو قیلتان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کرین اور اسی جگہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہے کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا ہے اُسے ہم آیندہ سطرمین لکھین گے اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہے اُسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کو مفید ہے مغاث یعنے مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطی سپیدا قاقیا ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی بیس درہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنے جھاؤ کی ٹنی اور برگ سرو برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اور سب کو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور صندل اور لعبل شرجبن اور مر

اور باقلیون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور توقل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور عدس مین زیادہ کرین
اور اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سرد کا اضافہ کرین ۔ اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہی ۔ مونگ بیس درہم مغاث چلنار
اقاقیا اخمین کا ضماد کرین کہ زیادہ قوی ہو بنجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سک زعفران اور طین ارمنی ہی الضماد وثی اور
رض فرو لوزن کے واسطے جید ہی اور ذہن یعنی سستی کو بھی مفید ہی اور کسر اور وثی کو نافع ہی اور خلع یعنے ہڈی اتر جانے کو مفید ہی مغاث ماش
اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اس مین تین مقالہ ہین مقالہ پہلا
خلع کا بیان بیان عام خلع کا خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے ان چیزون سے
جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اس ہڈی کا پورا ہو یعنی کسی قدر اپنے اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی ہے
اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بذریعہ
جس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانے کے
ہین اور اگر فقط ایذا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اُسکا نام ذہن اور وہ
قسم مین وثی کے داخل نہین ہی ۔ کبھی مفصل مین ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ طول اُسکا زیادہ ہو جاتا ہی اور ابھی تک
انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہی لیکن اُسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہی اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہی بعض آدمی براہ
خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اُنکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑون
کی بخوبی اُنکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے عقد اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کے
بنا ہی وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجایش اُنکو جانے کی ملتی ہی اسی طرح رباط وغیرہ کی بندش اُنکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی
مین ضعف اور نا استوار ہوتی ہی اور باریک اور رطب قابل تمدد و کشش کے ہوتی ہی انھین مقامات کی طرف رطوبات از جہ طریقہ گرا
کرتے ہین اور لوگین گرہون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہوتے اور گرفت کا ہی وہان
پہ بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوترجانے مفاصل کے ہین اُنکے
جوڑون مین نہین ہوتے ہین اسی وجہ سے اکثر اُنکے جوڑ اوتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنے اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہی ایک تو
ابھی بیان ہو چکا کہ اُنکا انخلاع اور اُتر جانا آسان ہوتا ہی دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہی کہ اُنکا اوترنا بہت دشوار
ہوتا ہی اور تیسری قسم درمیانی ہی ۔ جو مفاصل باسانی اتر جاتے ہین اُنکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اُسکے رباط چونکہ نرم
پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسی وجہ سے زانو کا مفصل باسانی اُتر جاتا ہی
اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ باسانی اوتر جاتا ہی پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہی
اسلیے کہ باسانی اپنی جگہ پر آ جانا مثل باسانی اُتر جانے کے ہی یعنے جو شی ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول کرے گی اور
جسقدر دشواری ایذا دہی ہو گی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین
ہوتی ہی مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہی اور جو لوگ فربہ اور طیار مین اُنکے مونڈھے کا جوڑ ایسا
نرم اور نازک نہین ہوتا ہی جو مفاصل دشواری سے اُترتے ہین اُنکی مثال ایسی ہی جیسے انگلیون کے جوڑ کہ یہ اُترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جانے مین اوترنے کے بعد اور اسی طرح مفصل مرفق کا حال ہی اور یہی وجہ ہی کہ بعد اوترنے کے پھر انکا اصلی حالت پر واپس لانا
نہایت دشوار ہوتا ہی جو مفاصل انخلاع اور اوجر جانے مین متوسط ہین انکی مثال ایسی ہی جیسے مفصل ورک۔ کبھی جو مفصل آسانی سے
نہین اوترتا ہی کسی امر خارج کیوجہ سے اسمین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ باسانی اتر جاتا ہی اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہی جیسے مسح
حق الورک یعنے ڈھکنے ورک کی رطوبت زائدہ سے بھر جاتی ہی اور اسی وجہ سے انکا اتر جانا آسان ہوجاتا ہی اور پھر چڑھانا بھی اسکا آسان
ہوتا ہی۔ اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہی کہ ہر وقت اسکا ورک اترتا اور چڑھتا رہتا ہی اور تھوڑی سی حرکت خواہ
دوڑنے سے یہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہی اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہی کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل
ہوجاتی ہی بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہی جس مین کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اسکے سرے منقطع ہوجائین اور ایسے
خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہی اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہی اسکے بعد راس عضد مین اور
دونون پاؤن کے گٹون مین کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی لنسبت زیادہ برا ہی کہ اترنے کے بعد پھر اصلیت پر عود
نہ کرے اور شکستگا جبر ہوسکے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوتر جائے اس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑجاتا ہی اور وہ
گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہی خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر
آتی ہی اور اس سبب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہی اور قیاس اور مقائسہ درست اس طرح پر ہوتا ہی
کہ جو مفصل اسکے مقابل ہی اسے اور اس اترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی
جوڑ کی حرکت موقوف ہوجائے اور حرکت نہ کرسکے اسوقت ضرور یقین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہی جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسے
ہمیشہ کرتا ہو اسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور
اوترجانے کا مرض نہین علامات میل یعنی جھک جانے کے علامات وہ یہ ہی کہ تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب
مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندر وار مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو
زائل سے صادر ہوسکین مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے اسکی علامت یہ ہی کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اسی
مقام طبعی کی طرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دیا دے زور کو برطرف کرین اسی طرح نادرست ہوجائے
اور جو شکل بالغرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجائے کبھی اس مین انگلی سماجاتی ہی جہان گوشت
زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہی علاج میل اور خلع کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی
ہوتا ہی مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے۔ اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہی اسوقت خیال کرو کہ خلع اتنا خفیف ہی کہ تھوڑے
سے دبانے سے اترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہی اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے
نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہی اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی درستی پہلے سے
کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہی کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم
کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین ان مین یہ مرض لاحق
ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہی خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضائے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہی اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون - انحصار تدبیر ایسے وقت اِسی مین ہی کہ تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اُس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور یہ دشواری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہی پھر اصلاح خلع نکے اولاً درپئے ہونگے اور اگر ہم تدبیر کرینگے تو بتھین البطال رطب کا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر بآسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھی عارض ہون اور تشنج ایک ہی جہت مین ہوا ور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین

عالم صناعت نے حکایت کی ہی کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اُسکے نیچے سے جنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جری اور بیباک زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کے گوشت اور جلد وغیرہ اُسی طرح ہموار رکھکر اور ملا کر بندش کردے اسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اُسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑانندھ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اُسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہو گئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جسپر اس قسم کا صدمہ پہونچے اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا - اسی طرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اُسکے بعد درستی خلع کی کرین -

اگر خلع مفرد اور شارع یعنے کھلا ہوا ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ جس طرف اوتر گیا ہی اور جدھر سے زائل ہوا ہی اُسکے برعکس دوسری جانب کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازان اُس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہی پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اکثر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہی اُسکو بھی دلالت ہوتی ہی اور جب چڑھ جائے پھر بندش رباطات کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہی خواہ ورم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہی اور احتیاج منع ورم عنیف اور درشتی کی زیادہ ہی اسلیے کہ درستی اتری ہوئی جنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہین ہی خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہی اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہی اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہی بلکہ جو کپڑا اُسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہی کہ قیروطی سرد سے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو - علاوہ یہ ہی کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہی کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہی مگر چند اعضا مین کہ انھین مستثنی کرتا ہی - میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہی لیکنے اُسمین بھی تاخیر اسقدر درکار ہی اُسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے - جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب اوسے چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اُتر جائے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہی ضرور ہی کہ داغ لگانے کی تدبیر کرین - اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسی قدر صلابت اور سختی باقی رہجائے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہی - اور بہتر یہی ہی کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور عورات کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے - غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہی اور یہ وہی دوا ہی جو مفصل کو قوی کرتی ہی اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرتا واجب ہی اسی صورت پر بوجہ تقویت کے کردیتی ہی علاج طول مفصل کا واجب ہی کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے سترخی

ہو کر طولانی ہوگئی ہو اسی طرف پھیر لیجائیں اور ایسی دواؤن سے ضماد کرین جن مین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کرین کہ اُن مین کسی قدر جند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو ایضاً جوز السرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسی طرح وہ سب ادویہ جو ضماد عنق مین پڑتی ہین بعد اُسکے بندش ایسی کرین جیسے سر کی بندش ہوتی ہو جبڑہ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رفبہ سے اُتر جاتا ہو اُسوقت منھ کھلا ہوا رہجاتا ہو اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہو اور اکثر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہو پوری واقع نہین ہوتی ہو لیکن اوتر جاتے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہو بخلاف اس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہو اور نیچے کا جبڑہ اُتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہو پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اُن عضلات کے ہو جو پیچھے سے جبڑے مین آتے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہو اُسوقت اُسکی شکل اور ہیئت اُسپر دلالت کرتی ہو یا جھکا جبڑے کا آگے کی طرف تر چھا ہوتا ہو علاج سب قسم کا ایک ہو یعنے اُسے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہو کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کرتا ہو اگر بآسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجاے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹالتے جائین اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائین گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہو کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہو اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہو اور محض مفضول صفراوی دستون مین وقوع ہوتے ہین اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہو اسی واسطے علاج مین مبادرت واجب ہو اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اُسکے منھ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہو جب بھی اُن مین تعرض بشدت باقی رہتا ہو بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دے چاہیے کہ اُسکے منھ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعۃً اُسکے منھ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہوگیا ہو اور اوتر گیا ہو اُسی مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہو لہذا اُسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اُسے اونچا کرے کہ جب بٹھلانے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جاے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنی چار دانت جسمین چار چار جوڑ نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہوجائین اور منھ بھی سیدھا ہو کر بند ہوجاے اُسکے بعد پٹی سے بندش کر دین اور قیروطی موم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہوجائیگا اگر بسبب اتفاق جلد اُسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہوجاے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہوجاے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جاے اور استوار ہوجاے اور اُسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اُسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہوجاے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے

جنبر گردن کے اوتر جانے بیان اسی حکیم نے کہا ہو کہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوسکتا ہو ۱۴

اسلیے کہ سینہ سے متصل ہی اور اُس سے جدا نہین ہی اور یہی وجہ ہو کہ اِسطرف اُسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہی اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کھم پہونچے اور نادرست ہوجاے اُسکی درستی ہوسکتی ہی اور وہی علاج اُسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانیکے کیا جاتا ہی ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہی اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہی وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہی اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہین اُسکو اُتر جانے سے منع کرتا ہی اور راس کتف بھی اُسے اوترنے سے منع کرتا ہی۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہی اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اِسی واسطے ہی تاکہ سینہ مین تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہوجاے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ نہ پیدا کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسی طرح سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کردینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہوجاتی ہی خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اُسکے واسطے لائق ہی اُسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہی اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہی جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہی وہ ایک ہڈی غضروفی ہی کہ دُبلے بدن مین موٹی ہوتی ہی اور جب وہ ہٹ جاتی ہی نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہی کہ سر لبلند کا جدا ہوگیا اور اپنی جگہ سے الگ ہوگیا اسلیے کہ سر اشانہ کا اُسوقت بہت باریک نظر آتا ہی اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہی وہان گہراو سا نظر آتا ہی مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہی کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہی اور اسی طرح منکب کا بھی حال ہی **منکب کے اوتر جانے کا بیان** کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہی اور شانہ کے اوترنے مین البتہ کسی قدر شک ہی اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہی کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور مفاصل ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہی اور رباط اُسکے غیر موثق ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم فقط بغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہی اور اس عضد کا اوترجانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہی فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہی اور اِسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہی اسلیے کہ اوپر کی طرف اُسمین انخلاع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اُسے مانع ہوتی ہی اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اودھر کتف شانہ سے روکتا ہی اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہی اُسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہی ہان یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہی اور تھوڑا سا زوال اُسکو عارض ہوتا ہی اور جانب اسفل مین خروج کثیر خصوصًا جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگون کے عضد مین خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہی اور اپنی جگہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہوجاتا ہی اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنے جو ولادت دشواری سے ہوتی ہی جیسے کہ معلوم ہی خواہ بروقت چاک کرنے جنین کے اور جھٹ پٹ درست نکیا جاے پھر بعد اِس صدمہ کے نشو و نما اِس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہی اگرچہ اصلاح بھی اسکی کردین اور کبھی بعض لوگون مین قبول اصلاح بھی نہین کرتا ہی بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہی اور عضد اور ساعد دونون باریک ہجاتے ہین اور اکثر لوگون کے بدن مین قبول اصلاح کرلیتا ہی اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہی لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنے نیولہ کے ہوتا ہی ران کی یہ کیفیت ہی کہ سب طرح کے بدن مین خالی از نقصان ہوتی ہی اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے نکس پیدا ہوا اُسکے بعد درست کیا جاے بھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون لوٹ جانے کے ہوسکیگا علامت
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہی کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہی اور تجویف بھر جاتی ہی اور ایک گہراؤ سا
ہوتا ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہین ہی بلکہ بسبب ہیل جانے اور پلٹ جانے اُس کتف کے
بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہی بشرطیکہ اِس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض
نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو ہڈی اُسکے سرے پر ہی اُسے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب بذریعہ علاج کے
اس صدمہ مین سکون پیدا ہوتا ہی پس گمان کیا جاتا ہی کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اوتر گیا ہی اُسکا سرا بطور گرہ
کے بلند ہو جاتا ہی بخلاف ربلا کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہین ہوتا ہی اور اُسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہی جیسے کہ صحیح اور
درست ہاتھ مین الصاق پیدا ہوتا ہی اور نہ اُسکے قریب ہوتا ہی بدون گردن کے سہارے اور بدون درج شدید کے اور اگر
ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کی طرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہین ہوتی اور اسی طرح اور قسم کی
حرکات بھی ہم اُسکے واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وثی یعنے بیکار ہونے اور ورم
کے یا بوجہ کھلانے کے بھی پیدا ہوتے ہین علاج لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اُنکا علاج آسان ہی فقط
ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اس مقام کی گرفت کر کے خواہ اُسکے قریب پکڑ کے
بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال کے لیے
ضرورت ہوتی ہی کہ راس عضد کو بیچ کی اُنگلی سے برابر کر کے اُسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست ہو جاتا ہی
اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اُن مین پیدا ہوتا ہی عمدہ طریقہ اُنکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہی کہ درست کرنے والا اپنا پاؤن
پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرۂ جسپر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہو اٹیہ وغیرہ
قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اُسے اوکھاڑنا چاہتا ہی
کہ شانے پر سے اوکھڑ جاے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر وار جھکالے جہان پر عضو کے کھلنے کی جگہ ہی یہ طریقہ سب طریقون سے اصوب
اور عمدہ ہی۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت علیل کے قدآور ہو اور بالا قد رکھتا ہو اپنا مونڈھا علیل کے بغل کے نیچے رکھکر اُسکو زمین
سے اونچا کرے اور اوٹھالے اسطرح پر کہ اُسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکا لے رہے مگر اُسکا ہاتھ
پیٹ تک کھینچ لیا ہی اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اُٹھانے والے کے بدن کے ہی اُسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اُسکے
بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام
ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اُسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے اور اسی جگہ پر جو آدمی کے مونڈھے
کے نرم اور گول بن جاتی ہی علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اُسی وقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف
سے کھینچتا ہی اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہی اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہی اور جب عضد کا چڑھنا دشوار
ہو خواہ اوترے ہوے زمانہ دراز ہو چکا ہو اُسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہی اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ سے تلیین
بخوبی کر کے ایک ڈنڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہی اور اُسکے سرے پر گول گول

بناتے ہین اِس شکل پر اور آسان یہ ہی کہ یہ گول منہ کپڑون وغیرہ سے بنائین کہ اُس مین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے
اور اُس گول شی کو نیچے بغل کے رکھکر اُس اوترے ٹھیے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیے
کہ ایک آدمی قوی ہرادہ کو پکڑ کے اُسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اُسے اوپر کی طرف کھینچتا ہوا خواہ دو آدمی مجبر یعنے درست کرنے والے
کے زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اُسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اُٹھ کھڑا نہ ہو خواہ
اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنے درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح پر کہ اسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
ہاتھ کو دوہرا کردے خواہ دوسرا کرکے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اُسوقت عضد اپنے جوڑ مین
آجائیگا پھر اُسوقت اُسی گول شی کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اُسے دبایا ہو یعنے راس عضد کی طرف یہ بھی
واجب ہی کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کی طرف نہو ورنہ عضد کے لوٹ جانے کا خوف
ہی پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی سلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہین اور
سلم کی صورت یہ ہی کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم
کر لیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اُسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہین جو قابل کام کے ہو جاے اور آدمی دوسری جانب سے
اس سے لٹکتا ہی اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہی لیکن واجب ہی کہ لٹکنا اور عتبہ یعنے سوراخ
بازوی سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ لوٹ نہ جاے - اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبہ کر دیکے ایک رسی جو
یہی کام دے تجویز کرتے ہین اور اِسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اِس مقام سے اوترکے دوسری جگہ سے علاقہ
نہین رکھتے ہین کہ اِس سے خوف عضد کے لوٹ جانے کا ہی - اور کبھی اور وجوہ سے بھی اِسکی درستی کیجاتی ہی لیکن اِن طریقون مین
تعب اور مشقت زیادہ ہی اُنھین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہی جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہی - جب
عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہی کہ گولا ندکو مونڈھے کے ہمراہ
باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان ایسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جاے اور واجب
ہی کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپیٹی ہوئی ہی خواہ دوسری وار پار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب سخت اور کھچی ہوئی
رکھین اور اُسکی سختی خواہ گرہ اُس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہی بعدازان عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کی طرف
کس دین اور جکڑ بند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھین اور ایک
ہفتہ تک اِس بندش کو نہ کھولین اور غذا ے مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہی - اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے
بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اُسکا بیان اوپر
ہو چکا ہی کہ نا ممکن ہی اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا کبھی وہ چھوٹی
ہڈی جو راس منکب پر ہی اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہی بس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہی جیسے خلع مین اس طرح کی تغیر پیدا ہوتی ہی
علاج اُسکا یہ ہی بمقدار کھینچے ٹوٹے ہوئے کے اُسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کرکے اور اُنگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر
اُسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنے چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہی اسی طرح اُسے بھی

درست کرنا لازم ہی اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اُس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہی اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہین آتی ہی بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہی اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے کہ ترقوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہی مرفق کا اوترجانا یہ جوڑ ایسا ہی کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہی اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہی اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہی اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ یعنے گڑھا جو اسمین ہی وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہی اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہی اور کبھی انخلاع نام پیدا ہوتا ہی مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہی اور جب اوترجاتا ہی اسکے اوترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہی بہت بڑا دہی اوترنا ہی جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہی اور اکثر جو ہوچکا اوترتا ہی وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچتا ہی اور یہ اوترنا بہت ہی بدقوارہ اور بدشکل ہوتا ہی اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہی اور اوپر کا زند کمتر اُسے خلع عارض ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی اوتنا بدنما اور بدقطع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اُسے اتصال کف دست سے زیادہ ہی اور حرکت اُسکی بعید ہی اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ زند اعلی خواہ اسفل اوترجاے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسی طرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا علاج گٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہ بہت جلد عارض ہوتا ہی اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہی اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہی اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہی اور پھر درست بیٹھ نہین سکتا ہی جبتک ورم موجود ہو کبھی اپنی جگہ اصلی پر عود نہین کرتا ہی اگر گٹا تھوڑا سا ہٹ جاے اُسکے درست کرنے کو اوڈ لنے سا زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہی اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اُسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کی طرف ہٹ جاے اُسکی تدبیر اور ہی اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اُسکی دوسری تدبیر ہی جو گٹا آگے کی طرف اوترگیا ہو اُسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہی کہ اُسکے سامنے مونڈھے پر چوٹین لگائین پھر خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب اونچا کرین اور اوپر کو اُٹھائین اور دو ہاتھ سے اُٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنے جگہ مین درست بیٹھ جائیگا۔ اور اگر گٹا پیچھے کی طرف اوترجاے اُسکی تدبیر یہ ہی کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کی طرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر نہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہی اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہی گٹا درست بیٹھ جاتا ہی اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہی لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہی اثر اُسکا اندر تک پہونچ جاتا ہی اور جب گٹا درست اپنی جگہ پر بیٹھ جاے لازم ہی کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اُس ڈورے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے مفصل رسغ کا اوترجانا رسغ مقام باریک جو سمّم پر حیوانات کے ہی خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤن کے جوڑ پر ہی اُسکا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہی مگر بٹھانے کے بعد اُسکا ٹھہرنا دشوار ہی اسلیے کہ اگر ایک عضو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین باسانی آجاتا ہی مگر اُسکا داخل ہونا دوسرے مین خیلے دشوار ہی اور دشواری

کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اعصاب واقع ہیں ان میں بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی ڈرانا ایک ہڈی کا دوسری میں ہوتا ہے اور جگہ تنگ جاتی ہے طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بیٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف میں اس کشش کے کھینچے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک انگلی کو اسی طرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور اور خنصر تک کھینچتا چلا جائے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہوجائے گا بعد اسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **انگلیوں کا اوتر جانا اور اسکے علامات کا بیان** جب کوئی انگلی اوتر جاتی ہے طرف باطن کف کی جھکتی ہے اور اسی جگہ اندر وار ایک بلندی سے پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف یعنے پشت دست کے گڑھا سا پڑجاتا ہے اسی طرح رسغ کی ہڈیوں کا حال بروقت اوتر جانے کے علاج انگلی بعد اوتر جانے کے پھر اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہیں ہے کہ برابر کھینچے رہیں اور بٹھایا کریں بلکہ چاہیے اسکو پکڑے اور سایہ کو اونچا کرکے اسی ہاتھ سے جو اسکی جڑ سے نیچے اسی جگہ پر ہے جہاں سے گرفت کیا ہے اور اوپر کی طرف اسطرح اٹھائیں جیسے انگلیوں کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب کے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہ پر درست بیٹھے گی اور اور جیٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اس آواز سے شناخت اسکی درست بیٹھنے کی کیجائیگی - **انفکاک رسغ کی ہڈیوں کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہے انکی درست کرنے کی تدبیر کریں اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اسکے خلاف جہت میں درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہیں اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دیں اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر ان ہڈیوں کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے لٹکانے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلیں جیسا کہ اسکا فائدہ اوپر کے ابحاث میں بخوبی بیان ہوچکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچائیں **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا** فقری پشت اور گردن کے اگر بالکل اوتر جائیں پھر ہلاکت مریض میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جائیں مگر اپنی جگہ سے زائل اور دور ہوجائیں اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ نخاع میں انکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اولے گردن کا خواہ اسکے متصل کا فقرہ اوتر جائے سانس کی آمد و رفت بند ہوجائیگی اور وہ ذی روح فوراً مرجائیگا اسلیے کہ عصب تنفس میں اسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہیں کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اسکا بھی علاج ممکن نہیں ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو بول و براز بند ہوجائیگا اور اس ضرر سے بھی قتل کریگا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہوجائے اور نخاع میں زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو کر کسی قدر سکون ہوجائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع میں اور بھی اس پٹھہ پر جو اس مقام کے نیچے واقع ہے ضرر پہونچیگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو پٹھہ اسکے نیچے ہے اس میں ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پاؤں میں ضعف عارض ہوگا اور عضل شانہ اور مقعد میں ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی در کرکے پھیرنے میں حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور اتنا ٹھونکنا درکار ہوگا کہ شاید جو ستاسن اور گرفت کے کاٹنے میں فقرہ کہ جب تک یہ فقرہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اس سے پہلے ٹوٹ کر ٹکڑے ہوجائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا

بلکہ ابھی یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور اُن ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جائینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہی اور یہ امر عارض ایسا ہی جسکا بیان شاید تینے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہی اسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رد کرنیکا ویسا ہی ہی جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہی کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہی اُس جگہ کسی قدر بلندی ظاہر ہوتی ہی خواہ تقعیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہی اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہی مگر فقرہ کے اوتر جانے مین خوف ہلاک کا ہی علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاتا ہی اُسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہی اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہی اور اگر پشت کی طرف اوتر جاتا ہی اُسکی تدبیر یہ ہی کہ دونون گھٹنے جما کر اور خوف طاقت اور قوت کو کام مین لا کر درست کرین جسطرح حمامی مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہی اسی طرح اُسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹا کر اُسکے اوپر چڑھاین اور مالش کرین سرموزی سے جسطرح نان پزائے کو زور زور سے گوندھتا ہی اور مشت زنی کرتا ہی اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہی ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اسی قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پانون پھیلا کے منھ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اُسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اُس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جسپر علیل کو لٹایا ہی خواہ اُسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اُسکے لیٹنے کا مقام ہی اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اسی لیکر کہ اُسکا نیچے والا کنارہ کسی ایک ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہی اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہی اُسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونون پانون علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہی اُس مقام پر جہان ران کا اجتماع ہوتا ہی کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھین اور اُن سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے پانون کے ہر دستہ دوسرے کو اسی طرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اِس لکڑی سے برخلاف جہت اوترے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہی خواہ اُس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پانون کے ہین جب یہ سہام اور لولکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھچ جاتے ہین۔ اور سزاوار ہی کہ کشش اِس درجہ پر پہونچے کہ تخن حدبہ کا یعنے جسقدر

کو مُرکا دبہی اصل تغذیہ سے دفع کیا جاے اور اگر احتیاج اُسی کو پڑا در مقام تحدب پر بیٹھنے کی ہو ضرور ہم اس فعل کو کرینگے اور کچھ خوف اُسپر بیٹھنے سے نکرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور ضغطہ کا بھی ہو مناسب ہی کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو سامنے اسی کو زپشت کے اور طول اُس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ یہ گڑھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی ویسا ہی ہو اور ہمنے اسی وجہ سے اور یہی کہا ہی کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہی وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی طول و عرض معتدل ہو لیکر ایک کنارہ اُسکا اسی گڑھے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہی اور اُسکے وسط مین رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اس کو زپشت تک ہوتی ہی اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کی طرف رکھین تا اُنکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھے ہو گئے ہین ابقراط نے ذکر کیا ہی فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہی اور یہ بھی اُسکا مقولہ ہی کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہی ۔ اگر یہ قول ابقراط کا صحیح ہی اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہی پھر کیا حاجت ہی کہ ہم ویسی کشش جیسے بیان کر چکے ہین ابتدا مین اُس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال تقار ہی اور اسقدر استعمال اس کشش کا جسمین نوبت تختہ بندی کی نہ پہونچے کرین ۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اُسکا اسقدر ہو کہ کو زپشت پر برابر بیٹھ جاے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جاے بنائین اور اُسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور صافی کی طرح لپیٹ کر باندھین کہ اس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا کرے اور گریون پر اُسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذاے لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاے اور کسی قدر حدبہ یعنی کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہی کہ استعمال علاج کا ایسی ادویہ سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہی ۔ کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے ۔ اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بذریعہ جبیرون کے درست اور برابر کیجاے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور جبارہ اس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور انسے بندش کیجاتی ہی ۔ جو خلع فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہی جسکا علاج ممکن ہی ۔ پس واجب ہی کہ مریض کو مستلقی کرین اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی طرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ متخلع کو برابر اور درست کر دین دبا کر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاے اُسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ خرقون کے اونچا کر کے اُسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جن ڈورون سے اسکی بندش ہو مناسب ہی کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہون جو کندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہی

عصعص کے اوتر جانے کا بیان عصعص استخوان سُرین کو کہتے ہین جسپر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہی یہ ہڈی جب اوتر جاتی ہی بذریعہ حس کے اُسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہی اور ہڈی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ حس لمس کے دریافت ہوتا ہی اور اسطرح بھی دریافت ہوتا ہی کہ علیل اپنا پانون پھیلا نہین سکتا ہی نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکھیہ کے بلکہ دوسرا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہی تدبیر اُسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہی کہ بیچ کی اُنگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار رکھین کہ سامنے مقام خلع کے اُنگلی پہونچ جائے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کی طرف اُنگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے

رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہوجائے - خواہ اُسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذاے علیل مین تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم برآمد ہوگا پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے تلیین طبیعت مین بنی رہے ورک کا اوترجانا کبھی ران مین بھی وہی صدمہ پہونچتا ہی جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہی کہ نیچے کی طرف اوترکر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہوجاتا ہی اور جب ران اوترجاتی ہی پانون کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلانا دشوار ہوتا ہی نہ اُس مقام کے قریب سے جہان خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہی - اور ران اندر کی طرف بھی اوترجاتی ہی اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اُسکا انخلاع باہر کی طرف ہوتا ہی اور اندر کی طرف کمتر واقع ہوتا ہی - اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اوترجاتی ہی اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہوچکے ہین - اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے جا کر کے نکالتے وقت اوترجاے اُس پانون کی خلقت کوتاہ ہوجاتی ہی اور ساق یعنے پنڈلی باریک ہوکر بدن کے بوجھ اُوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہی اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی - علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پانون جسکا ورک اوترگیا ہی بہ نسبت دوسرے پانون کے طولانی نظر آتا ہی اور زانو نرم ہوجاتا ہی کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کش ران کے نہین ہوتا ہی اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہی اسلیے کہ سر اورک کا اُسمین دھسا ہوا ہوتا ہی - اور اگر ورک بطرف خارج کے اوترجاے پانون چھوٹا اور قصیر ہوجاتا ہی اور کس ران مین عمق اُسکے مقابل پیچھے کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہی اور زانو کا حال یہ ہوتا ہی جیسے گڑھا پڑا ہوا ہی اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اوترجاے پانون اطول ہوجائگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہی کہ ایک مسافت معین تک پانون کو دراز کرسکتا ہی مگر دوسرا کرنا پانون کا بدون الم شدید کے اُسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسی قدر اُس سے نہین ہوسکتا ہی اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پانون دوہرا ہوجاتا ہی اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہی اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہی - اور اگر پیچھے کی طرف اوترجاے پانون اُسکا قصیر ہوجائیگا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہی مترجم کہتا ہی مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربیہ سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہی کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہی جسطرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہی اور یہ نقصان اُس مریض کو لاحق ہوتا ہی اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کرلیتا اور اب اُسوقت اُسے قدرت نہین ہی کہ ساق کو بدون دوہرا کیے ران کے دوہرا کرلے ہتن ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہی اور سر افخذ کا کسی قدر کج ہوجاتا ہی علاج بہت جلد اُسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرین گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اُسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہی اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہین اور اُسکے تابع جو خطرہ ہی وہ کسی پر مخفی نہین ہی ران کے پیچھے کی طرف اوترجانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پانون کو کھینچ کر اُسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پانون کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اس مقام کے آجاے جہان پر اُسکا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دورتک کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز بنائی جاے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کرین اور چند بھرے اسی طرح باستواری لگائین بعد

ایسی طرح مضبوط بنائین کہ شلب. ران کو لٹکا دین ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کی طرف ہوا ہو اسے رکوع کرنے کی اجازت دین گے اور ایک آدمی قوی اُسے تھامے رہے ایک طرف سے اور جبر یعنے ران کا بٹھانے والا اپنے دونون ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر کی طرف اُسے کھینچین اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج مین دفع کرے اور اگر اُس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے مین کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کے سہارے سے قادر امانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد ازان ران کے چڑھ جانے کے بندش کردی جاے۔ اگر ران بطرف خارج کے اتر گئی ہو درست کرنے والی کو چاہیے کہ ران کے اُس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہو اور اُسے حرکت دے خلاف جہت خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو کوئی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو ران اگر بطرف مقادم بدن کے یعنے آگے کی طرف اوتر گئی ہو خواہ پیچھے کی طرف اوکھڑی ہو تو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور مونڈھے کو اس جہت مین سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل اور یا نون علیل کا دونون کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب جتنے آدمی درستی پر لگے ہون اور ایک چیز سنبھالے ہوئے ہین یکبارگی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق کردین۔ اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اُن مین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اس سے بھی درستی ران کے اوترجانے کی کیجاتی ہے بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھے بیان کی ہے اور کہا ہے اُسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودین اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی مین کھودا جاے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اُس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی مین کھودے جائین اُن مین آپسمین دوری چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ بیرم انھین گڑھون مین سے کسی ایک گڑھے مین رکھا جاے اور باندھ دیا جاے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسی طرف ہو جدھر اُسکا دفع کرنا مناسب ہے اور وسط مین اُس لکڑی کے خواہ کسی دوکانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاے اور عمود علی الافق ہو اُس لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اُسکی بقدر چوب دستی بنر کے ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے پھیل لیٹے وہ لکڑی درمیان رودہ ہے مسلومہ اور اس فخذ کے گھوم جاے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پانون کی طرف سے کھینچتے ہین انھین جھکنے خواہ گرنے سے روکتی اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور باینہمہ پھر جسد جسوقت نیچے کی طرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچین جیسے اوپر بیان کرچکے ہین خصوصًا پانون کو اُسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے۔ پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ مین داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیان دو طرف اسے لکڑی کے نصب کرے ہر طرف ایک لکڑی مثل پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اُسکے بعد اُن دونون لکڑیون پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنے چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینون لکڑیون کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اُس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین تھطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ مین دونون کنارے کے رکھی جاے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور بے جوکھم ہے اُسے

کھینچین اُنھین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو نیچے اُس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہو اور جو ران علیل ہو اسی پشتیبان کے اوپر رہے گی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کرکے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور اُنکو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہو اسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سر سے کعب تک پہونچ جاوے طیار کرکے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اُس ٹھٹی کی گرفت مین آجاوے اور خوب طرح اُس سے پانون کو باندھ دین اُسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اُس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کو بڑا ور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پر مناسب یہ ہے کہ ساق کو نیچے کی طرف مع اُس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچین تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس مدتشدید کی وجہ سے آجاوے۔ ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جسمین ران تخذ اپنی جگہ پر درست ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونون ہاتھ کسی تسمہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پانون بھی اسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا لعبین اور رکبتین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پانون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اتری ہوئی ران سے ملی ہے نسبت دوسرے پانون کے ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اُسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اُسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اُونچی ہو اُسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور سے ہونچائے اتری ہوئی ران مین اُس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین پر ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعتہ لٹکادے اگر یہ حرکت ہماسے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی اصلی موضع مین درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور داخل ہوجائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اوپر کی ترکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درستت اُنسے نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور کھاون کی راہ سے اس ترکیب کو اسان سمجھکر اُس سے باز رہتے ہین لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران ماوف کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرے بعد اسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ ہیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے ہیرم کے سرے کو کسی گدھے وغیرہ مین رکھدین تاکہ تکلیف اُس جگہ نہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے ہون کہ ادھر سے بھی دفع کیا جاوے اور تھوڑا تھوڑا اٹھالین تاکہ زیادہ دفع نہو جاوے۔ اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اُسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور آور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کشش ران علیل پر رکھکر اُسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو کے دراز کرے۔ اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اُسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ اُسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اُکھڑا ہو اُسوقت بھی اسی طرح سے سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کے دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکانچہ وغیرہ پر رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ دورسے وغیرہ جسمین بندش کرنی منظور ہو اُنھین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم کہہ چکے ہین اور مناسب ہے کہ استعمال کبس یعنی خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اسی تختہ پر متصل سو دون کے اور متصل اُس مقام کے ہو جدھر یہ متصل

نکل گیا ہو پس ہکو اُسی قدر اقسام خلع مین ورک کے بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہی جو ورک کو کسی ایسے علت سے عارض ہوتی ہو
جو اُسی مین ہو اور پہلے سے ہو لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہو جیسے کتف بھی اُسی وجہ سے اوتر جاتا ہو ایسے وقت مین لازم ہو کہ داغ
دینے کا استعمال کرین جسطرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہو خلع رکبہ کا رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہو اور کبھی بدون سبب قوی کے بھی
اوتر جاتا ہو اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہو جیسے لی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہو بدون انگڑائی لینے کے
اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہو سواے آگے کے جانب کے بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اُسکی معاوق ہونے کے علاج یہ ہو کہ بیمار کو
کسی کرسی وغیرہ پر بٹھاکر قریب زمین کے دونون پانون اُسکے تھوڑے سے اُوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اُسکے دونون ہاتھ اوپر طرف
اور نیچے کیطرف اُٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرنے والا مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کی طرف سے پھیرے
جو اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہو اور بعد ازان اُسپر بندش کردین رفقہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہی جب اُسمین انخلاع عارض ہوتا ہی
واجب ہو کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اُسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھردین جو دوہری ہونے سے منع کرین
اور اسپر چیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور استواری سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے
اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرکے پھر زانو کو جلدی دوہرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد اُسمین خم دینا لازم ہو تاکہ ناگوار
نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاے پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا کبھی کعب ٹخنا پانون کا بھی اُوکھڑ
جاتا ہو اُسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہو اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہو اور بقوت ٹالنا پڑتا ہو تب جاکر وہ اپنی جگہ پر
عود کرتا ہو پھر جب عود کر آوے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کردینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہوکر بیٹھنا چاہیے تاکہ پھر دوبارہ
اوکھڑ نہ جاے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہو اُسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہو اور اُسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اگر تمام وکمال
جدا ہو جاے اور اوکھڑ جاے پس واجب ہو کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے
حکماے اوائل نے کہا ہو اسی طرح پر تدبیر کرین اُنکی تدبیر یہ ہو کہ تھوڑا سا پھیلا پیٹھ کے بھل زمین پر دراز ہو جائین اور تکیہ لگائین اُسپر
جو درمیان دونون ران کے اور دونون کے ہو اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑھا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدن کو بروقت آڑ لگانے کے
حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اُسکا پانون کھینچا جاے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکے اور چاہیے کہ اُس تکیہ پر اعتماد قبل از استلقاے
علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہوچکی ہو موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہو جو اُسپر
بطور میخ اور تکیہ کے لگی ہوتی ہو پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو اور کوئی مددگار ہو جو ران کو مضبوطی سے
گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ مین باندھکر خلاف
مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اُس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک مین اور ہو جو دوسرے پانون کو نیچے
سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم
کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور اُسمین دونون مقام پر اُنکی بندش کردینی لازم ہو اور جو پیٹھ پاشنہ پا پر واقع ہو عذاب
کیوقت اُسے بچانا چاہیے ایسا نہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پیٹھ آجاے اور نہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس
دنون تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہو اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہو اسلیے کہ اگر یہ لوگ

قبل صحت تام کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست ہوگا اور علاج میں یا فساد پیدا ہوگا۔ اگر ہڈی پاشنہ یا کی بوجہ کو دے خواہ اچکنے
کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہی اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہی کہ اس عضو کو اسطرح درست کریں
کہ مریض کو منھ کے بل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو نطولات اورام میں تسکین پیدا کرتے ہیں انکا استعمال کریں
اور استوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست ہو جائے
کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک یہ بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے
قدم کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے ہی اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسی قدر تدبیر کافی ہوتی ہی
کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے انگور وندے اور بیچ میں کپڑا حائل کرے پس اسی طرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جاتے ہیں بعد
درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش یا استواری کر دیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی واللہ اعلم دوسرا مقالہ کلیہ کسر کے یعنے ٹوٹ جانے
اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اُس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہوا اور کبھی شکست استخوان
کئی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتے ہی اگر چھوٹی چھوٹی کرچیں بوجہ اس کسر کے ہڈی کی ہو جائیں اسے رض کہتے ہیں اور کبھی اور کبھی
متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہوتا اسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہی اور کبھی متشعب اور مختلف ہوتا ہی اور
کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہی اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہی وہ بھی کھلا ہوا ہوتا ہی اور کبھی کھلا ہوا نہیں
ہوتا ہی طول میں جو کسر واقع ہو اسکو صدع کہتے ہیں اور قصم اُس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہ ہوا ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے
نام جداگانہ تجویز کیے ہیں پس جو کسر عظیم ہوا ور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہو اُسے بجلی اور صنوی کہتے ہیں اور جو طول
میں فقط دور تک پہونچے اُسے مشطب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہوا اور اُس میں استعراض بھی کسی قدر ہو اُسے ہلالی
اور قضوی کہتے ہیں اور جب کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اُسے سویقی اور جریشی اور جوری کہتے ہیں جب
کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ہڈیوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی۔ بلکہ وہ دونوں
ہڈیاں بالضرور جدا اور ایک ہو جائیگی اور ان میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب
اس ہڈی کو محیط ہیں ان میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہی اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہی اور تابع اس درد کے ورم ہوتا ہی
پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا ور اسمیں کوئی مشطبہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہوا سوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی ہر چند ان دشوار نہیں
ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہی۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہی بہ نسبت اسکے کہ اندر
کی طرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہی اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہی کہ اندر کی طرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ متصل ہوتا ہی
اور اسی وجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہی۔ اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہی جو جو اجزا یعنے
روک کی چیزیں اور حروف یعنے باریکی اور ہیاڑھ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جن میں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہیں
جن میں مہرے اور کڑیاں جوڑ کی بیٹھائی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہی اور جوڑ مستعد انخلاع اور
اوتر جانے کے ہو جاتا ہی۔ اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا ور پھر درست ہو جائے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت ہر طرف نہیں
ہوتی بسبب اُس صلابت اور سختی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہی اور نسبت اُس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہی پھر الحس جوڑ کے

کھینچنے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسی طرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التحام مین اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہو اسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنون تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جائے اسوقت اسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح بہت دنون تک وہ غذائین اور ادویہ ایسے شخص کو دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بد ترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف مائل نہو جیسا ہمنے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی مفصل ہماری سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پگھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رمض یعنے پیپ جانا اس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نہ کیجائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جائے اسی سے اکلہ اور سڑ جانا عضو ماؤف کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اسی چیز کے جسمین کسر پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے بے زبان کے بدن شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور ضد انجبار کے احکام انجبار کے معنی درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنے وضع اصلی کی طرف اسے درست کرکے پھر لائین۔ لڑکون مین خواہ جنکا سن قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر از سر نو وہ ہڈی جوڑ جائے اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس مین پیوند ہوتے ہین اسکا وصل اور پیوند از قسم اسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات ہو جائے بلکہ بیچ مین ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کی وجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی گر قلعی وغیرہ سے ٹوٹی تانبے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مال دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی جوڑ اور مصنوعی مین ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو نا قابل ہے اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو نقدین مین بیچ کی طرف ہو اور دلیل وہی ہے جو خلع مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکے ٹوٹنے مین نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن مین یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین اور کبھی مدت زیادہ کھینچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار یا پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہونے کی وجہ سے

کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل اور جھکاؤ اسکا ثقیل جانب مین ہو جو اسباب ایسے ہین کہ اسکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ انکے ایک ایک سبب یہ ہی کہ بہ کثرت نطولات کا استعمال کیا جاوے یا بہ کثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور جبنندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہی۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہی کہ خون ایسا برآمد ہو اور بقدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو جبکہ کثرت اس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہی قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہی کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچینگے تشنج پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ بات زیادہ کشش ان ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہی اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد ان مین زیادہ ہی اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچین اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست نہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہی اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی تدبیر کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہئین اسی اسلوب پر سب درست رکھینگے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین۔ واجب ہی کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنے اسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پاوے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہی بلکہ بہت مناسب ہی کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جاوے اور واجب ہی کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے کے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور اسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ اس عضو بستہ کی قوت باطل ہو جاتی ہی اور گویا اسکی حیات خاص فنا ہو جاتی ہی اور متعفن ہو جاتا ہی اور احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ اس عضو کو کاٹ ڈالین۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہی کہ دشبند حاصل ہو جس مین یہ وصف نہین ہی جیسے سر کی ہڈیان کہ ان مین نہین پیدا ہوتا ہی واجب ہی ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو یعنے جسقدر غلیظ محتاج الیہ اور ضروری ہی اس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہی کہ بڑا ہونا اسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہی اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہی اس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جائینگے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اس جگہ سے دریافت ہوگی جہان غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہی کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اس سے خون رقیق ہو جاتا ہی اور مقام گرم مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور ان مین حرارت بھی کسی قدر ہی اور تغذیہ بھی ہی انسے اعانت کرے پس ضمادات مین ایل اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ بات ہو کہ وہ کسی طرح نہ جڑ سکے اور جبر منعقد یا اسمین پیدا نہو اسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان ہو چکی ہی یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اسکا طریقہ یہ ہی کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جو لزوجت بری آگئی

جمی ہوئی ہی اور دہ ضعیف تھی وہ دور ہو جاے گویا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہی کہ معلوم نہین ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جاے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اُس مقام سے آئیگا اور اُسپر لعاب سا پیدا ہو کر دشبذ مذکور پیدا ہو گی اور پھر گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اُسپر پوست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہی ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہی اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جید پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کرین یہ بات اچھی نہین ہی اسلیے کہ ہڈی سخت ہو جاتی ہی اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہی اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے۔ اور باانیمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اس مین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہی اگر عضو ٹرچھا ہو جاے وہ بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہی کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور اگر ہمراہ کسر کے ورم بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہی عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہی کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگائین تاکہ جو خون مقام ماؤف میں ہی سب نکلجاے اور اگر یہ خون باقی رہیگا عضو کی قوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو بعد ٹوٹ جانے کے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اُسکی طرف کرتی ہی کہ علاج واجب اگر کرینگے تو فساد واقع ہوگا لیس اسہال اور تلطیف غذا کرتے ہین کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہی کہ احتیاج بندش کی کھول ڈالنے کی ہوتی ہی خواہ اُسکی حاجت ہوتی ہی کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاے اور بقراط کی رائے یہ ہی کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اُسکی یہ ہی کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہی اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب مواد اندر کی طرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہین رکھتا ہی بلکہ غاریقون سے پینے کو تجویز کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جس مین کسی قدر اثر خربق کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگرچہ استعمال خربق کا مخصوص کا بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت قوی اور مزاج کی بدلگئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہی تو ایسا کسقدر فاصلہ بزمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا بلکہ مقام تعجب ہی کہ ایسے قریب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہی غرض شیخ کی یہ ہی دونون تجویزون مین ایک کی تجویز ضرور غلط ہی خواہ بقراط کی رائے غلط ہی یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین اُن شیخ کا یہ اعتراض قوی ہی کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوتا جب کسی ہڈی کو درست کرین اُسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اُسوقت رائے صائب یہ ہی کہ اُسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست کرچکے ہون اُسے بھی الگ کر ڈالین کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہی فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اُسے تسکین ملجاتی ہی طول مین جو کسر ہی اُسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہی کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت اور تمام کسر کے اسمین درکار ہی اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے۔ اور جو شکست عرض مین واقع ہوتی ہی اُسکی درستی مین لازم ہی کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہان تک ممکن ہی رعایت وضع اجزاے سلیم کے کرنی چاہیے یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوے ہین جسطرح کی وضع اُنکی ہی اسی طرح اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھین کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہین اگر یہ تو اسی کی وضع اور محاذات پر اسے بھی رکھین اور درست کرین اور اُنکے درمیان مین اور بھی بہت سی چیزین نظر کرنی چاہئین ازانجملہ شظایا یعنے نوکین اور سرے ہڈیون کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کے بہ نسبت ہوتی ہے اور ازانجملہ ثلم یعنے سوراخ جوڑ کے بھی مین شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر بیٹھین گے درمیان ہڈی کے اور اُسکی درستی کے مانع ہونگے اور اگر یہ نوکین ٹوٹ جائینگی دونون بارہ پر استخوان کے ٹھہرینگی یعنے بیچ مین دونون سرون کے آجائینگے اور اسوجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہین سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائینگے ایک گڑھا ایسا رہیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو ماوف مین عفونت پیدا ہو جائیگی پھر جسیا بیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات وہی ہین جو ان کے سامنے دوسرے استخوان مین بنے ہوے ہین اور جب اپنے اپنے گھرون مین یہ چیزین درست ہوکر نہ بیٹھین گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ مین استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بروقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیون خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچین اور جہانتک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہوسکے اُسی قدر اُسے کھینچ کر پھر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھرون مین درست بٹھائین جب یہ تدبیر پوری اُترے گی دونون حصے ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہین وہ اپنی اپنی سیدھ مین آجائینگے اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ مین پیوست ہو جائینگے اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اُسکے محاذی کر چکین اور خوب یقین ہو جائے کہ اب ہر ایک چیز اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرنے جائین اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اُسکی محافظت رکھین ایسا نہ ہو کہ داہنے بائین آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور ازسرنو پھر وہی زحمت کرنی پڑے۔ جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ مین سما جائے اور بیٹھ جائے ازسرنو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے اُسے ازسرنو ہاتھ سے درست کردینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیے جو عضو منجبر کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو ورنہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان مین ہو۔ واجب ہے کہ بندش اُس جگہ ہو جہان پر میل اور جھکاو زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہون ضرور ہے کہ جسطرف جھکاو ہے اُسی طرف برابر کردین اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہے اودھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہ مین کوئی شظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اُسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اُسکے اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہوسکے اور اگر اس کرچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اُسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اُسکے کھڑکھڑ بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اُسپر تیلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اس کرچ اور نوک کی سنائی نہ دے اور اُسکی درستی سے بنظر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے یاس ہو اُسوقت اُسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہین ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اُس سے درگذر نہ کرنا چاہیے۔ اگر بوجہ نوک یا کرچ وغیرہ کے گوشت مین خرق اور شگاف پیدا ہو مناسب نہین ہے کہ بطور جہال کے اُس شگاف کو زیادہ بڑھائین مگر واجب ہے کہ دونون سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچین دونون طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونون سرے خوب سے کھچ جائین اُسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کریج کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اُسے اصلی جگہ پر پھیر لاکر اُسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جبکہ بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہی اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہین ہی بلکہ ایک ٹکڑا مندے کا لیکر اُسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اُسمین پھنس جاے اور اس ٹکرے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کر دے بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اُس چمڑے مین بھی سوراخ ویسی ہی کرین جیسے مندے کے ٹکرے مین سوراخ بنائے ہین جب یہ مندہ اور چمڑا درست ہو چکے اُسی مین اُس نوک کو پھنسا کر مندے اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی کھل جاے اور وہ نوک خواہ کریج ہڈی کی اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جاے اور جنبش نہ کر سکے اُسکے بعد باریک آری سے اسی نوک تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہی جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسے ہی یہ بھی ہوتی ہی اور کبھی اصل اسی شی مین سوراخ بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہی یعنے شظیہ خواہ کریج مین ہڈی کے سوراخ کرکے جب اُسکے چند ٹکرے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین پھر اُسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہین ہی کیونکہ شاید اس نوک خواہ کریج کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اُسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اُس مین سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی برپا ہوئی۔ تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہی بہ نسبت اُس تدبیر کے جو ہلانے والے الآت سے کرتے ہین اور ہلا ہلا کر اُس سے نوک خواہ کریج وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اُسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہین ہی۔ کبھی سوراخ کرنے مین بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اُسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہی زائد بقدر حاجت نہین ہوتا ہی یعنے اُس مین ایک آڑ اور روک ایسی بنی ہوتی ہی کہ مقدار حجم اور وتر اُس کریج کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہین اُترتا ہی یہ تدبیر زیادہ لطیف ہی بہ نسبت الآت ہلا دینے ملانے اور حرکت دینے والے الآت کے اگرچہ پہلی تدبیر مندے کے ٹکرے کی لطافت اُس سے زیادہ ہی لہذا واجب ہی کہ جو لوگ بیشتر جبر کا کرتے ہین اور جنھین اس کام مین دستگاہ اچھی ہی اُنکے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمے کی نوک وغیرہ خوب درست ہووے اور صاف اور زنگ آلودہ نہون کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کریج وغیرہ ظاہر نہین ہوتی لیکن ریم اور صدید ضرور رہتی ہی اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہی کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہی اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہی اور اُنھین دواؤن سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہی اُسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہی وہی کرتے ہین اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا متمیز ہو اسطرح جیسے کہ عضل مین گرتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اُسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اُسکی نکالنے کی جس قدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہی کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہو گئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اُسوقت سب ٹکڑون کا نکال ڈالنا ضرور ہی اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اُسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہی اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاے اور باقیماندہ کو چھوڑ دین کہ اُسمین کچھ زیادہ مضرت نہین ہی بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین البتہ مضرت زیادہ ہی

چند وصیتین مجبر کے واسطے مجبر وہ شخص ہی جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہین الغرض واجب ہی کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اُسکا میلان اور جھکاؤ کسطرف ہی اور اس بات کی

شناخت مجبر کو اسطرح پر ہوتی ہی کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہی اودھر حدبہ اور گوڑ سا پیدا ہوتا ہی - مراد یہ ہی کہ جدھر سے میلان پیدا ہوا ہی اودھر تحدیب ضرور ہوتی ہی اور جسطرف کو جھکاو اور میلان واقع ہوا ہی اودھر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہی اور اکثر اس امر کا احساس اور اُسپر آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کے ہوتی ہی - دوسری شناخت یہ ہی جس طرف میلان ہی اودھر درد زیادہ ہوتا ہی اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اُسی طرف زیادہ ہوتی ہی انھین علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا - ایضاً مجبر پر واجب ہی کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونون طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اُسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجاوے تاکہ دوبارہ اُسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہی اُس سے اس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی مخصوص اور سیدھا پن معلوم ہو اُسپر فریفتہ نہو جاوے اور ایسا نہ جانے کہ اُسکی تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جوڑ گیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہو اور اُسکے سب آثار ظاہر نہو جائین ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے یا مر صحت مخفی رہجاتا ہی اور موضع انکسار مین راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہی اور حس بصر اُسوقت خطا کرتی ہی اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی ہی - اگر مجبر بنظر تامل اُس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہین کرتا ہی بد قوارا اور بدشکل ہو جاتا ہی اور اگر بالکل درست کرتا ہی تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہی پس مناسب یہ ہی کہ اُسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اُسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکست کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ مین در نہ آسکے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اُسکی جوڑنے اور درست کرنے مین نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اُسے درست کرنے کی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض مین ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہی اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہی - اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اُسے پھیر سکے اس مین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہی خصوصاً جن ہڈیون کے بہت سے عضلے واقع ہین جیسے ران اور قحف یعنے کاسہ سر وغیرہ واجب ہی کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزون سے اعانت کرین اور وہ چیزین وہی ہین جو دیر مین درستی پیدا ہونے کی مد مین اور سبب کا ذکر خلع کے باب مین ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا کرنا معین کامل ہی اور بہت درستی پیدا کرتا ہی نصبہ مجبور کا بیان یعنے جس عضو کو درست کرین اُسکے اٹھانے اور اونچا کرنیکا طریقہ کیا ہی -

جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اُسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اُسکے درست ہونے کے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہی جو بالطبع اُس عضو کی ہی اور جسطرح اپنی حالت صحت مین اٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کے جڑ مین زاویہ پیدا ہوتا ہی کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی ہی اور پاؤن کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہی وہ بھی اُسکی خلقی ہی مگر پھر بھی عادت مریض کی اس مین دیکھنی چاہیے کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کے ہوتے ہین کہ اُنکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہی

جیسے بعضے ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہین کہ دونون پانون گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بل زمین پر چلنا انھین دشوار نہین ہوتا ہی ایسے آدمیون کے واسطے پانون کو دراز کرنے سے جو لقصبہ اور اٹھانا پیدا ہوتا ہی وہ کبھی مفید نہوگا) اور جسطرح کسی عضو علیل مین لٹکانا برابر اور بشکل مستوی واجب ہوتا ہی اسی طرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہی کہ اُسے نہ لٹکائین لازم ہی کہ اسکے تکیہ گاد اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شی پر ہو جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہی تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہی اُسے ایسی ٹیک اسد آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا رہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو کج بل نہ ٹکے۔ ہر عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہی جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہی اور مناسب حال ہی جبتک کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اسمین گرہ پڑ جائیگی اور کجی اسمین اُسی قدر پیدا ہوگی جسقدر اُٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہی اور جسقدر علاقہ یعنی وہ رسی اور پٹی وغیرہ جسکے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہی۔ **رباطات اور زوائد کا بیان**

رباطات پٹیان جس سے بندش کیجاتی ہی اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہوتے ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہی اور درد بھی پیدا کرتا ہی اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہی بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اُسکا یہ ہی کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اُسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی مین بخوبی ہو جاتا ہی اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہی کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہی اور اُسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہی اور اُسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی۔ اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسی قدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہو سکتی ہی پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین زیادہ مفید ہی اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہی اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہی پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہی اسلیے کہ اُس عضو کو تنگ منہ پر کردیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہی کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہی اُسکے آمد کی راہ بند ہو جاے گی لہذا با فراط سخت بندش مین نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی بندش کرنی جسمین کسی قدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہی اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہی اور کسی قدر روکتا بھی ہی۔ چوڑی پٹی بہتر ہی بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہی اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین۔ لیکن چوڑائی اُسکی اسی قدر مناسب ہی جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلاً سینہ مین جس قدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہی اتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہی اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہی اُس مین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی۔ بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسی واسطے واجب ہی کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اُنگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہی اور ترقوہ یعنی چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہی۔ کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجایش عریض رباط کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجائش ہو انمین بہت سے پیچ اور بہت پھیرے درکار ہین اور زیادہ لپیٹنا قائم مقام چوڑی پٹی کے ہوجائیگا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین لکار آمد ہوتا ہی اُسکا عرض فقط تین اُنگل کا اور طول اُنکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے۔ رفائد یعنے گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اُنکے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہی کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنی گدی کی دو قسمین ہین ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہی کہ عضو ماؤف مین جو گڑھا پڑگیا ہی وہ بھر جاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہی کہ دونون سرے ٹوٹے ہوون ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین قرحہ اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ بر تہ ہوجاے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہوجاے اور جسقدر قرحہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جاے۔ اور دوسری قسم گدی کی اُس غرض سے ہوتی ہی کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اُسکے ذریعہ سے ہوتی ہی اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اُسپر رکھی جاتی ہین اُنکا لزوم اور اُنکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہی۔ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری جبرہ اور نیچے کے رباط کا فائدہ یہ ہی کہ مواد کو نافع ہوتی ہی اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہی۔ واجب ہی کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور نہ گدی کی اُسی جگہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہی اور اگر جس طرح کا عضو مسند یر ہی اور جسقدر استدارت عضو مین ہی اسی قدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جاے بہتر ہی اور اسی قدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہوجاے جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہی جو پرت پرت ہو اور پٹی اُسسے بندکیے رہے اور طول مین یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماوف پر واقع ہی جو پٹی کہ اُسے دوہری اور دو مُنھ کی کہتے ہین اُسکا استعمال اسطرح پر ہوتا ہی کہ وہ حدبا اور کوز جسمے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہی بیچمین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کے لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے اُسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہی اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہی کہ ہر شخص اُسے جانتا ہی **بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل** دونون بندش مقام شکستہ کی شروع کرین اور اسی مقام مین جہان پر ہڈی چھلکی ہوئی اور مائل ہی اور اسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہی اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہی وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہی کہ مقام شکستہ اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہی وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہی اور جو اُسکی وضع ہی اُسکی محافظت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہی اور بعد ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہی اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہی پھر بھی اطمینان اُس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکر مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہی لہذا احتیاج کسر اور تلیین کے بھی ہوتی ہی اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہی جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع ماوف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہی کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہی جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہی کہ غذاے عضو کے آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اُس وجہ سے اچھیا اور درست ہونے کو مانع ہوگی۔ بقراط کا دستور ہی کہ جب کبھی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا ہی قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہی یعنے بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہی ہمراہ زیت انفاق اور موم کے۔ کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہی کہ ہواہ خواہ پانی سے اُنکو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہی اور عضو ماوف کی تقویت بھی ہوتی ہی۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑگیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہی۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہی جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہی کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہی اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہی ورم پیدا نہوگا اُسوقت مناسب ہی کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی اُسپر لگائی جاے۔ اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو لیتھڑنا کافی ہوتا ہی اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہی وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہی اور اگر پٹی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہی کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کسی روغن محلل مین ڈبو کر جس مین تلیین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اُسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگائین وہ سب نیچے کی تہ اور پرت مین لگائی جائے کہ اس سے درد کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہی اور اگر اُس مقام پر قرحہ پڑگیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہی بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہی اسی واسطے واجب ہی کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اُسکے عوض شراب مذکور کو استعمال مین لائین اور وہ لابنی جیت گدی کے نیچے والی شراب سے تر کردین۔ ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہی کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوے عضو پر لگانے ہین انکو ایک جداگانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین۔ جب بندش کی ابتدا کرین چاہیے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اُسی لفافہ کو اُسی مقام پر دوسرے پیچ مین بندش کرین اور اسی طرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین۔ یہ پہلی بندش ہی پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لیکر مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے اور پیٹ کر نیچے کی طرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اُتارین اُسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کی طرف اسی طرح سے اوپر کی طرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹین۔ اب یہ دونون پٹیان دفع فضول پر عضو مکسور کے ایک دوسرے کی معین ہونگی اور اُسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل کے بندش کی ہی اُسکے پورے کرنے پر دونون آپسمین معین ہونگے اور اوپر نیچے دونون جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب نہین ہی نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگین بند ہو جائینگی اور عضو مکسور کو غذا اُسکی نہ ملیگی۔ اور بیشتر ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اُس عضو مین پیدا ہو جاتی ہی۔ کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہی نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہی اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماوف پر بندش مین کرتے ہین۔ ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہی اُسکی بندش مین سختی اُس مقام سے ہٹ کر نیچے کی طرف رکھی جاتی ہی اور جسقدر قریب عضو ماوف کے پہونچتی ہی ڈھیلی کرتے

جانتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہین- اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی
چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کے اسقدر یکجا کرے جیسے قطعۂ واحد بے حس وحرکت ہوجاتا ہی ایسا ہوجاے اور اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور
خم پڑنے سے منع کرے- اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہو اسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اُسکا احاطہ اور استواری بندش
اور سختی ہر جگہ سے برابر اور ایکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمون کہتے ہین واجب ہی کہ اعتماد بندش کا اُسی
طرف زیادہ رہے جدھر کسر زیادہ ہی اور بندش گوناگون بدل بدلکر اُسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل
مناسب نہین ہی اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہی فاسد ہوجاتی ہی یعنے وہ لعاب اور دشبذ جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہی اور ایک
قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہی جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہی- بہت بڑی بندش وہی ہی جس سے تشنج پیدا ہو اسلیے کہ
زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجائیگی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہیگی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہی کہ
ایک دن پٹی کھولین اور ایک دن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہی اس مین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اُسسے
عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہی اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہی کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق
موذی بہونچتی کہ اُسکی صد پیدا ورم بنجانے کا خوف ہی اگر پٹی کھولکر اُسکا اخراج نکیا جاے- بندش کی درستی اور اُسکی محافظت شرائط
ضروری ہی کیونکہ اسکا سبب یا وہ زمانہ ہی جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبذ اور جوڑ کے ملانے
والی رطوبت پیدا ہوتی ہی پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین بندش کی
سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہوکر دشبذ کی پیدائش اور اُسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمد
کے جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہی- ہان جسوقت دشبذ پیدا ہوکر اسقدر بڑھنے لگے کہ اُسکی کچھ ضرورت نہین ہی اور
افراط اُسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہی کہ بندش کرین سخت اور قوابض کا استعمال بھی
مانع اُسکی زیادتی کا ہی اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہی کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبذ کو مضبوط کرتے ہین کہ پھر اُسمین
نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہی- یہ بھی ضرور ہی کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نہ دینا چاہیے
اِن قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہی کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہی
ایسے جوہر سے ہو جس مین سختی اور نرمی دونون ہون اور لازم ہی کہ قنے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل
کرین ان مین سے جو لکڑی نرم ہو اسی کی کھپاچین یعنے جبائر بنائین مترجم کہتا ہی ہندوستان مین چیر کی اور کٹھ اور تن اور لوبان
کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین مثن یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ ترگندہ اور موٹی اُسی جگہ پر ہونی چاہئین جہان پر عضو
مین شکست واقع ہوئی ہی خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کے پتلی اور باریک
ہونی چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اُنکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ
ہونے کے گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر اور کھپاچین چار دنطرف سے رکھی جائین
اسمین احتیاط زیادہ ہی- اور کوئی مقدار اُنکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اُسمین کچھ خوف نہین ہی- اور نہ کچھ اس مین مضرت ہی کہ
جوڑ کے قریب سے تا مقام منفصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپا چونکی طولانی جانب وہی ہی جدھر عضو مکسور مائل بہ حرکت ہو یعنی جدھر جھک کر حرکت کرے اُسی طرف کھپا چکولا اینا رکھنا مناسب ہی کہ اُسکے سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہین ہی کہ اُسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیونکو جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہین ہی ورنہ جبائر مین اسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان مین کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر کمی کر دینی چاہیے کہ اعتدال و نفع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہی کہ جبائر اور کھپا چین اس مقام سے ملاقی ہون جو معرق یعنے رگدار ہے اور اُسپر گوشت نہین ہی بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو تفصیلی **کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر** اُسکی پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا اینکہ ورم و آفات سے امان حاصل ہوجاوے اور جتنا کسر بڑا ہو اُسی قدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہی اور اکثر کھپا چونکی جلد باندھنے مین ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور نفاطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے مین تاخیر کیجاوے اور نہ باندھے جائین تا ہم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہی اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا نہون پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہ ہو۔ واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور رسّے وغیرہ اسقدر چسپان باندھے جائین کہ خوب طرح سے گرفت کرین اور سبک ہون اور چوب درست اپنی جگہ پر پہنچین کندہ جگہ اُسکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ اُسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جاوے کہ اُسمین عمل کا تدارک بیجاے خود ہوتا رہے۔ اور اگر رباطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون پھر اُن مین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہوجاتی ہی اور جو رباطات اوپر والی کھپاچون کے اوپر مین انھین اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچونکو پیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹادین اور دور کردین اور درستی وضع سے انھین زائل کردین۔ واجب ہی کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دے کر بشرط ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداے علت مین ہی اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اُسوقت یعنے بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو ہمنے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائین پٹی کو دیر مین رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہی اور اُسوقت کسی قدر بندش کو ڈھیلا بھی کر دینا چاہیے تا کہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہین اور کھولے نہ جائین اگرچہ بیس روز تک زمانہ گذر جاوے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز اُنھین کھولنا نہ چاہیے۔ لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال اطلاع اس امر کے کہ اتنے دلون تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہی کہ جو مقدار گوشت کی گھل گئی ہی شاید اُسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہی کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جس مین چسپیدگی اور لس ہوتی ہی نہ پہونچے گی ہرگز اتصال اجزاے عضو مکسور مین پیدا نہ ہوگا۔ جبائر کے اٹھانے اور جدا کرنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسی قدر التصاق اور ہونگی جوڑ کی دریافت ہو ایسے وقت جبائر کے کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر جوڑ نکا ابھی وشبند مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ترچھا ہوجاتا ہی۔ اور جبائر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کے

بندھا رہنا اولی ہے بہ نسبت اسکے کہ قبل از استغنا کے کھول دیئے مین لیس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے لازم ہے کہ مجبر یعنی درست کرنے والا اجزاء خواہ کمان کر بندش اور درست کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنی کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین زفت یعنی رال شریک ہو لت رکھے۔ ایک گروہ کی یہ راے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جبکہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اسکو ہوا سے بچاے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اسوقت ایک حیلہ بندش کی تشبیک یعنے جابجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسی قدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اُس مقام پر ہے جیسا اسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بار دو پر رکھکر پیچھے کی طرف ترتیب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بار رکھ پر زخم کے جو پیچھے کی طرف ہے تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش درست اور مناسب راستی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی ترتیب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سواے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پا جاے اور اس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پا جاے اور مقام زخم کھلا رہے کہ اگر کسی غرض سے اُسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل ہوئے ہین ان مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہیئن ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کی انھین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ انھین کی طرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہین سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اثناے علاج مین جسے بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھول لین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کے وقت اُسے چھپا دیا کرین۔ جب زخم اچھا ہو جاے اور کچھ اُسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجائش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے نہ ہو اسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اُسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگاو بندش کے کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم نو تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نضج کے پیدا ہوئی ہو اسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہونچے۔ عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کے متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کی طرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی نہو اور اچھی طرح سے جاری رہے۔ پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بہ ترتیب انمین نرمی بڑھتی جاے اور ڈھیلی ہوتی جائین اور اگر زخم مین گڑھا بڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جاے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

ہو پہنچ گیا ہو اُسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح او شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان
رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہی جو متصل اور گرد زخم کے ہی تاکہ ورم کے منع پر معین ہو اور اس
مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اُسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ بیشتر عضو ماوف متعفن ہو جاتا ہی۔ اگر
احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہی کافی ہی۔ اگر ہمراہ کسر کے مرض یعنی کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی
حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اسوقت پچھنے لگانے چاہیئن۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بندھے گا اُس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچ پہنچے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین
بندش بخوبی نہوگی اور اُسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جاے نصدید
کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اُس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچے گی اس سے موت
اُس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حمیات کی پہونچے گی جس سے ضرر شدید پہونچینگے۔ لہذا طبیب کو لازم ہی کہ بین بین تدبیر بندش کی
کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اسکی تلافی پہلی سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہو جاے کسر عظم کلیان ہڈی کج ہو کر ٹوٹ
جانا اور ترچھا ہو جانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہی کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہو کر رہ جاتی ہی اُسوقت دوبارہ
توڑنے کی حاجت ہوتی ہی۔ ایسے وقت مجبر کو حال شدید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہی یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہی اگر زیادہ اور
عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہی کہ جہان سے جھک گئی ہی
وہان سے نہین ٹوٹتی ہی بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہی بوجہ شدت گرفت اسی دشبند کے جو پیدا ہوا ہی اور اگر بدون دوبارہ توڑنے کے چارہ
نہو پہلے اسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبند مذکور مسترخی ہو جاے اور نرمی پیدا کرنے والی وہی ادویہ ہین جو باب صلابت مین مذکور ہو چکین اسی
مقام پر جیسی حلبہ الیہ اور مہرا اور دردی روغن کے اور اہالات یعنے جو ایک خاص قسم کا شوربا ہی) اور مخ اور لبوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم
ہو جاے تب توڑنا چاہیے اور باانیہمہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون
اور تجربہ اور ملانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہی پس لازم ہی کہ اُتنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبند خواہ جھلی اور بعاب
شی سخت پیدا ہوتی ہی چھیلنے کی ضرورت ہی اور جتنی دور وہ گرفتار ہین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہی اُسکے نکالنے کی ضرورت ہی بعد گوشت کے
کھولنے اور چاک کرنے اور دشبند کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین۔ اکثر ایسی ترچھی ہڈی کا
علاج بدون توڑنے کے اسطرح بھی ہوسکتا ہی کہ پہلے دشبند کے نرمی کی تدبیر کرین بعد از ان بذریعہ کھیلاج اور جبر کے ایسی بندش اُلٹی کرین
جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہو جاے جب سیدھی ہو جاے اُسپر جسقدر دشبند پیدا ہوئی ہی وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائیگی اور جو
بدن نرم ہین جیسے لڑکے وغیرہ اُنکین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہی کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہین یہ بیان حسب
وعدہ سابقہ کے کیا جاتا ہی بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی ہی اُسکے دفع
کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہی کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہی اُنکو دفع کردین طلا مانع ورم اور دافع خارش
ہمنے باب ربط اور بندش مین چند اشارات بھی اس بارہ مین کر دیئے ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب
عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اُنھین چیزون کے بیان کی طرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہی جو قیروطی وغیر

ایسے وقت مستعمل ہو اسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال
جائز نہین ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے - اسلیے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہی جو مورث عفونت
کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہی - اور الباء حارہ یعنے گوشت پستان اسکی کیفیت تو ہمنے بیان کی ہی اور اسکی
سعت بھی درج کی ہی کہ انکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہی جو خارش اور کھجلی پیدا کرنے مین اور اُس غذا کو جذب کرتے ہین جو اس عضو کے واسطے
آتی ہی کبھی انکی احتیاج اُسوقت ہوتی ہی جسوقت عضو کی بندش نے اسمین خشکی پیدا کی ہو اور تحنیف ظاہر ہون اور مقدار اُسکا معلوم ہی
اوپر کے بیان سے بیان ان طلاؤن کا جو دشبد مین صلابت پیدا کرین اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ لطولات ہین
جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا
اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنی جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنی ببول کہتے ہین اور جوشاندہ بیخ دردار اور اسکے
برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصًا جب اسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی
سے اسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست سبار نر یا یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتداءً پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہی بیان تدبیر تعدیل
دشبد کا زمانہ ابتدا مین جبتک تازہ ہی قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کر دینگے اور
اُسکے حجم کو چھوٹا کر دینگے اور اُس زمانہ کے بعد خصوصًا جب کہ وہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشبد قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہی
کہ اسی تدبیر سے اسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات انھین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور جنکی ساخت
لعاب اور صموغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر ان مین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسی کے
قریب استعمال تمر اور الیہ کا ہی اور شیرج بھی اسی قدر مفید ہی کہ یہ سب ملا کر ضماد دیا جائین بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضًا تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اسکا
روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کرین اور پشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ اُنکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب
سقیروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاتے ہین اور جسوقت مزاج مین کسی قدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکنجبین اور جاوشیر کو
بڑھانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی - درد روغن کتان اور درد شیرج کا اور مینھی کو پکا کر دودھ مین اور اہال الیہ ملا کر استعمال کرین - دوسرا نسخہ
یہ ہی کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین مرہم عاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہی لعاب حلبہ اور لعاب
بزرکتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفاے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لبن بیرزد خالص مخ عجل یعنی بچھڑے کا کسی روغن مین محلول
کرکے استعمال کرین صفت مرہم جید کی جو ملین صلابت اسی مفاصل کی کرے - نسخہ اسکا یہ ہی اشق ایک جزو مقل الیہود نصف جزو لاذن
نصف جزو روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صموغ کو گھلا کے اجزا یکجا
کرین اور ملا دین مرہم مجرب اشق چھتیس موم چھتیس صمغ بطم مقل قنہ ہر ایک سے آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر سرکہ مین
تر کرین پھر ایک روز ہاون مین جو روغن سوسن سے چکنی کر لی ہی اور اسی طرح اُسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کر لین اسمین حل کرین بعد ازان
مرہم بنائین اور جلستگی مثل غدد کے پیدا ہوتی ہی کہین کیون نہ پیدا ہو اور بیان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہمنے بیان کر دیے ہین اور
اگر اس سے فائدہ نہو جند بیدستر اور قسط اور بچھال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا اعانت درجہ کی فائدہ مین ہی ملین جید تل چھٹ
روغن سوسن کی ایک اوقیہ علک البطم ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لبن ایک ریچھ کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اُسکے واسطے جسکے پیے شرع مین ریچھ اور سور حلال ہی نزدیک فقہاے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے
ہر ایک ان چربیون مین سے دوا و قیاس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہی لگانا ایسے مرہم کا ناجائز ہی اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر
رہین گے خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا ان اشیا کا موہم اسکا کہ کھلا استعمال مراد ہو اسکا قائل اہل اسلام
بشرط انحصار علاج کے خاص دوا سے حرام مین آٹھ بعض فقہا مین لیکن شرط زیادہ مشکل ہی اور مطلب شیخ کا یہی ہی جو لکھا گیا ہی بیان ایسی
چیزون کا جو استرخا دور کرین اعتماد اسکے معالجہ مین قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال
اُسوقت چاہیے کہ اسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مر کو ملا دین اور اشن بھی بہت عمدہ ہی خصوصاً جب اُسکے ساتھ درج ترکی کو جوش دیا ہو
اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشبذ کے سخت کرنے مین مذکور ہو چکین یہان بھی بکار آمد ہین —
استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بر وقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ جبر
اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے
بھی انکا استعمال جائز ہی اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کر دیتے ہین اور حبس دشبذ کو رباطات پیدا
کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اُسکے آسان نہوا سے بھی مفید ہین۔ اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا او زیر استعمال
مخ کا ہوگا اُن آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہی آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہی۔ کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہی خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال
کے ہین اُنکے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہی مگر یہ استعمال اُسوقت کرتے ہین کہ ضماد اُنکے بدن پر خشک ہو جاتے ہون اور جسوقت ضماد مین
خشکی آجاے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہی اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہی اور درست کیا جاتا ہی
اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا اُسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہی اطبا کبھی بر وقت کھولنے پہلی بندش
کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہی آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُنکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہی اور وہ غرض یہ ہی
کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ علیل کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل
ہو اور اُسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہی اُس بدن مین جو مواد سے پاک
ہی اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہی اُس سے جذب مادہ بیش از حد واجب
کرتا ہی خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہی کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور نطول بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر
اونچا ہو جاے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہی۔ نطول کرنے کے احکام ہمنے باب خلع مین مفصل
بیان کر دیے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو اس مقام پر پسند ہی کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین
اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اُسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہی ابتداے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور
درست ہونے کے سخت ہو جائین خواہ اُنمین صدمہ وثی کا پہونچا تھا یا رض کا اُنپر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہی مجبور کے تغذیہ کا
بیان اور تقیہ کا یعنے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہیئن اُنکا طریقہ یہ ہی کہ جس شخص کے کسی عضو کے انجبار
کی تدبیر کرنی ہی اُسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اُس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اُس سے دشبذ نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا کم روز ہو جیسے پائے اور سر سینا اور اوجھ اور کلا اور اوبری کی کھال اور بچہ کا جو کچھ کیا جاے اور ازین قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتی ہین
اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور تنقل مین شاہبلوط اور وہ ریوچیزین مدت نہو۔ اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے
احتراز کرنا چاہیے اسی طرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہی خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور
جو چیزین کہ انمین مسالے گرم ٹہرے ہون اور خلاصہ یہ ہی کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اُس
مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اُسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہی جسقدر اُسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہی اور جسقدر خوف اُسکی
ایذا کا ہی اُسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اِس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاے اور اُسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل
ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہی دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہیئن جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہو
اُسکو لازم کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بیخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہی کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کی ہوتی ہو
بعد چند روز کے پس استعمال اُسکا ضرور ہی اور کبھی حاجت اسکی ہوتی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت دشبد زیادہ پیدا ہو جاے پھر اُسوقت
غذاے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہی صفت غذاے موافق کی جسکا استعمال بوقت القصار کے کیا جاتا ہی میدہ کی
روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہی کہ اُسکا فائدہ
بعد اس غذا کے ہی جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہی کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہی اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہین
اور اُن سب کا تدارک ضرور ہی ایسے فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہی کہ پھر اُسکا ملنا دشوار ہوتا ہی
اور اگر اُسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہی اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہی مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اُسکی عفونت روکنے
کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ تشنج اور رعشہ بھی عارض ہوتا ہی اور بقوت رمز شدید گوشت مین عارض ہوتا ہی کہ مثل قیمہ کے
پس جاتا ہی اُسکا علاج چھینے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہی خواہ ان دوادن سے جو عفونت کو مانع ہون اگر اِس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے انجام کار اکلہ
اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہی کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اُسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہی اور کبھی جراحات
عارض ہوتے ہین اُنکی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی دشبد زیادہ حد اعتدال سے پیدا ہوتا ہی کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت
نہین اُسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ اب زیادہ مقدار دشبد کی پیدا نہو اور بندش اکسیر کرتے ہین اسی قسم کی جو نمد کو سوکھے
تاکہ مقدار متولد کم ہو جاے کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنیکے استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہی اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان
تک عارض ہوتا ہی اُسوقت حاجت اسکی ہوتی ہی کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کر دین۔ تیسرا مقالہ عضو کے
ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہی کہ جلد نہین پھٹنے پاتی
ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہی اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی
ہی کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہی اور قبل نزف خواہ بعد اُسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور سوا انکے اور
چند امراض پس اُسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہی۔ اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہی اُسکی شناخت یہ ہی کہ مریض اُسے بار بار چھوا کرتا ہی
اور اُسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہی اُسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہی کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہی بلکہ جلد کو چاک کر دینا
چاہیے تاکہ اُسمین احتباس صدید کا نہونے پائے نہ اِس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہی کہ ریم

اور صدید کا اجتماع اندر نہونے پائے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاے اور ورم کم ہونے لگے اُسوقت چندان اہتمام نکرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہی اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنی استخوان قحف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہو ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہی چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین با اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہی گمان یہ ہوتا ہی کہ بس اسی جگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہی اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہین پہونچا ہی۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو مائل بہ طرف صواب کے کرتے ہین اُنمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنی کس سبب سے ٹوٹ گئی ہی اور کہان تک اور کسقدر ٹوٹی ہی اور ٹوٹنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شی کتنی بڑی ہی اور کسقدر رعونت رکھتی ہی اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اُسکی دریافت ہو جاتی ہی کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔ اسی طرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہین وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہین مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ۔ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اُسکے اختلاف پر دلیل ہوتی ہی کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہی یا چند جانب مین یعنی اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہی معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہی اسلیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہی اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہی اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہی اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہی کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو یکسو نظر آجاے اور ایسے احوال مین جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہی اور بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہی اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھین گے یعنی جو ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی ہی اُسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دینگے سوکھے ہوئے کپڑون سے اُسکے بعد افادہ اور پٹیان باندھین گے مگر اُنکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک یونہین بندھی رہنے دین اور نہ کھولین۔ جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کر دے اُسکا علاج باب قروح مین مذکور ہو چکا اور اس سے پہلے بھی اُسکا ذکر ہو چکا ہی اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹین جنکا بیان اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہی اور یہان بھی اُنکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا۔ کمتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہی کہ جلد پھٹ جاے اور شگافتہ ہو جاے اور دوسری جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ نہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی راے بھی ہی کہ اوپر کیطرف جلد مسک کر رہجاے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکتی بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہی اور اسکی مثال ایسی ہی جیسے بال سا پڑ جاے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہی کہ اسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ چوٹ کا پہونچکر چھیل گیا ہی وہ اثر اور نشان مٹ جاے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اُس مقام پر گر گئی اور مقام رنگ کا منصبغ اور مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائیگا اُسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہیئن اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اُسکے بعد اُس سے کم عریض اور اسی طرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل ڈالین اور چھیلتے وقت دوائے راسی یعنی چھیلنے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا۔ اور وہ یہ ہی جیسے ایرسا و کرسنہ کا آٹا اور دقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اُسمین لذع نہو اُسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہی اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتد بہ نہوگا جب تک ساری جلد رگڑ

نہ جائیگی اُسوقت ہرگز جرات تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہانتک صدمہ پہونچا ہی اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہی یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہی یا کہ اُسے کچھ تغیر ہوا ہی اگر تغیر نہین ہی اُسوقت آفت کم ہوگی اور بیخوفی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار مین چھوٹی ہوگی اور ظہور قبح نفخ کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جدا کرنا صدمہ کا استخوان سے جسمین خطرہ زیادہ ہی بیت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنی جلدی ہڈی تغیر لون کو قبول نہ کریگی اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اُسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اُسمین زیادہ ہوگا اور ورم وار قیق زیادہ ہوگی اُسمین اور بھی زیادہ ہوگا جو اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین اُن سب کو برودت سے بچانا واجب ہی اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہی اسلیے کہ سردی کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہی جو کسر صادع ہی یعنی اُسکا صدمہ فقط اسی قدر ہی کہ جلد پھٹ گئی ہی اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم کی چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہی پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہی اور ضماد مبردات کا۔ اور تدبیر صائب یہ ہی کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکائین اور اُسکو نیم گرم کرلین اُسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملا کر ٹانکے دین اگر احتیاج دوخت کی ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو دزور اسی یعنی چھپا نیوالا ہو اُسپر چھڑکین اور اُسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ مین تر کرکے رکھین اور اُسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہی اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہی رکھین اُسکے اوپر پٹیون سے بندش کرین اور تسکین اور خوشوقتی اور آرام دہی علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اُسکے سولانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جاے اور ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہی کہ سب ہڈی پر بندش کیجاے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین ہی لیکن وہ وصیت جیسے ہمنے باب جبر اور کسر مین لکھا ہی اُسے یہان بھی ذکر کرنگے ہین علاوہ یہ ہی کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ ڈالتے ہین اور اُنپر گوشت اور کھال بھی نہین اوگتی ہی اور پھر زندہ رہتے ہین ہاشمہ اور اُسکے بعد جس کا درجہ ہی پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہی بروقت لوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر لوٹ جاے پھر درست نہین ہوتی ہی بنظر اپنی طبیعت کے جو اُسپر غالب ہی اور نہ اُسپر وشید قوی پیدا ہوتی ہی جیسے کہ اور ہڈیون کے لوٹنے سے پیدا ہوتی ہی اور اوگتی ہی بلکہ ایک شی ضعیف اور کم زور ایسی پیدا ہوتی ہی لا اُسمین جوڑ لنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہی لیکن ریم کا انصباب اندر کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اُسے باہر کی طرف نکالنا ضرور ہی اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام ہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات دن سے زیادہ اُسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہی اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین۔ اور جسقدر جلد تدبیر کرین اوتنا ہی بہتر ہی اور اسی قدر آفات کے عروض سے دوری رہے گی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہی اور ہڈیون سے اُسکی خاصیت فرالی ہی اور سر کی ہڈی ادرشتی ہی بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اسلیے کہ اور مقامات کی ہڈیون کے مواد فقط بندش سے دور ہوجاتے ہین اور ہٹ جاتے ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہین ہی اسی واسطے جو شکست ایک مقدار معتدبہ ہو اُسمین ہڈی کو اسطرح لینے کی ضرورت ہی کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے۔ یہ بھی ایک ضرر ہی کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا جسپر بندش بطور رابطہ حاضر کے ہوئی ہی۔ یعنے وہ بندش ایسی ہی کہ مادہ کو بخوڑ کر دفع کرتی ہی پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچیگا پھر اُس وقت ہمکو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص اُسی عضو مین صدید پیدا ہوا اُسکا کیا حال ہوگا لہذا اُس ہڈی کو چن ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہی اور اُسکے التحام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہی تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کی طرف متوہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے لیکن واجب ہی کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام وہی ہی جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اُسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہین ہی اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہی کہ حجاب کو کسی قدر برودت نہ پہونچنے پائے اسلیے کہ یہ بہت ردی ہی اور خطرہ اسمین زیادہ ہی اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ بگرم روغن ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب مین ہوتی ہی اور اسمین چندان ضرر نہین ہی اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہی اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ شہد مین سہ چند اُسکا روغن گل ملاکر اُس سیاہی کو دھوئین تا اینکہ سواد برطرف ہو جاے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر دوائے راسی جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکین اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور پھیل گئی خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اس سے ڈرنا چاہیے۔ جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ کرنے کی ہو خواہ اُسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہی اور اُسی وقت پسندیدہ ہی جہان کہین وہ جھلی جو بنام اُم موسوم ہی اُسمین تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہو یا اُسمین کچھ گڑنا نہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائیگا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی منجر بسکتہ ہوگا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کردین کہ سکتہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بیہوشی زائل ہو کر حس بحال خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑگئے ہون اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہی۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہو اسکا نام فطرہ ہی اُسمین بھی اُسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہی اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہی لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین۔ کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی کے ٹکڑے ٹوٹ کر جا رہین اگرچہ اسطرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہی۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہی یعنے وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہی۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہی کرلین پھر غشا کے ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہی کہ پہلے جو قدما اطبا نے ذکر کیا ہی اُسے ہم بیان کرلین پھر اُسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہی کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اُسکے بعد دو چاک سر مین متقاطع زاویائے تامہ پر کرین اور ایک چاک بشکل چلیپا یعنے صلیب کے کرین اور اُس چاک کرنے مین ایک چاک تو وہی ہی جو قحف اور شجہ سے پہونچا ہی بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کردے تاکہ ہڈی کھلجاے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہی پھر اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو چاہیے کسی خرقہ وغیرہ سے اُسکو بھر دے اور بند کردے اور وہ کپڑا سرکہ اور پانی مین ڈوبا ہوا۔ اور اُس سے بھی خون بند نہ ہو خشک کپڑے سے بھر دین اور اُسپر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو اُسجگہ کے مناسب ہو تا اینکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہ ہو از قسم اعراض ردیہ کے پس مناسب ہی کہ استخوان شکستہ کی تقدیر کی

کرین اور تقویر اسطرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ اُسے لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اُسکے بعد دونون کان اُسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کردین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب جھڑے اور گدی وغیرہ جو بندھے ہین اُنکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اُسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اُسکو بٹھائین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی ہو زوایاے قائمہ پر اُسے اوپر کی طرف کھینچین مراد ہماری اس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہے اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہے اور براہ طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اُسمین پیدا ہوا ہے اُسکے لیے مناسب یہی ہے کہ الآت قطع سے نکال ڈالی جاے اسطرح پر کہ بعض الآت سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اُس سے شروع کرین اُسکے بعد باریک الآت کا استعمال کرین اُسکے بعد وہ موچینے باریک جنکو ہمنے شعریہ نام رکھا ہے کسکے کام لین اور ہڈی کو ابھارنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر پر کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے یہ ہے کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کرین بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اُسمین کسی مقام مین ایک ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہے کہ اُس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہی نفوذ کو صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور آرے او کھاڑلین اور ایک ہی مرتبہ او کھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا اُسپر اگر ہمکو ممکن ہو کہ اونگلیون سے اُس ہڈی کو او کھیڑلین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہ بن پڑے موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے او کھیڑین مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اُنمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے نیچے کسی قدر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اُسمین سوراخ نہ ہونے پاے اور اسی واسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسی قدر صفاق تک پہونچ جاے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونھین مقامات مین ہو جو اثناے استخوان ہین یعنے جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہین اُسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثناے استخوان مین ہون فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوئی ہے اُسے درست کردین اور یہ کھرا پن بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رائی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام مین مدد دیسکتے ہین۔ لیکن اُسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو حجاب اور صفاق کو چھپا وے اور اُسکا اثر پہیلنے مین اُس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اُسکے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہجاے خواہ کنا اور شظیہ اُسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اُسکی آسانی زیادہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسی قدر کھولے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیز جانب اُسکے بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اُسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اُسکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہے اور اسی گول نعام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام باسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کرینگے

جتنی چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہو جائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو پہنچیگی اور اونگھ آئیگی اسلیے کہ پردہ بطرف جوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم بشکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات ہر طرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہی کہ اجزا بشکل سندیر عدسی کے ناخن گیر خواہ کھانی وغیرہ سے پیچھے کی طرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہی کہ جس سے باسانی یہ ہڈی کٹ جاے اور اوکھڑ کے الگ ہو جاے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہی جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفید دمن کے ہوا ہی تازہ اور حال کے اطبا اُسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہی اور قول اور راے ہماری استخوان سر کی ہڈی مین یہ جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہو جاے اور یہی علاج جمیع کسرون پسندیدہ ہی جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ ہمنے اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کے واسطے اُسی کو ذکر کیا ہی حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہی اور ہماری تعلیم اُسنے اس امر خاص مین کی ہی اور بیان کیا ہی کہ مقدار ہڈی کی کسی قدر تو ڑنی مناسب ہی ہی جسقدر ہڈی کے قطع کرنیکی مقدار مناسب ہی اسکے تئین یا اسطرح سے جوتی ہی کہ جتنی ہڈی آفت رسیدہ ہوگئی ہو اسکا نکالدالنا ضرور ہوتا ہی۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہی اکثر عارض ہوتا ہی کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوتا ہی اُسوقت مناسب نہین ہی کہ شقوق کو آخر تک نکالڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسبت واقع ہون پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل فین بھگو کر زخم کو چیر کر زخم پر رکھین اور زخم کا منہ اُس کپڑے سے بند کردین۔ پھر ایک کپڑا دوتہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اُسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے جوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اُسی قدر کرین جسقدر گرفت کرلے اور جو خرقہ زخم پر رکھا ہی اُسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور شقاق پر ذرور ادویہ یابسہ کا جنکو ادویہ راسی کہتے ہین استعمال کرین تاکہ اثبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اُسکا استعمال کرین مثلا روغن گل ہر وقت اوپر سے بیٹھا یا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اُوگانے مین جلد موثر ہو اُسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلنے بھی مین اگر اُسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اُن سب سے علاج کرسکتے ہین۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہی کہ اکثر صفاق مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہی تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہو جاتا ہی اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی مانندگی بھی پیدا ہوتی ہی جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہی۔ اور اکثر ایسے لوگون کو امتداد در اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہی یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنے آگے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہنچنے سے خواہ بوجہ برودت اور اکثہ طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہوا اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہوا اور اُسکا سبب بھی واضح ہو اسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ مین کوشش زیادہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہو فصد کسی رگ کی رگہاے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب مین جیسے نطول روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی لگاکر ترطیب سر کی اُس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اُسی سے کرنی چاہیے۔ اور کانون مین کسی قدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیین اور علیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین بٹھائین اور مالش کرین۔ اگر وہ حمام گرم کو بہت دن گذر جائین اور دواے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اُسکی اجازت دی ہی۔ حکیم موصوف نے ایسی جو احتیاطی مشہور ہی اُسنے کہا ہی کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہوا اور وہ سیاہی فقط صفاق کی سطح مین ہو اور کسی دوائی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اسے چھوڑ ادالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہی اُسکے واسطے فقط یہی کافی ہی کہ شہد ایک جزء اور روغن گل تین جزء دونون کو ایک کپڑے مین لگاکر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنے آپ ہی آپ پیدا ہوا اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اُسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہو اُسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہی مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اُنکے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یا فوق مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے جالینوس بیان کرتا ہی کہ ایک شخص کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی۔ مین نے اُس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسی قدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اُسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہی ایسی نوبت ... نہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہوگیا۔ لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہی اور مراد اُس سے وہ ہڈی ہی جسپر ڈاڑھی کے بال اوگتے ہین ... جالینوس کہتا ہی اگر اندر کی طرف نہین ٹوٹی ہی اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین اُسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہی بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی منھ مین علیل کے داخل کرے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون اُنگلیان داخل کرکے خمی اور تحدیب کسر باہر کی طرف اوٹھائین۔ اور دوسرے ہاتھ سے اُسکو سیدھا کر دین اور برابر کرین اور ... شناخت اُسکی ہمواری کی یون ہوتی ہی کہ جو دانت اُس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتے ہین۔ اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اُسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کئے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونون ہڈیان درست ہو کر ملجائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت ترچھے ہوگئے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین انھین باندھ دینا لازم ہی۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑگیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گڑتی اور چبھتی ہو اُسوقت چاک کرینے اور جگہ اُس نوک کے نکالنے کے بناکر کرچ وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اُسی چاک کو درست کرکے پٹی دینگے اور گدی اوپر جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین ملحم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین۔ اُسی حکیم نے کہا ہی کہ اس مقام کی بندش اسطور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر وہ نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے

لمی کے نیچے رخسارون پر لاتی ہوئی یافوخ تک پہونچائین پھر اُسی نقرہ کے نیچے لیجائین اور ایک دوسرے سے کھینچے پیشانی اور سر پر سے کھینچیں
تاکہ سب پھیرے بندش کے خوب لپٹے رہین اور کھسکنے نپائین اور ایک سبک جبیرہ بھی اُسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونون طرف کی لمی ٹوٹ گئی
سب ٹوٹ جائین چاہیے کہ اُنکو ہاتھون سے خوب کھینچین اور جب دونون برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور باہم مل جائین اور دانت بھی
دیکھ لین کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہین یا نہین بیٹھے اور ثنایا یعنے جو دو آگے کے دانت ہین اُنکو سونے کے تارون سے باندھ دین تاکہ حسن ہئیت اور درستگی
سے بندش کی ہو اور جسطرح جبر درست بیٹھنا چاہیے اُسمین لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا اتفاقا پر رکھکر
اُسکا سر کنارہ لمی پر لائین اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اُسے باز رکھین اور غذا اُسکی حریرہ
تجویز کرین اور اگر اس بندش کیوجہ سے شکل مین کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالین ہان اگر ورم گرم عارض ہوا اسوقت
نطول اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھین کہ اُنسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو۔ استخوان فک یعنے
لمی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہوجاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اُسمین مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسیوجہ سے
بھر جاتی ہے **کسر الف** یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہوجانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتی ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے - اور اوپر کیطرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا پہونچے
اور کچھ اُسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو سخت ہو جاتی ہے اور اسی کجی اور
سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اُسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دس دن
اوسے مہمل نہ چھوڑین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ اُنھین
مقامات مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اُسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور
آہستگی ناک مین داخل کرین اور مقام انتہائے خیاشیم تک اوسے پہونچائین اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر
اور درست کرین تاآنکہ اپنی جگہ پر ہموار ہوکر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنے مین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائین اور وہ
فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونون نتھنون مین
داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کے جڑ بھی رکھ دیتے ہین تاکہ خوب سیدھا
اور درست ہو اُسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین اور جبتک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نہ کرین - ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اس مقام پر ایک
قسم کا کوزا اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اُسکے بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اُسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے - اور اگر شکست ناک کی اجزائے زیرین مین عارض ہوئی ہو دو انگلیون سے اُسکا درست
کردینا ممکن ہے مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون
کا استعمال بہت مفید ہے کہ اُس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برآمدگی بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت
درستی پر قائم رہتی ہے - اسیطرح جو دوا سرکہ اور زیت اور سپیدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اُسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے

اسپر لگائین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاش پاش کردیا ہو اسکے بعد ممکن نہین ہو کہ ناک پھر اپنی حال پر خود کرے بدون اسکے
کہ جسقدر ہڈی مثل بھوسے کے ہوگئی ہو اُسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر عفونت مین
زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو تو پھر اُسکو برابر کردینا چاہیے اور بعدازان پٹی وغیرہ سے باندھکر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہوجاے
اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہو کہ بندش صفحہ گردن سے اُسطرف جدھر کجی ہو باندھین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی
ہو کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اُسکے دونون کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم گاو سے یا گوند جیسی
اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک سے اس کنارے پر چپاں کرین جدھر جھکی ہوئی ہو اور جب اُسکو خشک ہوجاے ناک کو جبراً
تھہراً اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اُسکی اسی دوال خواہ نوار وغیرہ کو کھینچکر اصلاح اسکا دوسرا سرا چپکائین کہ وہ
کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اُسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لاکر ٹھہرادے پھر
اس ضماد وغیرہ کو لگائین **چنبر گردن کا ٹوٹ جانا** چنبر کی شکستگی کبھی بوجھ کے اوٹھانے سے ہوتی ہو اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ
ضربت شدید پہونچے اُس سے ترقوہ ٹوٹ جاتا ہو باایہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہو اور نہایت تدبیر
لطیف کی حاجت ہوتی ہو۔ ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیرمین قول اطبا کا یہ ہو کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سر سینہ کے کوفتہ
ہوا ہو اُسکی شناخت یہ ہو کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوتریگا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہوجائیگا علیل کو ایک کرسی پر بٹھاکر ایک
شخص اُس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہو اور آدھے بطرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور
دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان
اونچا ہوا وسے دبادے اور جہان نیچا ہوگیا ہو اُسکو اوٹھادے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک
گولہ بڑا سا جو چیتھڑون وغیرہ کا ہو رکھکر مرفق کو اُس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی گولے کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا
مطلوب ہو حاصل ہوگا۔ اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آسکے اور نہ درست ہو
اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہو۔ اُسوقت بیمار کو چت لٹاکر اُسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین تا اینکہ استخوان ترقوہ
اونچی ہوجاے پھر اُسکو برابر کرین اور انگلی سے اُسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف
ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اُس جگہ چبھتی ہین واجب ہو کہ اُس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس
کام مین تری زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق
صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعدازان ہڈی کو دبانا خواہ ٹالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہو چاک کی مقام
پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملادینا درکار ہو اور اگر ورم عارض ہوگیا ہو گدی وغیرہ روغن مین ترکرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بوقت
ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوتر آیا ہو لازم ہو کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور
اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہو اُسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے
اُسے چت لیٹنا بچانا چاہیے بلکہ بیٹھ کے لٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بھر سے کم مین ترقوہ درست ہوکر استواری پاتا ہے۔
جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اُنکے بیان مین اطبا نے کہا ہو کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہو اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہیں ہے اور اسی وجہ سے اُسکو اسطرف سے حرکت نہیں ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا ہو جاوے پھر فوراً اُسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اُسوقت مفید ہوتا ہے لیکن جو کنارہ اُسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اُس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارہ زیادہ اوترتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ جسکے دو سر ہیں اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے - ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے - ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہیں کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسیواسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اُسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام حیوانات میں ترقوہ فقط انسان کیواسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوتر جاوے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو ازین قبیل ہو اُسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہیں اور اپنی ہاتھ سے اور گدی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہیں وہی ہوتی ہیں جو منکب کے علاج میں بھی مفید ہوں کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اُسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مرد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کے کرتے ہیں - چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام میں گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اوتر جاتی ہے نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آیا ہے کہ اُسمین گڑھا پڑ گیا ہے - مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھیں علامات اور دلائل پر نظر کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہیں

کتف کا ٹوٹ جانا شانہ میں جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہیں مورد آفت کسر کے رہتے ہیں اور جب کوئی شے اُن سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اُس جگہ کوئی شے گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اکثر الٹی جنبش دینے میں شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھردرا پن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چھبنا اور گڑنا کسی شے کا اگر یہاں تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہیں ہوتی کبھی یہی چیزیں ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہیں اُسکی علامت تصنع ہے کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور خرخراہٹ سے کھٹکا اور آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنیں اور اُسی مقام خاص کو متصل کان رکھکر سنیں جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اُس عضو میں داخل ہے یعنے جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اُسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اُسکا تلطیف غذا ہے اور درد رنگ اور تامل کرنا اس بات میں کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ دبائین اور برابر کرنے میں جلدی نہ کریں - اور کبھی محاجم یعنے پچھنوں کی بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان میں یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردیں اور اسکی احتیاط ضروری ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہونے پاوے اور جو خطرہ بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اُسکا دفع ہو جاتا ہے - نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائیں اور اُنکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اُسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہو بلکہ اپنی جگہ پر ٹھیری ہوئی ہوں اُسوقت اُنکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کریں جو ترقوہ کی بندش میں بکار آمد ہوتے ہیں لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اُسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دباؤ نہو سکے

شانہ پڑنہ پڑے **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** فص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہی اور فقط وہی
جدا ہوتی ہی اور کوئی ہڈی اُسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہی۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے
کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور دونون جزر اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے
ہین اور درد مین بھی اشتداد ہوتا ہی۔ اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہی کہ اُسکی وجہ سے اعراض ردی اور
مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بیشتر ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہی اور اکثر بعض حجاب سینہ مین
تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہی۔ ان بیماریون کا علاج وہی ہی جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہی اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف
جھک جائے اُسکا علاج وہی ہی جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہی کہ بوجہ کسر کے چھپ جائے اور ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جائے اُس پر
وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اُسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائے گی اُسکے بعد دونون پٹیون
کے سرے آپسمین ملائین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہی **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان
جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اُنمین کبھی کسر عارض ہوتا ہی دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹے پسلیون
کے اطراف اور کنارے دوسری جانب کے شراسیف کے غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہی لہذا اُن اطراف
کو سواے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا پسلیون کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہی اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے
اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہی اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہی اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا
ہی پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اُسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہونی
لازم ہی کہ جبر اور درست کار اُسکے درست کرنے پر جرات نہ کرین اور اُس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف
کھینچین اسلیے کہ اوسے چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہی اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون
محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہی اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کیطرف
کھنچ جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہی وہ مخفی نہین ہے پھر اُسکے ساتھ نرمی کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے
کچھ خوف کی بات نہین ہی لیکن کبھی علیل کو غذاے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اُسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کشش
دافعت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے
کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہی لیکن ورم کے پیدا کرنیکا سبب عظیم ہی۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہی کہ موضع شکست کو ایسے
صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اُسکی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھی جائین تاکہ جگہ بھر جائے
تاکہ پسلی درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر پھیر کر لائے جائین کچھ نادرستی پیدا ہو چنانچہ اسکا بیان سینے
کی بندش مین ہم نے کیا ہی بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا
تحمل عضو شکستہ کر سکتا ہی اور اگر کوئی امر شدید ہمکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اُسوقت
جلد کو چاک کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اُسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہی رکھین تاکہ صفاق
بوجہ چبھنے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جائز ہی کہ جان جہان چاک کیا ہی سبکو جمع کر کے علاج کرین مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ اُسے اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لٹیا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین جو جو امور خرزات یعنے گریون مین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی استارت مین کبھی رعشہ عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان گیریوں مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان نچوڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے صفاق مین اور خود نخاع مین عصر پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اِس الم کے موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کی گریون کو پہونچے لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اُسکی خبر بیان کردی جاے پھر اگر گریون کی تدبیر ممکن ہو اور اُستخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اورام حارہ مین حاصل ہوتی ہے کرین اور اگر کسی قدر بقیہ گریائی اُو نچے اجزا مین سے باقی رہجاے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اُونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اُسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالین اُسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کردین اور دوا ئے ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جائے چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین داہنے ہاتھ سے تا اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اُسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اُسکے موافق ہے استعمال کرین

عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ رد کسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اُسیطرح کی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹالتی ٹالتی خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاے اور بندش اسکی رباط متصا عد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اُسکو مضبوط باندھکر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اترتی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہے اُسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاے اور ہاتھ اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اترا ہوا نہ ہو کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہ ہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا پارچہ کتان کی ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور اگر دس روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اُسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین ڈبو کر رکھنی اور باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر تندعی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھول کر پھر جبیرہ سے بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولین

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہو کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہو اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہو
جبیرہ کے رکھنے کی کیفیت کا بیان بہی کافی ہو جو اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہو اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جاے اور
اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ
کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائین کہ اسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسکا تکیہ
کسی پیڑی وغیرہ پر جو گدی مین بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع مین ہو چکا ہو اور جبکہ بغل کا تکیہ ہو اُس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم
اور گدگدا ہو جاے اور اسکے بعد مرفق مین کوئی بھاری شی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جب امتداد مطلب تک پہنچ چکے
برابر اور درست کرین اور اگر فقط عصا یہ ہاے تو یہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصا بہ کی
بندش ہو رسے چند قوی اور زور آور آدمیون سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہو اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیے
اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے مفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا عضد
واقع ہوا ہو اور ٹھیک نہو اُسوقت بندش کو زیادہ قریب اُس طرف سے کر جو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ
پہونچا ہو فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اُسکی مضبوط کرنی چاہیے ساعد کا ٹوٹ جانا کبھی دونون گٹّون سا تھ
ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہو اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہو مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہو بہ نسبت
اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے گٹّے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اوپر کے گٹّے ٹوٹنے کے اور اسکی
وجہ یہ ہو کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہو اور وہی سب بوجھ اوٹھائے ہوے ہو اسکا ٹوٹ جانا بڑا ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ نیچے کے
گٹّے پر گوشت نہین ہو پس اسکے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہو اور نیچے والا اسقدر
قابل علاج نہین ہو خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین ۔ واجب ہو کہ ہر وقت گٹّے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر
تکیہ کرین اور ٹھیک لگائین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے
انگلیون مین تھوڑا ورم پیدا ہوا ہو خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اُسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور
درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اُسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے
رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہو اسلیے کہ جگہ دکھادی گی اور کھلی ہوئی سب لگاو ہو لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کف
دست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے لیکن
اسوقت بھی واجب ہو کہ انگلیون کے پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور انکے اوپر بندش بھی کر چکین
چاہیے کہ گردن سے بشکل مزدی لٹکائین جسکو عوام گل جنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اس کا خیال رکھین
کہ اگر شکست فقط گٹّے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اُسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے
برابر ہو ۔ اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اُس سے
جدا ہے اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدا ہر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہو اسیطرف
جھکے گی ۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اُسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونوں کناروں سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اُس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اُسکی ایسی ہو جسمین جھول نہ پڑے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے۔ کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست جڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھوں اور پاؤں میں ہوتی ہیں اور کمتر یہ ہڈیاں ٹوٹتی ہیں اسلیے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انہیں پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا نہیں ہوتی ہیں لہذا انکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب میں مذکور ہو چکا **انگلیوں کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیاں بھی بہت کم ٹوٹتی ہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں انکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام میں لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کیطرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اور کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیاں مستحجر ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لاتا ہے۔ اور اگر کسی استخوان سلامی میں عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی میں عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اُسپر جبائر بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کریں اور ہتھیلی کو اُسکے ہمراہ باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی میں مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اُسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھیں اور بیچ کی انگلیوں میں کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیوں کے ہمراہ اُسکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کر کے بندش کریں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور یہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھپاچوں کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اُس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جو آپس میں بندھینگی بمنزلہ کھپاچوں کے کام دینگی **چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا** کولہے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے حالات سے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں پھٹ جاتی ہے اور کبھی اُسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اُسمیں درد اور نخس یعنے چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انہیں امور کے عارض ہوتے ہیں جو عضو میں منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتی ہیں۔ جب چوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ میں کونہ نکل آئے اُسکے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کونوں میں نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اُسکا یہ ہے کہ علیل کو اُسی شکل پر نیم قد کھڑا کریں کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اُسکی دونوں رانیں خوب کھینچیں ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اُس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہو نہ کرے اور پیچھے کی طرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونوں مجبر دونوں کونوں کو بشدت اور بقوت اتنا دبائیں تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اُسپر ضماد لگائیں بعد ازاں ایک توشک خواہ نہالچہ پر جو کپڑی وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی اُسے لٹائیں اور یہی تدبیر قریب قریب صواب ہے شانہ کے علاج میں اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنے کولھے کو

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاسے اُسکا علاج قریب ہی شکست کے ٹوٹ جانے کے اور واجب ہی کہ ترطیب کا استعمال بندش
پر کرین اور گدیان اور پٹیان سبت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کی ہو اُسیطرح بندش کرین اور
چاہیکہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی یہ ہو **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ جاتی ہے
بقوت کھینچنے کے ضرورت ہوتی ہی بعد اسقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبعی پر آتی ہے اُسکی اصلی ہیئت یہ ہی کہ جانب وحشی مین تحدب
ہی اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے - ران کے بیچ کے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ
کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کون سا ٹوٹا ہے اور کون نہین
ٹوٹا اور درست ہے، اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اُن سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش
اوپر کیطرف نیچے سے جاسے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاسے خود اسطرح جوڑ بیٹھ جاسے کہ پھر جنبش نہ کرسے
- اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہی آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ ہڈی
چوڑی ہی اسی طرف سے از روسے خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کی کھینچنے سے جو
برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہی - خواہ ایک سرا پٹی کا ٹوٹتے ہوئے مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر بندش
کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے
کہ ایک تختہ ایسا بناوین کہ اُسکے بیچ مین ادنی شی شل ندسے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اُسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ
جاسے اور وسط اُسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اُسکے سر کی طرف چڑھائین اور ایک خادم کو سرا پکڑا دین کہ
نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اُسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اُسکے دونون
سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے
اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہی کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مُنہ پھیلا لیٹا ہوا ہو اور ساق اُسکی دراز اور پھیلی ہوئی
ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کے چبھتی اور گڑتی ہو اُسے جیسے ہم نے بیان کیا ہی درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور
بلند ہو گئی ہو اُسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہوسکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہے
ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنون مین مستحکم اور استوار ہوتی ہی - اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس
ہڈی کو پھر ہلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہی بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ اسیوقت مین
دونون رانون کے بیچ مین ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اُس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرسے - جس صورت
سے اور شکل سے اُسکو درست کرتا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرسے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی
کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھین اور جب ران پر ورم پیدا ہوتا ہی وہ ورم قوی ہوتا ہے اور
بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم
مین خفت پیدا ہو گی اور متفرق ہو جائیگا - جو نطولات ورم کے دور کرنیکے واسطے مخصوص ہین اُنکا بیان بخوبی ہو چکا ہی قالب
اور برنج جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اُنمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہان اُن کو

رکھکر باندھین درست بیٹھ جائین اور پاون کیجانب طول مین رکھکر اُنین ڈھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اُنکی یہ صورت ہو کہ اگر چھوٹی
ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت
سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچے گا علاوہ بران اگر چھوٹی ہون گی تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور
پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہو کہ جسقدر حصہ پاون کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اُسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت
اُس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے
بڑی شکست مین ہوتی ہو اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب
یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہے اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ
یہ ہو کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہو اور سوا ے تعب اور مشقت کے اور کیا اُسمین ملتا ہو اور مناسب یہی ہے کہ جبتک
اور حیلے تدبیرین ہو سکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اُسیقدر چاہیے جسقدر حالت صحت
مین اوٹھتی اور اونچی ہوئی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اُسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور راونچی
اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہو کہ جہان تک ہو سکے اُسکے پھیلانے کی تدبیرین ۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاے کچھ نہ کچھ عوج اور لنگ اُس جگہ بعد درستی کے ضرور
باقی رہجاتا ہے اور اگر نوکین ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہو جائین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے
مقدار مین نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہو ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو
بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے کہ موڑنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور کھنچانے مین جو کھٹکا پیدا ہوتا ہو اور قوت لامسہ اُس پر
آگاہ ہوتی ہے اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اُس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہو
ورنہ ماؤف ہے علاج اُسکا یہ ہو کہ ساق کھینچین اُسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کر دین اور اگر اجزا اُسکے متفرق ہو گئے ہون پہلے اجزا
کو جمع کرکے پھر اُسے اپنی جگہ داخل کرکے چھپائین یعنے لوبھر ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ
جاے یہ انکسار اسلم ہو بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو بطرف خارج کے
قدام یعنے سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا ۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائیگی ساق بطرف خلف اور خارج کے
جھکے گی ۔ اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہو گی اور ایسے وقت کبھی یہ بات
پیدا ہوتی ہو کہ ساق سب طرف جھکتی ہو اور کسی جانب اُسکا میلان نہین ہوتا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا
بر قیاس معالجہ ساعد کے ہو اور مثل اُسی کے ہو مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل
انحراف عضد کے نہین ہو بلکہ وہ سیدہی ہو لہذا واجب ہو کہ ایک مدت تک اُسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جاے ۔ اور
بہت دنون تک اُسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ
ہے اسلیے کہ اُسمین صلابت زیادہ ہے اور اُسکی نگہبانی کرنے والی چیزین اُسکے گرد و پیش بہت سی ہین اکثر جو صدمہ کعب
کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اُسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہو **پاشنہ پاون کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہی اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اُسکا دشوار ہی اکثر جب ٹوٹتا ہی اسیطرح ٹوٹتا ہی کہ آدمی اوچی جگہ
کر کے اپنی پاؤن پر بیک لگاوے اور اُوسی کے بعل سنبھلے۔ کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف
بطون عضل کے عارض ہوتا ہی اور بعد سیلان کر وہی خون اُنھین عضلات مین منجمد اور ریتہ ہو جاتا ہی اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور
اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاون کے پیدا کرتا ہی۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور
باہر جلد کے اُسکا حجم نکل آئے اور اُسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہی اور اُسکو دلالت اسی پر ہی
کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہی اور یہ اگر ورم پاشنہ پاون کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہی اور کبھی اُسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا
ہی۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جاے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے چلنا پھرنا اُسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہی اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا
ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے ویسا درست ہو کر مل نہ جاے اور کسیقدر کسر باقی رہی ایسا انجبار کچھ مفید نہو گا پاؤن کی اُونگلیان
اگر ٹوٹ جائین اُنکے ٹوٹنے اور اوتر جانیکا علاج وہی ہی جو ہاتھ کی اُونگلیان کا ہی اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے
درست کر دیتے ہین کہ روندتے روندتے اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم کی سموم کا بیان** اس
فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو ہمکو سموم مشروبہ معلوم ہین اور تفصیلی بیان اون زہرون کے معالجہ کے
جو حیوانی نہین ہین **بیان عام** سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اُنہین سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو
کہ ایسا نہ ہو کوئی اُسے زہر کھلاوے خواہ پلاوے اُسپر واجب ہی کہ غذائین بہت کھٹی اور نیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ
چکنی یا بہت تیز سے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین
اُنکو اشتباہ مسموم ہو جانیکا ہو بروقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کے ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو
چھپا دیتی ہی علاوہ برآن اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہی گو دیکھے مین اگر زہر پی لے اسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین
عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اُنمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہی۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت
سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہین لہذا اسم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہی اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگون مین بھری ہوئی ہی اور
ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہی جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہی پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہی
بنظر احتیاط کے واجب کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اُن ادویہ کا جو دافع سموم مین جیسے مثرودیطوس
کہ اُسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہی خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ
مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جز۔ جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم
کی سمیت دفع کرتی ہی اور اُن دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہی لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوائین
ہین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو حب ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے۔ ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہی۔ اسیطرح جو شخص
اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہی اُسے احتیاط ان سب باتون کی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہو بلکہ ہر وقت کے طعام
اور شربت کی اگر اُسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر غفلۃً جو ایک حیوان سمی ہی خواہ رتیلا اور عقرب
وغیرہ کھانے اور شراب مین پکنے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اثر ہلاہل

اور بعض جانور بعض کھانون کی بو سے خواہ بوے خوش خواہ بوے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دوڑ کر اُسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اُسمین گر کر مرجاتے کبھی مثلکہ مٹھو رمشک وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اُسمین ڈ کرتے ہین اسیواسطے چھت دار مکان خواہ سایۂ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اگتی ہو وہان کے اشیا رسے پرہیز کرنا چاہیے

بیان عام سموم مشروبہ کا زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہی دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہی پہلی قسم وہی ہی جو عفونت پیدا کرے جیسے ارتب بحری اور مثل اُسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی بند کردے جیسے مردار سنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلا بیش اور بلبل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہی یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور زلخہ بلنگ یعنے چیتا کا پتا اور رازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزاے جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین ـ ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اُنکی سمیت پہونچتی ہی جیسے ذراریح کہ اُسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہی اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اُنکا اثر پہونچتا ہی جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو نقصان پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہی کہ اُسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہی کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہی جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے رداوت اُسکی بڑھتی جاے گی اور فعل اُسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہی کہ تحلیل اُس زہر کی خواہ جس مادے کو اُس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہی بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اُس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہی اور دوسری طرح سے قوی ہوتا ہے پھر اُس جگہ جو غالب جانب ہو اُسیکا حکم بھی غالب ہوگا بس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہی اور مخدر کی مقاومت کرتا ہی فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شی مخدر بدن حار سے اُسکی لطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہی اسلیے کہ جوہر دواے مخدر کا بارد اور ثقیل ہی اور روح خفیف اور گرم ہی اور اسیوقت حرکت شریانات کی اور اُنکا جذب جو بوقت حرکت انقباض کے ہوتا ہی وہ بھی دواے مخدر سے زیادہ ہوتا ہی اس نظر سے مضرت دواے مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہی خصوصاً جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہی شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہوجاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کردیتا ہی لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اُسکی قوت کی تحلیل ہوجاتی ہی لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہی کہ فربیون میرے گمان مین یہ پیش ہی خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کردیتا ہے اور زراوند ہلاک نہین کرتی ہی اسلیے کہ زراوند کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہی جب خوب بدن سے منفعل ہوجاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے بعد سواے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہی اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہوجاتا ہی کیونکہ اُسکے مسامات وسیع ہین اور حرارت اُسکی شدید ہی اور شرائین کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین ـ مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہوسکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوائے منفعلہ کے ہین اُنکا بھی لحاظ ضرور ہی اور گمان سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکور اثر سمیت کا بہ نسبت اُس مزاج عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہی تا اینکہ جب یہ دوا اثر پر قادر ہوا اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل زرزور کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہی کہ فربیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول محتمل یہ ہندا ہوکر قلب انسان تک مثل فربیون کے نہین پہونچتی ہی اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہی کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتی بڑھاتی مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی۔ مین کہتا ہون کہ روش حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج اُسکا زہر کا اژدر ہوا کہ اُسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اُسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اُسکے زہر سے ہلاک ہوجائے **استدلال اقسام سموم پر** خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر اُن حالات کیا جاتا ہی جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا ہے اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائے جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر اور قسم اور یہ حارہ حریفہ کے سے ہے مثلاً زرنیخ اور سک یعنے سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی۔ اگر التہاب شدید اور دور و رعرق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینے کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوائے سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہی خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار افیون کی اُس شخص کے جسم سے جو افیون کو پیے خواہ خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونھ کی بدبو اُسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاے جیسے ارنب بحری اور اقوبیطن اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہی اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہے خواہ قے کی بو سے اُسکا پتا لگ جاتا ہے۔ خواہ قے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے جیسے مردار سنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح۔ اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ زہوکت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم او لٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ غائب ہوجاے پھر اُسکے بچنے کی امید نہین ہے۔ اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجائے اور پسینا ٹھنڈھا نکلنے لگے علامت زبون ہی اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہی **قانون علاج زہر خوردہ کا** سستی زہر خوردہ کے علاج مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبر گیری کرین جسوقت ہو اسیوقت مشغول العلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اُسکا تدارک بہت مناسب ہے۔ آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلاکر قے کرائین اور قے کرانے مین مبالغہ

کرین جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین حضض اور تخم اور بھی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اُسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا اور سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالغرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائیگا اور اُس زہر پر یہ چیزین غالب آجائینگی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اُسی قے کرادیجائے اُسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پیکے قے بھی ہو جاے ایضاً اگر جوشاندہ تخم انگنزد ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اُسکے بعد دودھ کا استعمال اجود ہے۔ مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضاے سفل کی طرف کچھ اذیت زہر کی اور ترقی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے ادویۂ مقئی اور مسہل کا استعمال کرین اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین طین وغیرہ اُسے بھی استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتداے امر مین اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بجنسہٖ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ارسا یعنی بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب البان زوفاے خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل موج ترکی انیسون تخم کرفس صخری فطراسالیون اسارون زریرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد چھ درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حماما بیس درخمیات شہد مین معجون کرکے شراب باقلاے رومی کے ہمراہ استعمال کرین اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی اثر پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دین زہر کو براہ قے نکالدیتا ہے منجملہ مشروبات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ نے ناردین تخم گندنا جندبیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ایسے وقت بہت عمدہ ہے کہ شورہ خواہ لونا بوبقدر چار درہم پلائین اور روغن مرو ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور پھر قے کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اُسکی سانس ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پانون مین سستی نہ آنے پائے اور اُسکے گرد شور وغل برپا رکھین مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائین خواہ اور چیزین کھٹکھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اُسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب مین مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہونا حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے۔ مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کے ہے اُسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ تیلا جو جو اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اُس سے بناکر استعمال کرین۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم لعابات ہے اسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہیئن اور

اعضائے رئیسہ پر ضماد ملطف وغیرہ کا لگائین اور ہر وقت اُسکو سرد کرتے رہین منجملہ اُن چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہونگی تخم کاہو کا وہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے تو اُسوقت تریاق اور دوا حلتیت اور دوائے مسک اور فادزہر کا استعمال کرین شراب خالص مین اسیطرح توم یعنے لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہئے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اسکا علاج شرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہئے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہئیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائی جائین اور چھینکین پے در پے واقع کرین اور فم معدہ کی مالش کیجائے اور اُسکے مونھ مین ہوا پھونکی جاے اور رباط او کھینچے جائین۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اُسی کا کرنا چاہئے چنانچہ ہم بتفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہے یا اُسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انھین اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملا کر پلانا جسے بچھو نے ڈنک مارا ہوا اور یہ مشترکہ تمام سموم کیواسطے یہ وہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اُس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور شرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر بشرطیکہ مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اُس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہین کہ زہرہ دلفی اور برگ او نکار بہم ضرر سے نجات دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ جب عرعر اس علاج مین عجیب النفع ہے اور دوا بے نظیر ہے۔ انجدان اور انجدان ہموزن ایک درم بیخ ارمنی دو درہم شہد مین ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بخور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اُسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا۔ ایضاً دارچینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑا ہوا تخم گندر خصوصاً گندر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ سیسہ اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری جندبیدستر برگ سنے ہر واحد ایک جزو تخم حنظل سہ چند وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اُنکی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اُنکے یہ بھی کہتے ہین کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے **مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا** اُنھین سموم مین سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ پتھرون مین ایک حجر سمی مشابہ لبسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اُسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقتہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر سمی کے علاج مین نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اُسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہے ہان جسکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اُسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور اُسکا ہلنا اور پھسلنا اور بوجہ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذائے دماغ ہوتے ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول بالصعدی ہے

اور مضر ہو کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتی ہین جیسے سعف اور
پیچیدگی امعا کی اور قی الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب ہو جاتا ہے علاج
بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مر وزن تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل
دفعہ دفعہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملا کر حقنہ کرین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت
قلب کے ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسیطرف کو گردن
جھکائین اور سر بھی اسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے
اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف
چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اُسکے اخراج مین چندان
وقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہو مگر اُس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسے حاجت بطرف
گہوارے اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے اُس وقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین
ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مردار سنگ کھا جائے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی
ہے پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اُسکے معدہ مین ایک گرانی
پیدا ہوتی ہے اور امعا گرانی پیدا ہوتی ہے تا اینکہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اعضا مین
نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور ورم اُسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہے اور سانس مین
تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ
مثل اسرب کے ہو جاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اُسکا یہ ہے کہ بہت
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرفس اور انجیر اور
شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پتیال جنگلی کبوتر کے شراب
مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے
اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مراد بنصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجائے اسمین سے
بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اُسکی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہے وہی شوربا ہے جو گوشت بچہ گوسفند
سے پکائے جائین۔ علامت اُسکی اچھی ہو جانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا
ادرار ہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل
مین اُونکین کی ضرورت ہے **اسفیداج** یعنے سپیدہ اُسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا
ہوتا ہے اور کھانسی بشدت آتی ہے اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اُسکی مخبط ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے اور دماغ بھی
سرد ہو جاتا ہے غشی اُسپر طاری ہوتی ہے کبھی اُسکے حلق مین کھٹا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اُسکے لعاب یعنے کوے اور
زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مروڑ اور معدہ مین لذع اور منہ مین درد شراسیف

اعضاے رئیسہ پر ضماد مُحلّب وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اُسکو سرد کرتے رہین منجملہ اُن چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہین گائے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اُسوقت تریاق اور دواے حلتیت اور دواے مسک اور فادزہر کا استعمال کرین شراب خالص مین اسیطرح توم یعنے لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اسکا علاج شرودیطوس اور تریاق اور دواے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائی جائین اور چھینکین پے در پے واقع کرین اور فم معدہ کی مالش کیجاے اور اُسکے مونہ مین ہوا پھونکی جاے اور رباط او کھیڑے جائین۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہوجاے پھر علاج خاص اُسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم بتفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو پلائی جاتی ہے یا اُسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انھین اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملا کر پلانا جسے بچھو نے ڈنک مارا ہوا دوسرے مشترکہ تمام سموم کیواسطے یہ وہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اُس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور شرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر بشرطیکہ مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اُسی سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ اوتکار بھی ضرر سے نجات دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ حب ع ع اس علاج مین عجیب النفع ہے اور دواے بےنظیر ہے۔ الجندان اور الحندان ہموزن ایکدرم تیخ ارمنی دو درہم شہد مین ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ تخم بخور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اُسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا۔ ایضاً دارچینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑا ہوا تخم گندر خصوصاً گندر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ میعہ اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے **مرکب** سکبینج بری جندبیدستر برگ سنے ہر واحد ایک جز تخم حنظل سہ چند وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ انکی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اُنکے یہ بھی کہتے ہین کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے **مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا** اُنھین سموم مین سے حجر ارمنی سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ پتھرون مین ایک حجر سمی مشابہ لبسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانک اُسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقتہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر سمی کے علاج مین نافع ہے **زیبق** زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اُسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہے ہان جسکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اُسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور اُسکا ہلنا اور پھسلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذاے دماغ ہوتے ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول بالتصعید کیا

اور سفر ہو کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتی ہین جیسے سعف اور پیچیدگی امعا کی اور قی الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہی اور پیشاب ہو جاتا ہی علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے ہو یہ ہی کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مر وزن تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل دفعہ دفعہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسیطرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور یہی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع ہی ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر بیٹھ چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہی اور اُسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب نہو گر اُس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہی اوسے حاجت بطرف گہوارے اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور رہے اُسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مردار سنگ کھا جاے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اُسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہی اور امعا گرانی پیدا ہوتی ہی تا اینکہ اکثر کنارہ معاء مستقیم کا باہر نکل آتا ہی اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہی اور بعض نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہی اور اُسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہی رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہی اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہی اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاؤس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کے ہو جاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہی علاج اُسکا یہ ہی کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہی کہ مر بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کبوتر کے شراب مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہی خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مراد نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اسمین سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اُسکی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہی وہی شوربے جو گوشت بچہ کبوتر سے پکاے جائین۔ علامت اُسکی اچھی ہو جانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہی کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل مین اُن سبھی کی ضرورت ہے **اسفیداج** یعنے سپیدہ اُسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہی اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہی اور کھانسی بشدت آتی ہی اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اُسکی مخبط ہو جاتی ہی بدن سرد ہو جاتا ہی اور دماغ بھی سرد ہو جاتا ہے غشی اُسپر طاری ہوتی ہے کبھی اُسکے حلق مین میٹھا سا مزہ محسوس ہوتا ہی اور اُسکے لعاب یعنے کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مروڑ امعدہ مین لذع مونہہ مین درد شراسیف

مین تمدد اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہی اور کبھی انتہاے خناق تک نوبت پہونچتی ہی اور تمام بدنکا رنگ سپید ہوجاتا ہی اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے **علاج** مثل علاج مرتک کے ہی اور سقمونیا کو ماء العسل مین اور مدرات بول مین ملاکر پلائین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اُسکے قی کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اُسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت ورد ارسے ٹپکتا ہی۔ ایضاً اُسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہی اور اسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے **جبسین** یعنے سنگ آنک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہی جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہی۔ لیکن خناق اسکے استعمال زیادہ پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد تلیین کے استعمال مین لائین اور حریرہ ہاے نرم کھلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہی اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہی کہ خاکستر اطراف کرم یعنے انگور کی ٹہنی جلاکر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین **شنگرف اور سنکھیا** ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہی اور یہ علامت خاص ہی سنکھیا کی **علاج** بعینہ وہی علاج جو زیبق مقتول کا علاج ہی اُسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم لینہ کا استعمال کرنا چاہیے **زنگار** کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہی اور احشا مین تقطیع اور قی بھی عارض ہوتی ہی اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** اُسکا وہی ہی جو زرنیخ کا علاج ہی اور زرنیخ علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہین **برادہ آہن اور خبث الحدید** انکے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی فنم مین اور سوزش پیدا ہوتی ہی اور درد کی شدت ہوتی ہی **علاج** پہلے دودھ کو ہمراہ اُس چیز کے جو بقوت مسہل ہی پلائین اسکے بعد گھی اور رسکہ پلائین تاآینکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملاکر اُنکے سر دن پر ٹپکایا کرین۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہین تاکہ اجزاء متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اُسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربا ے روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاوکے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اوترا ہی اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قی کے اُسے دفع کرائین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو۔ **ہرتال اور چونا** جو شخص اُن مین سے کسی ایک کو کھا جاے اُسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جاے اور اُسکی کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اُسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کھائی اُسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہی اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ پیدا ہوتی ہی اور جو شخص فقط چونا کو کھاے اُسکے موتھ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور رداُنکی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اُسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا **علاج** پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اُسے کرنا چاہیے اُسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور بادیان اور رجو جبیر خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربائے شحمی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو بذریعہ حیات اور علاج نزلہ کے اُسکی تدبیر کرین ایضاً قی کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضا سے اندرونی کا اور تلیین یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہے ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے - بول حمار اور انفحہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین **آب صابون** کا حال قریب ہے چونہ اور ہرتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہی **زاج اور شب** یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے **علاج** اُسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا **نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا** آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور حدوث استسقا سے امین نہین ہوتا ہی **علاج** اُسکا دوار الکرکم اور دوا ء الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے **بیان مجملی سموم نباتیہ کا** جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اُنکے **بیش** بھی ہی اور یہ زہر بدترین سموم ہی اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتی ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہی اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین پاون کی بیکار ہوجاتی ہین - جب اس حال کو پہونچے نہایت زوال حالی پر دلیل ہوگی - اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہوکر خلاص پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اُسے ضرور لاحق ہوتا ہی - اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے **علاج** پہلے بہت جلد اُسے قی کرانی چاہیے بطبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کی بعد پلائین اسیطرح طبیخ قشور بلوط ہمراہ شراب کے اُسکے بعد اصلی علاج اُسکا فادزہر اور دوا ء المسک ورجلہ وار اور بوجانیعنے جو مگھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہی اور وہی اُسکی تریاق ہی (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہی بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہی کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دوا ء المسک اور ایک قیراط مسک کی - بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے اور جتنے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہی اور آب مخلوط اور دوسرے مثل مخلوط مرتک کے ہوتے ہین - ایک حیوان جس کا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی مین اُسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہی اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اُس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہوجاتا ہی **قرون السنبل** اسکی ماہیت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سنکھیا بھی ہے یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اُسکے نائزہ سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا **علاج** پہلے علاج مشترک قی کا کرانا چاہیے اسطرح پر کہ آب اور روغن گل نیم گرم ملاکر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہی کہ ایک مثقال کا فور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد

اُسکے فساد ایسے لگائین جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اُنمین پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہی کہ شاید بیش کے مشابہ ہی اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتی ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اُسکو بنیت خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اُسکے شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈھی سانس اور بدبو اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی بعد گرانی سر کے اور نبض متغیر ہو جاتی ہی اور منقطع ہو جاتی ہی اور پسینا ٹھنڈھا نکلتا رہتا ہی اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہی بعد اُسکے مر جاتا ہی علاج مثل علاج بیش کے ہے **بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین** منجملہ اُن ادویہ کے **فربیون** ہی اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہی اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی ہے اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہی۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کی کرین اسکے بعد روغن گاو اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج فربیون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین اب انار میخوش اور آب سیب میخوش پر اکتفا کرین اور ماء الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان متوعات** یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھون سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہی جیسا کہ فربیون سے عارض ہوتا ہی لہٰذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی مسکہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص استعمال کی پیدا ہوا ہی جیسے اسہال خون یا بول الدم اُسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی بعینہٖ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہی اور علاج اُسکا یہ ہی کہ استحمام آب برف ہے اور لبن عشر تین درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہی۔ جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہی علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہی **سقمونیا** دو درہم اُسکا استعمال قاتل ہی اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہی کہ اسکی سمیت روغن پلانے سے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب یہ اور رب سماق سے **مازریون** اور **خامالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہی اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہی سیاہ رنگ مازریون کو خامالاون کہتے ہین اُسکی سمیت زیادہ ہی اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا مین اور درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اُسکے بعد قے بلغمی اور زبدی عارض ہوتی ہی بعد اُسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہی اور آواز بند ہو جاتی علاج لابد ہی کہ شیر تازہ دوہکر پلائین اور روغن زرد بھی متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اُسکا برطرف ہو جائے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اُسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے **دفلی** کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہی اور تھوڑی مقدار دفلی یعنے کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہی اور مزاج کنیر کا گرم خشک ہی اور لذاع اور مقطع ہی۔ جس پانیمین کنیر کا درخت پیدا ہوتا ہو تہات ردی ہوتا ہی اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ناچار اُسکو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور شیر شہریر کو موتھ مین بھگائین اسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم فنجنکشت اور خود فنجنکشت اور اُسکا جو شاندہ سمیت کا تریاق ہی اور انجیر خشک ہمراہ سہد اور تنکار اور جلاب کے

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤن کے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال مین لانی چاہیین اور انکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے غلغم اور حلق مین تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ بیکار ہی ہو جائین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سوداے کا احراق ہو جاتا ہے۔ بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جینسے لذع مین سکون اور مسوڑھے کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اُسکے بعد گاے کا دہی برف مین سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور اَبہاے فواکہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال مین لائین اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اوسین بٹھائین اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اُسکا بھی کرین۔ منجملہ ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اُسکا فادزہر ہے کبیکج جسکو ہندی مین لٹو مری کہتے ہین بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج اُسکا بلادر کی علاج سے یکسان ہے اور اوہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھاے اُسکی آنکھون مین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہین انکا علاج کرین سافیسا سداب کوہی کا گوند ہے کبھی اُسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اُسکا گرم ہے جو شخص کھالے اُسکے بول و براز دونون بند ہو جاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ مین اور جحوظ عین اور سرخی منہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اُسکی حدت کے تمام بدن مین پتی اوچھلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور صغر نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو ملائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال افسنتین ایک دوا یہ بھی اطبا کی مثل فادزہر کے مشہور ہے واسطے سافیسا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہے۔ ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے۔ مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ مدد ہے اُسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہے جبکہ نک اسکے اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے دند چینی سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہین اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کی ضرر اور اسہال دونون کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی اسم قسم ردی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھکنی سے مثلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہی - اور یہی حال عرطنیثا کا ہی اور خربق سے بھی تلی اور قے پیدا ہوتی ہی اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے کہ اُسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کے وجہ سے عارض ہوتا ہی اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہی اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے - اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہی نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہی ابتدا امر مین عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہی اور بطور رین بھی زیادتی ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ کثیرہ جو دوائے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اُس تک پہونچا ہی اور تنہا طبیعت اِسکے دفع پر قادر باستقلال نہین ہی - پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہین رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی اور جب نبض مین انتظام اور استواے حال شروع ہوتا ہی اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجا اور تشنج واقع ہو نبض مین ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور رین بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حار غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض مین موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی - خربق کھونکو بھی قتل کرتی ہی **علاج** واجب ہے کہ بہت جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کرین خواہ اسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوترنے کی تدبیر کرین بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل شحم حنظل وغیرہ سے اُسکے بعد اُسکے اختناق کا علاج ویسا کرین جو باب تقطر مین کہا گیا ہی اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا مین پھر قے کرائین اور بہت سی دوا نہ پلائین بلکہ پہلے اُسکا پیٹ آب نیمگرم سے بھردین بعد اُسکے دوا کے آمقی پلائین اور پھر دوبارہ قے کرائین اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائین اور اُسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملین کی کرین اور آب زن معتدل کی مداومت رکھین اور جو علاج تشنج کا ہی اُسے علاج کرین **خربق سیاہ** کے کھانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور غرغرہ کا بہت سی پڑ دری اور نفخ عارض ہوتا ہی اور بعد ازان علیل مذکور پر تشنج کے آثار طاری ہوکر رعشہ پیدا ہوتا ہی پھر مرجاتا ہی **علاج** تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کرین مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائین خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کرین ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چیتھڑے گرم کرکے رکھین خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کردیتی ہی اسکے بعد پنیر تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائین اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شرین جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو - اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کرین جو خربق ابیض کے علاج مین مذکور ہوچکی اور جب بافراط اسہال عارض ہو آب سرد مین بٹھائین اور رب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کرین **جرمد انق** معرب گرم دانہ کا ہی اگر دو درہم اسمین سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہی **علاج** اسکا مثل علاج فربیون کے ہی دار فلفل ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہی اگر زیادہ مقدار اُسکی کھائی جاے مہلک ہوتی ہی **علاج** اُسکا یہ ہی کہ قے کرائین اور کم سلاسۃ ادویہ کا استعمال کرین اور دودھ اور دودھ اور چلپنائی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرین **کھلی رینڈی** اور

تل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر دہنیت باقی ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اُسکا نکال لیا ہو اُسمین سمیت آجاتی ہے اور سم قاتل ہو جاتی ہے اور اُسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بیدستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اسکے کھانے سے اعراض سرسام حار کے عارض ہوتے مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصًا جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبث اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملا کر اور شیرہ انگور اسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رُب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جائے اور سرکہ شراب تنہا اور مادہ گاو کا دہی عصارہ تفاح اور شیر مادہ خر نہایت مفید ہے عنصل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تقرح امعا اور اُن رگون کا تقرح جگر کبد یعنے جگر کی جداول اور نہرین کہلاتے ہین پیدا ہوتا ہے اور اس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جوش کیا ہوا دودھ پارہ ہاے آہن جو گرم کرکے دودھ مین ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ مین ابالی ہو اور سفوف بزور ہمراہ مقلیاثا وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر انمین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرے حلق مین عفوصت اور لہاۃ اور مری مین بھی کبھی کھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قبقبہ ریہ تک بھی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اُسکے منھ سے بخار دخانی اٹھتا ہے انجام کار یہ ہے زبان اُسکی بستہ ہو جاتی ہے اور صدغین مین اختلاج پیدا ہو کر اسکے بعد رعشہ اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ قراقر شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کے استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جسوقت ارادہ اٹھ کھڑے ہونیکا کرے اور دونون آنکھون مین رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے۔ خانق النمر زمین ہرقلہ جو ملک روم مین واقع ہے پیدا ہوتی ہے اور بھی چند مقامات مین اُگتی ہے مزہ تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے۔ علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے اُنھین چیزون سے جو معلوم ہین اُسکے بعد حقنہ کرین اُسکے بعد مثل صعتر جبلی اور فراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کما فیطوس بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمین لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنے پنیر مایہ خصوصًا انفحہ بارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاو کا بھی عمدہ ہے اسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہایم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہے۔ علاج اُسکا قے ہے علاج کثیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر اُرز یعنے دھان کی بھوسی بنا بر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فورًا اسکو درد فم معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بھی زبان مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اُسکا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے اور جس زیت سے اُسکا علاج کرین واجب ہے کہ اُسمین سفرجل کو پختہ کیا ہو بزر الخبرہ تخم اُونگن کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین۔ ایضًا کبھی کھانسی بھی مفید عارض ہوتی ہے۔ علاج اُسکا عنصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا لعوقات اور ... سے علاج

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی جو بلین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے جو اُنکا علاج ہو اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاے تودرنیون کی طبیعت کو ہم نے نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھے گمان ہو کہ یہ ادویہ حادہ سے ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد یہان تک عارض ہوتا ہو کہ ہونٹھ مین بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہو کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہو جیسے تودرنیون کھانے والے کی ہوتی ہو علاج اُسکا بھی مشترک ہو اور بعض کی راے یہ ہو کہ پہلے قے کرائین اُسکے بعد سے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور روغنہاے مسخنہ کی مالش کرانی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج ضبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طو نیون اس دوا کو بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون۔ مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ سادہ مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ مین سے ہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اُس سے فلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان پر اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہین لبوب زرنجیہ انکے احوال قریب قریب اُنھین احوال کے ہین جو عنصل اور الجزہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور ربیاس اور تفاح وغیرہ اور کبھی اُس سے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کے ہین نہار مُنہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اُس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہو۔ علاج یہ ہو کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہو اگر بآسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد بُرا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اکثر بلاد ارقلیشا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتی ہین جیسے عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ ارشگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہو اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہو۔ شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بڑی اُسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے ہو علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہو پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین جبتک ممکن ہو دبق مونہک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ بدون دست آنے کے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہو کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے استفراغ کرین اور اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہو اور خاص اسے شخص کی دوا یہ ہو کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرنا چاہیے،

ایضاً سنبل اور جندبیدستر اور فلفل بھی مفید ہی اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات
کی قسم مین ہین جو شخص افیون کھائے اسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہی اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہی اور بعد کھانے
کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہی اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی اور اطراف مین تیرگی اور
ہونٹھ مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو انھین محسوس ہوتی ہی اور سبات یعنے پینکی اور زبان کی بستگی آنکھونکا
اندر کیطرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو رفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہی ٹھنڈی سانس آتی ہی
مرجاتا ہی منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہی اور روح کی تبرید کردیتا
ہی- اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہی مقدار شربت جو مہلک ہی دو درہم کی ہی اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہی خصوصاً اگر شراب
مین ڈالکر پلائین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہی ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اسکے سمیت کی کرے اس وقت زیادہ
اثر نہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ
ہی اور نفوذ بھی اسی بدن مین زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کردیا ہی **علاج** وہی قوانین مشترکہ
جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن پلاکر قے بھی کرائین گے اور نیز گرم پانی اور نمک
اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاے اسکے بعد سکنجبین پلاکر اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے
سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہی ایضاً افسنتین کو شراب مین ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہی اسیطرح دارچینی خاص کرکے
اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسے مسموم کو اسکا تریاق خصوصیت
اس ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور ابہل اور جندبیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملاکر معجون طیار کرین- مقدار شربت ایک
بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہی اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہی کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب
ریحانی مین ملاکر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہی خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو چکا اور پانی کی آمیزش
کی زیادہ متحمل ہو اور اسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو کر پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال
کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہی- واجب ہی کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاے اور نکچھکنی کا ناس خواہ
اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہی اور بال مسموم کے
سو چنے وغیرہ سے اوکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن مین اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے جیسے
روغن قسط اور روغن سوسن اور سنگھانے مین جندبیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آبزن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے
امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا مین شوربائے روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شموم کے اختیار
کرین جوز ماثل کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی و ورم آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھون مین
پردہ سا پڑ جاتا ہی اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے پینکی پیدا ہوتی ہی اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہی کہ
ایک ہی دن مین کبھی قتل کرتا ہی خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اسمین سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس
عارض ہوتی ہی اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوائے ضعیف د

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہی **علاج** اعظم علاج یہی ہی کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق دھتورہ
کا روغن زرد ہی اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرا او رحب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے
نجات دیتی ہی اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن
بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جاے اور پوری ریاضت کرائی جاے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے
غذاہاے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے **یبروج** بیخ لفاح کو کہتے ہین
اور یا بیروج بھی وہی ہی اسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کبھی کزاز اور صمم یعنے
کری پیدا ہوتی ہے - چھلکے اسکے زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت مین ہین اور جرم اسکا بھی
کبھی کبھی اثر پیدا کرتا ہی **علاج** اسکا دھتورہ اور افیون کے علاج سے قریب ہے اور واجب ہی افسنتین کو شراب مین ملا کر
پلا یئن - ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہی اور جمیع بخورین کو بر بت
استعمال مخدرات کے نافع ہی اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی پر ضرور ہی اوبعض دواؤن سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی
گئی ہین اور زفت اور دھوان بھی ہوئی بتی کا ناک مین پہونچائین اور اسکے سرون پر سرکہ شراب اور روغن گل لگائین اور اتنی
مہلت نہ پائین کہ سو جائین بلکہ اگر نیند آئے خواہ آنکھ پیدا ہو بال کو اوکھیڑا اوکھیڑ کر بیدار اور متنبہ کیے جائین اور چھینک
لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو چینا نیکے ذریعہ سے بیداری انپر طاری کرتے رہین **در وفنیون** یہ بھی دوا از
قسم مخدرات کے ہی اور طبیعت پھینک کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہی پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنے
مروڑا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہی اور اسہال خونی بھی
پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہوکر موت واقع ہوتی ہے درمیان چوتھے
اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنے سن پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشترک ہے
یعنے اور مخدرات کا اسکا بھی علاج ہی **بنج** یعنے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا مین استرخا
اور زبان مین ورم اور منہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوا اور پردہ آنکھون مین پڑجاتا ہی
اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور مسوڑھے سے ہین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا
ہی - کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے
ہین، کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین -
علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیر مادہ گاو اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور
روغن زرد او رحب صنوبر شراب مین جوش دے کر ہمراہ زیت کے پلائین اور نوز صنوبر کا استعمال کرین - ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب
شیرین بمقدار کثیر - ایضاً بصل مثوی یعنے پیاز بھنی اور تخم ترب اور حرف اور خردل اور تخم اوٹنگن اور جو دواتیز اور حریف ہو اسکا بھی
استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور سن اور مولی اور اسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے - پھر بھی شرودیطوس
اور تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنے جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہی اور ایسے بہتر یہ ادویہ

مذکورہ بالا نہین ہین اور قی کرانا علاج خاص اسکا ہو شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد شدید اور جیسے
سانس گھٹتی ہو اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہو اور تخیل بھی باطل ہوتی ہو اور برد اطراف پیدا ہوتا ہو اسکے بعد
تشنج اور خناق پیدا ہوکر قتل کرتا ہو **علاج** پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قی کرائین اسہال پیدا کرین اونھین قواعد پر جیسا
بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کرین اُسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائین
کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اُسکے بعد شیر مادہ گاؤ اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر
اور سداب اور پودینہ اور ہینگ اور ورق غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہو اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہو
بھی بہت مفید ہے اور تخم اوٹنگن اور انجدان قردمانا میعہ یہ سب چیزین شراب کے اور طبیخ پوست ہائے توت اور روغن بلسان
ہمراہ دودھ کے نافع ہو واجب ہو کہ اُسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم اور شراب کا لیپ کرین **مکوے مخذر اور**
ردی ایک قسم خاص کی مکوہ ہو اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خوفی قی جسمین بہت سا
خون برآمد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور منہ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہو جیسے دودھ کا مزہ
علاج اُنکا وہی علاج عام ہو اور شیر مادہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند ایضاً حلبیت ہمراہ
انیسون کے اصداف یعنے سیپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ کا استعمال
بھی نافع ہو **کشنیز تازہ** جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاے اور قریب نصف رطل کے کھا جاے خواہ آب کشنیز
تازہ دفعۃً پی جاے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اُسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور غلط
صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہو اور دھنیا کی بو بھی
اُسکے موہنہ سے آتی ہو **علاج** واجب ہو کہ پہلے قی کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اُسمین کسی قدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربا ے مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ
پڑا ہو اور مرتج سیاہ بھی بڑی ہو اور افسنتین اور دارصینی اور فلفل شراب مین ملا کر بھی اُنکو مفید ہو اور اب شور اور مفنج اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہین ہے **بزر قطونا** اسبغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے
سے بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہو اور غم اور ضیق نفس اور تمدد اور خلق اور خلا
مع ضعف کے اور غشی اُسکے بعد پیدا ہوتی ہو **علاج** اُسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہو **فطر اور کماۃ جو زہردار ہے**
فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہو اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس
طرح پر ہو کہ بعض اقسام اُسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار کے بھی مضرت
پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہو جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا ہو جہان کی آب و ہوا اور خواص کی
خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات کے
سوراخون کے قریب یا اُن اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی
رنگ ہو یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی

خواہ زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے **علاج**
ادویہ معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اُسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال
کریں اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہو خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہو ایضاً
واجب ہو کہ بعد تنقیہ کے مری نیملی تھوڑی پلائی جائے اور بورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہو اور زنجبیل کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر
پلائی جائے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجون ہائے گرم جیسے معجون علی
اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً افسنتین اور
صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کے اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے
رہیں **سہام ارمنیہ** ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اُسکے تیر کے
زخمی کا بھی علاج مناسب ہو کہ اسی جگہ لکھا جائے۔ حکیم نے کہا ہے کہ فوراً سور وہ پلانا چاہیے پس یہی اُسکا علاج ہو بعض
اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھ سے پاک اور صاف کرکے نمک سود کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب
کے استعمال کریں۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہو کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہو **مقالہ دوسرا** سموم
حیوانی کے بیان میں حیوانات زہردار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہردار ہو اور تمام بدن اُسکا کیسا ہی کیوں نہو اور
کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہو اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص میں سمیت ہوتی ہے پھر ان تینوں
کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہو جیسے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی
بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواے مغموم یعنے کباب ابر میں خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ
اُس میں سڑاند آجائے اور دودھ جو معدہ میں بستہ ہو جائے **جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں**
اور یہ اثر اُنکا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اُنکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک اور ارنب بحری
اور خردون ایک جانور برنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سوسمار کے ہے اور دوسری
قسم جنکی سمیت عارضی ہوتی ہو جیسے سمک بارد اور شواے مغموم **ذراریح کا بیان** تیز اور قتال ہوتے ہیں اُنکے
استعمال سے مغص اور اوجھ میں درد خلاصہ یہ ہو کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درک اور گردے اور
شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہو کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے
اور پیڑو اور اُسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہو پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا
ہو اوسوقت اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب
کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت خواہ
خون کے پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے۔ کبھی باوجود اس ایذا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل
کبھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہو اور غشی پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہو اکثر ایذا اس جانور کے زہر کی
مثانہ میں ہوتی ہو اور منہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اُسی زمانہ میں

ہوتی ہی جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنے بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی سمیت
زیادہ ہوتی ہی **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ مقئی اور نیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل
کرنا ضرور ہی اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہی اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرور کرنا چاہیے اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ
کے فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان مکرر سہ کرر دودھ پلاکر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائین اور استعمال
حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچھ اور جوشاندہ حلبہ
اور جوشاندہ غندروس یعنے جوار کا استعمال کرین اور شوربا چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت
اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور مخیض بقدر عمدہ ہی - ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور منفنج ہمراہ چربی
مرغابی کے اور شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیجاے جیسے تخم خربزہ تخم خیار بھی مفید ہی اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض
اطبا کہتے ہین کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہی اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب ریحانی سے اسہال پیدا کرنا بھی
ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہی - اور مثانہ پر روغن گل ٹپکانا واجب ہی مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین بلکہ کسی ذبالہ باریک اور نرم کے ذریعہ
سے ٹپکانا چاہیے - اور آبزن کا نیم گرم استعمال کرین **ارنب بحری** جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے ضیق النفس اور دشواری
سانس آتی ہی اور سُرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے باقراط
زرد رنگ یا خون کی قے اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے بھینچی زیادہ ہو اور اینٹھا جاے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہین
اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھا موقوف ہو جائے وہی وقت اُسکی صحت اور نجات کا ہی اور سڑی مچھلی کا مزا اپنے موہنہ مین
پاتا ہی اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہی اور نمکینی لیے ہوئے اکثر جو شخص مرض سے بچ جاتا ہی مرض سل مین مبتلا ہوتا ہی **علاج**
شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہی اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاے اور شاخہاے تر و تازہ خبازی
اور خطمی کے اوپر کا پوست اوتار کر اور شوربا سرطان نہریکا خاص کر کے کہ اُسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہی اور باقی مائیات اور
تر چیزون کو نہین کھا سکتا ہی اور قنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اُسکا خون اور خردون بحری ایسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہی اُس مین کسیقدر
کھاتا ہی - ادویہ قویہ سے فوتنج نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور
بیخ بخور مریم بوزن آٹھ ابولوسا ہمراہ شراب کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جاے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاے اور تھوڑی
سی جز تو شراب مین ملاکر جب دوسرون ہیجان اعراض کا آجاے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اسوقت خربق سیاہ او سقمونیا
اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا سبکے سب ہموزن لیکر گولی بنائین - مقدار شربت ایک درہم خواہ اُس سے
کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین **علامت صحت کی** یہ ہی کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوجھل نہ پڑے بلکہ اُسمین سے
کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اُسکا علاج خاص کرنا چاہیے **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت
زہر قاتل ہی کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہی اور پاش پاش ہو جاتی ہی وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہی اور جو اُس شراب کو پیتا ہے اسکو
وجع الفواد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہی گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہی اور اُسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہی حتی
کہ بعض لوگون کا یہ گمان کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہی اور ہم قریب ہی کہ اُسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ یہ جانور جسوقت پکایا جاے اور اُسکا طبیخ اب حمام مین چھڑکین جو شخص اُس پانی مین غسل کرے بدن اُسکا سبز ہو جائیگا اور
مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازآن رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہو علاج وہی علاج شعر
ہو اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اُسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا
بھی ہو اور اُسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہو اور جو اُسکے مشابہ ہو وقاتل ہو جو شخص اُسکا گوشت کھائے اُسکی زبان مین
ورم اور کھجلی اور دردسر اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہو علاج یہ ہو کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاؤ کے
استعمال کرین واجب ہو شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے
کیا ہوتا ہو چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہو اسکا ذکر ہم اُسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع
شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہو اور ایک اور شخص نے کہا ہو کہ اُسکا
نام اطیمس آنڈری وغیرہ ہو کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار رہنا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا
اور سڑجانا چند اجزا بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑکر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور وہ اچھا بھی ہوجاے تب بھی
اعضا کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک سے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ
اور اطیمس انڈری وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اُسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہو اور خاص اُسکا علاج یہ ہو کہ راتیانج
اور علک البطم ایک اُنمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میعہ کے استعمال اور اب طبیخ کمافیطوس جسے گلرونده کہتے ہین اُسمین حب صنوبر صغار
اور ورق سرو اور تخم اوشنن جوش دیکر زیت کے ساتھ ملائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فوونج کے
ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہو۔ گڈھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے
اُسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہوجاتا ہو اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہو یعنے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تمام بدن خون آلودہ
ہوکر سوج گیا ہو اور حلق مین اور مونھ مین سوزش پیدا ہوتی ہو اور سانس بدشواری آمدورفت کرتی ہو آنکھ مین ظلمت اور تاریکی میں
چکر اور دوار اور مونھ مین بدبو پیدا ہوتی ہو اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی استرخا اعضا مین اُنکے پیدا ہوتا ہو اور کبھی اسہال
ذوسنطاریا اور تلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہو اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلاارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک
ہونے سے بچ بھی جاتا ہو دانت اُسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرائین یا شراب المقدار سے قے کرائین
اور ریاضت کرائین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آب زن گرم کرین اور ادہان گرم کی تمریخ اور مالش کرین اور
دوا ے کرکم بھی نافع ہوتی ہو اور ردوا دارالملک بھی نافع ہوتی ہو اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہو اوفیون بھی نافع ہو اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے
بھی مفید ہو زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہو اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہو اور فساد لون اور تلی
اور قے اور وجع الفواد و ورم شکم اور دونون ساقون کا پیدا ہوتا ہو علاج اُسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری
جنکی سمیت عارضی ہوتی ہو اور بنظر جوہر اور جسم کے اُسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی سرد خصوصًا اگر یہ مچھلی کسی
ایسی جگہ رکھی جائے جہان تری اور نمی ہو کہ اُسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا **علاج** اُسکا تنقیہ اور تمام علاج قطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے- دوسرا
کباب بسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اُسے بند کر کے اور ڈھانپ کر نہ رکھین بلکہ
اتنی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اُسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پہنچتی رہے اس لیے کہ اگر بند کر کے رکھین گے زہر ہو جایگا
اور علامات مہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایکدن فاقد العقل ہو جاتا ہے
اور کبھی اُسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** قے کرائین اور میبہ اور مشوش اور شراب ریحانی پلائین
ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اُسکا استعمال عمدہ ہے اور مہیضہ جو اسکے کھانے سے عارض
ہو اسکا علاج خاص مہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی** جنکے بعض اعضا مین سمیت ہے تمام جسم مین
نہین ہے از انجملہ مرارات اور تلخہ ہاے حیوانات ہین اور کنارہ یعنے نوک بارہ سنگھے کی دم کی **مرارۃ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق
موثر اسکا استعمال ہو اور جیسے کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح استعمال کیا جاوے تو متواتر غشی پیدا ہوگی اور دوا
بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سودمند ہونیکی امید ہو پہلے قے کرائین بروغن زرد پلا کر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے
کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فادزہر دواے جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے
اور اگر غشی پے درپے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اُسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم جوزہ ہاے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ
دوالمسک ملا کر ٹپکائین **مرارت نمر** یعنے چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ سبز اسکی قے مین بر آمد ہوتا ہے خواہ مرہ زردکی
قے ہوتی ہے اور الیوہ کی بو اسکی ناک مین آتی ہے اور اُسی الیوے کا مزہ اُسکے منھہ مین ہوتا ہے اور آنکھہ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی
ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جائے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج**
قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو
پنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب اور مرمکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملا کر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے
اور باینہمہ قے بھی کرائین اور آب زن مین اُسکے ریاحین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے لکھا ہے
جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجایگا **علاج** روغن گاو ہمراہ جنطیانا رومی کے
اور دارچینی کے استعمال کرین اور پنیر مایہ ارنب بھی اور تمریخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط **بارہ سنگھا کی**
دم کا کنارا جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج**
پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلا کر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اسکے بعد بندق
اور پستہ اور ماہیزہرج ملا کر خواہ معجون ماہیزہرج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز مین
چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات** کے یعنے رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو**
کا تازہ جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاوے اُسکو درلوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت اور
اور مسوڑھے پر اور تنگی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سڑاہن پیدا ہوتی ہے بعد اُسکے خناق
اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہو کہ بعض اوقات ایسی شی برآمد ہوتی ہو جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہو اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہو اور
جو دوا جمود خون مین نافع ہو جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اوسمین دودھ بھرا ہو اور تخم کرنب اور ربیخ انجدان اور حلتیت اور
بورہ اور رماکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مریح سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سہ گل سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ
کے جب دوا اُنکے استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہوجاے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر امعا اور بطون مین پھیل جاے مسہلات کا استعمال اسوقت
کرائین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اُسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے
اور ورم بھی پیدا ہوتا ہو اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونون بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے **علاج** آب نیم گرم سے قے کرائین اور
طلا یعنے آب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زر اور بنہ کے اور نصف درہم نمک اندرانی کی
استعمال کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہو **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبانے گمان کیا ہو کہ جو شخص اسے پی جاے فوراً ہلاک ہوگا
اور اگر تھوڑی دیر اُسکے تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا **علاج** بارزکی بیٹ طلا مین گھول کر پلائین اور قے کرائین
اور اچھی طرح سے قے کرائین تاکہ ساری آلایش نکل جاے اور اُسکے بدن مین تمریخ روغن گاؤ کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سے اور انجیر
خشک کی خورش ہمراہ مکھن اور خطیا نا کے کرائین بگڑا ہوا دودھ اسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر
عفونت بھی آجاے اُسکے استعمال سے دوار اور متلی اور قرقر اور فم معدہ مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اُس سے پیدا ہوتا ہو **علاج**
قے کرائین ماء العسل پلاکر اُسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب
شکم مین خون منجمد ہوجاے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اُسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہو پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر
خارجی سے نہین کیا ہو بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہو اور جس عضو مین بستہ ہوا ہو اُسکے خواص اور اعراض دگرگون ہون
مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجایگی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا
مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجایگا اور اختناق اور صغر نبض اور
غشی پے در پے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسیطرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اُسکے اعراض بھی اُنھین اعراض مذکورہ
کے قریب قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کے** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی الیسا ہی
مفید ہو اور مقل اور رماشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور
حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ ترکیب مذکورہ بالا سے بنایا جاے یہ ترکیب مذکورہ بالا از آنجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہو کہ دودھ گوسپند کا تھوڑی
اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو گھلا دیتا ہو یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ مرد اجلیل ہو اور عجیب النفع ہو
معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہوچکا ہو اور دونون باب
معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ یہان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس مریض کو تاامکان قے
کرانی لازم ہو اور عصارہ کرنب اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوتا ہو اور رتہ علم
سائیدہ جو آب گرم مین گھلائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہو اور یہ دوا بھی نافع ہو طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھتیس درہم پنیر مایہ
آہو ان تیس درہم خطیا نا چار درہم زرہ اوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طیار کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں - ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مغز ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب میں بھگو کر پلائیں اور تخم انجدانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کریں ہیں واسطے اس خون بستہ کے جو شانہ میں منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہوں کہ عصارہ برگ زریں درخت کا استعمال کیا جائے کہ اسمیں ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ میں اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور اور تریاق اور شرودیطوس اور مدارات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین میں اور سرکہ گھول کر دیا کریں اسلیے کہ سرکہ دوائے جید ہے خون بستہ کے علاج میں اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کریں اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری کوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات میں خواہ حقنہ میں خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ میں بقدر ایک نوات یعنے پانچ درہم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیمدرم کے نمک پسا ہوا پانی میں خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی میں بھر کر استعمال پچکاری کا کریں اگر یہ تدبیرات کارگر نہوں چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لیں دودھ کا بستہ ہونا معدہ میں کبھی معدہ میں کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ میں ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سہر اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ میں دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہے جیسے خون کا معدہ میں بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ میں دودھ بستہ ہو جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزوں سے پرہیز کریں جو معدہ میں دودھ کو پھاڑ دیتی ہیں جیسے نمکین چیزیں اسلیے کہ اس سے ثخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلائیں اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اوسے پلائیں کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اسمیں زیادہ ہے لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کریں کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہیں یا بذریعہ قے کے اخراج اسکا کر دیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کر دیتی ہیں اور جو دوائیں معدہ کے خون بستہ کیواسطے اوپر لکھی گئی ہیں خصوصاً جو دوائے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور دوائے کبریت خواہ دونوں برابر پلائیں جائیں سرکہ میں اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کریں **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنے کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اسکی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور قسم حیات کا بیان ابتدا **قول نہوش کے بیان میں** قانون عام اس زہر کے علاج میں تقویت حار غریزی کی اور اسکو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت بربریہ تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اسکے بعد دفع سم اور ابطال اسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کریں جن طلاؤں میں یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اُسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتی ہین مثلاً ثقیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین بہ دقت اور دشواری ہوتا ہی بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہی جسوقت رطوبات کو پائی اور اسپر سوار ہو یعنے دخیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتی ہین۔ بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہی جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جذب اُسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہی کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہی بلا زہر کی دوائین جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کا یہ ہی یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہی خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہی یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لسوع کیواسطے اور اسیطرح مدارات کا حال ہی یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتے ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اُسے دفع کر دیتے ہین جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی اُسمین چند اغراض ہوتے ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف کے ہے اور بند کے رکنے سے حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہی اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور از ین قبیل عضو ملسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤن سے کا کوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کے ہین اور اسیوجہ سے تو البعض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہی اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہی اُس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً یہ دواے جاذب اُسوقت زیادہ مفید ہوتی ہی کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو از ین قبیل محاجم کا استعمال ہی اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہی اگر زہر اندر کیطرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کے طریقہ مین ہو اُسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہی اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین ہی نکل جاتا ہی اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہی لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہی کہ وہ فاقہ سے نہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور موتھ اپنا دھو چکا ہو اور اُسکے دانت مین سڑی ہوئی بو سے بدبو آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور موتھ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موتھ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تا خیر کرے اور پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوستا جاے اوتنا تھوکتا جائے۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اگر طلاءً استعمال کیجائین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اُنکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی یہ نسبت مشاکل کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہی اور گوشت سانپ کا سر اور دم کاٹکر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن اُنکا اثر ضعیف ہوتا ہی اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہی اور اس دعوے مین خواہ ثبوت مین اس دعوے کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہی اور طبیب اگر بحث سے ایسے

امور دریافت نہ کر سکے کچھ اُسے بہ نظر فن خاص کے مضر نہیں ہی اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے قرحہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہی
پس واجب ہی کہ جو چیز اُسمین ایسی ہو وہ گرا دی جاے یہی شرط دواے طلائی ہی اور ایک شرط یہ بھی ہی کہ طبیعت سم کو کسیطرح کا
احالہ اور تبدل ضرور حاصل کر دے یا تو رطوبت کو منجمد کر دے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ یبروج کی یہی خاصیت ہے یا حرا ق
سمیت کر دے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ
اس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہی خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کر اس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دے
خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین نفاذ کیوجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال
کیا جاے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع مین پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوان اور امر عظیم ہو گرد اگرد مقام لسع کو کاٹ
ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہی سبکا سب نکالڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہی پہلے عضو کو
کاٹ ڈالین اُسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر ضرری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور در کار ہی
کہ سکون وجع ہو اور تدارک اُن اعراض کا کرین جو مخفی ہین اور لسوع کے تابع ہوتے ہین جیسے قاقلہ اور اسی غرض سے ان ادویہ مین داخل
کرتے ہین کہ اگر خون کثرت جاری ہو اُسے بند کر دے منجملہ دوایا کے جو سموم مین خواہ منفوس مین قابل حفظ کے ہی یہ ہی کہ اندمال جراحت کا
تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جاے ادویہ مشترو یہ بعد کاٹنے حیوانات کے منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی
کہ تخم حندقوقی پانی مین پیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع نوتنج کا یعنے اُسکے تینون قسم کا اور جندبیدستر عجیب النفع ہی
لبن لاغیہ اور بعضے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہی جسے بنام بوشیخی اور ترقراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کے
لسع کو مفید ہی خصوصاً مارگزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور ربوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بازور داور حرف اور
کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہی اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق عرعر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہی جالینوس
کا قول ہی جس شراب مین سانپ گر جاے لذاع ہوام کو اُسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام
سمیات کے ضماد اور مخالف ہے اور بمقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ الجدوان جمیع سموم کو نافع ہی اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن بلسان
اور حب بلسان اور پنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دب
تازہ کا پھل عجیب النفع ہی ہنوش کے بارہ مین دارچینی جو خاص چین سے آئی ہو اور مینگنی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کماذریوش
اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجواین سکبینج اور بیتہ ہمراہ شراب کے اور نوتنج اور طبیخ اُسکا شربا و ضماداً اور راسن اور
قیسوم اور قسردمانا غاریقون اصل الخنثے تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس عرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اُسمین بھر دین
اور خشک کرین اور بروقت اُسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ
نفخہ کے شور بانیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ ہو ہمراہ شراب کر پلائین اور ربرق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون
کچھوے کا اور قنہ عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم کرنب بری نافع ہی ادویہ بارد مین سے جو اُسکو نافع ہی بیخ یبروج ضماد
کرین ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہی اور پرسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے
ہین تریاق عجیب افیون اور سعد کی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد اور ات

جرجیر سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے - ایضاً دوار الطین بھی بہت نافع ہی نسخہ اُسکا یہ ہی حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابولوس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ مار العسل مین - ایضاً تریاق عام ہی جمیع لسوع کے واسطے اور سب شربات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ خا ہر ایک سے ایکدرہم عاقرقرحا نوب سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اُسین تری داخل کرین اور مزاج پکڑنے اور رطیا رہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین - بعض لوگ مدعی ہین کہ دوائے مذکور بطور سرمہ کے اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہی اور طبیخ سرتانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور رتی ملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کے نہش کو نافع ہی کلونجی تخم خرمل زیرہ ہر ایک دو درہم حنطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرکی نصف درخمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلائے رومیہ کے شراب مین داخل کرکے - ایضاً حنطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہی ایضاً حاما حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی کے مرکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین جبر چار درخمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر باقلہ کے - ایضاً حب بلسان زوفائے خشک بزر لفت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل درج ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی بزر الشبت ہر واحد چار جزء سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھ جزء شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا رومی

طلاؤن کا بیان جانورون کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کے لگائی جاتی ہین اُنین سے لفظ ابیض اور لفظ ازرق اور ثوم خام خواہ ابلا ہوا اور دغن زرد مین خواہ جندبیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگاؤ نہوا ہو اور فود نج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ ہو پیٹ اُنکا چاک کرکے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت بدلتے رہین - ایک قوم کا یہ قول ہی کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے سنا اگر مرغ مسلم نگل جاوے اُسکے پیٹ مین گھل جاتا ہی اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتی ہین اور شاید یہ اثر اُسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین بس اور کہین یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو یا تمام اور برگ خنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون پکاکر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کے کاٹے سے نافع ہے سوا مارگزیدہ کے زہر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہی حتی کہ مارگزیدہ کو بھی نافع ہی - ایضاً خردل اور بورہ اور بکی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا ہمراہ نمک کے پکاکر طلا کرین - زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہی بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہی اور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہی اور بہت عمدہ طریقہ ہے - پیاز دشتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریائے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ نیولے کا بھی مفید ہے ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آئین اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین اُنین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہی اور مبعہ کو جب زیت مین گھولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح سرو خواہ حب غار اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت مین اور قیسوم بیخ انجدان

اور خنثی اور درد قوبا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں
مثلاً بیخ الجندان سیاہ اور فقاح سانج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزء بیخ یبروج نصف جزء حب بلسان قرد مانا ہر واحد تین جزء
کو لیکر زیت مین پختہ کرین اور اسقدر پکائین کہ اُسکا قوام پیدا ہو جاوے اتنا گاڑھا جیسا پنچال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا
کرین ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درخمی سرکہ اور زیت مین ملا کر طلا کرین - ایضاً - فقاح صنوبر ایک جزء
بیخ یبروج دو جزء بزر البنج تین جزء سب کو زیت مین ملا کر طلا کرین اور اس دوا سے دھونی بھی دے سکتے ہین - ایضاً - حب عرعر دو جزء
میعہ جزء واحد سب کو ملا کر روغن مین طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے طرد ہوام بالکلیہ مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکین
جنھین ہم آیندہ بیان کرین گے اور بھگانے کی بھی وہی چیزین درکار ہین اور حجر سے مکان کے اور رکونے مین وہی چیزین ترڑین
جنھین ہم ذکر کرتے ہین دھونی کے بیان مین خواہ اور ترکیبات مین اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ
بھٹکنے پائین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا کرین دھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی
ہوام دور بھاگتے ہین اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہاے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ مین عجیب الاثر ہے
اسی طرح قنہ اور سنکیھ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور نفل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح
اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اُسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی
اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا
کبریت اور بکری کے سم کی بنا کر سلگائین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائین - ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی
اور مومیائی خواہ سلاجیت کے ہر واحد ایک جزء موے گوسپند اور سم اُسکا ایک جزء قرص بنا کر دھونی دین اور فرش کو اُس سے
تبخیر کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ قرد مانا بیخ الجندان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شتر مرغ کلونجی
تخم حرمل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ یبروج ایک درخمی موے
گوسپند تین درخمی فودنج دو درخمی مومیائی خواہ سلاجیت چار درخمی سب کو ملا کر دھونی دین اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی
کیواسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بھگانے کی چیزون مین سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچھانے سے اکثر
ہوام بھاگتے ہین سبستر اور حبق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جزء اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائین اور شیح کا یہی حال ہے اور
حلتیت کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسی طرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاؤ لگائین یا سلمہ اسطرح گرد مجلس کے
بچھائین جیسے کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین - ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ
کے دور اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتی ہین اور اسی
جگہ جا کر جمع ہوتی ہین - ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھرون مین ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے
اور سفیانیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پہ اثر ہوام کا نہین ہوتا ہے
ایسی چیزون کا گھر مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اُنکے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذ و نادر
رکھین اگر نکل آئے یہی جانور اُنکو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو شخص توشہ دان قامور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اُسکے گرد

نہ چھٹے گا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہی اُسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہی درندہ جانورون کے ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنے چیتا اور خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہایم قتل کیے جاتے ہین - سانپ کے بھگانے کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اُسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہی - جو شخص اپنے بدن مین لوف حیہ جو ایک قسم کی گھاس ہی لتھیڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگائے اُسے سانپ نہین کاٹتا ہی اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اُس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہی اور خردل سے سانپ مرجاتا ہی اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز اودہر ہو کر نہ نکلیگا اور صایم کے منہ کا تھوک خصوصاً اگر صایم اپنے منہ مین نوشادر رکھے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگانیکی تدبیر جو صایم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہی اور طول مین جاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق اور اسیطرح یا دروج کا بھی اثر ہی بخور جو اخراج عقارب کرتی ہی میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے ثرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے ثرب کو گھلائین اُسکے ادویہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر کٹی ہوئی مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اُسے جرات باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کیطرح سونگھائین اُسی کی بو سے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے کھٹملون کے بھگانیکی تدبیر اگر خیساندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب مرجائین اور بھاگ جائین اسی طرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع ہو جائین گے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کر کے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ماہی کی چربی ملی ہو اُسپر بھی سب کھٹمل جمع ہو جاتے ہین اور رایحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہی کہ اسکا نام کیوانہ یعنے حشیشۃ البراغیث ہی جسوقت اُسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہو جاتے ہین اور اُنمین تحذیر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہین رہتی پسیو اور مچھر کے بھگانیکی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائین اور بہتر یہ کہ سب کو یکجا کر کے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتنہ جسکا نام قولون ہی اور راتنج اور بقر اور حرمل ان سب کی دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور بورق السود و جوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب نیولے کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہی - ایضاً خربق اور بزرالبنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اُسکی قاتل ہی - اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سک سے اگر نر چوہے کی کھال نکالکر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کر کے یا اُسکی دُم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اودھیڑ کر ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا کو ڈورے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اُس گھر مین ہین سب بھاگ جائین گے اور مجھے اس مین تردد ہے چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جاے گی اسیطرح مقناطیس اور تلخہ گاو سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے

اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائین اُسکے دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے مکھی کے بھگانیکی تدبیر ہرتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال کے دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانیکی تدبیر گندھک کے دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اپنے بدن مین خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے کیکڑے کے بھگانیکی تدبیر بنا بر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کے دھوئین سے بھاگ جاتا ہے دیمک کے بھگانیکی تدبیر جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسیطرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تقتیر اور تدخین اعضا ہدہد اور اُسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا یہی فائدہ ہے اقسام سانپ کے جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہین اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپون کا حال اور اُنکے طبائع سے خوب واقف ہوئے ہین اُنھون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اُسمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے بجاگر اور املات داخل ہے اور اسمین سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائے جو اندر تک پہونچ جاے اور سمیت کو جلادے اور مجاری سمیت کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج مین بعد اس تدبیر کو مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر قے کراتے ہین اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اُسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اُسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین۔ دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اُسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین اُنکا علاج فقط اُسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہے اُسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسے باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اُسکی آواز سُنے فوراً مرجاے۔ ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شیرہ کے ہوتا ہے اور طول قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیبس ہے کہ اُسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اُسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے۔ انھین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام بزاق ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے جوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکے تھوک کی بو سے کسیقدر اُسکے دماغ مین چڑہ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اُسکا دو ہاتھ تک ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل از آنکہ مقام لسع مین درد پیدا ہو۔ ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کے بچنے کی امید ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اُس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو اوپر

زور ہوا سے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے - سم مقعصہ یعنے جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہے اسکے بھی چند اقسام ہین اور مدد دھفرین
بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین دو زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید اور سرخ
اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندان مثل منقار یعنے چونچ
کے کفگیر ہوتے ہین - اژدہا ہے جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے
بعض انمین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنے پیاس لگانے
والے ہوتے ہین اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ مین ہین جسکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع
مین اختلاف نہین ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادہ کی کا اختلاف
ہوتا ہے نر مین دانت کم ہوتے ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سپیرے کی یہ رائے ہے کہ مادہ ہی زیادہ بری ہے
کہ اسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ برا ہے اور بنظر جسامت
کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور
بنظر مکان اور جاے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑون پر رہتے ہین اُنکی سمیت زیادہ ہے
بہ نسبت انکے جو سرزمین اور ترائی مین خواہ پانی مین رہتے ہین کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت مین سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے
بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت
غضب مین کاٹ کھاے زیادہ برا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول
کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے - یہ بھی کہتے ہین کہ ایک
ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا اُسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون
وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ منافرت اور مخالفت
تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اُسی کے بقا سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فناے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نرہے اور قلب مین کسیقدر خفیف گرمی رہے تو کچھ ضرور نہین
کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے - بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اوسکا زہر بارد ہے اور وہ
خون کو جمع کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے مخدر بھی ہے - یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر محلل روح
غریزی کی کرتا ہے اور اسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے
فصل زمستان مین وہ مر جاتا ہے اور جسکا مزاج گرم ہے اُسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اُن لوگون کی ہے جو اصلہ کے مزاج کو
بارد کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی عالیقدر کیون نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور شاید یہ دعوے حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین انمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو دنبہ کو اگرچہ
اُسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مر جاتی ہے اور اُسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑون کی فصل مین اگرچہ
مزاج اسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہے اُسکی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اُسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور

جو اسے عارض ہوتے ہین باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنے بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہو اور
مجھکو یہ دریافت نہین ہو کہ حرمانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا اُنمین کچھ فرق ہو ایک قوم نے کہا ہو کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہو
کہ اسکے سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہو اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہو اور سر اسکا تیلا زیادہ ہوتا ہو
اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہو جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہو اوسے جلا دیتا ہو اور
اور جہان رہتا ہے اُس جگہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہو اور کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہو گر پڑتا ہو اور ہلاک
ہوجاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہو بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہو سُن ہوکر رہ جاتا ہو اور
اسکے صفیر اور آواز کے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی
مرجاتا ہو اور اتنی تیزی اس مین ہو کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہو جسے یہ سانپ کاٹے اُسکا بدن پھیل جاتا ہو اور
پھول کر صدید اور پانی بدبو اُسکے بدن سے جاری ہوتا ہو اور بعد ازان مرجاتا ہو اور جو اس میت کے قریب جائے وہ بھی مرجاتا
ہو اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے - ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اُسکو ہٹائے خواہ چھوٹے البتہ
کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے
کے مر گیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونون مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبیہ مین اکثر پیدا ہوتا ہو
علامت ملکہ یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی آدمی خودبخود کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مری جہان
اس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہو حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہو اور کہا ہو کہ اسکے
صفات قریب ملکہ کے ہین کہ وہ سدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے
سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہو اُسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہو اور جو حیوان اُسکے
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ
ذراع تک لانبا ہوتا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہو اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہو وہ یہی ہو کہ
تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بید ستر بھی اسیقدر وہ بھی سفید ہو اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اس
سانپ کے جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہو جسکو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون
اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی تمام اُسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور آسے ہم بیان کرچکے ہین علامات اُس سانپ کے
کاٹنے کی جسکا نام اسقیوس ہو اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہو یہ سانپ جسے کاٹے اُسپر وہی اعراض طاری
ہوتے ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اُسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین سن پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضائے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اُنمین پیدا ہوتی ہو علاج اُسکا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے نزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان جسکو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بحیس وحرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اُسکی بعد اُن احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین

اور جمائی پے در پے اور آنکھون کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہی اور گردن اینٹھنے لگتی ہی اور کزاز پیدا ہوتا ہی نبض کا انتظام بالکل
باطل ہو جاتا ہی اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہی اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جسمین قی پیدا ہو محسوس ہوتا ہی جو اسکے پاس موجود
ہوتا ہے اوسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اونگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قی ہو جاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہی کہ استقلیوس اپنا سر
اوٹھاکر زہر تھوکتا ہی اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہین ہی کہ یہ قسم وہی ہی جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون یا اینکہ یہ دوسری قسم ہی اور لصباقات
کی قسم مین داخل ہی لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہی جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم
نہین ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہی اور غشا وہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہی جسکو یہ کاٹے اور اوجھاڑ اور ورم معدہ
مین درد پہلے پیدا ہوتا ہی اسکے بعد تعسیف بصر اور سبات پیدا ہوتا ہی اور ایک روز کی تہائی یعنی تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین
رہتا ہی علاج اسکا وہی ہی جو صم کا علاج مذکور ہوا **اسقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہی طول مین ایک ذراع سے ایکر ذراع
تک ہوتا ہی اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہی اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہی اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک
اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑ کھڑی پیدا ہوتی ہی اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر
ریگستان مین پیدا ہوتا ہی ایک قوم نے کہا ہی اسمین ایک قسم وہ بھی ہی جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے
قرن چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور
بڑے اور دونون طرف کے جبڑے اسکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے
کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہی جیسے سوئی کسی نے گڑو ئی ہی خواہ ایک کیل چھوٹی کسی گاڑی ہی اور رگڑ کر جم گئی ہی
اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہو جاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور درد ران ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے
علاج اسکا بھی صم کا علاج ہی اور خاص علاج اسکا یہ ہی کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاے اور خصوصاً اگر قی یہ دوا پلاکر کرائی جاے
بہت عمدہ ہی اور قی ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہی شراب پلاکر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری
ہمراہ شراب اور تخم ترب کے عجیب النفع ہی اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہی **اوس سانپ
کا بیان جسکا نام اودرلیس اور کدوسوذروس ہی** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اوذروس کہتے
ہین اور اگر خشکی مین پایا جاسے اسکا نام کدوسوذروس ہی اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہی اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی
ہوتی ہی اور اسکا شرار ضرر بھی نسبت اسکے زیادہ ہوتا ہی اور جہان کاٹتا ہی اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہی اور التہاب اور سوزش
بھی پیدا ہوتی ہی بعد ازان وہ مقام سبز ہو جاتا ہی اور سڑ جاتا ہی اور جسے کاٹے اسکو دوار اور قی بدبو صفراوی اور حرکت غیر منظم اور ضعف
قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہی اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر لوبھا اسکے
کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہی کوئی شخص بچ جاے خواہ اس وجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض
ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہی کہ جو
السرو پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح رازیانج
دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہوا اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہی اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی اور پیہ سعد

پنج بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جزو خواہ سب کو ملاکر اور نیز آرد جو ملا کر کرین **آذرلیس کا بیان** مین آذرلیس کا ذکر اس مقام پر اِس
لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہہ اس بات کا ہی کہ اذریوس اور اذرلیس مین کچھ فرق ہی یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہی
کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہی جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا ہے۔ لیکن مین نے جس کتاب
سے یہ مقام لکھا ہی اُسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اُس مصنف نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے جراحت
پیدا ہوتی ہے اور زخم جو بڑا ہوتا ہی اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہی جو بدبو اور متعفن ہوتی
ہی اور علاج ان لوگونکا بہت دیر مین منجح ہوتا ہی اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہی اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص
تامل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کیطرف
منتقل ہو کر بیان اُسکا بہ **تفصیل** کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اُنھین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان عام**
لسع افاعی اور اُسکے احکام کا بدترین افاعی اور بدترین اژدھے کی وہی قسم ہے جو نر ہی اور مادہ بہ نسبت نر کے
اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاے اُسطرف جدھر سے کاٹا ہی اور
اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہو اُسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین
صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری ستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہی اور رنگ بھی اُسکا زہر کا ہو جاتا ہی اور مقام لسع
مین درد پیدا ہوتا ہی پھر وہ درد چلتا ہی اور متحرک ہوتا ہی بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہی قریب موضع لسع کے اور موقع مین خشکی پیدا
ہوتی ہی اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہی کہ اُسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اسکے بعد ٹھنڈھا
پسینا نکلتا ہے اسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بطرف سبزی کے ہو جاتی ہی اور ادرار اور تواتر نفس کا ہیجان
ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور ستلی اور ہچکی عارض ہوتی ہی اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا
ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد
پیدا ہوتا ہی اور بدن مین کپ کپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مر جاتا ہی وہ تین دن کے اندر
مرتا ہی اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہی **علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ
کرنا چاہیے اُسکے بعد قوی تر علاج یہی ہی کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو بھی
تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہی اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاینگے مناسب
نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہی اور جو شے غریب ہی اور طبیعت بدنی سے خارج ہی اُسے ممکن نہین ہے
کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اُسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ کثرت
استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ
شراب اگر ثوم بہم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اہل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فوراً مفید ہوتا ہی حرمل بھی ایسی دوا ہی جو
سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہی ایک ہی انیسون
اکسوتافن یعنے بائیس درہم فلفل چار درمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درمی بذریعہ طلا یعنے دوساب انگور مطبوخ

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً۔ مرکی جند بید ستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم مثبت دو اوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً۔ تخم خند قوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہو جیسا بعض لوگوں نے غلط گمان کیا ہو بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہو۔ واجب ہو کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی اور آبزن میں دودھ کے بٹھائیں اور یہ تکلف اوسے متنبہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہو اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہو کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہو اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملاکر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہو کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چباکر نگل جاوے اس رطوبت کو جو اسمیں ہو اور تھوک کو ضماد استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شور یا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہو کہ اُسکے استعمال سے مار گزیدہ کو نجات ہوتی ہو اور نیولا کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاوے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہو کہ جو اگر کسی فدری وغیرہ میں لگائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے لکھے ہیں** کہتے ہیں کرفس صحرائی جسے سمرفیون خواہ سمرنیون کہتے ہیں اُسکا پینا بھی بہت مفید ہو اور روح ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند اور بیخ مرار بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غاریقون جو دوا اُنہیں سے بہم پہونچے شراب شیرین ملاکر بقدر ایک درم کے پلائیں اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے آذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنی زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابوتوسین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کا سم خواہ بیخ کا سم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا ایضاً۔ انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حرا اور بیخ خرنیل جو نبراہی نبر معروف ہو وہ بھی نہایت درجہ مفید ہو اور پوست زراوند اور بیخ خند قوقی بھی اسیطرح مفید ہو۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ تربد کو جسوقت شیر دوشیدہ میں ملاکر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہو اور کوشجی بھی نافع ہو سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور جنطیانا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کرکے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف نبولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تخم مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں اُنہیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جوش دے کر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں **ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں** یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہو اور یہ ضمادات اہل اور حب الغار اور اسقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملاکر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاوے اسطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈکی چاک کرکے اور اوہان میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں ورق الغار کو پکایا ہو **بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کردیتے ہیں** جیسے امورویس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہو انکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہی حتی کہ جو قروح جسم مین کسی زمانہ مین ہوئی ہون اور مندمل ہو چکے ہون وہ بھی از سر نو شگافتہ ہوکر اُن سے خون روان ہوتا ہی اور درد مفصل پیدا ہوتا ہی اور قی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قدماے اطبا نے بیان کیا ہی کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہی انکے بدن کا رنگ خاکستری ہی اور انکے بدن پر نقطہ ہاے سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہ ہاے متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکے قد افعی سے چھوٹے ہین اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہی اور انکے سر پر لکیرین سپید رنگ متقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتون مین آواز کڑکڑاتے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی یعنے پوست اندرون دانتون کے نچھ خشک ہوتی ہین جیسے کوئی غضب مین آکر دانت پیسے اور رچال انکی بھاری ہوتی ہی دانت انکی ہموار اور برابر ہوتی ہین شیخ جنے ان حیات کے یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اولی مین داخل کرتا ہی اور رکھتا ہی کہ یہ سانپ نہایت زبون ہین اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبعی کھل جاتی ہین اور اُنسے خون بکثرت جاری ہوتا ہی اور کسیطرح نہین رکتا ہی اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہی تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُنسے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہی بلکہ آنکھون مین جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکلجاتی ہی اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہی اور باینہمہ معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہوکر سیاہ ہو جاتا ہی اور اُسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہی اور دست جاری ہوتے ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے عسر بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے لسیان کی کیفیت ہوتی ہی اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گرجانیکے بعد وہ شخص مرجاتا ہی۔ علاج ان لوگونکا قریب یہ علاج اُن لوگون کے ہی جنھین اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی جاے بعد غذا دینے کے اور غذا اُنکی طریخ یعنے ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور جلب مین اُسکا شکار کیا جاتا ہی خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجاے اور مکرر انھین قے کرائی جاے اُسکے بعد رتی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاے جو انگیٹھی وغیرہ پر الٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جاے کہ نافع ہی خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھین نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اسمین کراث اور اجواین اور سداب کے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہین جسیہ معطشہ کہتے ہین کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہی اُسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہی اور اُسکے بدن پر نشانہاے سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اُسکا چھوٹا گردن اُسکی موٹی اور حلق اُسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک باریک ہو جاتی ہی۔ ایک قوم نے کہا ہی کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اُسکی مثل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ اُسکی مچھلی دمطر کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہی اور دُم اوٹھائے ہوئے چلتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارہ دریا پیدا ہوتی ہے کہتے ہین جسے یہ سانپ کاٹے اُسکا پیٹ جل جاتا ہی اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہی پھر اسکی پیاس کسیطرح نہین بجھتی ہی اور پانی سے کبھی سیر

نہین ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین برآمد ہوتا ہی تا اینکہ پیٹ اُسکا پھول جاتا ہی اور
تمام بدن پھول جاتا ہی اور تمام رگون مین پانی بھر جاتا ہی **علاج** بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کنیثر کے پلانے کی اور قی کرانے کے
پھر خاص علاج اُسکا یہ ہی کہ ثقل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہی اُسے نیچے کیطرف جذب کرین اور مدرات
کا استعمال جیسے ملیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور سیسالیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور تمام
بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جیسے ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ
چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے پہونچتا ہی اُسپر غلطن گرا تے
ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے - مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین خود دیکھی ہے اطراف
دھستان مین کامائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہی کہتے ہین کہ اسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا
ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہی اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہی کہتے ہین کہ علاج اُسکا مشترک ہی اور مثل علاج افاعی کے
ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہی کہ نام اُسکا امفیسا ہی اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہی اور جب گرتا ہی یعنے سر اور دم دونون طرف سے
جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہی کہ قفازہ یہی ہی یا کہ وہ اور قسم ہی مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے
ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ ہوتا ہی اوتنا ہی سر اور دُم کے پاس ہوتا ہی اور مجھے گمان قطعی نہین ہی کہ جس مین نے دیکھا ہی یہ
وہی ہی یا نہین **بلوطیہ جسے دروبیوس بھی کہتے ہین** یہ سانپ اُن پتھرون کے نیچے رہتا ہی جو گھرون مین رکھے ہوئے ہون اور جس
شخص کو یہ کاٹتا ہی اسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہی خواہ جو اُسکی دوا
کرے یعنے دوا کرنیکی وجہ ہی اُسکا قرب بدنی پیدا ہو بو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہی اور جو کوئی قتل کے درپے ہو کر تلاش
کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتا لگ جاتا ہی اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین **علاج**
وہی ہی جو افاعی کا علاج ہی اور خاص ان لوگونکو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسیطرح لسیکھٹر اور بیخ خنثے جو گیاہ مشہور ہے
اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہی مفید ہی کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائین اور ثمر بلوط کی تضمید کرین **جاورسنیہ** یہ قسم
سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہی اسپر اعراض ردی طاری
ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہی **بیان اُس سانپ کا جسکا
نام رقشا سیطالی ہی** کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہی یعنے موکھہ اور دم کیطرف سے مگر اس سے
زیادہ بڑا اور قاتل ہی اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہی جو بیان ہو چکا **حیہ رقتا جسکے رنگ
مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہی کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہی کہ دوسرے دن جگہ ملسوع کا سڑ جاتا ہی اور امعا ریزہ ریزہ
ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہی جو افاعی صغیہ کا علاج ہی **حیہ بارسطالیس** اسکے سانپ
کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہی اور صلابت ہو جاتی
ہی اور نفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اُسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور عقل مین بھی تغیر اور
غشاوہ بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے **علاج** اُسکا مثل علاج افاعی کے ہی اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے

مین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور نہ اسکی جنس کو بتحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہو کہ اسکا ذکر کر رہا ہو یعنے کسی اور قسم مین داخل ہو یا نہین فیحیز سیوس کہتے ہین اسکا کاٹنا شبیہ لسع افاعی کے ہو مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہو جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہو اور اسبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعاے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو بارسطالیس مین کہا ہو یعنے مین نے اسے بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہو بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج افاعی کے ہے

انمودطیس اور مواعیروس کا بیان طول ان سانپون ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکے مثل ریگ کے اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اس سے روان ہوتا ہو اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارصینی اور بیخ قنطوریون جوان ادویہ من سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہو اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہو نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری یعنے مشک الجن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہو اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضماد مختص بہ قروح متعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین

وہ سانپ جسکا نام سیسر ہے اور یہ معفنہ ہی کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی دم چھوٹی پیٹ انکے گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتی ہین اور انکی بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہو اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے — **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہو درمیان افاعی کے اسکے بعد علاج اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے

ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے اس قسم مین وہی سانپ معتد یہ ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین **تنین** اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہو کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہو اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہو اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کی تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائیش اطراف توبا اور ہندوستان مین زیادہ ہوتی ہو اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبیہ جو بلاد آسیبیہ مین ہوتا ہو چار ذراع تک لانبا ہوتا ہو اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہین انکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور جبڑے اسکے زرد اور سیاہ اور موٹے بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے ہوتے ہین کہ آنکھون کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی تفلیس یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت ہوتی ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہو ایک ایسا اژدہا کہ اسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے اوگے ہوے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور نر قسم اژدہے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہی۔ مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہی کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہی جو علاج قروح ردیہ کا ہی فقط **اغاذیمون اور شیز** شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کی ہی کہتے ہین جیسے اغاذیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور شیز کا حال یہ ہی کہ اُسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اُسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اُسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے بڑی مشکل پڑجاتی ہی اور اُسکا قرحہ اُس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ مین بکار آمد ہے **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** گندھک اور سرکہ اُس مقام پر لگائین جہان اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی ہوتا ہی اور طرلسیاا نامی ایک مچھلی ہی اُسنے ساتھ قلعی کے اگر مقام پر زخم کے مالش کرین یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھے ہین خصوصاً تریاق اول اور باردروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہی **دو حیوان دریائی** ایسے ہین کہ اونھین بعض علما نے ذکر کیا ہے۔ اور مجھے گمان یہ ہی کہ وہ دونون دریائی اژدہی کی قسم مین داخل ہین خواہ اُنمین داخل نہین ایک نام سموریا ہی اسی عالم نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے دوسرا **طروغورون** ہی اُسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طروغورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہی اور خدر بھی پیدا ہوتا ہی اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہی اور یہی شخص حکیم کہتا ہی کہ اسکا علاج اُسطرح پر کرنا چاہیے جو سرد زہر کا علاج ہی اور یہی حکیم کہتا ہی کہ زخم کاٹنے کا نطول نیگرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہی اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنون مین قوت عنقل اور انجیرہ کی ہو اور مشروبات انکے واسطے نشردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مراد زنجفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درخمی کے مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہی اُسکا استعمال کرین

چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہون گے جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین خواہ اور درندے اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین

بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا ہی کاٹنا ہی جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبو رکھے خواہ فقط زیت سے اُس مقام کو پونچھے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ دم ضماد کرین کہ اس طرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہی۔ ایضاً طلا مرداسنگ اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہی اور اگر مقام ماروف مین اور کسیطرح فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعہ سے خواہ پونچھے سے خواہ کسی دوائے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنیکے اُسے چھوڑدین اور نگران رہین اگر قیح اور ریم اُسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور خند قوی اور پورا نہین ہوا تھا پھر اُن ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب لسوع مین ہمنے بیان کردیا ہی اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرح کا نہو اسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہی کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی بھی تدبیر کرے۔ عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اُسکے واسطے خواہ جنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کیواسطے وہی مرہم اسود ہی کہ اُسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کے کیا جاے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہی **آدمی آدمی کو کاٹے** اور گہرا زخم ہو تو اُس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر اُسیطرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اُسکا مرہم اسود سے کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جاے اور بارزد کا ضماد آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہی اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کے لگائی جاے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلامین کہ سپید ہو جاے شہد ملاکر۔ ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مرا اور صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک جلاکر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اسپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہون اور اُن حبوب مین سے پھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا اور کسی کو کاٹ کھاے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہو لازم ہو کہ موضع عض کو زیت سے پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین۔ ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہو جاے بعد ازان شہد مین ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مرا اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلاکر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہین اور باندھ کر اُسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین **پاگل ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا** ان دونون کا علاج قریب اُسی کے ہی جو قانون عام مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کے کاٹنے مین بکار آمد ہی اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماروف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اُسپر کف دست سے تھپکی دین بعد ازان نطرون اور سرکہ اسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کے اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب مین کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً مرداسنگ کا طلا کرنا اسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائین معتبری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہی **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی اونمین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اُس مرض کے ہر ایک حیوان اُن مین سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اُسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے اور اُس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط مین احراق پیدا کرے پس خریف مین دیوانہ ہو جاے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاے پس ربیع مین دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسیطرح پیدا ہوتی ہی کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہو جیسے لکھنؤ مین بلوچ پورہ

کی گڑھیا) وہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا یا بھیڑیا اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اُسکے اخلاط مائل بہ سوداویت ہو جاتے
اور سودائے متعفن پیدا ہو اُسکی خلقت مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین ہر وقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم
کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سُوج جاتا ہے اور رنگ اُسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور اسباب فساد مزاج
اُسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور نہ ہر وقت پیاس
کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پیتا اُسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اُسکے جوڑ بند مین رعشہ
اور تھرتھری اور زیادہ اسکے جہرکی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر
درجہ کو پہونچی آنکھ مین اُسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا
ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھون سے بنظر غصہ درون کی طرح اونہین دیکھتا ہے اور بُری صورت بناکر گھورتا ہے
زبان اُس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونون کان دبائے
ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسیطرف
کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا
خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور سوم چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اُسکی نظر مین آتی ہے اُسیطرف
جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہیے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کے ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست
اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چُپ چاپ اور آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز
اُسکی بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے اور اُسکے
قریب نہین آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اودھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اُسکے قریب پہونچ جائے دم
ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی
ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ بُرا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کی ہے اور
شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے
اور نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اُسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوا اور
اُسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین
جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اُس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت
مثل حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از
آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اور بیٹھا اور اطراف بدنکو سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور جواب
معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو
بالخصوص ناپسند کرکے اور اُنکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہی آواز بیٹھ جاتی ہی اور اکثر رویا کرتا ہی آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی جو شی اسکے قریب جاتی ہی اُسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہی اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہی اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور کبھی سیلان منی بلاشہوت اوسے عارض ہوتا ہی اور آخر کار مودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہی اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہو کر مر جاتا ہی اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مر جاتا ہی اور فقط پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہی اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہی پھر قریب مونھ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہی تو اچھو ہو جاتا ہی اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سے مر جاتا ہی اگر کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز بیٹھی ہوتی ہی اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اُسکی بند ہو جاتی ہی اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہی اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اُسکے بول مین ایک شی لحمی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہی کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہی اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہی پھر اوسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہی اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہے **عجائب احوال سے** اُسکے یہ ہی کہ آدمی کے کاٹنے پر حریص اور بعد ہیجان اس مرض کے اگر کسیکو کاٹ کھاے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اُسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہی اور اُسکی نوبت یہ پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اُسکے خیال کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اوائل اطبا نے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انھین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از آنکہ پانی سے ڈرنیکی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب نفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مر جاتا ہی جیسا اثر کم و بیش ہو اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہی ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہی اُنکا دعوے یہ ہی کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا قول یہ ہی کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی گیلی مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہے کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہی لہذا منافی اور مضر اس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہی اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہی اور نہ مجھے یہ دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہی۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اُس مرض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جسکے مقام زخم سے خون بہ کثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنیکی حالت پر پہونچنے سے محفوظ ہو جاتا لیکن اس بد وارث حال کو اُسکا انجام نہین ہوتا ہے

فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین کیا ہی کبھی بعض آدمیونکو کتا کاٹتا ہی اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوے ہین اُنمین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہی جو علاج مین زخم کے لائق ہی اور اندمال

زخم کا کردینا پس اسقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اس زخم کو منقیح نہوذ دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے
کاٹنے سے پڑگیا ہے اور اسکا منقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ
ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آیندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب ان آثار کا ظہور بقینًا
محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلاتنقیح مندمل کردے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے - ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات
ایسے تلاش کیے جائین جنسے اُس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجائے ایسے مریض کے علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز
ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائین اگر مرغ اُسے سونگھ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم
ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھاکر مرجائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اِس
زخم سے ٹپکی ہو اُسمین ترکرین اور کتونکے سامنے پھینک دین اگر سونگھ کے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی
ایک علامت اُسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اُسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت
کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے **علاج** پہلا علاج تو یہی ہے کہ اُسکا زخم پورنے نہ پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہین اور پھیلاتے
رہین اگر خوب چوڑا نہو اور رطوبات کا چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو جو تدبیرین لسع مین مذکور ہوچکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے
روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاے اور پھر زخم پورنے نہ پائے اس سے
عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہو اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہے کہ انگور
زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اسپر اوائل
ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور توم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور
خالص ہو اُسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکہ مین بھگوئین تا اینکہ گھلجائے بعد ازان
اور ادویہ کو ملائین اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز ہی کافی ہوجاتی ہین اور جرجیر بھی اور باقلی ہوتی اور حلتیت مرکب ہو خواہ
مفرد ہو اور سلیق بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلونیون اسکے
بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے - زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس
آٹھ جزو اسقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو لسبد دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سب کو پارچہ بیز کرکے
مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنے پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجائے چلنے پھرنے سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اولی مین
استفراغ پر جرأت کرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطریق خارج کے کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا
بطرف عمق کے ہوجاتا ہے - اور اگر جذب بقدر امکان کرچکین اُسکے دو دن خواہ تین دن بعد اُس بقیہ کی استفراغ کی فکر کرنی چاہیے
کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کرگیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اُسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب
استفراغ قوی نہ ہونا چاہیے اور اگر امتلا خون پایا جائے فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کی بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور
نہین ہے کہ جب رنگ بدل جائے بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اُسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا
ہوتا اینکہ اگر ضرورت ہے خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

تنقیہ

عجیب النفع ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہو **صفت مسہل جید** ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال اب سب کی گولیاں بنالیں مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کر چکیں ضرور ہو کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کریں واجب ہے کہ غذا اُسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریج کی تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور رطیار ہوں اور بعد اسکے مدارات ملطفہ کا استعمال کریں اور شراب شیریں خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیریں بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہو اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کا اور ہلاک امر یہی ہو - اور یہ دونوں باتیں اسیطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور حیتز خواری آب سرد میں توڑکر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار لوہا بجھایا ہو اُسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہو - مگر توم اور بصل ایسی غذا ہو کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کر کے بدن سے اسکو دفع کر دیتی ہو - اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہو اقسام ادویہ میں بھی داخل ہیں یعنے غذاے دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دواے سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین میں مذکور ہوگی استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہو اسیطرح تریاق انافع جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہو بعض کا تجربہ یہ ہو کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے سیاہ کریں انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجائے کہ پیسنے کے قابل ہو تو اسے جدا گانہ رکھکر جنطیانا کو بھی اسی آگ میں بنائیں اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو پیکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار انگلی سے چاٹنے کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسیں دوا اس نسخہ کو بلا رطوبات نہر کا جو شکار کر کے جمع کیے ہوں اُسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اُنکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی تنور میں بقدر معتدل جلایا ہو اور اُنکے خاکستر سے پانچ اجزالیں اور جنطیانا بھی پانچ جزء اور کندر ایک جزء ان سبکو پیسکر کسی برتن میں بحافظت رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جوں جوں زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں جنکی صفت اسطرح کی ہو کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہو جسے دواء الذراریح کہتے ہیں اور اسی عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دواے سرطان کا استعمال اوائل ایام میں نہ کرنا چاہیے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ میں جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں - اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دواے مذکورہ کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤں کا بھی ہے یعنے وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آئندہ سطور میں کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اُسوقت تعداد دوا کی اُس سے بھی دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے - اور متصل جرح کے پچھنے بھی لگانے چاہییں اگر انھیں ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئین اور خوب طرح سے اس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلجائے اور مریض کی خبرگیری
بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اسوقت زخم کے منھ بڑھانے مین زیادہ فایدہ متصور نہین ہی اور نہ زیادہ تفریغ اور کمی کرنا بھی
اچھا ہی ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچے گی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہی اور بند نہ ہوجائے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے
مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہی جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول مین گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انھین ایام کے ہوتا ہی
لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہوچکی ہین انکا استعمال کرین یعنے
تریاقات مذکورہ کو پلائین اور استفراغات معلومہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار
ہوتا ہی خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر ساتوین روز قتل کرتا ہی اور اسصورت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ
بالا سے کم زمانہ مین ہوگا - جواذب مین داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہین ہی تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہی اور پانی
سے ڈرنے کا خوف متحمل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ
لگا دینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہی اور کوئی تدبیر جذب سمیت
کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو اُن دواؤنکا استعمال کرنا لازم ہی کہ قائم مقام داغ لگانے
کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا جائز نہین اسقدر کہ
بدن اسکا تر ہوجائے اور طبیعت مین اُسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرائین گویا اُسے قتل کی تدبیر کرینگے بعض
لوگ کہتے ہین کہ آبزن مین علیل کا بیٹھنا نفع بین کرتا ہی اور مجھے گمان غالب یہی ہی کہ شاید اوائل ایام مین اُسکا فائدہ کچھ ہوگا برودت سے
بچانا مریض کا ضرور ہی اور کبھی اُسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہی پھر اُسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی
چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہوجائے کہ رطوبت سے اُسوقت زیادہ
اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیمگرم اُسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل ہی مالش اُسکے
بدن کی کرنی لازم ہی جب اسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنیکا خوف ہو تو بس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جبتک
وقوع اس حالت کا بالفعل نہوجائے اور یہ کیفیت طاری نہوجائے کہ اُسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہی اور کبھی آئینہ دیکھکر اُوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہی بہرحال اُسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا
چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آئندہ ذکر کرتے ہین اُنکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہی اور جس
حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اُسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پاؤن باندھتے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور بعد
پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہی تجربہ مین آچکا ہی کہ شراب مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہی اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی
انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائے ہون حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درمی شہد مین معجون
کرین مقدار بقدر ایک باقلاے مصری کے چاہیے - ایضاً سر بمہر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جز اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب چھ جز
زراوند مدحرج حب الغار مرمکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر مدبہ کرین اُسکے بعد شہد اور مقدار شربت
بقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب بہمن یعنے حب لغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی تبسیں اصل جنطیانا چار مرمکی چار ان سکو

جمع کرکے شہد ملاکر رکھو اور بمقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اُسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اُسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور اوسکے نہین بھونکتے ہین لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مشروبہ بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے حضض اور جلیتت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام خت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہین اور مرکی بھی جید ہے پلاتے ہین اور لیپ کرتے نہین کہتے ہین کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہے اور کما ذریوس کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہین اور بعض لوگ حکایت کرتے ہین کہ چشم ہائے سرطان اگر پیس کے پلائے جائین انکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہے اُسکا انفحہ اگر پانی مین ملاکر پلائین فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگونکا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اُسکے استعمال پر جرات نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند ہے کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اسی کتے نے کاٹا ہو اسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہین جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہنچ گئی ہو اُسکے بعد جگر مذکور اسی طریقہ سے کھلانا یا دلکو بصفت مذکور کھلانا خواہ ضبعہ عرجا کو بھون کر کھلانا چاہیے کہتے ہین اگر اُس مریض کو مادہ ہواز ہمراہ جند بیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسی کا شیاف لعوق جول کے استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ اُسکے دوائے جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انھین اجزا کے ہے اور یہ مذکور ہو چکے ہین سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر نصف ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین نسخہ دواء الذراریح کا جو خاص ان لوگونکو نافع ہے - ذراریح یعنے پرندہ زہردار اور جنکے پرون پر خال سرخ اور سیاہ ہون اُنمین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین پکڑین اور قوائم اربعہ یعنے ہاتھ پاؤن اور سر اور پر بازو توڑ ڈالین اور صاف کرین اُنمین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اُسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جز سب کو نرم نرم پیسین خصوصاً ذراریح کو پانی مین گوندھکر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کرین اور اگر مثانہ مین کسیقدر رنج اور مروڑ سی پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین ہر روز داخل کرین بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اسمین پیشاب کر دے اور غذائے مرطب کا از قسم شوربہ بچۂ مرغ یا مرغ فربہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اُسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اُسکے بعد دو مقدار خمیرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دین اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلین اُسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنیکے ہموزن عدس مقشر ملاکر پیسین اور پانی کے ذریعے سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب و آب نیم گرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کرین کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اور ڈھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسیقدر حکاکہ پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرو اور

اُسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی سے ڈرنے کا خوف جاتا رہیگا **ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین** حلتیت کا ضماد جید ہی اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہی اور ایک جماعت اطبانے اسکے نفع کی گواہی دی ہی اور لہسن کا ضماد کرنا اور شرباً استعمال بھی مفید ہی اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہی اور بخوبی نفع کرتا ہی۔ منجملہ اُن ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دوا ہی کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اُس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور بعض ہمراہ نمک کے اور حاوشیر بھی عجیب النفع ہی۔ برگ قاتل ابی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہی کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر سرشیم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین۔ ایضاً چیونٹی کو ملکر ضماد کرین۔ ایضاً نمک اور زنگار ہر واحد چار جزر چربی بچہ گاو کی بارہ جزر بطور مرہم کے استعمال کرین۔ ایضاً لبلاب تین جزر بورق دو جزر سمندر یعنی ایک جزو بط کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت **کے پانی پلانیکا طریقہ مختار** ایک شخص نے اوائل اطبا مین سے ذکر کیا ہی جسکا نام **فلغریوس** ہی کہ جب ملیل کلب کا پانی سے ڈرنے لگے اُسوقت اُسے پانی پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہی کہ جس برتن مین پانی پلائین اسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ اُس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین ایسی مریض سے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بناکر اُسکے حلق مین رکھے اور اسمین پانی دور سے گرادو کر پوشیدہ اُسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونکی انبوبے اور نل بنائے اور اُسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہی کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گھریان بناکر اُسمین پانی بھرین اور ملیل کو پلا دین یہ بھی نافع ہوتا ہی

چیتا اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے نیچون کے زخمون کا علاج

یہ جانور درندہ خواہ انکے مثل جثہ مین اور جانور مثل تمسیح کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہون اسیواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہی جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اُسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنین کافی ہوتی ہی

تمساح کے کاٹنیکا بیان جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہی کتے کے کاٹنے مین یعنی جو کتا دیوانہ نہو اسکا علاج اور تمساح کی کاٹنیکا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کی جذب کرنا ضرور ہی اسلیئے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاوے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے سہد ملاکر اور اُسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کیواسطے بہت نافع پڑتا ہی۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہی کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اُسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہی اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہی **بندر کی کاٹنیکا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جاوے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اُسکا تضمید سے ادویہ ذیل کے کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہی اور تفتیح ورم کی شہد اور کلونجی اور مٹر اور شہد سے کرنی چاہیے **بلی کے کاٹنے کا علاج** کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہوجانا بدن کا عارض ہوتا ہی۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہی اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہی اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہی۔ **نیولے کے کاٹنے کا علاج** کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہی اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہی۔ علاج اُسکا قریب یہ علاج مذکور ہی کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھائین بھی اُونکین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھاکر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بدزر کا پوست اودھیڑ کے اسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہی **موغالی کی کاٹنے کا علاج اور اُسکو قلار بھی کہتے ہین** بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہی اور رنگ اُسکا مائل بہ تیرگی بالطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہی اور موہنہ اُسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہی امنی حکیم کا قول ہی کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اُسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہی کی سی ہوتی ہی اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اُسکے پشت کی یعنے ریڑھ اُسکی بطور بارہ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا اسا خم اور کجی بھی اُسمین ہوتی ہی اور ایکطرف رکھتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نخس پیدا ہوتا ہی تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہی جہان جہان اُسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑجاتے ہین اُنمین رطوبت دموی بھر جاتی ہی اور تواعد یعنے تہ مین اُن دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہی اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہی اور جب نیچے کیطرف سے چاک کیے جائین سپید رنگ گوشت پھٹے کیطرح کا تہ بہ تہ نکلتا ہی اور کبھی اُسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہی اور کبھی سڑکر گرجاتا ہی کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برآمد ہوتا ہی بعد ازان متعفن ہوکر سڑجاتا ہی اور گوشت گرپڑتا ہی اور کبھی یہانتک نوبت پہنچتی ہی کہ امعامین مغص اور مڑوڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور رفا سد پیدا ہوتا ہی **علاج** واجب ہی کہ موضع گزیدہ پر تنہا قند خواہ سرکہ ملاکر رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو عام معالجات کے اوپر مذکور ہوچکے وہ سب عمل مین لائین یا اُسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکین خواہ توم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہیین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکاکر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور تمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور ترطم ان دواؤن سے اقوی یہ ہی کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ جنطیانا اور انفحہ جدی اور انفحہ خرگوش یعنی پنیر مایہ بچہ کا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہی۔ بعض علماء نے ذکر کیا ہی کہ عصارہ ورق خار کا جو تروتازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہی اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیسوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے سبعہ بھی بہت عمدہ ہی اسکے واسطے اگر پانی مین اسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاوے اور اسیطرح اگر اشیاے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھائین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گرجاوے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذرچکا ہی **مقالہ پانچوان حشرات کے**

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور رتیلونکے اقسام **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنے شہد کی مکھی اور بھونری وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہین اوسے جداگانہ لکھینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب کے** ایک قوم نے بیان کیا ہو کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہو اور دو برابر ہوتا ہو اسلیے کہ بچھو تیلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا دہ باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہو۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہو اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اُس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور کبھی سرد پسینا بھی نکلتا ہے۔ وہ بچھو جو بال و پر دار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہو اور اکثر اُوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہیان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونمین چک و نیک زمانہ طلوع شعری عبور مین جو بین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہو **مترجم کہتا ہو** ایک جانور چھوٹا مشابہ بچھو کے جسے چھپندا کہتے ہین اُسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہو **متن** بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً ۲یا ۵ خواہ گرہیان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور کھب یعنے سرخی مایل ہو اور سبز سیاہ جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اُسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین اور درد جوڑی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہو اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہو۔ **بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین** جس مقام پر ڈنک مارتا ہو فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اُسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہو اور ایسا خیال کرتا ہو جیسے اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہو اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتاً درد پیدا ہوتا ہو اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اُسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور ڈر مین خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور ربلتہ ہو جانا یا نوکا پیدا ہونا اور ارتعاش یعنے جوڑ بند مین تھرتھری پڑ جاتی ہے دونون پرہ بینی اونچے ہو جاتے ہین قضیب لانبا ہو جاتا ہو پیٹ پھول جاتا ہو کبھی بچھو کا مارا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو تلوؤں مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہو خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑ جائیگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہو کر اُسپر بستہ ہو جائیگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے گی اور اُسکے بعد کیچڑ جم جائیگی دونون کوئے مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئیگا اور مقام براز باہر آئیگا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہو اور دانت بردانت بجنے لگتے ہین اور اعضاے اسفل مین تشنج پیدا ہوتا ہو اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اُنکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہو اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہو غشی پیدا ہوتی ہو اور اگر پٹھ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہو۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج پہلے** تو مین عاشہ علاج کرنا لازم اور تکمید نمک یا جو

وغیرہ سے کریں اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کریں اور شراب ولا اُسکے سب ملحوظ رہیں جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کریں اور ہندی تو نہایت عمدہ دوا ہی اسیطرح ریٹھے کا چھین اور جس گھاس خواہ بیخ کا پتا شل مرزنجوش کے ہو - اور زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اُسکا ایک بالشت کا ہو اور اُسکے مزے میں لزوجت ہو اور بعینہ مزا اسکا تبق یعنے بیسہ کا دوہیر جو تازہ ہوتا ہے اور اُسکو پانی میں پیسکر پلاتے ہیں پس درد میں سکون پیدا ہوتا ہے اطبانے بہت سے حشایش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم اونھیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اُس کی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیاں برابر برابر اُسکے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اُنپر شل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اُسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اُسکے پلانے سے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہی اگر اُسکا استعمال کریں اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور ترا ربعہ اور سنجرنبا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہی اور ماشرا اور حرمل آجکل تجربہ میں آئے ہیں اور قرطم بری ایسی ہے کہ بشہادت جالینوس اُسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں باندھ دیجاے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کے ہیں اور مترجم کے نزدیک چٹ چٹا جسے بعض بلاد میں انجھا جھاڑا کہتے ہیں شاید اس سے مراد ہو متن بعض لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کریں سکون درد میں پیدا ہوا ہوگا اور اُسکی سمیت بھی دفع کرتی ہی اور اتنی مقدار قاتل ہی نہیں ہے اسلیے کہ مہلک کی تعداد نصف درہم تک اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کے ساتھ اسطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کریں اُسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اُسیقدر جوز بری ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہاں پنکھی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اُوسے اوٹھائیں یعنے نیچے گرمی بخارات آب گرم کی اُوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کر کے پسینا نکالا جاے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگوں کے واسطے یہ ہی زراوند طویل خطیانا جب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نبطی عروق صفر فاشرا سپ کو شہد ملا کر معجون کریں دوسرا تریاق بھی جید ہی تخم سداب بری کمون حبشی تخم حندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک اکسوتافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمیں سرکہ بالزوجت ہو جاے سب ادویہ کو جمع کریں اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اُس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے -

تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو جندرباگ سداب یابس اور حلتیت اور مرمکی ہر واحد نصف جزو بھگے ہوئے انجیر میں معجون کریں اُسے دھو کر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے **تریاق جید** جند بادستر فلفل ابیض مرافیون ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شراب تین البولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے - ایضاً

رتیلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہی ایضاً حاوشیر مرکی فنہ جند بادستر فلفل سپید کو مسیعہ اور شہد ہموزن مین معجون کرین دوائے
عسکری اور اُسکے بنانے کی ترکیب بیخ کبرا فسنتین زراوند بیخ حنظل طرحشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کرین مقدار شربت
لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہی اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ **مشروبات** منجملہ ادویہ مشروبہ
کے حلتیت ہی۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھ اور حب الآس اور بادروج اور تخم
بادروج اور تخم حماض بری اور طرحشقوق اور کاسنی بکینج یہ سب ادویہ پلایا نہین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور فوتنج بری اور سرطان
نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائین وہ بھی مفید ہے اہل عرب کژدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اُس سے بھی نفع
مین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہی کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے - اور ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ قنطریون
سبز جب روغن گاو مین کوٹ کر اور چھان کر ملائین اور اُس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ لونا شہ کے استعمال کرین بہت نافع
ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج ملا چکا اُوسے عقرب ہی ضرور نہ پہونچیگا جرارہ جسکے بال دیر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے
اور اُسکا نام خرکوک ہی جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہی - ایک معتبر شخص کا قول ہی کہ عقرب گزیدہ کو اُسنے افیون اور
زرالنبع ہموزن شہد ملا کر کھلائے اور نافع ہوئے بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہی جیسے بطور طلا کے مفید ہے
غاریقون کی منفعت عجیب ہے، ثمرہ خنثی اور اُسکی کونپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خند قوقی اور برگ ترب اور کامخ حرا یعنے انارچیتہ بھی
شرباً نافع ہے - ایضاً زراوند کلونجی بیخ حاوشیر زرجل یہ اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین
ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جز فلفل نصف جز محروث یعنے ربع جز اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے - ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا
ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے - ایضاً مرکی حاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جز ان سب سے اقراص
طیار کرین - ایضاً قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جز بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہی کہ
دروی شراب چھ جز کبریت زرد آٹھ جز تخم سداب تین جز جندبیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون
مین یکجا کرین اور ملا بئین اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا
ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہی - ایضاً ایک گھاس جسکا
نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہی اُسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اُسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام بدن کے
اُسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا کرتی ہی اور جسقدر خون اُس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بحس کر دیتی ہی جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہی
اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین یا جاع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا اور پھیلنے نہین دیتا
اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہی اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہی کہ طلا مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے
اسیطرح کچی انجیر مین جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جندبیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہی کہ درد مین سکون پیدا
کرتی ہی اور سبھی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے، اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک
مالح کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم ضماد کرنا - ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے - ایضاً دقیق شعیر عصارہ
سداب کے ہمراہ خواہ اُسکا جوشاندہ - ایضاً چنے کی بھوسی اور پنجال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہے کذا فی الحاوی

مسکن درد ہوتی ہے اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرحشقوق اور ریحان ہمراہ بادروج کی طلای جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی
نافع ہے لیکن البول بھی ایسی دوا ہے کہ اسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو
آگ مین گرم کر کے اسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اُوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین۔ منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ
اوشنان اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریا شور گرم کر کے اسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ حندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی
عجیب النفع ہے اور لفظ ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کر کے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتی ہے
اور عجیب النفع ہے **فصل** بیان مین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اُن بچھوؤن کے ہوتے ہین جو اجذان مین ہوتی ہین اور
باخباثت ہوتی ہین دم اُنکی کھچی ہوئی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اُسکا کبھی وہان ہے اور
معاون اجذان مین کبھی پیدا ہوتا ہے جسوقت ڈستا ہے فوراً کچھ اکثر ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ دوسرے دن خواہ اُسکے بعد اُسکا زہر منتشر
ہوتا ہے اسطرح کہ اسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور رون مین تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام
لسع پر قرحہ پڑجاتا ہے خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اُسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہے اور رات اختلاف
سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا مین نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکھے سے اُسکے علاج مین سستی
نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہے **علاج** بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دینا
اور مشروبات مین سے آب کاہو تلخ اور طرحشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطلقیہ خصوصاً جسوقت بعجرک مین شدت ہو۔ اور اسکا افضل علاج
اور مجرب یہ ہے کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جادہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی زد آ
جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوا جید ہے **نسخہ تریاق عسکری** کا پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند
مدحرج طرحشقوق بابس سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انھین لوگون کے واسطے طرحشقوق بابس اور
برگ تفاح ترش کشنیز سب اجزاء ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہے اگر التہاب مین شدت
زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہین اُنکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا
شراب تفاح شامی اُسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے واجب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ
روغنگل کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج
خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اُس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے
غرغرہ کرائین اور اگر مقام لذع مین آکلہ پیدا ہو دوائے حادسے اُسے دفع کرین اور اُسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قروح خبیثہ
کا علاج جو مذکور ہو چکا ہے اُس سے علاج کرین **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا** رتیلات کے اقسام ارباب
تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کے اور صفات مین اُنکی عبارات
مختلف ہوتی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اُسکی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہے اور عنابی
رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم بہ نسبت
پہلی قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزاء جسم کے قریب گردن کے ہین اُنمین گریبان سی ہوتی ہین اور منہ پر

اُسکے تین چیزین بلند نمودار اور مشخلص چکنی چکنی ہوتی ہین تیسری قسم مور میقون ہی اُسکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہی وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجبر دت ہے اور رنگ اُسکا مائل بہ خاکستری اور اُسکے بدن کو چھوٹے اجسام اور بیچے اور سرخ رنگ ڈھانپے ہوئے ہین خصوصًا بروقت اُسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم ستقلبر ومقلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اُسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچوین قسم ستقلیقون اُسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہی اور اُسکے بدن پر نقطہا ی چند خصوصًا سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قریو قوالیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اُسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کے یہ سب بیان کیے ہین سبکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوا اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہو کہ رتیلا ایک دانہ ہے مشابہ اُس عنکبوت کے جسکا نام خید ہے اور وہ مکھی کا شکار رہے یعنے جس کڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اُسکے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہین سبسے بری قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونھین اقسام مین سے سرخ رنگ ہی گویا کہ گول کڑی کی ایسی ہوتی ہی اور اونھین اقسام مین سے سیاہ رنگ دخانی جو مشابہ غبیہ کے ہوتی ہے اور اور انھین اقسام مین سے رفطا ہی اور اونھین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور منھ اُسکا چھوٹا اور اُنھین اقسام مین سے کوکبہ ہی اور اُسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اُسپر نمایان براق ہوتے ہین اور اونھین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسے ہوتے ہین کہ خطوط زرد پہلے اُسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہین۔ اور اونھین اقسام مین سے غبیہ ہی جو اوسے نام سے خاص ہی اُسکا منھ اُسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہی اور اُسکے پاؤن چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھرے ہوتے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہی دونون پیر فقط زور دیکر تن جاتی ہی اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منھ سے گراتی ہی اور یہ قسم پہلی قسم جو غبیہ کی گذر چکی ہی اُس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اُنھین اقسام مین سے ایک قسم ظلیہ بھی ہی مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سرکی ہوتی ہی اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اُسکے بدن پر ہوتے ہین اُنھین اقسام مین سے ذرو حیہ اور اونھین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہی پھر یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہی اور اونھین اقسام مین سے کرسینہ ہی اسکا نام کرسینہ اسواسطے رکھا گیا ہو کہ چھوٹی ہوتی ہی اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہی منھ اُسکا چھوٹا پیٹ اُسکا اشقر اور قوائم اربعہ سپید رنگ اور پھولے پھالے زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی وہ نہایت خبیث قسم ہی اور اُسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اُسکا بڑا ہوتا ہے اور اُس مکھی سے مشابہ ہوتی ہی جو چراغ کے گرد اوڑتی پھرتی شب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گہرا لگتا ہے اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہی کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور اُن چھ قسمون کو اسامی مخصوصہ سے نامزد بھی کیا ہے چنانچہ اوپر اُنکا بیان ابھی ہو چکا ہی وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اُسمین کھجلی زیادہ اُٹھتی ہی اور جو مقام اُسکے گرد اور قریب کا ہے اُسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

سپو نکلتی ہی اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ تو اور بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہی اور
اول شخص جسنے چھ قسمین بیان کی ہین اُسکا قول یہ ہے کہ اعضاے عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہی اور ہمیشہ یعنی ہر وقت
زانو اور بطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پانون کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہوجاتا ہی اور اُسوقت رعشہ اور
تھرتھری پیدا ہوتی ہی وہی حکیم کہتا ہی کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہی اور سہر یعنے بیداری
مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اُنمین رطوبت پیدا ہوئی آنسو
قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہوگیا ہی اور کچھ نہین ہی اور ادرار کی راہ
سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہی اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہی۔ کبھی اسی مادہ مین ایک
چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برآمد ہوتی ہی اور دونون چڈھون مین اور رانون مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہی اور مفاصل مین
تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اُنمین نہین ہوسکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے
اور تسلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون
کے سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت
اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی باانیہمہ پیشاب مین ایک شے مثل عنکبوت کے برآمد ہوتی ہی اور قضیب اور عانہ اور کیسہ
مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور لستگی اوجاع مین شدت پیدا ہوتی ہی اور اول حکیم
جسنے چھ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے چھٹی قسم قربو قواطلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاط
بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہی کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ قسم حمر اینے سرخ رنگ کے کاٹنے سے
تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہی جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہی اور سودا اور قطا کو کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور رعشہ
اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اُسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑ کے اور
استرخاے شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہی اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور حذر اور گرانی سر اور
استرخاے بدن عارض ہوتا ہے اور غبیہ کیوجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاش اور
کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہوتا آواز کا اور سن تمام بدن مین اور پیٹ مین ورم اور نعوظ قضیب کا توتر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ
اور ایک شے بدون ارادہ کی قضیب کیطرف سے نکلتی ہی اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہی۔ اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہی
اُسکے کاٹنے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہی اور دوار سر اور کھانسی پیہم اور تھکاو اور ماندگی پیدا ہوتی ہی اور بہت جلد ہلاکت
عارض ہوتی ہی اور زرد رنگ جو پھولا پھولا ہی اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول
جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے غبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور رکوع ہوتا قضیب
کا اور آواز کا بند اور منقطع ہوجانا اور منی کبکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان
معتبر نہین ہی کہ ہم اُسکی رعایت کرین غلبہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اُسمین کم ہوتا ہی۔ اور دروزوجیہ سے تمام بدن مین
آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور رسبا غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کہ سینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہو وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنبیہ کے بیان مین لکھے
لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باسعوبت زیادہ ہین مصریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اُسکے بعد موت
عارض ہو علاج انکا بھی وہی ہو کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنے جذب او تعفن اور جو سنا مادہ کا اور نطول موضع ما وقت
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بھی بہت جلد سکون انکے اعراض
مین ہوتا ہو اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے۔ اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بیٹھینگے اور درد مین سکون پیدا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور
پھر درد پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا اور تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہو کہتے
ہین کہ سموریا اور زطروعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے۔ فلفل سپید زرراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا
دوقوخریق سیاہ زیرہ حبشی ورق نیلوفر ابو نیطون انار کی گٹھلیان پنیرمایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری میعہ عصارۂ خشخاش حب بلسان
ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندھ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہو اور یہی اسکی مقدار
شربت بھی ہو کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ اور بعض نسخون مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم خندقوقی اور
جوز السرو اور تخم کرفس مذکور ہو تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اُسی کے چھلکے اور
تخم خندقوقی اور نخود سیاہ خصوصًا بری یعنے جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم فیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عفص
حی العالم کا ہو سے بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہو جسے چاہو اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور
بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصًا دارچینی بھی جوش دی گئی ہو اور شوربا سے سرطانات اور شوربائے مرغابی جوشاندہ بیخ بلیون
ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین مرکب کرکے یہ دوا ہو کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال
کرین تریاق مجرب اسیواسطے ہو کلونجی دس درہم دوقوکمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے
مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر
اور نمک اور قلقدیس اور اسفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بادام
اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دھونے زخم کے
استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہیے نطولات جو مفید ہین منجملہ اُنکے آب دریائے شور ہے گرم کرکے اور طبیخ جوز السرو
بھی مفید ہو **شبث کا بیان اور علاج اُسکا** یہ جانور بڑی مکڑی کے ہمصورت ہوتا ہے چارون قوایم اُسکے بڑے بڑے اور لانبے
ہوتے ہین کہتے ہین جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہو اور جب یہ نوبت پہونچ جاے
پھر قاتل ہوتا ہو اور اس شخص کے بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہو مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری
کا کیا حال ہو شاید یہ وہی حیوان ہو جو باب رتیلا مین مذکور ہوچکا ہو یا کوئی اور شے ہو علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہو **عنکبوت کا بیان**
اور اُسکے علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اُسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض
ہوتا ہو اور علاج اُسکا مثل علاج رتیلا کے ہو اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی اُنکو نفع پورا ہوتا ہو اگر تمام روز تا بہ شام اُسکا
استعمال چلا جائے اور حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہو اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ معدلوفی

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہی اسطرح پر کہ وہ دونون بھی اُونھین حیوانات کے اقسام مین
سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہی یعنے زہر دار حیوان ہین مگر مجھے ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس
امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور انمین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہی یا نہین فصل
چار جبڑون کا حیوان اُسی حکیم نے کہا ہی کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہی ایک تو چوڑا ہوتا ہی کہ اُسکے پاؤن سپید اور سر پر اسکو دو لکیرین
بصورت چونٹی کے ایک تو مقدم سر تک اوترتی ہی سیدھی اور دوسری اس چونٹی سے عرض مین تقاطع کرتی ہی اور اسی تقاطع کیوجہ سے
ایسا تخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو منھ ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہی کہ بدلے دونون چونٹی کے اُسکے سر پر دو
خط ہوتے ہین اور اُنکی وجہ سے بھی ایسا ہی تخیل ہوتا ہی کہ دو منھ اور چار جبڑے رکھتا ہی اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جاتا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے
رنگ کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہی علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا
کے علاج مین جتنی ادویہ مفید ہین اُنمین سے چار دواؤن کو اس سے زیادہ خصوصیت ہی حبق اور بیخ جاوشیر اور جند بیدستر اور قیصوم
ایک اور حیوان جسکا نام موغرینا ہی اسکا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور
حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہو اُوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور روغن
اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہی قملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی مین ششدال اور ھلو کی یونانی مین اور طعانوس بھی
کہتے ہین یہ بھی شکل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قروان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہی کہ اسکا
پہچاننا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ اُدھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی
جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتوں کی
جڑون سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہی علاج اسکا تو
وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہی اور خاص علاج اسکا یہ ہی کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچانا جاوے اسپر فادزہر کو طلا کرین اور
عصارہ کا ہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ بمع ماء غرار مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور
تمر ہندی اور اُسی کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ
مطبوخ اور خزر الطین کا بیان اس جانور کے پاؤن بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہی اور سب اعراض اسکے وہی
ہین جو قملۃ النسر کی فصل مین بیان ہوئے زنابیر کا بیان زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ
ہوتی ہی اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہی بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اُنکے سر کے
گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہی اور جن زنبور کی گرہان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہی اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہی اور کبھی دونون زانوؤن مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہی کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہی علاج اُسکا یہ ہی کہ جس مقام
پر اُسنے کاٹا ہو اُسے بطور معلوم خوب سا چوسین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو اکید رہم تخم مرزنجوش پلا دین

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا - یا تین کف دست بھر کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور رہ معروف اور مشہور ہین انکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت مین بہت مفید ہے - کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلا سے خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیتہ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکو سے خشک اور کنجد سائیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح ادھ گاے کا خصوصًا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق غار یا اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے - پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور اسکے گرد دہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین - اسیطرح محلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے - اسیطرح جو سبزی کا کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنابر قول بعض اطبا کے اسکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے - درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے - دیوارون پر جو لونا ہوتا ہے مثل شورہ کے اسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا - کبھی ان چند پانیون سے اور سلاقات سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فورًا درد مین سکون پیدا ہوتا ہے - کھی کی مالش مقام گزندہ زنبور پر بھی فورًا سکون درد پیدا کرتی ہے

فصل بیان مین نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اسکے نکالنے کی تدبیر ابرہ نہ نابیر کی سی ہے

فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شی جو اسی کے مشابہ ہے اور اسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے - مین کہتا ہون کہ منجملہ ان پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شے ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہین ہے اور اسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑے اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد و زرد اور تخم ریزا اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کسی نے اسکے پر نوچ ڈالے ہین اسکے بعد اوڑنے لگتی ہے - میری راے مین اسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا

فصل سام ابرص و عظایہ کے بیان مین جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین پیٹھے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اس جگہ رہجاتے ہین جب ان دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑپڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے تا اینکہ ریشم بھرنے سے یا تر سے ان دانتون کو نکال نہ ڈالین پس ریشم وغیرہ سے ان دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اسیوقت درد مین سکون پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ان دانتون کو روغن اور راکھ سے چھوڑاتے ہین اور بعد ازان اسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق ریتلا کا استعمال کرین

فصل اربعہ اور اربعون کے بیان مین اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے - اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً اسکون پاتا ہی زہرۃ الحنق اسکی تریاق ہی اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہی **فصل** بیان مین سالامندرا کے کاٹنے کے مہر سہ نے عم مین یہ ایک جانور شبیہ غطایہ کے ہوتا ہی کہ اسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور رکھتے ہین کہ جو طرح طرح کے ہوتے ہین اور یہ جانور اگ سے نہین جلتا ہی اگر چولھے یا انگیٹھی مین ڈالدین اسکی آگ بجھا دیتا ہی جسے کاٹتا ہی درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہی جیسے اگ لگی ہی اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہی اور زبان بند ہوجاتی ہی اور تمتمہ یعنے اکثر حروف کو میم اور تے بولتا اور لرزتا اور حذر پیدا ہوتا ہی اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہی کہ وہ سیاہی باستدارت یعنے گول ہوتی ہی یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہی علاج کہا ہی کہ اسکا علاج چوزہ ہائے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہی کہ راتینج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کما فیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ قیصوم اور زیت اور بعض لوگون کو مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا ادھفین ملا یا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلا کر لوٹیون کا افہام کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل** سولوقیندریون بری اور بحری کے بیان مین جیسے اسکی شناخت نہین ہی اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریائی نہو مقام گزیدہ مین کمودت اور تیرگی آجاتی ہی اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہی ورم نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہی اور اگر یہ جانور بحری ہو اسکا ام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہی اور شاید اسکا علاج قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا حنا کستر اور شراب یا کوئی شی عنصل مین ملا کر یا کبدِ سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اسپر چھڑکین فصل دریائی بچھو کے بیان مین میرے گمان مین یہ ہی کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اسکا پیٹ پھول جاتا ہی اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہی واجب ہی کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجاے اور اسکا علاج تین بحری اور رتیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہی اونھون نے کہا ہی کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل** ضفادع یعنے مینڈک دریائی کے بیان مین جو سرخ رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہی کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہی اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا تو پھونک مارتا ہی کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہی جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہی کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل** بیان مین جملہ دریائی ہوام کے جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اُنکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہی کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو علاج ہی اس سے علاج کرنا ضرور ہی اور ادویہ مذکورہ **فصل** رتیلا مین اور جو تریاقات اُسکے بیان ہوئے اُنسے علاج کرنا لازم ہی الحمد اللہ وحدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت

فن ساتوان کتاب الزینت مجملی بیان زینت کا ہی اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنے بالون کے بیان مین اور اسمین خزاز کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہی کہ بالون کی پیدائیش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت

وہ بخار مسام مین بستہ ہوجاے پس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرتا ہی اور پھر جسقدر بخار دخانی اُس جگہ آتا جاتا ہی اُسی بال کیطرف تحلیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہی خصوصًا اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت بناتی خواہ اُسمین طینیت کے خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہی کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہے انکی پتی زیادہ نہین پھیلاتی ہین۔ کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہی کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہی اور پیری جلد کیون آتی ہی اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اُنکے اسباب کو بہ تفصیل وہان بیان کر دیا ہی۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اُنمین سے ایک تو یہ ہی کہ جو بال نہ جمے ہون اُنکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اُنکو کسی تدبیر سے کم کر دینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اُنکو موٹا کرنا یا موٹے ہون انکو باریک کر دینا یا اُن کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالون کی سیدھی کرنی بال گھونگھر والے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اُنکو سیاہ کر دینا خواہ میگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انھین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے۔

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین

بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدایش ہی اسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی اُس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہی جو مقام بالون کے اوگنے کا ہی۔ مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہی کہ اُسمین کمی ہوتی ہی یا آنکہ سیر مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہی یا آنکہ جوہر رطوبت کو مائل بہ دخانیت کرکے اُسکو متغیر بدخان کرتی ہو وہی کم ہو جاے یا جوہر بخاری مین فعل تولد کم ہو جاے۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی انکے ابدان مین کثرت ہوتی ہی اسی سبب سے ڈاڑھی اُنکے نہین ہوتی۔ اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارضی کیوجہ سے ہوتی ہی اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الیہ سمجھے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب اُن پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہی خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت ہین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہوکر نقیہ ہو جاتے ہین اب اُنمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جسنے بالون کو غذا پہونچے لہذا اُنکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اُنکے بالون کی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کر دین تو وہ شئی ہری ہوگی اور نہ بڑھیگی اور نہ اسکی بیل پھیلے گی۔ یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نس کٹے وغیرہ کہ اُنپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اُنمین بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن اُنکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہی کہ اعضاے شریفہ تک پہونچتی ہی پس اُنمین بھی برودت پیدا کر دیتی ہی اور اسی سبب سے اُنکے رطوبت کی تحلیل نہین ہوتی کسی امر مخالف کیطرف اور جسقدر اُنکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہی وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہی کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکلجاتی ہی۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے کبار کی عمامہ سرون پر باندھتے ہین اُنکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ بالونمین بوجہ اصل طبیعت کی ہوتی ہی جیسے صلع یعنے کھوسا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ مادہ جسسے بالونکی پیدایش ہی اُسمین براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہی یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہی کہ اُس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا۔ جو سبب مقام روئیدگی مین بالونکے ہوتا ہی اُنکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اُس جگہ مادہ بالونکا نفوذ نہ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہی مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا منافی کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ نفوذ نکرنا اسی سبب سے ہوتا ہی کہ اُسمین تلزز زیادہ ہوتا ہی یعنے گھنے بال ہونا اگرچہ مسام نہ ہون جسطرح کیفیت

معین پر حدوث مرض صلع ہی اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہی اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے ہین اُنکے بدن پر اور سینہ پر بالون کی کثرت ہوتی ہی اور یہ لوگ چونکہ اُنکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اُکھڑ جاسکتے ہین یا گھناپن بالون کا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہی جس شخص کے بدن مین مادہ شعریہ منابت یعنے معامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدہ تخلخل کے اور بسبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب مانعہ سے ڈاڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال ڈاڑھی مین باقی رہین وہ قریب اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین - اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہے - حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہی کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن مین بالون کے مواد فاسد ہوجاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہی جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہی یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہی جو ردی اور کالے ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہی اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اُسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو - بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ ارباب صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے کہ اور بال اُنکے اوگین گے - اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگون کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجاتا ہے اسیا مُنکے بال اوگنے کا کوئی مانع نرہے گا لہذا اُنکے بال اوگ آئین گے - بھوین اور پلکون کے بال جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہی کہ نبت یعنے جاے روئیدگی بالون کی اُنمین استوار اور عضو غضروفی ہی مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اُنکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالون کو گرنے سے بچاتے ہی جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسے جب بال نکل آئین پھر بھی سخت جلد بالون کی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے - اور جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثاء مثلثہ اور راء مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو حاے حطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اُنکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہی اور اسی سبب سے اُنکو ذرب یعنے اسہال کا عرضہ زیادہ ہوتا ہی بوجہ کثرت نوازل کے - فصل تیسری بیان مین اُن ادویہ کی جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اُسکی جہت سے قوت جذب کی اُنمین حاصل ہی اور قوت قابضہ بھی ہی وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے بسائط کو بتفصیل اُنکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین - اور ادویہ بسیطہ جو لائق حفاظت شعر کے ہین اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اُنکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اُن امور کی رعایت کیجاے جو مشروط کہ آگے چلکر ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین - منجملہ اُنہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ ہلیلہ کابلی مر صبر پرسیاؤشان اور کبھی ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فیلزہرج یعنے رسوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض مثلاً

آس اور روغن مصطکی خماہ مار الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت اور نکین پانی کتان سوختہ کا مع اسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین
ایضاً قشور جوز دختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے ملین خصوصاً صبیان کے واسطے۔ مرکبات ادویہ حب الاس اور
مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس مین پختہ کرین ترکیب معلوم ہے اور استعمال کرین۔ ایضاً برگ آس تازہ اور تر اور
لاذن اور عوسج اور اطراف سرد اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائین زیت مین کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس
اور اطراف آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسج اور حب جبیر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو مین اوویہ کو
بذریعہ طبخ کے ہمراہ کرین تا آنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے ازسرنو پھر طبخ دین
کہ تین جوش آمین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر خوب سا ہلائین اور بوقت حاجت
استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالون کی بھی کرتی ہے اور سیاہی بھی لاسکے گی۔ ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو
اوقیہ جوز سندرہ قشور صنوبر ہر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور جس برتن مین دوا بھری ہو اسپر گل حکمت ہو اور
اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جلجاسے کہ قابل پیسنے کے ہوجاے بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی دب یعنے ریچھ کی اسمین داخل
کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہو اور چربی داخل کرنے کے بعد دوا سے مذکور کو اٹھا رکھین بروقت حاجت
خوشبو روغن ملاکر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر
سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا یعنے ماہی توہ وغیرہ
مین پختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہوجا پھر اسپر سب دوائین ڈالین اور مخلوط کرکے اوٹھالین جب حاجت ہو اسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی
روغن خوشبو مین ملاکر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن ماردین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کرسکتے ہین
ایضاً ایک خفیف دوا ہے مرادر لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری سے اور ماء الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا
چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہو اور طلا کرین۔ ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات بھر رہنے
دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے۔ ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر
قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے اسقدر جو کافی ہو روغن مصطکی اور آس ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً ہندی کوٹی ہوئی
اور مثل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف رطل اور مازو سے سنبر پسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملادین اور
قرع انبیق سے مقطر کرین جو مقطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن
آس شامل کرین۔ ایضاً کندر اور سوسمار کی لیدی یعنے غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب قابض کے ساتھ
پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان ورد اور شقایق النعمان
چار حصے اور رعی الحمام اور اسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انین سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے
سبکو پیسکر ہموزن روغن مصطکی کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضاً بیخ فاسترا بیخ فاسترا بیخ اشراس (جو شیخ کے نزدیک مبحث تو یا مین
بیخ خنثی ہے) اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو بورہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملاکر استعمال کرین یہ سب دوائین تو
وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو تازہ

اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور چکنی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کیطرف مزاج کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور تکھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اوسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجاے یعنے اُس سے موے بدن کو نہ دہوے بلکہ اگر اُبٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور جوز قطونا وغیرہ ایسی چیزون کا اوبٹنا ملے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہون اُسوقت محللات کے ہمراہ ایسی ادویہ کی بھی احتیاج ہو گی جو تخلخل پیدا کرین پس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلا تافسیا اور خردل اور قوتیخ اور سداب اور ربصل کا کرنا چاہیے حمام آبہاے محللہ سے کرنا اور سرکہ بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اُسوقت وہ ادویہ مفید ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہون اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا اور نیگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچوین بیان مین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے** اکثر بالون کی طولانی کرنے والی دوائین وہی ہین جنمین لزوجت اور چسپندگی ایسی کہ انکے لعاب ہے بال مثل تار کے کھنچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی پتی اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ اُسمین موم جلاکر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالون کی درازی کیواسطے خنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کرکے بھرین اور دھیمی آنچ سے کوئلے کی اُوسے ملطاقت پگھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اُسپر چھڑکتے رہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین آزاد درخت کی پتیون کو اس بارہ مین اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے۔ ایسی کوٹکر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین (مرکب دوا) برگ آزاد درخت پر سیاوشان ردی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بروقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر مین ڈالکر اُس سے سر کو دھوئین اُسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً تلخہ گاو اور تلخہ گرگ اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ اور آملہ اور سیاہ اور ران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک پرورش کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور ڈاڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانی مین انکا اثر آجاے بعد ازان اُس پانی کو چھانکر اُسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم الکو یہان تک جوش دین کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے (نسخہ دوسرا) جو کندری کی طرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانی مین جوش دین جب چہارم رہجاے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شعیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے **فصل چھٹی منبتات موہاے قوی کے بیان مین** اور اسی مین علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حواجب یعنے بھوون کے بالون کی اُسمین دوری کا علاج کرکے انکا جمنا

ادر یہ گھنا کرنا و غیر ذلک ۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب دار الثعلب مین کیا جائیگا اور حلیہ ندا بتیل بالش سر اور اُسکا سرخ کرنا نطرون سے
اور سر پر چربیون کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب اور تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر کو خاصیت
ہو دار الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور صاحب کے بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر
دوبارہ وبال نکالنے کے لیے اسیطرح ڈاڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ غرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت
اور تسویہ شعر مین عجیب خاصیت رکھتے ہین ۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ دار الثعلب مین
بھی نافع ہین بعد اعتبار اور لحاظ کرنے اُن امور کے جنکو ہمنے آخر باب حفظ شعر مین لکھا ہے وہ دوائین یہ ہین (نسخہ) ذراریح تازہ
اُسکے سر اور پاون کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جائے بعد ازان جس جگہ
چاہین اُس سے ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے پڑین گے بعد ازان بال اوگ آئینگے اسیطرح غسل بلادر جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے
جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا انکہ کندش کو روغن سپیدہ سفیدہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور یہی تکرار کرنی چاہیے
کہ بال پیدا ہو جاوینگے ۔ (دوسرا نسخہ) سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا اُسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی
ہے چیونٹیون کے انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رائے یہ ہے کہ انڈے
بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظایہ جو ایک جانور شبیہ سالامندرا کے ہوتا ہے اور اپنے گھرون مین مر جائے اُسے
خشک کرکے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین ۔ ایضاً آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھرل
بتہ قلعی سے بنا کر اور اُسمین ادھین روغنون مین سے کوئی روغن مین سے کوئی روغن جو مخصوص بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی
تخم لینے چربی ادھین چربیوں سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر پیسین کہ قوت اُس کھرل کی جو قلعی سے ہے اُن دوائین
آجائے بعد ازان مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کرین اور اُسکے بعد برگ انجیر برشتہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی تدر بریان
کیا گیا ہو اُسپر ضماد کرین ۔ ایضاً بیخ بندق یعنے ریٹھہ کا چھلکے اور پیسے اور روغن ترب کے ہمراہ استعمال کرے ۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام
خرگوش اور قضیب حمار اور اُسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیس درہم پہلے لاذن کو
شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواؤن کو ملا دین ۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے ۔ بیہ گاو نمک دی ہوئی چھپا نوی درہم
اشنان اور سانپسا ہر ایک اٹھارہ درہم مرآٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب الحمار اڑتالیس درہم طحال
حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب بریان کرکے تراش ڈالین اور سارے اجزا کو شراب اسود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈ کر اسی دوا
کو طلا کرین اور پانچ دن تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر
سر مین زخم پڑ جائین مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے پیٹون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی
مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اُسپر برگ عوسج اور برگ آس اُوسی کے ہموزن اور
پرسیاوشان نو اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی مور اسیقدر روغن ترب ملا کر
رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر ۔ حب الغار اور تخم بید انجیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک ان مین
سے بالون کے اوگانے مین اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر برنجاسف جب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جائے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اوگین گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصًا حاجیون کے لیے بہت موثر
ہو ایضًا خاکستر برنجاسف اور مازو ق سہندی جلاکر اور لاذن اور ذراریح اور کھپلا کسی کفگیر مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین
کہ سیاہ ہوجائے اور رہموزن اسکے غالیہ یعنی خوشبودار دوا مین ملاکر پہلے اُس مقام کی خوب ہی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضًا
جوا جب سکے واسطے دو عدد جوز لیکر جلائین بیان تک کہ پس جائین اور اُسکے ہموزن ستہ خرما جلاکر ملا وین مگر وہ بھی اسقدر جلے
کہ پسنے کے قابل ہوجاسے اور بنیدوہ دانہ مرتج سکے ملاکر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضًا یہ سیادشان اور حب الآس اور
تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاسے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملاکر استعمال کرین دوا سے آخر جس سے
کے بال اوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قالیس مین پیسکر ریچھ کی
چربی ملاکر استعمال کرین دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑ سکتے ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو
اور یہ کیفیت داءالثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہو۔ شیح ایک جزر اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب الغار
تین تین جزر زفت تر چار جزر روغن سوسن مین بھگوکر اسپر فربیون کو ڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملائین نسخہ دیگر قصب یعنی نے سوختہ
سات درہم خاکستر مینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیسکر استعمال کرین

فصل ساتوین بیان مین داءالثعلب ور داءالحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داءالثعلب کا حدوث ایسے
مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑون مین اُس جگہ بھرا ہوا ہوتا ہو جہان سے بالون کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز
اور اکال ہوتا ہے لہذا انجیاسے موکو فاسد کردیتا ہے اور جس مادہ سے اُنکی غذا سے جید ہوتی تھی اُسکی بھی روک کردیتا ہو اور اس
مرض کو داءالثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنے لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہو داءالثعلب اور داءالحیہ مین فرق یہ ہو کہ داءالثعلب مین تو
فقط بال منتشر ہوکر گرجاتے ہین اور داءالحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہو جسطرح سانپ کی جلد گرتی ہے
اور بیشتر بعد گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہو۔ جو مادہ داءالثعلب
اور داءالحیہ کا مورث ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہو اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر
استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہو یعنے جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برآمد ہو اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہو خصوصًا
اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین۔ اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہو اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین
اُنسے بھی شناخت ہوتی ہو کہ کون سی خلط کا غلبہ ہو چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے
کی بھی شناخت ہوتی ہو اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی آجاسے اور خون کھینچ آئے معلوم کرنا چاہیے
کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا۔ علاوہ برآن زیادہ
مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہو کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہو **علاج** بیشک تدبیر صائب تو یہی ہو کہ
خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا
کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تغذ جو خوب ہوگا اور حمام
بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعۂ
اور فشوقات اور غرغرون کے وہی سب ادویہ جو باب امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا جدا ان ادویہ کا بیان
بخوبی کر دیا ہے بعد ازان جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اُس مادہ کو دور کرین کہ جو زیر جلد اُس مقام
خاص مین پوشیدہ بھرا ہو یا تحلیل اُس مادہ کی کرین مگر اُسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت
راسخہ حاصل کرلے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کا کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہے کہ جن دواؤن سے
استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محلل ہون گے مگر تحلیل اُنکی اتنی ہونی چاہیے کہ بحد تخفیف بیخ جائے اور بسبب
شدۃ سخونت کے ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آیندہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سردست ایسی تیز دوا مرض
داء الثعلب کو دور کر دیتی ہے مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے ثافیسا اور یہی ثافیسا اس مرض کی گویا
اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہین ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کرلین روغنہاء معتدلہ کو ملا کر اور ادتی آمیزش روغن کی
کرین جو اس گرم دوا پر غالب ہون خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین۔ ثافیسا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی
پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جائے
اور جس مقام پر اُوسے لگائین جھٹ پٹ پھر چھوڑا لین دیر تک لگی نہ رہنے دین اور اگر کہنہ ضعیف الاثر ہو اُسکے مزاج کی تعدیل
کچھ ضرور نہین اور نہ اُسکا جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُسکی جلد مین نفوذ
نہ کریگی۔ یہ واجب ہے کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہو تا کہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین کہ ہمراہ اس قوت کے
قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اُوسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جائے
۔ واجب ہے کہ ان دواؤن مین جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اُسکے بدن مین چسپان ہون بعد ازان کہ تحلیل اس
مادہ فاسدہ کی کر دین جو کہ جلد مین تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اُسکی تحلیل
کریگی اور جو مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُسکو کھینچ لائیگی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے
لازم کہ اُنکی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار
پر کیسا اثر کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت قوی دوا کو بزیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر
زیادہ پیدا ہو یا تو مقدار مین اور کمی کر دین یا دوا ے ضعیف کو اُوسی مقدار سے استعمال کرین اس امر مین پوری کوشش رہے کہ زخم
نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصاً اُن ابدان مین جو بلغمی مزاج ہون ہو یا سن اور جنس اُنکی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر بہ
غلط زخم پڑنے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چربیون کے طلا کرنے سے اُسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بطا کی چربی خواہ مرغ
کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اُوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین
جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اُوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جبتک کہ مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جائے اور خون جید کا جذب
ہونگی۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہے کہ دوا چھوڑ کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملین سرخی جلد پر آجائے کہ قبل استعمال
دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہوتی۔ اگر مالش سے تبدل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی

ابھی دوا بہت ضعیف ہی پس اُس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہی۔ اور اگر چھچھڑ ون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور استقلال شدت سے دلک کرے کہ انقشار یعنے پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازان پیاز سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور لہسن وغیرہ کے طلا کرینگے۔ منجملہ اُن امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہی وہ بال خورہ جو بہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اودھیڑین اُن ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اُسے جدا کردین کہ بال نکل آئین۔ تحلیل مادہ پہاون کی تنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعے سے تحلیل اور تفریق ہوتی ہی۔ واجب ہے کہ استرے سے دو دفعہ تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرے سے مونڈنا ضرور ہی اور پھر اُوسی طور سے مالش کرنی لازم ہی جو ابھی ہمنے بیان کی ہی کہ خرقہ باخشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائین اور بیشتر حمام قائم مقام اس مالش کے اثر مین ہوتا ہے اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اُسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑون تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسیقدر خربق اور افتیمون کی قوت دے کر استعمال کرین اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج تخم حنظل جید علاج تنقیہ ہی خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اُسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جید ہین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ امر استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہی۔ اصناف ان مسہلات کے تو سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج مرکو تخم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینہ مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دے دے کر بآرام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اُسکے بعد فصد خاص رگہاے سر کی اگر راے ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگون کی اور اگر راے نہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہی اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اُوسیقدر اُسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے جہانکہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہی۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ فربیون جو سالخوردہ قوی ہی پس فربیون کو اُوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہی استعمال کرین۔ فربیون کے بعد ثافسیا بھی عجیب دوا ہی اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاے یعنے زفت رطب مین یا موزیرج کی روغن غار مین پیسکر اُسمین گوندھین۔ یتوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اُنکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور چتیان پڑ جائین بعد ازان پوست کو اودھیڑین تاکہ اُسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلجاے جب پوست مثل چھلکے کے اوتر جاے گا اُسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی اُسی مقام سے جہان بالخورہ تھا۔ کیکیج یعنے لٹومری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہی لیکن یہ سخت اور تیز دوا اُسی بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونون خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور نے کی

جڑین جلا کر اور جو ہے کی مینگنی جلا کر اور دارفلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نکھلنی عروق مامیران اور قطران اور کبھی اسمین تلخہ گاو بھی
ڈالدیتے ہین اُسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند روز تیز سرکہ مین پسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے۔
افضل ادہان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنے آگ پر پکھنے والی قطران
ہی اُسکے بعد زفت اور افضل سب چربیون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر پرانی دستیاب ہو لطوخ جید جو خردل اور قطران
کے ہمراہ مستعمل ہو صفت لطوخ قوی نافع فربیون اور ثافسیا دہن الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنے جلی نہ ہو اور خربق
اسود ہو یا ابیض ہر ایک انین سے ایک مثقال موم ملاکر قیروطی لقدر ضرورت بناوین الیضاً بورہ افریقی دو جزء نوشادر
ایک جزء ان دونون کو سوختہ کر کے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا تپلا تپلا کرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا بدل
ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین نقطے نقطے سے پڑجایئن وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہی
- الیضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پختہ کر کے اتنا غلیظ قوام ہو جاے جیسا غالیہ کا ہوتا ہی بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا
مقام منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کر سکتا ہو اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین - ایک دوا اس سے خفیف
تر ہی اور نفع اسکا عجیب ہے وہ یہ ہی نسخہ سرکہ کہنہ اُسکے برابر رد غنگل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے کلخلہ سونگھایئن بعد ازان محل مرض
کو کھردرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کرین الیضاً ایسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جسمین کسیقدر ثافسیا پڑی ہو نافع ہے
حیہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اطفال کو فقط پہ ہیز کرانا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اُسے نصف درہم حب قوقایا
اور دہ سالہ کیواسطے دو دانق حب مذکور بس ہی فصل آٹھوین بال تراشنے والی دواؤن کے بیان مین نورہ یعنے چونا دو جزء
اور زرنیخ ایک جزء اسمین تھوڑا سا ایلوا ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین - اگر چونہ زیادہ ہو اور ہرتال وزن مذکور سے
کم ہو نہایت خوب ہے اور چونہ کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہو گی مگر اثر ضرور ہو گا - کبھی چونا اور زرنیخ دو جزء اور ایک جزء لیکر پانی
مین پکاتے ہین اسقدر کہ تیزی آجاے کہ پر کے بال اوترجانے لگین اور اگر پکر پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہو گا مگر دھوپ مین رکھنا
بہ نسبت پکانے کے اچھا ہی پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا وہی پانی مین پکاتے ہین تاکہ روغن مین اثر تیزاب کا آجاے بعد ازان
اوسی روغن کو طلا کرین - کبھی اُس پانی کو اتنے دنون تک سوکھنے دیتے ہین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاے اور اس نمک کو پانی مین ملاکر استعمال کرتے
ہین سیپ کا چونہ ہمراہ ہرتال کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہی اور لطیف ہوتا ہے - اگر چونہ کا پانی جو مکرر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ
پکانے کے ذریعہ سے اور اس پانیمین ہرتال پیسکر ملایئن بہت عمدہ ہو گا - کبھی سنہر چونک جو زمین پست کے نیچے ہوتی ہی وہ بھی بکار آمد ہی اگر منظور رکھو
نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگایئن بعد
ازان آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خرپوزہ سے دھوڈالین - کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور جاورون کی بچھیہ سے ہوتی ہی
اور کبھی اسمین مر اور مصطگی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین فصل نوین علاج اُس شخص کا جو چونہ سے جل گیا
ہو واجب ہی کہ اُس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نہ کرین اور جلد لیسے دھوڈالین اور اُس سے پہلے روغن گل لگا لین جب
گرم پانی سے دھو چکین پھر اُوسی سرد پانیمین بٹھایئن کہ یہ علاج بہت ہی جید ہی بعد ازان اُسپر عدس مقشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر
طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہی پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہو گا یا مردا سنگ جو سپیدہ بیضہ مین پروردہ کیا ہو اور روغن گل

اور کافور **فصل دسوین نورہ کی بو کھونے کی تدبیر** بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے، اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی۔ گل عصفر اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ازین قبیل یکجا کر کے خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل گیارھوین بال اوگنے کی روکنے والی دوا** جتنے مخدرات باردہ ہین وہ سب روئیدگی مو کو منع کرتی ہین مثلاً یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد بنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور سرکہ مین جوش دے کر طلا کرین بہت اجود ہی۔ جرم اُس سیڈک کی جو آجام یعنے سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی مانعات شعر سے ہی کہ اُسی جرم کو پیس کر لعاب اسبغول یا عصارہ ذیخ اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین۔ بعضون نے کہا ہی کہ جس روغن مین عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اسکا طلا بھی مانع برآمد مو ہی اسیطرح جس روغن مین سیاہی کو پکا یا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہی یعنے اگر بال نہ اوگتے ہون تو اوگا دیتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہی کہ تیموتیا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزو کو آب تاگ ترین میپین ایک قوم نے کہا ہی کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہی کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اُسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے۔ اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہی کہا ہی کہ مینڈک کو جو نیسان کے سڑے ہوئے پانی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اُسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مرداسنج اور موتی والی صدف سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کہ بعد اوکھیڑ نے بالون کے جانہ یعنے کالے بالون کا مقام اور بغل پر لگا ئین تخم الجبرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ بقوت بال اوکھیڑتا ہی **فصل بارھوین مجعدات شعر کے بیان مین** جو دوائین بالونکو گھونگھروالے کرنیوالی ہین میٹھی کا آٹا اور اُسکا روغن اور سدر ابیض اور مر اور مازو اور چونہ مرداسنج سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال کی اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر پہ تھوپین۔ کبھی ان ادویہ مین بزرالبنج کبھی پڑتا ہی اور روغن اُسکا بھی شریک کیا جاتا ہی اور کبھی تنہا کبھی مستعمل ہوتی ہی۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہی اور تھوڑا سا جلاتا ہی اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہی خصوصاً اگر خزف کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین۔ اسی طرح کروا تمک کہ اُسکا چھین خوب طرح سے بالون کو گھونگھروالے بناتا ہی دوسرا نسخہ مازو اور کز مازک اور نخالہ ابر یعنے سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السو سداب مرداسنج کتیرا طین حجری یعنے سر ملنے والی مٹی اور آملہ ہموزن اسد ایک جزو ایک آب نار رسیدہ نصف جزو اب حقیقد رسے گوندہ کر استعمال کرین کہ یہ بھی تجعید بھی اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل تیرھوین بالون کے سوختہ ہونے کے بیان مین** اسکا علاج وہی ہی جو بالون کے ضعف کے علاج مین مذکور ہو چکا اور خلاصہ یہ ہی کہ روغن ہاے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین **فصل چودھوین تشقیق شعر کے بیان مین** اُسکا سبب یبس اور استعمال غذا ہاے یابسہ ہوتا ہے اور ادہان یعنے معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بید اور حلوہ اشیا جنمین ترطیب ہے **فصل پندرھوین اُن ادویہ کے بیان مین جو بالونکو باریک کرتی ہین** نورہ جسوقت ادویہ شعر مین ملایا جاے بالون کو باریک کر دیتا ہی **فصل سولھوین جوانی اور پیری کا بیان** ہمنے مقام مناسب مین اس امر کا ذکر اچھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہی اور اس جگہ ہم فقط یہی کہتے ہین کہ جب تک یا دسومت اور یا سخونت اور بالرزوجت ہے اُسوقت تک بالون مین سیاہی رہتی ہے جب بالون مین مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہے

فصل سترھوین بیان مین اُن چیزون کے جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی
دیر مین آتی ہی اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب ادلے مین کیجائین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین خام
اور انکا اثر نہ ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزین بدن مین پیدا ہوتی ہین اُنمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر
مین پہونچے اور اُسکی اہمیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہی کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ
قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کا کیا کرین اور پھر چند سے راحت
دے کر اعادہ احتقان ہوا کرے اُسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاے جو مشیب ہین کہ جنھین ہم بیان کرتے ہین
اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤن کا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور باعتدال جنسے خون محمود اور متین پیدا ہوتا
ہی اقسام قلیہ اور مطنجن اور مکیب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہی اور مشویات یعنے کباب سیخ کے اور
اور شوربادار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جس کو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی
لحاظ کرنا واجب ہی کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہوجاے کہ یہ اصل تدبیر ہی اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے
خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بدے مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور
فلفل اور توابل اور کواسیخ جو خاص قسم کا گوشت ہی اور مزے خصوصاً نہار مونھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور
تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہے اور دودھ اور مچھلی اور ہر ایسے جو غذا خام ہے
ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسیطرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھڑنے سے اور مسکر سے
زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغنگل اور روغن یاسمین بالون مین ڈالنے سے احتراز کرین
اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالون مین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائینگے اور بہت جلد تر یہ عیب
پیدا ہوگا علاوہ برآن یہ بھی ہی کہ بالون کا دھونا قوت کا اُنکی حافظ ہی پس اگر نہانیکا خوگر ہو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ تلخہ کا سے بالون کو
دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح
کہ ہر روز ایک ٹکڑا لیکر چباتا جاے مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہی کہ ہر روز ایک ٹکڑا بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اسیطرح
کم کرتا جاے اور پھر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہوجاتی ہی اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر
تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اُنکی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہو متن اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی
بالون کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھیگا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہوتی ہے بنائے جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید ہے اور اُس سے
بہتر وہ معجون جو سوزنی کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترکیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جز عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا
ہوا ہو سکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہی لازم ہی کہ تھوڑا سا استعمال کرین ایسا نہو کوئی اثر بد پیدا کرے
انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور شرودیطوس بھی قوی ہی تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اُسکی پڑجاے حافظ شباب اور قوت کا ہے
صفت معجون معتدل جید کی ہلیلہ سیاہ برنج دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور
دو جید مجرب ہے زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم غاریقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دارفلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین۔ واجب ہو کہ ان دواؤن کو پورے سال بھر تک استعمال کرین۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اُسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل اٹھارہوین بیان مین لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حارہ مین مقوی ہین اور جتنی سیال اور تر چیزین مشابہ طبیعت روغنہاے گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہونچتی ہو بشرط استعمال روغنہاے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہین ہونے پاتی ہو مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اُس شخص کا ہو جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہو اور روغن خردل اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو شحم حنظل اور رمانی کے تیل سے بنایا جاے اور جید قوی یہ ہو کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بنادین کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اُسکے شحم حنظل کو یا شحم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ فقاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب ادویہ یا روغن مناسب مین پختہ کرین یا پانی مین اسقدر جوش دین کہ انکا اثر آجاے یا نہین خوب طرح سے اسکے بعد مین اس پانی کو پکائین کہ سارا پانی جلجاے۔ اور اصوب یہ تدبیر ہو کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور قسط پر اکتفا کرین بعد اُسکے ایکیا دقسیا اقاقیا کسی شراب مین کر نرم نرم پیسین اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین روغن جید روغن پنبہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر بوزن اُسمین سے ایک رطل جدا کرین اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل شحم حنظل اور قسط عود خام فقاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزاء کو ہموزن لیکر اس مجموع سے سو درہم مگر عصارہ حنظل مین اگر بہم پہونچے ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جلجاے اُسپر روغن ڈالین اور پکاتے رہین تاانکہ سب پانی جلجاے اور روغن باقی رہجاے بعد ازان چھانکر استعمال کرین لطوخ جید اسقدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کردیتا ہو۔ اقاقیا مازو میتھی بزر البنج کزبرہ یابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روسنج پھٹکری سیاہ ان سب کی قرص طیار کرکے مکرر باریک باریک کیان ہون خشک کرلین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین علوف جید ہلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جزء لاذن بیس جزء برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جزء تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان پکائین تاانکہ غلیظ ہوجاے اسی کا استرچڑھائین۔ منجملہ مجربات کے جسکو ہمسے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہو یہ دوا ہو اور ہمارے زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہو شراب زاج احمر بلخی بوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے موے سپید دور ہوکر انکی جگہ سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہو اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج مین بھی ہو۔ واجب ہو کہ اُسکے بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو ریہ کو پاک کردے اور ترطیب ریہ مین پیدا کرے **فصل اونیسوین بیان مین خضابات کے** کتابون مین بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہو کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ جس مقام پر ہین زیادہ قوت ہو جب اُن پر دہنیت غالب ہو جاتی ہو اُنکے اثر کرنے کو بالون مین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہو کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہوکر بالون تک نہین پہونچتے اور نہ باقون مین کچھ اثر انکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کر ایسی ہی زیادہ

قوت اُنمین ہو یا کوئی اثر خاص اُنمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی اُنکا اثر نرکے ۔ اور اس بات کی توقع اور امید اُسیوقت ہوگی کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اُنکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین اگر بکر کسی روغن مین پکائی جائین اور یہ توسط ادویہ حادہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اُنکا اثر بلا احراق اُس روغن مین آجا شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہو جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہو اور میری سماعت مین بھی آیا ہو اور مین دیکھتا ہون لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنے رگ شاخہائے جوز سے اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ جسمین روغن بھرا ہوا ہو ادہی مین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اینکہ شیشہ مین خشک ہو جاے بعد ازان خریف مین اُسے کھولدین اور اُوسے چھوڑ دے کہ پھر اُوسی شیشہ مین بہت سا عرق اُسکا مدبو اور سڑا ہوا آجاے اور اسی سے خضاب ہو جایگا ۔ اکثر ایسے خضابات کہ روغن اکثر موثر ہوتے ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ تو یہ لینے سے موثر ہوتے ہین ۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اُنکی تین ہی قسمین ہین ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے ۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیسوین بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کے** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی خوبی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہو اور اثر انکا بحسب استعداد مزاج کے مختلف ہوتا ہو کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاے اُسکو دھوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے بقدر زمانہ مناسب صبر کرتے ہین یعنے جنکے بال جتنی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اُوسی زمانہ تک لگائے رہتے ہین مگر جتنا زیادہ صبر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہو اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملاکر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہو کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کرلیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا طاروسی رنگ بھاتا ہو وہ اسی پر اکتفا کرتے ہین ۔ ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اُسمین تطویس زیادہ ہوتی ہو اور شقرت بہت ہوتی ہو ۔ اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اُسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہو اور اُسمین تطویس نہین ہوتی ہو ۔ جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہو اور سیاہی مشابہ موے سیاہ کے پیدا ہو اور شقرت بھی سرخی حنا کی جاتی رہو حنا پر وسمہ لگاکر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اولے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اُسکو دھو ڈالے ۔ بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب معسل یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا معین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے اور مردسنگ کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کردے اُسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیسکر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہو ۔ اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کردی جاے سیاہی بھی بڑھ جاتی ہو اور خضاب کا ضرر دماغ تک پہونچنے نہین دیتی ۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اُسکا اثر کمتر ہو وہ یہ ہو کہ کھٹا مازو روغن زیت سے چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہو کہ اُسکو کسی ایسے ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہو کہ مازو سیاہ ہو جاے اور اُسمین سخونت آجاے زیادہ اُسکے جلانے مین مبالغہ نہ کرین بیس درہم تو مازو لین اور دس درہم سد ننجج اور دو درہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایک ایک درہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اسی خضاب
پر کا نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاے اور روسختج اور
پھٹکری اور کتیرا پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگا رکھین
اور کبھی اسمین حنا اور وسمہ بھی ملادیتے ہین وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین
جوزہی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیون نہو بناتے ہین یعنے جو مٹی سرپر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے
ملاکر خضاب طیار کرتے ہین اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاے
اور مرداسنگ کو اُس پانی مین پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ مکرر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اُس پانی کو
چھہ گھنٹے تک رہنے دین اور اُسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہوا اور مازوے
بریان اور روسختج اور پھٹکری اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضاب
ہین جنکو مین نے بعض کتب مین دیکھا ہے اُنمین وہ چند نسخہ جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اُنکے موثر ہونے کا لکھتا ہون صفت
خضاب جید حنا اور وسمہ دو جزو روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازوے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو کوٹین
پیسین اور چھوڑ دین تاآنکہ سرخ ہوجاے اُسکے بعد استعمال کرین۔ اور ایک دوا اسیطرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اسکا
یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پیسا ہوا مقدار سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیس کر بیان تک جوش دین
کہ سرکہ جلجاے بمقدار نصف کے اُسکے بعد دو ہفتہ اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تاآنکہ سب اوسی مین ملجائے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ
سیاہ لیکر اُسپر بھی ڈالین بعد پیسنے ہلیلہ کے اُسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اُسکا غلیظ ہوجاے پھر تمام
خلوق بروزن ہو اور ایک قسم کی دوا خوشبو ہے جو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہین مثلن بعد ازان روغن مناسب کو اُسمین پھر اتنا
ملائین کہ اُسکے اوپر تک بھر جاے اور پھر پکائین کہ قوام اُسکا مثل غالیہ کے ہوجاے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے
کسی ظرف مین پکائین۔ یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے بسبب اسکا قوت چرک آہن کی ہے ایضاً کہتے ہین کہ چاندیکا
میل سرکہ پکایا ہوا بشرطیکہ خوب جوش دیا جاے بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ مین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہے کہ بدلے
سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنیکے لوہے کو حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین کہتے ہین اگر کسی قنینہ
یعنے ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور دو ساق شبت یعنے سویہ کی اور سک اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ
دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید مین دفن کر دین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جو کا
درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن اُسکے شب ملاکر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی
خواہ نطلوخ مسود ہوگا۔ کہتے ہین اگر کدو سے تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اُسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم
وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اوسمین نمک اور قدرے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اُسپر گل حکمت
کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہوکر خضاب سیاہ بنجائینگے اور سیاہی اور مداد طیار رہوگی۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین
خصوصاً عورتون کے دودھ مین جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہجاے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری رائے مین یہ ہی کہ دوا حافظ سواد موہوگی خضاب نہوگی ۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی
دی ہی کہتا ہی کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہی اُسکو زیت کے ساتھ پیس لے اور تھوڑا سا قطر رطب یعنی جوز سیاہ
تر ملاکر طلا کرین اور بعضون کہا ہی کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا ۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجا کو
(جو ایک قسم کا بید کا درخت ہی) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالونکو سیاہ کردے اور میری رائے یہ ہی کہ اگر غرب یعنی اوجا مذکورہ
صباغ بھی ہی تو روغن زیت اُسکے اثر کو ضعیف کردیگا اور زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہی اُس
خضاب کے بارہ مین جو فولس نامی حکیم نے لکھا ہی کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین ملیکر مثل غالیہ کے ہوجاے لگائین خضاب جید
ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنے ہین تو کسی مفوض کی شرکت ضرور ہی جیسے پھٹکری ۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ
کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اُسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر
جانتا ہون ۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جلجاے اور فقط روغن رہجاے یا جیسے اطبا کہتے ہین
کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملا اُسمین پکائین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر ایک رطل روغن
کیواسطے چہارم حصہ مین بتی اسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش دین کہ بتی پگھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے
اور ہر وقت اسے ہلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرے مین
کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر امید کرنے کے لائق ہی خصوصاً اگر اسمین پھٹکری بھی شریک کیجاے ۔ کہتے ہین
اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اُسکو بند کردین اور باحتیاط اُسے تنور مین رکھین جو روغن برآمد ہوگا
اُس سے خضاب ہو جائیگا ۔ اور بہتر یہ ہی کہ اس دوا کو مانعات شب مین سمجھنا چاہیے ۔ کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو پاک کرکے باریک پیسین
کہ مرہم ہوجاے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینے تک سرگین مین دفن کردین خضاب طیار ہوگا اور اس خضاب کے لگانیکے بعد داڑھی
کا رنگ اچھا برآمد ہوگا ۔ یہ خضاب السیاہ گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہی کہ تعلق کا انڈا خضاب قوی ہی اسیطرح کلنگ کا
انڈا ۔ ہمارے زمانہ مین درعہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے ایک چیتہ کی کھال اودھیڑی گئی اور
اور ایک چیتے والا اُسکے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا اُسکی ڈارھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ
اور غضب ہوگیا فصل الکیسوین غالیہ کے بیانمین اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہی کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس
تروتازہ کا پانی جو اُس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ نصف جل جائے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم حنظل
اور اسیقدر ہندی اور آتاہی وسمہ اور چھبیس عدد مازو بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اسمین ڈالا جائے اور پکائی جائے
تو ام غلیظ کیا جائے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین اور بطور لیپ کے چڑھادین جس مقام پر منظور ہو اسقدر رکھ بالون سے اوپر اسکی نہ نظر آوے ۔ کہتے ہین کہ
روغن بنبہ دانہ تیس درہم اُسمین برادہ آسنر اور ردسنج ہر واحد چار درہم ملاکر سبکو پیسین اور چھوڑ دین تاکہ اگر سیاہ ہوجائے بعد ازان جوش دین
اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین مشمول ہوکر داخل ہین اسیطرح
پوست جوز بھنے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے ۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور دم اور حضض اور
خردل اور نمک اور خربق اور مرد اور آملہ پر سیاوشان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلا تروتازہ

قشور جوز اور انکا پانی اور اقاقیا جلبہ یعنے میتھی چقندر تخم چقندر او دآس اور حب الآس لادن مرداسنگ چونہ اور سرگین کی سب قسمین
اور برادہ ہاے اجساد معدنیہ بھی فصل بیسوین اُن ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتے ہین کہ قصب
سنبلی جو تازہ اور تر ہو اُسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح
چرک آہن اور مار الزاج بھی خضاب سنہری ہے اور اوتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگا سکتے ہین اور درد شراب کو راتیانج
ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندش مین گوندھ کر خضاب لگائین کہتے ہین کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران
یا مر کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز کر اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر طلا کرین
اسیطرح کہ ترمس شراب مین گوندھ کر اس دوا کو طلا ئین ۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنے شورہ
اور لوناد پو اردن کا تین درہم دُرد شراب سوکھا یا ہوا اور جلا یا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہاے انگور بقدر کفایت محم قوی
ساق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو ماجہ اور روغن افسنتین ایک یا تہ ترمس مقشر یابس دوکف
پھر سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جو شاندہ سعد اور کندش کا پانی
جبکہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر
سے ملا کر بھی موثر ہے فصل اکیسوین مبیضات کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو سپید کر دین بیشک خطاطیف اور از انجملہ
نسرین اور اسیطرح ماش یعنے مونگ از انجملہ تخم بوصین سپید از انجملہ مولی کے چھلکے اور تلخہ گاو اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور
تفاح تریثون جدا جدا یا سب کو ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار جب ہے کہ گندھک سے اسکو دھوان دیدین ایضاً
تخم راسن اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوے اور پھٹکری کو سنے مین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا ہموزن کے صمغ عربی ملادین
ایضاً برگ نسرین اور قشور خشخاش اور تفاح اور اگر ان دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا
اور اگر یاسمین کا نور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالون کو گوندھ کر گندھک مین بپیدہ کرکے اُسی کی دھونی دیتے ہین
اور رات بھر مین دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین فصل بائیسوین تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین اکثر
اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتے ہین اور مفسد ہین دماغ کے اور آمکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نوازل کی
دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔
ان مضرتون کا علاج اُن ادویہ مصلحہ سے جو خضاب مین داخل کیجاتی ہین کرنا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبوے حار اور مشک اور
لونگ وغیرہ لگانی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ کر مثل کھونٹی کے ہو جاتا ہے اور اُسکی وضع اور شکل قبیح
اور بُری ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کر دین جو کہ جلد کو رقیق کر دے اور بالون
مین تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کرے خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہین اُنمین یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو انکی نرمی کی یہ
تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہین اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک
بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آرد باقلی
اور سیب وغیرہ سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہے۔ کبھی بعد خضاب کے نصول

عارض ہوتا ہو اور نصول سے اِس جگہ مراد یہ ہو کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہو بلکہ بال جیسے کہ تیسے سفید رہتے ہین بہترین ادویہ
جو ایسے وقت مستعمل ہین یہ ہو کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک جوزہ لین اور خشک کرین خصوصاً اُس خضاب سے جسمین قوت غوامضہ پٹکری
وغیرہ کی شرکت سے ہو پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہو کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک
کے لین اور اُسے ترکرکے اُسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لسبتہ اور معقود ہوگیا ہو تھوڑا تھوڑا اوٹھاکر اُنھین مقامات پر لگا دی جائین
جہان سفید رنگ نظر آئے ۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یہ ادہان
اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہو اور خضاب پختہ ہو جاتا ہو **فصل تیسوین خراز کے بیان مین** بھوسی اور بقا کو خراز کہتے ہین کیفیت
خزار کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہے، اسلیے ہم یہی کہتے ہین کہ خراز وہ ابریہ یعنے بھوسی ہو جو سر مین پیدا ہوتی ہو اور یہ ایک
خاص قسم کا تقشر خفیف ہو کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہو اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کے پیدا ہوتا ہو اور بدترین
اقسام اسکی وہ ہو کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہو اور منابت شعر یعنے مقامات روئیدگی مین بالون کے اس کا ضرر
پہونچتا ہو یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی ایک سوء
مزاج سر مین ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہو اُوسے فاسد کر دیتا ہو ۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہو اور تمام
بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خرار پیدا ہوتا ہے **علاج** خراز خفیف کا علاج تو فقط خفیف
ہی دوا سے ہو جاتا ہو اور سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہو اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہو
اُسکے ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہو جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اُسکے ترطیب اور تعدیل کرین ۔ ایک قسم خراز کی
اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہو کہ نوبت تقریح کی آتی ہے اُسکے علاج مین واجب ہو کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی
حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہو کہ سبب اسی خراز کا امتلاء بدن ہو مادہ سے بعد ازان جلا کرنے والی
ادویہ سے علاج کرین اُسکے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل چوبیسوین** ادویہ ملینہ خراز کی کہ جنمین لذع بالکل نہو جو خراز قریب
العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اُسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہو اور جب بطیخ اور
بھیگے چنے کا آرد ترش اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکاکر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً
عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹے کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ نہایت نافع ہو اور تمر ہندی اور کرفس اور
اور عصارہ کرفس اور مطبوخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا خیر کی دوائین کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہین یا انکی
لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بھیگے چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اُسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کے ہمراہ
پیسکر لگاتے ہین **ایضاً** نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملاکر طلا کرین یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیسکر جب مثل غبار کے
باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کرکے یا کندر کو شراب مین محلول کرکے زیت ملاکر
دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہو کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئین اسلیے کہ یہ دوا
بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر دھو چکین اُسکے بعد کوئی تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل
یا روغن بنفشہ **فصل پچیسوین** خراز قوی کے ادویہ کا بیان بورق اور کبریت اور تلخہ گاو اور شحم حنظل اور دُرد شراب اور رائی اور

مویزج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور تافیسا وغیرہ کو سرکے دھونے مین استعمال کرین **ایضاً** قیمولیا کو لیکر تلخہ گاو ملائین اور
استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش اور سرکو اس سے دھوئین
ایضاً دردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درخمی سب کو یکجا کرکے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے
بیس سے دھو ڈالین اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین۔ کبھی سر مین گاے کا اوجھ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہی بعد ایک شب
آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب
زیادہ نافع ہی پسا ہوا آبگینہ در بارہ ازالہ خرازردی کے قوی دوا ہے۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور مویزج پڑتا ہو۔ یا کف
بورہ کا قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین۔ یا مویزج
کو زیت مین ملاکر ملتے ہین **ایضاً** کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لادن شریک کرین اور روغن مصطگی مین گھلا کر سر مین ڈالین
اور کبھی اسمین خربق ملاتے ہین **فصل چھبیسوین** ایک دوا کے بیان مین ہی جسکو بعض جدید اطبا نے دعوے کرکے لکھا ہی کہ
اُسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی **نسخہ** زوفاے تازہ نصف جز بط کی چربی ایک جز روغن خیری ایک جز چہارم جز لادن دو جز
پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اُسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جاے بعد ازان ادھین اجزا کو
کو یک شبانہ روز لگاے رہین من بعد دھو ڈالین **دوسرا مقالہ** جلد کے احوال کا بیان نبظر لون اور رنگ کے **فصل** بیان مین
اُن اسباب کی جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور ریس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا
کھانے اور خون مین سودا دیت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہی اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہی **فصل رنگ
کو زرد کرنے والے اسباب** امراض اور عموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور ہواے
شدید کا صدمہ بدن پر اوٹھانا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہی ماکولات مین اجواین
کی خورش اور بکثرت اوسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہی سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو
زرد کرتی ہی زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملاکر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی
زیادہ کھانا کہ رگون مین سدہ ڈالدے اور اسیوجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پاے بلکہ کسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک
پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کردیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور
سرخی اور جلا کرنے کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہوکر جلد تک آتا ہی اوسی سے جلد مین رونق اور
صفائی اور حمرت پیدا ہوتی ہی اور ان اوصاف کی معین وہ شے ہوتی ہی جسمین جلا خفیف کی قوت ہو (جیسے بخار صفراوی) کہ جلا کیوجہ
سے جلد باریک تر ہو جاتی ہی اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہی اسی جلا کرنے والی شے کی سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہی اور
جدا ہوکر اوتر جاتی ہی اور اسیطرح چھلجاتی ہی کہ اُسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا خصوصاً اگر اس خلط مجلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ
خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کیطرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اس مین احتیاج اسکی بھی ہی کہ بسبب کسی پوشش اور
لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہواے خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی
ہین اُنکا فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون بیدا دررقیق سے جب بکثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردین تیسرا یہ کہ اسی خون
کو منتشر کردین اور حرکت دین کہ اسے پھیلا دین اور خارج بدن کیطرف خون کے آنیکی جو راہین اور مجاری ہین اُن راہون تک
پہونچا دین کہ اُن مجاری کو وسیع اور کشادہ کردین چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائین۔ رنگ
کی خوبی پیدا کرنے والی اشیا بطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا یا بیضہ
نیمبرشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک کھینچ کر آجاتا ہے
اور اسکے سبب سے رنگ بشرے کا اچھا کردیتا ہے مترجم اور بعض نسخون مین بقبل نقاہت وارد ہے اُسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے
فربہی پیدا ہوتی ہے یعنے خون صالح کے آنے سے متن اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہوگیا ہو اور روکھا پن آگیا ہو اور اُسکو
خواہش ہو کہ اُسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنے کچے خرماکے کھانا شروع کرے یہ دونون
میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہین۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار
مونھ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہین انکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ٹہر کا مربا
کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی اطریفل سے بھی قوی تر ہے۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت بادر نلفل
اور سعد اور قرنفل جب طعام مین ڈالی جائین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً منجح
مین مترجم یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے مسیح یعنے جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجائے یا مسیح یعنے وہ شخص جو سیج کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور
رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ منیجج ہو یعنے زعفران پینجج مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اور یہ مفردہ
مین مذکور ہے متن مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال
کرین الوج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے لبیہ بربری یعنے بیر دوح الصنم اکدرہم سے دو درہم تک جب سوتھا سے معاونہ کے
ہمراہ مستعمل ہو خون کو بشدت اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہے اور سوتھ سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے
بقول مین جیسے مولی اور کراث اور بصل کرنب خاص کرکے اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی
اصلاح اور افزایش کرین خوش عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرود اور
طرب اور مطالعہ یعنے روبرو رکھنا اُن افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ
لباس اور وضع رکھتے ہون اُنکی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگونکی صحبت مین رہنا یا تیر اندازی کی جیت ہار اور تیرون کے پہونچنے اندازہ
مخصوص کو خواہ گھوڑدوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور اُنکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کی باعث ہوتی ہین
(چنانچہ باب ریاضت مین مذکور ہو چکے) جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون
کو اندر سے باہر لائین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنے مٹر اور بیسن اور نشاستہ
اور آرد گندم خصوصاً چنے کے بیسن سے بنائی جائین مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لادن اور ایرسا اور انجیر اور کندر
اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج برادہ عاج پورانی بوسیدہ ہڈیان اور محلب
نورہ الطیب بھی اس بارہ مین قوی ہے۔ بادام تلخ اور بادام شیرین اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قثا اور تخم کدو اور تخم ترب اور تخم جرجیر

بہت سے لوگ جو صفی الوجہ جنکے چہرے صاف ہون بالون وغیرہ سے انکو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہی عصارہ قصا ربری اور زردج عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرما گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اسی گرمی سے اور جوشاندہ خلاف اور عناب جیل جسمین دہ مہرا ہو جائے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ سفیدہ اور جوشاندہ میتھی اور اکلیل الملک غسول جید باقلا سے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا ابٹنا طیار کرین غمرہ جید آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزمین ایک جز عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جز زعفران اتنی کہ رنگ آجائے شب کو طلا کرین اور صبحدم نہا ڈالین اور نہانے کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ طیار کرین دوسرا نسخہ بادام شرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا ایرسا عزی السماک جملہ اجزا ہموزن لین اور عزی السماک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اسمین آمیختہ کرکے طلا کرین دوسرا نسخہ آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنے شاہدانہ بری سپیدہ سفیدہ مین ملاکر طلا کرین - ملبوس جو بصل الزیر ہی اور بصل اور بورہ اور اجواین ہمراہ شہد کے جلا کرتے ہین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور میعہ تازہ بشدت مجلی ہین اور کرات زرنیخ قضبانہ سوسمار اور بیخ نرگس بھی غمرہ دوسرا ازردج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ یہان تک پختہ کرین کہ غلیظ ہو جائے اور اسمین غلیظ التقوام سے ایک اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو گوندھین بنجال کنجشک دقیق ترمس ہبیس مغز تخم خربوزہ زیرا نبنج مقشر اور خرد سائیدہ کرکے طلا کرین غمرہ دوسرا کتیرا زجاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس کب حب القطن ہر واحد ایک مثقال روغن بادام ملاکر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلا خردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کرین اور صبح کو منھ دھوئین چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا - یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتی ہین جو کہ ابتدا جذام مین بدرونق ہوگیا ہو اور سنگر اور بثور اسمین ایسے ہون کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ادھر آئے ہون اور کھی جسوقت اسپر لگایا جائیگا ان سبکو دور کر دیگا - بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہی ایضاً ایک رطل صابون ادسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کرین پگھلا کر بعد ازان اسمین سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر پیسین شیشہ کی طرح وغیرہ مین جب خوب پس جائے رات کو استعمال کرین ایضاً مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیس قرص بنالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور اثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہے اسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہی اور اس دوا کی تھوڑی سی مقدار کا یان کافی ہی

فصل بیان مین حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو دوا جب ہی کہ سپیدہ سفیدہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ صاف پانی مین بھگو کر اسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ سفیدہ مین ڈالکر موھنھ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ نشان اور جھائین کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چربی کے ساتھ طلا کیا جائے دور کر دیتا ہی - یا لباب خبز ملاکر مرداسنگ کا لگانا اسکو دور کر دیتا ہی - اسیطرح سیاہ مرچ مین جو تھپر نکلتا ہے اور وہ مشہور ہی وہ بھی نافع ہی اور بخوبی نفع کرتا ہی اگر طلا کیا جائے - وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور اسیطرح گرب

اور کندر اور سولی اور فوتنج تازہ و تر ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اُس نشان پر چونہ اور نطرون ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگائین نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا ہو گیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور جب ہو کہ اس نشان پر چند روز تک رہنے دین - اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلا سے جید ہی کیواسطے بادام تلخ مقشر ایک درہم صدف سوختہ حرف اسکی ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ نرمس نصف نصف درہم زبد البحر ایک درہم نہایت باریک نڈیان خشک شدہ ایک درہم انزروت ایک درہم آب جو اور شکر کر طلا کرین آب زروج کے ساتھ ایضاً انیٹ یا بورانی مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اسکو طلا کرین اور زرنیخ روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مرکب زرد ہموزن لیکر سرکہ مین طلا کیا کرین اکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاوے اور تیزی کم ہو جاوے اور زخم نہ ڈالے اسیطرح قیمولیا اور سنجال کبوتر اور چھالیون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ مین ملا کر طلا کرین ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جاوے کندر اور آرد نرمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ اور یہ مذکورہ کے ہر ایک اُنین سے کثیرا صمغ عربی ربع وزن ایضاً پہلے علک البطم سے ضماد کرین بعد ازان نطرون اور میویزنج خاکستر انگور کی بیل سکو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کرین یہ دوا نمش اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے کبھی حفظ جلد مین چھینٹون کی بھی حاجت ہوتی ہے

فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان

جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑ جائین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے - گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حبق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کر کے - فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کر کے جب غلیظ ہو جاوے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے - اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت ابرسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلا یا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کو رابرتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جزو رحب البان بیس دس جزو آب شعیر مین گوندھ کر طیار کرین اور اگر اسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جزو ملا دین نہایت عمدہ ہو گی - ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین

فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان

خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہا ہے لیفی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اُسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہے - جو خون مردہ مائل بہ حمرت ہو اُسی نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لطخی یعنے جو خون لتھڑا ہوا سا معلوم ہو اُسکا نام کلف ہے جسکو ہندی مین جھائین کہتے ہین - اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین - اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلیے کہ اُسکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے - ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بعد بستگی اور رہ جانے کے کچھ علاج

دشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد شاگرد دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی
لازم ہے کہ زخم نہونے پائے۔ پھر اگر اُس مقام پر کوئی شی خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اُوسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ
نہو تو اُوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود ہمنے نمش
اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا استعمال کرین
تاکہ رگون کے منھ سے پھر دوبارہ خون نہ بر آمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اُنکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ
قابضہ کی رہے ایسا نہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ایسے کلف کے
علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشبت لذع پیدا کرتی
ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُسکے علاج کرنے مین اس کا جو اوپر بیان ہوا خوف
ہوتا ہے بلکہ اُسکے علاج مین دوا سے محلل اور لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ رکھتے جائین اور اُٹھاتی
جائین اور برابر یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اُسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی
مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتدا سے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی سے نطول کیا
جاسے خصوصاً اگر اُس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیئے ہین۔ کبھی شیاف مر اور شیاف ورد کی
بھی اگر کر کر طلا کیا جاسے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے۔ کہ پہلے موضع کلف کو مسوڑالین اُسکے بعد دن بھر
مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی وہ دونون دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ
مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترش سرکہ مین بھگویا
ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پنجال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر
ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دمسوڑالین بعد ازان صمغ بطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اُسکے دھو ڈالین
اور سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت بر آمد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان
نمک سے مالش کرین اور آدھے گھنٹے تک رہنے دین بعد ازان اس دوا کو اُس پر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکلجایگا وہ دوا
یہ ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلائین شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ
مرتبہ استعمال کرین اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دے گی اور جو داغ گودنا گودانے سے
(جیسے ہندوستان کے ہندو مین رسم ہے پڑجاتے ہین اُنکو بھی دوا دور کر دیگی) ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ
لباب خبز کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر تلخہ گاؤ کے ہمراہ اور کبیر و برگ سیروج کہ نمش بر ملی جاوے اور
دیگر آثار پر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی بطور خ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی
بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر ابواب گذشتہ مین ہو چکا ایضاً قرد مانا اور مر اور ثافسیا اور بصل الزیر یعنے بلبوس جسے تلخہ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد
کے اور بیخ لوف جعد۔ جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز متقشر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر پا ستوری
باندھا جاسے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً فاشرا یا خاشیر استین اور تحیر یعنے لاسے آب انگور اجب اُبال اور پامین خصوصاً

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونون قسم کی خربق اور دارچینی - حماض اترج بھی اسکے لیے جید ہے - ایضاً بسکھپرہ جسکو حندقوقی کہتے ہین اور بیخال کبوتر اور بیخال گنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جزو اور رجیع نہ دو جز زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد مین گوندھ کر کسی کوزہ مین اوٹھا رکھین بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھوڈالین پھر تیابخ کا ضماد پانچ روز تک کرین بعدازان اوسی مقام کو سوئیون سے گود دین اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پوچھین اور پھر اسپر نمک چھڑکین اور دوائے مذکور جو کوزہ مین رکھی ہوئی ہے اسپر لگاکر پانچ روز تک صبر کرین اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے رہین کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنے گودنا کا دور ہوجاویگا - ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالین اور سرکہ ملاکر ضماد کرین اور صابون سے دھوئین یا کدوے خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کرین ایضاً طین قبرسی اور حب القطن کو آب صابون مین پیسکر طلا کرین کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان اسب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈرد زیت کو جلاکر - اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کرین - خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع اثار کو دور کردیتی ہین جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ - کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو اوس انجیر مین جو سرکہ مین بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کرین یا جو دوا خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوپار کرے اور زخم نہ ڈالے اور اثار کو دور کردے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم زرد پانین جسکو میو رکھتے ہین ملاکر طلا کرین ایضاً تراب زنبق اور تخم خربزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کرین ایضاً زرد پانین کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کرین ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ مین پیسکر لگائین اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ دین اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائین - ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جزو اور تھوڑی سی زعفران اور ریچھ کی پلیدی اور رگتے کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو - دیاخلیون بموجب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ مین پکاکر جب گھل جاے رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک اوقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائین پیسکر پھر لعابات کو ملائین اسکے بعد اسکے بعد سب کو خوب پیسین بعدازان زیت مذکور ملاکر دیاخلیون تیار کرین قرص جید مازریون چار درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم اتنے پانین گھولین کہ قرص بنجاوے دوا ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہے شکسپویہ جسکو تخم پنواڑ اور تخم جسکو ندھی کہتے ہین دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب لبان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مراس سے قرص طیار کرین اور استعمال کرین یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل مین لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کرین کھرل مین اور تین درہم بادام تلخ جو پیستے پیستے اتنا باریک ہوجاے کہ اسکا اثر باقی نہ رہے اور سیاہ ہوجاے بعدازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائین اور طیار کرین پور مغفتہ پھر اوسکو صبح نہایا کرین ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزو طین قیمولیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جزو بورہ دو جزو صمغ البطم اڑھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائین اور طین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کرین اور سب اجزا یکجا اونمین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائین کہ زخم ڈالدیگی - اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی جھائین کو فصد رگ رنیہ کھرلنی بھی دور کردیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی سی ہوجاتی ہے فصل دوم

اور اسکی دوا کا بیان وشم گودنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اُسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوائین ہین جو ہمنے باب نمش مین بیان کردی ہین اور بشیر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اوسپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہین بشرطیکہ خوب نمدے سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اُسیطرح لگائین تا اینکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاے گی - اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سواے اسکے کچھ چارہ نہوگا کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشبک کرین اور بلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دین

فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتدا اسے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہی یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہی خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتی ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہی کہ بخار ردی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا اور سرخی پیدا کرتا ہی علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانیکے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو کہ ابتداے جذام مین کی جاتی ہی اور اُسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہی

فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہی کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہی اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہی اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہی سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہی کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہی کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ اوس غذا مین پیدا کرتی ہی جو اوس جگہ پر پہونچتی ہی اوس قوت مین ضعف آجاتا ہی اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کرسکتی اگرچہ بہق والے بدن مین مادہ سپید بلغم رقیق تر ہوتا ہی اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہی کہ اوس مادہ کو سطح پر پھینک دیتی ہی اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہی اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہی اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہجاتا ہی کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہی اُسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہی پس التصاق کی زیادتی ہی قبل ازینکہ اوس غذا مین مشابہت لون بدلنے ہوجائے - جہان قوتہاے مغیرہ وغیرہ کا فن کلیات مین ذکر ہوا ہے وہان تفصیل ان معانی کی بخوبی معلوم ہوچکی ہے جب حالت مستقر ہوجاتی ہی تو پھر غذا کو جو اُس تک پہونچتی ہی اپنی طبیعت کیطرف پھیر لیتی ہی اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے - جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہی کہ مادہ فاسد کی کبھی اصلاح کردیتا ہی اور موافق اپنے کرلیتا ہی بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بو دیجائین اور اُونکی سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جاے نشاندن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہی ایسی کہ قابل کھانیکے اونکے پھل اور پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگائین ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہی کہ ایک درخت جو بنام لنج فارس مین ایسا مشہور تھا اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانیکے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بحسب اختلاف بلاد اور امصار کے بدلجاتے ہین ایسے ہی کیا بعید ہی کہ مواد بدن انسان بھی بحسب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کے دربارہ اس کے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہی جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہی نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا جیسے برص مین ہوجاتا ہی اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوس مادہ کو

اسکے مزاج بلغمی کیطرف پھیر دے اور رنگ اوسکا سپید کردے گو گیا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو ہر دو نون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کیطرف ایسی نہین ہی جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہی یہ بات اسوجہ سے ہی کہ برص اسود وہ تو ماسے متقشر ہی (جیسے ھیٹھ ہندی مین چھنیا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہی کہ باانیہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہی اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین اور انِ سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہی اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہی جو کہ جلد مین سما جاتی ہی اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہی اور وہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہی اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہی کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہی اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے منودار ہونیکا سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ چوسنے وقت قریب جلد کے آتی ہی اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کیطرف نہین کر سکتی **علامات** بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہی دشواری اگر ہے تو اسی مین ہی کہ وضح یعنے بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہی کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہی وہان پہ بال اپنے اصلی رنگ پہ اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیئن سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی کے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہی اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح بہق مین بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی مین بجائے خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہی اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکے زوال امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہی اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہی۔ بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہی کہ تقشر اور تفلس اور تخرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا۔ پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی باخشونت ہوتی ہی اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہی۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق ہی اور چکناہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہی اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہی یہ قسم اسلم ہی۔ جو برص سفید گہرا ہی کہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہی یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہی کہ بہت دور تک پھیل گیا ہی اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہی جو مادہ اوس تک پہونچتا ہی اپنی طرف اسکو پھیر لاتا ہی اسی سبب سے وہ ردی ہی **فصل علاج مین بہق اسود** کے ابتداء علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور اس قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج دوفس وغیرہ بھی۔ منجملہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کر کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا۔ کبھی اچھی اچھی غذاؤنکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہی جنکا کیموس جید ہو اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہی **سفوف** جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہی۔ ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجزء زرد فراد ڈیڑھ جزء ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال۔ واجب ہی کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح مین رہی اگر کسی قسم کا فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اوسکے بعد طلا ہاے قاشرہ جنمین قوت جلا کی بخوبی ہو لگائے جائین اور ایسے طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائین اور جب طلا کے لگانے سے پھپھولے اور دانے پڑجائین چندے صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اوکھڑ کے گرپڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہی کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتارے تا اینکہ سکون ہوجائے پھر اعادہ کرین یہ ادویہ جیسے کہ تافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف یعنے تخم اسپند تیوعات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کبیکج یعنے لٹومری کی بھی بہق مین نافع ہی اور برص کو اسواسطے کہ خون کو لٹومری خوب جذب کرتی ہی اور بوسیدہ ہڈیون کیواسطے اور پورانی گٹھلی جو دیوار دن مین چنی جاوے وہ بھی مفید ہی اور جلاء دینے والی جو بابۂ قلع آثار مین لکھی گیئین۔ جو سیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہی جیسے آب قثاے بری اور طبیخ حنظل **صفت طلاے جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود پر حمام مین طلا کرین **ایضاً** تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر جو سرکہ مین پکائی جاے **صفت طلاے جید** شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جزء شب یمانی تین جزء زراج اور مازو ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون کے دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور رباب برص مین مذکور ہوچکے اور نمش وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو نافع ہین **فصل بیاض** **علاج وضح اور برص کے** واجب ہی کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جبتک کوئی ضرورت شدیدہ نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین ہان گاہی ماہے نہار موںھ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہی اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہی حمام مین بیٹھ کر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہی جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قی کا بھی استعمال کیا جاتا ہی بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات دیے جائین جیسے ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انکے ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہی جسمین افتیمون اور بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہی۔ حب النیل مین اخراج خلط واضح اور برص پیدا کرنیوالی عجیب خاصیت ہی۔ جو مسہلات ان لوگونکو موافق ہین اونمین سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو **صفت** دارچینی سنبل شامی حماما بلسان مصطگی اسارون زعفران ساذج ہندی فودنج نہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

ایک درہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے۔ مسہلات موافقہ سے اونکے واسطے یہ بھی ہی ہلیلہ آملہ ہر واحد ایکجز
تربد تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب مین ایک اوقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار
شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہی۔ اور مجھے پسند یہ امر ہی کہ اسی دوا کے مرکب مین زنجبیل ایک اوقیہ بھی
اضافہ کیجاے معاجین اطریفلیہ اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر ایک
ایکجزو زنجبیل ربع جزو شیر و زیب سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر ایک
زردفرا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین ایضاً درج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی
شونیز حب الغار بالسویہ لیکر شہد سے معجون بناوین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب اختیارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہو باریک
غبار جو چھاننے سے خوب بھنی ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہی اور اگر دوبارہ بیان کرینگی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو
پھر سے برشتہ کرین اس باریک غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین
دو پہر دن چڑھے تک زرونبہ اوسکے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہی۔ عصارہ اطراف انگور ترش
ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص کے داغون کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہی اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہی۔ تریاق کا
استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہی۔ اقراص افاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کی ہی
اونکی ترکیب اسطرح پر ہی۔ **ترکیب** تخم زوفرا دو جزو بزرالجزرہ نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت
تین درہم ہی کہ ہمیشہ استعمال اسکا چلا جاے۔ بعض لوگ اسمین وج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین ایضاً کلکلانج دو درہم ملتیلہ
ایکدرہم افتیمون دو دانق پورے سال بھر اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قایمقام ایک دوا ہی مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہی اور
اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہی جسکی ترکیب یہ ہے **نسخہ** درج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک
دس درہم ہلیلہ زرد پندرہ درہم ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درم تخم زوفرا بیس درہم عاقرقرحا دس درم تربد پچاس درم
شحم حنظل بیس درم غاریقون پانچ درم سقمونیا آٹھ درم عسل مصفیٰ مین ملاکر معجون کرین اور ایک مثقال سے دو مثقال تک
تناول کرین ازین قبیل ایک دوا کندی بھی ہی **نسخہ** بزرجرجیر کلیجہ لینے قریب ۳ امن بتر بزی کے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد
تین درم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا اسکے بقدر حاجت تناول کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین
جرعہ مُرّی کوہی لین اور سر کی حفاظت یبوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین بعد ازان غذاے اسفیداج کو اختیار
کرین اور ہمیشہ لوغاذیا اور ثنا دریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرتا مثلاً قریب بنصف درم کے بھی جائز ہی یا اوس سے
بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغ نکو برص کے داغوا دیا اور جسمین سے اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین
چل سکتی ہی۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا ہو اور یہ مشروبہ کا استعمال اوسوقت ترک کرتا جاے کہ اسکے
استعمال پیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہو اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہی کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا خون اور روح دونوں کی زیادتی علاج
برص مین درکار ہی بلکہ ایسے وقت نقا بدن اور اعتدال مزاج مین فقط ادویہ خارجیہ قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے اور غذا مبرص سریع الہضم
تجویز کیجاے نہ اوسمین کثرت ہو اور چکنائی۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت تر کی آمیزش سے پکائی جاتی ہین اونکی بھی پرہیز کرنا لازم ہی۔ شنج اور برص

کی ادویہ موضعیہ مین اونکے درجات مختلف ہین اوسکے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بہ شدت ہو اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو
خاص کو اچھی گرمی پہونچا ئین اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ وضعیہ مین ایسی بھی دوائین
ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین جنکو ہندوستان مین خضاب برص بولتے ہین پسندیدہ
تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجائے - اور مالش برگ انجیر سے
اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجائے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے -
تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھکر دوا لگائی جائے جو از قسم لطوخات کے ہو - بہترین ادویہ برص وہی ہے جو دہر
ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اُٹھا دے تاکہ مادہ بہ یکبار نکلجائے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ ادہر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑا ڈالی گئی اور بعد
آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے - ادویہ برص باعتبار اول یعنے جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون
جیسے دونون خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حنطیانا اور ابہل اور راتیانج بیخ دم الاخوین
اور بیخ حنضے اور زبد البحر اور حلتیت پوست بیخ کبر خردل حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر نوہ قاقلہ مازریون زاج اور ملقنہ
زنگار کبریت قطران پنجال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقائق النعمان تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور
گندھک سرکہ مین پڑ ڈالکر طلا کرنا اور پیاز نرگس بھی ہے مجربات سے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف
عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کیوا سطے اور دم اسود سالخ یعنے کالا سانپ جو کینچلی چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ
انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور اشترغار - میاہ یعنے تر دوائین جیسے سرکہ اور آب رزک قرطم یعنے کسوم کا زرد
پانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب عنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اوس برص پر جو پچھنے کے نشان پر ہو گیا
ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا - اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور لوغاذیا آب قثاء دشتی کے ہمراہ
ایضاً شیطرج کوٹکر اور اسیطرح رائی کوٹکر لیپ بھی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اثر جب ہے کہ سپیدی درمیان مین دونون جلدون
کے ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو - اور ہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اُسکے بعد زاج کو ملائین
اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین مگر پہلے سانپ کو ذبح
کرکے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کرین اور پھر ڈور سے اوسے ٹانکے دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا اینکہ پھول جائے بعد اوس
شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ پتے خشک
خشک ہوجائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اور سپید چھڑکین
کہ مثل مرہم کے ہوجائے اور دھوپ مین طلا کرین طلاے ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج پکڑ جائے داغون پر لگاکر دھوپ مین ٹھہرے ہون
بہق اور ابتدا برص کو بھی دور کردیتی ہے - سجی اور چونہ بول صبیان یعنے شیرخوارہ مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب دیا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجائے طلا کرین تا اینکہ قرحا پڑجائے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جو بھوسہ

اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب ادویہ ملجائین بعد ازان طلا کرین تا اینکہ رنگ بدن مثل اصلی رنگ کے ہوجاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو مکرر لگاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے۔ مار الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی باہم آمیزش خوب کردیتا ہے۔ آخر کے مسہلا مین حب منتن کا استعمال کرین اور پھر مار الاصول دو ہفتہ تک پلائین اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کرین جیسے طائرون کے گوشت اور صبر اور جو چیزین غلیان اور جوش خون مین پیدا کرنیوالی ہین اونسے اور ترشی کی جملہ اقسام ترک کرادینا چاہیے اور مرق یعنی چکنے شوربے وغیرہ سوا زیرباج کی اور وہ بھی کبھی کبھی پرہیز کرین تاکہ بہت زیادہ اس مرض مین کوئی چیز مضر نہین ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرین۔ واجب ہے کہ ہروقت مقام برص کو کھردری کپڑے سے ملا کرین تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہوکر آیا کرے حمام مین جانا بھی مبروص کو مضر ہے۔ غذای غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجاوے کسی سبب سے وہ چندان معیوب نہین یعنے برص نہین ہے اسیطرح جو سپیدی گرو پچھنے کے داغون کی آتی ہے وہ بھی۔ **صفت طلاے کثیر الاخلاط** کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار شیا جسکو سالخ کہتے ہین تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے چتکبرا ہو یا اسحم یعنے سیاہ یا خون الغث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ درشاق اور فاختہ کا اور رنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کرکے رکھ چھوڑین۔ اور تازہ اندراین کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر مین پکائین اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش ثافسیا قرنفل سلیخہ مازریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاوشیر ڈالین جب دو ثلث پانی جلجاوے اوسکو چھان ڈالین اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھین تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہوجاوے بعد ازان آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیون پر چھڑک کے جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہون اور سیر حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونون قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر آبہاے مذکورہ مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اوسمین اور ادویہ اور خونہاے مذکورہ بالا مین ملایا کرین کہ یہ سارا پانی جذب ہوجاوے اور پانی ڈالتے جائین اور پیستے بھی جائین کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہوگی بعد ازان اس دوا کو حمام مین جاکر طلا کرین۔ مین کہتا ہون کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سہل الوصول جو تاثیر مین اس سے قوی تر ہے استعمال کیجاوے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے آہونی چاہیے **طلاے جید** جو ساہر نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقائق بیخ کبر ہر واحد ایکجزو شیطرج حضض دو درم مرزنجوش ہر واحد نصف جزو دھوپ مین ٹھہر کر طلا کرین۔ **طلاے خفیف جید** جو دافع برص ہے شقائق اور ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین **ایضاً** فوہ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب مین پیسکر استعمال کرین **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ اور صفر یعنے پیتل جلایا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایکدرم پہلے قطران کو سرکہ مین گھولین اور لگائین بعد ازان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر چھڑکین **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارباسیس حکیم کیطرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ مجیٹھ شیطرج زنگار ذرا بیخ پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کرین اور سوکھا رکھین اور بروقت حاجت پھر سرکہ مین پیسکر طلا کرین اوسکے بعد خمیر کو اوسپر خفیف سا لگادین

ایضاً کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض و اسود فاشرا ریشۂ بیخ ماذریون کبریت
زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے غلیظ ہوجاے اور شیشہ کی ظرف مین اوٹھا رکھین
اور دھوپ مین بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین دوسرا نسخہ جو حکیم بجبریل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فربیون
اور خربق ہر واحد ایکدرہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً کندش تافسیا ماذریون
مجیٹھ شیطرج حرف عاقرقرحا مویزج ان سبکو خون مار سیاہ مین جو کینچلی چھاڑ چکا ہو ملاکر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب
جوش دیکر اوسکے پانی مین ملاکر حمام مین استعمال کرین ایضاً مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچدرم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ
ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین صفت دوا ملکی برگ ماذریون اور تخم ماذریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اُتنے سرکہ مین جوش
دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہوجاے پھر اوسمین زاج اور ذراریح اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکائین
تا اینکہ جوش آجاے اوسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک نہ دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا انقاطات
کو بھی دور کرتی ہے طلاے جید عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر یک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم
دودھ ملاکر طلا کرین ہمارے تجربہ کی دوا یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حمام ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج
جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کرین جو نقاطات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر
یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہوجاے۔ تجھنے کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج
کو آب لقیم ملاکر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے اصباغ اور رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ جنسے ہمرنگ جلد کے رہین اونکی اوزان
اور مقدار کی صاف صاف تعین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین (اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دوا کے مصبغ
کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے) بلکہ ادویہ مصبغہ کی استعمال کی قوانین بیان کردینی چاہیئن کہ اونھین کو اولٹ پلٹ کر لیا کرین
ازانجملہ شورہ اور مرادر درد شراب اور مغرہ یعنے سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شب وغیرہ کو مرکب کرکے طلا کرین یہ صبغ ہمارا مجرب ہے کوت
جوز اُسکے برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ ایضاً چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملاکر استعمال
کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جسے قابلیت جلد کو ہو صبغ آخر زاج قلقند یعنے سبز پھٹکری مازو سبکو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دفعہ
مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے صبغ آخر قرط شیخ مرداسنگ
چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار رکھکر
شراب مین اسقدر بھیگین کہ سیاہ ہوجاے اور بمرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدے کر یعنے لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین
اور پھر لگائین غذا مبروص کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطجنات اور رکبیات اون لحوم کے جو سبک ہین اور
ابازیر کی شرکت سے طیار ہوتی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک
کردینا یا معدودا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا علاج برص اسود کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص
اسود مین ترطیب کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اور اسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی
رکھتی ہو اوسکا پانی پکانا چاہیے۔ اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے۔ حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجاے پھر علاج

مرض بعد ام کا کرنا چاہیے **مقالہ تیسرا** اون امراض اور عوارض جلد یکا بیان جو رنگ سی تعلق نہین رکھتے ہین **فصل** سعفہ کے
بیان مین اور **شرنیج البلخیہ اور بطم کا بیان** لسعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہی۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہی کہ
سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین۔ سعفہ کی ابتدا بثور مستحکمہ یعنے سخت پھنسیون سے ہوتی ہی جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتی ہین بعد
ازان اون پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہی خشکریشہ اور پثری کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہی اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے
اوسوقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہی۔ کبھی داد سی اسکی ابتدا ہوتی ہی لیکن داد ہوکر سعفہ کے بثور بن جاتی ہین۔ اور بیشتر سرین
اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہی اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہی۔ سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حاد اور اکال ہی
خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ورم پیدا کرتا ہی اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہوجاتا ہے
خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اوسمین رطوبت حریف اور تیز ملجاسے اور بعد ملنے کے جلد کیطرف اوسے طبیعت دفع کردے
اسی سبب سے جلد مین فساد آجاوے اور سڑنے کی نوبت پہونچے۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہی اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین پانون
کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہی علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے
اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط
سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہی طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ
مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایا مواد کو خارج کردے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے مار الجبن اور سہ شاہترج مجموع
دونوں سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونون مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اسکے
بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم مار الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ
ہو ورنہ جسقدر برداشت ہوسکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی
پرہیز کرین اور فقط پھیکی بدمزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہی کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر
حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہی یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو
ماروف کو مادہ پہونچتا ہی جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہی مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہی یا وہ رگ جو کہ جانبین سر کہ واقع ہی وہ
رگ جو پس گوش ہی اور اکثر یہ رگین بالا سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہی اکثر پچھنے سر پر لگائی جاتی ہین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین
ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہوچکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہانتک کہ خون
نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہی کہ بہت سا خون اوس سے برآمد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون
برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہی۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہی اگر زیادہ مکث
نکرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماروف کو جھکا کر بخارہ آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا۔
ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے
ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہی جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ
کے مار الجبن کا استعمال کیا جاتا ہی بنا بر ایک قول کے زلو چسپان کرنے مین قریب موضع ماروف کے کچھ مضایقہ نہین ہے پھر

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہی اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے - ایک قوم نے کہا ہی کہ جو خون
رگہاے قریب سے مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام
سعفہ پر طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین بکار آمد ہی اوسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالین - ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے
واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہہ تو حنا اور وسمہ اور مازو سوختہ اور
روغن آسیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہی یا مثل ایسی دوائون کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جائین جیسے پوست انار سرکہ شراب مین ملاکر اور
روغن گل اور کبھی اوسمین مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہی اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہی کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریت اور متوسط
درجہ کے سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہو جاتا ہی کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہی اسی درجہ ابتدائی کے
ادویہ مین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملاکر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغنگل - یا مرتک اور جرگ فضہ اور بادام تلخ
اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغنگل ملاکر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانی گونی اور عود ملبان اور کور
محکوک یعنے خرنوب یا کرنب اور حب البان سائیدہ - الضا عدس اور مغزہ ہمراہ سرکہ کے الضا بادام تلخ اور مازوے سبز
دونون کو پیسکر طلا کرین سرکہ ملاکر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درشت کرلین - اطبا نے لکھا ہی کہ سرطان زندہ کو مرزنجوش
کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اوسکا سعوط کرین - جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت
اور درشت پر ہو اوسکے علاج مین حاجت قلقطار اور قلقند اور شورے اور زاج حیر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور
عروق صباغین کی ہوتی ہی اور دواے القراطیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہی - الضا
مثل مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہی - حرف یابس بھی مجففات قویہ سے ہی - بنجال کبوتر محلل قوی ہی کہ جلا اور تخفیف پیدا کرتا ہی
اسیطرح سرگین رکھفیکا اور فضلہ زرازیر (جو ایک طائر معروف ہی) خصوصًا جو چاول کھاکر فضلہ کرے - مرہم عروق کا ان
لوگون کے واسطے نافع دوا ہی کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہی - اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند پوست انار سے
مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب مین مذکور ہوگی **صفت دواے جید** کی قلیمیا کبریت
خاکستر کدو کے تخم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین - کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغنگل مین
الضا خاکستر چوب انگور اور زراوند دحرج گلنار اور مازو ریتا نج سرکہ اور روغن کے ساتھ **صفت دواے جید** پہلے سعفہ کو طبیخ
کنیر سے دھوکر توبال نحاس اور مر ہموزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر سقوطری
ایک درہم سرکہ اور روغنگل بقدر حاجت **فصل** ادویہ **ضعیہ سعفہ خشک کی** مزمن اور کہنہ تو استعمال دواے حاد کا محتاج ہی کہ اوسکے
گوشت تک اپنی تیزی پہونچادے بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور کبریت اور
اور علاوہ سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا - ترطیب بدن کی غذا اور نطوخات اور حقنہ وغیرہ
کرنی بھی نافع ہی **صفت دواے جید** جو سعفہ خشک وتر کے واسطے نافع ہی روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف ماھیثا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر بورق ہر واحد نصف مثقال دوائون کو خوب پیسکر دونون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین - اسیطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگاویں اور تجربہ

اور قوبا اور بہتا شعر اور دار الثعلب اور خزاز اور بلخیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون ہو ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہو متبرجم شاید یہ وہ دوا ہی ہو جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہو متن بیشتر سب سعفہ کا یہی ہوتا ہو کہ مثلاً کوئی مچھیر زہریلا کاٹ لے اور اسکا علاج بھی وہی ہو جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہماری خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہو اور مجرب بھی ہو۔ زرنیخ زرد اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چنبیہ کے روغن اور آدھی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین **فصل قوبا کے بیان مین** قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہو ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہو خصوصاً سعفہ یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہو بیشک ممکن ہو کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہو اور زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب مورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہو اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدت زیادہ ہو کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہو جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلیظ مادہ حریف ہو زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہو وہی ہو جسمین یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہو کہ بروقت چھلجانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہو کہ ایک تری سی نکلتی ہو اور یہ قسم داد کی اسلم ہو اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہو کہ بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہو۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہو کہ اوسکے چھلکے اودھڑتے ہین اور یہ تقشر بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہو ایسا داد مثل برص اسود کے ہو اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر نہین ہوتی۔ بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہو کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہو اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہین دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن پرانا داد اور زیادہ ردی ہو۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف منسوب ہو کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے **قوبا علاج** قوبا کے علاج مین دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہو جسمین قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کیضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہو اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ حادہ رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہو۔ جونک لگانی داد کے مرض مین ایک اچھی دوا ہے۔ تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت ماء الجبن کی اوسقدر ہوتی ہو جسکی تعیین مشاہدۂ مریض خاص پر موقوف ہو۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہو جتنی سعفہ مین ہوتی ہو اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہو۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑکر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہو۔ ایک قوم کی تجویز یہ ہے کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کی رد کنے کیواسطے اور جو حادث ہو اوسکے اچھا کرنیکے واسطے استعمال لک مغسول کا جو بطور صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جاے اور بکثرت ہو جاے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہو معالجات موضعیہ جدید اور متوسط داد کیواسطے اور یہ مفردہ مین سے حماض اترج کافی ہو اور قوی داد کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوبخارے سرکہ ملاکر اور عسل لبنی سرکہ۔ لاکر غایت درجہ مفید ہے۔ ماے کبریتی یعنی اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونیکا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سریش کھالون کا اور ایسے آدمی تھوک جو روزہ دار ہو یا اونکو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتون سے جو خون برآمد ہوتا ہو اوسکے جمے ہوئے چھلکے یا لختے تخم خربوزہ ملو زنیخ اشراس روغن بادام تلخ جید ہو برگ کبر اور

سنگہیہ سرکہ مین ملاکر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہی اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ اقاقیا اور رہنات اور روغن نخود کو صلاحیت
اصلاح کی ہی ایک بدن کی داد کیواسطے وہ بدن یا قوی یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہی۔ ابتدا اقویا پر ہمیشہ ہر دم آب گرم
ڈالکر دہن بنفشہ سے مالش کرین اور یہی کرتے ہین۔ نار الصغیر کا طلا کرنا بیشتر تو قوبائے ابتدائے کو دور کر دیتا ہی خصوصاً ہمراہ جوز ما نل
کے دہ سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہی اور لعاب اسبغول تازہ یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب حرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے
دوا جید صمغ لوز اور عزی الجلود اور سعیہ موزن اجزا کو سرکہ ملاکر طلا کرین الیضاً بخار یعنے بڑھی جس سرش سے لکڑی
جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کرکے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہو جاے
اور قسم زردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی ترکیفر ورت ہے، جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو
روغن نخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر
اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ داد پر لفظ سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جسکا
کہ باب سعفہ مین ہو چکا ہی اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان اور ثافسیا خاصہ اور خصوصاً اگر اسکی قیروطی
امین روغن خردل مین اور سکبینج اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قرد مانا اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف
اور حبہ جیہر عسل بلادر بغایت مفید ہی مرکبات قرد مانا کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور راکھ لہسن کی اور شہد کبریت کو صمغ بطم اور
حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہی اور قوبائے معتبر کو بھی نافع ہی دوا سرالنسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور بطم
ہر واحد ایکیک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ تا کہ طلا کرین الیضاً بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج قفر الیہود
دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا کرین الیضاً سکبینج سرکہ
مین ملاکر طلا کرین اور زاج اور مرداسنگ کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھکر طلا طیار کرین دوائے
جید حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سکبینج یہ ایکجز خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کرکے طلا کرتے ہین الیضاً
کبریت اور ورق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر الیضاً فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے مین اور کبریت زرد یہ سب اجزا برابر
سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین **فصل شور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخساروں پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوتے ہین جیسے
دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہی کہ جلد کے سطح کیطرف بخارات بن کے دفع
ہوکر آتا، ان شور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے ایرسا اور دونون کا لطوخ بنایا جائے
یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے **فصل جرب اور حکہ بیان** (تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جرب مادہ سے جرب
کی پیدایش ہی یا تو وہ مادہ دموی ہی جو ایسے صفرا سے مل گیا ہی جسکا استحالہ قریب ہی کہ سودا کیطرف ہو جائے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا
ہو چکا ہی یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہی کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہی پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہی اور وہ مادہ بھی خشک اور
مائل بہ غلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہی اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہی اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہی۔ اکثر اس قسم
کی پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے
جو قسم جرب کے بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہی۔ اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار کرنے سے

دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت امد چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے۔ جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور اُنمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہی جو اسباب پیدایش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب کے تولد قمل اور سعفہ اور قراز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کی ہوتا ہی۔ جرب اور حکہ مین فرق یہ ہی کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہی اور اسمین لزوجیت اور شوریت کیطرف میلان بہت کم ہی اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہی جو اوسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہی جبکہ طبیعت اوسے بطرف جلد کے دفع کرتی ہی اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنے صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہ ہو۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہی جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہی یا آخر مین اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہی خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ یا بسبب غذا ہاے غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہی کہ ایسی غذا سے کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہی۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہی یہ مرض پیدا ہوتا ہی۔ حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہی اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا اس شیخوخت مین جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہی پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہی کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہی اور کبھی زائل ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جرب منقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اور خلاصہ مقال یہ ہی کہ مادہ حکہ کا دونون جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہی پھر اگر جلد کے اندر نہین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہی۔ جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہی۔ جرب کی پیدایش زیادہ تر انگلیون کی گھائیوں مین ہوتی ہی یا درمیان دو انگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر ہی۔ جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونیکے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کی ہوتی ہین۔ جملہ اقسام کے ادہان ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہی بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سحج امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہی اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاے دواے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہی دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی ترچیزون کا کرین اور تنقیہ اور ہمیشہ یکھی ہان اور بسرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہی اور جماع کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہی اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہی ایک شی عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہی کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہی اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہی اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہین مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور ربنا اور بسفایج اور افسنتین ملا کر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین ماہیزان بھی شریک کیجاتی ہی ایضاً صاحب منوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب سیاہ واحد بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہی بعد ازان صاف کر کے ایک یا دو ثلث کے اندازا حسن خادم کی ماہیت سے دو ثلث رطل سے لیکر اوسمین خیار شنبر بیس درہم خوب بھگوئین جب اچھی طرح پھیگ جاے چھان کر ایک درہم غاریقون ملا کر

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچدرہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچدرہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل حسو کے نم ہو جاے بعد تیسرے بار کے اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بستہ کرنیکی قوت آجاے اور گولیان بنالین دواے قوی جرب مزمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور بریخ کابلی مقشر ہر واحد ایکدرم ترنجبین دو درہم قند سپید مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دسدرہم پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے۔ اور کبھی انمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ردی فرسن سی نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر پانچ روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے بعد متواتر تین روز استعمال کرین اور یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیدیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ تحمل کرنیکا ہو اور اگر پیچ امعا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگو کر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرلے اگر اسکو ملا نے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر کی ایک درہم سے اک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہین ایضا رب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی ماہیت دھوپ مین سوکھا کے طیار ہو اس رب کے واسطے جرب طب کے پانچدرم سے دس درم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کیواسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جیدہ سے اسیطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے اونکے ربوب اور حبوب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور عصیر شاہترہ کے چند روز پیدرپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ادویہ منقیہ جو برق تنقیہ کرتی ہین اور اونکے قائمقام یہ دوا بھی ہے کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ حمصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایکدرہم زعفران تین درہم ایضا دہ دواے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمین بریخ داخل ہین اوسکو ایکروز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے تین درہم تک استعمال کرین ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط چنے کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جب بکثرت بڑھ جاے گی کہتے ہین کہ صاحب یابس اور حکہ قشقیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ ملا پلایا جاے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھکر اور روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دوا ہے تخفیف کیواسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم بادیان سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضا آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ دہی سے

ادویہ مسہلہ اور مسہل ادویہ
بیان اجازت جو کہ ... رازی
بیان جوہر ادویہ

جسمین قوت تحمیہ بھی ہو یعنے اندر سکے چھلکے اور مغز رو غیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاے - اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملاکر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جاے اوسکے بعد طلا کرین - معجون جو اس مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قویا اور اصحاب ضعفہ اور ابدان سکے لائق ہین میری مراد اون معاجین سے وہ ہی جو نرم ہون اور قوی ہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ مشمش کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم مشمش مغسل دو چند جمیع ادویہ کے - ادویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہی جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے مار الملوکیہ اور مار حماضہ اور حقیندر اور جیسے بھوسی انکی گیہون کے آرد کی جسے سبوس کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب بطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہی اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ حلبہ آب پوست جزب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہی جسمین تحلیل قوی ہو جیسے تخم خطمی اور علک الانباط آب نعناع ملاکر اور رتیاج کی ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور دفلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہی اور بیشترہ سرکہ جسمین دفلی بھگو کے بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہی - کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے - پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہی - مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بار ہا جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہی دواے جید مرداسنگ اور زاج تخم جرجیر ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ شراب مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی حل نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل پہونچائین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بدرجہ مفید ہے اور بوجہ حل نداوہ کے لذع بھی اسمین کم ہے (جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا کہ اشیاے حادہ بعد محلول ہونے یہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی) کندش اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زاوند اور کبریت اور کمیلہ اور قلقی اور مس سوختہ اور مغاث اور نوشادر اور قلع منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گازران اور پلیدی سگ اسیطرح اور فضلات حیوانات جو داء کے باب مین مذکور ہو چکے اور قار اور الحمر ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید راکھ اور مسکہ اسیطرح ملین تا آنکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے نابود ہو جاے - کبھی تقرد مانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالہ جرب مین کافی ہوتا ہی - مرکبات جیدہ مین سے یہ ہی زیبق مقتول برگ کنیر اقلیمیا کے فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملاکر طلا کرین شب کو اور دو الگ سور ہین صبح کو حمام مین جاکر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملاکر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دواے سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسوائین اور بروقت حاجت کے طلا کرین ایضاً کشتہ سیماب اور میعہ سائلہ بزرالبنج اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایکجزو بھیڑ کی مینگنی تین جزو سرکہ مین ملاکر طلا کرین جب ادویہ تو یہ جو محللہ اور خشک اور کھال اوڈھیڑ سنے والی ہون استعمال کیجائین اونکے بعد روغنہا معروفہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن مسد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہی - جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے - جب دوا مین کشتہ

سیماب پڑتا ہی حتی القدور اسکو اطراف معدہ اور اعضائے کریمہ سے دور رکھنا چاہیے - حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی
حاجت بھی ہو انہین ادویہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہین مثلاً گاے کے دہی کا توڑ جو ترش ہو یا نیم گرم پانی سے
نہانا اور مروخات دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان باردہ خصوصاً اگر اوہان مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاے - جرب یابس
اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی نرم اور رسکب ادویہ مین سے خشخاس سرکہ مین پیسکر استعمال کرنا ہی ایضاً برگ سوسن ایضاً مع کو
آب کاسنی مین اور نشاستہ بھی ان ادویہ مین پڑتا ہی اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے - اس مرض کی ادویہ قویہ مین
ایک قیروطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہی اور خارش مین اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہی - ادویہ قویہ مین سے یہ ترکیب ہے
کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملاکر ملاکرین خصوصاً خصیون پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران
اور یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے اندرون ہر دو شرمگاہ کے اوٹھتی ہی بطور شیاف کے لینی چاہیے مشائخ کو علاج حکہ مین جو خاص
اونکو عارض ہوتی ہی اس دوا سے نفع بین ہوتا ہی کہ دردی شراب کو تازہ سوئی کے ہمراہ لگائین - استحمامات اور نہانے کے پانی جو ادویہ
واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسطرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا غذا اون
مرضاے جرب او حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور باینہمہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم
معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہاے نرم کا کھانے مین ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام
اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہی **فصل حصف کے بیان مین** کبھی تمام بدن
خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن
مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جو اوسے پیدا ہوتے ہین جو
کسل اور تعب بدن مین بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہوتے اوسوہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا
سا عرق برآمد ہوتا دفع ہوتا جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہی اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین
ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بثور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہی جو پسینہ بطور
ترشح کے نکلنا چاہیے - اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتی مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہی علاج اس
مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہی کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا انہین
وہ جو سبب ہی ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط حادہ کر لیا کرے حصف کے بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع
ہوتا ہی اور اگر پیدا ہو گیا ہی تو زائل کر دیتا ہی بعد ازان سرد پانی سے نہانا - اور حمام مین بدن کے مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آرد
سے بعد خوب پسینا برآمد ہونیکے بعد اوسکے نشاستہ مغز مر کی مالش بھی نافع ہی ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا صندل
بھی حصف کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اوٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی مہندی
لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہی اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مثلاً آب انار اور حماض اور عدس اور آلو بے بخارا یا
تمر ہندی کے ہون اختیار کرنا چاہیے استعمال کل ایسی اشیا کا جو برآمد عرق کو مانع ہون جیسے طبیخ آس اور گلسرخ اور آب کشنیز تر گو
کہتے ہین کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہی کبھی حلیہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین - حرکت اور

رفتار کو ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینا زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جن مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوا دار پنکھے کھچوا کر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہو اور آب سرد سے نہانا ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور کفن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے، اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر الضیاً وہ مسوحات جنمین محبثہ اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور رذیرہ اسکا اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر - کبھی غری السمک یعنے سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہو پانی مین گھول کر - اور بیشتر حصف قوی مین استعمال مونیرج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہو - اگر حصف کیوجہ سے قرحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفر اور ماز داور اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہو - کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہین اور فسا داور حرارت انکی زیادہ ہوتی ہو اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے، اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر جڑ پکڑ لین پھر اوسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہو **فصل نبات اللیل کا بیان** اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری رہتی ہو اور انسداد مسامات ہو اور بدہضم اوسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کیوقت مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتی ہین جنکو نبات لیل اور ہند مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہو جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہو کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کردیتی ہو خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ کے ہونے کا زمانہ ہو اور اس سے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات وہوا سے شبیہ جو اکثر ٹھنڈھی ملتی ہو ہو جاتی اور اسیوجہ سے اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہو اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے - خاص حالات سے مرض کے یہ بھی ہو کہ ابتدا مین تو کھجانے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے، علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہاے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہو چکا ہو اور اگر تخلیہ عروق کیحاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین - ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہو اون سب دواؤن سے جنکو اس مرض سے خصوصیت ہو خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور ملین - اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر آب کرفس تر ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے - تنہا درد سرکہ بھی اس مرض کے مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی فصل ثالیل کے بیان مین بسوت کو ثالیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گڑی ہوتی ہین اور متعفف مزمنہ یعنے پیچدار اور چھلکے ہوئے ترچھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہو اور جو اول امر مین اسکی پیدایش کا فاعل ہو وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بہ کثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہو بسبب احتقان اور کثرت کے اور ہونے اسباب تعفن کے وہ خون بیوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون کے اونمین بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہو اور اسی خون سے رگہاے کوچک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت

کثیفہ زیادتی ہی کہ خون کو تاانیکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ یا کل یبوست کردیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت سے ہے
پیدا نہین ہونے پاتی خصوصًا جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہ ہو۔ کبھی ایک مسّہ بڑا پیدا ہوتا ہے
اور یہی بڑا ثؤلول سبب استحالہ کا اوس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کیطرف غذا کو مستحیل کرتا ہی جو
بذریعہ بخار کے اوس عضو مین آتی ہی جہان وہ ثؤلول پیدا ہوا ہی پس اس غذا سے استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہی اور
اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثاٰلیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہین جب وہ تراشے اوکھیڑ کر پھینک دیا جاے یا کسی اور تدبیر سے فنا
کر دیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے سے خودبخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون
اور میخون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور تیلی ہون اون مسون کا نام مسامیریہ ہی اور جو مسے
طولانی اور بیدار ہون یا کسی طرف جھکے ہوے ہون اونکا نام قرون ہی۔ بعض قسم ثاٰلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہی اگرچہ
واجب ہے کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کرلین اور جب اوسکا مادہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہو جاتا ہے کہ اوزیادہ
شگاف دیکر اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ
سوداکے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہی اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے۔ اسیطرح تدبیر تولید
کیموس جیدکی یا اور تدابیر جو مکرر بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور
سب علاج خفیف ثاٰلیل کیواسطے جیسی مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین روز تک
تخمیر جانیکی غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے ایضًا بورق الکبر اور جوز السرو اور
زیتون خام اور جوز ماثل بھی جید ہی اور تازہ برگ آس ثؤلول خفیف اور قوی دونون کیواسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک
اور خرنوب باانیکہ اسکے لگانے سے اونکا کم ہوتا ہی مگر بڑے ثؤلول مین لگانے کے لائق ہی اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست بیضہ
ہاے عزب کے اور اوسکی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ اور یہ جید بالغ النفع مین سے یہ بھی ہی کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر آب
سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثاٰلیل کیواسطے چونہ اور ہرتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصًا اگر سیماب کشتہ
اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور طلبوس گوسفند کے فضلہ کے ساتھ ایضًا ذراریح ہمراہ
زرنیخ کے ایضًا عسل بلادر سے اوکھیڑ ڈالتے ہین قوی علاج ہی اور شیر یتوع یعنے درخت شیردار سی جیسے مدار اور تھوہر
وغیرہ کا اگر مکرر اوسپر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہی جو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہی اور بہت اچھی
طرح اسکو گرا دیتا ہے۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر لگادین عجیب الاثر ہی اور تلخہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم جا
جس سے وثلیات شگافتہ ہو جاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے ترکیب معتدل پوست جوز تر اور زجاج
اور چونہ جو نمزدہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور سرپر رکھین ایضًا زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم شحم حنظل چھ
چھ درہم نوشادر چار درہم سجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون
کے ہمراہ طلا اوسپر کرین۔ منجملہ معالجات ثاٰلیل کے یہ بھی ہی کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر دن کر چونگے یا جاذی
اور لوہے کے باریک باریک تل لیسے کہ مسون کی مقدار اوس مین سما جاے گرد بشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور یا ذرہ

اون ثلیون کی تیز اور شکل اونکے مونھ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے
اندر لین اور لپیٹ کر جڑکے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی ابنوبہ کے رہجاسے - یا موچنے اور سنسی سے
مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کچھ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن
لگا دین ایضاً جب کوئی دوا سے حاد اوسپر لگائی جاسے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا
کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاسے کبھی اس طرح
بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گردپیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعر یعنے گہرا
ہوتا ہی (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو بخارون کے پاس ہوتی ہی خواہ اوسیطرح کا رندہ) اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوا سے حاد
لگاتے ہین ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا اگر سطح جلد کی رعایت بھی رہی کہ وہ کٹنے نپاوے بعد ازان
مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی
رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان مین** قرن مینگھ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون
فزونیون سے ہی جو اطراف پر مفاصل کے ایک شی مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہی کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے
کی جیسے ورزش کرنے والون کے مین گھٹنے پر جانا بولنے ہین علاج اوسکا یہ ہی کہ جسقدر اونمین سے مردار ہوجاسے کہ جلکی لینے خواہ
کھینچنے سے کچھ اوسمین [illegible] اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین
مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاسے بعد اوسکے روغن زرد لگائین **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ
جانا اور ہونٹھون کا اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس اور خشکی جلد کی ہی اور یہ خشکی کبھی مزاج سفر کیوجہ سے ہوتی ہی اور کبھی
رداءت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو مجفف ہی اور تیز بھی ہی بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہی اور کبھی حرارت شدید کیوجہ سے خشکی پیدا
ہوتی ہی اور کبھی ہواسے گرم جیسی لون ایسی چلتی ہی کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہی کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی
وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہی ہوا سے اوس زمین خشکی آگئی ہو
یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے
اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے - کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آبہاسے قالضبہ کے ابدوہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری
کی ہوتی ہی پیدا ہوتا ہی خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اور پانصد ایسے پانیکے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت کبریتی ہوتا
وہ پانی جسمین قوت قیر یعنے رال کی ہو جیسے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواہ کسی پانی ہو اس
خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہی **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہی کہ اگر کوئی غلط ردی ہو اوسکا استفراغ
کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان مرطبہ کا شرباً استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن بنفشہ
ایک اوقیہ تک ہر روز آب مکوے سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چندروز پیا کرے - اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور نمک کے ساتھ
اور ہمیشہ ترطیب کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہی ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ
چقندر اور اودی کا جو شاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربی سے طیار ہوئے ہون یا مغز حیوانات چند سے بنائی جاتی ہو

زفت رطب اور قطران اونمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی ہاے بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہی اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا ہو نٹھ پھٹ جانے کا علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانیکا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہی جو کہ جلد مین گھس جاتی اور ہونٹھ کو خشک کردے کہ تری اوسکی خالی رہی یا برودت زائد پہونچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہی پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہی کہ قبل ازینکہ خشکی زائد ہونٹھ مین پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ سے پہنچے اپنا اثر ظاہر کرے ۔ قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغن گل ہمراہ زوفاے تر و تازہ کے استعمال کرین اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہوجاتا ہی ۔ پوستہاے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ پانی کے اندر کا باریک چھلکا خواہ لہسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے شقوق کو روک دیتا ہی جب شقوق پیدا ہوجاوے اوسکے لیے دواے جیدیہ ہی اوی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہوجاے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقیدگی کو مانع اور بہت ہی اگر ترقیدہ ہوگئے ہون پانؤنکا پھٹ جانا کبھی بسبب الخبرہ رو یہ کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور کثافت جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پانون پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہی کہ اوسکا تحمل دشوار ہوتا ہے علاج اگر ممکن ہو تو پانون کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پانون رکھین اور تمریخ اوہان اور چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن چینی بدرجہ نہایت مفید ہی چربیون مین گاے اور بھیڑ کی چربی اور رحام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جاے کہ یہ بھی نافع ہی اور الیہ یعنے چکی بھیڑ کی دم کا گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شئی ٹپکتی ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے ۔ مہندی ملنا خصوصاً جو شاندہ حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی ملا کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہی حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسطرح معالجہ کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پانون آب گرم مین رکھتے ہین یعنی ایسی دوائون مین کتیرا جو خوب ہلکو ٹا پیسکر باریک ہوجاے عجیب النفع ہی ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے لقمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہی ایضاً قطران ہمراہ طحین یعنے پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہی اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہا مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہی ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہی گرہا تھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہی ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ جانے مین استعمال کرین ایضاً بیہ نیر کا مغز تھوڑے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بید انجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو منقرح ہوا اوسکے لیے نافع ہی ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ بوزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین لائین یا سرطان نہری کو شیترج کے ساتھ پختہ کرین ایضاً دردزیت کا اور ربطا کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن زیج بسجا تیج اور کہربا اور کندر کو

بھی پیسین اور علک البطم کو بھوڑی کثیرا کیے ہین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملاکر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنے پاشنۂ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچے گی مترجم کی مجرب دوا پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبودین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاویگی مین نے گو ادیا رکے مقام پر رنگریزون کے پاؤن کا جو بھی اور چونے کیوجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا

فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان

علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پا کے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنے سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیئے

اونگلیون کی گھائیون کا پھٹ جانا اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین

فصل تقرح قطاہ یعنے پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونیکا علاج - قطاہ اور ریڑھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً لمبی بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاہ کا شروع ہو اوسی وقت چت لیٹنا ترک کردین اور رادع کا استعمال شروع ہو جاوے اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنے شاخہاے بید کو جدا کرین ورنہ وہ خود چبھین گی یا بابونہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیئے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین

رائحۂ منکرہ کا علاج بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے معین ہوسکتے ہین یعنے جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جبکہ بو پھیل چکے اور بتیمی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ مالحہ یعنے تیز مواد کو خارج بدن کیطرف کھینچ لاتی ہین - بخر یعنے گندہ دہنی کی بوے بد کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا

جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیئے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے ونیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو - نہار منہ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنے پل پرنگ ایضاً کرفس اور حرشف اور ہلیون - جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے ہلیون - بدبوے جلد کو نقیع مشمش یعنے خوبانی کا جو خوشبو دار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن ماء الآس اور جس پانی مین شب یانی اور میبوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بھی برگ بید ملا ہو اسیطرح تمریخ آس کی جو پیسا ہوا ہو اور خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور نقاح اذخر قصب اذریرہ اور مرو اور تمریخ

خاص کر کے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور اشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور راسیکا چھلکہ اور برگ بہ اور برگ
سوسن بھی نافع ہی **ایضاً** اقراص ورد ہمراہ سک کے **ایضاً** منافس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کو۔ دکنے واسطے
مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن پھٹکری وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیان مین صنان کے**
اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ صنان بقیہ سے
اوس منی کے پیدا ہوتا ہی جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہی اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کیطرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ
رائے قابل اعتماد کے نہین ہی البتہ صنان کی پیدایش مناسب اور اولی یہ ہی کہ اوس مادہ سے منسوب کیجائے جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہے
وہی مادہ متحرک ہوکر صنان بن جاتا ہی - علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہی کہ توتیا اور مرداسنگ مربی
سے کرین اور اقلیمیات مغسولہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور
کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص** جید صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُرا اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایک جزو توتیا
اور مرداسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال
کرین **ایضاً** ورد احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُرا اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور لطور لطوخ کے
استعمال کرین **فصل** صفت ایک دوا کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے اور گرم مزاجون کیواسطے نافع ہی - سعد اور ساذج فقاح
اذخر میعہ شامیہ جو نبی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد مبلغ درمی سعد اور فقاح اذخر
اور ساذج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرین اور پیسین پھر اوس پر گلسرخ اور اطراف
آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً**
کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہی اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاتہما سلیخہ ہر واحد تین درمی
قسط اظفار الطیب سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درمی شاتہما کے مرزنجوش وسنبل ہر واحد چار درمی نبی رمان کی اسکو شراب مین
حل کر کے باقی ادویہ کو آب تمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہی** جو پسینہ کی بدبو دور کر دیتی ہی دارچینی
سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (لیئے وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قبلیس
بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک
ہر واحد تین اوقیہ خشک دوائین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی محلول کر کے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز**
کی بوی بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہی اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا
ہوتی ہی اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہی جنکی خاصیت یہی ہی کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغاز
اور لہسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور سبخیہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہی مگر جودت ہضم اس اثر کو دفع
کرتی ہی اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہین جیسے میتھی کہ پسینا اور پیشاب
کو بدبو کرتی ہی اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہی اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہی **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے ہین ایضاً مدارات جیسے ملیون وغیرہ کہ رائحۂ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا **فصل قمل اور صبیان کے بیان مین** جو مادہ رطب لسیا کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہو یا اوسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہو کر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہو وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اُسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلاے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے حزاز اور حصبیت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اُسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمین رداءت کمتر ہے اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد دور ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل نکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے دفعۃً بڑے بڑے جانور چھوٹے چھوٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صبیان کہتے ہین - کبھی قمل کے تولد پر غذا ایسا جیسا الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کیطرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہین جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسۂ اندرون جلد کو حرکت دیکر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندرون داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بہ متعفنہ کا استحالہ ہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین - کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے **علاج** قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھتے ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرانے اور تدبیر کی اصلاح اور اُن چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے نافع ہے - اگر پہلے آب شور سے نہالے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے - کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین - کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے لہسن کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے ایضاً برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ نان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ نبز کتان یا قصب الذریرہ اور دارچینی اور روغن قرطم بعوض کرنا نافع ہے اور دانۂ تولہ

تمیل ہو اور روغن ترب عجیب الاثر ہو پوست سلیخہ اور زراوند عاقر قرحا اور خطمی کی جڑ اور زنام اور جعدہ اور انیسون اور شکاع تخم انجرہ اور بنجاسفت قرومانا ترتیب جیدہ شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو یکجا کرکے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہو اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ نوونخ جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر - مرارات یعنے تلخ چیزین جیسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین - بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور کندھک - منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہی مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ خنظل - رائی اور کندش دونونکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ اسپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیسکر کشتہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہی اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تلخہ گاؤ اتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاے یہ طلا بھی قوی ہو ایضاً قطران جنطیانا اور ہرتال اور روغن سوسن ایضاً مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی ایضاً حمام مین شیاف مامیثا ایک جز بورق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ ہموزن سب اجزا کے اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر - یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہو خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین

چوتھا مقالہ اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہو فصل

ہزال یعنے لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہو جو غذا سے پیدا ہوتا ہو (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا ہی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہو (۳) یا فقط تدبیر غذا اے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا ہو لاغری پیدا ہوتی ہو مترجم اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی ما عداہ) کا ہو وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہو اور بے ربط ہو مگر شاید اوس سے مراد ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا ہو متن (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کیطرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہو یا کم ہو جاتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہو بلکہ ایسے طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہو (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنے اوسے قبول کرکے تغذیہ بدن نہین کرتی ہو - چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھکر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ جذب ہوتا ہی اور قوت کبد مین ذہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہو (۸) یا دید ان یعنے کیڑے اندرونی

بدن مین پیدا ہو کے جریان غذا سے اعضا کو روکتے ہین اسی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداءت سے پیدا ہوتی ہے یا اسلیئے کہ مسامات تہ بہ تہ وابستہ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیئے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے مٹی وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندش کرے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ لاغری پیدا ہوتی ہے یعنے جتنا غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضت سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنے رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقائے قوت اور مدارات ضعف کیجائے ہو سکتی ہے کہ اگر غذائے کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جائے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور غذیت یعنے کھچاؤ اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہے اور صدمات یعنے ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کہ جس سے غذائے اعضا محتبس ہو جاوے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذائے مذکور متعفن ہو جائے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونھین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے۔ پس جبتک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیئے اسلیئے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاوے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیئے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر بمفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جائے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورۂ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالۂ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہے جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور رفتہ رفتہ ایسی غذا پر

اقتصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہو اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کر وہ متحلل ہو جاتا ہو اور
جزو بدن نہین ہوتا ہی (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہو اوسی قوت کی تحریک اور تقویت
کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے سوئے
سوا اسکے بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہو۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ اور اعضا کیطرف غذا جانے کو روکین
اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف
ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہی کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کیطرف سے پٹی باندھے مگر بندش پٹی کی
ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاویگی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور وہ گرم کیا ہو اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور ایذا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاوے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاوے مالش کرین (۳) اگر مسامات
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہو جیسا کہ عنوان
مین بیان ہوا ہو اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہو اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور استحمام کے لازم ہو جو بذریعہ
سخونات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہو اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی مسامات
پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون۔ بہتر
ہی۔ طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نکرتا ہو یہ ہی کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان
اوسپر محمّر یعنے سرخی پیدا کرنے والی شے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اوفین ادویہ سے
جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر
سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنے دلخوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات
پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بحد سے مقوی قواے طبیعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر
مبدا اسباب فربہی کا ہی۔ شراب غلیظ بھی شرباً اور طعام جید الکیموس جو قوی اور متینہ قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جاوے مسمن
بدن ہی جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اوسمین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہو اور گوشت
سخت پیدا کرتی ہے اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنے ڈھیلا اور منفشّ یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہی جو پلپلا ہوتا
ہی۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہی اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہی اسی طرح لبوب
ہمراہ شکر۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے۔ مگر نہانے
والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو
اور اسی وجہ سے حصاة کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہی اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے
ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدہ اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی پر

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہی۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہی کہ مفتحات سدۂ جگر جو معروف اور مشہور ہین اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کا استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہوجاےـ عمدہ وقت حمام کا وہی ہی جو ہضم اول طعام کے وقت ہوکہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہی کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہی۔ کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کیواسطے حمام کرنا ہی خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون یہ واجب ہی کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جسوقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہوچکے سواے چند اشیاے غذا کے کہ اونکے ہضم پر استحمام مضر ہی۔ محرورین کیواسطے دروغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہی منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹے کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہی (چنانچہ ابتداے صفحہ ماقبل مین مذکور ہوچکا) اور پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہو اوسوقت بندش کی پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہو اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہون اوسوقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کیطرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین۔ ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہی جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاے اور معتدل حد اعتدال پر اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متنفر متنبہ ہوجاے اور مالش کی حد اسیقدر رہی کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یا لیس یعنے سوکھی مالش کرائے بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہی اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہی۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرکے مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لاے استعمال کرین کہ لتھڑ جاے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاے استعمال کرتے ہین کہ جم جاے اور جب منجمد اور بستہ ہوجاتا ہی چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کردیتی ہی۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہی اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہی یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل کرتی ہی اور لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات مین ہوجاتی ہی گویا کہ مستحیل ہوگئی جزو عضو کیطرح کہ اوس سے جدا نہین ہوتی ہے۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑے دن مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی ہی یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطو کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہو بلکہ بیشتر تو اسقدر کافی ہوتا ہی کہ گرما گرم

بیان بعض تدابیر مسمنات

ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہوگئی چھوڑا لیا - کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو صلابت ہو
نافع ہوتا ہی اور دلک کرکے بعد ازان طلاے زفت کرتے ہین - یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اُسمین
گرہ یا شاخین نہو بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ
ہوجاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہی جو خلاف
مقصود ہی لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگا دین جسوقت منجمد ہوجاے
اور سرد ہو دفعتہً چھوڑا لینا چاہیے - اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لذع بھی ہو ڈالا
جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین - آبہاے کبریتی او قفری یعنے پانی زمین ہاے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین
جذب غذا ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہی مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ
اسقدر کردیا کہ وہ لڑکا سمین الادراک یعنے فربہ سرین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا - جسکو بوے زفت
ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے
استعمال کا وہی ہی جسوقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت
جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے - اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور نا امید ہوکر تدبیر سے دست بردار ہونا
نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش
کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سواے
مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے
جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہی - اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ
کیضرورت ہوتی ہی اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہی اور فربہی آنے مین زیادہ بقیہ تحلیل شدہ کے
عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہی اب لازم ہے کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقنہا مناسب
بیان کرین - کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہی کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعاء مین
تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ
سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان
اوس غذا کو لسبتہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہی اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ
خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت برتر اشیا ہین ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ
اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملاکر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات
تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پیئین یہ دوا فربہی بھی کرتی ہی اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہی اور مقوی باہ بھی ہی ایضاً
ایک مکول ارد سپید اور پانچ اوقیہ جزر دت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنائین اور صبح
شام کھایا کرین - یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کیسلا یعنے چوب اوسکی نصف جز ر قند سپید

ہو وزن سکے ہر ایک صبح کو اور بر وقت سونے کے خوب سا کھایا کرین بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف چہارم کیلیچہ یا رطل بید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسپر
ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اسکے قرص برابر یعنے ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ
اوقیہ کا ہو اور سکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری مٹی کی
خورش اور سدہ ہاے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض بلیہ سے پیدا ہو اوسکے واسطے یہ نسخہ ہی۔ زبیب جید لیکر
اوسپر بقدر چہار چند وزن سکے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل
خبث الحدید اور ایک کف اجواین اور ایک کفدست برابر شکر اور ایک کفدست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب
تر ہو نہار منہ بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹے کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی
اوسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹے گذر جاتین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل
نبیذ قوی تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہی اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہی **ایضاً** کتیرا اور تخم خشخاش
اور جوز خندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر سکہ مین جوش دین اور
اوسپر دو من آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر
حسو پختہ کرین اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے **ایضاً** مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کتیرا چالیس درہم
زرنباد تیس درہم کوٹکر چھاننین اور سوم حصہ مجموع کے جز سمید اور اسیقدر یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا
وزن شکر سلیمانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بطیر کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونونکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بناکر
استعمال کرین اور یہ فربہی اور کی تفصیل مین منتخب ہی لبوب ہین اور روٹیان دوامی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے
اور کسیلا علاوہ نفع تسمین کے نفخ کو دور کرتا ہی اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہی مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث
اور زرنباد اور بہمنین اور حلبہ اور دیہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہی گویا بالخاصہ
فربہی پیدا کرتی ہے شہد کی مکھی پکڑ کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے
تدبیر جید واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح لبستہ نہ ہوا ہو اور نہ
اوسمین ترشی ضامن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا لبستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اوپر آرہی تھی اوسیوقت اوس کی
چھاچھ یعنے مٹھا بنائین تاکہ بوجہ بکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھہ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹے
صبر کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہو جاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہ ہاے
فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے
استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکل
نکل کر غذاے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ مین تر کردے ایک شبانہ روز تک
اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پروردہ کرین یہ بھی جائز ہی اوسکے بعد

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو ہریسہ بنائے ہوئے یہ سب اجزا ہر واحد تیس درہم اور بادام مذکور پچاس درہم
سبکو یکجا کر لین اور ہر روز اسی مرکب سے تینتیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی مین پختہ کرین اور مہزول کو پلائین اور بعد ازان آبزن
مین استحمام کرین کہ اسقدر کہ متحمل ہو **ایضا** روغن حلبیا ایک رطل پانی مین نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجاے اوسمین ایک اوقیہ قند ملا کر اور
ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کر کے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بنا کر تناول کرین **ایضا** آرد نخود و آرد باقلی اور جو
اور چاول سبکو ہموزن لیکر سب مقشر خشخاس سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزاے مذکورہ کی گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز
شکر دو حصہ طیار کرین بھیڑ کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین **ایضا** بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانی مین جو پختہ کرین
اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونیکے ایک روٹی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر
پکائین جب روٹی سرخ ہو جاے گویا کہ گذر رہا ہی دواے مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسین اور اسمین سو دو مثقال اوس رفیتیت یعنے روٹی
مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہو اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دواے عجیب** بھنگ
کو پانی مین بدستور سابق تر کر کے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ اوپر اوسکے چپڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پینے
کے قابل ہو جاے پھر بعد پینے کے چہار وزن اوسکے نور مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور بر وقت سونے کے پانچ درہم
تناول کرین۔ یہی مہزولین اور لاغر آدمی انکو کا کنج و عنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت میتھو یہ سب اشیاے فربہی اورانکے
لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہو گئے ہین اونکو علاج مرطب کی احتیاج ہی (اونکا مرض دق مین ہم کر چکے ہین) حاجت ہوگی **ازین
قبیل یہ دوا سرد مزاج والون کے واسطے ہی**۔ خربق سپید تو دری بجاے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بوزہ
حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان زرد الیخ عاقر قرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم
نخود ابیض ایک مکول پہلے دودھ مین نخود کو بھگوئین کہ پھول جاے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق
کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ معترفہ روغن گاؤ اوسپر ڈالین اور روز صبح اور اسیقدر شام کو تناول
کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نانخواہ ہر واحد ایک جزو
کسیلا دو جزو زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزو سب کو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن
اوسکے خبز سمید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربا سے روغن دار مین ڈالکر
قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب انثیین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ میں کہ جسمین
ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکے تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کرین اور
اوسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لعبہ بربریہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہی کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہی اور فربہی بھی
پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہی۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہو گئے ہون اونکا علاج مرطبات
معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اوسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہی۔ اور جن لوگون کو ہمراہ
یبس کے برودت بھی ہو لازم ہی کہ دق ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جاے۔ حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی
دیں جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصًا اگر اوسمین تھوڑا سا گندہ بہروزہ شریک ہو اور حقنہ ہاے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر مذکور ہوچکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون **حقنہ** فربہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزہ اور نخود اوبلے ہوئے ہر واحد چہارم رطل اس طرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر سب کو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاوے اور سری بھی گل جائے اور سب کو چھانین اور شوربا سے روغن دار تین اوقیہ اور وسم دو اوقیہ رقیق لوزا اور آردجو تین ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین **فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ** ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ ہر عضو کی فربہی ممکن وہی ہی جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کی طرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھہراوین اور غذا کو طرف طبع عضو ہذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاوے اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا دلک محمر با خشونت سے پھر ادویہ محمرہ پھر دلک قوی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ علق بری کو جو کر مہاسے سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہوچکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہوسکتا ہے کہ عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاوے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دی جاوے اور دوسری طرف کی بند کیجاوے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہوچکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہوچکا ہی اطبا نے کہا ہی کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہی کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہے اور سخت ہوگیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جایگا اور نقص یعنے سٹھاپن اوسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہی کہ حرکت اور نہوقت یعنے برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہی عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا سے مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہی (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اون کی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثنائے روانگی مین ایسے خون مہلک کے خواہ اوس سے کسیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہی۔ پس ایسی حالت مین اونکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہی کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو فربہ کہ حد مانع فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد آتی ہی خصوصاً اگر ابتدائے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہوجاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنے اسہال کا مرض انکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہو وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین - بھوک اور پیاس پر بالکل اونمین صبر نہین ہوتا ہو اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہو اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون مین کمی ہو اور بلغم کی کثرت ہے - کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہوجاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کم تر ہوتی ہو اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہو - یہی حال فربہ عورات کا ہو کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہوجایئن تو اسقاط جنین کردیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے - ایسے ہی فربہ زن ومرد اگر اون کا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہوکر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہو مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت اونکی ضعیف ہے فصد کھولنی اونکی دشوار ہو مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہو کہ بتیز ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہوجاتی ہو اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پُری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہو پھر اگر دواے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار عزیزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے - اور ہمنے بیان کیا ہو کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہو جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہو اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکے ہمراہ جو دلائل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہو

فصل لاغر کرنیکی تدبیر فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدید کرنا - اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملاکر طیار ہوتی ہین روٹی اونکو خبز خشکا اور خبز شیر دینی ممکن ہو اور لازم ہو کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالے جایئن - اون لوگونکی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہوسکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہوجاتا ہو خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہو اور شہوت ضعیف ہو اور چاہیے کہ طعام اون کا ایک ہی مرتبہ ہو یعنے بدفعات ندیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضت عنیفہ اور درشت سے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیئن کپڑے خشونت دار اور کھردرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہوجایئن اور بدن متخصف ہوکر یعنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا کرے گا اور تحلل معتدل سے اون کے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہ تحلل مقدمہ انجذاب ہی غذا وغیرہ کا - پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جس قدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہو اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا - اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے کہ قے جو معتدل ہو قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے - جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن مین ہو اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا ازالہ تسخین سے کرنا چاہیے

اور اگر حرارت معتدلہ مورث فربہی کی ہو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیئے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہو اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہو اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین - واجب ہو کہ اونپر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور استفراغات کا کرایا جاسے اسلیئے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین پورا معین ہو (۱) اثر تو یہ ہو کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل مین آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون مین حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہے - ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین - مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہیئن کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف توجہ کرین اور توجیہ مواد کی روا ضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکرسکین - ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر ایراد غذا کرینگی اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہے - بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط کرین سوائے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون — یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنیکی مخالف قوت کہربا کے - اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہو اسیطرح تخم کرفس - اور زراج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہو مرزنجوش بھی موثر ہے لاغری پیدا کرنے مین **مجرب مترجم** ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا بھاڑا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین اون کے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکاکر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ چلہ کشی کرلیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہو اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار **مترجم** سے درج ترجمہ ہوتی ہے **متن** مرکبات ادویہ **صفت دوائے مرکب** زراوند مدحرج اکیدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد تین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے **دوائے قوی** بسبیخ قثار الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے - ادویہ ملطفہ مین سے سرکہ اوزمر کی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہے اور جس کے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے - نہار او لطہ کر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہو اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو قبول نکرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہی اور عروق کو خوگری ہو جاتی ہی کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہی اونسے حرکت سے اوسے خالی کردیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہی۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کیطرف کوئی شی نہ جائیگی اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جاویگی۔ منجملہ ادویہ منحفہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہی اور نیز استعمال تریاق کا ہم ملح الافاعی کے بھی اثر پیدا کرتا ہی۔ دواے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور انقرویا اور دواء اللک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دوا اون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہی جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اونھین ادویہ مین کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہی استعمال کرنی چاہیئین۔ واجب ہی کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہو مائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اوسکی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پہ اکتفا کرکے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا اسے سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہی **فصل تہزیل اعضاے جزئیہ** جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی اونھین احوال اور شروط کیطرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معنیات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدہر سے غذا اس عضو کیطرف آتی ہی اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا۔ منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہی **نسخہ** اوسکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملاکر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **ایضا** طین حر اور مازو دونون کو پیس کر ایک روز شہد ملاکر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہی کہ زیرہ پیکر سرکہ ملاکر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داخس کے** (ہماری زبان مین بسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی قور مین پیدا ہوتا ہی اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہی اور درد شدید اوسمین مولم اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہی اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہی اوسوقت اونگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہی اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہی **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہی جو اور اقسام اورام کا ہی یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا یہان بھی کرنی ضرور ہی۔ ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہی کہ تدبیر شدید النفع ہی اور بیشک زمانہ ابتدا مین یہ دوا انفع ہی خصوصاً ہمراہ نخالۂ یعنی سبوس کے یا ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاے وہ بھی نافع ہی افیون لعاب اسپغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہی وہ بھی بالذات نافع ہی مازو کوٹکر ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہی اسیطرح حضض ہمراہ چربک گوشت کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہی تنہا حضض جید النفع ہی اور اسی طرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین ملاکر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہی اور ہمیشہ آب سرد مین اوسکو ڈبوتے رہین اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہی اور لعاب اسبغول ایسے وقت مین بھی نافع ہی یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب مین یا جلاب مین گوندھکر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہی دواے مزیل داخس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کرین - یہ کچھ واجب نہین ہی کہ مبردات ادویہ پر اختصار کرین اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا اسکے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جاینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک جگہ ٹھرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی جاتی ہی اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم مین ڈبوکر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بتکرار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہوجاتا ہی زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی پسی ہوئی ایضاً لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہاے انزروت اور موسناس اور چربک گوشت جید علاج ہی قبل جمع ہونے مادہ کے - اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہوجاے پھر آسپر تخم مرد اور بزر قطونا دودھ ملاکر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلاکر زیت مین گوندھکر ضماد کرین اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہوجاے اوسوقت چاک کردینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہی خارج ہوجاے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور - اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہی اور جب متقرح ہوجاے بس صبر کا استعمال بہتر ہی ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر اور انزروت کے کپڑے مین جو شراب سے ترکیا ہوا ہو واجب ہی کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہرطرف کے چھوڑا یا کرین اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا کرے اوسے کاٹ ڈالا کرین مرہم جید جسکو فونس نے ذکر کیا ہی زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز شہد مین ملاکر مرہم طیار کرین ایضاً مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داخس پر لگادین اور خوب بندش کرین پانی اور تیل سے بچائین مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جز زنگار نصف جز با العسل ملاکر مرہم طیار کرین اور داخس پر رکھین اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہی استعمال قلقدیقون کا بھی ہوتا ہی جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہی کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی - شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کرچکے ہین

اب دوبارہ یہان ذکر کردیا ہی **فصل اذان الفار اور تشگافتگی ناخون کے بیانمین** اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہی یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین - جو قسم ناخن کی تشگافتہ ہونے کی ایسی ہی کہ اجزاے مادہ جدا ہونیکی نوبت پہونچی اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاو پیدا ہوجاسے اور کھینچنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو اذان الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہی خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنے بیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھ درد شراب ملاکر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کرکے خصوصًا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور سند ضماد کرکے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کو ٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور قور ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور درد شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہی **فصل تشنج** اور تعفت اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہی یہ مرض ناخن کو کبھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اونکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہی اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہی اور ریشہ دار بھی ہوتا ہی اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہی اور اکثر کوئی قانع سے یعنے اوکھڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہی پس واجب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پائداری کا ارادہ ہوتا ہی یہ ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہی اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہی بعد اوکھڑ جانیکے وہ بدہیئت ہوتا ہی اور اسیطرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بد قطع اور بدنما ہوجاتا ہی اسلیے کہ غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہی اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور لبستہ ہوجاتی ہی اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہی جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہی - اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہی بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گرپڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہی **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو - پہلے ضرور ہی کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہی - جو شخص اسیطرح کو بپا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکے ناخن برابر ہوجائینگے - اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہی اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہی جو ناخن کو نرم کرکے اوسکے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہی جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو - اسیطرح ضماد کرنا ثقل فقاع کا یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کیواسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہی اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین - صمغ سرو کا ضماد جید ہی تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے - بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگاکر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہموار اور درستی ہوجاسے **فصل حلیۂ ناخن** اوکھڑنے کے یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسے اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاوے - صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہو اور درد بھی اوسمین
رہا کرتا ہو اوسمین چند روز اوسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاوے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو اوبھارین کہ اوس سے خون کثیر برآمد
ہوگا اوسکے بعد لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسیطرح وہ گرجائیگا
ہمیشہ زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کردیتی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاؤشیر بھی اضافہ کرین یا
کرنب کو چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین - قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کبیکج یعنے لٹوموری ہو ایضاً دقیق بلوط اور ثافسیا اور
زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور
زرد ہرتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملاکر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور
نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جمتا ہو - واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا
بھی اوسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاوے اور اسیطرح کسی چیز سے چھونجاوے اور اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائین گویا کوئی چیز ابھی پیدا
ہوئی نہین بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہو کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے
چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت
کے منع کرنا مناسب ہو کسی شی سے اوس ٹوپی کو چھپاوین - اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہو کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری
اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہو ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھاکر اور پھر
اوسکے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہوجائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کی برص کا بیان اور
اوسکا علاج - جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کی دور کردیگی اسیطرح تخم کتان
ہمراہ حرف کا اسیطرح تدوی سوختہ ہرتال سرخ اور رازیانج - زفت تازہ اس مرض مین [illegible] النفع ہو خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے ہمراہ جوز السرو کے
اور عری السمک بھی عجیب ہے اور پورا اثر کرتی ہو اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہو **فصل** [illegible] دبی جو ناخن پر آجاتی ہو مازو اور پھٹکری اور رال کی چربی
[illegible] مین خواہ ملخہ لگاو ملاکر استعمال کرین یا جرجیر بارہ پیسکر سرکہ ملاکر طلا کرین **فصل رض اظفار** کوفتہ ہوجانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو مگر وہ بھی
جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہوگیا ہو یا جو پھٹا اوس ناخون تک پہونچا ہو اوسمین انتشار
در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج سموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل خون مردہ ناخون**
کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہو - اوسکا علاج دقیق کو زفت ملاکر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ
دستکاری کی حاجت ہو لازم ہو کہ بآسانی ناخن کو چاک کردین اور چاک تو ریب مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شکاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاے
اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جا بند رہنے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کی ساتھ
تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلاکر یا چاک کرکے قرمی سے ریم کو بھی
نکالدین اور پھر شستہ کرکے باندھدین مگر یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ درد شدید پیدا ہوگی کہ دافع سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ
جو ہڈی لوہا وہ سکے نیم باریک سا چھلنی تا ناخن مین منتقی ہو اوسقدر شگافتہ دینا چاہیے اور نیم گرم روغن بعد ازان اوس پر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم باسلیقون ہے فقط والحمد لله رب العالمین

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مہتمم

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہی کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسی حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسائے عقلاے جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہی ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ ذہنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و دقت اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہی جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام معترف بعجز و قصور ہون اور ملائک درک لطف قدرت قادر قدیر سی موزور ہون پھر انسان ضعیف البیان کا کیا ذکر بہرحال سے خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ٭ سزاوار صلوٰۃ بیحد و سلام بیعدد کے وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ جسکے اونے خدام نسخہ لونس مطلب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے۔ صدہا مردے صد آدم باذن اللہ سے جلائے اور تحیۂ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہی کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و ذلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بتیا کلہ عرض و عوض کے بفحواے فرمان واجب الاذعان كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان حذاقت و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہی محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہی ایک عالم ادیان دوسرا علم ابدان بس بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہی علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہی جبتک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل و بحیثیت تامہ ادا نہین ہوسکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش کو خود پر لابدی ہی کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہی ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو بیراسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہی یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہی ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہی و فائدہ رسانی عام خلائق مدنظر ہی چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا** کہ باتفاق حکما و اطباے زمان کے بہت معتبر اور مستند ہی اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہی ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان وار دو دان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلا مین فاضل کامل طبیب حاذق والد علام مولوی **غلام حسنین** صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنے قانون **شیخ الرئیس** کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولویصاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین طبع ہوا جلد ثانی مفردات مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین و مرکبات مین جلد سوم معالجات مین جلد چہارم

یعنے کتاب ہذا مشتمل ہی سات فن پر فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اور اس فن مین پانچ مقالے ہین - فن دوسرا بحثین بنی
ومبشین کرنے وشناخت احوال امراض اور احکام بحران مین اس فن مین دو مقالے ہین - فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان
مین اور اس فن مین تین مقالے ہین - چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر وکسر کے بیان مین
اور اس مین تین مقالے ہین - فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اس مین پانچ مقالے ہین - فن ساتوان کتاب الزینت اسمین
محلی بیان زینت کا ہی اور اس فن چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا
بیان بشرح وبسط تمام مذکور ہی بامعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہی جسکے فہم وادراک
سے فہوم وعقول حکما سے متقدمین وعلما ماہرین عاجز وقاصر ہے اور سکے مطالب عالیہ ومقاصد زاکیہ کو اونکے اذہان عالیہ
نہ پہنچ سکے چہ جائے اطبا سے درجۂ اوسط وادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ مآرب کرسکین ظاہر ہی
کہ تصنیف وتالیف کتب ہر علم وفن سے افادہ عام واظہار کمال ملحوظ ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ
مین منظوری کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم وفضل کا شہرہ
ہوتا اوسکا وزبان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زمانا نہ اوسقدر زمانہ موافق نہ ضروریات خورد ونوش سے فراغت کہ حصول علم و
کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ وسامان باعث استعمال نہ وہ ذوق وشوق ورجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہی کہ نتیجہ وثمرہ اوسکا
حاصل ہو بسبب مقصود اصلی وعلت غائی اون اساتذہ وعلما وفضلا کی اور نام ونشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے اوٹھا جاتا تھا
لہذا اکبرا سے عاقل ودانا سے کامل ہر علم وفن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ وبول چال وقت وفہم وعقل
طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اُردو مین ترجمہ ہوتا اور لے اور انسب ہی بنا برعلے ہذا ہر ایک کتاب نایاب
مشکل کا ترجمہ وانتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی واعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب
عمدہ طور سے ہوتا بنا برافادۂ عوام وخواہش خاص وعام بصرف کثیر وسعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنے اہل اسلام سنت جماعت
شیعہ ومذہب ہنود کے مختلف فرقون کے کتب علوم وفنون ترجمہ ہوکر طبع ہون اور اشاعت علوم سے مصنفین کا زندۂ جاوید ہو مختصر
بالفعل یہ نسخہ نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت رسائی واہتمام مہتممان وکارگزاران کی عرقریزی سے اس سے پیشتر چند بار مطبع نامی
منشی نولکشور صاحب سی آئی ای موسوم باودھ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوا اور حسب الارشاد شائقین باتمکین مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع کانپور مین باسرپرستی عالیجناب معلی القاب رفیع القدر والا مناصب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ
بتصحیح تمام وتنقیح مالا کلام بصد حسن وخوبی ہزاران خوش اسلوبی بماہ دسمبر ۱۸۹۹ء بار اوّل زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوا

اشتہار

حق تالیف وترجمہ اس کتاب کا بحق مطبع محفوظ ہی حسب منشاء ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۷ء کوئی صاحب بغیر اجازت اس مطبع کے قصد طبع نفرماوین

المشتہر مینجر اودھ اخبار

ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلیٰ درجے کی کتاب زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمٰعیل بن الحسن محمد احمد الحسنی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اُردو عام فہم مین فرمایا تین جلدین۔

۱۔ حصۂ اوّل و دوم و سوم وچہارم یکجائی۔

۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم۔ یکجائی

۳۔ جلد ہشتم و نہم و دہم۔ یکجائی۔

مجموعۂ میزان الطب۔ اُردو و رسالہ بحران وغیرہ مفصلۂ ذیل۔

۱۔ میزان الطب۔

۲۔ رسالۂ بحران اُردو۔

۳۔ طب عزیزی۔

۴۔ رسائل دلائل النبض۔

۵۔ رسالۂ دلائل البول۔ مترجمۂ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بعلاج بہائم وطیور

علاج المواشی۔ معدہ معالجات بہائم وطیور کے رسالۂ ڈاکٹر جی۔ ایچ۔ بی ہیلین صاحب کا ترجمہ۔ مترجمہ مولوی ابوالحسن۔

علاج احسانی موسومہ بدواء البہائم والطیور اسمین علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور اونکی شناخت مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل۔

زینت الخیل مع تصاویر اشکال اقسام اسپ اور اونکے امراض کا علاج و شناخت حسن و قبح وعمر اسپ مولفۂ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجۂ اسپ مین مولفۂ منشی سعادت یارخان رنگین دہلوی۔

لغات مختص بہ مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال و خواص مشرح لکھی ہین اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب و تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین عقیلی۔

ناصر المعالجین۔ یہ مختص ہے مخزن الادویہ کا جلد اوّل مین نام دوا کا اُردو و فارسی عربی بشرح ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر و حضر مین ساتھ رکھنے کے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی غیاث پوری۔

مفردات ناصری۔ یہ صفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ۔

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے۔

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی منفعت کا پتہ۔

۲۔ مقالہ مین مجرب نسخے مرکبات طبیہ کے مصنفۂ حکیم علی بن الحسین الانصاری۔

معدن الشفا سکندر شاہی ہم کتاب طب یونانی و بیدک ہر دو ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین اور جن دواؤن کا نام عربی فارسی مین نہ تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ و الفاظ الادویہ و فرہنگ نصیریہ و مخزن الادویہ۔ از تصنیفات حکیم نورالدین محمد عبداللہ شیرازی و حکیم تابع محمد وغیرہ۔

لغات مختص بمفردات طب اُردو

مخزن الادویہ اُردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت مضر مصلح بدل و قدر شربت افعال و خواص کمال بسط و شرح سے لکھے ہین مع رسالۂ تعداد ادویہ مترجمۂ حکیم محمد نور کریم۔ دو جلدین۔

مجموعۂ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ

یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نورالدین شیرازی و حکیم طالع محمد و حکیم

احمد علی عظیم آبادی۔

ضروری المطلب۔ مؤلفہ حکیم مہتاب رائے

جداول میں نام دوا کا اور اوسکے مضر و مصلح کا بیان ہے۔

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ اعلی درجہ طب کی کتاب چار جلدوں میں کلیات و معالجات امراض از سر تا پا بعد نظر ثانی بر مطبوعۂ شیخ الٰہی باضافہ فوائد مفیدہ بتوجہ خاص حضرت مصنف حکیم محمد اعظم خان خطاب ناظم جہان ابطال کی تالیف طبع کاغذ سفید و [illegible]۔

ایضاً۔ حسب مراتب بالا کاغذ بغیر [illegible]۔

ایضاً۔ کاغذ ندہ حنائی۔

ایضاً۔ کاغذ حنائی رسمی۔

ایضاً۔ کاغذ گلابی۔

دستور العلاج۔ از حکیم سلطان علی خراسانی۔

مفرح القلوب فارسی۔ شرح قانونچہ طب از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

خلاصۃ التجارب۔ از حکیم علوی خان۔

تکشیف الحکمت۔ از حکیم سلیم الدین خان

کفایۂ منصوری مع رسالہ چوب چینی از حکیم منصور بن حکیم یوسف۔

ضیاء الابدان۔ از حکیم محمود خان دہلوی

مجربات رضائی۔ از حکیم [illegible]

ورشانہ۔ از حکیم سید رضا حسین۔

میزان الطب معہ رسائل نبض و قارورہ وغیرہ۔ از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مجالس نافعہ طب۔ از حکیم شریف خان

مطب علوی خان۔ از حکیم علوی خان۔

طب یوسفی۔ از حکیم محمد یوسف۔ با چند رسائل۔

ترجمہ ملخص فصول بقراطی۔ مترجمہ مولوی غلام حسنین۔

علاج الامراض۔ از حکیم محمد شریف خان۔

عجائب اکبری۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

زاد غریب۔ معالجات ہر دو مرض کے از حکیم صادق علی خان۔

قرابادین قادری فارسی۔ از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

علاج الابدان۔ از حکیم عبد الحق۔

کنز الاسرار۔ از حکیم ہادی حسین مراد آبادی۔

[illegible]۔ از حکیم قدرت احمد

رسالۃ الجنۃ الواقیۃ لسہام الامراض الوبائیہ۔ از حکیم شفاء الدولہ بہادر مختص بعلاج وبا مطبوعہ مطبع کنز العلوم

رسالہ ارادۃ سواء الطریق لطالب مناہج التحقیق۔ مباحثہ ڈاکٹری و یونانی۔

رسالۃ الدافع المفیدۃ ومنافع البریۃ فی

احکام التغذیہ لاصحاب التخمۃ والمعدۃ بد ہضمی کا علاج۔

اُم العلاج۔ از حکیم امان اللہ نیر نواز جنگ۔

طب عربی

حمیات قانون۔ شیخ الرئیس بو علی سینا انشا درجہ فن طب کی کتاب ہے۔

موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین [illegible]

اقسرائی۔ شرح موجز مصنفہ ابی الحسن القرشی۔

نفیسی۔ شرح موجز علاء الدین مصنفہ حکیم نفیس بن جمال الدین المتطبب۔

شرح اسباب و علامات۔ دو جلدوں میں یکجا مصنفہ حکیم نفیس بن حکیم عوض۔

قانونچہ طب۔ مع قسیریہ مصنفہ حسین بن اسحاق۔

لغت فارسی

لغات المبتدی۔ ردیف وار لغات کا بیان حرف اول و آخر کی رعایت بترتیب حروف تہجی مصنفہ مولوی سیف اللہ عظیم آبادی۔

کشف اللغات۔ دو جلدوں میں۔

۱۔ جلد ہمزہ سے طاء مطبقہ تک۔

۲۔ جلد ظاء تازی سے یاء مثناۃ تحتیہ تک مصنفہ مولوی عبد الرحیم بن احمد سور۔

بعون صانع یکتا مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و آسمان

اندرون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول الاطبا اعنی جلد سوم

قانون شیخ بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ

بزبان اردو ترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور کانپور بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بیے جز کلان

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ساتھ ہی ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہیں اُنمیں بعض کتب طب و لغات مختص بمفردات طب اردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اُردو مختص بعلاج انسان

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ برج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش

رسالہ زبدۃ المفردات و نظم بارق مؤلفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ لمیح

زبدۃ الحکمت - منقول اربعہ میں مؤثر چیزوں کے استعمال کا بیان ہے مؤلفہ سید حکیم قمر علی رئیس متھرا -

مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کی نسخے مؤلفہ سید افضل علی نیٹو ڈاکٹر

علاج الغربا - اسکی کوڑیوں کی دوا قیمت کا اکسیر ہے مترجمہ حکیم غلام امام -

ترجمہ طب اکبر - یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہے ایک مطلب دقیق کو صاف محاورہ زبان اُردو میں لکھا ہے - تام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین -

تحفۃ الاطبا - اسم بامسمیٰ ہے مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین نیر آبادی -

قانون عشرت - عموماً ہر قسم تپ کا علاج وخصوصاً تپ دق مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین -

قرابادین شفائی - اُردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -

قرابادین ذکائی - فارسی مصنفہ ذکاء اللہ خان اُردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -

انیس الاطبا - تالیف حکیم مولوی صادق علی -

مجربات اکبری - اُردو ہر مرض کی نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی -

طب نبوی - جسکا ہر نسخہ مریضوں کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مؤلفہ حافظ اکرام الدین -

رموز الحکمت - اُن علامتوں کا بیان جس سے ابتدائے مرض سے تا آخر تپ یا ردی معلوم ہوتا ہے اور اُسکے دفع کی تدبیر مؤلفہ حکیم رجب علی -

معالجات احسانی - دلائل تشخیص امراض اور اسکا علاج مؤلفہ حکیم احسان علی -

علاج الامراض - اُردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -

رسالہ قارورہ - شناخت رنگ و قوام و رائحہ بول میں عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحییٰ -

مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -

---

اکسیر القلوب ترجمہ اُردو مفرح القلوب تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم -

مجالسہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی و سوداوی مستقیمی مؤلفہ حکیم سید محمد ولی -

کیمیائے عناصری ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -

تشریح الاجسام - علاج اقسام پھوڑا پھنسی مؤلفہ میر افضل علی نیٹو ڈاکٹر -

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری میں ہم قالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی -

تریاق مسموم - نسخے متعلق اقسام سانپوں کے علاج میں مع انکی شکلیں اور تصاویر اور مقام اُنکی پیدائش کے مؤلفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد -

شفاء الامراض مخصوص بہر ہر عضو کے امراض کا علاج مؤلفہ حکیم محمد نور کریم -

ترجمہ اُردو امرت ساگر بید کی میں انتخاب کتاب ہے مترجمہ پنڈت پیارے لال ملازم مطبع

فہرست مضامین ترجمۂ قانون شیخ الرئیس جلد پنجم یعنے قرابادین

صفحہ	مضمون
۲	مقالۂ علمی در بیان حاجت ترکیب ادویہ۔
۴	کیفیت ترکیب ادویہ۔
۵	جملہ پہلا اون مرکبات کا بیان جنکی ترکیب قرابادینون میں ہے مشتمل چند مقالون پر۔
〃	پہلا مقالہ بڑی بڑی معجونون کے بیان مین اور تریاقون مین۔
۳۴	دوسرا مقالہ ایارجات کے بیان مین۔
۴۱	تیسرا مقالہ جوارشون کے بیان مین۔
	چوتھا مقالہ سفوف اور اون دواؤن کا بیان جو حلق مین ٹپکائی جاتی ہین۔
۵۶	پانچوان مقالہ لعوقات اور خبیصون کے بیان مین۔
۵۸	چھٹا مقالہ شربتون اور ربوب اور اقسام سکنجبین کے بیان مین۔
۶۷	ساتوان مقالہ مربون اور اچارون کے بیان مین۔
۷۲	آٹھوان مقالہ قرصون کے بیان مین۔
۸۰	نوان مقالہ سلاقات اور حبوب کے بیان مین۔
۸۶	دسوان مقالہ روغنون کے بیان مین۔
۹۲	گیارھوان مقالہ مرہم اور ضمادون کا بیان۔
۹۵	معجون اور جوارش وغیرہ کا بیان جو ہر ہر عضو کی بیماری مین بکار آمد ہین۔
〃	امراض سر کے متعلق دوائین۔
۹۶	ادویہ متعلق چشم۔
〃	ادویہ متعلق ریہ وسینہ وحنجرہ وغیرہ۔
۹۷	امراض جگر کی دوائین۔
〃	امراض معدہ کی دوائین۔
۹۸	امراض طحال کی دوائین۔
〃	امراض امعاء ومقعد کی دوائین۔
۹۹	ادویہ امراض گردہ ومثانہ وآلات بول۔
〃	امراض رحم کی دوائین۔
〃	وجع مفاصل ونقرس وغیرہ کی دوائین۔
۱۰۰	دوسرے جملہ مین بیان ادویہ مجربہ جملہ امراض مشتمل بر چند مقالوں کے
〃	پہلا مقالہ ادویہ امراض سر
۱۰۲	دوسرا مقالہ ادویہ امراض چشم
۱۱۲	تیسرا مقالہ ادویہ امراض گوش وبینی۔
۱۱۳	چوتھا مقالہ ادویہ امراض دندان
۱۱۵	پانچوان مقالہ ادویہ امراض دہن وحلق وصدر وقلب۔
۱۲۰	چھٹا مقالہ جوف اسفل کی بیماریون کی دوائین۔
۱۲۸	ساتوان مقالہ دردہاے مفاصل وعرق النسا وغیرہ کی دوائین۔
۱۲۹	آٹھوان مقالہ بالخورہ کی دوائین۔
〃	پیمانہ اور اوزان کا بیان۔
۱۳۱	خاتمہ از طرف مترجم۔

بعون صناع مکین مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ معطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد پنجم

قانون شیخ بو علی سینا رحمۃ اللہ علیہ

بزبان اردو ترجمہ قدوۃ ارباب تحقیق و زبدۃ اصحاب تدقیق یکتا افتخار دہر والی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مہتمم مدرسہ ایمانیہ حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور کانپور مین بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم چاروں کتابین پہلے جو تمام ہو چکی ہین انمین بیان سے اکثر قواعد نظری اور عملی جو حافظ صحت ہین اور بیان اُن قواعد عملی سے جو مرض کو دور کرکے صحت کو پھیر لاتے ہین فارغ ہو چکے اور اب وقت آپہونچا کہ ہم کتاب قانون کو پانچوین کتاب پر جو بیان ادویہ مرکبہ مین تصنیف کی گئی ہے ختم کرین تاکہ یہ پانچوین کتاب اصل قانون کیلیے بمنزلہ قرابادین کے ہوجاے - اس پانچوین کتاب کو ہمنے اس طور پر تقسیم کیا ہے کہ اسمین ایک تو مقالہ علمی ہے جسمین ہم قواعد علم ترکیب اصول کی طرف اشارہ کرینگے اور اس مقالہ کے بعد دو جملہ بھی اس پانچوین کتاب مین تجویز کیے پہلے جملہ مین ان مرکبات کا بیان ہے جنکی ترتیب اور قرابادینون مین لحاظ کی گئی ہے - اور ایک جملہ ان مرکب دواؤن کے بیان مین ہے جنکا تجربہ سر بسر مرض مین جدا گانہ ہوا ہے جب ان تینون قسمون کو اک کتاب کے ہم بیان کر چکین اسوقت کتاب قانون کو ختم کرینگے مقالہ علمی بیان مین اس بات کے کہ ادویہ مرکبہ کی طرف کیا حاجت ہے چونکہ ہم بعض اوقات کسی مرض کے علاج مین خصوصاً اگر وہ مرض مرکب ہو کوئی ایسی دوا منجملہ ادویہ مفردہ کے نہین پاتے جو مقابل اور ضد جملہ اعراض مرض مسطورہ کے ہو اور اگر ایسی دوا مفرد کوئی ملجائے پھر اسپر ہم دواے مرکب کو ترجیح نہ دینگے اور اسی دواے مفرد ہی کو اختیار کرینگے - بلکہ بعض اوقات ہم دواے مرکب بھی ایسی نہین پاتے ہین جو مقابلہ اسی مرض مرکب کا کرے - یا اگر دواے مرکب ایسی ملتی بھی ہے تو ہمکو اسکی حاجت ہوتی ہے کہ اس مرکب کے اجزاے بسیط مین سے کسی ایک جز کی قوت زیادہ ہوتی جب ہمارے کام کی تھی اب اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اس مرکب پر ایک جز بسیط ایسا بڑھاوین جو اسکی قوت کو قوی کردے مثلاً بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل کی زیادہ ہے اور قوت قبض کی کمتر ہے پس قبض کی قوت کسی دواے بسیط قابض سے زیادہ کرنی چاہیے جو بابونہ پر بڑھائی جاے - کبھی ہم ایک دواے مفرد ایسی پاتے ہین جسمین تسخین کی قوت ہوتی ہے - مگر ہمکو حاجت جسقدر سخونت پیدا کرینگی ہے اس سے دوا مین سخونت زیادہ ہے اسوقت ہمکو حاجت یہ ہوگی کہ اس دواے گرم کے ہمراہ کوئی سرد چیز ملا دین کہ اسکی گرمی کم ہوجاے - یا ہمکو حاجت سخونت زائد کی ہوتی ہے اور اس دوا مین سخونت کم ہے اسوقت ہم محتاج اسکے ہوتے ہین کہ اس دوا کے ساتھ کوئی دوا مسخن اور زیادہ کرین - اور کبھی ہمکو احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ جو چار درجہ تک کی گرمی پیدا کرے - اور جو دوا ہمکو ملتی ہے اسمین تین جز کی گرمی ہوتی ہے اور ایک دوا ایسی ملتی ہے جسمین پانچ جز کی گرمی ہوتی ہے پس ہم ان دونون کو ملا دیتے ہین تاکہ مجموعہ کی گرمی برابر چار جز کے ہوجاے مترجم ظاہری نظر مین ایسا

معلوم ہوتا ہی کہ تین جز کی گرمی ملکر برابر آٹھ جز کے ہوگی مگر قاعدہ استخراج جو آگے بیان ہوگا وہ ثابت کرتا ہی کہ آٹھ اجزا کی تقسیم دو عدد ادویہ پر کرنے سے خارج قسمت چار ہوگا متن کبھی جس دوا کے استعمال کا بیمار قصد ہوتا ہی وہ اثر مین پوری پوری مطابق ہماری خواہش کے ہوتی ہی لیکن کسی اور طرح کی اسمین مضرت بھی ہوتی ہی اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ اُس دوا مفرد کے ساتھ ایک دوا ی مصلح ایسی ملادین جو اسکی مضرت کو توڑ ڈالے اور دور کردے مترجم اسی مصلح دوا کے بڑھانے پر ایک بہت قوی شبہہ اور اعتراض کیا جاتا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جو دوا مصلح کسی دوا کی وہ فی نفسہ بھی کسی مضرت پر شامل ہی پس اسکے بڑھانے سے اس دوا کا ضرر ضرور دور ہو جائیگا مگر اس مصلح دوا مین جو ضرر ہی اسکی اصلاح کیونکر ہوگی دو ہی صورتین ہین ایک تو یہ کہ اس مصلح دوا کی مضرت کی اصلاح وہی دواے اول کری یعنے ہر ایک ان دونون مین سے دوسرے کا مصلح ہو یا اس دواے مصلح کی اصلاح کے واسطے کوئی تیسری دوا اور بڑھائی جاے اور یہ بھی ضرور کسی قسم کی مضرت رکھتی ہی پس لازم آتا ہی کہ اس دوا کی اصلاح کیواسطے بیشمار دوائین بڑھائی جائین اور پھر بھی حاجت برطرف نہو یہ شبہہ اکثر غیر منصلین کے ذہن مین راسخ ہوتا ہی۔ اسکا جواب اس مقام پر تو ہم اسیقدر دیتے ہین کہ دواے مصلح کا ضرر کبھی تو وہی دوا دفع کر دیتی ہی جسکی اصلاح کے واسطے اسکو ہمنے بڑھایا ہی۔ اور کبھی اسکا ضرر ایسا خفیف ہوتا ہی کہ اسکی طرف التفات نہین کیا جاتا ہی اور کبھی بعد رفع حاجت کے کسی دوا ی غذائی سے یا دیگر تدابیر سے اسکا تدارک کر لیا جاتا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جو ضرر اس دواے مصلح کا ہی بقاعدہ جذب الی الخلاف اُسی سے بحران اس مرض کا ہو جاتا ہی بہرحال طبیب حاذق اپنے اصول اور قواعد سے مضطر نہین ہوتا اور تا دان ناواقف کا کیا ذکر ہی اسی پر یہ شبہہ بلکہ سیکرون شبہہ وارد ہو سکتے ہین۔ متن کبھی وہ دوا جو ہماری حاجت کو کافی ہوتی ہی بدمزہ اور ناگوار طبیعت ہوتی ہی معدہ اسے قبول نہین کرتا بلکہ از راہ قی کے دفع کر دیتا ہی۔ پس ہم ایسی دوا بڑھاتی ہین جو اسکو خوشبودار خوش ذائقہ کر دے۔ کبھی کسی دوا کا اثر اور فعل ہمکو موضع بعید تک پہونچانا مطلوب ہوتا ہی اور خوف یہ ہی کہ ہضم اول یا ہضم دوم اس دوا کی قوت کو توڑ نہ ڈالے لہذا ہم اسکے ہمراہ ایک ایسی دوا کر دیتے ہین جو اسکی قوت کی حفاظت کرے اور ایسا محفوظ رکھے کہ کسی قسم کا انفعال اُسمین نہو اور دونون ہضم کے ضرر کو اُس سے باز رکھے تاآنکہ وہ دوا عضو مقصود تک بسلامت خواص پہونچ جاے جس طرح افیون کو ادویہ تریاق مین ہم اسی غرض سے داخل کرتے ہین۔ کبھی غرض دوسری دوا ملانے سے فقط بدرقیت یعنے امانت پہونچانی ہوتی ہی جسطرح زعفران قرص کافور مین اس غرض سے ملائی جاتی ہی تاکہ قلب تک قرص کافور کا اثر پہونچا دے۔ لیکن جب یہ قرص مرکب قلب تک پہونچتا ہی قوت ممیزہ بدنی اپنا فعل شروع کرکے زعفران کو اس مجموعہ سے نکال دیتی ہی اور اُسکے فعل حرارت کو باطل کر دیتی ہی اور جو دوائین برودت کی پیدا کرنے والی اور حرارت کی پہونچانے والی اس قرص مین ہین ان کا عمل قلب مین کراتی ہین جسطرح قوت ممیزہ کا فعل اس دوا مین ہوتا ہی جسمین تحلیل اور قبض کی قوت مجتمع ہو عام اس کہ وہ دوا قدرتی ہو یا کسی شخص نے بقاعدہ صنعت بنائی ہو ایسی دوا مین قوت ممیزہ فعل کرتی ہی کہ فعل تحلیل کو خاص عضو ماؤف تک پہونچا کر مادہ کی تحلیل کر دیتی ہے اور دواے رادع یعنے مادہ کی ہٹانے والی دوا مین وہی قوت ممیزہ یہ فعل کرتی ہی کہ اس دوا کو اُن مجاری تک پہونچاتی ہی جنمین سے وہ مادہ طرف عضو کے آتا ہی پس مادہ کی آمد کو منع کر دیتی ہی۔ کبھی ارادہ ہمارا یہ ہوتا ہی کہ جس دوا کو ہم استعمال کرین وہ دوا جس گذرگاہ سے ہو کر گذرتی ہی راہ مین بہت کم ٹھہرتی ہی تاکہ یہ دوا عمل اپنا کرے اس مقام پر بخوبی اور وہ عمل زیادہ بھی ہو بعد اسکے یہ دوا جہان پہونچانی ہو جلدی نفوذ کر جاے لہذا ہم اس دوا کو مرکب ایسی دوا سے کرتے ہین جو دیر تک پھرتی ہو اس طرح بہت سے ادویہ مفتحہ کو جو کہ جگر سے بہت بعد نافذ ہو جاتے ہین ہم ایسی دواؤن کو ملا کر درست کرتے ہین۔ کبھی حاجت اسکی ہوتی ہی کہ کوئی دوا جگر مین دیر تک ٹھہرے حالانکہ اس دوا مین یہ وصف نہین ہوتا پس اُسکے ساتھ ہم ایسی دوا ملاتے ہین جو اسکو بطرف جانب مخالف جگر کے جذب کرے۔ مثلاً مولی کا بیج کہ جو بطرف فم معدہ کے جذب کرنے والا ہے اسکے ملانے سے ادویہ جگر مین تغیر پیدا ہوتا ہی پس تا زمانہ تغیر دوا کو سکون اور درنگ کرنا ضرور ہوتا ہی۔ اتنے زمانہ تک نفع اس دوا کا جگر تک پہونچ جاتا ہی بعد اُسکے نفوذ کر جاتی ہی۔ اکثر ایک دوا ہمکو ایسی ملتی ہی جسکا وصول اور نفوذ دو راہون مین مشترک ہوتا ہی اور ہماری غرض یہ ہوتی ہی کہ انکی راہ سے وہ دوا گذرے پس اسوقت ہم اس دوا مین ایسا جز ملاتے ہین جو اس دوا کو ایسے راستہ میں لیجاے جدھر اُسکا جانا ہمکو مطلوب ہے۔ جیسے ذراریح کو ہم ادویہ مدرہ مفتحہ مین اسواسطے ملاتے ہین تاکہ ان ادویہ کو رگونکی راہ سے ہٹا کر بطرف گردہ اور مثانہ کے لیجاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہت سی دواؤن کے واسطے ایک معمولی اور ایک موقع خاص ہوتا ہے اور کبھی جو موقع خاص اس دوا کی دوا کے واسطے

ہی اس سے زیادہ دور مقام اور موقع تک اسکا لیجانا مقصود ہوتا ہی پس ہمکو حاجت
طرف ایک ایسی دوا کے ہوتی ہی جو اسے اُڑا کر مقام بعید تک پہونچا دے۔ اور کبھی
اسی دوا کو جسکے لیے ایک موقع خاص ہے ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ وہان تک
یہ دوا نہ پہونچے اور اس سے قریب تر مکان پر رک جاے پس ہمکو حاجت ملانے ایسی چیز
کی ہوتی ہی جو اس دوا کو ٹھہرا دے اور اسکی نزود روی موقوف کر دی یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ دواے مجرب بہتر ہے دواے غیر مجرب سے مترجم مجرب و اسی
یہ مراد نہیں ہے کہ قیاسی قواعد کے مخالف اگر اسمین افعال و خواص ہون اسکا بھی
استعمال بہتر ہی بلکہ وہی مجرب دوا بہتر ہی جو اصول اور قواعد کے بھی مطابق ہو
اور تجربہ مین بھی پوری آچکی ہو اسکے بعد پھر اس دواے مجرب کا مرتبہ ہی جسکی مخالفت
اصول کلیہ سے مبیّن نہو۔ میری مراد یہ ہی کہ مخالفت اور مطابقت اس دواے مجرب کی
کلیہ سے دونون ممکن ہون تتن تھوڑی مقدار کی دوا یا تھوڑے اجزا کی دوا
بہتر ہی اس دوا سے جسکے اجزا بہت ہون یا مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ ایک غرض اور
ایک منفعت کے واسطے اس دوا کا استعمال کیا جاے۔ سبب اسکا کہ تھوڑے اجزا
کی دوا بہت سے اجزا کی دوا سے بہتر ہے۔ اول کتاب دوم مین بیان ہو چکا ہی
اور سبب اس بات کا کہ مجرب دوا غیر مجرب سے بہتر ہی یہ ہے کہ جو دوا مرکب بنائی جاتی ہی
اسکے لیے دو حکم ہین ایک حکم بنظر اسکے بسائط اور اجزا کے ہوتا ہی اور ایک حکم
اسکی صورت مجموعی کا ہی۔ پس جو دوا غیر مجرب بنظر قواعد فن کے ترکیب دیجاے اسکا
فائدہ بنظر اسکے بسائط کے تو یقیناً معلوم ہوتا ہی بس۔ اور جو مزاج بنا بعد
ترکیب کے پیدا ہوا ہی اسکا حال قبل تجربہ کے کچھ نہین معلوم ہوتا کہ آیا وہ دوا جس فعل
کے واسطے بنائی گئی ہی اس سے زیادہ یہ فعل اسمین ہے یا زیادہ نہین ہے یا مزاج ثانی جو اسکا
پیدا ہوا ہی اسکے مناقض اور مخالف ہی مترجم جو چیز ترکیب صناعی سے بنائی جاتی ہی اسمین
جو مزاج نیا پیدا ہوتا ہی اسکو قبل از تجربہ کے معلوم کر لینا اسپر آجتک علم بشری کو بار یابی
نہین ہوئی سواے صانع حقیقی تعالیٰ شانہ کے اور کوئی شخص اسکا دعوی نہین کر سکتا
کہ قبل از تجربہ اپنی اختراعی چیز کے خواص اور افعال کا حکم قطعی کر دی یہ بھی ایک بڑی
دلیل ثبوت صانع بیچون کی ہی کہ اسپر کوئی شبہہ و شک کسی دہریہ کا آجتک نہین چل سکا
ہی پس جب ہماری دواے مرکب نو ایجاد کا مزاج ثانی قبل از تجربہ مجہول ہوا اب
اسکا استعمال کرنا ہمکو بشرطِ موجود ہونے کسی دواے مجرب کے یونانی طب کے اصول کی
وجہ سے کسی طرح جائز نہوگا اسی واسطے شیخ نے لکھا ہی کہ دواے مجرب غیر مجرب
سے بہتر ہے متن دواے مجرب کے دونون حکم معلوم ہوتے ہین یعنے جو

اثر بنظر اسکے بسائط کے ہی وہ بنظر قیاس اور جو اثر بنظر مزاج ثانی کے ہی وہ بذریعہ تجربہ
معلوم ہوتا ہی اور کبھی دواے مرکب کا فائدہ اسکی صورت مزاجی کے نظر سے تجربہ مین
بہت زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اس قاعدہ کے جو اسکے بسائط اور اجزا سے امید
کی گئی تھی

کیفیت ترکیب ادویہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ جسوقت کسی علاج
کرنیوالے کو چار حاجتین پیش آئین اور کوئی دوا قدرتی ایسی نہ ملے جس سے ان چارون
حاجتون مین کار برآری سواے مصنوعی اور ترکیب دی ہوئی دوا کے مثلاً یہ
حاجت ہو کہ کسی کا استفراغ سقمونیا اور تخم حنظل اور صبر اور شحم سے چار مواد کا
کیا جاے۔ اور ارادہ یہ ہو کہ ان چارون دواؤن کو جمع کر لین تاکہ مرکب دوا
اغراض اربعہ کے جمع ہو جاے پس دیکھنا چاہیے کہ اگر حاجت طرف ان چار
دواؤن کے اور انکے عمل کرنے کے برابر ہین اور مجموع یہ چار دوائین ہین
اسوقت جو دوا مرکب ان چارون سے بنائی جاے اسمین یہ طریقہ کرنا چاہیے
کہ ہر ایک دوا کی مقدار شربت کا چہارم لیکر یہ دواے مرکب بنا لینی چاہیے
اور اگر حاجت ان چارونکی طرف برابر نہو بلکہ بسبب کمی بیشی مواد کی بعض کیطرف
زیادہ حاجت ہو کسیکی طرف زیادہ اور کسی کی طرف کم ہو اسوقت حدس صناعی
سے کام لینا چاہیے اور مقدار حاجت کا اندازہ بقاعدہ اربعہ متناسبہ کرنا چاہیے
اور جتنی حاجت جس دوا کی کم و بیش ہو اسی کمی اور بیشی کو قانون اور قاعدہ تجویز کر کے
مقدار شربت پر گھٹانا بڑھانا چاہیے اور دوا کو مرکب کرنا چاہیے مترجم اسی مثال
خاص مین فرض کرو کہ خلط صفراوی بہ نسبت اور اخلاط کے دو چند ہی پس سقمونیا
کی مقدار شربت چہارم سے دو چند تجویز کیجاے گی اب اگر ہم اخلاط سہ گانہ باقیہ کو
برابر ایک ایک کے فرض کرین پس مجموعہ انکا تین ہوگا اور خلط صفراوی برابر دو کے
فرض کی ہے پس ۲+۳=۵ اب آسان حساب واسطے سمجھانے متعلم کے یہ ہے
کہ سقمونیا کی مقدار شربت دو ربعہ یعنے نصف مقدار شربت لیجاے اور باقی تینون
دواؤن مین وہی چہارم مقدار شربت رہیگی۔ اسیطرح اگر حاجت استعمال سقمونیا کی ہو
مثلاً خلط صفراوی بہ نسبت اخلاط سہ گانہ کے نصف ہو پس اس صورت مین سقمونیا
کی مقدار کا شربت کا آٹھوان حصہ ملا کر ترکیب دیا جائیگا اور وہ تینون اجزا مین سے ہر ایک
کی چہارم مقدار شربت لیجائیگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو دواے منجح یعنے
سود مند مثل تریاق کے ہو اسمین بنظر اسکے بسائط اور اجزا کے بہت سے اثر
اور بہت سے اثر اور بہت سی قوتین ہوتی ہین اور بحسب اس صورت جدید کی جو اسپر بعد
ایک مدت کے خمیر اٹھتے اٹھتے اور مزاج پکڑتے پکڑتے طاری ہوئی ہی وہ آثار ہ

وہ قوتین پیدا کرتا ہین بہ نسبت آثار اور قوا سے بسائط کے اور بیشتر یہ آثار جدید
بسائط کے آثار سے افضل اور اعلی ہوتے ہین اور یہ بات جو طبیب کہتے ہین کہ
تریاق کا نفع اس سبب سے ہی کہ اسمین سنبل الطیب داخل ہی یا یہ کہ نفع بسبب
کرم کلی یعنی بول عنبر باسے ابجد بھی یہی نفع کرتا ہی اس قول کی طرف التفات نکرنا
چاہیے بلکہ عمدہ قابل اعتماد کے وہی صورت اس تریاق کی ہی جو بنظر بحث و اتفاقات
جلیل الشان اور نافع باذن پروردگار درست ہو گئی ہی اور ہمکو بنظر بشریت قدرت
نہین ہے کہ اس صورت کی طرف اور جو چیز اس صورت کے مناسب افعال و آثار سے
ہی اشارہ جلی اور بیان واضح کر سکین مترجم اگر بہت کوشش کرین اور قیاس
استقرا کو دخل دین اور دوران اور تجربہ کو جاری کرین اگرچہ بہت دشواری
سے کوئی بات پیدا ہو گی اور وہ بھی بالکل ظنی جو کسی طرح قابل تسکین قلب نہین ہے اور
یہ طبیعیات مین بالکل متروک ہی لہذا ہمکو یہی لایق ہی کہ اس بات کا اقرار کرین کہ خالق
بسائط نے ہماری ترکیب اجزای تریاق کے بعد جو صورت اسپر فائض کی ہی وہی صورت
مبدء آثار اور منافع کی ہی فسبحانک لا علم لنا یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ مرکبات ادویہ مین ایک جزو بطور عمود اور راس کے ہوتی ہی اگر وہ نکال ڈالی جاے
قاعدہ باطل ہو جائیگا مترجم بیان عمود اور قاعدہ سے تشبیہ ایک مخروط کی درست
بن سکتی ہی جسطرح مخروط کی عمود کی کمی بیشی سے مخروط کا قاعدہ بدل جاتا ہی اسیطرح
دوا سے مرکب کے عمود کے بدلنے سے قاعدہ بدل جائیگا اور اگر عمود نکال ڈالا جاے
قاعدہ باطل ہو جائیگا بلکہ صورت مخروطی فاسد ہو جائیگی متن جیسے سانپ کا گوشت
تریاق کا عمود ہی اور ایارج فیقرا مین صبر اور ایارج لوغاذیا مین خربق عمود ہی بعضی
مرکب دواون مین کچھ ایسی دوائین بھی ہوتی ہین جو نکال ڈالنے کے لایق ہوتی ہین
اور قابل بدل دینے کے اور ان مین کمی بیشی بھی ہو سکتی ہی اور کچھ دوائین ایسی بھی
ہوتی ہین کہ اگر انکی مقدار بطور عادی تجاوز کرین مثلاً اگر تریاق مین بلادر یعنی
بھلاوان کی مقدار زیادہ کرین تو یہ تریاق کو خراب کریگا خصوصاً سانپ کے گوشت کو
بہت خراب کر دیگا ۲ اور اگر اجزا کو زیادہ کرین تو بعض دوائین ایسی ہوتی ہین کہ
انکی زیادتی مضر نہین ہوتی مثلاً اگر تریاق مین جوز بوا کی مقدار کوئی بڑھا دے
تو وہ شخص مرتکب کسی جرم عظیم کا نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی ترکیبین
ایسی ہوتی ہین جنکا انجام مفاسد کی طرف ہوتا ہی اور بہت سی ترکیبین ایسی ہین کہ
ان سے اثر مفید دوا سے مرکب کے اور اسکے فعل مین زیادتی ہوتی ہی۔ اور بہت سی
تراکیب ایسی ہوتی ہین کہ جنکے اجزا مفردات اور مرکبات پر شامل ہوتے ہین
جیسے تریاق جسکے اجزا چند مفرد ہین اور تینون قرص جو ہر ایک فی نفسہ مرکب دوا
ہے جو تریاق کا جز ہے اس لیے کہ ہر ایک قرص مین بسبب اپنے مزاج کے
وہ خاصیت ہے جو اور مفردات مین نہین پائی گئی ہی اکثر ایک دوا اجزا
مرکبہ سے بھی مرکب ہوتی ہی اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہی جملہ پہلا ان
مرکبات کے بیان مین جنکی ترتیب قرابادینون مین ہے پہلا مقالہ جملہ اول
سے تریاق اور بڑے بڑے معاجین کے بیان مین۔

تریاق فاروق یہ تریاق تمام ادویہ مرکبہ مین سے بڑا جلیل القدر ہے
اور افضل ہر ایک دوا سے مرکب سے ہی بسبب اسکے کہ اسکے منافع بہت ہین نفع دیتا
ان زہرون کے دفع کرنے مین جو حیوانات مثل سانپ اور بچھو اور دیوانہ
کتے کے کاٹنے سے آدمی وغیرہ کے بدن مین ضرر پیدا کرتا ہی اور جو زہر
کھانے پینے مین آئین انکا بھی تریاق ہی اور بلغمی اور سوداوی امراض کا
اور انھین پتون کا اور ریاح خبیثہ اور قولنج اور سکتہ اور مرگی اور لقوہ
اور رعشہ اور وسواس اور جنون کا اور خاص کر جذام اور برص کا۔ قلب
قلب مین شجاعت پیدا کرتا ہی حواس کو کدورت سے پاک صاف کر دیتا ہے
ہر ایک قسم کی شہوات اور خواہشونکی تحریک کرتا ہی۔ معدہ کو قوی کرتا ہی
سانس کی آمد و رفت مین آسانی پیدا کرتا ہی خفقان کو دور کرتا ہی نفث الدم
کو بند کر دیتا ہی۔ اکثر اقسام درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہی اور جو ادرار
بول وغیرہ کا گردہ اور مثانہ کی جہت سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہی پتھری کو ریزہ ریزہ
کر دیتا ہی آنتون مین جو قروح پڑ گئے ہون اور صلابات اندرونی جو طحال اور
جگر وغیرہ مین ہون ان سب کو مفید ہی۔ اور یہ سب افعال تریاق کی خاص بنظر
اس صورت کے ہین جو تابع آمیزش بسائط اسی تریاق کے ہی یہ تریاق بنظر
اسی مزاج کے روح اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہی پس طبیعت کو اسی ذریعہ سے
اعانت پہونچتی ہی جو سرد یا گرم چیزین مخالف طبیعت کے بدن مین پیدا ہون
انکا مقابلہ کرکے انکے ضرر کو مٹا دے۔ سب نسخون سے اس تریاق کا بہتر وہی
ہی جو نسخہ اصلی حکیم اندروماخس سے منقول ہے اور بہت سے طبیبون نے اس بات کا
قصد کیا کہ اس نسخہ کو کچھ بڑھا دین یا گھٹا دین حالانکہ انکو ضرورت ایسی نہ تھی کہ سبب
یہ کمی بیشی ان پر واجب ہوتی اور نہ کوئی اعلی قوی ایسا نہ تھا کہ جو ان کو اس
امر پر لاتا مگر ان کو آرزو فقط یہی تھی کہ انکا بھی نام دنیا پر رہے اور ایک نشان
انکا اس دوا مین بھی پایا جاے جیسا کہ حکیم اندروماخس کا نام و نشان باقی رہا گر

صحیح یہ تھی کہ یہ لوگ اس نسخہ مین کچھ تصرف نکرتے اور جس بات پر تجربہ پورا اور فائدہ رسان ہو چکا تھا اسکو برقرار رکھتے پس شاید یہی تصرف اور کمی بیشی وزن ادویہ کی ہوا ان لوگون سنے کی ہے اسی سے اس تریاق کو اتنا مفید باقی نہین رکھا جسکا تجربہ ہوا تھا - اور شاید کہ جب اس تریاق سے اس وزن اصلی سے جو اندروماخس نے تجویز کیا تھا گھٹ بڑھ ہو جائیگی وہ خاصیت باقی نرہیگی - اور کوئی مدعی لاف زنی اس بات کی کرے کہ اسکو اس سبب کی شناخت ہے جس سے ان اوزان مخصوصہ نے خاصیت تریاق مین پیدا کردی ہے پس ضرور یہ مدعی جھوٹا ہے اور اسکا قول اسی پر رد کردینا چاہیے یعنی اگر کوئی شخص اس بات کا دعوی کرے کہ جو اوزان مخصوصہ عناصر مین گھوڑی کے خواہ انسان وغیرہ کے ہین انکے سبب کو بھی یہ شخص پہچانتا ہے - تریاق مذکور کے واسطے سن طفولیت یعنی لڑکپن اور سن ترعرع یعنے جو سن درمیان لڑکپن اور جوانی کے ہوتا ہے وہ بھی ہے اور شباب یعنی جوانی اور شیخوخت یعنی پیری بھی ہے اور موت بھی اسکے واسطے ہے - تریاق لڑکا بعد چھ مہینے یا سال بھر کے ہوتا ہے بعد اسکے ترعرع یعنی اٹھان اور زیادتی قوت کی اسمین پیدا ہوتی ہے اور زیادتی بڑھتے بڑھتے دس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے اگر یہ تریاق گرم ملکون مین ہو - اور اگر سرد ملکون مین ہو بیس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے - پھر دس برس یا تیس برس یہ زیادتی ٹھہری رہتی ہے بعد اسکے اسکو انحطاط شروع ہوتا ہے یا تو بیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد - بعد اسکے اثر تریاقیت کا اس سے دور ہو جاے تیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد - اور بعد اس اثر دور ہونے کے پھر یہ تریاق مثل اور معجونون کے ہو جاتا ہے جنکا درجہ تریاق گھٹا ہوا ہے - جس شخص کو بچھو وغیرہ نے ڈنک مارا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو واجب ہے کہ اسکو تازہ اور قوی تریاق کھلایا جاے اور جن فواید کے واسطے تریاق کے کھلانے کو اوپر لکھا ہے ان مین ضعیف القوت تریاق کھلانا چاہیے - اکثر مار گزیدہ وغیرہ کو تازہ تریاق سے نصف مثقال سے لیکر پورے مثقال تک کھلانیکی حاجت ہوتی ہے - منجملہ ان طریقون کے جنکے ذریعہ سے فرق کیا جاتا ہے کہ تازہ اور قوی تریاق کون ہے اور پرانا اور ضعیف اور خراب تریاق کون ہے - ایک یہ بھی امتحان ہے کہ کسی آدمی کو دوای مسہل پلائین اور منتظر رہین جب دست آنے لگین اسکو تریاق کھلایا جاے اگر دست بند ہو جائین تو یہ تریاق تازہ اور عمدہ ہے ورنہ خراب ہے - منجملہ امتحانات کے جو کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ تریاق کا ایک یہ بھی امتحان ہے کہ ایک جنگلی مرغی یا بن مرغی کو شکار کرین اسلیے کہ اس مرغی کا مزاج زیادہ خشک ہوتا ہے بہ نسبت اس مرغی کے جو گھر وغیرہ مین پائی جاتی ہے اور مجھے گمان ہے کہ جالینوس کی مراد اس جانور سے کبک نر نیہ ہے جب یہ مرغی ہاتھ آجاے اُس پر کسی طرح اس طایر کو چھوڑین جسکا نام ہامہ ہے کہ وہ اس مرغی کو قریب ہلاکت پہونچا دے یا مراد یہ ہے کہ کوئی ہامہ منجملہ ہوام کے اسکے اوپر رہا کرین کہ وہ اُسے ڈنک مار دیا کرے بعد اس زخمی ہو جانے کے اس مرغی کو تریاق کھلائین اگر زندہ بچ رہے پس تریاق عمدہ ہے - ایضاً تریاق کا امتحان اس شخص پر کیا جاتا ہے جسنے افیون یا شوکران وغیرہ کھالیا ہو - بیش جسکو سنکھیا کہتے ہین اسکی سمیت دور کرنے مین تریاق کا نفع بہت کم ہے اور اگر ہے تو اسی قدر ہے کہ موت کے ٹل جانے مین تھوڑی سی مہلت پیدا ہوتی ہے - اور شاید کہ دواء المسک بیش کی سمیت مین سب دواؤن سے زیادہ تر نافع ہے

مقدار شربت تریاق کی ہر ایک مرض کے واسطے

پرانی کھانسی کے واسطے اور درد سینہ اور ذات الجنب کے واسطے بوزن ایک ترمشہ جو برابر چار رتی کے ہے ہمراہ ماء العسل یا جلاب کے بشرطیکہ تپ ہو - لرزہ جو دورہ سے آتا ہو خواہ سرد ہو جانا بدن کا جو دورے سے ہو اور تپ کے واسطے ابتداء دورہ مین ایک ترمشہ پانی کے ہمراہ یا شراب کے ہمراہ جو تین اوقیہ یعنے تخمیناً ساڑھے آٹھ تولہ سے کم نہو اور چار اوقیہ یعنے تیرہ تولہ سے زیادہ نہو - اور جس شخص کو قولنج کا درد ہو اور جسکے معدہ مین نفخ ہو یا مروڑہ ہو اسکو بقدر ایک ترمشہ کے ماء العسل یا جلاب ملاکر دینا چاہیے اور جلاب کا نسخہ آگے معلوم ہوگا اور جسکو سقوط اشتہا کا مرض ہو اُسے بھی پانی یا شراب مین دینا چاہیے شراب کا بیان بھی آگے آتا ہے - اور جسکو یرقان کا مرض ہو اسکو ایک ترمشہ طبیخ اسارون مین دینا چاہیے - استسقا کے مرض مین یا تو قبل طعام کے بقدر ایک ترمشہ کے تریاق نگل جانا چاہیے یا ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہو سرکہ پانی ملا ہوا تریاق کھلا کر پلانا چاہیے - جس شخص کو نفث الدم کا مرض چند روز سے عارض ہوا ہو ایک مثقال تک تریاق سرکہ پانی ملاکر اسکو دینا چاہیے اور اگر اس مرض کو زمانہ دراز گذر چکا ہو یہی مقدار سو مقسوطون کے جوشاندہ مین صبح اور شام پلانا چاہیے - اور جس شخص کو انقطاع صوت کا مرض ہو اسکو بقدر ایک باقلا کے ماء العسل مین یا رب انگور مین دینی چاہیے یا منہ مین زبان کے نیچے رکھے رہے - آنتون کے قروح مین اور اسہال خونی مین آب سماق کے ساتھ دینا چاہیے - ضیق النفس اور دمے کے مرض مین ہمراہ سکنجبین عنصلی کے جسکی مقدار ایک اوقیہ سے کم ہو ضرور مرگی کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے بعد اسکے چار مثقال سے لیکر نصف مثقال تک پانی یا سکنجبین عنصلی کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے اسی طرح درد سر اور شقیقہ مین بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ تریاق گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ

کردیتا ہی اگر اسکو جوشاندہ کرفس مین گھول کر پلائین وہ ہیضہ کو منع کرتا ہی طبیعت کو
روانی سی بند کرتا ہی۔ جو شخص تریاق کا استعمال وقت صحت مین کری اسکو کسی زہر کی مضرت
نہ پہونچے گی اور نہ کسی آفت کی خرابی مین مبتلا ہوگا اور جملہ امراض وبائی سے بیخوف ہو جائیگا
باقی حالات کا علم سب سے زیادہ خدا کو ہے **صفت** یعنے نسخہ تریاق کا یہ ہی
قرص اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص افاعی چوبیس مثقال یعنے
نو تولہ قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون ہر ایک انمین سے نو تولہ دارچینی
ایک روایت مین ساڑھے چار تولہ اور ایک روایت مین نو تولہ گل سرخ ساڑھے
چار تولہ تخم شلغم صحرائی اور اسقوردیون اور بیخ سوسن اور غاریقون اور رب السوس
روغن بلسان ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرمکی زعفران زنجبیل اور دونون اذخر قنطافلن
اور فودنج کوہی اور فراسیون اور فطراسالیون اور اسطوخودوس اور قسط تلخ اور فلفل
سپید اور دار فلفل اور دیقطامانی۔ اور کندر شگوفہ اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل الطیب
لوزہ ہر ایک انمین سے سوا دو تولہ میعہ سائلہ تخم کرفس سیساليوس اور تخم ثانسفلیس یعنے حرف
حاملے اور راجوائن اور منڈی کگروندا اور عصارہ ہوفاقسطیداس اور سنبل اقلیطی اور ساذج
ہندی اور تخم خبطیانا تخم رازیانہ اور گل مختوم اور فوفیقطار سوختہ وج ترکی حب بلسان
اور فوفاریقون اور مجیٹھ اور صمغ عربی قردمانا انیسون اقاقیا ہر واحد ڈیڑھ تولہ اور
دوقو بارزد یعنے بزدرہ اور قفر الیہود جاوشیر قنطوریون دقیق اور زراوند طویل
ہر واحد نو ماشہ اور ایک روایت مین بجاے زراوند طویل کے زراوند مدحرج ہی
لیکن جند بیدستر ایک روایت مین نو ماشہ اور ایک روایت مین ڈیڑھ تولہ اور اسی
طرح سے سکبینج کے وزن مین اختلاف ہی اور شہد خالص دس رطل جو تخمیناً اسی روپیہ بھر کے
سیر سے پانچ سیر ہوا اور شراب ریحانی کی گرم قسم جو پرانی ہو بقدر دو قسط جو برابر آٹھ تار کے
ہوے پگھلنے والی چیزونکو پگھلا کر اور بھگونے کے لائق جو دوائین ہین انہین بھگو کر
اور خشک دواؤن کو کوٹ کر شہد مین گوندھ کر کسی چکنی مٹی کے برتن مین یا رانگے یا
چاندی کی برتن مین بھر دین اور برتن لبریز نہو جاے بلکہ اسمین کسی قدر جگہ خالی
رہے جسمین دوا کی سانس نکلنے اور پھولنے کی گنجایش ہو۔ یہ سب دوائین سواے
شراب کے شمار مین چونسٹھ ہین **دوسرا نسخہ اسی تریاق کا** قرص اسقیل
اٹھائیس مثقال جو برابر ساڑھے دس تولہ کے ہی اور قرص افعی اور قرص اندروخون
اور فلفل سیاہ اور افیون عمدہ ہر ایک نو تولہ پیاز دشتی اور گل سرخ خشک شدہ تخم شلغم
صحرائی اور ایرسا یعنے بیخ بنفشہ اور فوفاریقون اور عصیر سوسن روغن بلسان دارچینی
ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرمکی اور فراسیون اور زعفران اور فلفل زنجبیل حب قلقل یعنے

فودنج کوہی اور فطراسالیون اور قنطافلون جسکو ہمنے مفردات مین خمسہ اوراق سے
تعبیر کیا ہی اور زراوند چینی اسطوخودوس فلفل سپید شکطرامشیع شگوفہ اذخر علک الانباط
اور راماین اور سلیخہ اور سنبل الطیب ہر واحد سوا دو تولہ اور خبطیانا اور تالاسقیس جو
حرف ابیض ہی اور لعبی اور سیسالیوس اور سنبل اقلیطی جو ناردین ہے اور تخم اجوائن
منڈی کگروندا اور ہوفاقسطیداس اور ساذج ہندی اور انیسون اور فو ادیو تخم
کرفس تخم رازیانہ اور طین بحیرہ یعنے وہ مٹی جسکو گل مختوم کہتے ہین اور قلقطار یعنے
پھٹکری کسیر بریان اور رحا باہیو فاریقون وج ترکی حب بلسان اقاقیا صمغ عربی
قردمانا ہر ایک ڈیڑھ تولہ زوفراقنہ یعنے مارزد جاوشیر سکبینج قفر الیہود دفنطوریون
زراوند مدحرج جند بیدستر ہر ایک نو ماشہ۔ اور اس نسخہ مین اتنی دوائین اور بڑھائی
گئی ہین اور اہل عجم کے نسخون مین یہ دوائین برقرار رکھی جاتی ہین جیسے نہری اور کبیا
اور کتیرا اور عود اد طلینا زراوند طویل بزرالبنج ہر ایک واحد نو ماشہ یہ سب
ستر دوائین ہین سواے شہد کے اور شہد دو چند سب دواؤن کا وزن جو تریاق
مین پڑتے ہین اکہزار چارسو چونتیس مثقال ہی جو برابر سات سیر ایک چھٹانک اسی
روپیہ چہرے دار کی تول سے ہوتا ہی اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو۔ مگر زعفران
کو علیحدہ پیسین اور مر اور افیون اور رب السوس کو علیحدہ کوٹ کر ملکا تمام شراب مین جو
رات بھر جوش دی گئی ہو بھگو دین اور علک الانباط کو روغن بلسان مین گھولین
اور قلقطار کو تنہا کوٹ مین بعد اسکے سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور شہد مین
کف گرفتہ کرکے ملاوین اور ملاتے وقت بھی دواؤن کو ہاون دستہ مین ڈالکر خوب
پیسین تاکہ بخوبی ملجاے بعد اسکے شیشہ کے برتن مین یا چکنی مٹی کے برتن مین بھر کر
رکھدین اور چار برس کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی پوری ایک درہم ہے
نیم گرم پانی کے ساتھ دوسرا نسخہ قرص ہاے اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر
اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص ہاے افعی نو تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی پنکھڑیان
نکال ڈالی جاین ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن آسمانی گونی ساڑھے چار تولہ
رب السوس ساڑھے چار تولہ تخم شلغم صحرائی ساڑھے چار تولہ اسقوردیون ساڑھے
چار تولہ عود بلسان پونے چار تولہ دارچینی ساڑھے چار تولہ افیون ساڑھے چار تولہ
غاریقون ساڑھے چار تولہ روغن بلسان پونے چار تولہ فلفل سپید سوا دو تولہ
ریوند چینی سوا دو تولہ تخم کرفس ڈیڑھ تولہ مر صاف شدہ سوا دو تولہ قسط سوا دو
تولہ زعفران سوا دو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ سنبل شہری سوا دو تولہ فلفل سیاہ نو تولہ
دیقطامانی دہی شکطرامشیع سوا دو تولہ فراسیون شگوفہ اذخر فودنج کوہی کندر

جعدہ ہر واحد سوا دو تولہ اسطوخودوس سوا دو تولہ فطراسالیون اور تخم کرفس کوہی
ماقدونی ہر ایک سوا دو تولہ مصطگی صمغ البطم نجبیل دو محسا اور راق ہر واحد سوا دو تولہ
کمافیطوس یعنے گکروندہ ڈیڑھ تولہ سیساالیوس ڈیڑھ تولہ ہو یعنے ریشہ وا الاذخر ڈیڑھ تولہ بلوط ڈیڑھ تولہ
نادرین اور اُس سے مراد سنبل رومی ہے ڈیڑھ تولہ گل مختوم ڈیڑھ تولہ فو یعنے
چھال گری اور سنڈی ہر واحد ڈیڑھ تولہ برگ سادج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین
ڈیڑھ تولہ سبز پھٹکری جلی ہوئی ڈیڑھ تولہ قنبیل نا رومی جسکو کپلان ہید کہتے ہین ڈیڑھ تولہ
انیسون ڈیڑھ تولہ عصارہ اونما قسطیداس ڈیڑھ تولہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ صمغ عربی ڈیڑھ تولہ
تخم رازیانہ ڈیڑھ تولہ قردمانا جسکو کرویا دشتی بھی کہتے ہین ڈیڑھ تولہ سیساالیوس یعنے
کماشیر رومی ڈیڑھ تولہ اقاقیہ ڈیڑھ تولہ سپید ہالم اور مو فاریقون ہر واحد ڈیڑھ تولہ بلونیہ
ڈیڑھ تولہ جندبیدستر نواشہ زنباد وز طویل نواشہ دو تولہ جو اسرانی کا جرکاع ہر نواشہ
قفر الیہود نواشہ جاوشیر نواشہ قنطوریون دقیق نواشہ بارزد وہی قند ہے جس کو
بیروزد کہتے ہین نواشہ بنانے کی وہی ترکیب ہے جو پہلے اوپر بیان کی ہے کوٹنے اور
چھاننے اور شہد ملانے کی واللہ اعلم **صفت اقراص افاعی** یعنے سانپون
سے جو قرص بنایا جاتا ہے اسکا نسخہ سانپون کو بروقت تمام ہونے فصل ربیع
اور آمد فصل گرما کے پکڑین جیسے ہمارے ملکون مین بیساکھ کا مہینہ اور اگر فصل
ربیع مین سردی رہتی ہو سانپون کے پکڑنے کو اسقدر ٹالین کہ ابتدا گرمیون
کی آجائے سانپ کی وہی قسم پکڑنی چاہیے جنکے بہن جوڑے ہون اور سینے
خصوصاً گردن کے پاس اور نگردمین آنکھ بہت تیلی ہون دم بوجہ کہنہ سالی کے
اگر گئی ہو اور چلنے مین گھانس وغیرہ پر جو چلے لکیر بن جاے جلد کی آواز
سے اُس کے سناٹا پیدا ہوا اور ہر ایک سانپ اس قابل نہین ہے کہ اس قرص
مین داخل کیا جاے بلکہ جسکا رنگ اشقر ہو یعنے سیگون اور اس رنگ کے سانپ
مین بھی مادہ بکار آمد ہے نر سے کام نہین نکلتا۔ نر اور مادہ کی پہچان یہ ہے کہ نیچے
اوپر کی دونون بارحون مین دانت سے اگر ایک ہی دانت ہو تو وہ نر ہے اور
مادہ کے ایک سے زیادہ ہر ایک بارہ مین دانت ہوتے ہین واجب ہے کہ جس
سانپ کا نام مقرہ ہے اور جلد چہارم مین اسی کتاب کی اسکا حلیہ بخوبی لکھدیا ہے
اس سانپ سے اور جس پر لکیرین پڑی ہون اور گندہ دار ہو اس سے اور سیاہ
چیتون کے سانپ سے جو سپیدی مایل ہون پرہیز کرنا چاہیے۔ جو سانپ ضعیف ہو
کہ زمین شور مین رہتا ہو یا نالے اور نہرون کے کنارے کا خواہ دریاؤن کے
کرارے کا ہو اسکو نہ پکڑنا چاہیے اور نہ اُس سانپ کو جسکی کھال مین نقش و نگار ہون
جیسے ہمارے ہندوستان مین چیت ہوتی ہے جسکی کھال سے لوبلے پتلے بنائے
جاتے ہین اسلیے کہ ایسے خوشرنگ جلد کے سانپ مین وہ سانپ بھی ہوتا ہے جسکا
بلوطیہ نام ہے جسمین خباثت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے پیاس زیادہ لگتی
ہے۔ بلکہ ایسے مقام کا سانپ پکڑا جاے جو ترائی سے دور ہو اور جس سانپ کی
حرکت مین ضعف ہو وہ بھی نہ پکڑنا چاہیے بلکہ وہی پکڑنا چاہیے جو بسرعت چلتا ہو
اور چلتے وقت سر اونچا کر کے چلے اور اس قدر اُٹھاے کہ پھن کھڑا ہو جاے۔ بعد پکڑنے
کے سانپ کو بحال خود چھوڑنا چاہیے اور بشرط امکان چار چار انگل اسکے سر
اور دم کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور دم کو پشت کی طرف سے چار انگل ناپ کر
کاٹین پھر اگر بعد کاٹنے کے بہت سا خون اُسکے بدن سے جاری ہوا اور دیر تک
تڑپا کرے اور موت اسپر دیر مین واقع ہو یہی سانپ مختار اور پسندیدہ ہے اور اگر
کاٹنے کے بعد خون تھوڑا نکلے اور تڑپ بھی کم ہو اور جلد ہی مرجاے ایسا سانپ
خراب ہوتا ہے یہ بھی اسکی علامات مین سے ہے کہ بحالت حیات حرکت جلد کرتا ہو اور
نگاہ سے اسکے جرأت پیدا ہو اور جو چیز اسکے سامنے آوے اُسپر جھپٹتا ہو مخرج
ثقل براز اسکے دم کے سرے پر ہو جب سر اور دم کاٹنے کے بعد سانپ مر جاے
اسکے پیٹ کی آلایش اور اجزا وغیرہ سب نکال ڈالین خصوصاً اسکے پتے کو ضرور
دور کرین اور نمک اور پانی سے خوب دھوئین بعد اسکے نمک اور پانی مین
اسکو پکائین اور اگر پانی مین سویا بھی ملالین کچھ مضائقہ نہین اور پکانے مین
ایسا اسکو مہرا کردین اور گلا ڈالین کہ اسکے گوشت کا ہڈی سے الگ کرلینا
آسان ہو بعد اُسکے گوشت سے ہڈیان نکالکر کسی ہاون مین دستہ سے نرم نرم
کوٹین طبیب لوگ وصیت کرتے ہین اس شخص کو جو اسکے کوٹنے کا قصد کرے
روغن بلسان کا ناس لے اور انگلیون کے سرون پر بھی روغن بلسان
کو لگا دے جب خوب کٹ جاے اسمین کعک جو بنابر نسخہ ہاے مختلفہ کے
ملالے مگر جو کچھ حکیم اندروماخس کے نسخہ مین ہے اسپر کسی دوسری چیز کو اختیار
نکرنا چاہیے بعد اسکے پتلے پتلے نازک قرص بناکر سایہ مین خشک کرلینا اور محفوظ
مقام پر رکھ چھوڑین واجب ہے کہ ان ٹکیون پر دھوپ کسی وقت نہ پڑنے پاے
نہ سوکھنے پاے پہلے نہ بعد سوکھنے کے اسلیے کہ دھوپ کے پڑنے سے وہ قوت
جل جاتی ہے جو سانپ کے گوشت مین سموم نشیہ کا مقابلہ کرتی ہے اور ان
سموم کا جو کھانے پینے مین آتی ہین **صفت اقراص اسقیل**
یعنے طریقہ بنانے قرص پیاز دشتی کا جس کو کانڈہ کہتے ہین تازہ

پیاز دشتی جو وزنی ہو اور بہت بڑی نہو لینے چاہیے اور اسپر گل حکمت مٹی سے
نکی جاے بلکہ خمیر کو بجاے مٹی کے اسپر لگانا چاہیے اور کسی دیگ مین یا تنور مین
اسکو آتنا پکائین کہ خوب پک جاے جس تنور مین پکائین وہ خوب گرم ہوگیا ہو اور سبکی
راکھ سب نکال ڈالی گئی ہو یا تنور کے اوپر کے مقامات مین جہان روٹی لگائی جاتی ہے
پکائین اور جب تنور وغیرہ سے نکال لین جسقدر اسکے اندر نرم ہوگیا ہو اسکو لین
اور نرم نرم پیسین اور بھنے مٹر کا آٹا ملائین لیکن حکیم اندروماخس ایک حصہ مین
اسقیل کے دو حصہ آٹا ملاتا تھا اور سواے اس حکیم کے اور لوگ ہموزن آٹا ملاتے ہین
جب اسقیل مین مٹر کا آٹا مل چکے اسکے پتلے پتلے قرص بنانے چاہیے اور قرص
بناتے وقت اپنے ہاتھ مین روغن گل مل لین اور خشک کرکے انکو مثل اقراص
افاعی کے بحفاظت رکھین **نسخہ اقراص اندرخوروں** پوست بیخ دار شیشعان
سوا دو تولہ حرامتہ اور قسط عود بلسان اساروں مو یعنے ریشہ والا اور حماما مصطگی
اور اماراقن یعنے اقحوان سپید اور مجیٹھ ہر واحد سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے
سات تولہ اور سلیخہ دارچینی ہر واحد ساڑھے سات تولہ مر مکی نو تولہ سنبل ہندی
چھ تولہ سازج چھ تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سب کو کوٹ چھانکر الگ رکھین شراب
ریحانی کہنہ قابل بحلاوت سے گوندھکر قرص بنالین اور سایہ مین خشک کرین جس
طرح سے قرص افاعی کو بحفاظت رکھا ہے اسکو بھی رکھین **دوسرا نسخہ اسی قرص کا**
شیشعان کی لکڑی اور حرامتہ اور قسط اساروں عود بلسان حماما اور مو اور کتیرا
اور مجیٹھ اور اقحوان ہر ایک پونے سات تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سنبل ہندی
اور سازج ساڑھے چار تولہ مر مکی نو تولہ سب کو کوٹ کر قرص بنائین اسی ترکیب سے جو
پہلے نسخہ مین لکھا گیا ہے **تیسرا نسخہ اسی قرص کا** اصقلاشون یعنے دار شیشعان
سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے چار تولہ حرامتہ سوا دو تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ اساروں
سوا دو تولہ عود بلسان سوا دو تولہ دارچینی نو تولہ حماما نو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ اماراقن
اور یہ اقحوان سپید ہے ساڑھے سات تولہ سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ جعدہ سوا دو تولہ
مر مکی نو تولہ مصطگی سوا دو تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ ان سب دواؤن کو
کوٹ پیس کر شراب صاف مین ملاکر قرص تیار کرین جیسا ہمنے بیان کیا ہے اور بحفاظت
رکھ چھوڑین **مثرودیطوس** یہ ایک معجون ہے جسکو حکیم مثرودیطوس نے
بنایا تھا جو ایک حکیم جلیل القدر گذرا ہے اور اپنے ہی نام پر اس معجون کا نام
رکھا ہے اس معجون کو اس حکیم نے انھین دواؤن سے مرکب کیا ہے جنکا
تجربہ ہر دوا پر کیا تھا خصوصا اور امراض پر تاکہ یہ معجون سموم اور امراض مختلفہ کی
منفعت کا جامع ہو شاید کہ ہمارے زمانہ مین تریاق یہی معجون ہے پھر جسوقت حکیم اندروماخس کو
سانپ کے گوشت کے منفعت پر آگاہی ہوئی اور چند چیزین بھی اسکو نافع معلوم
ہوئین مثرودیطوس نے قرص افاعی وغیرہ کو بڑھادیا اور تھوڑا سا تغیر کمی بیشی کا
اس معجون مین کردیا پس یہ معجون تریاق کبیر ہوگیا اور تریاق کبیر مثرودیطوس
سے زیادہ فقط ایک ہی چیز مین نفع کرتا ہے اور وہ سانپ کی سمیت کا فائدہ ہے
اور باتون مین مثرودیطوس تریاق کبیر سے کچھ اس قدر کم نہین ہے جس کمی کا
شمار ہوسکے بلکہ مثرودیطوس تریاق کبیر سے اکثر منافع مین زیادہ ہے اور اسکا فائدہ
راجح ہے اور ہم اپنے کلام مین تطویل ان منافع کی بیان سے نہین کرتے اسلیئے کہ وہ
وہی ہین جو تریاق کبیر کے ذیل مین مذکور ہوچکے مقدار شربت مثرودیطوس کے
تریاق کبیر سے کسی قدر زیادہ ہے **صفت معجون مثرودیطوس** کی بنا براس
نسخہ کے جسکو جمہور اطبا نے لکھا ہے **نسخہ** زعفران مر مکی غاریقون زنجبیل دارچینی
کتیرا ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب کندر ثالسفیس جو حرف بابلی ہے اور اذخر
عود بلسان اسطوخودوس سیسالیوس قسط کنکر وند ابروزہ یناسب دہ ملک السطم ہے
دارفلفل عصارہ لحیۃ التیس جند بیدستر مالاتیرن اور ورد سازج ہندی اور سعد جاوشیر
ہر ایک سوا دو تولہ سلیخہ یعنے تج فلفل سپید سیاہ سورنجان جعدہ جسکو فارسی مین عنبر بید
کہتے ہین سقوردیون دوقو یعنے تخم گزر صحرائی اکلیل الملک خسطیانا جسکو پاکھان بید
کہتے ہین روغن بلسان اقراص لوفیون اور مقل یعنی گوگل ہر ایک دو تولہ چار رتی
یعنے تلی سات ماشہ اشق سنبل رومی اور مصطگی صمغ عربی فطراسالیون قردمانا تخم
رازیانہ ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے انیسون مرچ ترکی
اور مو یعنی ریشہ والا اسکینج اساروں ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے
افیون گلسرخ دیقطامنن ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے
ہے مجیٹھ اقاقیا ناف سقنقور کی اور تخم ہیوفاریقون ہر ایک ساڑھے چار درہم جو برابر
ایک تولہ پونے چار ماشہ کے ہے شراب ریحانی کہنہ گرفتہ بقدر کفایت بھگونے والی
چیزون کو شراب مین بھگوے اور شہد ملاکر بحفاظت رکھ چھوڑے اور بعد چھ مہینے
کے استعمال کرے مقدار شربت ایک بندقہ ہے جو برابر اذخر مر مکی بلکہ بارہ درہم یعنے
ساڑھے تین تولہ دارچینی مقل ازرق اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین سنبل رومی
کے ہے اور ہر بندقہ مین بننے کے جو چیز مناسب ہو اس نسخہ مین چند دوائین ایسی
ہین کہ جالینوس کے نسخہ مین وہ نہین ہین اور یہ تیرہ دوائین غاریقون سورنجان
سداب خشک اشق دیقطامنن اساروں کتیرا اسطوخودوس کمافیطوس

اقلیل الملک عود بلسان فلفل سیاہ مقل اور جالینوس کے نسخہ مین دوا ایسی وہ ہین
جو اس نسخہ مین نہین ہین اور وہ دونون بیخ سوسن اور نمک ہی ایک اور نسخہ ہی اسمین
ایک اور دوا ہی جو اس نسخہ مین نہین ہے اور وہ تخم سلجم ہی **صفت اقراص قوفیون**
جسکا استعمال شرودیطوس مین ہی زبیب یعنی مویز کلان خستہ برآوردہ
چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہی ملک السلم جو بیس درہم یعنی سات تولہ
سلیخہ یعنے تج اقلیل الملک اور سعد کوفی جسکو موتھا کہتے ہین حب الغار ہر ایک تین
درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قصب الذریرہ جسکو چراتہ کہتے ہین نو درہم جو برابر دو تولہ
ساڑھے سات ماشہ کے ہوا زعفران ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ فقر الیہود ڈھائی
درہم جو برابر پونے آٹھ ماشہ کے ہی اور یہ نسخہ حکیم شابور ابن سہل کا ہے اسمین
زیادتی فقر الیہود کی ہے اور ابن سراپیون مین زیادتی دار شیشعان کی بقدر
ڈھائی درہم جسکے پونے نو ماشہ ہوتے ہین اور ایک نسخہ مین زیادتی اسارون
کی ڈھائی درہم کی ہی جو برابر پونے نو ماشہ کے ہے **تریاق عزرہ** یہ تریاق منسوب
بطرف اس حکیم کے ہی جسکا نام عزرہ تھا حماما بارہ مثقال جو ساڑھے چار ماشہ
تولہ ہوا شگوفہ اذخر تین تولہ عاقرقرحا سوا دو تولہ زعفران ساڑھے تیرہ تولہ دار چینی
سوا دو تولہ مرمکی ساڑھے چار تولہ فطراسالیون اور یہ کرفس کوہی ہی اور دو قو یعنے
تخم کدو صحرائی اقلیطی ہر ایک ایک تولہ ایک ماشہ کتیرا سوا گیارہ تولہ عصارہ
اوقافسطیداس دو تولہ چار ماشہ بیخ سوسن آسمانی گونی پانچ تولہ ساڑھے سات
ماشہ تخم رازیانہ سوا دو تولہ مقل ازرق یعنی گوگل تین تولہ خشخاش سپید سوا گیارہ تولہ
سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ تخم سداب ساڑھے چار ماشہ آب ترنج مقشر اور سماق
شامی ہر ایک نو ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج گیدمالگی یعنے بگلا اور اسارون قردمانا
افریون افیون ہر ایک سوا دو تولہ فلفل سیاہ سوا گیارہ تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی
بوندیان نکال ڈالی ہون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ساذج ہندی ساڑھے چار تولہ
روغن بلسان نو تولہ ناردین اقلیطی اور رومی سنبل رومی ہی اور انیسون و انگور
شگوفہ ہی ہر ایک سوا دو تولہ کتیرا کا پھول سوا دو تولہ لک مغسول ساڑھے چار تولہ
امیثا قرنفل ہر ایک ساڑھے چار تولہ شگوفہ سنبل رومی ایک تولہ دس ماشہ راوند چینی
ساڑھے چار تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ شگوفہ مو یعنے ریشہ والا ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ
حمولیا سوا چار تولہ عصارہ ارطیا اور وہی برنجاسف ہی اور ایک نسخہ مین ایجا
جسکو قیسوم صحرائی کہتے ہین بیخ کاسنی ساڑھے سات تولہ قسط تلخ اور خیطیانا
رومی ہر ایک ساڑھے چار تولہ برگ اترج چار تولہ ساڑھے دس ماشہ اقراص

اندروخون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ انیسون سوا دو تولہ اذخر ساڑھے چار تولہ
ان سب دواؤن کو پیس چھان کر جو دوا قابل بھگونے کی ہے اسکو شراب صاف
جرالجوہر مین بھگوئین جسکا نام اصل رکھا گیا ہی یا شراب جمہوری مین یا شراب اشبلت
مین یا مویز کلان کے یا شہد نبیذ مین بھگوئین اور شہد کا کف نکال کر بقدر حاجت
ملا کر معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اٹھا کر رکھ چھوڑین اور مثل تریاق کبیر کے
اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی اور بعض طبیب اس تریاق مین اشق بھی داخل
کرتے ہین اور بعض طبیب اشق کا ملانا تجویز نہین کرتے اسلیے کہ اشق معدہ کو
مضر ہی **دوسرا النسخہ جو تریا اور غزرہ سے منقول ہے** حماما مرمکی
ہر ایک پندرہ اوقیہ ہی جو دہ تولہ چھ سرخ ہوا عاقرقرحا سات تولہ تین رتی
اذخر سوا گیارہ تولہ سلیخہ یعنے تج پینتیس تولہ ایک ماشہ سات رتی لبنی اٹھارہ تولہ
تین ماشہ پانچ رتی اور دو قو چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی زعفران پینتیس تولہ تین ماشہ
سات رتی فطراسالیون تین تولہ چار ماشہ چھ رتی بیخ بنفشہ سات تولہ تین رتی تخم
رازیانہ مقل ہر ایک ایک تولہ پونے چار ماشہ کندر چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کتیرا
ستائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ اوفوفا فسطیداس آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم اترج مقشر
ساڑھے چار ماشہ تخم شبت کبد المالکی اور زرد چوب ہر ایک نو ماشہ بزرالبنج ایک رطل
یعنے پونے چھتیس تولہ تخم خشخاش ساڑھے ستائیس تولہ سنبل الطیب چوبیس تولہ
پونے دو ماشہ سداب خشک تین تولہ پونے چار ماشہ سماق آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
انیسون اور اسارون اور قردمانا ہر ایک سوا گیارہ تولہ افیون چھ تولہ چھ رتی
افریبون چھ تولہ چھ رتی فلفل سیاہ چھ تولہ چھ رتی گل سرخ سوا گیارہ تولہ
ساذج ہندی حب بلسان آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بلادر یعنے بھلاوان چھ تولہ
چھ رتی لک مغسول بارہ تولہ پونے دو ماشہ دار چینی پونے دو تولہ مو یعنے ریشہ والا
چار تولہ پونے سات ماشہ سنبل اقریطی چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کبریت
سوا گیارہ تولہ امیثا راوند چینی قسط تلخ ڈیڑھ تولہ برگ اترج بارہ تولہ ڈیڑھ ماشہ
اقراص اندروخون ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان دو تولہ ساڑھے سات
ماشہ عصارہ قیسوم چوبیس تولہ خولنجان اکیس تولہ سوا آٹھ ماشہ صمغ مکی
سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ قرنفل چودہ تولہ چھ رتی شہد بقدر حاجت **صفت
اقراص اندروخون جو اس نسخہ مین مستعمل ہے** بابونہ سرخ
بابونہ سپید مرمکی انیسون اسارون اشنہ چراتہ عود بلسان سب اجزا
ہم وزن مین لیکر کوٹ چھان کر شراب صافی جید الجوہر جسکو مسل کہتے ہین

یا شراب مثلث یا نبیذ زبیب کلان اور شہد مین ملا کر تین دن برابر رہنے دین اور
ہر روز ایکمرتبہ ہلا دیا کرین اور اگر بوجہ خشک ہونیکے حاجت پڑے کوئی شراب
منجملہ انھین شرابون کے بڑھا دین بعد اسکے ایک ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا بنا
ڈالین اور سایہ مین خشک کرین مترجم تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ گولی یا قرص
وغیرہ بعد خشک ہونے کے پانچوان حصہ گھٹ جاتا ہے پس عام قاعدہ طبیبون کا یہی
کہ گولی یا قرص کا جو وزن لکھتے ہین اس سے مراد وہی وزن ہوتا ہے
جو بعد خشک ہو جانے کے باقی رہے اور اس مثال مین اگر ہم جانین کہ یہ قرص
بعد خشکی کے پورا ایک مثقال باقی رہے تو ایک مثقال کا پانچوان حصہ یعنے تخمیناً
سات رتی ایک مثقال سے زیادہ قرص بنائین گے یعنے پانچ ماشہ تین رتی کا قرص
بعد خشک ہونے کے ساڑھے چار ماشہ رہیگا لیکن چونکہ دواساز کو فن کیمیا مین
بالکل مداخلت نہین ہوتی بلکہ ہمارے زمانہ کے اکثر اطبا موجودین بھی اس فن
سے بے بہرہ ہو رہے ہین تو ایسا قوام قرص یا گولی کا جو بعد خشک ہونے کے
پورا پانچوان حصہ کم ہو جاوے ہم سے سننا بہت دشوار ہے لہذا واسطے سہولت
کارروائی کے اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ قرص اور گولی کو بعد خشک
ہونے کے وزن کرتے ہین اگر کم ہووے تو دوسری گولی سے توڑ کر اسکو
پورا کرکے اور اگر زیادہ ہووے تو اتنی زیادتی اسمین سے نکال کر استعمال کرتے
ہین نان پز لوگ جو روٹی پکاتے ہین انکو البتہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دس سیر آٹا
بعد گوندھنے کے کتنا ہو جاتا ہے اور دس سیر آٹے کی روٹی بعد تیار ہے کے کتنے
وزن کی ہوتی ہے ہم اپنے کم مشقی پر افسوس کرتے ہین کہ حکیم کہلا کر اور ضروری
مسائل فن کیمیا سے بالکل نابلد ہین متن یہ تریاق وہ ہے جسکو حکیم عزرہ نے
بنایا تھا اور یہ تریاق بمنزلہ خلیفہ اور جانشین تریاق فاروق کے تمام خواص
مین ہے واللہ اعلم **تریاق الاربعہ** چونکہ یہ تریاق چار دواؤن سے
مرکب ہے لہذا اسکو تریاق الاربعہ کہتے ہین نسخہ خبطیانا رومی حب الغار
زرآوند طویل مرکی چارون اجزا کو برابر کوٹ چھان کر شہد کا کف نکال کر معجون کا
قوام درست کرین شہد کا وزن وہی ہے جس قدر کافی ہو مقدار شربت اس کی
ساڑھے چار ماشہ آب گرم کے ہمراہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض طبیب بجاے مرکی کے
قسط تلخ داخل کرتے ہین - کہ اسنے بعض نسخون مین اس تریاق کے ایک جز
زعفران کی بھی زیادتی پائی ہے - یہ تریاق چار دواؤن سے مرکب ہے بچھو کے
ڈنک مارنے اور مکڑی کے ملجانے اور سرد امراض سے فائدہ کرتا ہے

سوتیرا اور اسکو مخلص اکبر کہتے ہین یعنی بڑا نجات دینے والا اور بڑی بیماریون
سے خلاصی کرانے والا - یہ دوا جامع منفعت ہے مرگی اور درد اور بہی گھومنی
اور پرانا درد سر اور رعشہ کو فائدہ کرتی ہے اور مادہ کو آنکھ کی طرف کھنچکر آنے
سے روکتی ہے کبھی آنکھونکے کھلوانے اور قدح کرانے کے بعد اسکو بطور سرمہ کے
لگاتے ہین پس دوبارہ پانی اترنے کو منع کرتی ہے آنکھ مین ہر ایک آفت رسی کو
منع کرتی ہے آواز کے انقطاع یعنی کو اور فالج اور وسواس دانتون کے درد آنکھ کے
درد پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو اور شراسیف یعنے کوکے کی ہڈیون کے درد کو پلانے
سے فائدہ کرتی ہے ہمراہ شہد کے اور خون کے آمد کو بند کرتی ہے جب آب بارتنگ
اور عصارہ عصی الراعی کے ساتھ پلائی جاوے اور معدہ کی ریاح کو اور معدہ کے
اقسام درد کو اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے فکر کو برطرف
کر دیتی ہے ڈکار کو بند کر دیتی ہے قروح مثانہ اور امراض امعا کو اور مروڑہ جو
آنتون مین جو اسکو شفا دیتی ہے اور آنتون کے ورم اور طحال کے ورم مین
اسکا حقنہ کیا جانا گردہ اور مثانہ کے فضول کو بذریعہ ادرار نکال دیتی ہے مذاکیر
یعنے آلات مردی کو قوی کرتی ہے اور جب ان پر طلا کیجاے شہوت کو برانگیختہ
کرتی ہے درد ہا مفاصل اور نقرس اور تشنج کو دفع کرتی ہے ڈنک مارنے والی جانورون کے
زہر سے اور کھانے پینے مین جو زہر آئین انکو فایدہ کرتی ہے اخلاط اسکے
یعنے ادویہ مفردہ جو اس دوا مین ہین وہ یہ ہین تج اور اذخر ہر ایک چار تولہ
چار ماشہ پانچ رتی حنید بیدستر قطراسالیون جو تخم کرفس کوہی ہے ہر ایک پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس پانچ تولہ سات ماشہ پانچ رتی سیسالیوس ساڑھے
چار ماشہ قسط دارچینی اقراص اور ومعمار اور میعہ سائلہ اور اسارون ہر ایک سوا دو تولہ
انیسون سوا تین تولہ فلفل سپید ساڑھے چار تولہ فلفل ڈیڑھ تولہ سنبل الطیب ڈیڑھ تولہ
حماما زعفران ہر ایک ڈیڑھ تولہ افیون پونے چار تولہ ان سب دواؤن کو کوٹ
پیس کر چھان لین اور شہد کا کف نکال کر معجون طیار کرین اور کسی برتن مین
بحفاظت رکھ چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد بروقت حاجت استعمال کرین صفت
اقراص اور ومعما جو مخلص اکبر مین داخل ہین مامادارشیشعان قسط
چرائتہ قرنفل سپید اجوائن ہر ایک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی مصطگی زعفران
ہر ایک دو تولہ تین ماشہ مجیٹھ ساڑھے چار ماشہ سنبل الطیب سافج ہندی
ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مرکی دو تولہ تین ماشہ ان سب دواؤن کو پیس
چھان کر شراب صاف کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے قرص بنا ڈالین ہر ایک

قرص کا وزن کم سے کم ساڑھے چار ماشہ ہو اور سایہ مین خشک کرکے استعمال
کرین بزرگ دارو یہ دوا منجملہ ادویہ اہل عجم کے ہی جسکا نفع بہت بڑا ہی اور
پسندیدہ اطبا ہی اسکے فائدہ بھی برابر فلونیا اور تریاق اور ثالیثا کی ہے اور منفعت اسکی
قولنج مین بہت زیادہ ہی اجزا اسکے زعفران بزرالبنج سفید ہر ایک شئے تین تولہ
ساڑھے چار ماشہ افیون اور افربیون ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ اور سنبل اور لبنی
ہر ایک چھ تولہ ایک ماشہ سازج ہندی قرنفل ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ فلفل سپید
سات ماشہ مروارید ناسفتہ نوشادر تخم سداب صحرائی مشک اور کافور الایچی کلان
دارچینی تج ہر ایک تین ماشہ قسط دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل یعنی اسپند اور عاقرقرحا
دار فلفل ایک تولہ دو ماشہ سکبینج جندبیدستر جاؤشیر ہر ایک سات ماشہ زرانباد
یعنے نرکچور اور درونج عقربی روغن بلسان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ اور جو نسخہ مرتاطی
اور یارسے خط مین ہی اسمین مرکی ایک تولہ دو ماشہ اور کافور ایک تولہ دو ماشہ
لکھا ہوا ہی خشک دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور گیلی دوائین اسمین جسقدر
ہون انکو طلا نام شراب مین جسکو جوش دیدیا ہو بھگو دین بعد اسکے سب کو یکجا کرکے
شہد بقدر حاجت ملا کر چھ مہینے تک رہنے دین کہ مزاج پکڑ جاوے مقدار شربت اسکی
بقدر ایک چلغوزہ کے جو برابر ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ معجون فلاسفہ اور اسکا
مادہ حیات بھی نام ہی یہ معجون فضول بلغمی کو مفید ہی مقوی نفس ہے اور
مفرح ہی ہضم کو بہت زیادتی کرتی ہی اشتہا بڑھاتی ہی اور ڈکار کو کھول دیتی ہی
اسکے کھانے سے گویا جوانی واپس آتی ہی اور یاد دہی کی قوت اور ذکاوت
اور عقل اور قوت بیانی پیدا کرتی ہے اور آدرہ یعنے آنت اترنے کو دور کرتی ہی
سلسل بول کو قطع کرتی ہی ریاح مین سکون پیدا کرتی ہے منی کو بڑھاتی ہے
آلہ ذکر کو قوی کرتی ہی مسوڑھے کی رگین اگر پھول گئی ہون انکو درست
کر دیتی ہی دانتون کو مضبوط کرتی ہی درد ہای پشت اور مفاصل اور تہیگاہ اور دونون
حالت یعنے کولون کو دور کر دیتی ہی اخلاط اسکے فلفل دار فلفل زنجبیل
دارچینی آملہ بہلیلہ شیطرج یعنے چیتہ زرآوند گول جو شامی ہو بابونہ اور حرف
حب صنوبر کبار یعنے بن جوز ہندی سالمودریون یہ وہی خصیۃ الثعلب ہے دو تولہ
پونے نو ماشہ تخم بابونہ ایک تولہ چار ماشہ پانچ سو گیاہ حب العنب آٹھ تولہ
پونے چھ ماشہ سرخ منقے کے بیج نکال کر کوٹ ڈالین اور کوٹنے کے بعد شہد ہموزن
کل دواؤن سے لیکر بعد آنٹنے کے اور دوائین جو اوپر ہو چکی ہین ملا کر معجون تیار
کرین اور ہر ایک نوالہ مین معجون چلغوزہ کے برابر استعمال کرین ثلیثا یہ وہ

دوا ہی کہ طبیب اسکے ہر ایک نفع کی ضمانت کرتے ہین اور اسکی ترکیب مین ہر ایک
عجائب امور کے مدعی ہین مگر ہمنے اس دوا کا کوئی اثر سوا اسکے نہین دیکھا
کہ جو گرانی اور بستگی زبان کے امراض مین اور زبان کے استرخا مین پیدا
ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہی لیکن طبیب لوگ یہ کہتے ہین کہ ثلیثا کبیر جنون
اور امراض باردہ بلغمی اور سوداوی کو اور فالج اور مرگی اور سکتہ اور لقوہ
اور وسواس اور اپنے آپ سے باتین کرنے اور درد سر اور شقیقہ اور نسیان اور
مالیخولیا اور برودت دماغ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہی اور جنین کے
گرنے سے حفاظت کرتی ہی تقطیر البول کو نفع کرتی ہی رحم کے درد اور رحم کے ریاح
اور استرخاے زبان اور دوار یعنے گھومنی اور رعم اور رفط یعنے بھین چھڑ کے
سمی ضرر سے اور دیگر زہر کے اقسام کے ضرر سے اور جو دود معدہ وغیرہ مین
بستہ ہو جاتے ہین انکے ضرر سے فائدہ کرتی ہے اور وجع مفاصل اور جملہ اقسام
کے درد جو کہنہ اور بارد ہون ان سے شفا دیتی ہی اور ہر ایک مرض کے
واسطے اسکا استعمال بدرقہ مناسب کے ہمراہ کیا جاتا ہی پس برودت
شدید کے دفع کرنے کے واسطے املتاس کا پانی اسکا بدرقہ ہے اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ خمر یعنے شراب مین ملا کر پینے سے زیادہ نفع ہوتا ہی- اندرونی
سدون کے واسطے ماء الاصول کے ہمراہ اور رحم کے دردون کے واسطے آب
انیسون اور اعضاے عالیہ یعنے معدہ سے اوپر سر تک جو اعضا ہین ان کے
امراض مین آب مرزنجوش یا چقندر کی جڑون کے پانی کے ہمراہ لڑکون کے واسطے
روغن بنفشہ ملا کر یہ تو وہ باتین ہین جنکو اطبا کہتے ہین اور میری رائے مین یہ ایک
کم وزن اور خراب دوا ہی جسکی ترکیب بھی غیر مرتب ہی خون اور اخلاط کو جلا دیتی ہے
اور جن اغراض کے واسطے استعمال تجویز کیا گیا ہی انکے پورے ہونے مین کمی کرتی ہی
اخلاط اسکے مشک اور کافور اور عنبر ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ
زعفران ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سونا لیسا ہوا اور چاندی ہر ایک فی دو ماشہ
عما تخم حرمل یعنے اسپند افربیون اشنان نبطی اشنہ تخم کرفس تخم سداب
پہاڑی گاے کا گوبر سرخ گندم ملک اور زرد گندم ملک اور خربق سپید اور یعنی
اور سعد کوفی اور مار شویہ یہ ہلیون کی چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی لکڑیان ہین
اور عروق اسپند اور یہ خردل سپید ہی اور ماہیران حب المحلب یعنے کموفی
عود بلسان بزرالرشاد اور شبشبذان جسکو فاشرستن بھی کہتے ہین ہر ایک
سات ماشہ شگوفہ اذخر سازج ہندی جوزبوا جندبیدستر جرجیر تخم گزر ہر ایک دو تولہ

گیارہ ماشہ زیت اور کیا یعنے فیلجوش نزاج الاساکفہ یعنے کسیس اور کلونجی اور خرء الثعلب
یعنے فقدا اسکا اور بیج کبر ہر ایک پونے دو ماشہ ابریشم خام سویا کے بیج اور سویا کی
جڑین اور زرکچور درونج زنجبیل فیطیانا اور ذرنج نمک ہندی عاقرقرحا بسد یعنے
مونگا فقر الیہود اور فوہ یعنے مجیٹھ اسپغول ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب
اسارون قسط تلخ سلیخہ یعنے تج الائچی کلان پر سیاوشان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ
جاوتری بیج بنفشہ ہر ایک سات ماشہ سیب خشک شدہ بیس عدد تج کی لکڑی
پونے دو ماشہ تخم رازیانہ اور زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ صعتر فارسی
اور صعتر خوزی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بادآورد اور بسبسہ کی گرہین پرانی
جو دیوارون مین ہون اور ریوند چینی ہر ایک دو تولہ چار رتی فلفل سپید
فلفل سیاہ دار فلفل زرآوند طویل زرآوند مدحرج حب البلسان ہر ایک پانچ تولہ
دس ماشہ جوز ہندی دس ماشہ شگوفہ بید خشک کاسنی کی جڑین ہوم المجوس یعنے
مرانیا عصارہ ایرسا دار شیشعان مقیوم ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انجدان سیاہ ایک
تولہ تین ماشہ تخمینا اکلیل الملک ایک تولہ پانچ ماشہ شعر الغول اور انگشت زرد کشت
برکشت ہیرا ہینگ سکبینج جاوشیر ہر ایک سات ماشہ مٹی چوراہے کی یا جوکو زمین کی
ایک تولہ دو ماشہ اور جو دوائین اصول کتب فارسی مین ایسی پائی گئی ہین جو معجون
تلیثا مین ادویہ مذکورہ بالا پر زیادہ ہین یہ ہین زرنب اسقنقور سفید ہر ایک سات
سات ماشہ خیری سرخ کی جڑین ایک تولہ دو ماشہ مہندی کے شگوفہ سات ماشہ تخم خشک
یہ قرنفل بستانی ہر ایک تولہ چار ماشہ قردمانا ساڑھے تین ماشہ راوند چینی حب بلسان
حب الآس مصری مختوم الملک جدوار دملکیت یعنے جس ہینگ مین بو بدبو آتی ہے
سات سات ماشہ چھوٹی الائچی ساڑھے دس ماشہ حب البان مقشر ایک تولہ دو ماشہ
لبا شیر ساڑھے تین ماشہ کشوث کہربا مورد اور مورد اسفرم جنت آفرید جوا ابہل
یعنے ابہل اور سغاث یعنے میدہ لکڑی مرکی مرما خورد دیون بہمن سپید و سرخ
سات سات ماشہ انیسون ساڑھے دس ماشہ شیح ارمنی ساڑھے دس ماشہ ملح
طبرزدی اور نمک طعام یہ وہ نمک ہی جو آٹا گوندھنے مین پڑتا ہی اور دوقوا اور
فطراساليون عصارہ سوسن عصارہ غافث ہر ایک ساڑھے دس ماشہ پوست اترج
خشک شدہ عود فادانیا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ کوردان ڈیڑھ تولہ مقناطیس
پونے دو تولہ قلقتار اور یہ حبق جبلی ہے اور بادام تلخ ہر ایک دو تولہ چار رتی
خشک دوائین کوٹ ڈالی جائین اور چھان لین اور گیلی دوائین طلا نام
شراب مین جو عمدہ ہو بھگو دیجائین اور سہ چند وزن ادویہ کا شہد لے کر

معجون تیار کرین اور کانچ کے برتن مین چھ مہینے تک مزاج پکڑانے کے واسطے
رکھ چھوڑین مقدار شربت بقدر ایک بیضہ کے نیم گرم پانی کے ہمراہ اخلاط تلیثا
کے بنا بر نسخہ دوم مشک مشتم عمدہ سات ماشہ مروارید ناسفتہ دو تولہ گیارہ
ماشہ پسا ہوا سونا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ عنبر ایک تولہ دو ماشہ زرنب
پونے دو ماشہ ابریشم سوختہ یا ناسوختہ ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب ہر ایک ایک تولہ
دو ماشہ زعفران دو تولہ گیارہ ماشہ زرکچور درونج ملکہ ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن آسمانی
گونی تین ماشہ حماما، ماشہ مصطگی پونے دو ماشہ سادج ہندی دو تولہ گیارہ ماشہ حب بلسان
پونے دو ماشہ جاوتری ساڑھے تین ماشہ سیب بس عدد تج کی لکڑیان اور بیج ملکہ ڈیڑھ تولہ
فلفل سپید زنجبیل سویا کی جڑین ملکہ ایک تولہ دو ماشہ قسط تلخ دو تولہ چار ماشہ جوزبوا
دو تولہ گیارہ ماشہ جند بید ستر دو تولہ گیارہ ماشہ افیون سات ماشہ شگوفہ اذخر دو تولہ
گیارہ ماشہ سویا کی جڑین فیطیانا رومی اور شگوفہ لسان العصافیر ملکہ ایک تولہ دو ماشہ قاقلہ
یعنے الائچی کلان دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل دو تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ پونے دو تولہ
اور لکڑیان پرسیاوشان کی دو تولہ چار ماشہ نمک ہندی دو تولہ چار ماشہ کلونجی
اور یہ کالے کالے دانہ ہوتے ہین پونے دو ماشہ صعتر فارسی دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ
زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ چار ماشہ کسیس پونے دو ماشہ اشنان نبطی
سات ماشہ تخم کرفس تخم سداب اشنہ اور زرد گندھک ملکہ سات ماشہ پہاڑی
گاے کا گوبر یعنی شبوان کندا اور پہاڑی گوسفند کا ملکہ سات ماشہ بادآورد دو تولہ
دس ماشہ چار رتی تخم جرجیر دو تولہ گیارہ ماشہ ابہل ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ
دار فلفل بزر البنج ملکہ پانچ تولہ دس ماشہ عاقرقرحا ایک تولہ دو ماشہ افیون پانچ تولہ
چوراہے کی مٹی ساڑھے تین تولہ زرآوند طویل پانچ تولہ دس ماشہ زرآوند مدحرج
ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی دو تولہ چار رتی تخم زوفرا دو تولہ گیارہ ماشہ
سنبل ہندی ایک تولہ دو ماشہ تخم انجدان ایک تولہ پونے دو ماشہ اکلیل الملک
ایک تولہ پونے چار ماشہ اسپغول اور بسد یعنے مونگا ملکہ ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار
مقشر ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ فقر الیہود ایک تولہ دو ماشہ کافور خربق سپید
اور سیاہ اور سعد کوفی اور میعہ سائلہ ماميران چینی تخم ہلیون ملکہ سات ماشہ
مرانشعان اصابع صفر اور شعر الغول اور تخم کاسنی کشت برکشت ملکہ سات ماشہ
عود بلسان سات ماشہ آب سوسن یا ماء الشوک ساڑھے تین ماشہ حب المحلب
ساڑھے تین ماشہ اصول اسقنقور اور یہ سپید رائی ہے سات ماشہ گھاس
کی جڑین جو پرانی دیوار مین ہوتی ہین دو تولہ لومڑی کی ہیشہ پونے دو ماشہ

پوست بیخ کبر پونے دو ماشہ ہزار چشان ششندان ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کر کے پیسین اور چھان لین اور جو بھگونے کے قابل ہو اسکو شراب ریحانی مین بھگو دین اور شہد ملا کر قوام معجون کا درست کرین اور کسی برتن مین بحفاظت اٹھا رکھین مقدار شربت برابر چنے کے آب پوست بیخ رازیانہ اور کرفس مین اور سعوطا اسکا یعنی ناس آب شاہسپرغم یا آب مرزنجوش مین چنے کے برابر گھول کر کیا جاتا ہے۔

انوش دارو یہ دوائے ہندی ہی تفریح اور تقویت قلب اور بدن کی کرتی ہی اور رنگ درست کر دیتی ہے اور صفار یعنے پیلیا مرض کو جس مین بدن زرد ہو جاتا ہے دور کرتی ہی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور پسینہ کو خوشبو کرتی ہے فائدہ اسکا جگر کے واسطے بہت بڑا ہی اور کوئی ضرر ظاہری اسمین محسوس نہین ہے کھانے سے پہلے اور بعد غذا کے بھی کھائی جاتی ہے **اخلاط اس کے** گل سرخ فارسی دو تولہ چار سرخ سعد کوفی ایک تولہ پانچ ماشہ قرنفل مصطگی سنبل الطیب اسارون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ خرفہ زرنب زعفران بسباسہ قاقلہ یعنے الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا ہر ایک سات ماشہ ان سب دواؤنکو بیکے ریشمین کپڑے مین چھانین تاکہ سب اجزا آپس مین خوب ملجائین بعد اسکے آملہ جو خوب صاف کیا گیا ہو اور عمدہ ہو اور نیا ہو پونے چونتیس تولہ اسکو بیلچے پانی مین جسکا وزن ایک چھٹانک پونے چار سیر ہو جوش دین تا اینکہ تہائی پانی یعنے سوا سیر باقی رہے اسکے بعد اس پانی کو چھان لین صاف کرین پھر اس پانی کو دیگ مین ڈالکر اور فانید سنجری یعنے قند سپید تخمیناً آدھ پاؤ کم سیر ڈالکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاوے اور گاڑھے لعوق کے قوام مین آجاوے بعد اسکے دیگچی کو چولہے پر سے اتار کر زمین پر رکھین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور لکڑی سے ہلاتے جائین تا اینکہ سب دوائین خوب ملجائین اسکے بعد سبز برتن مین نکال کر رکھین مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک ہے

دوسری معجون وہ بھی ہندی ہے اور قریب نسخہ اول کے ہی رنگ کو صاف کرتی ہے اور بصارت کو تیز کرتی ہی معدہ کو پاک صاف کر دیتی ہے اور طبیعت کو نرم کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ خستہ برآوردہ فنطوریون ہر ایک پونے سات تولہ شہد روغن گاؤ اسقدر کہ جس مین معجون بن جاوے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا زیادہ ہر ایک آدمی کے واسطے جتنی اسکی قوت ہو۔

معجون خوزی۔ ایک جماعت اطبا نے ملکر اسکو مرتب کیا ہے مراسودا اور مرہ صفرا کو مفید ہے اور بلیلا یعنے اعضا شکنی یا ٹر پھوٹن جو تپ کی آمد مین ہوتی ہی اور خشک کھجلی کو اور ابردہ یعنے پیٹ کی سردی کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور قولنج اور ریاح کو نفع کرتی ہے اور اشتہای طعام بڑھاتی ہی اور جماع کرنے پر قوی کرتی ہے **اخلاط اسکے** سقمونیا سعتر بردار فلفل ہر ایک پونے دو تولہ عاقرقرحا تخم کرفس اجوائن زنجبیل نمک ہندی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ قرنفل زرنب ہر ایک پونے دو ماشہ افلنجہ جسکو ہندی مین بالچھڑ کہتے ہین ساڑھے چار ماشہ محلب مقشر جسکو کھیونی کہتے ہین سات ماشہ قند سفید زعفران ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ان سب دواؤن کو لیکر سوائے سقمونیا اور زعفران اور شکر کے سبکو کوٹین اور چھان لین بعد اسکے سب کو خوب ملا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے جو ڈھائی گنا وزن ادویہ سے ہو معجون تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

دوسری معجون نفس مین نشاط پیدا کرتی ہی اور مفرح ہی مقوی بدن ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہی صفار یعنے پیلیا کو دور کرتی ہی نکہت بدن اور پسینے کو خوشبو کر دیتی ہی معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے کسی قسم کی مضرت اسمین نہین ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ چھ جز سعد کوفی آٹھ جز قرنفل مصطگی سنبل اسارون ہر ایک تین جز قرفہ زرنب زعفران ہر ایک دو جز بسباسہ یعنے جاوتری الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا ہر ایک ایک جز کوٹ چھان کر فی ساڑھے نو تولہ دوا مین پونے چونتیس تولہ آملہ نیا لیکر پانی مین جوش دین اور جتنا وزن آملہ کا بحساب وزن ادویہ ٹھہرے فی پونے چونتیس تولہ آملہ تین سیر پانی مین اتنا جوش دین کہ سوا سیر پانی رہجاوے یعنے سات حصہ پانی مین تین حصہ پانی رہ جاوے بعد اسکے پانی کو چھان کر حساب کرین کہ جتنا آملہ جوش دیا ہو فی پونے چونتیس تولہ آملہ پونے چونتیس تولہ قند داخل کرین اور اتنا پکائین کہ لعوق غلیظ کے قوام مین آجاوے بعد اسکے برتن سے اتار کر ادویہ پسی ہوئی چھڑکین اور کفچہ سے ملاتے ملاتے خوب آمیز کر دین اور پھر کسی سبز ہانڈی مین خواہ مرتبان مین اٹھا رکھین مقدار شربت چار رتی چار ماشہ سے پونے سات ماشہ تک ہی مترجم چونکہ اس نسخہ کے اوزان مین حسابی دقت زیادہ ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ایک

مثال

مثال خاص ایسی لکھین جس سے پورا حساب آملہ اور پانی کا ذہن نشین ہو جاے
فرض کرو کہ ہمنے وزن ادویہ بجاے جز کے تولہ فرض کیا ہی پس گلاب چھ تولہ
اور سعد آٹھ تولہ اور مصطگی اور سنبل اور اسارون ہر ایک ایک تولہ قرنفل اور زرنباد
اور زعفران ہر ایک دو تولہ بسباسہ قاقلہ ہیل بوا ہر ایک ایک تولہ مجموع پچیس
تولہ دوا ہی اگر کوٹنے کے بعد چھاننے سے تولہ بھر فضلہ نکل جاے اور پچیس تولہ رہے
تو فی ساڑھے نو تولہ مین پونے چونتیس تولہ آملہ کے حساب سے پچیس تولہ مین ساڑھے
ستاسی تولہ یعنے ایک سیر ڈیڑھ چھٹانک آملہ پڑے گا اور چونکہ پانی کا وزن فی پونے
چونتیس تولہ آملہ تین سیر ہے لہذا ساڑھے ستاسی تولہ آملہ کو آٹھ سیر پانی مین جوش
دیا جاے اور بعد جوش دینے کے چونکہ سات حصہ پانی مین تین حصہ باقی رہنے کا
حکم ہے لہذا ۱۰ ÷ ۷ = ۱۰/۷ × ۳ = ۳۰/۷ = ۴ ۲/۷ یعنے تخمیناً ساڑھے
تین سیر پانی باقی رہنا چاہیے اسیطرح ہر ایک اوزان کا حساب لگانا چاہیے
مبتدی کی تفہیم کے واسطے ہمنے یہ مثال واضح کر کے لکھدی ہے۔

معجون تریاق کبیر ہمارا مجوزہ نسخہ جو منافع اوپر کے معاجین مین مذکور
ہو چکے ان سب کے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج اور
پکھان بید اور مرمکی اور حب بلسان برگ بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ تخم
فرنجمشک اور زرنباد درونج ہر ایک چودہ ماشہ مشک اور عنبر ہر ایک سوا دو ماشہ
مجیٹھ اور مرمکی اور قسط اور زرد چینی وج ترکی زعفران ناردین فستقین ہر ایک
ساڑھے دس ماشہ عود ہندی نو ماشہ کافور سوا دو ماشہ مجیٹھ اور فطراسالیون
پونے دس ماشہ تخم جرجیر تخم نفت تخم گندنا لسان العصافیر حب القلقل ہر ایک
سات ماشہ افیون ساڑھے دس ماشہ علے الرسم معجون طیار کرین اور چھ
مہینے تک مزاج پکڑ نے دین بعدازان استعمال کرین۔

معجون تریاق صغیر ہماری تجویز سے حب بلسان قسط مرمکی خیلبا اور انیسون
فلفل سفید عود ہندی فطراسالیون ہر ایک ایک جز مشک تین جز جند بیدستر
چہارم جز انھین اجزا کا معجون بنائین اور استعمال کرین۔

معجون قیصر جو خفقان اور صرع اور دردہاے باردہ اور امعا کے درد اور سل
اور عفونت کو اور سدر کو اور رعونین جو عفونت زمانہ دراز سے آگئی ہو اسکو
اور دشواری ہضم اور سانس کی آمد مین جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے
اور ہچکی جو بشدت آتی ہو اسکو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر
ریا السوس تخم قسط تلخ فلفل سیاہ دار فلفل سپید افیون زعفران سنبل الطیب

ہر ایک ساڑھے دس ماشہ جاوشیر ساڑھے تین ماشہ مشک چھ رتی زرنباد درونج
مروارید ناسفتہ ہر ایک پونے دو ماشہ مرمکی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب دواؤن
کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون بنائین اور بروقت حاجت
بقدر دانہ نخود کے استعمال کرین۔

اطریفل کبیر جو بدہضمی اور برودت معدہ اور برودت امعا کو خاص کر
مفید ہے اسیطرح معدہ اور مثانہ کو بھی فائدہ کرتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے
اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ مقشر چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ بہیڑا آملہ
تخم کرفس کو ہی چیت لکڑی اجوائن صعتر فارسی ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ
پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد وج ترکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے
دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ فلفل سپید
نارمشک نمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی
خبث الحدید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خردل یعنے رائی ڈیڑھ اوقیہ
یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ
کوٹ چھان کر روغن بادام مین لت کر کے شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین
وزن شہد کا سہ چند وزن ادویہ کے ہونا چاہیے اور بروقت حاجت
استعمال کرین **اخلاط اُسکے دوسرے نسخہ سے** ہلیلہ کابلی بہیڑہ شیرہ
آملہ تخم کرفس کو ہی بوزیدان بسباسہ یعنے جاوتری چیت لکڑی شقاقل
ہر ایک ایک جز تودری سرخ تودری سپید لسان العصافیر بہمن سرخ بہمن سپید
ہر ایک نصف جز ان سب دواؤن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے
روغن زرد ملاکر معجون تیار کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

زرامہران کبیر ایک دواے ہندی ہے کہ سوء مزاج بارد کو اور ضعف
معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور وسواس اور سوداوی
امراض پیدا ہون انکو مفید ہے حرکات بدن کو درست کرتی ہے جنین کے
رحم مین حفاظت کرتی ہے مثانہ اور گردہ کی اصلاح کرتی ہے اور پتھری کو
ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** وج ترکی قسط تلخ زرآوند طویل زرآوند
مدحرج ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی دار فلفل زنجبیل ہر ایک آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم خرفہ تخم گندنا تودری سرخ
تودری سپید اذان الفار جسکو موسی کنی کہتے ہین زیرہ کرمانی سویے
کے بیج ہر ایک دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ جرائتہ عود بلسان ہر ایک پانچ تولہ

چھ رتی اکلیل الملک شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان
قرفہ ہر ایک پونے سات تولہ ہلیلہ زرد بہیڑہ شیر آملہ خستہ برآوردہ یعنے آملہ
دودھ مین تر کیا ہوا اور گٹھلی نکالا ہوا ہریک ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک
خربق سپید یعنے کٹکی مرماحوز دا سفرم بزرالبنج صحرائی و بستانی گوکھرو
بستانی شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی زرشک حب اترج مقشر یعنے چکوترہ
کے بیج چھلے ہوئے زعرور سبز آس ہندی بہمن سرخ بہمن سپید لسان العصافیر
ہریک سوا پانچ تولہ جوز بوا تیس عدد جنگلی ککڑی کھیرا کے جرہ تخم فنجنکشت
ہریک پانچ تولہ چھ رتی تخم گذر رحاما ہریک پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر
ڈھائی تولہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی اور
حلبہ یعنے میتھی اور موفطراسالیون دوقو راوند چینی ہریک پونے دو تولہ
ان سب دواؤن کو فراہم کرکے پیسین اور چھانین بعد اسکے قند سپید
ہموزن سب ادویہ کے اور روغن گاؤ بھی ہموزن ادویہ مذکورہ
اور قند کے لیکر شہد کف گرفتہ بھی ہموزن ادویہ اور قند اور گھی کے
لیکر اس طرح یہ معجون بنائین کہ پہلے قند کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سوا سیر
پانی مین ڈالکر جوش دین تاکہ خوب گھل کر مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے
پھر اسمین شہد ملا لیتے پھر گھی اوتار کر اسمین ڈالین اور پسی ہوئی
دواؤن کو آپس مین خوب ملا دین اور قند اور شہد کے قوام کو کسی بڑے
ہاون مین ڈالکر دواؤن کو جو گھی ملی ہوئی الگ رکھی ہین اس قوام مین
ڈالتے جائین تا اینکہ خوب ملجائے اور ایک ذات ہو جائے بعد اسکے
اس معجون کو اس برتن مین رکھین جسمین زمانہ دراز تک شہد رکھا رہا ہو
اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار
شربت اسکی برابر پھوٹے مازو کے ہے تین روز اول ماہ اور تین روز آخر
مہینے مین آب گرم خواہ بعض اقسام نبیذ کے ہمراہ اخلاط اسکے
دوسرے نسخہ سے وج ترکی قسط اور مرمکی زراوند طویل زراوند مدحرج
ہریک پانچ تولہ چھ رتی فلفل زنجبیل آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین
تین تولہ چار ماشہ بدلے سوا آٹھ تولہ کے ہے تخم کرفس اجوائن کرویا
تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم فرنج یعنے خرفہ تخم گذر تخم مرزنجوش تودری سپید
اور تودری سرخ زیرہ کرمانی تخم شبت یعنے سویہ کے بیج ہریک دس تولہ
ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان ہریک پانچ تولہ چھ رتی اکلیل الملک

شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ ہریک پونے
سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک آس خشک شدہ
خربق سپید مرماحوز بزرالبنج صحرائی بزرالبنج بستانی گوکھرو شیطرج ہندی زرشک
چکوترہ کے بیج چھلے ہوئے زعرور سبز آس ہندی بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر
ہر ایک نو تولہ جوز بوا یعنے الائچی چھوٹی تیس عدد بیج قثاء صحرائی تخم فنجنکشت
ہریک پانچ تولہ چھ رتی تخم گذر رحاما ہریک پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر
ہریک ساڑھے دس ماشہ ہلیلہ سیاہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی حلبہ فطراسالیون
دوقو راوند چینی ہریک پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو پیسین اور چھانین اور
ہموزن سب دواؤن کے قند کا وزن ہے اور گھی بھی اسیقدر جو اوپر لکھا
گیا ہے اسی مین پسی ہوئی دواؤن کو پہلے ملائین گے اور شہد کا وزن بھی
بدستور ہے پس معجون تیار کرلین اور رکھ چھوڑین مقدار شربت قوی آدمی کے
واسطے سات ماشہ اور ضعیف کمزور کے واسطے جس قدر مناسب ہو۔

زامہران صغیر جسکا نفع قریب اسی معجون کے ہے جسکو زامہران کبیر
کہتے ہین اخلاط اسکے وج ترکی قسط زراوند مدحرج زراوند طویل
ہریک پانچ تولہ چھ تولہ تخم کرفس کردیا سعد کوفی تخم لفت تخم رطبہ تخم پیاز تخم
جرجیر زعرور تودری سپید تودری سرخ تخم گندنا السی تخم غسند توقی یعنے
بسکھپرا کے بیج تخم رازیانہ اجوائن چکوترہ کے بیج چھلے ہوئے تخم خرفہ فودنج
او کیومیتھی تخم مرزنجوش زیرہ کرمانی سویا کے بیج گاجر کے بیج ہریک دو تولہ گیارہ
ماشہ قرنفل الائچی خرد اشنہ ساذج ہندی الائچی کلان قرفہ راسن
سعد کوفی جوز بوا چرائتہ زرنب اکلیل الملک مرماحوز حب بلسان ہریک پانچ
تولہ دس ماشہ بیخ جاوتری حب الآس زرشک لسان العصافیر سنبل الطیب
ہریک سات تولہ گل سرخ خشک شدہ ڈیڑھ تولہ چار رتی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ
ہریک پانچ تولہ چھ رتی بزرالبنج سپید افیون افربیون ہریک ساڑھے دس ماشہ
جندبیدستر ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی گوکھرو
ترکچور بہمن سرخ بہمن سپید راوند چینی بزرالبنج خولنجان سعیہ ہر ایک پانچ
تولہ چھ رتی قند ہموزن سب دواؤن کے اور روغن گاؤ اور شہد
کف گرفتہ اسی وزن سے جو اوپر لکھا گیا ہے اور ترکیب بنانے کی بدستور ہے
مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

معجون جالینوس یہ معجون آلات بول مین مثل گردہ اور مثانہ کے گرمی پیدا کرتی ہے

اور سُدّوں کی تفتیح کرتی ہے بدن کی اصلاح کرتی ہے اخلاط اُسکے فلفل سپید
فلفل سیاہ حاما قسط تلخ سنبل الطیب چرائتہ ساذج ہندی زعفران تخم کرفس انیسون
عاقرقرحا تخم انگلن تخم سداب کوہی سیاہ جزا ہموزن لیکر پیس چھان کر شہد
کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کرین اور استعمال کرین مقدار شربت ساڑھے
تین ماشہ ہمراہ آب پوست بیخ رازیانہ اور پوست بیخ کرفس کے ہے واللہ اعلم۔
دوسرا نسخہ **معجون جالینوس** کا درد جگر کو بہت نافع ہے اور کھانسی کو اور
خون کے نکلنے کو کسی مقام سے کیون نہ آتا ہو **اخلاط اُسکے** زعفران
دار چینی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مقل ازرق ایک تولہ دو ماشہ اشولاتوس
تین ماشہ اذخر ساڑھے دس ماشہ چرائتہ سات ماشہ تج اور ناردین مرکی ساڑھے
ماشہ صمغ سرو پانچ تولہ پون ماشہ شہد آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مویز کلان تخستہ
برآوردہ ساڑھے ستر تولہ طلاے جید جو ایک شراب خاص ہے بقدر کفایت
سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کے ذریعہ سے معجون تیار کرین۔
معجون ہرمس نقرس کو بہت مفید ہے اور وجع مفاصل اور درد گردہ
اور معدہ اور ریاح اور قروح امعا اور استسقا اور یرقان اور درد انثیین کو بھی
کو فائدہ کرتی ہے اور خصوصیت اسکو وجع مفاصل اور نقرس سے ہے مقدار
شربت ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ **اخلاط اُسکے** غاریقون اسارون
وج ترکی قردمانا تخم سداب فربیون مجیٹھ زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ پونے
دس ماشہ زراوند طویل بیخ ارطینثا ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جوائن
قرنفل ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ خبطیانا زوفاے خشک سولہ تولہ
ساڑھے دس ماشہ تخم حاشا تخم کرفس ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قنطوریون
دقیق اور اسی کو عزیز بھی کہتے ہین بائیس تولہ چھ ماشہ تج قسط تلخ مرکی ہر ایک
آٹھ تولہ سوا چار ماشہ سنبل الطیب فودنج کوہی فطر اسالیون ہر ایک پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ جعدہ انیسون ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ
کے ہے ککروندا اور موتڑی اسقوردیون ہر ایک آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ
چھ ماشہ کے ہے سب دواؤن کو یکجا کرکے پیس چھان کر شہد گرفتہ سے
معجون بنائین اور کسی برتن مین رکھین ایام ربیع مین استعمال کرین
اخلاط اسی معجون کے دوسرے نسخہ سے غاریقون وج ترکی
اسارون قردمانا تخم سداب افربیون مجیٹھ زوفاے خشک ہر ایک اوقیہ
یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ اجوائن قرنفل ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ کے ہے خبطیانا سولہ ساڑھے دس ماشہ حاشا تخم کرفس ہر ایک دو اوقیہ
جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے قنطوریون دقیق آٹھ اوقیہ جو برابر
بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے قسط اور تج زراوند طویل ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ
سوا چار ماشہ کے ہے مرکی سنبل الطیب فودنج کوہی فطر اسالیون ہر ایک دو اوقیہ
جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے فراسیون جعدہ ہر ایک تین اوقیہ جو
برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے ککروندہ منڈی سقوردیون ہر ایک آٹھ اوقیہ
جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے شہد بقدر کفایت مقدار شربت سات
ماشہ یا ساڑھے چار ماشہ وقت ربیع مین۔
معجون ہرموس پیچش کو فائدہ کرتی ہے جب بقدر دو ثلث درہم
کے جو بقدر سوا دو ماشہ کے ہو سرد پانی کے ہمراہ کھلائی جاے اور
درد جگر کو آب گلقند کے ہمراہ اور تپ کو نیم گرم پانی کے ساتھ اور درد معدہ
سرکہ پانی ملے ہوے کے ہمراہ اور درد گردہ کو خمر یعنے شراب پانی ملی
ہوئی کے ہمراہ اور تمام اقسام درد کو اور خناق کو نیم گرم پانی کے ہمراہ
اور اگر تپ ہو طلا نام شراب کے ہمراہ پانی ملا کر اور نزف الدم کے
واسطے سرکہ پانی ملا کر بقدر ایک باقلات کے اور درد تہیگاہ کے واسطے
اسی قدر اور آنتون کی جہت سے جو قبض پیدا ہوا اور ریاح کے واسطے
طلاے کہنہ کے ہمراہ پانی ملا کر اعضاے سر مین جو درد ہو اور وسواس
اور جنون کے واسطے جب رات کو کھلائی جاے اور کھانسی خشک کے
واسطے اول شب شراب مین پانی ملا کر اور سانپ کے کاٹے کے واسطے آب
ترنجبین کے ہمراہ اور جس مقام پر ڈنک مارنے کا زخم ہو اسپر طلا
کی جاتی ہے اور جملہ سموم قتالہ مین نفع کرتی ہے جبوقت خبطیانا کے
ساتھ پلائی جاے اور دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے جب بوداے
کے دودھ کے ہمراہ کھلائی جاے۔ **حکیم ہرموس** جو بنانے والا
اس معجون کا ہے اُس نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کے کاٹنے مین
اسکا تجربہ ہو چکا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزر البنج ہر ایک پانچ
استار جو برابر بارہ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے زعفران افیون ہر ایک
دس استار جو برابر چوبیس تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے افربیون
اشق ساذج ہندی عاقرقرحا بیخ تفلاح تج سنبل الطیب تخم کرفس
ہر ایک چھ استار جو برابر دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے عود بلسان تین استار

جو برابر پانچ تولہ پون ماشہ کے ہے شہد کف گرفتہ سے بقدر کفایت معجون تیار کریں اور استعمال کریں جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

کاسکبینج یہ معجون کثیر المنافع ہے چھوٹے بچے اور لڑکوں کے امراض کو اور انکی مرگی کو اور انکے قولون کو اور انکے لقوے کو اور کزاز جو لڑکوں کو ہوتا ہے اسکو اور قولنج الاطفال کو فائدہ کرتی ہے رحم کے امراض کو اور اختناق رحم کو بھی مفید ہے زیادہ حیض کو مقدار معتدل پر کر دیتی ہے اور ریاح رحم میں سکون پیدا کرتی ہے اخلاط اسکے سلیخہ اور حبینت آفرید اور بیخ سیروج تخم حرمل تخم رازیانہ حب بلسان زراوند طویل زراوند دحرج مشک اور عنبر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے الائچی خرد چودہ درہم جو برابر چار تولہ ایک ماشہ کے ہے افیون قسط جوز بوا الملیلہ زرد ہر ایک بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے قرنفل ہر ایک بیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے قرفہ در معجون کثیر تا زرنیخ زرد جسکو ہرتال کہتے ہیں اور تخم سوسن ہر ایک سات ماشہ بچ ترکی آٹھ درہم جو برابر دو تولہ چار ماشہ کے ہے سکبینج درونج عقربی اور مر اور روغن دستر جان ہر ایک چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے نانخیشت اور جاوشیر اور سعد کوفی زعفران ہر ایک دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے سغات پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے میعہ سائلہ پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے موردا سفرم یا برگ آس جوز السرو تخم ابہل ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کوٹ کر چھان کر معجون تیار کریں شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے اور استعمال کریں۔

صفت معجون کثیر تا کی جو معجون کاسکبینج کا جز ہے جرائتہ الطفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہیں کندر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے قرفہ زعفران ہر ایک درہم جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے میعہ چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے مشک عود ہر ایک نصف درہم جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے شراب کہنہ ریحانی میں ملا کر اتنے زمانہ تک چھوڑ دیں کہ خمیر اٹھ آئے اور استعمال کریں۔

معجون المسک خفقان اور تمام امراض سوداوی کو نفع کرتی ہے اور سانس جو دشواری سے آتی ہو اسکی عمدہ دوا ہے اخلاط اسکے زرنباد اور درونج مروارید ناسفتہ کہربا بسد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام سوا پانچ ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ ساذج ہندی قرنفل سنبل الطیب الائچی کلاں جندبیدستر ہر ایک سوا پانچ ماشہ زنجبیل دارفلفل ہر ایک ڈیڑھ ماشہ مشک ساڑھے تین رتی سب دواؤں کو کوٹ کے شہد کچا ملائیں مقدار شربت برابر دانہ نخود ہمراہ شراب ریحانی کے

معجون مسک کا دوسرا نسخہ جگر اور معدہ کے درد کو اور دونوں کے ضعف کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے اخلاط اسکے مشک سات ماشہ سنبل الطیب تج ساذج ہندی لک مغسول اوتج ہر ایک سات ماشہ خبطیانا رومی سات ماشہ زعفران اجوائن تخم کرفس مصطگی ہر ایک تولہ دو ماشہ دارچینی زراوند دحرج ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی قرنفل مرکی سوا پانچ ماشہ ان سب دواؤں کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور ایک برتن میں اٹھا رکھیں اور برابر باقلات کے آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں

دواء المسک جسمیں افسنتین پڑتی ہے خفقان اور وسواس اور اورام جنجرہ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اخلاط اسکے افسنتین اور صبر ہر ایک سوا دو تولہ ریوند چینی سوا دو تولہ اجوائن زعفران تخم کرفس ایک تولہ دو ماشہ مشک ناردین ساذج ہندی مرکی ہر ایک سات ماشہ جندبیدستر سوا پانچ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کریں

دواء المسک کا اور نسخہ سوداء صفراوی کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اسکے مصطگی زعفران ہر ایک سوا پانچ ماشہ شگوفہ افسنتین یا درنجبویہ انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ عود ہندی سک ہر ایک سوا پانچ ماشہ مشک پونے دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد ابریشم خام ہر ایک ساڑھے دس ماشہ صبر سات تولہ شہد بقدر کفایت پوری خوراک اسکی سات ماشہ کی ہے

دواء المسک شیریں خفقان اور امراض سوداء کو مفید ہے اور سانس کی دشواری آمد کو فائدہ کرتی ہے اور مرگی اور فالج اور لقوے کو اور جو تھیے لرزہ اور بخار کو مفید ہے اخلاط اسکے زرنباد درونج ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد حریر خام سوختہ ہر ایک سوا پانچ ماشہ بہمن سرخ بہمن سپید ساذج ہندی سنبل الطیب الائچی کلاں قرنفل جندبیدستر ہر ایک پونے دو ماشہ زنجبیل دارفلفل ہر ایک تین ماشہ تین رتی سب دواؤں کو کوٹ چھان کر کچے شہد میں جو آگ پر نہ چڑھایا ہو معجون تیار کریں وزن شہد کا سہ چند وزن دواؤں کے ہوگا اور کسی برتن میں بحفاظت اٹھا رکھیں اور دو مہینے کے بعد استعمال کریں

دواء المسک کا اور نسخہ وہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے**
زرنباد درونج مروارید کو چک کہربا بسد ہر ایک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ
ابریشم خام سات ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ سنبل الطیب بادرنج ہندی الائچی
کلان قرنفل ہر ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دارفلفل زنجبیل ہر ایک ساڑھے چار ماشہ
جند بیدستر تین ماشہ مشک جید ساڑھے چار ماشہ ابریشم کو قینچی سے کتر کر
چھوٹے ٹکڑے کاٹیں کہ مثل غبار کے ہو جاوے بعد اسکے موتی اور مونگا
اور کہربا کو الگ الگ جدا جدا پیسیں اور سب دوائیں پیس کر شہد ملا کر معجون
تیار کریں مقدار شربت سوا دو ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

دواء المسک کا اور نسخہ وہی منافع اسمیں بھی ہیں جو اور پہلے نسخے میں
لکھے گئے اخلاط اسکے افسنتین اور صبر ہر ایک دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب
اور مشک اور سادج ہندی ہر ایک سات ماشہ ریوند چینی ایک تولہ نو ماشہ اجوائن
تخم کرفس زعفران ایک تولہ دو ماشہ جند بیدستر پونے نو ماشہ سب دواؤں کو
کوٹ چھان کر شہد سے معجون بنائیں پوری مقدار شربت ساڑھے چار ماشے کی

سنجر نیاے کبیر یہ دوا مجرب ہے نافع تمام امراض باردہ اور ریاح
غلیظ کو ہے اور دانتوں کے درد اور انکے سڑ جانے کو جنکو کیڑا لگنا کہتے ہیں
اور بد ہضمی معدہ کو اور غذا اسکے بخوبی ہضم ہونے میں جو دیر ہو اسکو اور قولنج
کو اور پیشاب دشواری سے آنے کو جو بسبب سردی اور بلغم کے مواد ہو اور جو
پیشاب بشکل مخاطی ہو یعنے بشکل اُس گاڑھی رطوبت سفید کے ہو جو
ناک سے آتی ہو جسکو ہندی میں رینٹ کہتے ہیں اخلاط اسکے جند بیدستر
افیون دارچینی اساروں مجیٹھ مو دوقو ہر ایک ساڑھے تین ماشہ فلفل دارفلفل
بارزد یعنے بیروزہ خشک قسط ہر ایک پونے دو تولہ زعفران پونے دو ماشہ جو
چیزیں گھلنے والی ہیں انکو ماء العسل میں گھول کر اور خشک دواؤں کو
کوٹ کر اور بیروزہ کو جداگانہ گھول کر شہد ملا کر معجون درست کریں اور چھ
مہینے کے بعد استعمال کریں **اخلاط سنجر نیا کے دوسرے نسخہ سے**
جند بیدستر فلفل سیاہ زعفران مو مجیٹھ دوقو اساروں افیون فلفل سپید
بیروزہ ہر ایک سات ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دارچینی سات ماشہ کوٹ
چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں۔

سنجر نیاے صغیر اسکا بھی وہی فائدہ ہے جو سنجر نیاے کبیر کا لکھا گیا
اخلاط اسکے جند بیدستر افیون ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی اور
مو اور مجیٹھ اور دوقو اور اساروں ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دارفلفل
بیروزہ مرمکی قسط ہر ایک آٹھ تولہ نو ماشہ زعفران سوا گیارہ تولہ اور ایک نسخہ میں
زنجبیل ایک اوقیہ جو برابر ایک تولہ پونے دس ماشہ کے ہے میعہ سائلہ تین اوقیہ
یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ میں جند بیدستر اور فلفل سیاہ
اور زعفران اور مو اور مجیٹھ دوقو اور اساروں افیون دارچینی فلفل سپید
ہر ایک ساڑھے تین ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر
شہد ملا کر معجون تیار کریں اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دیں مقدار
شربت سوا دو ماشہ نہار منھ نیم گرم پانی کے ساتھ اور دوسرے نسخہ میں
ڈیڑھ ماشہ سے نو ماشہ تک اور ایک نسخہ میں مقدار شربت بقدر دانہ مرچ سیاہ
کے ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ ایک قیراط یعنے دو رتی پیس کر واسطے دفع
سمیت سموم کے طلا کیجاتی ہے اور جو ریاح رحم میں ہوں انکے واسطے
اور جو عورت کم لڑکا جنتی ہو یا جسکو حیض کم آتا ہو اسکو بقدر دانہ نخود کے
یا باقلے کے روغن سوسن میں گھول کر کسی کپڑے میں لت کر کے حمول کرائیں
اور روغن زنبق میں گھول کر عورت کو سنگھائیں اور اسی کی دھونی بھی
دیں سینہ کے درد اور کھانسی کے واسطے اور دونوں گردوں کے درد کے
واسطے اور دشواری بول کے واسطے اور واسطے ابردہ یعنے سردی
اندرون شکم بقدر چنے کے طلا نام شراب خالص کے ہمراہ پلائیں اور تنگی کے
واسطے طلا نام شراب خالص میں ساڑھے چار ماشہ استعمال کریں۔

امروسیا یہ دواے مرکب ضعف جگر اور ضعف طحال
اور صلابت کو ان دونوں کے مفید ہے اور سدوں کی تفتیح کرتی ہے
بول کا ادرار کرتی ہے گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور منفعت اسکی
ابتداے استسقا میں بہت بڑی ہے **اخلاط اسکے** دوقو اور دم گندم
صحرائی ہیزہرہ کرمانی عود بلسان سلیخہ قردمانا شگوفہ اذخر تخم کرفس ہر ایک
ساڑھے تین ماشہ دار فلفل قسط ہر ایک پونے دو ماشہ فلفل سپید پونے دو ماشہ
مرمکی ساڑھے دس ماشہ حب الغار دس عدد وج ترکی زعفران ہر ایک سات ماشہ
ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں مقدار
شربت بقدر ایک بندقہ کی ہے گرم پانی کے ہمراہ۔

انقردیا اور یہ معجون بلادری ہے ذہانت یعنے عضو کے بے حس و حرکت
اور بیکار ہو جانے کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ بہیرہ آملہ

مکہ چھتیس درہم جو برابر دس تولہ چھ ماشہ کے ہے کلونجی چوبیس درہم جو برابر ساات تولہ کے ہے ملباشیر چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے ہال یعنے الائچی خرد ساات درہم جو برابر دو تولہ چار رتی کے ہے سعد کوفی چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے بلاذر یعنے بھلانوان چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے فلفل دراز فلفل زنجبیل فاقل موبیہ جسکو پیپلا مور کہتے ہیں انیسون مکہ بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے سب دواؤن کو کوٹ چھان کر قند سپید چھ سو درہم جو برابر پون پاؤ دو سیر کے ہے اور تول سیر کی اسی روپیہ سے گرم پانی مین گھول کر معجون تیار کرین پانی کا وزن اتنا ہو جسمین معجون بن سکے بعد اسکے چھ مہینے مین کسی مضبوط برتن مین رکھکے دفن کرین بعد اسکے استعمال کرین۔

معجون بلادر تمام اقسام درد معدہ کو اور پرانے درد سر اور دوار یعنے گھومنی جو معدہ کے سبب سے ہو اور جنون اور ہذیان اور درد سینہ اور درد جگر اور درد طحال اور گردہ اور مثانہ کو مفید ہے اور جو مزاج بارد ان اعضا کا ہو اسکو درست کر دیتی ہے اور رحم کے دردہاے معلومہ کو اور نقرس اور جذام اور دیگر امراض سوداوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سنبل اور مر زعفران تخم سانج ہندی شگوفہ افتیمون شگوفہ اذخر حب بلسان راوند قرنفل حب البان زنجبیل صبر مقل مرکی روغن بلسان مکہ دو تولہ پونے دس ماشہ مصطگی عسل بلادر یعنے بھلانوان مین جو شیرہ نکلتا ہے غاریقون مکہ آٹھ درہم یعنے چار تولہ تخم سوسن آسمان گونی دوا وقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے ساات ماشہ کے ہے پوست تخم رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر اور سوا تولہ کے ہے سرکہ تین اتساط پہلے پوست تخم رازیانہ کو سرکہ مین تین دن بھگو رکھین بعد اسکے دیگ پر چڑھاکے جوش خفیف دین پھر سرکہ کو چھان لین اور پوست رازیانہ کے چھلکون کو خوب نچوڑ لین اب اس سرکہ پر ڈیڑھ رطل شہد جو برابر ڈھائی پاؤ کے ہے زیادہ کرکے دھیمی آنچ پر کوڑے کی اسکو پکائین تاآنکہ غلیظ ہو جاے بعد اسکے غلیظ ہونے کے اور دوائین باقیماندہ جو پیسی اور چھنی ہوئی رکھی ہون اسمین ملاوین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اور بدرقہ جو مناسب ہو

معجون بلادری کا دوسرا نسخہ فالج وغیرہ مثل لقوہ اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور دماغ کو جلا دیتی ہے اور صاف کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل سلیخہ ساذج ہندی مو زعفران شیح ارمنی افتیمون شگوفہ اذخر راوند چینی حب بلسان قرنفل مکہ ساات ماشہ حب البان مقشر زنجبیل مکہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کیا عسل بلادر فوفل یعنے چھالیا مکہ ساڑھے دس ماشہ غاریقون ساات ماشہ اور ایک نسخہ مین سابور یعنے فولاد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صبر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ تخم بنفشہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے ساات ماشہ پوست تخمہاے باریک رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر کے ہے کہنہ نو رطل جو برابر پونے چار سیر کے ہے پہلے پوست مذکورہ کو سرکہ مین تین دن تک بھگو دین بعد اسکے پھر دیگ مین ڈال کر جوش دین تاکہ تین جوش آجائین اسکے بعد سرکہ کو چھان کر چھلکون کو نچوڑ لین پھر اس سرکہ کو دیگ مین ڈالکر ساڑھے دس رطل شہد جو برابر تخمینا پانچ سیر کے ہے ڈالکر جوش دین مگر آنچ بہت نرم رہے تاآنکہ قوام گاڑھا ہو جاے پھر دیگ کو اوتار کر سفوف ادویہ اس پر چھڑکین اور خوب ملائین اور چھ مہینے کے بعد اس معجون کا استعمال کرین مقدار شربت پوری ساڑھے تین ماشہ ہے ہمراہ آب گرم

اثرسطون کبیر اور معنی اسکے یہ ہین کہ یہ معجون بڑی فضیلت رکھتی ہے اور برودت جسم کو اور سبل یعنے اس جھلی کو جو آنکھ مین پڑتی ہے اور جو اسمین کھجلی ہوتی ہے اسکو اور درد شکم اور حمی مختلفہ یعنے جو تپ کہ اسکا وقت اور مادہ یکسان نہو جیسے لرزہ بخار کو اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افربیون زعفران تخم حماما افیون اقاقیا مرکی قسط سنبل الطیب برگ گوندا اور مغز تخم بیدانجیر بلبلکیہ اسکے تخم جرجیر تخم اوتنگن مقل کندر ردیق یعنے مویزک عسلی سماق کبریت زرد میوہ سائلہ فلفل سپید مکہ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عاقرقرحا تخم عوطینشا اور یہ آذریون ہے اور گل سرخ خشک شدہ تخم مجن یعنے سداب۔ تخم کرفس اور چکوترہ کے بیج اجوائن تخم طر شقوق جو ایک قسم کی کاسنی ہے مکہ ایک تولہ دو ماشہ برزخوکی دو تولہ گیارہ ماشہ بزرالبنج دو تولہ گیارہ ماشہ قرطم جسکو کڑ کہتے ہین زنجبیل مکہ ساات ماشہ اور بعض لوگ فلفل اسمین نہین ڈالتے ہین خشک دواؤن کو کوٹین اور گیلی دواؤن کو شراب ریحانی مین تین دن تک بھگو دین تاآنکہ دوائین گھل جائین اور مثل شہد کے ہو جائین اور اسوقت روغن بلسان عمدہ ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے اس مین ڈال کر پتھر کی ہانڈی مین چولھے پر

چڑھا دیں اور اتنی آنچ کریں کہ دو جوش آجائیں بعد ازاں اسکو اتار چھ مہینے تک رکھ چھوڑیں مقدار شربت پوری ساڑھے چار ماشہ کی ہے اور جتنی پرانی ہو عمدہ ہوگی۔

ارسطون صغیر یہ بھی وہی نفع کرتی ہے جو ارسطون کبیر کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون ایک تولہ دو ماشہ اقاقیا فلفل ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ عاقرقرحا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حماما پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تج چار درہم یعنے ایک دو ماشہ زعفران تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کبریت زرد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افربیون تین درہم کہ برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے سنبل الطیب ایک اوقیہ برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کریں۔

دحمرثا یہ دوا سدہ ہاے جگر اور طحال اور رحم کی برودت اور تر کھانسی اور چھپکے لرزہ اور بخار اور ضیق النفس اور اُس یرقان کو جو سدہ سے ہوا اور استرخا کو مفید ہے **اخلاط اسکے** تخم حرمل ڈیڑھ من جو برابر تین پاؤ کے تخمیناً ہوتا ہے لبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل زراوند چینی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زرنباد درونج ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطکی حب بلسان زعفران اکلیل الملک سنبل الطیب ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زنجبیل قسط تج ہر ایک تین استار یعنے پانچ تولہ پون ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ قرنفل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ خربق سپید گل سرخ خشک شدہ کلونجی ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ملا کر معجون تیار کریں اور استعمال کریں۔

بادمجرج اسکے منافع بھی مثل منافع دحمرثا کے ہیں **اخلاط اسکے** زرنباد درونج افیون جند بیدستر عاقرقرحا فلفل دارفلفل تج ہوم المجوس جسکو مرانیہ بھی کہتے ہیں اور بزرالبنج قسط لبنی یعنے جاوشیر زعفران ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حلبہ یعنے میتھی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مروارید سات ماشہ بیروزہ مرمکی ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد سے معجون تیار کریں۔

معجون غیاثی اعضاے سر میں جو پرانا درد ہو اسکو فایدہ کرتی ہے اور شراب میں شہد اور نیم گرم پانی ملا کر استعمال کیجاتی ہے اور جن لوگوں کو مرگی کا دورہ ہوتا ہے اگر اس معجون کو تناول کریں فائدہ کرتی ہے اور ہذیان اور ورم سخت اور سوداوی کو اور جو فضول آنکھ کی طرف کھچکر آتے ہوں اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** مرسلیخہ دارفلفل دارچینی فیسالیوس حماما ہریک چار درم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب شگوفہ اذخر ہریک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم کرفس کوہی پینتیس درہم یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ انیسون تخم کرفس بستانی ہریک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل اڑتیس درہم یعنے گیارہ تولہ ایک ماشہ اور قسط اور مجیٹھ اور اسارون ہریک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ چھان لیں اور گیلی دواؤں کو طلاے ریحانی میں بھگو دیں بعد اسکے شہد ملا کر معجون تیار کریں مقدار شربت اسکی ساڑھے تین ماشہ نہار منہ نیم گرم پانی کے ساتھ

معجون اصفر سلیم جو بیماریاں مرہ سودا سے پیدا ہوتی ہیں انکو اور ریاح اور خفقان اور بچون کے پیٹ وغیرہ میں جو درد ہوتا ہے اور رحم کے دردوں کو مفید ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید زنجبیل نمک ہندی ہریک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون افربیون جند بیدستر قرنفل زعفران مصطکی عاقرقرحا ہریک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قسط چھ درہم یعنے پونے دو تولہ فاشرا فاسرستین سعد زرنباد درونج زراوند طویل ہریک دو درہم یعنے سات ماشہ روغن بلسان آب کافور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ کر اور گوند کے اقسام کو شراب میں بھگو کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں مقدار شربت ہر ایک آدمی کے واسطے مناسب اُسکے مزاج کے ہے۔

معجون اسود سلیم مس یعنے جنون اور فالج اور لقوے اور مرہ سودا اور تمام امراض باردہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** تخم حرمل ایک سو بیس درہم یعنے پینتیس تولہ اور جاوشیر اسی درہم یعنے تئیس تولہ چار ماشہ کلونجی بیروزہ خیار صحرائی ہریک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ درج ترکی سکبینج اشق زراوند طویل

زرآوند مدحرج خردل یعنے رائی مقل ازرق یعنے گوگل خریق یعنے کٹکی بیج کاسنی جند بیدستر انزرائن کی جڑ تخم جرجیر فنجنکشت زرد گند بھک سداب کوہی ہر ایک چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ افیون افربیون زرنیخ اور فلفل سپید پھٹکی نمک ہندی سرخ ملح نفطی یعنے سیاہ نمک بیج شہترہ اور جڑ سابسل کی اور رومی تفاح ہر بیج بنگ ماقرقرحا صبر لبلان شیطرج یعنے چیت لکڑی ہر ایک گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ سنبل مصطگی زرنباد درونج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ لین اور گوند کے اقسام کو قطران شامی مین بقدر کفایت بھگو مین پھر کوٹ کر سب دوا مین ملائین اور رکھ مین دو مہینے تک دفن کر دین بعد اسکے استعمال کیا جاے مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ انسان قوی کے واسطے اور متوسط درجہ کے آدمی کے واسطے دو مثقال یعنے نو ماشہ اور ضعیف کے واسطے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور بیمارون کے واسطے برابر دانہ مرچ سیاہ کے۔

معجون ابی سلیم اور اسکا نام غیاث ہی یہ معجون مخدر ہے اور جتنے درد ہر قسم کی ریح کے اٹھتے ہین انمین سکون پیدا کرتی ہی اور جو بیماری غالب آگئی ہو محبت وسواس کے اور جو درد بدن مین ہوتا ہو اسکو نافع ہی اور اس مین سکون پیدا کرنے والی ہی اخلاط اسکے افیون بیج سپید ہر ایک دس مثقال یعنے تین تولہ نو ماشہ افربیون زعفران عاقرقرحا سنبل سورنجان الائچی کلان دارفلفل ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور مسن آدمی اور کم سن کے واسطے ایک دانگ جو برابر چار رتی کے ہے۔

معجون ثوم بہت اور ابرد یعنے سردی شکم اور خام اور بلغم کو فائدہ کرتی ہے اور قوت بڑھاتی ہے رنگ صاف کرتی ہی اسکے کھانیوالے کا رنگ جوانی کے سن کا ہو جاتا ہی ہر ایک مرض کو فائدہ کرتی ہے اور جاڑون مین اسکے استعمال کرنے سے بدن مین اسقدر گرمی پہونچتی ہی جس سے روئی دار کپڑے کی حاجت نہین ہوتی ہے اور مقام نہانی جو پشت پر ہے اسکو خشک کر دیتی ہے اور طبیعت کی روانی کو ٹھہرا دیتی ہی یا طبیعت کی حفاظت کرتی ہے اخلاط اسکے تھیر یعنے پیمانہ خاص نخود شامی ایک آب شیرین مین رات بھر بھگو دین اور صبح کو اس قدر دھیمی آنچ مین جوش دین کہ پانی سیاہ ہو جاے اور چنے پھول جائین بعد اسکے پانی چھان لین پھر لہسن کو لے کر ایک ایک جوا پاک کرین اور اسی پانی مین اسکو اتنا پکائین کہ گل کر مثل بھیجے کے ہو جاے پھر اس پر گاے کا دودھ تازہ اتنا ڈالین کہ چار انگل اونچا اوپر آجاے اب پھر اس کو بہت نرم آنچ سے جسکی لو چراغ کی بتی کے برابر ہو پکائین تا اینکہ دودھ خشک ہو جاے یا قریب خشک ہونے کے پہونچے پھر اس پر گاے کا گھی تازہ اسی قدر ڈال کر ویسی ہی نرم آنچ مین پکائین تا اینکہ روغن جذب ہو جاے بعد اسکے تانبے کے برتن مین اسکو اتنا گوندھین کہ مثل گوندھے ہوے آٹے کے ہو جاے اب اس پر اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر اسکے رہے مگر شہد سپید اور صاف ہو۔ اب اسکو بھی اسیقدر نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ شہد بستہ ہو جاے یا قریب بستگی کے پہونچے۔ اب خیال کرین کہ جتنا لہسن وزن مین ڈالا ہو اس مین فی چونتیس تولہ لہسن بارہ مثقال جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے تودری سرخ اور اسی قدر تودری سپید اور چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ فلفل اور دس مثقال یعنے پوسے چار تولہ بروجسی ہندی مین کوندل کہتے ہین اور کوندل ایک قسم کی گھانس ہے جو اکثر تالابون اور گڑھیون مین اُگتی ہے پتی اسکی مشابہ برگ خرما کے ہوتی ہے اور دس مثقال زیرہ کرمانی اور حاشیہ مین ایک نسخہ کے یعنے پایا ہے کہ دس مثقال خولنجان اور اسی قدر دارچینی اور پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارفلفل ان سب دواؤن کو کوٹ کر اسی لہسن مین ملا دین اور کسی سبز برتن مین اسکو رکھین خوراک بقدر ایک جوزہ کے ہر حال مین تجویز ہوئی۔

اثاناسیاے کبری جسمین بھیڑیے کا جگر داخل ہے یہ دوا سے مرکب دردہای جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح کو اور درد سنظاریا اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خون کی قے ہوتی ہی انکو مفید ہے اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہے مثل معجون فلین یعنے فلونیاے رومی کے اور [illegible] یعنے سن بھری کو

اور روانی شکم اور نزف رطوبت خون وغیرہ کو اور دونون گردون کے درد کو اور دونون گردون کے ریاح کو اور مثانہ کے ریاح کو اور ربو اور کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور بواسیر پر مثل مرہم کے لگائی جاتی ہے پس فائدہ کرتی ہے مقدار شربت چارم مثقال سے نصف مثقال تک ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزر البنج قسطا قرومانا ختناش سنبل الطیب غافث اور بھیڑئیے کا پتا اس گوسفند کا داہنا سینگ جلا ہوا جسکے دو نون سینگ ہون سب اجزا برابر ہموزن لیکر خشک اجزا کو کوٹ ڈالین اور گیلے اجزا کو شراب مین پگھلا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنا مین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

اثاناسیا صغیر اسکے منافع بھی وہی ہین جو اثاناسیا کبری کے لکھے ہین **اخلاط اُسکے** میعہ زعفران قسط سنبل الطیب افیون سلیخہ ہر یک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم جو برابر تین تولہ چار ماشہ کے ہے بیخ سوسن بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت بقدر ایک بندقہ ہمراہ شربت ہاے مناسب کے اور دوسرے نسخہ مین ان دواؤن کی زیادتی ہے مرکی عود بلسان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

دواء الکرکم ضعف جگر اور طحال اور معدہ کو اور انھین اعضا کی صلابت کو اور استسقاے ابتدائی کو نفع کرتی ہے اور استسقا کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور رنگ کو بہت خوشنما کر دیتی ہے اور اکثر امراض کہنہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سنبل الطیب مرکی سلیخہ قسط شگوفہ اذخر دارچینی زعفران ہر ایک مساوی وزن مین لیکر کوٹ چھان کر سواے مرکی کے الگ رکھین اور مرکی کو ایک شبانہ روز جس سے مراد اطبا کی چوبیس گھنٹہ ہوتے ہین کسی وقت کیون نہ بھگوئین اور یہ مراد نہین کہ پورا ایک دن اور پوری ایک رات ہو شراب مثلث مین بھگوئین اور سب دواؤن کو ملا کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین اور دوسرے نسخہ مین سنبل الطیب کے بدلے ناردین ہے۔

صفت دواء الکرکم کی جو صنعت جالینوس سے ہے دردہاے کہنہ جو جگر اور طحال مین برودت اور غلاظت خلطون سے ہون اُن سب کو نفع کرتی ہے اور تمامی آلات غذا مین جو سدہ عارض ہون اُنکی تفتیح کرتی ہے اور ریاح غلیظ کو انھین آلات غذا سے ہٹا دیتی ہے ادرار بول کرتی ہے اور تمام اقسام درد گردہ اور مثانہ اور رحم کو جو مواد غلیظہ سے عارض ہون نفع کرتی ہے اور جو صلابت ان اعضا مین ہو اُن کو اور استسقا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** زعفران بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مو اور مجیٹھ ہر یک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط سلیخہ شگوفہ اذخر حب بلسان ہر یک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ انیسون دوقو اسارون راوند چینی فطر اسالیون ہر یک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افربیون دو درہم یعنے سات ماشہ عصیر سوسن اور غافث اور جعدہ اور اسقولوقندریون ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور ایک نسخہ مین بجاے حب بلسان کے حب البان ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کبر رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ہے دواؤن کو کوٹ چھان کر پہلے روغن بلسان مین خوب آلودہ کرین بعد اسکے شہد ڈال کر معجون تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ شراب العسل کے۔

دواء اللک الکبیر وہی منافع جو دواء الکرکم کے مذکور ہوے اسمین بھی ہین اور پتھری کو بھی ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** لک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دارچینی ساذج ہندی قرنفل ہر یک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کمافیطوس یعنے کِکر وندا اور مو اور مجیٹھ اور مرکی زوفاے خشک ہر یک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ دوقو تخم کرفس فطر اسالیون زیرہ کرمانی زنجبیل ہر یک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ خبلیا نا زرآوند دحرج ہر یک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی رب السوس ساڑھے بارہ درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ راوند پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اذخر ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل

اور قسط مکد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے تین ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اساروں سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھہ پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ حب بلسان سلیخہ مصطگی چرائتہ مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سیسالیوس روغن بلسان مکد ساڑھے تین درہم ایک تولہ دو رتی خشک دواؤنکو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو شراب ریحانی مین گھولین اور بقدر کفایت شہد ڈال کر معجون تیار کرین اور شربت مناسب کے ہمراہ بقدر ایک بندقہ کے استعمال کرین -

دواء الملک اصغر ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور صلابت کو اور طحال کی صلابت کو فائدہ کرتی ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے **اخلاط اسکے** لک قسط حب الغار ترمس حلبہ فلفل مکد دو درہم یعنے سات ماشہ راوند تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوشاندہ افسنتین کے ہمراہ اور ایک نسخہ مین بدلے حب الغار کے شگوفہ اذخر ہے -

صفت دواے قوقی کھانسی اور جگر کی سختی اور شوصہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** مرکی اور نبات یعنے علک البطم مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب زعفران دار چینی شیح مکد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شگوفہ اذخر چرائتہ مقل ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اور بعض نسخون مین بدلے مقل کے اصفالاٹوس ہے مویز کلان خستہ و پوست بر آوردہ پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے زوفا کو جوش دین اور بھگونے والی دواؤن کو معہ مویز کلان کے شراب ریحانی مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹین اور چھان لین اور نباست کو شہد مین گھولین پھر سب دواؤن کو ملا کر خوب گھسین -

فلونیاے رومی طرسوسی بہت سے امراض کو فائدہ کرتی ہے خصوصا دردہاے قولنج کو اور مسکن اقسام درد کی ہے -

جالینوس نے کتاب میامن مین داد فیلن سے یہ حکایت کی ہے اُس نے کہا کہ یہ فلونیا استنباط فیلن طبیب طوسی کی ہے اور وہ طبیب طوسی کہتا ہے کہ میری غرض اس دوا سے اُس شخص کے نفع پہونچانے کی تھی جسکی موت کے آثار قریب ہو گئے تھے اُسکو بہت منفعت ہوئی اور مین اس دوا سے اصلاح ان دردون کی کرتا ہون جو بہت سے امراض مین پیدا ہوتے ہین بدین تفصیل کہ اگر امعاءین سے اُس آنت مین جسکا قولون نام ہے درد ہو اسکو مین ایک مرتبہ اس دوا کو پلاؤن اور کھلاؤن درد ٹھہر جاے گا اور اگر کسی شخص کو دشواری بول کا مرض یا پتھری اُسکو ایذا دے رہی ہو پلاؤن اسکو بھی نفع کرے گی ورم طحال کو بھی اس سے مین دور کر دیتا ہون اور نفس انتصاب جو موذی ہو اور سل اور تشنج اور دونون پہلو کے درد یعنے دونون طرف کا ذات الجنب جو خوف دلانے والا ہو اسکو بھی زائل کر دیتا ہون اور جس شخص کو خون تھوکنے کا مرض ہو اور جس شخص کو خون کی قے ہوتی ہو اُسکی موت کو روک دیتا ہون اور موت کو اُس سے ہٹا دیتا ہون اور جو درد اعضاے ظاہری اور احشاے باطنی مین پیدا ہوا اسکو بذریعہ اس دوا کے ٹھہرا دیتا ہون اور کھانسی اور خناق کے اقسام اور ہچکی اور نزلہ جو سر سے گرتا ہو اسکو دور کر دیتا ہون **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزر البنج مکد بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ افیون دس مثقال یعنے پونے چار تولہ زعفران پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب مکد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت بقدر دانہ نخود کے آب نیم گرم کے ہمراہ -

فلونیاے فارسی حیض اور بواسیر کے جاری ہونیکو اور طبیعت کی روانی اور خون جو کسی مقام سے بکثرت جاری ہو اُسکو اور جن حاملہ عورتونکو ایام حمل مین حیض آتا ہو اُسکے روکنے کو اور ریاح جو رحم مین پیدا ہون اُنکے بند کرنے کو نفع کرتی ہے ہر طرح کی جنین کو گرا دیتی ہے اور رحم کے مُنھہ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط** فلفل سپید بزر البنج مکد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افیون گل مختوم مکد دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ انزروت سنبل الطیب عاقرقرحا مرمکی ہکد دو درہم یعنے ساڑھے سات ماشہ جندبیدستر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زرنباد درونج مروارید ناسفتہ مشک ہکد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کافور ڈیڑھ دانگ یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد کف گرفتہ صاف کیا ہوا بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہمراہ اُن شربتون کے جو مناسب ہون۔

معجون کاکنج قروح مثانہ اور گردہ کو مفید ہے اور جن لوگونکو خون کا پیشاب آتا ہو انکے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج تخم کرفس تخم رازیانہ ہکد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ تخم خیار پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین تخم خیار دو درہم شوکران تخم حماض یعنے چکوترہ کے بیج افیون حب صنوبر مقشر زعفران بندق بریان بادام تلخ بریان ہکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کوہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہون بیس عدد کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور میفختج ملاکر تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خندریقون یعنے شراب کہنہ یا ماءالعسل کے ساتھ مگر چھ مہینے کے بعد اس معجون کا مزاج درست ہوتا ہے۔

دواء الخطاطیف خناق اور حلق کے دردون کو فائدہ کرتی ہے اور شراسیف یعنے پسلیون کے سرے اور کنارے جو پیٹ کی طرف ہین اُن سے اوپر جو درد ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس اجوائن شگوفہ اذخر بیخ سوسن آسمانجونی دارچینی حماما زراوند طویل شب یمانی یعنے سپید پھٹکری تخم حرمل اصل السوس سلیخہ زعفران ہکد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ معجون قوقومغا تخم گل گلاب کا پھول سوکھا ہوا ہکد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قسط خاکستر تازہ خطاطیف کی جو اُسکے جلا ڈالنے سے تیار ہو ہکد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب نشاستہ گندم ہکد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مازوے خام جو مقدار مین نہ بڑا ہو نہ چھوٹا دس عدد سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اس معجون مین سے بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے ماءالسس یا آب جو مین گھولین یا گل سرخ اور مسور اور بیخ سوسن کے جوشاندہ مین گھول کر غرغرہ کرین اور رطلا نام شراب کے ہمراہ بھی تین یا چار مرتبہ دن بھر مین استعمال کی جاتی ہے۔

صفت معجون قوقومغا جو دواے خطاطیف مین استعمال کی جاتی ہے زعفران دارچینی ہکد دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ خشک شدہ حماما قسط ہکد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرمکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن سادج ہندی ہکد ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ دوائین کوٹ کر شراب مین گوندھ کر قرص بنائین اور سایہ مین خشک کرین۔

دواء الکبریت شاید کہ یہ دوا برابری تریاق کا کرتی ہے پس جو تپین دورہ سے مادہ بارد کی ہین ان کو اور جو تپ لرزہ بخار کو اور تپ بلغمی اور کھانسی کو خصوصاً پرانی کھانسی اور نفث مدہ یعنے کھنکھار مین جو پیپ وغیرہ آتی ہو اُسکو اور ضیق النفس کو فائدہ کرتی ہے غراز کو بھی مفید ہے استسقا اور ورم طحال کو نفع کرتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے پتھری کو نکال دیتی ہے ان فوائد کے بعد سانپ اور بچھو کے کاٹنے کو بھی بہت نفع کرتی ہے اور یہ دوا قتالہ کے آفت سے نجات دیتی ہے۔

اخلاط اُسکے کبریت زرد بزرالبنج سفید قوماناسیہ مرمکی ہکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سداب قسط ہکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زعفران ہکد دو درہم یعنے سات ماشہ سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل سپید بائیس درہم یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملائین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین تپ کے بیمار کو قبل دورہ کے اتنا پہلے استعمال کرادین کہ اُسے نیند آجاے جیسا کہ کناکیش یوحنا سے نقل کیا گیا ہے اور مقدار دوا نصف درہم سے ایک مثقال تک دیجاتی ہے اور مقدار شربت درمیانی

ایک درہم کی ہے۔

معجون حلتیت جو لرزہ دورہ کی تپون مین آتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے اور جو تپے بخار کو بروقت نضج مادہ کے دور کردیتی ہے حیوانات کے کاٹنے خصوصًا بچھو اور رتیلا وغیرہ کے کاٹنے کے ضرر کو دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** حلتیت یعنے ہینگ اور فلفل اور مرکی اور برگ سداب ہموزن سب اجزا لے کر شہد ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے مین اور تپ مین سکنجبین کے ہمراہ دورے سے ایک گھنٹہ پہلے۔

معجون نمک ہندی معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور سوداوی دستون کو بند کرتی ہے اور سر مین گھومتی جو بلغم اور سودا سے ہوا اسکو دور کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ ہلیلہ کابلی اسطوخودوس ہکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر سکنجبین ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبح کے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ نہار منھ استعمال کرین۔

معجون قسط نافع دردہاے جگر اور معدہ کو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ قسط ہکد تیس درہم یعنے پونے نو تولہ انیسون تخم کرفس ہکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اسارون اُنتیس درہم یعنے آٹھ تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زعفران آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ راوند چینی مرکی ہکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شگوفہ اذخر چوبیس درہم یعنے سات تولہ مرکی کو طلا نام شراب مین گھولین اور چھان لین اور پھر سب دوائین اُسمین ملاکر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین وزن شہد کا سہ چند ادویہ کا ہونا چاہیے بعد اُس کے استعمال کرین۔

معجون قباد ملک جو ایک بادشاہ کا نام ہے دردہاے مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور انھین دونون درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور ان امراض کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے پرانی تپ کو اور تلی کے درد کو اور ریاح غلیظہ اور دشواری سے سانس کے آنے کو اور کھانسی کو اور آنتون کے قروح کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو اور حلق کے درد کو فائدہ کرتی ہے جب دو دن برابر پی جاے اور تمام بدن کے جملہ اقسام کی خرابی اور بیماری سے حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم سداب صحرائی اور فراسیون اسقوردیون کمافیطوس یعنے کگروندا جاؤشیر خبلیا نارومی اسطوخودوس قردمانا میعہ سائلہ ہکد پانچ مثقال ہو برابر ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے زعفران قسط فلفل سپید اذخر سنبل الطیب افربیون پوست بیخ تفاح اشق فودنج تخم سرازیانہ تخم گندنا صحرائی افلیطی گل سرخ خشکیدہ جس کی بونڈیان نکال ڈالی ہون حب بلسان ہکد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے نو ماشہ عصارہ غافث اور کاشم اور بزرخند قوقی یعنے بسکھپرا کے بیج صمغ بادام ہکد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون بزرالبنج ہکد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے جو بھگونے کے قابل ہین انکو شراب جید صاف مین جسکو اصل کہتے ہین یا شراب جمہوری مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

قنطارغان الکبیر یہ معجون جنین کے اسقاط کو اور عورتون کو جو خاص قسم کے درد عارض ہوتے ہین جمیع امراض سے ان کو مفید ہے اور یہ دواے ہندی ہے **اخلاط اسکے** افیون چار استار اور چار دانق یعنے سات تولہ افربیون چھ درہم اقاقیا پانچ استار اور دو درہم اور دو ثلث ایک درہم کا یعنے نو تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخمینًا اور حماماتین استار اور چار دانق یعنے پانچ تولہ سوا چار ماشہ قسط دو استار

یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دو استار اور چار دانق یعنے
تین تولہ ساڑھے سات ماشہ عاقرقرحا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ
فاشرا جسکو ہزار چشان بھی کہتے ہین اور فاشرستین جسکو شبندان
کہتے ہین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ابریشم خام دو استار
یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فضہ محرقہ یعنے چاندی کی جو جلانے
سے بنے چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ گل سرخ جسکی بو ندیان نکال
ڈالی ہون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم سداب دو درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ
مشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اجوائن چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ بزرالبنج سپید نو استار اور دو درہم یعنے پندرہ تولہ سوا
نو ماشہ شگوفہ انگور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست بیخ
کرفس تین استار دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ تخم خرفہ
دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مغز بیدانجیر مقشر آٹھ
استار یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کبریت زرد پانچ استار یعنے آٹھ تولہ
سوا پانچ ماشہ صمغ عربی تین استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ
پونے آٹھ ماشہ میعہ سائلہ تین استار اور دو درہم اور چار دانق
یعنے چھ تولہ پونے چھ ماشہ مقل ازرق دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے
چار ماشہ کندر نر پانچ استار اور دو درہم یعنے نو تولہ دو رتی بیرزد
نو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے سولہ تولہ دو رتی
دیق منقی پانچ استار چار دانق یعنے آٹھ تولہ سوا آٹھ ماشہ آس
دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ مصطگی تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ زراوند مدحرج تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی تین
استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ قردمانا
چھ استار یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ بیخ کاکنج چھ درہم یعنے
پونے دو تولہ سازج ہندی تین استار اور چار دانق یعنے پانچ
تولہ پونے چار ماشہ حب بلسان جراتہ سلیخہ زرنباد
درونج مکہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم تفاح
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ دو استار یعنے
تین تولہ ساڑھے چار ماشہ خولنجان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
مرواریدناسفتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ الایچی کلان پانچ سوعدد
مسلم تخم نفل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قشر نفل
سادہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی افرو ابجان دو استار اور
دو درہم یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ بسد یعنے مونگا
دو استار اور ایک درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ زراوند طویل
نو استار یعنے پندرہ تولہ سوا دو ماشہ فوفرا دو درہم
یعنے سات ماشہ ودج ترکی سپید دو استار اور دو درہم
یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ شیطرج ہندی یعنے
چیت لکڑی دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل
فلفل سپید ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
اطموطا یعنے گشنت برگشت اور ابوربار دکہ بارہ درہم اور
سوربارود دو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے چار
تولہ ڈھائی ماشہ بہمن سرخ اور بہمن سپید دو استار اور
چار دانق یعنے تین تولہ ساڑھے سات ماشہ تلخہ گاؤ دو درہم
یعنے سات ماشہ تلخہ گرگ اور تلخہ ادب یعنے ریچھ اور تلخہ
مکہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو بیس
چھانکر جو اجزا قابل بھگونے کے ہین انکو سات دن شراب مین
بھگودین بعد اسکے پسی ہوئی دوائین ان مین ڈالکے روغن بلسان
اور شہد کف گرفتہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی کے ساتھ
معجون بنائین اور مقدار شراب کی جسمین دوائین بھگوئی جائین
اسیقدر ہو جس مین وہ دوائین گھل جائین اور مثل لعوق کے
ہوجائین اور کسی پتھر کے برتن مین یا مٹی کے پکے ہوے برتن مین
جو خوب صاف اور پاک ہو پانچ یا چھ جوش پانی کے بعد
چولھے پر سے اتار لین اور سرد کرین اور شیشہ کے برتن مین رکھین بعد
اسکے ایک گفتار یعنے بجو مادہ بڑھالا کر اسکے دونون ہاتھ اور پاؤن
خوب مضبوط باندھکر تانبے کی دیگ مین ڈالدین اور سپید ترمس
اور سویا بقدر ایک کف دست اس پر ڈالکر میٹھا پانی بقدر حاجت

دیگ مین بھر کر دیگ کا منھ اس طرح بند کرین کہ بھاپ نکلنے نپاسے پھر اس دیگ کو چولھے پر چڑھا کر نرم آنچ کرین تا اینکہ خوب مہرا ہوجائے بعد اسکے دیگ کو آگ سے اُتار لین اور شوربا صاف کرین اور کھال اور ہڈی اور بال سب شوربا سے دور کردین فقط شوربا ایک دیگ مین اُس کو خوب چھانکر صاف کرلیا ہو ڈالین پھر روغن بلسان اور روغن ناردین ہر ایک بقدر ایک اسکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ملا کر نرم آنچ مین اس قدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جاوے پھر اُس پر شہد اسقدر ڈالین جتنا شوربا جلانے کے بعد باقی رہگیا ہو اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہوجاوے اور گاڑھے شہد کے قوام مین آجاوے بعد اسکے وہی دوائین جنکو اوپر ہم بیان کرچکے ہین کہ شیشے کے برتن مین پسی ہوئی رکھی ہون اس شہد کے قوام مین خوب ملا دین اور ٹھنڈی ہونے کے بعد شیشے کے برتن مین اوٹھا رکھین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین اور چھ مہینے سے پہلے استعمال نکرین ورنہ زہر قاتل ہے۔

قنطار یغان اصغر وہی نسخہ جو اوپر لکھا گیا اسکو مختصر کیا ہے **اخلاط اُسکے** حب بلسان دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ دیق سپید جسکو مویزک عسلی بھی کہتے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ نکچھکنی دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ابریشم خام ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزر البنج دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فربیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اور پوست بیخ لفاح دو درہم یعنے سات ماشہ اسنہ بسفایج اشق لبان بیخ سوسن عود بلسان شحم حنظل زنجبیل سکبینج جاوشیر جند بیدستر ہزارجشان شنبلید ان شیطرج ہندی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم حرمل قرنفل ساذج ہندی گرگدن یعنے گینڈے کی سینگ پی ہاتھی کا پتہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سونا اور چاندی ہر ایک پسی ہوئی اور چھانی ہوئی ایک دانق یعنے چھ رتی زنجبیل درونج کافور ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط تلخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کردیا دو درہم یعنے سات ماشہ زرآوند مدحرج ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اجوائن صعتر فارسی اصول زوفا کبیر کے بیج ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قاقلہ ایپہ جسکو بدخشان کہتے ہین سکر حب الغار دم الاخوین ہر دو درہم یعنے سات ماشہ نمک ہندی اشنان کی ہر قسم ہر دو درہم یعنے سات ماشہ کرنب بحری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ املتاس جو لکڑی اور چھلکون سے پاک صاف کرلیا ہو اور بیج بھی نہون اور قردمانا تالیسفر بیج شہدانج ارز یعنے چاول ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرین اور پیس چھانکر جو بھگونے کے قابل ہین اُن کو شراب مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

کلکلانج الکبیر استرخاء معدہ اور اسکی برودت کو اور زمانہ دراز کی تپون کو اور رعشہ اور دشواری بول اور برص اور بہق اور بیداری مفرط ہڈیون کے تکسر یعنے ٹوٹنے کو اور تر کھانسی کو اور سل کے بیمارون کو بشرطیکہ ان کو تپ نہو اور جس شخص کا بدن غشی وغیرہ سے سرد ہوگیا ہو اسکو اور طحال کے بیمارون کو اور دبیلہ یعنے اندرونی پھوڑے اور قولنج اور بیماران استسقا اور اُس عورت کو جو زمانہ حمل مین بیمار ہوجاتی ہو اور اختناق رحم کو اور اُن ریاح کو جو مفاصل مین ہون اور مفاصل کے نفخ یعنے پھول جانے کو اور گھٹنے اور پیٹھ کے اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ سیاہ بہیڑہ شیرہ آملہ فلفل دار فلفل زنجبیل چینی شیطرج ہندی فلفلمویہ نمک ہندی نمک سرخ نمک نفطی نمک خمیر نمک اندرانی جس کو کالا نمک کہتے ہین لسان العصافیر سعد کوفی ہال یعنے چھوٹی الائچی قرفہ برنج کابلی صعتر فارسی شونیز یعنے کلونجی حب النیل زیرہ ساذج ہندی تخم کرفس

کسفرہ یعنے کشنیز خشک اور بعض نسخون مین یہنے ادویہ مندرجہ ذیل بھی پائی ہین ہشقیقل یعنے شقاقل اطموط یعنے کشت برکشت ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جاؤشیر آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ ترید ایک رطل اور چار استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ مویز کلان دانہ برآوردہ سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ آملہ دو سو مثقال یعنے پچہتر تولہ قند سپید ساڑھے چھ رطل یعنے پون پاؤ کم تین سیر تخمیناً اسی روپیہ کی تول سے کنجد تین رطل یعنے ایک چھٹانک سوا سیر تخمیناً اور ایک نسخہ مین کنجد ایک رطل ہے جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوا دواؤن کو کوٹ چھان کر ہر ایک کا وزن درست کرلین اور مویز کلان کو مع اگانہ پانی مین جوش دے کہ جب خوب گھل جاے پانی کو چھان لین پھر اسمین املتاس کو بھگوئین اور آملہ کو درورا کوٹین کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنجائین اور چوبیس رطل پانی جو برابر آدھ پاؤ دس سیر کے ہوا شبانہ روز بھگوئین اور بعد اسکے اسقدر جوش دین کہ آٹھ رطل پانی جو برابر ڈیڑھ پاؤ تین سیر کے ہے باقی رہ جاے تب آملہ کو نکال کر پھینکدین اور آملہ کے پانی کو دیگ مین پھر ڈالین اور املتاس کو اسمین گھولین یعنے جو املتاس مویز کے پانی مین بھیگا ہوا الگ رکھا ہے اسکو آملہ کے پانی پر جو دیگ مین ہے ڈال کر خوب ملکر قند ملائین اور نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ قند گھل جاے اور شہد کے قوام مین آجاے بعد اسکے کنجد کو اسمین ملائین اور کپڑا یا ہاتھ اسمین نہ لگنے پاے پھر آگ سے اتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اب دوا تیار ہوگئی اسکا استعمال کرین مقدار شربت تین مثقال یا چار مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہر ایک آدمی کو بقدر اسکی قوت اور سن کے ۔

کلکلانج اصغر بیماران استسقا اور درد جگر اور طحال کو اور یرقان اور سدون کو اور جملہ اقسام کے دبیلے یعنے اندرونی پھوڑون کو مفید ہے اور یہ دوا تجربہ مین بھی آچکی ہے اور جو منفعت اسکی بیان کی گئی ہے صحیح ہے اخلاط اسکے ہلیلہ زرد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ آملہ تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً تمر ہندی پچاس درہم یعنے سوا دو سیر تخمیناً اور مویز کلان خستہ برآوردہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے اس پر تیس رطل پانی یعنے پونے تیرہ سیر تخمیناً ڈالین اور جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پانی باقی رہجاے پھر اس کو صاف کرین اور املتاس کو بیج اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرکے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اس پانی پر داخل کرین اور پھر جوش دین کہ ایک ابال آجاے بعد اس کے اس پانی مین املتاس کو خوب ملین اور باریک چھلنی یا چلنے سے چھانین بعد اس کے چار رطل قند جو برابر پونے دو سیر تخمیناً کے ہے اس پر خالص پانی ڈال کر جوش دین کہ قند گھل جاے اور شہد کے قوام مین آجاے پھر اس پر روغن کنجد تازہ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً ڈال کر خوب ملائین اور آگ پر پھر چڑھا کر اتنی آنچ کرین کہ دو جوش آجائین اور چولھے پر رہنے دین ابھی آگ کو نہ بجھائین اور رلک مغسول اور سنبل الطیب گل سرخ دوقو فطراسالیون مجیٹھ راوند چینی نمک ہندی بیخ سوسن آسمانی گوفی غاریقون ہر ایک چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ سنڈھی سیسالیون زراوند طویل اسارون مصطگی عود بلسان فنطیانا برنج مقشر سلیخہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث عصارہ افسنتین سعد کوفی شگوفہ اذخر ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کشوث تخم حمو املیتھی رب السوس اور سقمونیا ہر ایک گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ تخم کرفس قسط وج ترکی تخم رازیانہ انیسون ہر ایک تیرہ درہم یعنے تولہ ساڑھے نو ماشہ تربد سفید ایک سو پچاس درہم یعنے پونے چوالیس تولہ زیرہ کرمانی سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ کوٹ چھان کر مازریون بیس یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر اس پر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گلاب اور تین اوقیہ

روغن کنجد یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواؤن پر ڈال کر جوش دین تا اینکہ پانی گلاب کا جل جائے اور روغن باقی رہے بعد اس کے دواؤن کو اسی تیل مین لت کرکے قند کا قوام اسمین ملائین اور خوب چمچہ وغیرہ سے گھوٹین کہ مل جائے اور ایک مٹی کے برتن مین اٹھا رکھین مقدار شربت اس کی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی ہے ہمراہ اونٹنی کے دودھ کے یا ہمراہ ماء الجبن یا آب عنب الثعلب اور کاکنج کے اور قریب ہے کہ ایک نسخہ اور رہم اسکا دوسرے جملہ مین کتاب کے لکھین گے۔

معجون فیروزنوش ریاح غلیظہ اور مرٗوڑہ اور قولنج اور نسیان کو فائدہ کرتی ہے اور زنان حاملہ کو جو امراض باردہ لاحق ہوتے ہین انکے علاج مین اس معجون کا استعمال کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج افیون مکد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب زعفران مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ دواؤن کو کوٹ چھانکر شہد سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

معجون جو بنام کندری مشہور ہے یہ معجون بہت نفیس ہے **اخلاط اُسکے** زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ مرمکی اسارون مجیٹھ راوند چینی دوقو فطراسالیون اور سومکد چار مثقال یعنے ایک تولہ چھ ماشہ سنبل ہندی سنبل رومی مکد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ قسط اور سلیخہ اور شگوفہ اذخر مکد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ حب بلسان ساڑھے تین مثقال یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ مجیٹھ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ رب السوس اسقولوقندریون جعدہ عصارہ غافث مکد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ انزروت پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک بندقہ کی یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے ہمراہ گلقند عسلی کے یعنے وہ گلقند جو شہد سے بنایا جائے بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے مترجم اس معجون کے خواص کو شیخ نے ذکر نہین کیا ہے لیکن چونکہ معجون فیروزنوش کے بعد اس کو لکھا ہے اور اجزا بھی قریب قریب ہین لہذا وہی خواص اسکے بھی سمجھنا چاہیے۔

معجون فودنج دردہاے معدہ اور جگر کو جو سردی سے ہو اور پھر ہری جو شدت سے آے اور دوری سے جو تپ مین آتی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فودنج نہری فودنج کوہی فطراسالیون سیسالیوس مکد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ تخم کرفس بابونہ حاشا مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل چالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہے شہد سے معجون بناکر استعمال کرین۔

معجون بزور دردہاے جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح جو شکم مین پیدا ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم خماما سنبل الطیب اجوائن تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون سیسالیوس جند بیدستر تخم شبت نزرآوند طویل اور رکیا یعنی بلچھڑ اسارون کردیا سب اجزا ہم وزن لے کر شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مین ملاکر استعمال کرین۔

معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ اس معجون کو ہمنے خود بادشاہون پر اور بڑے بڑے روٗسا امرا پر تجربہ کیا ہے پس اسکی منفعت عظیم ہمکو معلوم ہوئی ہے خصوصاً امراض وسواس اور توحش اور خفقان اور ضعف قلب مین اور بہت سے امراض مزمنہ جن مین اور معالجات کارگر نہوے تھے اس معجون کے استعمال نے ان کو دور کردیا ہم نے اس معجون کے بہت سے منفعت امراض دماغ اور جگر اور معدہ اور طحال مین بھی پاے اور خاص کر مرض قولنج مین بھی دردہاے مفاصل اور پرانی تپون کو بھی فائدہ کرتی ہے نسخہ اُسکا یاقوت کے ٹکڑے خصوصاً سرخ رنگ کا یاقوت یاقوت رمانی وغیرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ لے کر کسی ہاون مین ڈال کر آہستہ آہستہ اس قدر کوٹین کہ ذرا ذرا ہوجاے پھر اسکو کسی کھرل مین اتنا پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہوجاے

بعد اسکے سنگ یشب ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عقیق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور سونا دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ جسکو ایسی گھریا مین چرخ دیا ہو جسمین لیپ مردار سنگ کا کیا گیا ہو کہ اسس گھریا مین چرخ دیکر سے سونا بیٹھک ہو کر قابل پیسنے کے ہو جاسے اور اسکو خوب پیسین اسی طرح چاندی کو قلعی کی بو سے پھونک بنا کر بوزن ایک دانگ کے لین اور ان چارون چیزون کو یعنے یشب اور عقیق اور سونا اور چاندی کو مثل یاقوت کے کوٹ پیس کر تیار کرین پھر ان چارون کو لیکر کسی کھرل مین رکھکر شراب ریحانی مین لت کر کے خوب پیسین تا اینکہ خشک ہو جاسے اور رکھکر پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاسے پھر لے کر اٹھا رکھین اور یہ جواہر پسے ہوسے مثل جزو واحد کے تصور کرین مترجم جن لوگون کو مذہبی پابندی سے شراب ریحانی کا استعمال جائز نہین بجاسے شراب ریحانی کے ان کے واسطے جواہر مذکورہ کو گلاب مین کھرل کرنا چاہیے۔

متن بعد ازان غاریقون اور افتیمون فلفل زنجبیل قرنفل مرزنجوش ہکد نصف جز یعنے جتنا وزن چارون جواہرات کا بعد پیسنے کے ہو جو برابر ایک تولہ پونے دو ماشہ کے ہے اس کا نصف تخمیناً سات ماشہ حجر ارمنی حجر لاجورد ملح نفطی بذر بناد در رونج بہمن گاؤزبان ہکد تیسرا حصہ ایک جزء کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے سنبل اقلیطی جو ناردین ہے اور حماما سافج ہندی دارچینی صعتر ماشاردفا اور بیروزہ ہکد چہارم جزء کا جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے بھ مشکطرامشیع فطراسالیون حجر یہودی تخم کرفس اور مرکی اور کندر اور زعفران اور فلفل سپید ہکد چھٹا حصہ ایک جز کا جو برابر سوا دو ماشہ کے ہے بعد اسکے استخوان فیل تیسرا حصہ جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے لیکر سب کو پیسین اور پسے ہوسے جواہر اسمین ملائین اور پھر پیسین اور شہد کے شیرہ مین جسکا وزن دوچند وزن ادویہ ہو گوندھ کر بوزن ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کے قرص بنالین اور تناول کرین۔

دوسری معجون جو ادویہ جالینوس سے ہے قصبہ ریہ کے امراض اور قروح جو پھیپھڑے مین پڑین ان کو اور پیپ اور خون تھوکنے کو اور جو مادہ سینہ کی طرف کھچکر آتا ہو اسکے روکنے کو فائدہ کرتی ہے اور دشواری نفس کو بھی مفید ہے اخلاط اسکے صمغ البطم چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہلیلہ کندر ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ حب صنوبر کبار چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اصل السوس مقشر چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ تج سیاہ دو مثقال کتیرا تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مغز تمر شامی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ باررزد یعنے بیروزہ صاف اور پاک تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ طین شاموس جسکو طین کوکب بھی کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ایک اور نسخہ مین ہمنے قسط کی مقدار ایک ہی مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پائی ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولاس جو برابر ایک سیر کے تخمیناً ہے شہد کو پہلے جوش دین اور اسمین صمغ البطم کو بوقت جوش دینے کے انا مضاعف یعنے دوہرے برتن مین ڈالین جب گاڑھے ہونے کے قریب پہونچے اسمین بیروزہ چھوڑدین اور پھر اسقدر پکائین کہ اسکا قوام اس حد تک پہونچ جاسے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے کسی جگہ ٹپکائین بوند مسلم بنی رہے پھیل نہ جاسے پھر اسکو سرد کرین اور ادویہ باقیہ پیسے ہوسے رکھے ہین اس مین ملا دین اور استعمال کرین۔

صفت اس معجون کی جو منسوب ارسطوماخس کی طرف ہے

کھانسی اور خون تھوکنے کے واسطے اسکا نفع عجیب ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ اور جو مدہ پھیپھڑے مین جمع ہو گیا ہو اور پھیپھڑے کے ورم مین اور عضل کے شگافتہ ہونے مین اور کھانے کے بعد جو قے آجاتی ہو اسکے واسطے اور ہیضہ اور خلفہ اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم اور جو تپین نوبت سے آتی ہون ان سب کو مفید ہے تپ مین نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے کھلانی چاہیے اور

لاغری بدن اور ورو ات مزلن کو دور کرتی ہے اور زہر کے جملہ اقسام مین کھانے پینے کے ہون یا حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کے فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے دارچینی قسط بیروزہ جعدہ ہستی افیون فلفل سیاہ دار فلفل سعہ ہکر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شہد ایک قسط جو برابر چوراسی تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے سب خشک دواؤن کو پیس اور چھان لین مگر بیروزہ کو شہد مین اتنا جوش دین کہ گھل جائے بعد اسکے اس قوام پر ادویہ کو ڈالین مگر پہلے قوام کو چھان لین تاکہ بیروزہ وغیرہ کی میل یا کدورت نکل جائے اور شیشہ خواہ چاندی کے برتن مین اٹھا رکھین اور اُسمین سے بقدر ایک باقلاے مصری یعنے پونے دو ماشہ کے ہمراہ ماء العسل کے بقدر دو قواس یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ اور اسپر اپنی اُنگلی سے تین قطرے روغن کنجد کے ٹپکائین۔

معجون جو حکیم اسانیطس کی طرف منسوب ہے پیشاب مین ریگ کو اور تمام مواد قروح کو نکال دیتی ہے اخلاط اُسکے بیخ سوسن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سیسالیوس کماذریوس یعنے مسنڈھی حاماذریوس یعنے دوسری قسم کی مسنڈھی جو فارسلیون وادویہ حاماکی تی ہے لاون سیاہ اور حرف اور بیباتو طیس سے بیج ہکد چار مثقال یعنے ڈیڑہ تولہ حاما آٹھ مثقال یعنے سوا تین تولہ دارچینی بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ بیبانو طیس کوہی سنبل ہندی زعفران انسلیقی تخم کرفس کوہی جعدہ تخم سداب صحرائی اشاطر اشیع قریطی ہکد بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن حجر الشامی نر ہو یا مادہ ہکد سولہ مثقال یعنے چھ تولہ حرف بابلی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ تخم فنجنکشت حرمی ہکد چوبیس مثقال یعنے نو تولہ فرد و مانا ڈتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ شہد جوش کیا ہو اسلیے کہ اسی کے ذریعہ سے معجون تیار کرین اور بقدر ایک بندقہ کے شراب عسل آب آمیختہ جسکا وزن چار دانگ ہے یعنے تین ماشہ تناول کرین۔

معجون خبطیانا صلابت اور سدہ ہاے جگر اور معدہ اور طحال کو فائدہ کرتی ہے اور پرانی تپ کو بھی مفید ہے اخلاط اُسکے خبطیانا فلفل ہکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قسط سازج ہندی سنبل الطیب راوند چینی ہکد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ مین ڈالکر معجون تیار کرین اس معجون کا قوام مثل شہد کے ہوگا مقدار شربت اسکی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے آب سداب مطبوخ کے ہمراہ۔

صفت اُس دوا کی جسکا نام عطیۃ اللہ ہے یہ دوا بعض سلاطین کے خزانہ مین پائی گئی اطبا کہتے ہین کہ یہ دوا بواسیر اور فساد معدہ اور برودت شکم کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کی اشتہا بڑھاتی ہے اور جماع کی خواہش پیدا کرتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اگر زمانہ ربیع اور فصل سرما مین تین مہینے برابر کھلائی جائے اسطرح پر کہ ہر مہینے مین جو جمعہ پڑے اسی جمعہ مین کھائی جاے اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ وج ترکی زرآوند مدحرج زرآوند طویل شقاقل الائچی خرد الائچی کلان قرنفل تخم بابونہ زنجبیل کنجد غیر مقشر ہکد چار اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا سنبل الطیب تربد سپید اور سیاہ اور مجیٹھ دو قو اساروں تخم کرفس جبلی افریبون ہکد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن اجواین نشاستہ گندم تخم گندنا تودری سپید خشخاش زرنباد درونج رگ ہاے زرشک یعنے شنا تین اُسکی اور حماما عاقر قرحا طباشیر سیسالیوس اور ہینگ جو ہد بو ہو زیرہ کرمانی ہکد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے مسک اور فلفل الائچی خرد دارچینی شیطرج ہندی شیطرج فارسی فلقیمون اشنہ سعد کوفی بیخ نیلوفر دار فلفل قرفۃ الطیب جند بیدستر ہکد پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ پون ماشہ جاؤشیر سکبینج ہکد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پوست بیخ کبر آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ خبث الحدید جو خوب صاف کرکے پیسا گیا ہو اور تین ہفتہ شکر مین اور ایک ہفتہ شہد اور پانی مین پرورده کیا گیا ہو بعد اسکے ایک دن اُسکو سرکہ مین بھگویا ہو پھر پلٹ کر صبح کو شکر کے شربت مین یا رس مین اور تیسرے دن پانی اور

شہد مین بھگوئین اور یہی تربیت اس خبث الحدید کی تین ہفتہ تک کرتے رہین بعد اُسکے سایہ مین خشک کرین اور پیسین کہ مثل سرمہ کے باریک ہوجاے بعد اُسکے سب دواؤن کو کوٹ پیسکر چھان لین اب کل دواؤن کو وزن کرکے چہارم وزن ادویہ خبث الحدید مذکور داخل کرین اور پھران سب کو روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد مین گوندھین اور ہموزن خبث الحدید کے قند سپید لیکر گھولین اور اسپر ہمراہ شہد کے مع قند گھولے ہوے کے ڈالین تاکہ قوام اس سب کا مثل اسی شہد کے ہوجاے جسمین لس نہین ہوتی بعد اسکے اس دوا کو سبز برتن مین جو نہایت خوش رنگ اور پاک صاف ہو رکھکر منھ اسکا بند کردین اور چھ مہینے تک اس برتن کو جو مین گاڑ دین بعد چھ مہینے کے اسمین سے بقدر چھوٹے مازو کے دانہ کے نہار منھ کھلائین اور تین گھنٹہ تک کچھ نہ کھانے دین بعد اسکے غذا دین اور غذا دہی مین تدبیر معتدل کا لحاظ کرین جیسا فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور تخمہ اور بدہضمی اور دیگر آفات غذائی اور جملہ اقسام کے ضرر سے جن سے اس کھانے والے کو خوف کا احتمال ہو اُس سے بچائین اور بعض اطبا و اہل علم نے کہا ہے کہ یہ دوا شدت زہر قاتل کو بحکم خدا رد کرتی ہے اور صحت پیدا کرتی ہے۔

معجون ضعف جگر اور روثی یعنے شکستگی استخوان وغیرہ اور نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے گلنار دم الاخوین برگ امنوت یعنے بیخ کبر اور پھٹکری ایک ایک جز سب کو کوٹ پیسکر شہد ملاکر معجون بنائین مقدار شربت اسکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے ہمراہ نیم گرم پانی کے یا اس معجون کو پانی مین جوش دیکر پانی کو نتھارین اور نیم گرم پیا ئین یہ بھی بہت اچھی ترکیب ہے۔

معجون عینو ماطیبب کی فساد مزاج اور ورم جگر کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ اور کیہ یعنے بیلبوش ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ زنجبیل دارچینی ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل سپید چوبیس درہم یعنے سات تولہ مالیبترتین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خولنجان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ نار مشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طلاے مطبوخ اور میسوسن بمقدار کہ دوائین اُسمین گوندھ سکین سب دواؤن کو کوٹین پیسین اور طلا اور میسوسن مین گوندھکر مرچ سیاہ کے برابر گولیان بنالین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہی نیم گرم پانی کے ساتھ۔

معجون جو بنام امیری مشہور ہے دشواری بول اور درد پشت اور ضعف گردہ کو مفید ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہی اخلاط اُسکے تخم خشخاش تخم گندنا تخم کرفس تخم شبت یعنے سویا کے بیج تخم سوسن تخم کاہو تخم کاسنی تخم فرفخ بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر مغز تخم بیدانجیر اور کسیلا تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم مرزنجوش برنج کابلی فلفل تر بد حب الرشاد تخم کنوچہ اشنہ اشق شگوفہ اذخر تخم نفشہ کتیرا بزر البنج صعتر زرنب فلنجہ حب البلسان قسط کردیا اسبغول ابہل راسن لبان بزر قلفل یعنے انار دانہ دشتی اور سلیخہ تخم کتان نمک ہندی تخم سداب تخم خیری سرخ اور تخم خیری سپید زیرہ کرمانی خرفہ تخم فرنجمشک سعاث یعنے سیدہ لکڑی سناے مکی سورنجان افتیمون افیمون تخم سمنہ اسکو مقل خوابہ کہتے ہین اور سرخس اور قول یعنے باقلا ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تودری سپید تودری سرخ اجوائن زرنباد خروب کلان تخم رازیانہ دارچینی ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد تخم حرمل یعنے اسپند حب الآس مرزول شہدانج کندر مقشر حلبہ یعنے میتھی تخم جوز ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شقاقل زنجبیل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ – بیلبوش اذر فلفل سپید قرنفل سنبل الطیب شگوفہ حنا عاقرقرحا ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سقمونیا دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ تخم خربزہ تخم تربز ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ شہد دو رطل یعنے ایک چھٹانک تین پاؤ مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

معجون جسکی صفت صمیری نے کی ہے اور کہا ہے کہ مجرب ہے فالج اور لقوہ اور استرخا اور تمام امراض جنکی اصل بلغم ہو اُسکے

دور کرنے مین فائدہ کرتی ہے اس معجون سے بقدر تحمل مریض کے لیکر استرخا مین عضو مسترخی پر طلا کرتے ہین پس نفع کرتی ہے اخلاط اسکے افیون فربیون جند بید ستر دارچینی دار فلفل بیخ سوسن سنبل الطیب زنجبیل زعفران سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر شہد ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین۔

ہماری مجرب معجون مغاث یعنے سیدہ لکڑی جوز گندم اور بہمن زرد بنادکیترا تخم خشخاش کہربا کدتین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر روغن زرد مین خفیف سا جوش دین اور دو من صعتر جو برابر ایک سیر کے ہے گیہون کے ستو اور دو من یعنے ایک سیر قند پیسکر ملائین اب دوا تیار ہو گئی ہر روز اسمین سے بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر دو رطل دودھ جو تخمیناً ایک چھٹانک کم سیر ہوا اسمین ڈال کر جوش دین اور بقدر حاجت روغن زرد بھی داخل کرین اور مثل حریرہ کے اُسکو پیئین کہ یہ بہت عمدہ اور جید ہے

دوسرا مقالہ ایارجات کے بیان مین

ایارج نام دواے مسہل کا ہے جو اصلاح طبیعت کرتی ہے اور یہ معنی اجمالی اصطلاح مین ہین اور لفظی معنی ایارج کے دواے الہی کے ہین پہلا مسہل معروف ومشہور ادویہ مین ایارج روفس حکیم کا ہے قدیم زمانہ مین ایارج کا اطلاق اسی نسخہ پر کیا جاتا ہے بعد اسکے پھر اور ادویہ مرکبہ کا نام بھی ایارج رکھا گیا۔ مسہل کو دواے الہی اسواسطے کہتے ہین کہ مسہل کا عمل کرنا ہمارے بدن مین یہ حکم الہی ہے جسکو قوت ہاے طبیعہ سے ہمنے مسلم مان لیا ہے مترجم مراد شیخ کی یہ ہے کہ سواے تجربہ کے کوئی دلیل قطعی طبیعات سے ایسی قائم نہین ہوسکتی جس سے فعل دواے مسہل کا ثابت ہوسکے اور نہ آج تک یہ بات ثابت ہوئی کہ ادویہ مسہلہ کس قاعدہ سے فعل اسہال کرتی ہین لیکن قدیم زمانہ مین مسہل مین ایارجات کو اسواسطے اختیار کرتے تھے کہ اطباے زمانہ قدیم محض ادویہ مسہلہ کے ضرر سے ڈرتے رہتے جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ پس ادویہ مسہلہ مین بروقت استعمال اسکے بدرقہ اور مصلح دوائین اور رفادزہر ملادیتے تھے جب استعمال کرتے کرتے اُن کو جسارت ہوئی اور کسی قدر ادویہ مسہلہ کے استعمال سے مانوس ہوے اور یہ بھی انکو جسارت ہوئی کہ ان ادویہ مسہلہ کو بعینہ استعمال کرنے لگے اور رفادزہر وغیرہ کی آمیزش کی پابندی جاتی رہی۔ پس طبیب معالج کو جاننا چاہیے کہ ایارج کا استعمال جوشاندہ اور گولیون کے استعمال سے اسلم ہے اور ان دونون کا استعمال بسبب ضرر کے نہین متروک ہوا بلکہ بسبب اسکے کہ مطبوخ اور حبوب سے استغنا حاصل ہے اور کچھ عادت بھی ایسی خراب ہو گئی ہے کہ دوا بنانے مین سستی کی جاتی ہے اور ایک یہ بھی سبب ہے کہ مطبوخ اور حبوب مثل ایارج کے عموماً مادہ کو دور سے جذب نہین کرتی۔ مقدار شربت ایارج کی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تک ہے اور بیشتر ایارج پر نمک خمیر بھی ڈال دیتے ہین بہت مناسب وہ بدرقہ جسکے ساتھ ایارج کا استعمال کیا جاے یہ ہے کہ آب افتیمون ہمراہ مویز کلان کے خصوصاً بنا بر اس نسخے کے جسکو بعض طبیبون نے تجویز کیا ہے۔ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویز منقی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہلیلہ سیاہ پاک صاف کیا ہوا سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ اسطوخودوس تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ پانی تین رطل یعنے سوا سیر تخمیناً اور جوش کرنے کی حد یہ ہے کہ پانی جل کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً باقی رہجاے اُسکو چھان کر نہار منھ پلائین اور اعانت مسہل کے واسطے تخم خطمی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم خیار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تھوڑا سا روغن بادام شیرین اور نیمگرم پانی ملا کر پلائین اور غذا چند روز تک زیرباج جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے کھلانی چاہیے اور پانی خالص نہ پلایا جاے بلکہ کوئی چیز مصلح ملا کر۔

ایارج فیقرا یعنے ایارج تلخ یہ وہی ایارج صبر ہے جسمین ایلوا پڑتا ہے اور دارچینی بھی بسبب لطافت کے اس مین شریک کر دی گئی جس کی منفعت احشاء اندرونی اور معدہ کے واسطے ہے اور مصطگی بھی اسی غرض سے ملائی جاتی ہے اور یہ بھی غرض مصطگی کے ملانے سے ہے کہ قوت اس ایارج کی محفوظ رکھے اور تج اور زعفران واسطے انشراح اور تقویت قلب

اور معدہ کے ملاتے ہین اکثر زعفران کے جہت سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے
پس حاجت ہوتی ہے کہ اس کا وزن کم کردین یا بالکل اس کو نکال
ڈالین - اسارون کی شرکت اسواسطے ہوتی ہے کہ ایارج کی
قوت مسہلہ پر اعانت کرتا ہے اور رطوبات کو نیچے اُتار لاتا ہے
اور کبھی اسارون کے بدلے کبابہ ملاتے ہین اور وہ لطیف ہے
اور حب بلسان اور عود بلسان بغرض تقویت معدہ اور تحلیل کے
اور بنظر اُس کے فادزہر ہونے کے ملاتے ہین اور بعض آدمی
شگوفہ اذخر اسواسطے ملاتے ہین کہ جس خراش کی توقع صبر سے
ہے اسکو منع کردے اور گل سرخ کا ملانا اس غرض سے ہے کہ اذیت
حرارت صبر کی معدہ اور سر سے دور کردے کبھی ایارج فیقرا شہد سے
تین مرتبہ خمیر کیا جاتا ہے - اور کبھی خشک بدون شہد کے
کھلایا جاتا ہے لیکن میرا طریقہ یہ ہے کہ اسکی دوائین پیس کر بذریعہ
ماء العسل کے قرص بناکر سایہ مین خشک کرلیتا ہون پس اس طریق کو
منفعت مین بہ نسبت اور طرق کے بدرجہا بہتر پایا تا ہون شاید
مقل کا وزن اس نسخے مین قریب ایک جزکے ہے قدما اطبا
اصلاح صبر کی مقدار مین اختلاف کرتے تھے پس بعض لوگ وزن
ادویہ مذکورہ بالا چھہ حصہ زیادہ صبر سے رکھتے تھے اور بعضے اٹھگنا
وزن ادویہ بہ نسبت صبر کے تجویز کرتے تھے اور اس سے بھی کم و بیش
اوزان کرنے کا طریقہ تھا - ایضاً صبر مغسول کو ایارج مین داخل
کرتے تھے جسکی قوت اسہال ضعیف ہے اور جو گرم مزاج والونکو
اور تپ کے بیمارون کو مناسب ہے اور ہر ایک بیمار تپ کا ایارج
استعمال نکرے بلکہ جس کی تپ نرم ہو اور بعض لوگ صبر غیر مغسول
داخل کرتے ہین جسکی قوت مسہلہ قوی ہے - مگر تپ کے بیمارون کو
مضر ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم اور گروہ بیماران تپ کو کھلایا بھی
گیا اور کوئی ضرر انکو نہین پیدا کیا - ایارج تلخ سے جلد جلد
دست نہین آتے ہین بلکہ اسکا اسہال بنرمی اور تھوڑا تھوڑا
درنگ سے دیر مین ہوتا ہے اور کبھی ایارج اپنا فعل استعمال کے
دوسرے دن کرتا ہے - ایارج کا اسہال دور کے مادہ کو جذب
نہین کرتا بلکہ اُسی مادہ کا اسہال کرتا ہے جس سے ملاقات کرے اور
الجھائے امعا اور معدہ مین اور بہت دور کی حد اسکے جذب کرنے کی
جگر تک ہی عروق سے جذب نہین کرتا - جو نسخہ ایارج کا جمہور اطبا مین
مشہور ہے اُسکا نفع اُن رطوبات کے نکالنے مین ہے جنکا تولد امعا اور معدہ
اور سر مین ہوتا ہو اور درد ہاے مفاصل اور قولنج اور لقوہ اور
ثقل زبان اور استرخاء اعضا کو بھی فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے مصطگی
دار چینی اسارون سنبل الطیب حب بلسان زعفران عود بلسان
سلیخہ ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو چند وزن ادویہ
جو اس مثال مین چار تولہ آٹھ ماشہ ہوا دواؤن کو کوٹ چھان کر
تیار کرین پوری مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے
ہمراہ شہد اور نیم گرم پانی کے -
ایارج لوغاذیا یہ ایارج مبارک ہے کثیر النفع بدن کو دور ترین
اطراف سے بذریعہ دست لانے کے مواد سے پاک کرتا ہے اور
اسکے دست لانے مین کچھ دشواری اور سختی نہین ہوتی کہ جمیع
اخلاط اور فضول کو باسانی نکال دیتا ہے سر کی بیماریان اور درد سر
اور شقیقہ اور بیضہ جو تمام سر کے درد کو کہتے ہین دوار اور وسواس
اور جنون اور مرگی اور صمم یعنے کری گوش اور رعشہ اور فالج اور
استرخا بلکہ سکتے کو بھی مفید ہے اور ان سب بیماریون کو اسکا فائدہ
بطور سعوط کے ہے جیسا لوگ کہتے ہین ثلیثا کے بیان مین ہم لکھ چکے
ہین اور ثلیثا سے اسکا استعمال بہت بہتر ہے کان کے درد اور
آنکھون کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے معدہ کو قوی کرتا ہے اور
سدہ ہاے جگر کی تفتیح کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے دشواری
نفس کو دور کرتا ہے جو جیسے ربو اور بہار کو نفع کرتا ہے اور تمام
امراض جو بلغم خام سے پیدا ہون اور امراض سوداویہ کو اور جو
تپین نوبت سے آتی ہین انکو فایدہ کرتا ہے درد ہاے مفاصل اور
نقرس اور عرق النسا کو مفید ہے بالخصوص اور داء الحیہ کو فائدہ
کرتا ہے اور جو قروح پرانے سر وغیرہ مین ہون اُن کو اور برص اور
بہق کو اور داد کو اور تقشر جلد اور جذام اور خنازیر اور اورام
سرد اور سرطان کو مفید ہے اخلاط اُسکے تخم حنظل پانچ درہم یعنے
ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پیاز عنصل بریان غاریقون سقمونیا

اور خربق سیاہ اشق اسقولوقندریون ہر ایک ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ سوا تین ماشہ اور دوسرے نسخہ مین ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ افتیمون کماذریوس یعنے منڈی مقل اور صبر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ماشا اور ہوفاریقون ساذج ہندی فراسیون جعدہ سلیخہ فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل زعفران دارچینی بسفائج جاوشیر سکبینج جند بیدستر مرکی فطراسالیون زراوند طویل عصارۂ افسنتین افربیون سنبل الطیب حماما زنجبیل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ خبطیانا اسطوخودوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شہد بقدر کفایت پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ نیم گرم پانی اور شہد کے یا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور زبیب خستہ برآوردہ کے۔

ایارج لوغادیا بہ نسخہ فیلغریوس حکیم شحم حنظل غاریقون اشق پوست خربق سپید سقمونیا ہوفاریقون ہر ایک دس مثقال یعنے تین تولہ نو ماشہ افتیمون بسفائج مقل صبر اور منڈی فراسیون اور ریوند ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ دارچینی زعفران جاوشیر سکبینج جند بیدستر فطراسالیون زراوند طویل ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں اور پوری مقدار شربت چار مثقال یا تین مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ یا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے بحسب قوت ہر ایک آدمی کے ہمراہ ماء العسل اور نمک کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ یونس شحم حنظل بیس مثقال یعنے سات تولہ چھ ماشہ غاریقون اشق پوست خربق سیاہ سقمونیا ہیوفاریقون ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ بسفائج افتیمون مقل صبر اور منڈی فراسیون سلیخہ ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ مرکی جاوشیر سکبینج فطراسالیون اور تینون فلفل دارچینی زعفران جند بیدستر زراوند طویل ہر ایک چار مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج روفس مرہ سودا اور بلغم اور بالخورہ کو مفید ہے اخلاط اسکے شحم حنظل بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ منڈی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سکبینج جاوشیر ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تخم کرفس جبلی پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زراوند مدحرج پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید اور فلفل سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سلیخہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اسطوخودوس اور زعفران اور جعدہ ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکو طلا نام شراب مین بھگودین باقی سب دواؤن کو کوٹ چھان کر مرکی سمیت شہد کف گرفتہ مین معجون تیار کرین اور کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ایک اور نسخہ مین شحم حنظل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہے صبر سقوطری پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خولنجان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ منڈی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سکبینج جاوشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زراوند مدحرج فطراسالیون فلفل سپید فلفل سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ دارچینی زعفران زنجبیل مرکی جعدہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور جو دوائین ہم نے اس نسخہ مین پائی ہین جنکی طرف نسبت سریانی زبان مین ہونے کی دیجاتی ہے وہ دوائین یہ ہین منڈی غاریقون فراسیون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو پیسکر شہد سے معجون بنالین مقدار شربت چار درہم کی آب گرم اور شہد اور نمک کے ساتھ نہار منھ پلائی جائے اور پہلے چند روز پرہیز کرلین۔

ایارج ارکاغانیس بموجب نسخہ جمہور ہر ایک مرض کو جو بلغم خام اور غیر خام اور سودا سے پیدا ہو فائدہ کرتی ہے اور گھومنی اور درد سر کو مفید ہے ابتدا نزول الماء چشم کو فائدہ کرتی ہے آواز کے بیٹھ جانے یا پھٹ جانے کو جو رطوبت سے ہو مفید ہے حلق کے اقسام درد اور دشواری نفس اور تشنج اور رعشہ اور خراجات کے وہ اقسام جو مواد غلیظہ سے پیدا ہوں ان سب کو نفع کرتی ہے زرداب اور سوکھی کھجلی کو نافع ہے کبھی معدہ کے درد اور درد شکم اور رحم کے واسطے سلاقہ سداب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور پیشتر اسمین تھوڑی سی

جند بیدستر زیادہ سے زیادہ تین قیراط نمک جو برابر چہ رتی کے ہو ملاتے ہین درد پشت اور جو گردن کے پیچھے سے لیکر کمر تک ہو اور درد و نون گردون کے درد اور درد انثیین کے واسطے ہمراہ جوشاندہ کرفس کے اور عرق النسا وغیرہ کے واسطے ہمراہ آب قنطوریون کے پلاتے ہین ایضاً کبھی عصارہ قثاء الحمار یا عصارہ حنظل چار قیراط یعنے ایک ماشہ آب قیسوم مین ملا کر پلاتے ہین کبھی دیوانہ کتے کے کاٹنے کے واسطے بھی پلائی جاتی ہے اسکے پلانے سے مریض پانی سے نہین ڈرتا ہے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرطان نہری سوختہ بھی ملا یا جاے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بائیس درہم یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ فراسیون اسطوخودوس اور خربق سیاہ کمازریوس یعنے سنڈہی سقمونیا فلفل سیاہ دارفلفل ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ بصل الفار بریان افربیون صبر زعفران جبطیانا فطراسالیون اشق جاوشیر ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ جعدہ دارچینی سکبینج مرمکی سنبل الطیب اذخر فودنج کوہی زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ جوشاندہ اور مویز کلان خستہ بر آوردہ کے -

ایارج ارکاغانیس یہ نسخہ **فولس حکیم** فراسیون غاریقون منڈہی شحم حنظل اسطوخودوس ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ جاوشیر سکبینج فطراسالیون زراوند مدحرج فلفل سپید ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی سنبل الطیب جعدہ زعفران ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ خشک دواؤن کو کوٹین اور گوندون کے اقسام کو ریزہ ریزہ کرکے ماء العسل مین گھولین پھر سب دوائین ملادین مقدار شربت چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ نمک سائیدہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ماء العسل کے -

بناد ریطوس اکبر فساد مزاج بارد اور امتلا کو فایدہ کرتی ہے اور جو فضول بالزوجت اور غلیظ ہون انکو مفید ہے اور نسیان اور تاریکی چشم اور سانس کی دشواری اور صدر یعنے سن ہری اور درد معدہ جگر اور معدہ اور طحال اور گردہ اور رحم کو اور حیض کے نہ آنے کو اور قولنج کو فایدہ کرتی ہے بدون مشقت اور تعب کے دست بھی لاتی ہے مقدار شربت اُسکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ جوشاندہ افیتمون اور غاریقون یا آب گرم کے ہمراہ **اخلاط اُسکے** صبر سقوطری پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ غاریقون سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زعفران دارچینی وج ترکی مصطگی روغن بلسان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ عود بلسان حب بلسان افربیون دارفلفل فلفل سپید فلفل سیاہ خبلیانا رومی شگوفہ اذخر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ قسط مرمکی کمازریوس یعنے سنڈہی افیتمون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون سلیخہ اور سقمونیا ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ تین رتی مو اور حماما ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤن کو پہلے جمع کرے اور پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناے اور کسی برتن مین اُٹھا رکھے اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرے -

بناد ریطوس کا دوسرا نسخہ تمام ایسی بیماریون کو جو برودت اور بلغم سے پیچان مین آتی ہین فائدہ کرتی ہے صبر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ غاریقون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ وج ترکی زعفران دارچینی کیا یعنے فیلیو سورنجان اور سلیخہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ منڈہی فلفل سپید اسارون عود بلسان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل سیاہ جند بیدستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی مو اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ مگر چھ مہینے تک اسمین ہاتھ نہ لگائین -

بناد ریطوس کا تیسرا نسخہ وہ بھی انھین امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** افتمون اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ جوز بوا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ صبر سقوطری ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ ریوند چینی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید خبلیانا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران قرنفل وج ترکی کیا یعنے بیلجوش دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اسارون عود بلسان

مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سلیخہ سقمونیا مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ اسقوردیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھہ اور حماما فلفل سیاہ دار فلفل اذخر مکد دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کو پیس چھان کر بقدر کفایت شہد ملا کر درست کریں اور چھ مہینے رکھ چھوڑیں مقدار شربت چار درہم ہے یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ساتھ۔

بنادریطوس جس میں جوز بوا داخل ہے تمام امراض کہنہ عضو سر کو اور جنون اور وسواس اور درد سر اور رعشہ منی اور مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور ضعف بصر اور درد جگر اور طحال اور گردہ اور قولنج کو نافع ہے اور بند شدہ حیض کا ادرار کرتی ہے اور جذام اور برص اور درد نقرس اور مفاصل اور دونوں کولوں کے درد کو مفید ہے پرانی تپوں کو جو مدت سے آتی ہوں فائدہ کرتی ہے اور بلا اذیت دست لاتی ہے اخلاط اسکے صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون سات تولہ سقوردیون عود بلسان روغن بلسان حب بلسان مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ وج ترکی مصطگی دارچینی قرنفل مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سلیخہ جوز بوا مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ افتیمون اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ منڈی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مو دو درہم یعنے سات ماشہ تینوں قسم کی فلفل اور افربیون مکد چار درہم یعنے ایک تولہ شگوفہ اذخر دو درہم خبطیا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حماما دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوشاندہ افتیمون کے ہمراہ۔

بنادریطوس مسہل صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چوبیس درہم یعنے سات تولہ مصطگی زعفران وج ترکی دارچینی سنبل الطیب مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زراوند طویل حب بلسان روغن بلسان یا بونہ افربیون تینوں فلفل خبطیا نا مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ منڈی اور قسط شیریں مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افتیمون اور تج مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی شگوفہ اذخر حماما مکد دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت اور استعمال اور منافع مثل نسخہ اول کے ہے۔

ایارج جالینوس بموجب نسخہ جمہور اور بعض منافع سے اسکے یہ ہے کہ بنادریطوس اور لوغاذیا سے اسمیں لطافت زیادہ ہے اور عمل بھی زیادہ کرتی ہے اور فالج اور لقوہ اور تشنج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور بدن سے فضول بالزوجت اور غلیظہ کا تنقیہ کرتی ہے اور فضول مختلفہ کو بھی نکال دیتی ہے مثانہ اگر ڈھیلا ہو گیا ہو اسکو مضبوط کر دیتی ہے پیشاب بدون ارادہ کے جو نکل جاتا ہو اسکے روکنے پر مثانہ کو قوی کرتی ہے اخلاط اسکے شحم حنظل غاریقون بصل الفار بریان اشق سقمونیا خربق سیاہ ہیوفاریقون افربیون مکد سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ بسفائج مقل ازرق افتیمون منڈی فراسیون سلیخہ مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ مرکی سکبینج زراوند طویل تینوں فلفل دارچینی جاؤشیر جند بیدستر فطراسالیون مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور بعض آدمی اس میں چار درہم زعفران بھی ملاتے ہیں یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس چھان کر اور بھگونے والی دواؤں کو شراب مثلث میں بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور بعد چھ مہینے کے بروقت حاجت استعمال کریں۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ حکیم **فولس** منڈی فلفل سپید دارفلفل غاریقون اسطوخودوس خربق سیاہ سقمونیا سنبل الطیب افتیمون بصل الفار بریان مکد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی زعفران اشق ہیوفاریقون مکد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ **ابن سرافیون** شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ منڈی بصل الفار بریان غاریقون سقمونیا خربق سیاہ اسطوخودوس اشق ہیوفاریقون مکد تین درہم اور ایک دوانق یعنے سوا گیارہ ماشہ افتیمون حبعدہ مقل کگرونذا فراسیون

صبر سلیخہ بسفائج ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تینون فلفل مرکی دار چینی زعفران جاوشیر سکبینج جند بیدستر فطراسالیون زرآوند دحرج خبطیانا افربیون ہر ایک نصف وثلث ایک درہم کا یعنے تین ماشہ تخمیناً شہد بقدر کفایت بنانے کی ترکیب اور کھلانے کی اور منافع اور مقدار شربت سب مثل ایارج لوغاذیا کے ہین -

ایارج بقراط رطوبت معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور بخار فاسد سے جو درد سر مین پیدا ہوا ان کو اور خوف دلانے والی چیزون کے غم سے نجات دیتی ہے اخلاط اُسکے غبطیانا سنبل الطیب زرآوند مدحرج سلیخہ دار چینی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فطراسالیون منڈی اسطوخودوس جبلی اور کمافیطوس یعنے بیلوش ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب البان اور زعفران ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ صبر سرخ ساڑھے اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ پونے پانچ ماشہ شحم حنظل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی مقدار شربت ہے -

ایارج بقراط کا دوسرا نسخہ جنون اور وسواس اور اُس گھومنی کو جو سر مین ہو اور درد سر شدید اور تشنج کو فائدہ کرتا ہے اور دونون ہاتھون کے پھٹ جانے کو اور وجع مفاصل اور اختلاط عقل اور فساد ذہن اور انتشار طبیعت یا نگاہ اور ابتداے نزول الماء چشم کو اور جذام اور برص اور فالج اور لقوہ اور داد کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے قثاء الحمار اور تینون فلفل اور منڈی ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زعفران مرکی سقمونیا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اشق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کی ہے گرم پانی کے ساتھ -

ایارج اندروماخس طبیب درد معدہ اور شکم کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے دار چینی سلیخہ سیاہ عود بلسان شگوفہ اذخر ہر قلیس یعنے جنگلی کاسنی ہر ایک ساڑھے تین اوقیہ یعنے نو تولہ دس ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو کوٹ کر نئے برتن مین مٹی کے ڈالین اور آب باران چھ ابار یق یعنے تین سیر چھوڑین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاوے بعد اُسکے صبر سرخ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لیکر اس پر آب باران بقدر کفایت ڈال کر صبح سے دوپہر تک پیسین اور دھوتے جائین اور پانی بدلتے جائین تا اینکہ صاف ہو جاوے پھر اسپر وہی پانی جسمین دواؤن کو پکایا ہے ڈالکر دھوپ مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جاوے بعد اُس کے اُس پر زعفران اور مر اور کمافیطوس یعنے بیلوش ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک پُرانی کتاب کے نسخہ مین ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ڈال کر خوب پیسین اور کسی شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغن دار برتن مین رکھدین اور استعمال کرین - یہ ایارج تشنج اور صدمہ کو فتگی اور چوٹ لگنے کو اور ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے کو فائدہ کرتی ہے پہلو کے درد کو اور معدہ کے درد کو اور نفخ کو اور نفث الدم اور درد تہیگاہ کو مفید ہے مقدار شربت کی وزن کامل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ اور ہر ایک آدمی کے واسطے بقدر اُس کی قوت کے دینی چاہیے اور ورم سخت سوداوی مین ہمراہ سکنجبین کے دیجاتی ہے اور آنکھ کے ورم پودینہ کا پانی نچوڑ کر خواہ ہری مکو کے پانی مین پیسکر لگائی جاتی ہے ورم مقعد مین روغن گل اور شراب جدید مین پیسکر لگاتے ہین تا خونون مین جو قروح پیدا ہوتے ہین اُن پر سرکہ شراب مین گھول کر لگاتے ہین اور منہ کے جلجانے کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے -

ایارج اندروخوس احتباس حیض اور جذام اور قرع یعنے تر سناکی کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے اسطوخودوس لکر وندر اغار یقون خربق سیاہ فلفل سپید مازریون سقمونیا اسقیل بریان ہر ایک اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ زعفران افربیون اشق ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ داخل قثاء الحیہ یعنے اندرونی سب چیزین اس پھل کی سواے پوست کے تین درہم یعنے ساڑھے ماشہ شہد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمیناً مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ شہد اور پانی اور نمک کے -

ایارج قیلاغوراس مالیخولیا کو فائدہ کرتی ہی اور حجاب کے دماغی کا تنقیہ کردیتی ہے جن کیموسات پر ارضیت غالب ہو گئی انمین غلاظت اور لزوجت پیدا کردے انکو دماغ سے اُتار لاتی ہے اخلاط اُسکے فراسیون اسطوخودوس خربق سیاہ گگروند اُمنڈی فطراسالیون قولیون اور وہ جعدہ ہی زرآوند مدحرج خبلیانا اور کیا یعنے فیلیوش کثیرا اسافیج ہندی اسارون حماما قسط دارچینی مجیثہ اور مو فلفل حب بلسان جنگلی لیسن تج ہیوفاریقون شگوفہ اذخر سنبل الطیب ہر یک دو درہم یعنے سات ماشہ افتیمون غاریقون بسفایج شحم حنظل ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹین اور شہد ملا کر درست کرین اور چھ مہینے تک مزاج بگڑنے دین مقدار شربت تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یا تہائی اوقیہ کی جو مترجم کی راے مین درست ہے یعنے گیارہ ماشہ دو رتی آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج بوسطوس بصارت کو نفع کرتی ہے اور تقویت دیتی ہی اور سر کے کسی مقام پر جو ہمیشہ درد رہتا ہوا سمین سکون پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے اور جتنے درد مادہ سوداوی اور بلغمی سے بدن مین ہون اُنکو اور دوار یعنے گھمنی کو اور اس درد کو فائدہ مند ہی جسکا نام اکلیل رکھا گیا اخلاط اُسکے منڈی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ غاریقون سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ- دوسرے نسخہ مین غاریقون سو اوقیہ یعنے ساڑھے تین سیر تخمیناً شحم حنظل تین اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اسطوخودوس فلفل سیاہ فلفل سپید ہر یک بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ- مو تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ چار ماشہ ایک سرخ زعفران اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً خربق سیاہ سقمونیا صبر سقوطری ہر یک سولہ اوقیہ یعنے چونتیس تولہ اشق اٹھارہ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ افربیون اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً اسقیل مشوی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت چار درہم کی یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہے بعد چھ مہینے کے اور دوسرے نسخہ مین سنبل اور سلیخہ ہر یک بارہ اوقیہ کی زیادتی ہے یعنے پونے چونتیس تولہ اور فیسانذرہ افتیمون کے ہمراہ

استعمال کیجاتی ہے بعد پرہیز کرانے کے۔

ایارج طمعو الانطاکی تشنج اور درد سر کو فائدہ کرتی ہے اور پرانا درد جو سر کے کسی مقام پر ہوا اور جو جنون بسبب غلبۂ خلط سودا کے پیدا ہوتا ہے اُس کو اور جوڑ بند مین بدن کے جو بہر ہری پڑتی ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے شحم حنظل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ منڈی فطراسالیون غاریقون اسطوخودوس ہر یک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زرآوند طویل فطراسالیون فلفل سپید سکبینج جاوشیر ہر یک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرکی سنبل الطیب جعدہ زعفران دارچینی ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جو دوائین گیلی ہون اُن کو شہد مین گھول کر دھیمی آنچ مین خفیف سا جوش دین اور خشک دواؤن کو کوٹ چھان کر گیلی دواؤن کے قوام پر چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

نسخہ ایارج جو بصارت مین زیادتی ہے اور درد سر اور درمزبان جو سر مین ہو اور معدہ اور جگر کی بیماریون کو نفع کرتی ہے اخلاط اُسکے شحم حنظل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ منڈی سلیخہ تینون فلفل ہر یک دو درہم یعنے سات ماشہ صبر مرکی لبان نر زعفران ہر یک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سقمونیا بوزن چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج ہمارا تجویز کیا ہوا اور مجرب یہی ہی خربق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شحم حنظل ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صبر پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ نمک ہندی ایک درہم اور ثلث ایک درہم کا یعنے چار ماشہ پانچ رتی غاریقون ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ تربد بجرا رمنی نصف مثقال یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فلفل سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو مثقال یعنے نو ماشہ ورج ترکی حماما اسارون حب بلسان ماش مصطگی تخم کرفس دو قو تخم گندنا ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گاؤزبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم فرنجمشک تخم بادرنجبویہ

تخم احرج پودینہ خشک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افتیمون ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دو چند شہد ملا کر چھ مہینے رکھ چھوڑین بعد اُسکے استعمال کرین ۔

تیسرا مقالہ جوارشات مسہلہ اور غیر مسہلہ کے بیان مین

ہمارا ارادہ ہے کہ اس جملہ مین اُن جوارشون کا ذکر کرین جو مشہور ہین اور اُن کا اثر مشابہ اثر عام یا کلی کے ہے لیکن وہ جوارشات جنکے منافع جزئی ہین اُن کے ذکر کرنے کا مناسب مقام جملہ ثانیہ اس کتاب کا ہے ۔

جوارش کمونی احشار اندرونی کے درد کو جنکا تولد برودت سے ہوا ور مشائخ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور شہوت کلبی کو اور کھٹی ڈکار کو دور کرتی ہے مقدار شربت بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے آب گرم کے ہمراہ ایضاً جو تپین مادہ سرو سوداوی اور بلغمی سے ہون انکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے کمون یعنے زیرہ کرمانی سرکہ شراب مین آٹھ پہر بھگو کر اور سکھلا کر بریان کیا ہوا برگ سداب سایہ مین خشک کیا ہوا فلفل اور زنجبیل ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بورہ ارمنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان دواؤن کو جمع کر کے پیسے اور چھاننے کے بعد شہد کف گرفتہ ملا کر معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین ۔

معجون کمونی بہ نسخہ جالینوس ریاح باردہ اور تخمہ کو فائدہ کرتی ہے محلل ریاح ہے اور جس شخص کو کھانا ہضم ہوتا ہو اُسکو نفع کرتی ہے اخلاط اُسکے بورہ نصف جز زیرہ کرمانی سرکہ مین بھیگا اور بھونا ہوا فلفل سپید دار فلفل فلفل سیاہ ہر ایک جز یہ معجون بہ طبق دو نسخون کے بنائی جاتی ہے کہ کبھی تمام اجزا کو مساوی الوزن لیتے ہین یعنے زیرہ اور فلفل اور سداب اور بورق کو اور اس طریق کی بنی ہوئی معجون رفع قبض بہت کرتی ہے اور کبھی سب دواؤن کو برابر لیتے ہین اور بورق نصف وزن ملاتے ہین اور زیرہ مین قسم کرمانی کو اختیار کرتے ہین کہ اسکو سرکہ تند مین بھگو کر جوش دیتے ہین اور مرچ سیاہ کی جگہ مرچ سفید داخل کرتے ہین یہ اسواسطے کہ سپید مرچ مقوی معدہ زیادہ ہی بہ نسبت دار فلفل اور فلفل سیاہ کے اور سپید مرچ وہ ہی کہ جسکے دانے چھوٹے ہون اور نہ مثل مرچ سیاہ کے اسکے ظاہری سطح پر جیسے بڑے ہون اور نہ چھلکا اُسکا موٹا ہو بلکہ یہ وہ مرچ سپید ہے جسکو لوگ سنگین اور وزنی کہتے ہین اور اس قسم مین بھی مختار وہی ہے جسکے دانے بڑے ہون اور پورے ہون ٹوٹے پھوٹے نہون اور بورق جس سے یہ دوا بنائی جاتی ہے اگر اُس شخص کے واسطے بنائی جاے جسکی طبیعت مین قبض ہو پس وہ بورق ملانی چاہیے جسکو لوگ نطرون ہرموقون کہتے ہین کہ جو سرخ رنگ ہوتی ہے اور اگر اسکے لیے یہ دوا بنائی جاے جسکی طبیعت نرم ہوا اور اعتدال سے زیادہ مجیب ہو سپید بورق ڈالنا چاہیے اور مقدار بورق کی جو ڈالی جاے مساوی نصف مقدار ہر ایک ادویہ کے چاہیے جس کا ہمنے ذکر کیا ہے برگ سداب کو بھی کسیقدر خشک ہونا چاہیے اسلیے کہ اگر بہت خشک ہو جاے گی اسمین حرارت بڑھ جائے گی اور تلخی آجائیگی اور سعوطت پیدا کرنے کی قوت اسمین مقدار سے زیادہ ہوگی اور اگر زیادہ خشک نہ ہوئی تو کسیقدر رطوبت فضلیہ اس مین باقی رہے گی کہ بجہت اسی رطوبت کے پورے درجہ ہضم کو تینے ہضم کرانے طعام وغیرہ کو نہین پہونچتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بالکل اسکا نفع پیدا اگر تا زائل نہین ہوتا یہ چارون قسم دواؤن کی کبھی شہد کف گرفتہ سے ملا دیجاتی ہین اور کبھی کسی چیز سے ملائی نہین جاتی ہین بلکہ علیحدہ بدون آمیزش عسل کے بحفاظت رکھی جاتی ہین اُسوقت مناسب بحال انکے یہ ہوتا ہے کہ نفخ کو بالکل دور کر دیتی ہین ۔

یہ بھی سزاوار ہے کہ شہد بہت عمدہ ڈالا جاے اگر غرض استعمال سے یہ ہو کہ تحلیل ریاح بخوبی کرے اور بقوت استفراغ اخلاط بھی اسے مطلب ہو ۔ اور یہ بھی جاننا واجب ہے کہ اگر اس دوا سے غرض یہ ہو کہ استفراغ بکثرت کرے پس ادویہ مذکورہ کو دردرا کوٹنا چاہیے اور ترکیب اسواسطے ضروری ہے کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے ان معجون کی دواؤن کو بہت باریک پیس ڈالا تھا بسبب اُسکے کہ اس قاعدہ سے جسکو مین نے ابھی بیان کیا ہے وہ آگاہ نہ تھا پس استعمال کرنے کے بعد اس دوا سے قبض کشائی بالکل

نہین کی بلکہ تقویت اور ادرار کیا میرے پاس جب وہ شخص آیا تب مین نہایت متعجب تھا اور اس دوا کے رفع قبض نکرنے اور ادرار کرنے کے سبب سے استفسار کرتا تھا اور سبب اُسکے ذہن مین یہ آتا تھا کہ شاید اسکا بدن خاص بنظر اپنی خصوصیت کے سبب انعکاس اثر اس دوا کا ہوتا ہی جب ہم نے اس سے بیان کیا کہ یہ اثر بسبب اُس خراب ترکیب کے پیدا ہوا ہے جو اس دوا کے بنانے مین تم نے کی ہے کہ دواؤن کو زیادہ پیس ڈالا ہے پھر دوبارہ جب اُس نے بنایا اور ہماری تعلیم کے بموجب دواؤن کو دردرا کوٹا اور استعمال کیا اُسوقت عمل اس دوا کا رفع قبض یا اسہال مین پورا ہوا لائق بحال دواساز کے یہی ہے کہ اس طریقہ کو جو ہم نے بیان کیا ہے تمام ادویہ مسہلہ اور دافع قبض کے بنانے مین یاد رکھے -

جوارش جو حکیم دیسوسیطس کی ہی برودت شدیدہ معدہ کو مفید ہے اور کھٹی ڈکار آنے کو اور شہوت کلبی اور اُس ہچکی کو جو بسبب امتلاے کیموسات غلیظہ اور بلغمیہ کے آتی ہو اور ان تینون کو جو پرانی ہوگئی ہون اور بسبب برودت اور بدہضمی کے عارض ہون اخلاط اُسکے زیرہ سرکہ مین بھگو کر خشک کیا ہوا پانچ استار یعنے پچیس تولہ پونے چار ماشہ فلفل زنجبیل سداب خشک بورق ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملاکر استعمال کرین -

جوارش فوتنج نہری بر طبق نسخہ جالینوس کے فوتنج نہری فوتنج صحرائی فطراسالیون ہر ایک بارہ درخمی یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل اڑتالیس درخمی یعنے چودہ تولہ زنجبیل چھ درخمی یعنے پونے دو تولہ تخم کرفس حاشا کی گھنڈیان ہر ایک چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم سولہ درخمی یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ فلفل اڑتالیس درخمی یعنے ۱۴ تولہ سیالیوس پانچ درخمی یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملائین -

جوارش آس اگر طبیعت زیادہ نرم ہو اور بلغم اور رطوبت کا اخراج ہوتا ہو یعنے بلغمی دست آتے ہون اور بدہضمی جو بسبب معدہ کے ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے حب الآس عمدہ خشک شدہ ثمن جو برابر آدھ سیر کے تخمیناً ہے ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ تالیسفر ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی قرومانا کردیا زیرہ انیسون سنبل الطیب تج الائچی کلان قسط ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جوز بوا تخم کرفس اجوائن ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ساذج ہندی حماما ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے ملائین اور استعمال کرین مقدار شربت ایک درہم کی ہے یعنے ساڑھے تین ماشہ -

جوارش مثل معجون خوزی کے اور یہ نہایت عمدہ جوارش ہے اخلاط اُسکے حب الآس ڈیڑھ کیلجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کچھ اوپر سنبل الطیب تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوز بوا مع پوست کے نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً قرنفل الائچی کلان انیسون بریان تخم کرفس بریان اشنہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاوتری ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا دو ماشہ پانچ سرخ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ پہلے سب دواؤن کو شراب ریحانی مین جوش دین بعد اُسکے خشک کرلین پھر دوبارہ بہی کے پانی مین جوش دین اور رطوبت پونچھ ڈالین اور خشک کرنے کے واسطے گرم توے پر رکھین جب خوب سوکھ جاے تو کوٹ کر میبہ یعنے شربت بہی مین لت کرین مقدار شربت اسکی تین مثقال یا تین درہم کی ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ ہمراہ شربت بہی کے -

جوارش متوکل جو سلمویہ کی طرف منسوب ہی معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدہضمی کو فائدہ کرتی ہے اور یہ وہی جوارش ہے جسکو اسرائیل متوکل استعمال کیا کرتا تھا اسلیے کہ یہ دواے جید اور مجرب ہے اخلاط اُسکے سنبل الطیب قرنفل دارچینی جوز بوا الائچی کلان مسک قسم عمدہ ہر ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید زنجبیل ہندی بسباسہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لبان سپید قسم نر چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزد ہموزن ادویہ سب دواؤن کو مشکر ملاکر شہد کف گرفتہ سے معجون

بنالیں مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کی ہے۔

کمونی کا دوسرا نسخہ جو درد پیٹ مین سردی کی جہت سے ہیجان مین آتے ہون انکو فائدہ کرتی ہے اور جو تھیا لرزہ بخار کو اور شہوت کلبی اور تپ ہاے بلغمی اور سوداوی کو مفید ہے اور جو زیادتی بلغم کی مشایخ کو ہوجاتی ہے اُسکو اور شدت برودت معدہ کو اور کھٹی ڈکار کو اور تھوک جو زیادہ فضول بلغمیہ سے آتا ہے اُسکو فائدہ کرتی ہے مقدار شربت برابر مازوے خرد ہمراہ آب گرم

اخلاط اُسکے زیرہ کو لیکر شبانہ روز سرکہ مین بھگو کر بھون لین یہ زیرہ اور سداب خشک زنجبیل فلفل ہر یکدس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ اور بورہ ارمنی دس درہم بارہ تولہ گیارہ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

جوارش کمونی کا اور نسخہ زیرہ کرمانی نیا قسم عمدہ سات اوقیہ یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو مین بعد اسکے نکالین اور کسی کھال یعنے چرسہ پر اسکو رکھین اور اُلٹتے پلٹتے رہین تا اینکہ خشک ہوجاے سب سوکھ جاے نرم آنچ سے اسکو خفیف سا بھونین یہ زیرہ اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور زنجبیل چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بورہ ارمنی دو درہم یعنے سات ماشہ شہد ڈالکر معجون بنائین۔

جوارش فلافلی برودت شکم اور رخام کو مفید ہے اور رخام اور درد معدہ اور نادرستی ہضم اور ریاح غلیظہ آروغ ترش اور شہوت کلبی کو نفع کرتی ہی **اخلاط اُسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ دارفلفل ہر یکدتین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ عود بلسان ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حماما اور سنبل ہر ایک سے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس سیسالیوس سلیخہ راسن ہر یکدایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ آب گرم کے نہار منھ۔

جوارش عنداریقون دردہاے معدہ اور جگر کو جو سردی اور ضعف سے انھین اعضاکے عارض ہو اور جو ریاح غلیظہ سے پیدا ہو سب کو نفع کرتی ہی **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سنبل الطیب ہر یکدچھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی جوائن ہر یکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور ہیرا آہرسا اور پودینہ ہر یکد چار درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زیرہ کرمانی تج حب بلسان عاقرقرحا ہر یکد دو درہم یعنے سات ماشہ ساذج ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش خوزی روانی شکم اور نادرستی ہضم اور ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** قسط اور خرفہ سنبل الطیب حب بلسان اور تج ہر یکدس درہم ہر یکدس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پندرہ دانہ الائچی کلان قرنفل انیسون اکلیل الملک شیطرج ہندی ہر یکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسباسہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ نارعیت یعنے نارمشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرآوندرا وندچینی اور راشنہ ہر یکد دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ چرائتہ فلفل دارفلفل ہر یکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بہیڑہ گٹھلی نکالا ہوا دس دانہ حب الآس خشک نصف قفیز یعنے چار رکمیال جید نیشاپوری کے ہون ان سب دواؤن کو کوٹ پیس کر چھان لین اور شیرہ نیشکر کے ذریعہ سے معجون درست کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور دو مہینے کے بعد استعمال کرین۔

جوارش خوزی کا دوسرا نسخہ ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور روانی شکم اور نادرستی ہضم کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کی نسبت خوف زرد آب پیدا ہونے کا ہو اُن کو فائدہ کرتی ہے

اور درمن طحال کے واسطے بھی اچھی دوا ہے بول کا ادرار کرتی ہے اخلاط اسکے قسط اور قرفہ اور سنبل حب بلسان سلیخہ تکہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پانچ دانہ الایچی کلان قرنفل انیسون اکلیل الملک شیطرج ہندی نارمشک تکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسباسہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج کابلی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ ریوند چینی زراوند طویل اشنہ تکہ دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ چرائیتہ فلفل دارفلفل تکہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی تکہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بہیڑہ دس دانہ حب الآس ہموزن سب دواؤنکے بہت باریک مثل سرمہ کے دواؤن کو پیسین اور شیرہ قند طبرزد سے معجون درست کرین مقدار شربت برابر چھوٹے مازو کے آب سرد کے ہمراہ ایک اور نسخہ مین زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ زیادہ ہے۔

جوارش خسروی جو بنام جوارش عنبر مشہور ہے

اس جوارش کا بادشاہان عجم استعمال کرتے تھے سرد بیماریونکو فائدہ کرتی ہے خصوصاً دونون گردون مین جو سرد بیماریان پیدا ہون اور باہ کو بڑھاتی ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہے اور حافظہ اور ذہن کو بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے ہضم مین خوبی پیدا کرتی ہے مشائخ یعنے بڈھون کو بھی بہت موافق مزاج ہوتی ہے اخلاط اسکے الایچی کلان الایچی خورد جاوتری تکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زنجبیل دارفلفل تکہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دو درہم یعنے سات ماشہ قرفہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قرنفل زعفران تکہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور بعض نسخون مین جوزبوا پانچ دانہ سنبل الطیب مصطگی عنبر تکہ دو درہم یعنے سات ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزر البنج افیون تکہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ روغن بلسان چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤنکو یکجا کرکے پیسین اور چھان لین اور افیون کو بقدر اسکے چھ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شراب جید مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین اور عنبر کو اسقدر روغن بلسان مین پگھلائین اور روغن بلسان سے اسکی امداد کرین جسمین سب دوائین لت کر لی جا سکین۔

جوارش شہریاران

برودت جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زرد آب کو اور مرہ سودا کو اور اسہال شکم کرتی ہے اخلاط اسکے شیطرج ہندی زنجبیل فلفل دارفلفل قرفہ الایچی خرد قرنفل نارغیت یعنے نارمشک ساذج ہندی نشاستہ آرد گندم مصطگی الایچی دارچینی سنبل الطیب سلیخہ تخم کرفس اجوائن تخم رازیانہ انیسون تکہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افتیمون افریطی تربد تکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سقمونیا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر طبرزد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے پیس چھان لین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش تمری

یہ جوارش خاص قولنج کو رفع کرتی ہے کہ اس کو دور کر دیتی ہے اور خام کو اور برودت شکم اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے اخلاط اسکے بورہ ارمنی کریرہ کرمانی فطراسالیون زنجبیل فلفل سپید تکہ ڈھائی درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ سقمونیا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تمر ہیرون خستہ برآوردہ بادام شیرین مقشر جسکے دونون چھلکے سخت اور نازک اُتار ڈالے گئے ہون برگ سداب تکہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر اور تمر کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو کر نرم نرم کوٹین اور باقی دواؤن سے ملا دین پھر سب کو شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنا لین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اسکا وزن شربت ہے۔

جوارش تمری کا دوسرا نسخہ تمر ہیرون خستہ برآوردہ سودانہ لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو دین اور ملکر نچوڑ لین اور صاف کر لین پھر سداب خشک اور زنجبیل ہر ایک تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ فلفل سپید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بورہ ارمنی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بادام تلخ مقشر جسکے دونون چھلکے اُتار لیے ہون ڈیڑھ سودانہ سقمونیا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ باقی تدبیر بدستور۔

تمری کا اور نسخہ حمیات وغیرہ کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی اور جاڑے دونون فصلون مین استعمال کیا جاتا ہے بزمی بلا مشقت کرتا ہے اخلاط اُسکے زنجبیل فلفل سپید ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سقمونیا ڈھائی اوقیہ یعنے سات تولہ تین رتی تمر ہیرون خستہ برآوردہ جو ایک قسم جداگانہ چھوہارے کی ہے یا تمر ہرفان اور بادام شیرین مقشر اور برگ سداب ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ الگ کوٹین اور تمر کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور الگ کوٹین اور بادام بھی علٰحدہ کوٹین اور پھر سب کو ملا کر شہد سے معجون درست کرین۔

معجون فیروز نوش ممسک ریاح بواسیر اور خام کو نفع کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے اور رنگ کو صاف کرتی ہے گردہ مین گرمی پیدا کرتی ہے رحم کے ریاح کو مفید ہے بواسیر سے جو رطوبت وغیرہ جاری ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد شیطرج ہندی تخم کرفس ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بہیڑہ آملہ اجوائن تودری سپید تودری سرخ دار فلفل کنجد مقشر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ سنبل الطیب زنجبیل جوزبوا فلفل موید ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط سلیخہ قرنفل بسباسہ خولنجان تار مشک ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سعد کوفی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو مثقال یعنے نو ماشہ عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید مربی یعنے پروردہ کیا ہوا ہموزن سب دواؤن کے روغن زرد دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اس شیر گاؤ خام کے ہمراہ جسکا مکھن نکال لیا ہو یا نبیذ مویز کلان جید کے ہمراہ دو ہفتہ تک۔

جوارش کندر کندر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ فلفل دار فلفل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ زنجبیل خولنجان ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ جوزبوا قرنفل جیربوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مشک عمدہ نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب دواؤن کو الگ الگ پیسین اور پارچہ بیز کر کے شہد ملا کر معجون تیار کرین۔

جوارش طالیسفر جو برودت معدہ اور ریاح غلیظ جگر اور معدہ کو مفید ہے اخلاط اُسکے طالیسفر جسکو تالیسپتر کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ الائچی خرد اور قرفہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قند سپید پانچ رطل یعنے پونے دو سیر تخمیناً سب دواؤن کو جمع کر کے پیسین چھان کر جوارش تیار کرین اور ایک برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارش اسقف سقمونیائے انطاکی تربد سپید مجوف ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل اور الائچی کلان ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل دار چینی آملہ قرنفل بسباسہ جوزبوا ہر ایک ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور ایک نسخہ مین سقمونیا اور تربد ہر ایک تین مثقال ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر پسا ہوا قند چھڑکین جسکا وزن ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہے اور شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کرین پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ کی۔

اطریفل خبث الحدید بواسیر کے درد اور استرخاء مثانہ کو

معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے اخلاط اسکے ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ خستہ برآوردہ شیطرج ہندی تخم کرفس اجوائن صعتر فارسی ہکد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد وج ترکی ہکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دار چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل دار فلفل نار غیشت یعنے نار مشک نمک ہندی ہکد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ خبث الحدید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دوائین یکجا کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ بقدر حاجت کے اطریفل بنائین اور اٹھار کھین اور ہر وقت استعمال کرین۔

اطریفل صغیر استرخا معدہ اور رطوبت معدہ اور ریاح بواسیر کو فائدہ کرتا ہے اور رنگ خوشنما کرتا ہے اخلاط اسکے ہلیلہ کابلی بہیڑہ شیرہ آملہ خستہ برآوردہ سب اجزا برابر لیکر کوٹ چھان کر روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ ملا کر کسی برتن مین اٹھار کھین اور استعمال کرین۔

جوارش بلاذر پرانا درد معدہ کا اور سردی اور نسیان کو فائدہ کرتی ہی رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے اور فکر اور ذہن کو لطیف کر دیتی ہے اور یہ جوارش حکما کی ایجاد کی ہوئی ہے اور کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایجاد سے ہے اخلاط اسکے فلفل دار فلفل ہلیلہ سیاہ ہلیلہ آملہ جند بیدستر ہکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط بلاذر یعنے بھلانوان برنج قند سپید حب الغار ہکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سعد کوفی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بھلانوان کو الگ خوب کوٹین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن گاؤ اور شہد ہموزن مین جوش دیکر پیسی ہوئی دوائین اسپر ڈالین اور قوام ایسا رکھین کہ بستگی پیدا ہو اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جوشاندہ کرفس کے اور رازیانہ کے ہمراہ اور جب آدمی اسکو استعمال کرے لازم ہے کہ تعب اور رنج اور غم سے اپنے تئین بچاوے اور پہنچنے والی چیزون کی زیادتی نہ کرے اور جماع سے بچے کھانے وہ شوربا جسکو اسفید باج کہتے ہین اور وہ بھی لطیف قسم کا استعمال کرین۔

جوارش فنجنوش یہ معجون ایسی ہے جو استرخا معدہ اور ریاح بواسیر اور فساد مزاج کو مفید ہے اور رنگ کے خراب ہوجانے کو دور کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اخلاط اسکے ہلیلہ ہلیلہ شیر آملہ خستہ برآوردہ فلفل دار فلفل زنجبیل سعد کوفی شیطرج ہندی سنبل الطیب ہکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج تخم گندنا ہکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خبث الحدید پسا ہوا اور سرکہ شراب مین بارہ دن بھگویا ہوا اسکے بعد خشک کرکے بریان کیا ہوا سو درہم یعنے انیس تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے کوٹ چھان کر روغن گاؤ و شہد بقدر حاجت ملا کر کسی برتن مین اٹھار کھین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اور اس جوارش مین بوزن دو درہم یعنے سات ماشہ مشک بھی داخل کیجاتی ہے۔

فنجنوش کا دوسرا نسخہ جس مین مشک داخل کیجاتی ہی معدہ کو قوی کرتی ہے اور اسمین گرمی پیدا کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہی اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور یہ مجرب بھی ہے اخلاط اسکے ہلیلہ کابلی ہلیلہ آملہ فلفل دار فلفل زنجبیل زیرہ تخم سویا تخم کرفس تخم گندنا تخم جرجیر تخم لفت تخم گندنا اور افلنجہ یعنے پل برنگ اور گل سرخ اور ریح اور سعد کوفی دار چینی قرنفل جوزبوا ہکد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جاوتری الائچی خورد الائچی کلان اور سک اور عود خام اور مشک دو درہم یعنے سات ماشہ حب الرشاد سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سب کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین۔

فنجنوش کا اور نسخہ مثل نسخہ سابق کے شیطرج ہندی زرنب تالیسفر چھوٹی الائچی ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ ہلیلہ زرد تج لونگ حب بلسان حب محلب ہکد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ بودینہ افلنجہ زنجبیل ردرو تج دار فلفل ہکد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دار چینی قرفہ سنبل الطیب جوزبوا قسط زنجبیل

فلفل موبہ ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ سعد کوفی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سولہ تولہ خبث الحدید لکین برابر آدھ سیر کے مشک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین -

صفت خبث مطبوخ کی یہ خبث مطبوخ سردی شکم اور درد اشتہا اور فساد حیض اور بواسیر کو مفید ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور اشتہائے طعام بڑہاتی ہے خام اور برودت شکم کو دور کرتی ہے اور معدہ اور رحم اور مثانہ کو قوی کر دیتی ہے اخلاط اُسکے تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون فطر اسالیون دوقو تخم گذر تخم گندنا تخم پیاز تخم نفت تخم ترب تخم رطبہ یعنے رطبہ کے بیج جسکو قست بھی کہتے ہین اجوائن تخم انگکن حبہ خضرا انجدان سویا کے بیج فلفل تخم کتان زیرہ کشنیز ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زرکچور درونج بہمن سپید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سپید جوز بوا جاوتری دارچینی خولنجان زنجبیل سعد کوفی سنبل الطیب سیستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہلیلہ بلیلہ آملہ جعفت بلوط پوست بیخ کبر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج ہندی اشنہ اسارون اظفار الطیب یعنے نکھ جراعۃ لسان العصافیر تار مشک صعتر فارسی راسن الائچی کلان میر بوا جو قسم مجو الائچی کی ہے صندل خرفہ ہرنون یعنے پھل عود کے درخت کا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوز گندم مرف بابلی کیئہ یعنے فیلجوش گل سرخ خشک شدہ مرماخور قشور کندر پودینہ فوتنج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خبث بصری جو گرم کرکے نبیذ یا شراب ریحانی مین بکثرت بار بار بجھایا گیا ہو ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو مازو کی نبیذ مین اسقدر جوش دین کہ گاڑھی ہو جاوے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور ایک اوقیہ نہار مُنہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ نیم گرم کرکے کھلائین اور بھنک دو پہر کو اسفید باج بھیڑ کے گوشت کے ہمراہ تناول کرین اور خالی نبیذ اُسکے اوپر ایک مرتبہ پیئین اور یہی طریقہ ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ تک جاری رہے -

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا برودت معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن زنجبیل جوز بوا سنبل الطیب مصطگی گل سرخ سنبل الطیب اذخر مصطگی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ برادہ سوزن ہائے آہنی جسکو شراب ریحانی مین سات دن بھگویا ہو لیکر پیسین اور لوہے کے توے پر بریان کرین اور سب دواؤن مین اسکو ملالین اور روغن بادام شیرین مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہمراہ شراب ریحانی کے یا ہمراہ میبہ یعنے بہی کے شربت کے -

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا ضعف معدہ گرم کی اصلاح کرتا ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن گل سرخ اذخر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سات دن خبث الحدید کو سرکہ مین بھگوئین اور صاف کرین اُسکے بعد بریان کرلین اور قند کے شیرہ مین معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے شربت سیب کے ہمراہ -

خبث الحدید کا مطبوخ ضعف معدہ اور حرارت مزاج کی اصلاح کرتا ہے اخلاط اُسکے خبث الحدید بصری اور ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ آملہ گل سرخ گلنار اذخر ہموزن لیکر شراب مین جوش دین اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اس جوشاندے کو پلائین -

جوارش سفرجل ممسک طبیعت مین جو روانی دستون کی اسکو بند کرتی ہے اور ضعف معدہ اور رقے اور نادرستی ہضم غذا کو دور کرتی ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے اخلاط اُسکے بہی اور اُسکے بیج وغیرہ بھی نکال ڈالین اور شہد کف گرفتہ ان دونون کو ہموزن دو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تمیشا لین فلفل دار فلفل زنجبیل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی خرد آٹھ درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ الائچی کلان لونگ سنبل الطیب دارچینی زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھانین اور بہی کو سرکہ شراب مین خوب جوش دین اور بعضے اطبا اسکو شراب مین جوش دیتے ہین اور اصلی جز نسخہ کا یہ ہے اسکے بعد آگ سے اوتار لین اور چھانین اور صاف کرین اور بہی کو نکال کر الگ رکھین اور ایک گھنٹہ اسی طرح رہنے دین تاکہ

جو کچھ رطوبت اسمین جوش دیتے وقت آگئی ہے بہہ کر نکل جاے پھر اسکو نرم نرم کوٹین اور شہد کو جدا گانہ نرم آنچ پر پکائین اور پکاتے وقت کسی چیز سے اسکو تھوڑا تھوڑا الہاتے جائین تاکہ قریب بستگی کے پہونچ جائے اسکے بعد اسی شہد پر بہی کو ڈالین اور ہلائین تاآنکہ بہی شہد مین بریان ہوجاے اور جو کچھ رطوبت بہی کی ہو سب جاتی رہے بعد اسکے آگ پر سے اسکو اتارلین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور کفچہ سے خوب اسکو گھوٹین تاآنکہ سب دوائین برابر ملجائین بعد اس کے اسپر ایک سپید تھوڑا ٹکڑا ایسی جو مسطح برابر ہو روغن گل سے ملا ہوا یا روغن کہ جدا اسمین لگایا ہوا اس دوا پر بند کردین تاکہ بخارات اسکے باہر نکلنے نہ پائین مراد یہ ہے کہ اس برتن اور اس تہیر کے ٹکڑے کے لب پر لب بیٹھ جاے اور کگ سے گر ملجاے اور سانس نکلنے کی جگہ نہ رہے جس طرح دیگ کو دم پخت کرتے ہین اور اسی حال سے دو دن یا تین دن اسکو چھوڑدین تاآنکہ خشک اور سخت ہوجاے بعد اسکے چھری سے اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہر ایک ٹکڑا برابر چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کے ہو کاٹین اور اترج یعنے چکوترہ کے پتے مین لپیٹ کر باندھین اور رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین اور بعض اطبا اسمین دو درہم یعنے سات ماشہ مشک داخل کرتے ہین۔

جوارش سفرجلی ملین خشکم تو لنج کو فائدہ کرتی ہے اور فضول برنی کو خشک کردیتی ہے اخلاط اسکے بہی چھلی ہوئی اور اندر سے صاف کی ہوئی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد کف گرفتہ دو رطل یعنے آدہ پاؤ کم سیر تخمیناً زنجبیل دار فلفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی خرد بالچھڑ کلان زعفران ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مصطگی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تربد سپید قسم عمدہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ ادویہ کو جمع کر کے پیسین اور چھان لین اور بہی کو شراب مین جوش دین اور جو تدبیر خشک بہی کی کی جاتی ہے وہی اسکی بھی کرین اور مسلم بہی کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین مقدار شربت

چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کی ہے آب گرم کے ہمراہ۔

دوسرا نسخہ سفرجلی کا جو دست آور ہے بہی جسکی بو پاکیزہ ہو اسکے اوپر خمیر کا لیپ کر کے بریان کرین بعد بھوننے کے مغز اسکا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل اور زنجبیل دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ سقمونیا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے قوام درست کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی شراب کے ہمراہ۔

جوارش سفرجلی جو بہی کو نچوڑ کر اسی نچوڑے ہوے پانی سے بنائی جاتی ہے یہ جوارش اس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکی اشتہا کم ہو گئی ہو اور اس شخص کو جسکا کھانا نہ ہضم ہوتا ہو اور جسکا جگر ضعیف ہو معدہ کو مضبوط کرتی ہے اخلاط اسکے بہی کے بڑے بڑے دانہ جو بسبب ناپختگی کے میٹھے مزے کے ہون لیکر اوپر سے چھلکا اور اندر سے آلائش نکال کر صاف کرین اور بعد صاف کرنے کے اسکو کوٹ کر نچوڑین اور اسکا پانی بوزن دو قسط رومی کے یعنے آدھ پاؤ کم دو سیر تخمیناً لین اور اس مین شہد کف گرفتہ سے ہموزن ملائین اور سرکہ شراب ڈیڑھ قسط یعنے چھٹانک کم ڈیڑھ سیر تخمیناً ڈالکر نرم آنچ پر جوش دین اور کف اسکا اتار اتار کر پھینکتے جائین بعد اسکے زنجبیل تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ فلفل سپید دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر اسپر ڈالین اور شہد کف گرفتہ کو اسکے ساتھ ایسا گاڑھا قوام کرین کہ قریب بستگی کے پہونچ جاے جیسا معروف ہوتا ہے پس یہ دوا نافع ہے اسکو جسکا معدہ اور جگر ضعیف ہو پھر مناسب ہے کہ اکثر اوقات اس دوا کو غذا سے پہلے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کھائین اور اگر بعد غذا کے تناول کرین جب بھی مضر نہین ہے پھر اگر یہ دوا اس شخص کے واسطے بنائی جاے کہ جسکے معدہ مین حرارت ہو یا اسکے معدہ مین مرہ کی موجودگی کے آثار پاے جائین کیسا ہی مرہ کیون نہو واجب ہے کہ مرچ سیاہ اور زنجبیل کو اس مین سے نکال ڈالین اور فقط بہی کا پانی اور شہد اور سرکہ سے جوارش تیار کرلین اسی مقدار اور پیمانہ پر جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر یہ

جوارشش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ حرارت اور برودت مین متوسط ہین کہ نہ اُس معدہ مین فضول صفراوی جمع ہوتے ہین نہ بلغمی اس وقت نصف مقدار فلفل اور زنجبیل کی بہ نسبت مقدار مذکورہ بالا کے ڈالنی چاہیے جیسے کہ فلفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ اور زنجبیل ڈیڑہ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ اور اگر یہ جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ مین بلغم ہو پھر زنجبیل اور فلفل کے دوچند مقدار ڈالی جاے جیسے کہ زنجبیل اوقیہ یعنے پندرہ تولہ ساڑھے چار ماشہ ڈالی جاے گی اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ۔

جوارش سفرجلی اشتہاے طعام پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اخلاط اُسکے بہی کا نچوڑا ہوا پانی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً شہد تین رطل یعنے سوا سیر پختہ اتنا سرکہ بہت تیز ہو دو رطل یعنے آدہ پاؤ کم سیر تخمیناً کو نرم آنچ پر جوش دین کف جسقدر اوپر آوے اسکو نکالتے جائین اسکے بعد زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فلفل سیاہ دارفلفل ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ عود خام تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ کر شہد ایک درہم اور سرکہ ملا کر اتنا گاڑھا قوام کرین کہ بستہ ہو جاے مقدار شربت ایک ملعقہ یعنے ڈیڑہ تولہ غذا سے پہلے اور دو گھنٹہ صبر کرکے پھر غذا کھانی چاہیے۔

جوارش ہندی قولنج اور وجع مفاصل اور نقرس اور درد پشت کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے سقمونیا ایک مثقال یعنے پونے چار تولہ خیر بوا جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور الائچی کلان زنجبیل دارچینی قرفہ ناردشک قرنفل اور فلفل سیاہ ہر یک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تربد سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ اور شکر سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور شہد کے ذریعہ سے معجون بنائین۔

جوارش جسکو دواء السنہ الملوک کہتے ہین یعنے پورے سال بھر بادشاہون کو کھلائی جاتی تھی پس اسکے کھانے سے زندگانی اور عمر کی خوبی پیدا ہوتی تھی اور جو شخص اس جوارش کو ہمیشہ کھاتا رہے اسکے بدن مین کوئی بیماری ایسی باقی نہ رہے گی کہ اچھی ہو جاے اور بال سر اور داڑھی کے جسقدر کچھڑی ہو گئے ہین اس دوا کے کھانے کے بعد اب زیادہ نہ ہون گے یہ دوا اُن بادشاہون کی ہے جو بنا بر حکایت اطبا کے اس سے اپنی دوا کرتے تھے ناسور سیاہ اور سپید اور سرخ اور دانتون کے گر جانے اور زردی جو بدن مین پہیل جاتی ہے اسکو اور سردی شکم اور مفاصل کے ضربات کو فائدہ کرتی ہے بصارت مین جلا اور رنگ مین صفائی پیدا کرتی ہے جماع کے بکثرت کرنے پر قادر کرتی ہے کسی طرح کی اس مین مضرت نہین ہے اور دوا کا کھانے والا کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا اخلاط اسکے ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ ہر یک چھتیس مثقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کلونجی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ فلفل سیاہ دارفلفل زنجبیل فلفل مویہ ہر یک بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ ناردشک الائچی کلان سعد کوفی ہر یک دو مثقال یعنے نو ماشہ کبابہ اور بلادر یعنے بھلانوان ہر یک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ہر ایک دوا کو جدا جدا کوٹ کر چھانین تاکہ کچھ بھوک باقی نہ رہے اور اگر بھوک نکل جاے تو اوزان مین ہر ایک دوا کے وہی نسبت باقی رہے جو اوزان ابھی اوپر لکھے ہین مترجم مین جب اس جوارش کو کسی بیمار کے واسطے تجویز کرتا ہون تو اسکو یہ کہدیتا ہون کہ دواؤن کے کوٹنے چھاننے کے بعد وزن مندرجہ نسخہ پورا کر لینا چاہیے تاکہ کثرات کے پیچیدگی سے نجات ملے اور مناسب یہی ہے کہ نسخہ کے ادویہ کے اوزان کو اسی طرح لحاظ رکھنا چاہیے تین بعد پورا کرلنے اوزان ادویہ کے سب کو آپس مین ملا دین اگر مجموعہ سفوف ادویہ سوا نواسی تولہ ہو تو چھ سو مثقال یعنے دو سو پچیس تولہ قند سپید لیکر کسی پتیلے یا دیگ وغیرہ مین ڈالین مگر اس پتیلے وغیرہ کو مانج کر خوب صاف کر لیا ہو اور ملائم آنچ سے پکانا شروع کرین اور تھوڑا سا پانی بھی اسی قند پر ڈالین کہ پگھل جاے جب پگھل کر اس مین جوش آجاے سفوف ادویہ مذکورہ قوام مین ڈال کر اس قدر ملائین کہ خوب دوائین ملجائین مگر ہلانے اور گھوٹنے مین بھی نرمی اور آہستگی کا لحاظ رکھین بعد اُس کے آگ پر سے اُتارلین اور اتنی دیر ٹھہرے رہین کہ

نیم گرم رہ جاے پھر اُس کی گولیان بنانے شروع کرین ہر ایک گولی کا وزن سوا دو مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور گولیان بناتے وقت اپنے ہاتھ مین روغن زیتون یا روغن گاؤ مل لیا کرین بعد اُسکے ایک گولی روزانہ آب سرد کے ہمراہ تناول کرین یہ دوا سب ادویہ مرکبہ کی سردار ہے مترجم اس دوا مین قند کا وزن ڈھائی گنا اوزان ادویہ سے ہے یعنے بھی بہت سے بیماران فالج وغیرہ کو اور اکثر مُسن معمر آدمیون کو کھلاے اجزا بھی اسکے کمیاب نہین ہین جب کبھی عمدہ اجزا بہم پہونچ گئے ہین البتہ دس روز کے بعد اس دوا کے فوائد کا ظہور تجربہ مین آیا ہے –

جوارش سقمونیاے مسہل نقرس اور درد پشت اور تمام امراض باردہ کو نفع کرتی ہے اخلاط اُسکے سقمونیا دارچینی شیطرج ہندی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ فلفل سیاہ چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دارفلفل چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ الائچی کلان قرنفل تخم کرفس اجوائن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نوشادر نمک ہندی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید اور شکر ہر ایک اکیس درہم یعنے چھ تولہ ڈیڑھ ماشہ حلتیت یعنے ہینگ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سقمونیا جو ایک قسم کی مرکب دوا ہے جسکو فارسی مین کف آبگینہ کہتے ہین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یا چار درہم کی یعنے سات ماشہ یا ایک تولہ دو ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے –

جوارش سمسم کنجد مقشر زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دارفلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان الائچی خرد ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید اور راے قند جو بہت سپید نہو ہر ایک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤن کو جمع کرکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین بعد اس کے کہ پیس کر چھان لیا ہو اور استعمال کرین –

جوارش جت الخضرا جسکو بن کہتے ہین بواسیر اور برودت معدہ کو اور نادرستی ہضم اور روانی شکم کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے جت الخضرا شیرہ بھلاتوان کا اور کنجد مقشر ہر ایک استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شکر طبرزدی جو بیس استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ خستہ برآوردہ زنجبیل دارفلفل برنج سادج ہندی شیطرج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل مرزنجوش بسباسہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے شہد کف گرفتہ اور گھی کے ذریعہ سے معجون بنائین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ گاے کے دودھ کی چھاچھ کے اور غذا جب تک اس جوارش کا استعمال کرتا رہے چاول اور دودھ کی کھیر کھایا کرے –

جوارش انجدان نفخ شکم اور معدہ اور قراقر اور ریح غلیظہ کو مفید ہے اخلاط اُسکے تخم کرفس ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ انجدان یعنے ہینگ اسکے سیاہ قسم کے چودہ درہم یعنے چار تولہ گیارہ ماشہ ہیزارما یعنے پودینہ اور فودنج جاشا سیسالیوس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کاشم تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کے شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین –

جوارش انجدان مساوت یعنے صلابت جگر اور برودت جگر اور زرد آب اور برودت معدہ اور گردہ کو مفید ہے اخلاط اُسکے انجدان سیاہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم جرجیر تخم گندنا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زنجبیل بلیلہ آملہ خستہ برآوردہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اجوائن تخم کرفس انیسون الائچی خرد زیرہ کرمانی دارچینی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قرنفل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قند سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے پیس لین اور شہد کف گرفتہ

ملاکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے انیسون اور مصطگی اور سنبل الطیب کے ہمراہ -

جوارش کافور ضعف معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح غلیظہ کو اور ہضم پر اعانت کرتی ہے اخلاط اسکے کافور زعفران الائچی کلان الائچی خرد خیر بوا کبابہ کاشم خرفہ قرنفل اشنہ سنبل الطیب بسباسہ صندل سفید فلفل اور دار فلفل دارچینی شیطرج اور نارمشک شقاقل خولنجان جوز بوا زنجبیل سعد کوفی فلفل موبہ سب اجزا ہموزن اور شکر ہموزن سب دواؤن کے -

جوارش کافور کا دوسرا نسخہ ہضمی اور ضعف معدہ اور بلغم غلیظ کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اسکے قلقل جوز بوا قرنفل بسباسہ دارچینی خرفہ نارغیث یعنے نارمشک فلفل موبہ اور تار قیصر قرنفل بستانی کافور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین -

جوارش کافور کا نسخہ اول نسخہ سے زیادہ قوی ہے اخلاط اُسکے زنجبیل فلفل دارفلفل دارچینی قرفہ سافج ہندی سنبل الطیب شیطرج جوز بوا صندل زرد حب بلسان الائچی کلان بسباسہ قرنفل نارغیث یعنے نارمشک تالیسفر سعد کوفی طباشیر عود ہندی ہالم ہر ایک نصف اوقیہ ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کافور اور مشک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ شکر طبرزدی ساڑھے دس اوقیہ یعنے اونیس تولہ چھ ماشہ تین سرخ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین -

جوارش عود معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدون افراط حرارت معدہ کو گرم کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے بلغم کو خشک کر دیتی ہے اخلاط اُسکے سنبل الطیب سنبل رومی تخم کرفس انیسون مصطگی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عود ساڑھے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرنفل دو درہم یعنے سات ماشہ بسباسہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ قرفہ اور سک دو درہم یعنے سات ماشہ ہلیلہ کابلی جسکو شراب مین بھگو کر بریان کر لیا ہو اور قرنجمشک ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جوز بوا ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ مرماخور تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ چرائتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ یہ بھی شراب کے ذریعہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے -

جوارش دارچینی ضعف معدہ اور جگر اور گردہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو پاک کرتی ہے اور بدن سے نکال دیتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے اخلاط اُسکے دارچینی عود اور راسن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل فلفل سیاہ دارفلفل سنبل الطیب اسارون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پودینہ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ خیر بوا یعنے الائچی خرد کی ایک قسم قرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کیئہ یعنے فیلجوش انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین -

جوارش ہندی قولنج اور برودت معدہ اور درد مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے شیطرج ہندی سافج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوز بوا اجوائن ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ زنجبیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ تیس استار یعنے پچاس تولہ آٹھ ماشہ نارمشک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ قرنفل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بسباسہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قند دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس چھان کر سفوف بنا لین اور بروقت حاجت دو درہم یعنے سات ماشہ سفوف نبیذ کہنہ کے ہمراہ تناول کرین -

جوارش زنجبیل ضعف معدہ اور امعا کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے ہیضہ کو فائدہ کرتی ہے دستون کو بند کر دیتی ہے اخلاط اسکے

زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ صمغ عربی خیربوا ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوزبوا ایک جوزہ یعنے ایک دانہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نشاستہ بیالیس درہم یعنے سوا بارہ تولہ شکر طبرزدی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ۔

جوارشش مشک ضعف معدہ اور نفخ معدہ اور ریاح بواسیر اور رقم معدہ کے پھڑکنے اور دھڑکنے کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے مشک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ خیربوا الایچی کلان قرنفل زنجبیل دارفلفل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود ہندی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ شکر ہموزن کل دواؤں کے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد سے جوارش تیار کرلیں اور استعمال کریں۔

جوارشش اترج ریاح کو مٹا دیتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ اور خوشبو کرتی ہے اخلاط اُسکے پوست اترج زرد خشک شدہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ قرنفل جوزبوا دارفلفل فلفل خیربوا یعنے الایچی خرد دارچینی خولنجان زنجبیل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد ملا کر تیار کریں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارشش قیصر قولنج اور سردی شکم اور رخام کو نفع کرتی ہے فضلہ بلغمی بالزوجت کو نکال دیتی ہے نقرس کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے دارفلفل زنجبیل ہلیلہ زرد سقمونیا تربد ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ تخم کرفس اجوائن عاقرقرحا ملح طبرزدی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شکر سو درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ شہد ملا کر جوارش بنائیں اور استعمال کریں۔

جوارشش سقنقور باہ کو زیادہ کرتی ہے اخلاط اُسکے تخم ہلیون تخم پیاز تخم لفت تخم مطاب یعنے رطبہ کی بیج تخم گندنا تخم گزر تخم جرجیر تخم انجکن تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج حبۃ الخضرا یعنے بُن

لسان العصافیر کندر مقشر تخم ترب یعنے مولی کے بیج تودری سپید تودری سرخ بوزیدان حب الصنوبر حب الرشاد ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل شقاقل خولنجان دارفلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی جوزبوا دونوں بہمن ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ناف سقنقور جسکو ناہجا کہتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اسقیل مشوی یعنے بھنے ہوئے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند ہموزن سب دواؤں کے دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شراب مثلث یا شیر تازہ دوشیدہ یا ماء العسل کے نہار منہ ہے۔

جوارشش دوسری خفقان کو فائدہ کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے رونق شکم پیدا کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ کابلی چندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تالیسفر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زرنباد درونج اورنج ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے

جوارشش کا نسخہ ہمارے تجربے کا اور ہمارا تجویز کیا ہوا عود تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کافور چہارم درہم کا یعنے سات رتی مشک ثلث درہم کا یعنے سوا نو رتی جاوتری نارمشک سعد کوفی قرنفل مشک زرنب زرنباد ہر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی مصطگی زنجبیل فلفل قرنفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گاؤزبان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس وج ترکی سنبل الطیب ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے یکجا کریں۔

اطریفل کبیر استرخاء معدہ اور ریاح بواسیر اندرونی ہو اور بیرونی ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ دارفلفل فلفل ہر ایک تین جزو زنجبیل بوزیدان

سشیطرج ہندی شیر آملہ شقاقل اور ایک دوسرے نسخہ مین بسباسہ کی زیادتی پائی گئی ہے ان دواؤن مین سے ہر ایک بقدر ایک جزء کے تودری سپید تودری سرخ لسان العصافیر انار دانہ صحرائی اور وہ بسدا نج ہے حب فلفل جسکو فارسی مین دار شیشعان کہتے ہین کشنیز مقشر طبرزدی ہر ایک دو جزء بہمن سپید بہمن سرخ نصف جزء خشک دواؤنکو کوٹین اور کشنیز کو الگ اور پھر سب کو ملاکے روغن گاؤ سے لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین -

جوارش عود کا ہمارا نسخہ الائچی جزء و زنجبیل دارچینی تج زعفران فلفل فرنجمشک زرنباد ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود خام دو تولہ چار رتی عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ لاجورد اور کافور ہر ایک دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ تربد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیس کر اس سفوف کو شہد یا شکر ملاکر جوارش تیار کرین -

چوتھا مقالہ سفوف اور قماحج یعنے جوارشات اور ذرورات صبیان کے بیان مین یعنے وہ دوائین جو لڑکون کے حلق مین ٹپکائی جاتی ہین ہم اس مقام پر سفوف کے وہی نسخے لکھتے ہین جیسے جوارشات کے لکھے ہین یعنے وہی سفوف جو عام فوائد پر شامل ہون اور خاص نسخہ ہاے سفوف کا بیان اسکے مقام پر آئیگا -

مقلیاثا پیچش اور مروڑہ اور بواسیر اور اسہال کو مفید ہے اخلاط اُسکے حب الرشاد بریان ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً زیرہ کرمانی ایک شبانہ روز سرکہ مین بھیگا ہوا تخم گندنا بریان ہر ایک دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم کتان بریان چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ کیہ یعنے نیلوفر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہلیلہ کابلی جو گھی کے ذریعہ سے بریان کیا جاے تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ رب سفرجل کے ہمراہ -

دوسرا سفوف ریاح بواسیر اور اسہال اور پیچش اور مروڑہ کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے حب الرشاد بریان ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ تخم کتان بریان اسبغول ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم کرفس بریان طین مختوم تخم کندنا ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ صمغ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ -

سفوف جسکا نام کسیلا ہے روانی شکم کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے کسیلا حب الآس حرف ابیض یعنے سپید بادام زرکچور جوز گندم کہتر اصغات یعنے میدہ لکڑی معنفص یعنے رسوت فندق یعنے ریٹھہ صاف کیا ہوا ہر ایک جزء بادام شیرین مقشر دونون چھلکون سے دو تولہ گیارہ ماشہ میدہ گندم بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو پیسکر ملالین اور استعمال کرین -

دوسرا سفوف جو حاملہ عورتون کو فائدہ کرتاہے اور ریاح کو ہٹا دیتا ہے معدہ اور جگر کی تقویت کرتاہے اخلاط اسکے چھوٹے موتی عاقرقرحا ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زنجبیل علک رومی ہر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج تخم کرفس وج ترکی خیر بوا جوز بوا فلفل دارچینی ہر دو مثقال یعنے نو ماشہ تودری تخم رازیانہ ہر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شکر ہموزن ادویہ -

سفوف عبادہ جگر کے لاغر ہو جانے کو اور معدہ کے نرم ہو جانے اور اُسکی رطوبت کو فائدہ کرتاہے اخلاط اُسکے لک مغسول عود بلسان حب الآس بلوط خشک شکر طبرزدی مصطگی پوست انار اور مازو ہر ایک جزء لبان زنجبیل ہر ربع جزء بعد پیسنے اور چھاننے کے سب دواؤن کو ملاکر سفوف تیار کرین - اور صبح کے وقت اور شب کو سوتے وقت ایک مثقال سے دو مثقال تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک سات روز برابر استعمال کرین گوشت کا اتنا پرہیز ہے کہ چکھنے تک کی بھی اجازت نہین ہے -

سفوف بدن کی گرمی اور تپ اور حمرہ اور ریتی اور جھلنے اور زیادہ چھینک آنے کو اور بستگی زبان جو برسام کے سبب سے ہو اُسکو فائدہ کرتاہے اور زبان پر اس سفوف کی مالش کی جاتی ہے اخلاط اُسکے مشک دو دانق

یعنے ڈیڑہ ماشہ سک اور رسوت ہکدایک درہم یعنے ساڑہے تین ماشہ کافور ایک درہم اور دو دانق یعنے پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان قرنفل جوزبوا ہکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ گلنار طباشیر ہکد چہ مثقال سے یعنے سوا دو تولہ قند سپید ساٹہ درہم یعنے ساڑہے سترہ تولہ سب دواؤنکو پیس چھان کر سفوف بنالین اور جس شخص کے مزاج مین گرمی زیادہ ہو اسکے علاج کرنے مین اس سفوف سے جوزبوا نکال ڈالین مقدار شربت بڑے سن کے آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور چھوٹے سن والے کے لیے دو سرخ سے ایک قیراط تک یعنے دو رتی سے لیکر تین رتی تک۔

قمیحہ لانبے خربوزہ کا شاید مراد اس سے سردہ ہو جو کابل کے اطراف سے آتا ہے معدہ کمزور اور ڈھیلے کی تقویت کرتا ہے اور جس شخص کو مرض استرخاء معدہ کا ہو اُس کو قبض شکم پیدا کرتا ہے اور سانس جو کمزور ہو اُسکو قوی کرتا ہے اخلاط اُسکے لانبا خربوزہ لیکر جس قدر بیج وغیرہ اوسکے اندر ہون اسکو نکال ڈالے بعد اُسکے پیسے ہوئے گوگل اور طراشیث اور عبیرا جو ایک قسم کی گھانس ہے کوٹ کر اور چاول کے لاٹے سب اجزا ہموزن لے کر بھر دین اور اتنے دنون تک رکھ چھوڑین کہ رطوبت خربوزہ کی خشک ہو جاوے بعد اُس کے ان سب چیزون کو نکال لین اور خشک کر کے خوب پیسین اور سفوف تیار کرین اور بقدر ایک کف دست کے جو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہو اتناول کرین۔

سفوف اون لڑکون کے واسطے بنایا جاتا ہے جن پر رطوبت غالب ہو مراد یہ ہے کہ جو ضرر کے اقسام لڑکون کو بسبب غلبہ رطوبت کے پہونچتے ہین جنکا بیان کتاب اول فن کلیات مین ہو چکا ہے ان کے دفع کرنے کے واسطے یہ سفوف بنایا جاتا ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ زیرہ کرمانی ہکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑہے پانچ ماشہ مصطگی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑہے چار ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ ہر ایک دوا کو جُدا جُدا کوٹ کر چھانین بعد اُسکے گرمیون کی فصل مین روغن گل اور جاڑون مین روغن زیتون سے لت کرین اور گرمیون مین شیرینی اس مین شکر طبرزدی ملائین اور زنجبیل کو نکال ڈالین اور یہ سفوف اُسی لڑکے کے واسطے مناسب ہے جسپر رطوبت کا غلبہ ہوا ہو۔

سفوف ارسطوطالیس جسکو سکندر کے واسطے اسہال کہنہ کے مرض مین تجویز کیا تھا اور فساد معدہ اور زردی رنگ اور گندہ ذہنی اور وسواس اور نسیان کو بھی فائدہ کرتا ہے اور ہاضم اور مفرح بھی ہے اخلاط اُسکے قرفہ ساذج ہندی الائچی خرد عود ہندی اساورن کیہ یعنے فیلجوش ہلیلہ کابلی خستہ برآوردہ اکلیل الملک فرنجمشک نارمشک نار قیصر زیرہ دارچینی اشنہ فلفل دار فلفل زنجبیل قرنفل انار دانہ جوزبوا یعنے جاے پھل الائچی کلان ہکد دو جزء مشک اور کافور ہکد ایک جزء قند سپید چوگنا اوزان ادویہ سے کوٹ چھان کر تیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے یعنے ساڑہے تین ماشہ لغایت کم از تین درہم یعنے ساڑہے دس ماشہ کی ہے نہار منہ نیم گرم پانی کے ہمراہ اور جذام کے واسطے بھی بڑا نفع کرتا ہے۔

سفوف بر ملکین پیٹ کے اندر جو کیڑے پڑ جاوین اُن کو اور ضعف معدہ کو مفید ہے اخلاط اسکے ہلیلہ آملہ برنج ہکد ایک جزء لبان تربد بھی اسی قدر سبکو جمع کر کے قند سپید ملا کر تیار کرین مقدار شربت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے۔

سفوف اسفندا اور یہ سفوف لڑکون کے حلق مین اور تالو مین لگا دیا جاتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے متلی پیدا کرتا ہے اور دست لاتا ہے اور جو خلط مراری اور بلغمی انکے بدن مین ہو اُسکو نکال دیتا ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ بلیلہ آملہ عاقر قرحا گل سرخ گلنار سماق اور کوزدہ یعنے انزروت اور عرق یعنے ہلدی اور جو زالقے حب الآس مازو اور حبق یعنے فودنج اور الائچی کلان قرنفل سب اجزا برابر لے کر کوٹ ڈالین اور استعمال کرین۔

وجع صبیان یعنے لڑکون کے تالو اور حلق مین ملنے اور ٹپکانے والی دوا لڑکون کے بدن کو بلغم اور مرار سے پاک کر دیتی ہے۔ اخلاط اُسکے پانچ عدد ہلیلہ زرد اور غذیہ یعنے میٹھے پانی کی کائی

اور طباشیر اور عنبر صیدمانی اور ماہیران اور حبق اور گلنار مازو اور رسوت اور شکر اور زعفران الائچی کلان اور قند ہر ایک دوا ہموزن ہلیلہ زرد کے لیکر بیس چھان کر تیار کرین اور جس لڑکے کو پلانا منظور ہو اسکے چھٹائی بڑائی کے اندازہ سے وزن تجویز کرین -

دوسرا نسخہ وجورکا لڑکون کے واسطے گلنار اقلیمیا عاقرقرحا سماق رب السوس اور غذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی ہلیلہ بلیلہ مازو جاوترى حب الآس طباشیر کبابہ الائچی کلان رسوت زعفران شکر اور عروق یعنے ہلدی تخم عنبر صیدمانی حبق دھان کی بھوسی سب اجزا پیس کر چھان لین اور ملاوین -

وجورکا اور نسخہ لڑکون کے واسطے شکر طبرزدی گل سرخ رسوت زعفران سماق طباشیر ماہیران حبق گلنار الائچی کلان غذبہ ہر ایک جز سب کو کوٹ پیس کر تیار کرین مقدار شربت چھوٹے لڑکے کے واسطے ایک قیراط یعنے تین رتی اور بڑے کے واسطے بقدر اسکے سن کے تجویز کرنا چاہیے -

قمیحہ واسطے خراش اور اسہال کے جس مین دست پتلے اور زیادہ آتے ہون اور فساد معدہ اور ضعف معدہ کو بھی فائدہ کرتا ہے اخلاط اسکے قرظ یعنے کیکر خواہ ببول کی پھلی اور طراثیث ہر ایک پانچ جز مشک ایک جز ہر ایک دوا کو جداگانہ کوٹ کر ملا وین اور صبح کو دو درہم یعنے سات ماشہ اور رات کو بھی اسیقدر تناول کرین

سفوف واسطے ورم طحال اور خرابی رنگ اور ہضم کے اخلاط اسکے مالم سپید چہارم کیلجہ یعنے پونے چار چھٹانک اس پر روغن کنجد اسقدر ڈالین کہ اسکے اوپر آجاے اور دھیمی دھیمی آنچ سے اسکو جوش دیتے رہین تا اینکہ مالم گل کر پسنے کے قابل ہو جاے بعد اسکے اسپر میدہ لکڑی کوٹی ہوئی اکتیر درہم یعنے بیس تولہ آٹھ ماشہ چار رتی زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اجوائن شامی دو درہم یعنے سات ماشہ ملادین اب یہ سفوف تیار ہو گیا اور صبح کے وقت بقدر ایک کف دست یعنی سوا دو تولہ کے سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین سرکہ اور شور مچھلی اور تازہ مچھلی سے اور دودھ اور ترکاری اور فواکہ سب سے پرہیز کرنا چاہیے -

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو یرقان اور درد جگر اور قے صفراوی ہوتی ہو اخلاط اسکے لک مغسول ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ طباشیر دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ دانق یعنے ایک رتی کافور ایک دانق یعنے چھ رتی مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ جوشاندہ آب آلو بخارا اور آب تمرہندی جو بوزن نصف رطل یعنے قریب سترہ تولہ کے ہے -

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو تپ اور درد جگر ہو اور صفراوی دست آتے ہون اخلاط اسکے دردی شراب زرآوند سنبل الطیب لک مغسول ہر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید مصری سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سب دواؤن کو کوٹ کر سفوف تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ آب کشنیز خشک بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے -

سفوف حرارت جگر اور یرقان اور سدہ ہاے جگر اور نفث الدم کو مفید ہے اخلاط اسکے بہدانہ مقشر نشاستہ تخم خیار مقشر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل ارمنی لک مغسول گل سرخ سنبل الطیب سوسن ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ طباشیر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مصطگی دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرد پانی کے ہمراہ -

نمک گرم مزاج والونکے واسطے مفید ہے اور ان لوگونکو جنھین اسہال مرہ صفرا یا سودا عارض ہو اور اشتہاے طعام پیدا کرتا ہے اجزا اسکے یہ ہین نمک درانی لیکر اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین اور ان ٹکڑونکو لوہے یا سینگ کے دیگچے وغیرہ مین یا مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر سرکہ شراب پرانا چند مرتبہ اسپر چھڑکین پھر اسکو نکالکر کوٹ ڈالین اور انار دانہ تھوڑا سا بریان کر کے اور سماق دو ا

ہموزن اسی نمک کے دونون کا وزن ہو اور کشنیز خشک بریان
اور عصارہ زرشک یہ بھی دونون ہموزن نمک کے سب کو کوٹ کر
پیس کر ملاوین اور استعمال کرین۔
دوسرا نمک معدہ اور جگر کو نفع کرتا ہی اور درد مفاصل کو اور تمام
ایسے اورام کو جو فضول اخلاط سے پیدا ہون مفید ہی اخلاط اُسکے
نمک طعام ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوشادر دو اوقیہ یعنے
پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ فلفل سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ
پانچ ماشہ دو رتی زنجبیل فلفل سیاہ ہر یک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے
سات ماشہ انیسون تخم جرجیر اجوائن سنبل الطیب ہر یک ایک اوقیہ
یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حبق جبلی یعنے پودینہ کوہی دو اوقیہ
یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس دشتی ڈیڑھ اوقیہ یعنے
چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کوٹ پیس کر سب اجزا کو یکجا کرین مقدار
شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

پانچوان مقالہ لعوقات کے بیان مین جسکو ہندی مین چٹنی
کہتے ہین لعوق یا چٹنی کے نسبت ہمارا بیان بھی اس مقالہ مین ویسا ہی
جس طرح اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے۔ لعوق اکثر اسی غرض سے
بنایا جاتا ہے تاکہ منہ مین اجزا اسے دوا کسی قدر ٹھہرے رہین اور
پھیپھڑے تک ایک مقدار کے بعد دوسری مقدار پہونچتی رہے اور
دفعتًا ان دواون کی مقدار پوری معدہ تک نہ پہونچ جاے کہ
پھر معدہ سے ان ادویہ کے اثر آنے تک طول مسافت
طے کرنی پڑے۔
لعوق خشک کھانسی کے واسطے السی کو بھون کر شہد کف گرفتہ سے ملا کر
کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔
دوسرا لعوق حرارت اور یبوست سے جو کھانسی ہو اسکے واسطے تخم خیار
مقشر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مغز بادام شیرین مقشر
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خطمی تخم خبازی ہر یک پانچ درہم یعنے ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی کتیرا نشاستہ بہدانہ مقشر ہر یک
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ رب السوس قند سپید ہر یک
ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ ان سب اجزا کو
کوٹ چھان کر الگ رکھین اور ریلیشی صاف شدہ سپستان مویز کلان
دانہ برآوردہ ان تینون کو پانی مین اس قدر جوش دین کہ
گاڑھا ہو جاے پھر اسپر مفنج ڈال کر سفوف ادویہ مذکورہ بالا
شامل کر کے لعوق تیار کرین یہ لعوق ہمراہ اس پانی کے پیا جاتا ہی
جس مین سبوس میدہ گندم اور آرد باقلا بھگو کر قند اور روغن
بادام شیرین ملا کر تیار کیا ہو اور غذا مین بعد اس لعوق کے
آب جو پلایا جاتا ہے۔
لعوق اس کھانسی کے واسطے جو حرارت سے ہو سپستان تین قفیہ
یعنے دو پیمانہ خاص عناب دانہ کلان پچاس عدد اصل السوس مقشر
جسکو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو تیس درہم یعنے پونے نو تولہ مویز کلان
کی وہ قسم جسکو کشمشی کہتے ہین شیرین ہو اور دانہ برآوردہ چالیس
درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ املتاس جسکی لکڑیان وغیرہ چن کر صاف
کر ڈالی ہون بیس درہم یعنے آٹھ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو
نو رطل یعنے ساڑھے تین سیر تخمینًا پانی مین جوش دین کہ ایک رطل یعنے
پونے چونتیس تولہ پانی رہ جاے تب اُسکو چھان کر نصف رطل یعنے
سترہ تولہ تخمینًا مفنج اور ثلث رطل قند سپید ڈال کر اتنا پکائین کہ مثل
شہد کے گاڑھا ہو جاے بعد اسکے آرد باقلا بقدر کفایت ریشمی
کپڑے مین چھان کر ملا دین۔
لعوق خشخاش جو قذف الدم اور تپ گرم اور کھانسی اور درد سینہ
اور شوصہ کو مفید ہی اخلاط اُسکے گل سرخ جسکی پونڈیان نکال ڈالی ہون
اور صمغ عربی ہر یک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ نشاستہ گندم کتیرا
دانہ خشخاش ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر زعفران ہر یک نصف درہم
یعنے پونے دو ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو
جمع کر کے پیس چھان کر یکجا کرین اور شراب مثلث سے گوندہ کر کسی
برتن مین اٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ہمراہ
ترنجبین یا جوشاندہ زوفا کے۔
لعوق طباشیر نفث الدم اور کھانسی اور فضول غلیظہ اور درد سینہ
اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے کو مفید ہی اخلاط اُسکے الائچی کلان چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ صمغ عربی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ

نشاستہ گندم دانہ خشخاش سپید زنجبیل مکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزدی چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ تخم خیار مقشر جسکے دونون چھلکے نکال ڈالے ہون اور صنوبر مقشر مکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دونون چھلکے سے رب السوس کتیرا مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ دانہ خشخاش سیاہ دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن پیس کر جو قابل چھاننے کے ہین انھین چھان لین اور شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ ملاکر آہستہ آہستہ گوندھین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

لعوق طباشیر سل کے مرض مین جو تپین ہوتی ہین ان کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اسکے صمغ عربی الایچی کلان مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زنجبیل نشاستہ گندم مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ تخم خیار مقشر حب صنوبر مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب دواؤن کو پیسین اور جو قابل چھاننے کے ہین اون کو چھان کر روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ ملاکر نرم اور آہستہ سے خوب ملا لین اور اسی کو چاٹین ہمراہ اسکا آب گرم یا شیر مادہ خر۔

لعوق عنصل دشواری نفس کو اور دشواری نفث یعنے کھنکھار مین جو چیز بدشواری نکلتی ہو اسکو اور دونون جانبین کے درد کو اور درد سینہ کو مفید ہے اخلاط اسکے عصارہ عنصل اور شہد کف گرفتہ دونون کو لے کر گاڑھا قوام بنالین اور قبل طعام کے اسکو چاٹین اور بعد طعام کے بھی۔

لعوق ثوم جو کھانسی کہ ہیجان بلغم سے اٹھتی ہو اسکو مفید ہے اور سینہ کو صاف کردیتا ہے اور رقیق مواد مین نضج پیدا کرتا ہے اخلاط اسکے لہسن پاک اور صاف ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو لیکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن گاؤ مین اسقدر پکائین کہ مہرہ ہوجاے یعنے خوب گھل جاے بعد اسکے لہسن کو چھان لین اور گھی کو الگ کردین اسکے بعد لہسن کو نرم نرم پیسین پیسنے کے بعد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ شہد کف گرفتہ اسمین ڈال کر نرم آنچ سے پکائین یہان تک کہ گاڑھا ہوجاے پھر آگ پر سے اتار لین۔

دوسرا لعوق گرمی سے جو کھانسی آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اخلاط اسکے بہدانہ اسبغول مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم خشخاش دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اصل السوس سپستان مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تین رطل یعنی سوا سیر تخمینا۔ پانی ڈال کر نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے بعد اسکے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مفنج اور کتیرا اور صمغ عربی مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قند سپید ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ ڈال کر خوب ملائین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

لعوق بطم آواز کے بیٹھ جانے کو جسکو گلا پڑنا کہتے ہین اور سینہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص نفث مدہ مین گرفتار ہو یعنے پیپ اسکے کھنکھار مین آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے اخلاط اسکے تخم کتان بریان مویز منقی مکد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لوز صنوبر بادام شیرین بادام تلخ صاف کیا ہوا چھلکے وغیرہ سے ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ بندق بریان علک البطم اصل السوس اجوائن صمغ عربی مکد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی فلفل سپید آرد باقلا آرد نخود نشاستہ ہالم میعہ سائلہ بیخ سوسن آسمان گونی مکد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرمکی زعفران لبان نر مکد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کوٹ چھان کر شیر مادہ خر مین گوندھین اور قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین بعد اسکے پھر پیسین اور شہد ملاکر لعوق تیار کرین اور ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین پھر تھوڑے دنون بعد اسی کے پتلی پتلی بتیان اور چھوٹی چھوٹی گولیان بنا کر زبان کے نیچے رکھین۔

چھٹا مقالہ شربت اور ربوب کے بیان مین

شربت اور ربوب کا بیان بھی ہمارا اس مقام پر مثل بیانات سابقہ کے عام طور پر ہے شربت اور رب مین فرق یہ ہے کہ رب اسکو کہتے ہین کہ کسی چیز کا شیرہ نچوڑ کر اسی کا قوام بدون ملانے کسی شیرینی کے گاڑھا کر لیا جاے اور شربت اُسکو کہتے ہین کہ کسی دواے خشک کو اُبال کر اُس کا آبجوش یا کسی دواے ترکو اُس کا پانی نچوڑ کر شیرینی سے قوام درست کیا جاے۔

سکنجبین بزوری کا تمام نسخہ پتون کی حرارت کو بجھاتا ہی اور معدہ کی بھڑک اور سوزش کو اور بلغم کی تقطیع کرتا ہے اور بذریعہ جلاء کے اُسکو صاف کر دیتا ہے صفرا کو جڑسے اُکھاڑ دیتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اخلاط اُسکے سرکہ خراب کہنہ عمدہ دس رطل یعنے سوا چار سیر تخمیناً اسیر آب شیرین بیس رطل یعنے ساڑھے آٹھ سیر تخمیناً یا زیادہ بیس رطل سے یا کم جیسے ترشی سرکہ کی ہو اور جس قدر اسکی عمدگی ہو ڈالین اور اس سرکہ آب آمیختہ مین پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کرفس ہر یک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دورتی تخم رازیانہ انیسون تخم کرفس ہر یک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دین بعد اسکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ چھٹا حصہ رطوبت کا جل جاے پھر آگ سے اُتار لین اور سرد ہونے کے بعد اسکو چھانین اور مثبنا وزن اس سرکہ اور پانی کا جسمین اصول اور بزور کو جوش دیا ہی ٹھہرے اسکا نصف وزن شکر یا قند طبرزد ایک پیمانہ یا شہد جسکا وزن بہ نسبت اسی سرکہ اور پانی کے ڈھائی گنا کم ہو داخل کرکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہجاے اور پکاتے وقت جو پھین اور کف اوپر آتا ہو اُسکو دور کرتے جائین بعد اُسکے آگ پر سے اُتار کر رکھ دین کہ سرد ہو جاے اور جو کثافت وغیرہ اوپر آئی ہو اُسکو صاف کرین اب قابل استعمال ہو گئی۔ اور جس شخص کو خواہش ہو اسکے خوشبو کرنے کی بعد ایک جوش یا دو اُبال آنے کے جب اُسکا پھین دور کر لیا ہو زعفران مسلم تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایک تھیلی مین باندھ کر دیگ مین اٹکا دین اور ساعت بساعت اُسکو ملتے رہین تاکہ قوت زعفران کی اسمین آجاے اور بعض آدمی بعد طیاری اس سکنجبین کے پسی ہوئی زعفران اسمین ڈالتے ہین اور بعد زعفران ڈالنے کے پھر اسکو جوش نہین دیتے ہین۔

صفت سکنجبین یہ **نسخہ جالینوس** شہد قسم عمدہ کو کھُلے کی نرم آنچ پر چڑھاوین اور کف اسکا دور کرین بعد اُسکے اس شہد پر سرکہ ڈالین اور وہ سرکہ ایسا ہو کہ نہ ترشی اُسکی بہت تیز ہو اور نہ پھیکا ہو اور پھر تھوڑا تھوڑا جوش اسکو آگ پر دیتے رہین تا اینکہ سرکہ اور شہد بخوبی مل جاے اور سرکہ کی خامی باقی نہ رہے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین جب ارادہ اسکے استعمال کرنیکا ہو تب پانی اور شراب ہموزن مین ملا کر اسکو استعمال کرین پھر اگر وہ شخص جسکو اسکا پلانا منظور ہے بسبب ترشی یا شیرینی کے اسکو پینا اُسے ناگوار ہو چاہیے کہ خالص پانی ملا کر پلائین اور اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ کھلی ہوئی ترشی کی سکنجبین کا استعمال کرے وزن سرکہ کا زیادہ کر دینا چاہیے اسلیے کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ مقدار واحد سکنجبین کی استعمال کی جاے مترجم ایک یہ بھی معنی اس فقرے کے ہو سکتے ہین کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ وزن سرکہ کا سکنجبین مین ایک ہی مقدار پر رکھا جاے چاہے تیز سرکہ ہو یا پھیکا متن مجھے یہ گمان ہے کہ سکنجبین پلانے کا اور پسند ناپسند ہونے کا حال مثل شراب پینے کے ہے کہ تمام شراب خوار لوگون کی کیفیت یہی ہے کہ جب شراب پیتے ہین اُس مین پانی ضرور ملا لیتے ہین اور جسکو پلاتے ہین وہی پانی ملی ہوئی شراب پلاتے ہین بدون علم اسبات کے کہ اس جلسہ مین کوئی ایسا ہی ہے جسکو عادت ایسی شراب پینے کی ہو جس مین پانی بہت سا ملا ہو اور پھیکی ہو گئی ہو جب خالص شراب پیئے گا اسیوقت زمین پھینک دیگا اور نہ یہ اسکو معلوم ہوتا ہے کہ اُن مین کوئی ایسا بھی ہے جسکی عادت شراب قوی پینے کی ہے کہ اگر وہ پانی ملی ہوئی شراب پیئے گا اسکو خود بخود متلی شروع ہو جائیگی۔ جب یہ باتین گوارا اور ناگوار ہونے کی شراب پینے سے عارض ہین حالانکہ عادت آدمیون کی شراب خواری کی بہ نسبت استعمال سکنجبین کے زیادہ جاری ہے پس کیونکر سکنجبین پینے مین زیادہ

یہ امور عارض نہون گے حالانکہ ہماری عادت سکنجبین پینے کی نسبت شراب پینے والون کے بہت کم ہے - اور باوجودیکہ سکنجبین پینے کی عادت بہ نسبت شراب پینے کے کمتر ہے اسکی قوت بھی شراب سے زیادہ ہے یہ دوسرا سبب ہے کہ اسکی خوش ذائقگی اور بدمزگی کا اہتمام زیادہ کیا جاے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکے اعتدال ذائقہ کا حکم بقدر کثرت عادت شراب خوارون کے کرین نہ بقدر اپنی کمی عادت کے مراد یہ ہے کہ سکنجبین کے خوش ذائقہ ہونے کا لحاظ بہ نسبت شراب کے زیادہ کرنا چاہیے - اسبات کا بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین زیادہ موافق اُسی پینے والے کو ہوتی ہے جسکو بروقت پینے کے زیادہ لذیذ پلائی جاے یعنے جسکو جس درجہ کی ترش یا شیرین یا پھیکی پسند ہے اسی سبب سے وہی سکنجبین اسکو نفع بھی زیادہ کرتی ہے اور جس کو سکنجبین پینے سے ایذا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ ایسی سکنجبین اُسے بدمزہ اور ناگوار طبع معلوم ہوتی ہے - اعتدال ان اقسام سکنجبین کا یہ ہے کہ اسکی ساخت ایسی عمدہ ہو جو اکثر طبائع کو خوشگوار معلوم ہو اور اسی طرح واجب ہے کہ ہر ایک جز واحد سرکہ مین جب شہد کف گرفتہ ملانا چاہین دو حصہ شہد ہو اور ایک حصہ سرکہ اور نرم آنچ پر اسقدر دونون کو جوش دین کہ دونون کا مزہ ملکر ایک ہو جاے یعنے قدرتی میخوش چیزون کا مزہ اور سکنجبین کا یکسان پیدا ہو اور سرکہ کا مزہ اپنی خامی پر باقی نرہے مگر شہد ملانے سے پہلے سرکہ مین پانی ملاکر خوب پکا لینا چاہیے اسیطرح یہ بھی واجب ہے کہ ایک حصہ شہد مین جسکی سکنجبین بنائی جاے چار حصہ صاف پانی ڈال کر نرم آنچ پر لگایا جاے اور اسقدر معتدل آنچ کی جاے کہ شہد کا پھین اور کف جس قدر اسمین ہووے سب چھٹ جاے اسلیے کہ خراب شہد مین کف بہت نکلتا ہے اور اسی سبب بعد زیادہ پکانے کے وہ درست ہوتا ہے اور عمدہ شہد مین کف کم نکلتا ہے اس واسطے زیادہ جوش دینے کا محتاج نہین ہوتا جس قدر حاجت جوش دینے کی خراب شہد مین ہوتی ہے اکثر پہلی قسم کا شہد یعنے خراب قسم کا جب اس مین چوگنا پانی ملایا جاتا ہے ملانے کے بعد نصف باقی رہتا ہے نہایت معتدل پکاتا اسکا یہی ہے کہ آمیزش سرکہ اور شہد مین بخوبی ہو جاے اور سرکہ کچا باقی نرہے سکنجبین کے بنانے کا طریقہ تینون قسم مین یہی ہے ایک جز سرکہ اور دو جز شہد ملاکر چوگنا پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ چہارم باقی رہجاے اور کف چھانٹتے رہین اور اگر اس سے زیادہ تر قوی سکنجبین بنانی منظور ہو سرکہ ہموزن شہد کے ڈالین اور جس طرح شراب پانی ملاکر پلائی جاتی ہے سکنجبین بھی اسی طرح پلانی چاہیے اور ہر روز سکنجبین کا پلانا اچھا نہین بلکہ ایک دن پلانی چاہیے اور ایک دن ناغہ کیا جاے تاکہ فم معدہ کو ضرر نہ پہونچے اسلیے کہ سکنجبین مفاصل مین در آتی ہے اور کیموس کو نیچے کی آنتون سے اُتار دیتی ہے اور رطوبت بدن کی تحلیل کردیتی ہے بعض آدمی سکنجبین بدون پانی کے اس غرض سے پیتے ہین کہ فم معدہ کی رطوبت مین جلا پیدا کرتی ہے اور اس رطوبت کو نیچے کی طرف اُتار دیتی ہے جو شخص سکنجبین صبح کو تناول کرے اُسکو چاہیے کہ دوپہر تک کچھ نہ کھاے اور کچھ نہ پیے پھر اسکے بعد گوشت بچہ ہاے مرغ اور زیرباج کا استعمال کرے -

سکنجبین کا ہمارا نسخہ شکر عمدہ لے کر کسی دیگچی وغیرہ مین داب داب کر بھردین اوپر سے ہموار اور برابر ہو جاے بعد اسکے اس پر اتنا سرکہ شراب ڈالین کہ شکر گھلنے لگے اور بلبلے اُٹھتے نظر آوین اور نیچے سے اوپر تک جا بجا سوراخ پڑجائین اور اتنا سرکہ نہ ڈالین کہ شکر سے اوپر آجاے اور شکر چھپ جاے اور اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ سکنجبین ترش نہ بنے سرکہ اس مقدار سے بھی کم شکر پر ڈالتے ہین پھر اس پتیلی کو دہکتے ہوے کویلے یا نرم آنچ پر اتنی دیر رکھنا چاہیے کہ شکر پگھل جاے اور جس قدر کف اوٹھے اُسکو کفگیر وغیرہ سے نکالتے رہین یا نکال نکال کر اُسکو کپڑے پر ڈالین تاکہ کف وغیرہ کپڑے پر رہجاے اور ماوا ٹپک جاے اور کف نکالنے مین یہ طریقہ مناسب ہے کہ اوپر اوپر سے اوٹھالیا کرین کفگیر وغیرہ کو ڈبو کر نہ نکالین جب سارا کف نکل کر صاف ہو جاے تب اُسپر پانی ڈالین کہ اس قدر رقیق ہو جاے پھر اسکو جوش کرکے

قوام درست کرین۔

سکنجبین مسہل صفرا شہد کف گرفتہ یا شکر اور بڑا سرکہ اسی قسم کا لین جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور اُسکو نرم آنچ سی پکائین بعد اسکے عصارہ قثاء الحمار اور سقمونیا یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ یا زیادہ یا کم بقدر حاجت لیکر پیسین اور اسکو پارچہ کتان مین پوٹلی باندھ دیگچے مین لٹکا دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو ملتے رہین تا انکہ گھل کر اسمین ملجاے اور پوٹلی کے اندر کچھ باقی نرہے اور جسوقت پوٹلی خالی ہو جاے آگ سے اُتار لین ایک قوم بجاے سقمونیا کے سقمونیا کی جڑ کو مع بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ کے اول جوش مین پکاتے ہین۔

دوسری سکنجبین جو بلغم کا اخراج کرتی ہے شہد اور سرکہ اسقیل مع ہمہاے مذکورہ بالا کو جوش دین بعد اُسکے راوند چینی یعنے جمال گوٹہ اور رب قرطم اسقدر لینا چاہیے جو مناسب قوت اس مریض کے ہو جسکو اسکا پلانا منظور ہے کسی پوتل مین باندھکر دیگچے مین لٹکا دین اور مثل بیان نسخہ اول کے اسکو بھی پکائین اور استعمال کرین۔

دوسری سکنجبین جو سودا کا اخراج کرتی ہے شہد یا شکر اور سرکہ لیکر مثل سابق کے جوش دین بعد اسکے افتیمون جتنے مطلوب ہون اور بسفائج اور خربق سیاہ لیکر پیسین اور کسی پوٹلی مین باندھکر دیگچی مین لٹکا دین اور مثل سابق کے جوش دین۔

عمل خل اسقیل یعنے اسقیل کے سرکہ بنانے کی ترکیب اسقیل سپید صاف کیا ہوا لیکر لکڑی کی چھری سے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین اور ٹکڑون مین سوراخ کرکے ڈورون کے ذریعہ سے اُسکو اس قدر لٹکائین کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے ملنے نہ پاے اور نہ کوئی ٹکڑا قریب دوسرے ٹکڑے کے رہے بلکہ دور دور فاصلے سے لٹکتے رہین پھر ان ٹکڑون کو سایہ مین چالیس روز خشک کرین بعد خشک ہونے کے ایک من یعنے تخمیناً سیر بھر ٹکڑے اسقیل کے ان پر اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ حبثا نک ساڑھے سات سیر سرکہ جید ڈالین اور ساٹھ دن اُسکو دھوپ مین رکھین اور برتن کا مُنھ بخوبی بند کر دین بعد اسکے سرکہ سے اسقیل کے ٹکڑے نکال کر نچوڑ لین اور پھر سرکہ کو چھان ڈالین اور ایک قوم فیمن اسقیل مین ساڑھے سات رطل سرکہ یعنے آدھ پاؤ تین سیر ملاتے ہین اور کچھ اور لوگ اسقیل کو خشک نہین کرتے اور بعینہ اس وزن پر سرکہ اور اسقیل کو رہنے دیتے ہین اور چھ مہینے تک اسقیل کو سرکہ مین ڈال کر چھوڑ دیتے ہین ان کے طریقے سے جو سرکہ بنایا جاتا ہے وہ ست آور زیادہ ہوتا ہے اور اگر اس سرکہ سے کلی کی جاے مُنھ اور مسوڑھے کی جڑ دُکھوا اور جو خون مسوڑھون سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ یہ سرکہ قبض کی وجہ سے خون کو بند کرتا ہے اور رطوبت کو مسوڑھے اور دانتون کی خشک کر دیتا ہے اور جو دانت ہل گئے ہون ان کو سخت اور مضبوط کر دیتا ہے اور مُنھ کو اور مُنھ کی بُو کو گندہ دہنی سے دور کرکے خوشبو کر دیتا ہے اور اگر یہ سرکہ پلایا جاے قصبۂ ریہ مین جلا پیدا کرتا ہے اور اُسکو سخت کر دیتا ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور اسمین قوت پیدا کرتا ہے اور جس شخص کے معدہ مین درد ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس کا کھانا ہضم نہ ہوتا ہو یا جسے مرگی کا دورہ آتا ہو یا جسکی آنکھون کے آگے اندھیرا آجاتا ہو یا جسپر مرہ سودا کا غلبہ ہو یا جسکی عقل مین کمی ہو گئی ہو یا جسکو غم اور رنج رہتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے ایضاً جس عورت کو اختناق رحم ہو یا جسکی تلی بہت بڑھ گئی ہو یا جسکو عرق النسا کا درد لاحق ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس شخص کا بدن ڈھیلا اور دُبلا ہو گیا ہو اُسکو مفید ہے رنگ کو بدن کے درست کرتا ہے بصارت مین تیزی پیدا کرتا ہے ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے اور اگر کان کے درد کے واسطے اسکا استعمال اس طرح پر کرین کہ اس سرکہ کو کان مین ٹپکائین درد مین سکون پیدا کرے گا اور بشرطیکہ کان کے اندر زخم نہو اور ہر ایک فائدہ کی اسمین صلاحیت ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اگر اسکو نہار مُنھ ہر روز تھوڑا تھوڑا پلائین اور بتدریج اس کا وزن بڑھاتے جائین تا اینکہ ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ تک اسکا وزن پہونچ جاے۔

سکنجبین عنصلی مسہل جو دشواری بول اور دونون پہلو اور معدہ کے درد کو اور بخوبی ہضم نہونے کو اور کھٹی ڈکار آنے کو

مفید ہے اخلاط اُسکے پیاز عنصل کا چھلکا اُتار کر اندرونی گتھہ نرم بوزن دو رطل کے لین جو برابر ساڑھے ستر تولہ کے ہوا زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرچ سیاہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ تخم گندر صحرائی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ تخم رازیانہ انیسون ہکذا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ تخم کرفس دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ اجوائن نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ زیرہ کرمانی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ انجدان عاقرقرحا ہکذا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شگوفہ زوفا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ فودنج اور پودینہ ہکذا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کاشم نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی قردمانا دو درہم یعنے سات ماشہ سداب چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ ساذج ہندی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی سب دواؤن کو دردرا کوٹین کہ بہت باریک نہو جاوے اور چھ قسط سرکہ منعنصل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم ساڑھے اونیس سیر کے ہوا اور دو قسط شہد کف گرفتہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر تخمیناً اور ایک قسط شراب مثلث مین بھگوئین جو برابر پاؤ کم چار سیر کے ہے اور ایسے برتن مین کہ جو پاک اور صاف ہو اور سات روز کے بعد چھان کر جوش دین اور شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین یہ سکنجبین قبل طعام اور بعد طعام کے دونون وقت پلائی جا سکتی ہے۔

صفت جلاب شکر ایک من جو برابر ایک سیر کے ہوئی اسمین چار اوقیہ پانی جو سوا گیارہ تولہ ہوا ڈالین اور نرم آنچ سی پکائین پھر اوسپر بارہ اوقیہ گلاب یعنے پانچ تولہ سات ماشہ ایک رتی ڈال کر آگ سے اُتار لین اور صاف کر کے استعمال کرین۔

صفت ماء العسل اور ماء السکر ماء العسل مین شہد پڑتا ہے اور ماء السکر مین شکر پڑتی ہے اور یہ دونون چیزین سرد امزاجن کو اور درد جگر اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہین طریقہ یہ ہے ایک شہد اور دو حصہ پانی کو لے کر نرم آنچ سے پکائین اور کف اُتارتے جائین اور اس قدر جوش دین کہ تہائی باقی رہجاوے پھر آگ پر سے اُتار لین اور صاف کرین۔ اسیطرح ماء السکر بھی بنایا جاتا ہے۔ پھر اگر ہم کو یہ منظور ہو کہ اسکی گرمی اور تسخین کی قوت زیادہ ہو جاوے اور اثر اسکا قوی ہو تو بعد کف اُتارنے کے شہد سے مصطگی اور زعفران وغیرہ خوشبو کی چیزین جیسے دارچینی اور خولنجان اسمین ڈال دیتے ہین۔

ماء السکر کا دوسرا نسخہ کہ تپ کو اور حرارت کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین جو پیاس کی زیادتی ہو اور کھانسی جو گرمی سے اُٹھتی ہو اسکو اور خشونت جو ایک سینہ کی بیماری ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برابر ہر دو چار رطل جو برابر سوا پاؤ کم دو سیر کے ہوتا ہے لیکر شیشہ کے برتن مین رکھین اور اسپر گرم پانی دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر ڈالکر برتن کا منہ خوب بند کر دین اور ایک شبانہ روز رہنے دین پھر اسکو نکالین اور خوب نچوڑین اور پانی کو چھانین پھر اسمین رطل شکر ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاوے اور صاف کر کے رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

جلاب جو گلاب کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے قند سپید پسا ہوا لے کر کسی پیمانے سے اسکو ناپین اور ہر ایک پیمانہ قند کے عوض تین پیمانے گلاب صاف عمدہ قسم کا ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہجاوے اور کف اُتارتے جائین اور جسکا ارادہ یہ ہو کہ اس مین زعفران کسی قدر داخل کیجاوے چاہیے کہ بعد کف نکالنے کی مسلم زعفران بے پسی ہوئی پوٹلی باندھ کر اس مین ڈال دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو نچوڑتے جائین تا اینکہ اسکے پکانے سے فراغت حاصل ہو یہ طریقہ اسوقت کرنا چاہیے کہ عین پکانے وقت زعفران ڈالنی منظور ہو اور اگر بعد پکانے کے زعفران داخل کرنی منظور ہو جب اُسکو آگ پر سے اُتار لین قبل سرد ہونے کے پسی ہوئی زعفران اس مین مل دین اور شیشے کے برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شراب سفرجل یعنے بہی کا شربت جسکو میبہ کہتے ہین معدہ کی

تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے ور و جگرا ور قے اور متلی اور ہچکی کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے کھٹی بہی کا عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی تیس رطل جو آدھی چھٹانک کم ساڑھے بارہ سیر ہوتا ہے اور شراب کہنہ پاکیزہ پچیس رطل جو برابر ایک چھٹانک ساڑھے دس سیر کے تخمینا ہوتا ہے ملاکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ آدھا جلجاسے پھر اسکا کف اُتار لین اور چھان کر کسی برتن مین اتنی دیر تک رہنے دین کہ نتھر کر صاف ہو جاسے پھر دوبارہ دیگچی مین رکھکر آگ پر چڑھا دین اور دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر شہد صاف کف گرفتہ اسمین ڈال کر جوش دین بعد اُس کے زنجبیل اور مصطگی ہرایک سات ماشہ چھوٹی اور بڑی الائچی اور دار چینی اور ہال جو ایک قسم عمدہ الائچی کی ہے ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل ساڑھے دس ماشہ زعفران سلم ایک تولہ دو ماشہ لیکر درد را کوٹین اور پارچہ کتان کی پوٹلی مین رکھکر دیگ مین ڈالدین مگر پوٹلی ڈھیلی باندھنی چاہیے اور پکانا شروع کرین اور ساعت بساعت پوٹلی کو ملتے رہین بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور تھوڑی دیر رکھکر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک کو شراب کہنہ مین گھولکر ملا مین اور خوب طرح سے ملا کر اُٹھا رکھین جب تک استعمال کرنا منظور رہے - پھر اگر اسکا بنانا بدون خوشبو چیزون کے منظور ہو چاہیے کہ عصارہ سفرجل اور شراب اور شہد سے اسی پیمانے کے برابر جو اوپر لکھا گیا ہے تیار کرین -

میبہ کا دوسرا نسخہ سیخوش بہی کا نچوڑا ہوا پانی لیکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاسے جس طرح اوپر کے طریقہ مین ہمنے لکھا ہے بعد پکانے کے دو رطل یہ عصارہ جو ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر ہوتا ہے اور ایک رطل پہاڑی سیب تلخ کا عصارہ یعنے پونے چونتیس تولہ کہ وہ بھی پکانے کے بعد نصف رہا ہوا اور صاف کیا گیا ہو اور شراب کہنہ قسم عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد قسم عمدہ یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاسے اور کف نکالتے جائین بعد اسکے عود خام سات ماشہ مصطگی اور سک اور ریشہ زعفران

ہرایک ساڑھے تین ماشہ جاوتری ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب قرنفل جوزبوا ہال اور الائچی کلان دارچینی زنجبیل ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک دو دانق یعنے ایک ماشہ سب کو ریزہ ریزہ کر ڈالین سواے مشک اور سک کے اور پارچہ کتان کی ڈھیلی پوٹلی باندھکر اُس دیگ مین ڈال دین جسمین عصارہ کو جوش دے رہے ہین اور مشک کو شراب مین پیس کر بعد طیاری کے بموجب بیان بالا شریک کرین اور سک کو بھی سب دواؤن مین ملا دین اور استعمال کرین -

خند یقون - ایک قسم کی شراب ہے برودت کی اصلاح کرتی ہے اور ہضم کے قصور اور کمی کی اور اُس ضعف جگر کی جو برودت سے ہو اور چوتھیا لرزہ بخار کو مفید ہے اور مشائخ جنکا مزاج بلغمی ہو انکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے شراب کہنہ پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمینًا شہد صاف ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان الائچی خرد ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قرنفل ایک دانق یعنے چار رتی دارچینی ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی زعفران ایک دانق یعنے چار رتی فلفل سیاہ اور مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی - سب دواؤن کو اسقدر کوٹین کہ دردری ہو جائین سواسے مشک اور زعفران کے اور کٹی ہوئی دواؤن کو پارچہ کتان مین ڈھیلی پوٹلی مین باندھکر مع زعفران کے دیگ مین چھوڑ دین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاسے آنچ کے اُتارنے سے پہلے مشک اُس مین ڈالدین پھر چولھے پر سے اُتار لین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین -

خند یقون کا دوسرا نسخہ سنبل الطیب قرنفل الائچی خرد عود خام ہرایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی زنجبیل فلفل سیاہ ہرایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک چہارم مثقال یعنے ایک ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو موٹا دردرا کوٹ کر پارچہ کتان کی تھیلی مین باندھین سواسے مشک

اور سک کے اور بارہ رطل یعنے آدھ پاؤ پانچ سیر تخمیناً شراب ریحانی کہنہ مین دو شبانہ روز بھگوئین پھر اُسکو دیگ مین ڈال کر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً شہد مصفا اور دو رطل شکر ڈال کر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجاے اب اسکو آگ پر سے اُتار کر مشک اور سک بدستور مذکورۂ بالا داخل کرین اور اُٹھا رکھین۔

شراب سلمویہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور اشتہا بڑھاتی ہے اور خفقان معدہ کو باطل کرتی ہے اخلاط اُسکے پوست اترج ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مرماخور ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل دو مثقال یعنے نو ماشہ عود خام ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے تین شبانہ روز پانچ رطل یعنے تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر شراب مین بھگو دین بعد اسکے تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر شکر سپید طبرزدی اور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مصطگی نصف درہم زعفران یعنے پونے دو ماشہ اور دو دانق یعنے ایک سک قسم عمدہ داخل کرکے نرم آنچ پر چڑھا کر جوش دین تا اینکہ قوام درست ہوجاے اور سب اجزا کا اثر نکل آے بعد اُسکے صاف کرکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور مثل جلاب کے استعمال کرین۔

شراب حب الآس ضعف معدہ اور انحلال مفرط یعنے زیادہ طبیعت کے نرم ہونے کو فائدہ کرتی ہے اور حیض کو کھول دیتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کو تقویت دیتی ہے اخلاط اُسکے عصارہ حب الآس جوش دیا ہوا صاف کرکے دس دورق جو برابر انیس سیر کے تخمیناً ہے اور شہد صاف شدہ ایک دورق یعنے آدھ پاؤ کم دو سیر دونون کو ملا کر جوش دین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اور استعمال کرین۔

رب الآس آس کا عصارہ تنہا سے پکائین تا کہ گاڑھا ہوجاے اور استعمال کرین۔

شراب نعناع یعنے پودینہ کا شربت قضیب جسکو اوچھال کہتے ہین اور متلی اور اُبکائی اور ہچکی اور غلفہ یعنے دو اسہال جس مین کچھ غذا نکلتی ہے ان سب کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے انار شیرین اور ترش دونون کو مع اندرونی چھلکون وغیرہ کے کوٹ کر نچوڑین اور اس پانی کو اتنا جوش دین کہ نصف باقی رہجاے پس دو رطل پانی یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ اور پودینہ کا عصارہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اور شہد یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ملا کر اتنا پکائین کہ قوام گاڑھا بن جاے اور صاف کرکے اُٹھا رکھین۔

شراب کمثری یعنے امرود کا شربت غلفہ کو نفع کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے صفت اوسکی امرود جو خوب نہ پک گیا ہو لیکر اسقدر پکائین کہ گل کر حلوا ہوجاے بعد اُسکے چھانین اور پھر دیگ مین ڈال کر دوبارہ پکائین تا اینکہ گاڑھا ہوجاے اور استعمال کرین۔

شراب تفاح یعنے سیب کا شربت ضعف معدہ اور فم معدہ کے خفقان کو جو حرارت سے ہو فائدہ کرتا ہے اور قذف حراری یعنے گرمی سے قے اور پیاس کو مفید ہے صفت اُسکی جنگلی سیب بہت سا لے کر کوٹ ڈالین بعد اسکے نچوڑین اور اُسکو جوش دین تا کہ نصف جل جاے اور رات بھر صاف کرکے رہنے دین پھر وہی پانی دیگ مین ڈال کر پکائین کہ قوام غلیظ ہوجاے اور صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اگر فصل گرمی کی ہو چند روز اُسکو دھوپ مین رکھین تا کہ رانت اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔ اور اگر اُسکو میٹھا کرنا منظور ہو پس ہر ایک من عصارہ مین ایک رطل شکر یعنے فی سیر عصارہ پونے چونتیس تولہ شکر ڈال کر پکائین اور استعمال کرین۔

شراب حصرم یعنے انگور خام کا شربت حرارت معدہ اور انحلال حرارہ یعنے پتے کی رطوبت کے بہنے کو اور وجود ردی بسبب حرارت کے پیدا ہونے انکو اور اقسام زہر کو فائدہ کرتا ہے پیاس کو دور کرتا ہے حاملہ عورتون کے معدہ کو اسقدر قوی کرتا ہے کہ اغذیۂ خراب کو قبول کرین اخلاط اسکے انگور خام کو نچوڑ کر عصارہ اسکا اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاے اور صاف کرکے رات بھر رہنے دین بعد اسکے پھر اُسکو دیگ مین ڈال کر دو درہم قرنفل یعنے سات ماشہ

اس پر ڈالین اور جوش دین تاکہ اسکی ناگوار بو جاتی رہے اور قوام غلیظ ہوجاے اب اسکو صاف کرکے استعمال کرین پھر اگر اسکا میٹھا کرنا منظور ہو بعد پکانے کے جب نرم آنچ رہجاے اس پر شکر ڈال دین مقدار شکر کی اسی عصارہ کے رقیق اور غلیظ ہونے کے حساب پر ہے بعد اسکے استعمال کرین۔

شراب فاکہہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کی اور قے کو دور کردیتی ہے اور جو روانی شکم مرار اصفر کی ہو اور زرد زرد دست آتے ہون اسکو بند کردیتی ہے۔ اور حاملہ عورتون کو جو قے ہوتی ہے اسکو روکتی ہے اخلاط اسکے بہی اور سیب اور انگور اور انار میخوش اور سماق زعرور کا پانی ہموزن لیکر نرم آنچ پر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور اگر میٹھا بنانا منظور ہو جتنی شکر ڈالنی مناسب ہو ڈال کر جوش دین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

شراب اترج یعنے چکوترہ کا شربت لذیذ اور مقوی معدہ ہے اخلاط اسکے پوست اترج جو خوشبو ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولے کر ڈیڑھ قسط پانی یعنے سوا پاؤ کم چھ سیر مین جوش دین تاکہ تہائی پانی رہجاے اور صاف کرکے شہد آدھ سیر ڈالین اور پھر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے مثل گلاب کے استعمال کرین۔

شراب خشخاش واجب ہے کہ ستو پوڑیان خشخاش کی ایسی جنکا حجم متوسط ہو اور اپنے درخت پر خشک ہوگئے ہون کہ نچوڑنے سے انکا پانی نچڑ نہ سکے اور بالکل خام نہون جنکے نچوڑنے سے سوائے رقیق پانی کے اور کچھ نہ نکلے اور نہ خشخاش کی وہ قسم ہو جسکا ریقی نام ہے جو ترائی مین نہر یا تالاب کے کنارے پیدا ہوتی ہے جسکا عصارہ نہایت رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور فضول یعنے پھوک اسمین زیادہ نکلتا ہے الغرض عمدہ قسم خشخاش کی لیکر دس قسط آب باران یعنے آدھی چھٹانک کم اٹھتیس سیر اگر بہم پہونچے اسپر ڈالین اسلیے کہ آب باران مین عفونت نہین آتے پانی ہے یا جاری چشمون کے پانی مین اسکو ایک شبانہ روز بھگوئین تاکہ نرم ہوجاے اور اگر نرم نہو زیادہ دیر تک بھیگا رہنے دین بعد اسکے اسقدر پکائین کہ باسانی ٹوٹ سکے پھر اسکے بعد خشخاش کو نچوڑین اور نصف کیلہ یعنے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر شیرینی ڈال کر قوام درست کرین اور اگر سینہ کی رطوبت وغیرہ کے پاک کرنے کے واسطے اور اسکی تلطیف کے غرض سے بنایا جاے شہد ڈالا جائے گا اور رب عنب ان دونون منفعت کا جامع ہے۔

شراب خشخاش کا دوسرا نسخہ نفع کرتا ہے اس شخص کو جسکے دماغ وغیرہ سے مواد نیچے اترتے ہون اور جن لوگون کو خون تھوکنے کا مرض ہو انکے خون کی آمد کو بند کرتا ہے اخلاط اسکے بونڈی خشخاش پاک اور صاف دو سو عدد آب باران پندرہ رطل یعنے سوا پاؤ چھ سیر مین تین شبانہ روز بھگوئین پھر جوش دین کہ آدھا پانی جل جاے اب بوڑیون کو لیکر نچوڑین اور پھوک کو پھینک دین اور اسکو پیمانے سے ساڑھے چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر وزن کرلین اور شہد اور سلاقہ یعنے اوبالی ہوئی خشخاش کا پانی ہر ایک ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہوجاے بعد اسکے اقاقیا اور زعفران مرمکی گلنار عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر کوٹ ڈالین اور خوب ملا دین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

نسخہ شراب کا جو کھانسی کو اور شوصہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اخلاط اسکے آب انار شیرین چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر آب سیب شامی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب نیشکر قسم عمدہ جسے پونڈا یا گنا کہتے ہین کہ اس سے قند اور مصری بن سکتی ہے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اسقدر پکائین کہ قوام درست ہوجاے اور استعمال کرین۔

شراب شہد بہ ترکیب جالینوس یہ شربت بھی مثل دیگر اشیاے مبردہ کے پیا جاتا ہے کہ گرمیون مین پیاس کو بجھا دیتا ہے جب سرد پانی ملاکر پلایا جاے اور اس شخص کو بھی فائدہ کرتا ہے جسکے بدن مین اخلاط خام ہضم ناشدہ جمع ہوگئے ہون خصوصاً اگر وہ اخلاط ترش ہوگئے ہون اور دلیل ایسے اخلاط کے مجتمع ہونے پر یہ ہوتی ہے کہ کبھی کبھی ایسے

ایسے شخص کو کہ دیش ایذا پہونچتی ہے یہ فائدہ شربت کا اُسوقت ہے جب کسی پانی سے بنایا جاوے جو بآسانی پچ سکے اور آب باران سے نہ بنایا جاوے جیسے شراب العسل بنائی جاتی ہے ورنہ اسکے فوائد اور زیادہ ہونگے صفت اُسکی شہد کو چھتے سے مکھی کے تازہ تازہ نکالیں اور ایک برتن جس مین صاف چشمہ شیرین کا پانی بھرا ہو ڈالین اور اس قدر پکائین کہ تمام پانی جل جاوے بعد اُسکے نکال کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین ۔

شراب شہد کا دوسرا نسخہ ایک جز شہد پر دو جز آب باران جو مدت کا رکھا ہوا ہو ڈالین اور دھوپ مین رکھ دین اور ایک قوام شہد پر چشمہ ہاے شیرین کا پانی ڈال کر اس قدر پکاتے ہین کہ تہائی باقی رہجاوے اور بحفاظت رکھتے ہین ۔

شراب افسنتین سقوط اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے شراب کہنہ چار قسط یعنی ایک چھٹانک کم سوا پندرہ سیر شہد کف گرفتہ دو قسط یعنی ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر اُس پر مصطگی چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ اذخر سازج ہندی سنبل الطیب گل سرخ سوکھا ہوا صبر سقوطری ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ قسط شیرین چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ گیاہ افسنتین رومی سات درہم یعنی دو تولہ چار سرخ غاریقون دو درہم یعنی سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر موٹا سفوف بنائین اور ایک پارچہ کتان مین باندھ کر شراب مین ڈال دین اور سات روز تک گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور ہر روز چند مرتبہ پوٹلی کو ملا کرین بعد اُسکے استعمال کرین مقدار شربت ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے نہار منہ پلانا چاہیے ۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ جسکو بعد ترکیب دینے کے آزمایا ہے اور تجربہ مین اسکا نفع نسخہ سابق سے زیادہ پایا ہے اخلاط اُسکے افسنتین رومی سو درہم یعنی اُنتیس تولہ دو ماشہ کو تین من صغیر جو برابر ڈھائی سیر کے ہے پانی مین پکائین تاکہ چہارم باقی رہجاوے مگر آنچ بہت نرم کرنی چاہیے بعد اُسکے اسکو مل کر چھان لین پھر بھی کو خمیر کی تکمیہ

مین رکھکر جس طرح اوپر بیان ہوچکا ہے بریان کرین اور نچوڑین یہ نچوڑا ہوا پانی تہائی اُس پانی کا جو افسنتین سے بنایا گیا ہے اور شہد چہارم اس کا اور شراب نصف اوسکی ان سب کو پکا کر قوام درست کرین ۔

شراب مسطفی پیاس کو فائدہ کرتی ہے ۔ آب انار ترش ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ ترشہ ترنج نصف رطل تخمیناً سترہ تولہ آب آلو بخارا ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ آب تمر ہندی ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے اور آب برف خواہ سرد پانی کے ہمراہ اسکو پلانا چاہیے ۔

شراب فواکہ اُن امراض کو نفع کرتی ہے جو مرہ صفرا سے پیدا ہوتے ہین اور گرم مزاج والون کی اشتہاے طعام بڑھاتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے اخلاط اُسکے بہی اور سیب اور ترشہ ترنج اور امرود اور انار اور انگور خام ان سب کا پانی نچوڑین اور اُس پانی مین تھوڑا سماق اور زعرور اور بیر اور حب الآس اور زرشک ڈال کر ایک شبانہ روز بھگو رکھین بعد اُسکے نچوڑ کر چھان لین اور شہد ڈال کر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جائے اور استعمال کرین ۔

شراب آلو بخارا اُس شخص کو مفید ہے جسکو پیاس لگتی ہو اور قبض طبیعت کو دور کرتی ہے اخلاط اُسکے آلو بخارا میٹھا بقدر حاجت لے کر گٹھلیان نکال ڈالین اور ایک قسم کے برتن مین جو خوب صاف ہو اُسکو ڈال کر اتنا پانی بھرین کہ آلو بخارا کے اوپر آجاوے بعد اسکے پکائین اسقدر کہ گل جاوے پھر چھانین اور دوبارہ آگ پر چڑھائین اور بقدر حاجت قند اس مین داخل کرین اور جوش دین تاکہ گاڑھا ہو کر قوام شہد مین آجاوے ۔

شراب دیمقراطیس یہ وہ شربت ہے کہ اُسکو اس حکیم نے اپنی تمام عمر جملہ امراض کے علاج کے واسطے بحفاظت رکھا تھا اور ضعف معدہ اور طحال فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے ایرسا تخم رازیانہ فلفل سپید ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سلیخہ چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ مرمکی تخم افسنتین ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ

دواؤن کو شیشہ کے برتن مین رکھین اور شراب سپید اُسپر اتنی ڈالین کہ چار انگل دواؤن کے اوپر آجاوے اور منھ اُسکا باستواری بند کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین - اور بعض نسخون مین شہد ایک دو ورق ہے یعنے ساڑھے چار رطل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کے ہے -

شراب انگور یہ شربت حلق کے درد اور اس ورم حلق کو نفع کرتا ہے جو خاص حلق مین ہوتا ہے اور جو قروح معدہ مین ہوتے ہین اُنکو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے جوشاندہ انگور خام کا جو بکھیا ہو چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر لیکر اتنا پکائین کہ تہائی رہجاے اور اُسپر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ڈالین سماق بیخ سوسن مازو گلنار شگوفہ گل سرخ ہر ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی پھٹکری ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوش دیکر چھان لین اور پلائین -

رساطون یہ شراب جاڑون مین مست اور بیخود کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اخلاط اُسکے دوشاب انگور قسم عمدہ دس دو ورق اور ایک دو ورق کا وزن ساڑھے چار رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کا ہے تخمیناً پس اس دوشاب کو نرم آنچ سے پکائین اور سارا کف نکال ڈالین بعد اُسکے شہد خالص جو گاڑھا ہووے چہارم وزن شیرۂ انگور کے ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ اُسکا بھی کف نکل جاے اور نصف وزن کم ہوجاے اسکے بعد الایچی خرد اور الایچی کلان اور تج اور لونگ اور دارفلفل ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو بہ نرمی پیسکر پارچہ کتان مین جو باریک ہو پوٹلی باندھکر پکاتے وقت بعد کف نکل جانے کے ڈال دین جب اسکا پکانا پورا ہوجاے اور اتنا سرد ہوجاے کہ ہاتھ اُسمین ڈال سکین پوٹلی کو خوب اسی کے اندر مل دین بعد اسکے پوٹلی نکال ڈالین اور تین درہم زعفران یعنے ساڑھے دس ماشہ داخل کرکے بوتلون مین بھر دین اور کاگ وغیرہ کو مضبوط بند کردین اور اگر کسیقدر پتلا قوام رہ گیا ہو دھوپ مین رکھین بعد اسکے استعمال کرین اور جس قدر پُرانی ہوگی بہتر ہوگی -

شراب افسنتین معدہ کی تقویت کرتی ہے معدونکی تنقیح کرتی ہے صفرا کا مسہل ہے اخلاط اسکے گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی تخم کرفس اذخر انیسون ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فو دبیخ ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دونون جڑین کاسنی اور بادیان کی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ سوسن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حاشا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب اسارون سلیخہ ہندی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر شراب مین اس قدر جوش دین کہ نصف باقی رہجاے اور چھان کر ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ شہد سے قوام درست کرین -

رب سیب و بہی و انار وغیرہ یہ سب رب اسی طرح بناے جاتے ہین جس طرح ان کے شربت بنانے کا اوپر بیان ہوا ہے مگر شربت اور رب مین فرق اتنا ہے کہ شربت مین مٹھائی پڑکے قوام درست ہوتا ہے اور رب ہر ایک چیز کا بدون مٹھائی کے بنایا جاتا ہے -

شراب گز رہاری ترکیب خاص سے تیار ہوتی ہے اس طرح پر کہ رب گز رد جزا اور اگر موجود نہ ہوگا جر کو لیکر چھیلین اور تراشہ اسکا بجاے رب کے اختیار کرین یا گاجر کو کوٹ کر آٹا اُسکا لین اور نصف وزن گاجر کا برادہ صندل ملا کر سرکہ مقطر یا آب انگور خام جو بے میل اور خالص ہو اس مین چند روز بھگو رکھین بعد اُسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ گل جاے بعد اسکے نچوڑ ین اور اس نچوڑے ہوے پانی کو صاف کرین خیال رہے کہ جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہوگا اتنا ہی بہتر ہے بعد اسکے دہی کا توڑ جس مین سپیدی بالکل باقی نہو درست کرنے سے یا جوش دے کر پھاڑنے سے جس طرح ماء الجبن کی مائیت الگ ہوجاتی ہے اسی طرح سے دہی کے توڑ کا صاف پانی الگ کرلین اور جو کا آٹا ملا کر اُسی توڑ سے فقاع یعنے دو رہرہ بنائین اور اس دو رہرہ کو خوب کھٹا ہونے دین

اور بعد اُسکے صاف پانی اُس کا لیکر پھر دوبارہ جو کا آٹا ڈال کر فقاع
بنائین اور جسقدر فقاع بنانے مین تکرار عمل کرین بہتر ہے اگر کوئی فقاع کے
صاف پانی کو بھگنا وزن عصارہ مذکورہ سے اختیار کرین اور آب امرود
چینی اور ترش بہی کا پانی جو شاداب ہوا اور آب انار ترش اور آب
سیب ترش جسمین بوجہ تازگی اور شادابی کے پانی زیادہ نکلے اور
آب غورہ اور آب لیمون اور آب آلو بخارا ترش اور آب ترنج
خام اور آب کندش طبری اور آب توت شامی جو پختہ ہوا ہو اور
آب کشمش خام جو ترش ہو اور عصارہ انگور خام اور عصارہ شاخہا
نرم انگور اور عصارہ گل سرخ فارسی اور عصارہ نیلوفر اور عصارہ بنفشہ
ہر ایک تین جز اور عصارہ ترشہ ترنج اور عصارہ ترشہ نارنج ہر ایک دو ثلث
ایک جز کے اور عصارہ کشنیز سبز اور کاہو سبز اور برگ خشخاش
تازہ اور ہری کاسنی اور خرفہ کا عصارہ ہر ایک چہارم جز کا اور عصارہ
برگ بید سادہ اور برگ سیب اور برگ امرود اور برگ زعرور اور برگ
گل سرخ اور برگ عصی الراعی جسکو لال ساگ بھی کہتے ہین ہر ایک
چہارم جز کا عصارہ لحیۃ التیس اور سوکھا گل سرخ اور سوکھا گل نیلوفر
اور عصارہ زرشک خشک اور تخم کاہو اور تخم کاسنی اور گلنار
ہر ایک بیسوان حصہ جز کا ہرے پودینہ کا عصارہ چھٹا حصہ جز کا ہری
زرشک کا عصارہ نصف جز ان سب دواؤن کو اور عصارات کو
جمع کرکے آگ پر چڑھادین اور مسور چار جز اور جو سیوس برآوردہ
دو جز سماق تین جز انار دانہ تین جز داخل کرکے اتنا پکائین کہ نصف
رطوبت باقی رہے بعد اسکے آگ بجھا کر دیگ کو چولھے پر رہنے دین تاآنکہ سرد
ہو جاوے سرد ہونے کے بعد خوب ملین اور مل کر چھان لین بعد اسکے بعوض
تین سو درہم یعنے ایک چھٹانک سوا سیر اس چھنے ہوے پانی کے ایک مثقال
یعنے ساڑھے چار ماشہ کافور لیکر پیسین اور ایک قرع کے پیندے مین اس
کافور کو چھڑکین بعد چھڑکنے کے اس چھنے ہوے پانی کو آہستہ آہستہ ڈالین
اور قرع کا منھ کسی جوڑ سے مستحکم ایسا بند کرین کہ سانس نہ نکلنے پاوے اب
اس قرع کو کوڑے کی آگ پر اتنی دیر تک رکھین جتنی دیر مین جوش
آجانے کے قریب ہو پہنچے بعد اسکے اوتار کر کسی صراحی یا بستوقہ
وغیرہ مین منھ بند کرکے رکھین تاکہ جرم کافور اڑ نہ جاوے اور نہ ضائع

مقدار شربت اسکی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تک ہے
بعض آدمی اس نسخہ مین سنبل الطیب اور زنجبیل اور تخم رازیانہ
انیسون اور فلفل سیاہ اور سعد کوفی کے اجزا بھی بقدر اپنی تجویز
کے داخل کرتے ہین۔

نسخہ فقاع ہمارا تجویز کردہ مفید ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے فلفل زنجبیل
سنبل الطیب جوز بوا کبابہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
خبث الحدید پیسا ہوا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم گندنا بندرہ درہم
یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم جرجیر تخم پیاز تخم اوجنگن اور رازیانہ
ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لسان العصافیر حب فلفل حب الزلم
مغز بن ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو
کوٹین اور کسی برتن مین جیسا معلوم ہوچکا ہے رکھ کر پھر اسکو دوغ
پانچ یا دہ مین رکھکر ہلائین اور اس دوغ کو ردی کے فقاع مین
جو نصف وزن دوغ کے ہو ملا کر فقاع مطلوب تیار کرین۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ افسنتین سو حصہ کو شراب تین سو حصہ اور
بہی کے عصارہ تین سے حصہ مین تین دن بھگودین اور صاف کرنے
کے بعد سو حصہ شہد مین ڈال کر قوام درست کرین۔

ایک دوا ہمارے تجربہ کی قرحہ مثانہ اور مجرائے قضیب کے قرحہ کو
درست کرتی ہے اور نائزہ مین اسکی پچکاری دی جاتی ہے۔
اخلاط اسکے جلا ہوا اسیسہ اور تخم خربوزہ کا رب ہر ایک پانچ درہم
یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طباشیر دو درہم صمغ عربی تخم خشخاش
شاخ گوزن سوختہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افیون نصف
درہم یعنے پونے دو ماشہ بھنگ دو دانق یعنے ایک ماشہ مرکی ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو بہ نرمی پیسین اور آب
کاسنی سے اُسکے شیاف یعنے بتیان ایسی بنائین جیسے شیاف آنکھ کے
واسطے بنائے جاتے ہین اور قاثاطیر یعنے پچکاری مین اس دوا کو اس
طرح بھرتے ہین کہ دودھ مین یا مغز تربوز کے روغن مین گھول کر
تیار کرتے ہین۔

ساتوان مقالہ مربی اور انبجات کے بیان مین صفت گلقند
کی جو تپ اور درد معدہ کو مفید ہے اخلاط اسکے گل سرخ زیرہ آوردہ

ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا جسکے بیچ سے سپید ریشہ جو سخت ہوتا ہے نکال لیا گیا ہو اُسکو کسی کپڑے پر پھیلا دین تاکہ سوکھ جاے بعد خشک ہونے کے اسکو ایک لگن یا کڑاہی وغیرہ مین ڈال کر اسقدر ملین کہ چور چور ہو جاے پھر اس پر شہد کف گرفتہ اتنا ڈالین کہ جتنا آٹا گوندھنے مین پانی ڈالا جاتا ہے اور شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغن دار برتن مین بھر کر چالیس روز دھوپ مین رکھین اور صبح و شام ہلاتے رہین اور اگر خشک ہو جانے کے سبب سے اور شہد ملانے کی حاجت ہو ملا دین بعد چالیس روز کے دھوپ سے اُٹھا لین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین یہی ترکیب بنفشہ کے مربی کرنے کی ہے - اور اگر گلقند شکر سے بنانا منظور ہو یا بنفشہ کا مربی بذریعہ شکر کے بنانا ہو چاہیے کہ اسی شکر کو اتنے میٹھے پانی مین گھولین کہ اسکا شربت گاڑھا مثل شہد کے ہو جاے اور پھر وہی ترکیب کرین جو شہد سے گلقند بنانے کی لکھی گئی ہے -

اترج کا مربی ضعف معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے اخلاط اُسکے اترج یعنے بڑا نیبو تازہ لیکر چار پھانکین طول مین کرین جس طرح دھاریان پھانکون کی ہر ایک اترج مین ہوتی ہین بعد اُسکے اندر کا زیرہ جو ترش ہوتا ہے نکال ڈالین نکال لینے کے بعد اترج کو مٹی کے گھڑے وغیرہ مین ڈال دین اور میٹھا پانی صاف کیا ہوا اور نمک دردرا پسا ہوا اس مین ڈال کر سات دن تک بھنے دین تا اینکہ نرم ہو جائین اور رنگ بدل جاے بعد اسکے اس پانی کو پھینک کر خالص پانی بے نمک ڈالین اور اتنے دنون تک رہنے دین کہ اسکا رنگ بدل جاے اور باہر سے بھی چھلکا مثل اندر کے سپید نظر آے اور پانی کو چکھین کہ اسمین نمک کی شوریت تو نہین ہے جب ایسا پانی نکلے شہد خالص ایک جز پانی دو جز ملا کر دیکھین کہ اترج مذکور اسمین ڈوب جاتا ہے یا نہین اسی انداز کا پانی ڈال کر ایک دیگ مین بھر کر آگ پر چڑھا دین اور دو گھنٹہ تک جوش دیتے رہین بعد اُسکے اس شہد اور پانی نکال لین اور دوسرے دن صبح کو فقط شہد کو جوش دین اور اسکا کف اُتار لین اور اترج کو اسمین ڈال دین اور ایک جوش پھر دین بعد جوش دینے کے اترج کو نکال لین اور کسی کونڈے یا ہانڈی مین رکھ کر اوپر سے مندرجہ ذیل کا سفوف اس پر چھڑکین اس وزن سے کہ فی دو من یعنے دو سیر اترج کے زعفران الائچی خرد الائچی کلان ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک ذخیرہ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو کوٹ کر اترج کے دونون رخ پر چھڑکین اور کسی برتن مین رکھکر شہد مذکور سابق اسپر ڈال دین اور استعمال کرین -

دوسرا نسخہ اترج میانہ قد کہ بہت بڑا ہو نہ چھوٹا اور اپنی مراد کو پہونچ جاے چھلکا اسکا کھردرا نہ ہو اور کسی قدر مستطیل یعنے لانبا ہو اسکو طول مین قاشین بنا دین کہ ہر ایک نیبو کی چار قاشین ہون اور کسی مٹی کے مٹکے وغیرہ مین اُسکو رکھین اور اس ترکیب کا زمانہ کانون اول مین ہے جسوقت آفتاب جدی مین داخل ہوتا ہے مترجم ہمارے ہندوستان کے حساب سے مکر کی سنکرات ہوئی اور ہندی مہینون سے اگہن کا مہینا ٹھہرے گا **متن** اس مربے کے بنانے کا وہی سال بہتر ہے جس مین سردی زیادہ پڑے اس لیے کہ جس قدر پانی بوجہ سردی کے اترج پر جم جایا کرے گا اسیقدر اس پھل مین سختی زیادہ ہو گی اور جس قدر سخت زیادہ ہو گا مربے کی قاشین کراری ہونگی اور دیر تک ٹھہرے گا بعد قاشین کرنے کے روزانہ دو مرتبہ قاشون پر دردرا نمک ملنا چاہیے اور صاف کر لینا چاہیے اور پھر سرد پانی مین ڈال کر دھوے جائین تین ہفتہ تک اسی طرح نمک ملنا اور دھونا چاہیے اور پانی مین بھگونا بعد اسکے پانی سے نکال کر کسی خوان وغیرہ پر ایک گھنٹہ تک پھیلا دین کہ سوکھ جاے اور اگر کوئی قاش سڑ گئی ہو چھری سے اُسکو کاٹ ڈالین اور پھر میٹھے پانی سے صبح و شام بہ نرمی دھویا کرین تا اینکہ چالیس روز گذر جائین بعد اُس کے پانی سے نکالین اور جو کہ پھپھوندہ وغیرہ بدبو کی چیز اُس پر لگ گئی ہو اسے دھو ڈالین اور ایک شبانہ روز ہوا مین پھیلا دین تاکہ تری اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے صبح کو ایک چوڑے منھ کی دیگ مین یا لگن مین جو خوب مانجی اور صاف کی ہوا اُسکو رکھکر اُس پر اتنا پانی گرائین کہ قاشون کے اوپر آ جاے اُسکے بعد

کٹا ہوا قند سہ چند وزن اترج ڈالکر نرم آنچ سے پکائین اور لکڑی کے
ڈوئے سے چلاتے جائین اُسکے بعد اترج کی قاشین نکال کر جس قدر
شیرہ قند کا اسمین لگا ہو پونچھ ڈالین اور کسی سینی یا خوان پر اُسکو
پھیلا دین اور دو دن پے درپے پھیلا رہنے دین اور قاشون کو اُلٹتے
پلٹتے رہین بعد اسکے پھر اُس دیگچے یا لگن مین رکھکر نصف وزن اترج قند
اور پانی اتنا کہ قاشون کے اوپر چار چار اُنگل آجاے ڈالین اور مثل
پکانے پہلے روز کے نرم آنچ سے پکائین اور اس بات کی بہت احتیاط
رہے کہ قاشون مین داغ نہ لگ جاے اس لیے کہ مربے کے بنانے مین
بڑا مشکل کام یہی ہے کہ داغ نہ نکلنے پاے اور تمام نزاکت دستکاری کی
اسمین ہے۔ کارگزار کو چاہیے کہ اسکا ذہن اور قوت فہم کی سب اسی
طرف متوجہ رہے کہ جب سے آگ جلائی گئی ہے اور آنچ شروع ہوئی ہے
اور جب تک آنچ رہے نرم رہے اور ایک ہی تاؤ پر رہے بعد اسکے
پھر قاشون کو نکال کے کسی ہوانچہ پر پھیلائین اور تین شبانہ روز پے
درپے ہوا مین رکھین چوتھے روز قاشون کی رطوبت پونچھ کر چھری کی
نوک سے گود کر پھر دیگ مین ڈالین اور اوسپر اتنا شہد ڈالین کہ اگر
قاشین ڈوب جائین چار چار انگل اوپر آجاے اور بعد اُس کے
نرم آنچ سے پانچ یا چھ گھنٹہ تک اُسکو پکائین تا وقتیکہ شہد کے قطرے
گول گول مثل موتی کی قاشون کے اوپر ان سوراخون سے دکھلائی
دین جو گودنے سے قاشون مین پڑگئے ہون اور شہد کسی قدر گاڑھا
بھی ہو جاے بعد اسکے آگ پر سے اُتارلین اور سرد ہونے دین پھر سنبل الطیب
اور قرنفل دارچینی اور زنجبیل الایچی کلان دار فلفل جوزبوا ہر ایک
جزو احد یعنی مساوی الوزن لے کر حساب کرین کہ مجموع وزن ان
سب دواؤن کا بیسوان حصہ وزن اترج کا ہو جاے اور یہ اس طرح
ہوگا کہ فی من یعنی ایک سیر اترج مین دو استار وزن دواؤن کا
ہونا چاہیے مترجم اس مقام پر شیخ کی تصریح سے ایسا معلوم ہوا
کہ ایک من برابر چالیس استار کے ہوتا ہے اور ہر ایک استار
ساڑھے چار مثقال کا ہے یعنی ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ پس دو استار
یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوا اور جو کہ دو استار کو بیسوان
حصہ من کا شیخ لکھتا ہے لہذا ایک من برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے

ہوا اور ہم نے جا بجا اسی ترجمہ مین بموجب تصریح صاحب مخزن
کے ایک من کو پورا سیر تبریزی قرار دیا ہے پس ناظرین کتاب ہذا کو
چاہیے کہ کمی اور بیشی دواؤن وزن کا حساب کرکے ترکیب مرکبات
اس قرابادین کی کرین متن ان سب دواؤن کا درد را سفوف
بناکر کسی سبز روغن کے برتن مین پہلے قاشون کو مربے کی رکھین
اسپر تھوڑا سا سفوف چھڑکین پھر قاشون کو اُلٹ کر دوسری طرف
بھی سفوف چھڑک دین مترجم اس عبارت سے ایک یہ بھی معنی پیدا
ہو سکتے ہین کہ پہلے سبز برتن کے پیندے مین سفوف کو چھڑک کر قاشین
بچھا دین بعد اسکے قاشون پر سفوف چھڑکین جیسا پہلے مربے کی ترکیب
مین بیان ہو چکا ہے متن اور جسقدر قاشین سفوف کو پیتی جائین اور
ان مین جذب ہوتا جاے مگر اس سفوف کو چھڑکتے رہین تا اینکہ تمام
سفوف جذب ہو جاے بعد اُسکے کسی اچاری مین رکھ کر جس قدر
شہد مین انکو پکایا تھا اُس مین سے اتنا شہد ڈالین کہ چار انگل اوپر
آجاے اور اسکا منھ اچھی طرح بند کرکے ایسی جگہ رکھدین کہ سردی اور
نہ سیو پہنچنے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اترج کے پختہ ہو جانیکی اور رسیلے
ہونیکی علامت یہ ہے کہ کسی برتن مین پانی بھر کر اترج کو ڈالین تو اسمین ڈوب جاے
بہی کا مربے معدہ کی تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے
بدہضمی کی اصلاح کرتا ہے قے معدہ کی خرابی سے اگر قے ہوتی ہو
اسکو بند کرتا ہے اخلاط اسکے بڑے دانہ کی بہی لے کر اندر سے
اُسکو صاف کرین اور چار پھانکین بدستور مذکورہ بالا کرکے شہد
اور پانی مین جوش دین پانی کا وزن شہد سے دونا ہونا چاہیے
اور ایک گروہ اسکو شہد اور شراب مین جوش دیتے ہین اور یہ طریقہ [illegible]
کے واسطے بہت اچھا ہے بعد جوش دینے کے اسکو ٹھنڈا کرین اور دوسرے
دن تنہا شہد مین جوش دین پھر ان قاشون کو سینی وغیرہ پر پھیلا دین
اور سفوف انھین دواؤن کا جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہے
قاشون پر چھڑکین اور وہی شہد خالص جسمین دوسرے دن جوش
دیا ہے اُسپر ڈال کر بحفاظت رکھین۔

دوسرا نسخہ بہی کے مربے کا منفعت معدہ اور اسہال
کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے بہی جو اپنی مراد کو پہونچ گئی ہو

اور خوب پک گئی ہو اُسکو لے کر چار قاشین کرین اور جتنے بیج اسکے اندر ہون اسکو نکال ڈالین اور اوپر سے اسکو پارچہ کتان کے رومال سے پونچھین بعد اُسکے ایک حصہ شہد چار حصہ پانی قاشون پر شہد اور پانی کی مقدار اتنی ہو کہ قاشین ڈوب جائین اور دو یا تین جوش دیکر قاشون کو صاف کرین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ ایک جز اور پانی بھی اسیقدر ڈال کر دو یا تین جوش پھر دین اور پھر صاف کرکے سینی یا خوان پر کھلی ہوا مین قاشون کو رکھین تا اینکہ تری قاشون کی خشک ہوجاے بعد اُس کے کپڑے سے پونچھ کر پھر دیگ مین ڈالین اور اتنا شہد ڈالین کہ چار چار اُنگل اوپر آجاے اور ایک جوش دین اور وہی دوائین جو مربائے اترج مین کی لکھی ہین پیسکر قاشون پر چھڑکین اور کسی سبز برتن وغیرہ مین رکھکر منھ کو مضبوط بند کردین بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ خوشبو دواؤن مین سے فقط الائچی کلان اور لونگ اور زعفران کوٹ کر قاشون پر چھڑکتے ہین —

گاجر کا مربا یعنی جو سردی پیٹ کے اندر معلوم ہوتی ہے اُسکو اور ضعف گردہ اور درد پشت کو فائدہ کرتا ہے اور باہ پر معین ہوتا ہے اصلاح اُسکے سخت گاجر جسکا رنگ صاف ہو اور ریشہ وغیرہ سے پاک ہو لیکر دونون طرف سے کاٹ ڈالین پھر اسپر قند یا شکر ہموزن ڈال کر پانی اتنا ڈالین جس مین گاجرین ڈوب جائین اور نرم آنچ سے اتنا اوبالین کہ ملایم ہوجاے اور آگ پر سے اوتار لین اور نکالکر خوان وغیرہ مین چُن دین تا اینکہ خشک ہوجاے اور جو پھپھوندہ وغیرہ گاجرون پر آگئی ہو اُسکو پونچھ ڈالین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ چھوڑین چار اُنگل گاجرون کے اوپر آجاے اور نرم آنچ سے پکائین جب ایسا معلوم ہو کہ شہد گاجر کے اندر ہر جز مین سما جاتا ہے جسکو رکابدار اپنی اصطلاح مین قوام پی جانا بولتے ہین — پھر آگ سے اُتار لین اور کسی اچاری مین اس طرح پر درست کرکے قاشون کو چنین کہ بیچ مین خانہ خانہ سے بن جائین جس طرح مربے کی اچاریان رکابدار طیار کرتے ہین اور خوشبو کی دوائین اسپر چھڑکین بعد اُسکے شیرہ قوام کا اُسپر ڈالین جیسا اوپر مذکور ہوا ہے —

ہڑ کا مربا تازہ ہڑ کا مربا چین اور ہندوستان مین بنایا جاتا ہے اور قسم اسکی ہمارے ملک مین دمان سے آتی ہے وہی اچھی ہوتی ہے ہمارے ملک مین جو مربا بنایا جاتا ہے اُسکا طریقہ یہ ہے ہلیلہ کابلی قسم عمدہ لے کر زمین مین ایک گڑھا کھودین مگر وہ زمین ایسی ہو جس مین تری ہو اور ریتیلی زمین ایسی ہو جس مین میٹھے پانی کی نمی ہو شور نہو اُس گڑھے مین ہلیلہ کو اس طور پر چنین جس طرح اچاری مین قاشین مربے کی چنی جاتی ہین اور اسکے اوپر گیلی بالو اور نیچے اسکے بھی گیلی بالو بچھا دین اور بعد اسکے اوسپر پانی چھڑک دین اور دو دن کے بعد ہڑ کو نکالین اور پھر بالو پر لگا کر بدستور سابق چنین اور دو دن رہنے دین تا اینکہ ہڑ مین رطوبت آجاے یہ تدبیر دس دن تک کرنی چاہیے تاکہ ہڑ مین شادابی آجاے اور رطوبت پیدا کرے اور پھول جاے پھر اُسکو میٹھے پانی سے تین یا چار مرتبہ دُھوئین بعد اسکے اور سعد کوفی لے کر بہت سے پانی مین پکائین اور اس پانی مین ہڑون کو ڈال کر نرم آنچ پر تھوڑا تھوڑا جوش دین جب اُبل جاے ہڑون کو دھوکر صاف کرلین بعد اُسکے شہد کو لے کر الگ جوش دین اور کف اُتار اُتار کر پھینک دیا کرین پھر ہڑ کو الگ جوش دین خالص پانی مین اور وہی خوشبو جنکو ہم نے مربائے اترج مین بیان کیا ہے لیکر پارچہ کتان باریک اور صاف مین پوٹلی باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ہر ایک گھنٹے کے بعد اس پوٹلی کو ملتے رہین تا اینکہ اثر ان خوشبو دواؤن کا ہمراہ اثر ہڑ کے نکل آے جب ہڑ کو جوش دے چکین پھر اسکو ایک مٹی کے روغنی کونڈہ وغیرہ مین مع اس پانی کے اونڈیل دین دو یا تین دن اسی پانی مین پڑی رہنے دین تاکہ ہڑون مین اثر خوشبو دواؤن کا بخوبی آجاے پھر اُنکو شیشہ کی اچاری مین چُن کر شہد کف گرفتہ مذکورۂ بالا اُس مین بھرین اور مشک اور زعفران تھوڑا سا عنبر حسب خواہش دے کر برتن کا منھ مضبوط باندھین اور استعمال کرین اور جتنا پُرانا ہوگا عمدہ ہوجاے گا —

ہڑ کے مربے کا دوسرا نسخہ ہلیلہ کابلی کے بڑے بڑے عمدہ دانہ لے کر پانی مین بھگوئین اور پانچ دن تک دھوپ مین رکھ چھوڑین بعد اُسکے پانچ دن گیلے گوبر مین گاڑ دین اور روز اس پر پانی ڈالتے رہین پانچ دن کے بعد نکال کر ہڑ کو خوب دھوئین اور صاف کرین

پھر ہر کو لیگی بالو مین پانچ روز تک دفن کرین اور یہی ترکیب تین مرتبہ کرین بعد اسکے ہڑ کو خوب دھوئین کہ صاف ہو جاے پھر چاول اور کشک جو اور چھوہارا ہر ایک تیس درہم یعنے تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر لیکر ہڑون کو ان تینون کے ساتھ پانی مین نرم آنچ سے اسقدر جوش دین کہ پانی جل جاے بعد اسکے ہڑون کو نکال کر پارچہ کتان سے پونچھین اور سوئی سے ہڑون کو گودین اور اُس پر شہد عمدہ اسقدر ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار اُنگل آجاے اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین -

دوسرا طریقہ مربی بنانے کا ہلیلہ کابلی سو عدد لیکر اچھی طرح دھو ڈالین اور رات بھر رہنے دین تاکہ کسی قدر خشک ہو جاے پھر اس پر پانی یا آب کشک جو اتنا ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار اُنگل آجاے اور نرم آنچ سے پکائین تاکہ سب پانی جل جاے اور پھر اسکو تنور مین رکھین تنور سے نکال کر سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور کپڑے سے پونچھین اور سوئی سے گودین پھر اسپر سکنجبین ڈال کر اتنا پکائین کہ نرم ہو جاے اور آگ سے اُتار کر خوشبو دوائین اس پر چھڑکین اور بحفاظت اُٹھا رکھین اور استعمال کرین -

شقاقل مربی شقاقل کی صورت یہ ہے کہ یہ موٹی موٹی جڑین مثل سونٹھ کے ہوتی ہین اور ہندوستان سے آتی ہے اور ہندی زبان مین اسکو ستاور کہتے ہین اور ہندوستان مین بروقت اسکے تر و تازہ ہونے کے مربی اسکا بنایا جاتا ہے وہ مربی بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک مین اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شقاقل کو آب گرم سے تر کرتے ہین کہ اُسکے اوپر والا چھلکا نرم ہو جاے اور پھر چھری سے اس چھلکے کو اوتارتے ہین بعد اُسکے سات دن تک اُسکو ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین اور ہر روز پانی بدل ڈالتے ہین یہ ترکیب جب تک کی جاتی ہے کہ اندر اور باہر دونون طرف تری پہونچ کر نرم ہو جاے پھر شہد اور پانی مین اسکو پکاتے ہین دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد ڈال کر پھر تنہا شہد مین اتنا پکاتے ہین کہ ایک جوش آجاے اسکے بعد شیشہ کے برتن مین نکال کر مع شہد کے رکھتے ہین جب شقاقل کی تری سے شہد پتلا ہو جاے اُسکو بدل کر اور دوسرا شہد کف گرفتہ مع اُن

خوشبو دواؤن کے جو اوپر لکھی گئی ہین ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑتے ہین -

سونٹھ کا مربی اور ادرک کا مربی بھی یہی ہے سونٹھ بھی جڑونکی قسم سے ہے جو زمین کے اندر سے نکلتی ہے جس طرح ہلدی گرہ دار ہوتی ہے اور اسکا عمدہ مربی چین مین بنایا جاتا ہے کہ وہان تر و تازہ ادرک ملتی ہے لیکن ہمارے ملک مین سونٹھ شہد یا چاول کے بیچ مین پرورہ کرکے آتی ہے اور اسکا مربی اسی خشک حالت مین شہد اور خوشبو دوائین ڈال کر بنایا جاتا ہے بعد ازان ایک مہینہ سونٹھ کو پانی مین بے نمک کے بھگوئین اور ایک گروہ اسکو مثل ہلیلہ کے ریگ مین دفن کرتے ہین بعد اسکے اسی طرح پکاتے ہین جیسا ہم نے ہڑ کے مربے مین بیان کیا ہے -

آلو بخارا کا مربی اگر تر و تازہ ہو پہلے اسکی گٹھلیان نکال ڈالین اسکے بعد شہد اور پانی مین جوش دین پھر تنہا شہد مین جوش دین اور وہی خوشبو دوائین بموجب بیان بالا ڈال کر مربی طیار کرین اور اگر خشک ہو پہلے تین دن پانی مین بھگوئین اسکے بعد مربی بنائین -

نفت کا مربی عمدہ قسم نفت کی لے کر چار پھانکون سے چھ پھانکون تک تراشین بر طبق اسکے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اور اوپر کا چھلکا چھیل ڈالین بعد اسکے نمک اور پانی مین چار دن بھگوئین اسکے بعد گرم پانی مین تین دن بھگوئین اور پھر شہد اور پانی مین پکائین اسکے بعد تنہا شہد مین پکائین اور خوشبو دوائین ڈال کر طیار کرین -

بادام کا مربی تازہ بادام سغیرین مع پوست کے لیکر بدون بھگونے کے جوش دین اور سوئی سے اُسکو گود ڈالنا چاہیے اور خوشبو دواؤن مین ڈال کر مربی تیار کرین -

عود بلسان کا مربی عود بلسان تر و تازہ سے ایسے یعنے اچار بنایا جاتا ہے جب اسکو دو مرتبہ جوش دین اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر بدستور سابق تیار کرین -

آملہ کا مربی آملہ کی عمدہ قسم کسی جگہ سے ٹوٹا پھوٹا نہو سات دن

ٹھنڈے پانی مین بھگویا جاتا ہے تاکہ نرم ہو جاوے اور پھول جاوے اور اسمین تری آجاوے پھر اُسکے دو مرتبہ جوش دینا چاہیے جیسا کہ بیہی اور مربون کے بنانے مین لکھا ہے اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر دو مرتبہ جوش دین اور پھر اُس پر شہد کف گرفتہ بترتیب سابق داخل کرین اور خوشبو دواؤن سے معطر کرین -

سیب کا مربی قوت دیتی اسہال یاتے کو فائدہ کرتا ہے سیب شیرین کی قسم شامی کو دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد مین جوش دین اور پھر دوبارہ فقط شہد مین جوش دین اور اسپر شہد کف گرفتہ اور خوشبو دوائین جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہین ڈال کر طیار کرین -

آٹھوان مقالہ قرص کے بیان مین کلام ہمارا قرص کے بارہ مین بھی ویسا ہی عام ہے جیسا اور ترکیبون مین گزر چکا ہے -

اقراص کوکب قدما سے اطبانے بہت مبالغہ تعظیم مین اس قرص کے کیا ہے کہ نام اسکا اقراص کوکب رکھا ہے یعنے یہ قرص منسوب ان کواکب کی طرف ہے جنکی سعادت کے اوضاع مخصوصہ ایسے ہین کہ حیات انسانی پر کسی مرض کے ضرر کو غالب نہین ہونے دیتے ہین گویا حیات باقی رکھنا اس قرص کا فعل خاص ہے جس سے بڑھکر کوئی سعادت جسمانی نہین ہے یہ قرص اصلاح اس معدہ ضعیف کی کرتا ہے جو قابل ان فضول کا ہو جو تمام اعضا سے دفع ہوکر معدہ کی طرف آتے ہون اور کھٹی ڈکار کو دور کر دیتا ہے اور پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے تب درد سر مین سکون پیدا کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام اور دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہے سیر درزہ ملا کر منہ سے بہے اور کرم خوردہ دانت پر لگایا جاتا ہے اور کان کے درد کو نفع کرتا ہے اور نفث الدم اور سیلان خون کو کسی عضو سے کیون نہو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہے حمیات یعنے تپین جو دورے سے آتی ہون انکو آب مرزنجوش کے ساتھ اور اُن زہرونکو جو حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے سے اثر کرتے ہین و نیز کھانے پینے والے زہرون کو آب سداب کے ہمراہ مفید ہے - اس قرص مین کوکب ارض یعنے ابرک داخل ہے اور اکثر کا قول یہ ہے کہ وہ اور بعض کہتے ہین کہ وہ طین شاموش ہے اور شاید کہ ابرک معدہ مین لیٹ جاتا ہے اور اسکے تہ معدہ پر جم جاتی ہے پس حابس تری کی حرارت معدہ مین نہین پہونچ سکتی تاکہ کسی دوسرے عضو مین فعل کر سکے ہم اس نسخہ کے اخلاط اسی طرح بیان کرتے ہین جیسا طبیبون نے تجویز کیا ہے مترجم - مذمت اور برائی اس قرص کی ہے جسکو شیخ نے بیان کیا ہے اور محض نقل کرنا نسخہ کا اس غرض سے ہے کہ ایسی مشہور دوا سے یہ قرابادین خالی نرہے اخلاط اُسکے مرکی جندبیدستر سنبل الطیب سلیخہ گل مختوم پوست بیخ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون زعفران قسط شیرین کوکب الارض یعنے ابرک ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشخاش سپید یعنے پونے دو تولہ دو قوا انیسون سیسالیوس بزر البنج سیاہ تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند کے اقسام شراب ریحانی مین بھگوئین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر اسی بھیگے ہوے گوند سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ چاہیے اور سایہ مین خشک کرین -

اقراص ورد بہ نسخہ جمہور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے رطوبات معدہ کی جلا کرتا ہے بلغمی اور پرانی تپون کو زائل کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ زیرہ برآوردہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اور بعض اطبا بجاے بیخ سوسن کے رب السوس ڈالتے ہین سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شراب مثلث مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین -

اقراص ورد کا نسخہ حکیم اسقلسادس کا حرارت کو بجھاتا ہے اور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اور ربو اور حرارت اور معدہ کی بھڑک اور رطوبت معدہ کے انقلاب یعنے پلٹ جانے کو اور پیاس کی گرمی کو اور احتراق مواد کو مفید ہے اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ بیخ سوسن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی دو مثقال یعنے نو ماشہ میفختج مین گوندھ کر بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین -

اقراص ورد جس مین سقمونیا داخل ہے حمیات کو فائدہ کرتا ہے

اور پیشاب کے رک رک کے آنے کو اخلاط اُسکے گل سرخ زیرہ برگ گاؤزبان بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر واحد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور سرد پانی خواہ جلاب یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین -

اقراص ورد جن مین طباشیر داخل ہے حمیات مرکبہ مین جن مین اختلاط بلغم اور صفرا کا ہوا اور کہنہ ہوگئی ہون انکو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ زیرہ برآوردہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین -

اقراص ورد مسمی بہ دبید الورد سدہ ہاے جگر اور طحال اور سوداوی اور بلغمی تپون کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ سوسن پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ شگوفہ اذخر مرمکی زعفران مصطگی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور مرمکی اور زعفران کو سرکہ مین بھگو کر قرص اسی سے تیار کرین اور اگر جی چاہے تو شہد مین گوندھ کر قرص بنائین -

اقراص ورد جو حماے غب یعنے اس تپ کو جو ایک دن ناغہ کرکے آے فائدہ کرتا ہے گل سرخ پانچ جز سنبل الطیب زعفران مصطگی لک مغسول اور عود بلسان ہر ایک دس جز عصارہ غافث افسنتین ہر ایک دو جز شگوفہ اذخر ہلیلہ زرد ہر واحد ایک جز اور ایک نسخہ مین گل سرخ کا وزن سنبل اور مصطگی کے برابر ہے کوٹ چھانکر آب کرفس سے قرص تیار کرین ایک قرص کا وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ ہے -

اقراص ورد جس مین سنبل الطیب داخل ہی درد جگر کو فائدہ کرتا ہے سنبل الطیب لک مغسول بیخ سوسن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین کتیرہ زعفران عصارہ غافث ریوند چینی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین -

اقراص کافور حرارت کی سوزش کو بجھاتا ہے تپون کی التہاب مین تسکین پیدا کرتا ہے دق اور سل کو نفع کرتا ہے پیاس اور کرب اور خونی قے کو دور کرتا ہے اخلاط اُسکے طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خیار تخم خرفہ تخم کدو سے شیرین نشاستہ صمغ عربی رب السوس عود خام الایچی کلان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید ترنجبین ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی کافور ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ لعاب اسبغول مین گوندھ کر قرص تیار کرین -

دوسرا نسخہ قرص کافور کا معدہ کی بھڑک اور جگر کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور اسہال یا خونی قے کو مفید ہے اور حمیات حادہ کو اخلاط اُسکے طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ زیرہ برآوردہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عود خالص عمدہ الایچی کلان رب السوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید ترنجبین تخم خیارین مقشر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران کافور ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس چھان کر لعاب اسبغول سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہیے اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین -

قرص کافور کا تیسرا نسخہ حمیات حادہ کو نفع کرتا ہے اور سدہ ہاے جگر کو جو شدید ہون انکی تفتیح کرتا ہے اخلاط اُسکے خشک بنفشہ اور نیلوفر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خیار اور ککڑی کے بیج طباشیر زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ راوند چینی اور لک ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کتیرا صمغ عربی تخم کاسنی عصارہ ہر ایک دو درہم

یعنے سات ماشہ کافور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ترنجبین اور شکر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ پیس کر قرص تیار کرین۔

قرص کافور کا اور نسخہ کافور عود خام ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زعفران طباشیر ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کھیرے کے بیج اور ککڑی کے بیج کتیرا اور لک مغسول عصارہ الائچی کلان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی شکر اور ترنجبین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو پیس کر اور گیہ نرم کر قرص بنا دین۔

قرص کافور کا ہمارا نسخہ تخم کاسنی تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم کدو مقشر تخم خیار مقشر ہر ایک دو درہم اور تہائی ایک درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ رب گذر اگر ہم پہونچے ورنہ صندل مقاصیری تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سرطان سوختہ زعفران رب السوس کافور ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بدستور قرص طیار کرین۔

قرص طباشیر ترنجبین ملا کر حمائے حادہ کو فایدہ کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے اخلاط اسکے گل سرخ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ترنجبین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا زعفران طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ آب ترنجبین اور لعاب اسبغول سے قرص بنا دین اور ایک قوم اس نسخہ مین تخم خیارین اور تخم خرفہ اور تخم کدوے شیرین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھا کر قرص تیار کرتے ہین۔

قرص طباشیر جس مین حماض کی شرکت ہے حمیات صفراوی اور غب کو نفع کرتا ہے خصوصا اگر دست بھی آتے ہون اخلاط اسکے گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صمغ عربی تخم حماض مقشر نشاستہ بریان جو تھوڑا سا بریان کیا گیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ طباشیر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر آب انار ترش یا انگور خام سے قرص تیار کرین اور رب انگور خام سادہ یا شراب ریباس کے ہمراہ تناول کرین اور ایک قوم گل ارمنی اور عصارہ زرشک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شاہ بلوط بریان تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اضافہ کرتے ہین۔

قرص زرشک حمائے حادہ اور اورام جگر کے واسطے اخلاط اسکے عصارہ زرشک یا جرم زرشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار مصطگی طباشیر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لک اور چینی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے ماشہ سنبل الطیب عصارہ غافث اصل السوس ترنجبین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بدستور قرص طیار کرین ہر ایک قرص کا وزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہیے اور جس شربت وغیرہ کے ساتھ مناسب ہو تناول کرین اور ایک قوم اس نسخہ مین عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون تخم کرفس تخم رازیانہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مجیٹھ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اضافہ کرتے ہین۔

قرص زرشک کا دوسرا نسخہ اُن تپون کو فایدہ کرتا ہے جن مین التہاب ہو اور اورام جگر اور اورام معدہ کو فایدہ کرتا ہے زرشک رب السوس گل سرخ تخم خیار تخم خربوزہ مقشر کوٹ چھان کر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مصطگی سنبل الطیب عصارہ غافث ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مجیٹھ راوند چینی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم کشوت تخم کاسنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ ترنجبین چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھان کر آب ترنجبین سے قرص طیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیے۔

قرص زرشک کا اور نسخہ جو درد جگر ہمراہ تپ اور ریاحس اور یرقان کے ہون انکو مفید ہے اخلاط اسکے گل سرخ تازہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی زرشک ترنجبین ہر ایک تین درہم یعنے

ساڑھے دس ماشہ کشوث خشک یا تخم کشوث ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر نا دین ہر دا مد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران لک راوند ہر ایک بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ملیٹھی کا عصارہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین یا آب کاسنی سے قرص طیار کرین -

قرص زرشک کا اور نسخہ زرشک تخم فرفع جو ایک قسم خرفہ کی ہے سنبل الطیب ملیٹھی کا عصارہ کتیرا صمغ عربی نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی طباشیر کافور زعفران ہر ایک بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین -

قرص زرشک کا ہمارا نسخہ رب زرشک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث طباشیر ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ لک مغسول اور کندر سنبل الطیب عصارہ افسنتین راوند چینی گاؤزبان ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ آب کاسنی مین قرص طیار کرین -

قرص افسنتین یہ قرص مفید اُن تپون کو ہے جو زمانہ دراز سے آرہی ہون اور تفتیح بخوبی کرتا ہے اور ادرار بھی کرتا ہے اور بھوک بھی بڑھاتا ہے اخلاط اُسکے انیسون افسنتین اساروں تخم کرفس بادام تلخ مقشر سب اجزا ہموزن لے کر قرص تیار کرین اور تناول کرین -

قرص افسنتین کا دوسرا نسخہ جگر اور طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اس تپ کو جو ایک روز درمیان دے کر آتے اور جو تیسرے روز آئے اُسکو اخلاط اُسکے انیسون دو مثقال یعنے نو ماشہ اساروں افسنتین رومی تخم کرفس بادام تلخ مقشر جسکے دونون چھلکے اُتار لیے ہون مصطگی سنبل الطیب ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صبر سقوطری سادج ہندی ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنے پونے سات ماشہ عصارہ غافث ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دواؤن کو گوندھ کر قرص طیار کرین -

قرص غافث اُن پرانی تپون کو جنمین التہاب ہو فایدہ کرتا ہی اور پیاس کو اور سدد یعنے آنکھون کے سامنے اندھیرا چھانے کو اور ورام جگر اور طحال اور یرقان کو اخلاط اُسکے عصارہ غافث چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سرخ زیرہ بر آورد سنبل الطیب ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ترنجبین یا کیزہ چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کر کے قرص طیار کرین -

قرص کبر طحال کے اقسام درد کو فایدہ کرتا ہے پوست بیخ کبر چار استار یعنے پونے سات تولہ اشق چار استار یعنے پونے سات تولہ زراوند طویل دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم فنجنکشت فلفل سیاہ ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو جمع کر کے پیس چھان کر سرکہ انگوری مین اشق کو گھول کر قرص طیار کرین -

قرص لک لک اور عود بلسان مجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین اساروں بادام تلخ مقشر قسط دارچینی زراوند طویل عصارہ غافث ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو قرص تیار کرین -

قرص کاکنج درد ہاے گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب کو اور پیشاب مین پیپ آنے کو فائدہ کرتا ہے اور جرب مثانہ یعنے مثانہ کی خارش کو مفید ہے اخلاط اُسکے تخم خربوزہ چھتیس مثقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ افیون سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن سپید تخم کرفس تخم حماض ہر ایک نو مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم شوکران تخم کشنیز ہر ایک اٹھائیس مثقال یعنے گیارہ تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ حب صنوبر بریان زعفران بادام تلخ ہر ایک نو مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ حب کاکنج کوہی بیجتر دانہ دواؤن کو کوٹ کر دو شاب انگور مین قرص طیار کرین مقدار شربت دو مثقال سے تین مثقال یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ہے -

قرص کاکنج کا دوسرا نسخہ قرحہ گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتا ہی اور تقطیر البول کو اجرا اسکے یہ ہین تخم کرفس بزر البنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران جنگلی نیبوکے بیج تورصنوبر افیون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کاکنج کے بڑے بڑے دانہ پچیس عدد تخم خیار بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر کسی ترچیز مین گوندھلین اور قرص بنالین -

قرص ریوند جو پرانی بیماریون کو اور جگر کی سختی اور مادہ سوداوی سے ہویا اور رحم کی سختی اور جگر کے اورام اور طحال کے درد کی اقسام اور جو چوٹ بدن مین لگی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اخلاط اسکے ریوند چینی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ عود بلسان لک مغسول ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور غافث انیسون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس کر یکجا کرین اور بدستور متعارف قرص بنادین -

قرص کا نسخہ جسکو حکیم ابو مونیس نے مرکب کیا ہی حرارت اور اسہال اور درد جگر کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اسکے طباشیر اور زرشک اور عود اور تخم حماض اور مصطگی اسارون اور سک ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صمغ عربی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سرخ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ گلاب مین گوندھ کر قرص بنائین -

دوسرا نسخہ انیسون تخم کرفس ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون بادام تلخ مصطگی سنبل ساذج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث اور صبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوندھ کر قرص بنالین -

قرص کا اور نسخہ بادام تلخ انیسون افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر گوندھین اور قرص بنائین -

قرص میسون جو ایک حکیم کا نام ہے اخلاط اسکے زعفران مرمکی افیون بزر البنج پوست بیخ لفاح سب اجزا برابر ملے کر کاہو کی ہری پتی کا پانی نچوڑ کر گوندھین اور قرص بنائین اور بروقت حاجت کوٹ کر پانی مین گھولین اور کنپٹیون پر طلا کرین -

قرص کا دوسرا نسخہ چرائتہ اکلیل الملک ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ الائچی کلان ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی سیوتی کی پتی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی گل سرخ نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مشک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کوٹ چھان کر قرص طیار کرین -

قرص کا اور نسخہ آنتون کے قرحہ اور خون کی روانی کو جو کسی مقام سے ہو فایدہ کرتا ہے شگوفہ گلاب افیون اقاقیا صمغ عربی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مازو نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی فیلزہرج ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی شیرۂ خرگوش مین گوندھ کر قرص بنائین -

قرص اندروماخس قذف الدم کو مفید ہے اخلاط اسکے بزر البنج افیون بیخ مرجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوکب الارض جسکو ابرک خود شیخ لکھ چکا ہے اور نشاستہ اور گل ارمنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خشخاش دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گوندھین اور قرص بنائین -

قرص اندروماخس کا دوسرا نسخہ درد معدہ اور حصر البول یعنے پیشاب کے بند ہو جانے کو اور ریگ کے آنے کو فائدہ کرتا ہی تخم کرفس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی فلفل سپید شگوفہ اذخر جند بیدستر سنبل الطیب دار چینی افیون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ افسنتین رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص طیار کرین -

اقراص کندری اُس جگر کو فائدہ کرتے ہین جو خون کے پیدا کرنے مین

اسقدر ضعیف ہوگیا ہو کہ غذا کی خواہش اور جماع کی شہوت مین بھی ضعف آگیا ہو اجزا اسکے عود بلسان پانچ جز زرشک تین جز ریوند چینی گل سرخ عود ہندی ہر واحد ایک جز اسطوخودوس بیخ سوسن کبود ہر واحد نصف جز زعفران انیسون تخم کرفس کاشم رومی فطراسالیون ہر ایک چہارم جز کا کوٹ چھان کر قرص طیار کرین -

اقراص برمکی جلاب زیادہ کرتا ہے خام اور صفرا کو مفید ہے قوت اس قرص کی زیادہ ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ بہیرہ آملہ برنج کابلی ہر واحد ایک جز جو بعد کوٹنے اور چھاننے کے وزن کیا جای لبان تربد سپید کا ہموزن ان سب دواؤن کے اور قند سپید ہموزن مجموع اجزا کے لین پہلے قند کو دیگچی مین رکھکر اُسپر پانی ڈالین اور آگ پر چڑھاوین جب اُبال آجاوے آگ پر سے اُتار کر سفوف ادویہ مذکورہ اُسپر چھڑکین مگر پہلے سفوف کے اجزا کو خوب ملالیا ہو اور بعد چھڑکنے کے قند کے قوام مین بھی اُن دواؤن کو خوب ملائین کہ آمیزش مستحکم ہوجاوے بعد اسکے ہر ایک قرص وزنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کا طیار کرین مقدار شربت ایک قرص کی ہے ہمراہ اس پانی کے جس مین شبکو کشنیز خشک کو بھگو دیا ہو اور اُس کو صبح کو بروقت کھلانے دوا کے صاف کیا ہو اور فقط زلال اسکا لیا ہو اس ترکیب سے یہ قرص دس اجابت سے لیکر بیس تک کرتا ہے اور غذا اس شخص کی جسکو یہ قرص کھلایا جاوے بروقت عصر کے ثرید یعنے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے جو آب گوشت وغیرہ مین گوندہ کر پکائی گئی ہو ہمراہ آب نخود اور روغن زیتون مغسول کے کھلانی چاہیے پھر اگر حاجت اسکی ہو کہ بلغم زجاجی بالزوجت کا اخراج کرین تو اسمین چہارم وزن ہلیلہ کے شحم حنظل بڑھا دینا چاہیے -

قرص ماذریون سلی اور ہچکی اور پیچش کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے انیسون تخم کرفس فودنج بستانی پودینہ فطراسالیون اجوائن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ امیون جندبیدستر فلفل سپید دارفلفل تمام یعنے پودینہ کوہی مرکی افسنتین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر شہد ملاکر قرص طیار کرین -

قرص ماذریون کا دوسرا نسخہ جسکو ماذریوس لکھتے ہین - تخم کرفس انیسون دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی افیون فلفل جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور شراب مثلثہ ملاکر قرص طیار کرین اور ضعف معدہ اور دست اور قے کے واسطے استعمال کرین -

قرص روزنیون جن تپون مین التہاب ہوا ان کو اور جگر کے ورم اور مرکب تپین اور صفرا اور بلغم کی انکو فائدہ کرتا ہے گل سرخ زیرہ برآوردہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رب السوس تخم خیار مقشر ترنجبین صاف شدہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور آب شیرین مین گوندہ کر قرص طیار کرین -

قرص روزنیون کا دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار ککڑی کے بیج تخم کدوے شیرین مقشر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ رب السوس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم رازیانہ گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو کوٹ کر لعاب اسبغول سے قرص طیار کرین -

قرص مافرونس اُس مریض کو مفید ہے جسکا مرض قولنج ایلاوس تک پہونچا ہو اور قریب اسکے ہو کہ پاخانہ مُنھ کی طرف سے نکلے اور نفخہ کو یہ قرص نفع کرتا ہے اور قے کو بھی روکتا ہے اخلاط اُسکے تخم کرفس انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین رومی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی دو درہم یعنے سات ماشہ دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو درہم یعنے سات ماشہ جندبیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر گوندہ کر قرص طیار کرین -

قرص خشخاش نزف الدم اور کھانسی اور تپ اور درد

سینہ کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ صمغ عربی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ کتیرا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ خشخاش سپید خشخاش سیاہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک دانق یعنے ایک ماشہ کوٹ کر یکجا کرین اور قرص بنائین۔

قرص گلنار اُس شخص کی اصلاح حال کرتا ہے جسکو علتہ کا مرض ہو اور خون اور ریم کے دست آتے ہون اور پیچش مین مبتلا ہو۔ اخلاط اُسکے گلنار ببول کی پھلی سماق اور بلوط بریان خشک بیر پیسا ہوا حب الآس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مازو بریان جسکو سرکہ مین بجھایا ہو زیرہ جسکو سرکہ مین بھگو کر بریان کیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹین اور آب گل سرخ تازہ اور عصارہ بارتنگ سبز یا عصارہ سیب مین بوزن ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص طیار کرین۔

قرص دیولندوس قروح گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب اور دشواری بول کو مفید ہے اخلاط اُسکے تخم کرفس بزرالبنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران حب صنوبر تخم حماض افیون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کوہی بچیس عدد تخم خیار مقشر بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کے گوندھین اور قرص طیار کرین۔

قرص اندرون یہ نسخہ حکیم اسقلیبیاذس انار کی بونڈیان دس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پھٹکری سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قلقدیس یعنے سرخ یا زرد پھٹکری بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کتیرا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرمکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زراوند بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ماءالعسل کے ذریعہ سے قرص طیار کرین۔

دوسرا نسخہ زراوند مازوے سبز ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ اور باقی دوائین بر طبق نسخہ سابق کے شکر ہموزن سب دواؤن کے کوٹ کر باندھین اور قرص بنائین۔

قرص کاور نسخہ امعا کے قروح کو اور جو خون سینہ سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے جنین کی حفاظت کرتا ہے سرمہ اور شادنج دم الاخوین ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ سوا پانچ ماشہ سیاہ داروان جسکو فاشرشتین بھی کہتے ہین ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ لاذن اور شکر اور زعفران ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گلنار مازو ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رسوت شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آب بارتنگ سبز یا آب عصا الراعی مین جسکو لال ساگ کہتے ہین گوندھ کر قرص تیار کرین تین طرح سے اسکا استعمال ہوتا ہے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر نیچے کے منافذ سے خون آتا ہو اس قرص کا حقنہ دیا جاتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کپڑے مین لپیٹ کر شرمگاہ عورت مین اسکا حمول کیا جاتا ہے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عصارہ اترج اور آب عصا الراعی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے اور اگر سینہ سے خون آتا ہو آب خرفہ تازہ کے ہمراہ [illegible] ذوسنطاریا کی بیماری مین رب بہی سادہ کے ہمراہ۔

قرص انیسون سددون کی تفتیح کرتا ہے جگر کی اصلاح طبیعت کی تلئین یعنے رفع قبض اور حمیات کہنہ کو زائل کرتا ہے اخلاط اُسکے انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افسنتین اسارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سنبل الطیب مصطگی ساذج ہندی سویہ کے بیج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ غافث تین یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ آب افسنتین مین گوندھ کر بوزن ایک درہم کے قرص تیار کرین اور ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔

قرص ملین طبیعت کو نرم کرتا ہے کرب کو دور کرتا ہے ضیق النفس کو فایدہ کرتا ہے قے کو روکتا ہے اخلاط اُسکے تربد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشک بنفشہ دس درہم یعنے دو تولہ

گیارہ ماشہ رب السوس ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ پانی مین گوندہ کر تین درہم یا چار درہم تک ہر ایک قرص تیار کرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اقراص بزور طبیعت کی روانی اور دست آنے کو اور اُن قروح کو جو امعا مین ہون اور اس شخص کو جسکو اقسام غذاؤن کے ہضم نہوتے ہون اور جسکو شدید مروڑہ ہوتا ہو اور متواتر خون جو عورتون کو آتا ہو ان سب امراض کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے حب الآس تخم رازیانہ انیسون اجواین تخم کرفس بزر البنج دو دو ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افیون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھانکر شراب مین گوندھین اور نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ ہر ایک قرص طیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔

قرص ابتداے نزول الماء شکمی اور صلابت جگر کے واسطے اخلاط اُسکے گل سُرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرشک چار درہم یعنے سات ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے ساڑھے ماشہ مصطگی عصارہ غافت افسنتین اذخر اسارون انیسون تخم کرفس تخم رازیانہ اسقولوقندریون ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی لک ربالسوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ انھین دواؤن سے قرص طیار کرین۔

قرص ورد درد معدہ اور بلغمی تپ کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ سوکھا ہوا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے ساتھ ماشہ سنبل الطیب ملٹھی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کہربا مصطگی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی عود بلسان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کوٹکر میفختج مین گوندھکر قرص بنائین۔

قرص ورد ملین جو گرمیون مین کھلایا جاتا ہے اخلاط اُسکے گل سُرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب اصل السوس ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ کر سرد پانی مین گوندھکر قرص طیار کرین۔

قرص ورد اور غافت پرانی تپون اور درد جگر اور یرقان کی اصلاح کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سُرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافت آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین ملاکر قرص بنا وین اور بعض شربت ہا مناسب کے ساتھ پلائین۔

قرص لک سدہ ہاے جگر اور طحال اور جو تپ ہر وقت آتی ہو اُسکی اصلاح کرتا ہے بول کا ادرار کرتا ہے اخلاط اُسکے لک اور جنطیانا انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون بادام تلخ مقشر قسط شیرین زراوند طویل اور راوند ملٹھی کا عصارہ زرشک کا عصارہ ہر واحد ایک جزو لے کر قرص طیار کرین وزن ہر ایک کا قرص ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے اور کسی مناسب شربت کے ہمراہ تناول کرین۔

جنطیانا کا قرص طحال کی سختی اور درد جگر اور کہنہ تپ کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے جنطیانا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پوست بیخ کبر زراوند طویل بیخ سوسن ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکنجبین مین گوندھکر ہر ایک قرص دو درہم یعنے سات ماشہ کا طیار کرین اور مقدار شربت ایک قرص ہے جوشاندہ افسنتین کے ہمراہ۔

قرص کشوث کہنہ تپون کی اصلاح کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے اخلاط اُسکے تخم خیار تخم خرفہ تلسی کے بیج ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شکاعی بادآورد شسترہ ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کثیرا انزاسستہ صمغ عربی ہر واحد ڈیڑہ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر تر بد کشوث ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ترنجبین تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سکر العشر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ

کوٹ چھان کر پانی مین گوندہ کر قرص طیار کرکے استعمال کرین۔

قرص دس دو اون کا جو بھیاتپ جو پرانی ہو اُسکو اور درد جگر اور ترہل یعنی بدن کے ڈھیلے ہوجانے کو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے انیسون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اساروں سانج ہندی افسنتین تخم کرفس سنبل الطیب بادام تلخ مقشر مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ عصارۂ غافث چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواون کو کوٹ کر جوشاندۂ افسنتین مین گوندہ کر قرص بنائین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کا ہے اور نیمگرم پانی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے۔

قرص جو پرانی تپتون کو فایدہ کرتا ہی اور گرمی کی بھڑک اور رتے کو اور طبیعت کو نرم کرتا ہی اخلاط اُسکے گل سرخ زیرہ بزور دو درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خیار مقشر مصطگی راوند چینی عصارۂ غافث ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ صبر سقوطری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواون کو پیس کر چھانین اور میٹھے پانی کے ذریعہ سے قرص بنائین اور آب سرد یا خیار یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین۔

نوان مقالہ سلاقات اور حبوب کے بیان مین سلاقہ اُبالی ہوئی چیز کو کہتے ہین اور حبوب گولیون کو کہتے ہین مسہل کے جوشاندہ اور گولیون پر ہم کلام آخر کتاب مین کرینگے اور غرغرہ اور سعوط یعنے ناس اور عطوس یعنے چھینک لانے والی دوا اور ضماد اور طلا اور ذرائر اور آنکھ کی دوائین وغیرہ بھی آخر کتاب کے جملہ دوم مین لکھینگے اور اس جملہ کو اوہان اور مراہم کے بیان مین ختم کرینگے اور پہلے اس سے یہان پر چند نسخہ سلاقات اور حبوب کے ہم لکھتے ہین جنکا بیان قبل جملہ دوم کے ہم کو مناسب معلوم ہوا۔

مطبوخ ماء الاصول یہ جوشاندہ سدون کو اور دشواری بول اور درد جگر و معدہ کو فائدہ کرتا ہی اور روغن وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے **صفت اُسکی** پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کبر پوست بیخ کرفس بیخ اذخر تخم رازیانہ اور کرفس انیسون سنبل الطیب پرسیاوشان سنبل رومی مصطگی مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد بقدر حاجت لے کر جوش دین اور بقدر حاجت پلائین۔

مطبوخ ماء الاصول درد جگر کے واسطے حکیم کندی کا نسخہ۔
اخلاط اُسکے پوست بیخ رازیانہ اور کرفس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ پسا ہوا فو دنج اذخر ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مویز خستہ برآوردہ دو درہم یعنے سات ماشہ اساروں دو دانق یعنے ایک ماشہ سنبل دو دانق یعنے ایک ماشہ اُسپر دو ثلث رطل پانی جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے گرائین اور جوش دین تاکہ دواوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ یا کچھ تھوڑا اس سے زیادہ باقی رہے پھر اُسکو چھان کر صاف کرین اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ روغن بادام شیرین ملاکر پی جائین۔

طبیخ افسنتین درد جگر اور معدہ کو مفید ہی اور جو تپین مختلف مواد باردہ بلغمیہ اور سوداویہ سے ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اساروں تخم رازیانہ بیخ اذخر ہر ایک بقدر حاجت لیکر جوش دین اور چھان کر اس جوشاندہ کو پیین۔

طبیخ غافث جسکو چوتھیا تپ آتی ہو اور بلغمی تپ والے کو اور حمای مختلفہ اور حس طبیعت کو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ مویز منقی شہترہ بادآورد غافث شکاعی سب اجزا ہموزن لے کر جوش دین اور صاف کرین۔

فصل حبوب کے بیان مین گولیان جس قسم کی اوپر لکھی گئی ہین وہی مذکور ہوتی ہین۔

حب اُس شخص کو مفید ہی جسکو ریاح غلیظہ کی شکایت ہو اور نفخ اور پٹھے کے تشنج اور انثیین کا پھول جانا جو بطور نفخہ کے ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل جسکو اسپند کہتے ہین انیسون مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کالی ہڑ بہیڑہ ایک تولہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سکبینج مقل جسکو گوگل کہتے ہین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ فوذنج فطراسالیون شگوفہ اذخر اساروں اور قسط زرنباد و عود البوج ہر ایک

نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب کو کوٹ کر گولیان بنالین —

حب منتن اکبر جو اخلاط غلیظہ کو نکال دیتی ہے اور سدونکی تفتیح کرتی ہے اور درد مفاصل اور رفاصہ یعنے تہیگاہ اور برص اور بہق اور جذام اور داء الفیل جسکو پیل پا کہتے ہین ان سب کو مفید ہے اور یہ حب نام ہامانی مشہور ہے اخلاط اُسکے اشق سکبینج جاوشیر صبر مقل حرمل ہلیلہ شحم حنظل ہرایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شبرم افتیمون وافربیون شیطرج سورنجان ہرایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جند بیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران سنبل الائچی کلان سپید خطمی کی جڑ اور کبیکہ دارچینی خولنجان ہرواحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ —

حب منتن اکبر جو درد قولنج اور نقرس اور درد کو اُس ہڈی کے جس کا صلب نام ہے جو کوہان سے مقعد کے اوپر تک مخلوق ہوئی ہے اور درد کو اُس ہڈی کے جو ران کے کنار زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے مفید ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کی بدن سے تحلیل کرتی ہے مترجم صلب بفتح صاد و لام اسی ہڈی کو کہتے ہین جسکا ترجمہ ہم کرچکے اور اگر صلب بضم صاد و سکون لام پڑھا جاے اسکا ترجمہ پشت سے کیا جائیگا مگر اس مقام پر بقرینہ تقابل لفظ رکبہ بفتحتین کے احتمال اول قوی ہے اخلاط اُسکے مقل سکبینج اشق اور جاوشیر تخم حنظل تخم حرمل صبر افتیمون ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سقمونیا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دارچینی سنبل زعفران جند بیدستر ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گوندکے اقسام کو آب گندنا مین گھول کر اور دوائین ملا کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے —

حب منتن اصغر جو خلط غلیظ بالزوجت کو صلب اور رکبہ سے نکال دیتی ہے یہان بھی ان دونون لفظون کے وہی دونون معنی ہوسکتے ہین اخلاط اُسکے سکبینج اصفہانی اور اشق اور جاوشیر مقل مرمکی ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شحم حنظل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ گوند کے اقسام کو گھول کر باقی دواؤن کو اُسی مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ہمراہ —

حب منتن بہ نسخہ حکیم کندی وجع مفاصل اور نقرس کو فایدہ کرتی ہے اور ہرایک درد کو جو خام اور سودا اور صفرا سے ہو اور فالج کو اخلاط اُسکے صبر ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ اور حرمل افتیمون اقریطی مغز تربد اشنج اور جاوشیر سکبینج مقل الیہود ہرایک چار جز شحم حنظل تین جز سقمونیا دو جز افربیون جند بیدستر دارچینی زعفران ہرواحد ایک جز گوندکے اقسام کو آب گندنا مین یا آب کرنب مین ایک شبانہ روز بھگوئین بعد اسکے خشک دواؤن کو کوٹین اور بھیگے ہوے گوند کو اتنا پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جاے پھر اسپر پسی ہوئی دواؤن کو چھڑکین اور خوب گھوٹین تاکہ سب اجزا باہم ملجائین اور برابردانہ نخود کے گولیان بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اول شب مین نیم گرم پانی کے ساتھ اور غذا اس شخص کی بچہ ہاے طیور کا دہ شوربا جسکو زیرباج کہتے ہین اور شراب یعنے پینے کی چیز جسکو نبیذ شہد اور منقی اور دوشاب تجویز کرنی چاہیے —

حب شیطرج اکبر دونون منکب یعنے کھوے اور حقوین یعنے دونون کولے کی ہڈی کے درد اور عرق النسا کو فایدہ کرتی ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کو براہ اسہال دفع کرتی ہے اخلاط اُسکے سکبینج اور اشنج اور مقل افربیون جاوشیر ہرواحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر افتیمون غاریقون ہرایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زراوند مدحرج قنطوریون جند بیدستر ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ دارفلفل زنجبیل زیرہ اجوائن تخم کرفس انیسون مرمکی زعفران ہرایک چار دانق یعنے دو ماشہ ہلیلہ زرد سورنجان بیخ ماہیزہرج ہرایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ خردل شیطرج شحم حنظل عود الوج نمک ہندی ہرایک چار دانق یعنے دو ماشہ

آب کاکنج مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم
یعنے سات ماشہ۔
حب شیطرج اصغر مفید ہے استر غارشق کو جسکو ڈھنگ کہتے ہین
اور فالج کو اور دونون کولے کی ہڈیون کے درد کو اور اُس ہڈی
کے درد کو جسکا رکب نام ہے اور وجع مفاصل اور نقرس بارد کو
اور خلط خام غلیظ کا اسہال کرتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ زرد دس
درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس
ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دارفلفل ہر واحد
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خردل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
سغبیلج ہندی نمک ہندی شحم حنظل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
قند سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب کرنب سے گوندھکر
گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے
نیم گرم پانی کے ساتھ۔
حب شیطرج کا دوسرا نسخہ صبر اور تربد سورنجان ہر ایک
دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج اور فرج ترکی ملح نفطی جسکو
کالا نمک کہتے ہین شحم حنظل غاریقون دانہ اسپند اور مقل سکبینج
ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زنجبیل دارفلفل اور فلفل مصطگی
خردل انیسون اور قسط اجوائن ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ افتیمون ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ آب کرنب اور کاکنج مین گوندھ کے گولیان
بنائین مقدار شربت دو درہم یا تین درہم کی ہے نیم گرم پانی
کے ہمراہ۔
حب غافث درد جگر اور یرقان اور تپون کو مفید ہے
اخلاط اُسکے عصارہ غافث ہلیلہ زرد دونون برابر لیکر کوٹ
چھان کر آب کرفس مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار
شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔
حب النجاح فالج اور لقوہ اور درد زانو اور وہ اقسام وجع مفاصل
کے جو بلغمی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُس کے
ابرزہبارق جو ایک دواے ہندی ہے اور سا ملل اور
انتر نجبین یہ دوسری دواے ہندی ہے تربد حب النیل ہندی
گیاہ غافث ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سترہ تولہ پچاس رطل
یعنے ڈیڑھ چھٹانک اکیس سیر پانی مین جوش دین تاکہ نصف باقی رہے
بعد اُسکے مل کر چھانین پھر دوبارہ چھانتے ہوے پانی کو آگ پر چڑھائین
اور جوش دین تا اینکہ بستگی آجاے اور اسپر ریوند چینی جس کے
اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہو اور اسکا مغز جو مثل لسان العصفور کے
اندر اس پوست کے ہوتا ہے لین اور اس مغز جمالگوٹے سبز پردہ
جو اُسکے پیٹ مین ہوتا ہے بھی نکال ڈالین الغرض یہ جمالگوٹا اور
غاریقون مصطگی صبر سقوطری ابرنج مقشر یعنے برنج کابلی عصارہ
ملٹھی کا ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سترہ لیکر کوٹین اور سواے
جمالگوٹے ان اجزا کو ریشمی کپڑے سے چھانین بعد اُسکے جمالگوٹہ کو
جدا اگانہ کوٹین اور نیے چھنا ہوا اُن دواؤن مین ملادین اس لیے
کہ جمالگوٹہ بسبب اپنی دھنیت کے کپڑے مین چھن نہین سکتا ہے پھر ان
دواؤن کو اس جوشاندہ پر جس مین بستگی آگئی ہے ڈالین کہ جس کا
قوام مثل شہد کے بنا لیا ہے اور خوب گوندھکر گولیان بنالین یہ
گولی دو دانق سے نصف درہم تک یعنے ایک ماشہ سے پونے دو ماشہ
تک دینی چاہیے اور اگر زیادہ مقدار دینی ہو تو چار دانق یعنے
دو ماشہ تک جائز ہے گرم پانی کے ہمراہ شب کو۔
حب جاشنیق یہ گولی معدہ سے بلغم اور سودا جلا دیتی ہے اور ان
دونون خلطون کو نکال دیتی ہے ان ریاح کو جن سے ضعف ہضم پیدا ہو
توڑ ڈالتی ہے جاڑے اور گرمی دونون فصل مین بکار آمد ہے اخلاط اُسکے
دارچینی زعفران قسط حماما سنبل کمافریوس حب البان محلب اور
قرفہ غاریقون ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی قرنفل ہر ایک
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ
گرمیون کی فصل مین گلاب تازہ کا پانی نچوڑ کر اُسکے ذریعہ سے
گولیان بنائین اور جاڑون مین کرنب کے پانی سے مقدار شربت
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے طلا نامے شراب کے ہمراہ
قبل غذا کے اور جسوقت گولی کھلائین اُسی گھڑی آب نخود کی غذا
دینی چاہیے۔

حب دوری کتاب فیلان سے منقول ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور منھ کو خوشبو کر دیتی ہے بصارت مین جلا دیتی ہے بلغم کو دور کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے جن داڑھون سے چبلانے کا کام کیا جاتا ہے ان کو مضبوط کرتی ہے اخلاط اُسکے قرفہ قرنفل مجیٹھ کشنیز خشک ہیل بوا قندید جو ایک قسم کی دوا مثل خلوق کے ہوتی ہے فوفل کرنوس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ایک قیراط یعنے چہ رتی مشک کوٹ کر چھانین اور گوند کو پانی مین گھولکر اسکے ذریعہ سے گولیان تیار کرین۔

حب جو ریاح کو اور پیٹ کے اندر جو سردی زیادہ معلوم ہو اسکو اور ضعف معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے خبث الحدید سو مثقال یعنے سینتیس تولہ چھ ماشہ کو آب گندنا مین سات شبانہ روز پے در پے بھگو دین اور ہر روز ایک مرتبہ پانی بدل دیا کرین اور حب الرشاد دو سو درہم یعنے اٹھاون تولہ چار ماشہ تخم گندنا تخم جرجیر حب فلفل جسکو ہندی مین کوار چکینہ کہتے ہین تخم کرفس گزر تخم ترب تخم پیاز ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ دواؤنکو کوٹ کر آب گندنا مین گوندھین اور گولیان تیار کرین۔

حب وند یعنے جمالگوٹہ کی گولی جو لقوہ اور فالج اور درد ہائے پشت اور زانو کو مفید ہے اور جو درد کہ سبب اُس کا بلغم غلیظ یا لزوجت ہو اور ہر ایک ریح غلیظ کو فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے ریوند چینی مقشر جسکے اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہو اور بعد اسکے دو ٹکڑے کر کے بیچ مین جو ہرا پردہ ہے بھی نکال ڈالا ہو کہ اُس مین سمیت ہوتی ہے اور منقی کے بیج رب السوس غاریقون سپید اورکیہ گیاہ غافث افسنتین صبر سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس سے گوندھ کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین گولی بنانے والے کو چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھون مین روغن بلسان تازہ چکنا ہوا مل کیا کرے مقدار شربت ایک درہم سے دو درہم تک یعنے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہے طعام اُس گولی کھلانے کے اوپر زیرباج تجویز کرنا چاہیے۔

حب تمک مسہل لقوہ کو مفید ہے بصارت مین جلا کرتا ہے سماعت کو تیز کرتا ہے طحال کے اقسام درد کو اور نقرس اور اوجاع مفاصل اور استرخاء عضل اور جو آفتین برودت اور رطوبت سے پہونچین ان سب کو مفید ہے اخلاط اُسکے ملح دُرّانی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زنجبیل تخم کرفس زوفا انجدان فطراسالیون تخم رازیانہ انیسون سافج ہندی غاریقون سقمونیا حرف بابلی اور قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

حب اصطمخیقون حکیم کندی کا نسخہ معدہ کو قوی کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے اور معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے حواس کو اور آنتون کو پاک کرتی ہے تمام بدن سے فضول مرہ صفرا اور مرہ سودا اور بلغم کو نکال دیتی ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ کابلی چھ جز نمک ہندی اور افسنتین رومی اور غاریقون جو نرم اور ملائم ہو سقمونیا کے کبود ہر ایک تین جز اسارون انیسون تخم کرفس ہر ایک دو جز لبان تربد سپید کا سترہ جز افتیمون اقریطی پاکیزہ اور نئی پانچ درہم ایارج فیقرا سات جز قرنفل ایک جز پہلے ان دواؤن کو کپڑے سے چھانین تاکہ ریگ وغیرہ جو کچھ ہو گر جائے اُسکے بعد کوٹنا شروع کرین کوٹتے وقت تھوڑا سا پانی جس مین چوگنا قند سپید سنجری ڈال کر ایسا قوام بنایا ہو کہ مثل شیرہ انگور کے ہو گیا ہو اسکو ڈالتے جائین بعد اسکے گولیان سیاہ مرچ کے برابر طیار کرین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے مترجم کوٹنے سے پہلے مسلم دواؤن کی چھاننے کو جو بیٹے لکھا ہے ظاہر عبارت کا یہی مطلب ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے ان دواؤن کو جدا جدا کوٹ کر چھانین بعد اسکے سب کو ملا دین اور ملانے کے بعد پھر کوٹنا شروع کرین اور قوام مذکور ڈالتے جائین۔

حب برمکی اعضائے سر کو اور اطراف بدن کا تنقیہ کرتی ہے اور رام کو فائدہ کرتی ہے اگر اس گولی کو کھا کر مریض سو رہے جذب مادہ بدرجہ نہایت کرتی ہے اخلاط اُسکے صبر سقوطری شحم حنظل ہر ایک سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ زعفران سنبل دارچینی حب بلسان اسارون مصطگی افسنتین رومی سقمونیا تربد ہر واحد ایک مثقال

یعنے ساڑھے چار ماشہ سلیخہ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ دواؤن کو
آہستہ آہستہ کوٹ کر چھانین اور نیمگرم پانی سے گولیان
بنائین گولی بنانے والے کو چاہیے کہ اپنے ہاتھون مین روغن بادام
شیرین ملتا جاے یہ گولی بقدر اور خشکی طبیعت کے کھلائی جاتی ہے
کم سے کم تین گولیان اور زیادہ سے زیادہ گیارہ گولی اور مقدار
شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جسوقت فرش
خواب پر لیٹنے کا ارادہ ہو اسوقت کھلانی چاہیئے۔

حب ابن الحارث اسکا تجربہ اُس بہق پر کیا گیا ہی جو تمام بدن مین پھیل
گیا تھا کہ اُس کو تین دن مین زائل کردیا اور تپ اور ریاح اور جاع
مفاصل اور ہر ایک مرض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہی اخلاط
اُسکے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد صبر سقوطری انزروت مقل احمر سکبینج
اصفہانی شحم حنظل ہر ایک پانچ جزو مالم سپید صعتر فارسی کلونجی
زیرہ کرمانی نمک درانی ملک رومی ہر واحد ایک جزو بعد کوٹنے اور چھاننے کے
ان دواؤن کو خوب ملادین اور گوند کے اقسام کو آب گندنا مین گھولین
اُس برتن مین ڈالکر جو پیتل یا بھرت کا ہو اور گندنا کا پانی اتنا ملادین کہ
دوائین گندہ جاے اور گوند کی اقسام کے گھولنے کا طریقہ یہ ہی کہ آب گندنا ڈالکر
دھوپ مین اتنی دیر تک رکھین کہ گوند گھل جاے اسکے بعد چھنی ہوئی دوائین
ملائین اور ملانے مین اہتمام زیادہ کرین اور اسقدر کوٹین کہ تبدی اتنی سخت
ہو جاے جس سے برابر سیاہ مرچ کے گولیان بندھ سکین پھر ان گولیون کو
سایہ مین خشک کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ
کی نیمگرم پانی کے ہمراہ ان گولیون کے کھانے سے پہلے دو دن کسی
چیز کا پرہیز نہین ہے سواے روٹی اور زیرے کے کہ وہ نہ کھانا
چاہیے۔

حب ابن ہبیرہ جو ایک حکیم کا نام ہے اس گولی کا نفع بخوبی ظاہر
ہوتا ہے ریاح اور صفرا کے واسطے اور ریاح بواسیر اور رخام اور بہق
اور خشک کھجلی کو بھی مفید ہے رات اور دن جاڑے گرمی ہر وقت اسکا استعمال
ہوتا ہے اخلاط اُسکے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ بہیڑہ جسکی گٹھلی نکال
ڈالی ہون ہر ایک بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ آملہ چھ مثقال
یعنے سوا دو تولہ سنبطرح ہندی دار فلفل ہر ایک پانچ مثقال
یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا نمک درانی ہر واحد ایک
مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ تربد سپید اور صبر ہر ایک تین مثقال یعنے
ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین اور
اوپر اُن کے روغن بنفشہ مل دین اور سایہ مین خشک کرین مقدار
شربت چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ نصف شب کو آب نیم گرم کے ہمراہ
پلائی جاتی ہے اور بعد پلانے کے منفعت عجیب ان گولیون کی
نظر آے گی۔

حب جامع جسکا موجد ابن جہم ہے یہ حب اُس فضلہ کو جو بدن مین
بلغم اور مرہ صفرا اور مرہ سودا سے رہ جاتا ہے فائدہ کرتی ہی اور
اسی طرح اعضاے سر کو بھی مفید ہی اگر اسمین ان سب اخلاط کا فضلہ یا
فقط ایک خلط کا فضلہ موجود ہو اور جو کہ گوش انھین فضول سے بھاری
ہوئی ہو اسکو دور کردیتی ہے معدہ کو نفع کرتی ہے اور اسکو پاک کرتی
ہے جگر کو مفید ہے اور اسکی تقویت کرتی ہے ملیلہ یعنے ہر پھوٹن جو تپ سے
پہلے ہوتی ہے اسکو اور ہر ایک پرانی تپ کو نفع کرتی ہے تمام اعضا کے
ہیجان مین سکون پیدا کرتی ہی اور حزن کا جوش ٹھہرا دیتی ہی اور جملہ اقسام
کے قروح اور کھجلی کو نفع کرتی ہے اور جس شخص کو بواسیر ستاری ہو اور
اس گولی کے کھانے کی اسکو حاجت ہو تو اس کو چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے
اور انگشت شہادت مین تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملے بعد اُسکے اس
گولی کو اپنی اُنگلی سے اسقدر ملے کہ روغن بادام کی دھنیت اُس پر چڑھ جاے
اور گولی پاکیزہ ہو جاے بعد اسکے اس گولی کو کھالے اس طریقہ کو اگر
کرے گا اس گولی کا ضرر اُسکو نہ پہونچے گا اخلاط اُسکے ایارج فیقرا
چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے
دو تولہ مصطگی انیسون عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک دو درہم
یعنے سات ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے
گولیان برابر سیاہ مرچ کے بنائین مقدار شربت دو درہم سے ڈیڑھ درہم تک
یعنے سات ماشہ سے ہی سوا پانچ ماشہ تک ہے اور سونے سے پہلے
اول شب کھلانی چاہیے بعد اسکے کھانے کے مریض سو جاے
اور اتنی مقدار کھلانے سے کم سے کم دو دست اور زیادہ سے
زیادہ چار دست آئینگے مگر یہ عمل اس گولی کا دن کو ہو گا حالانکہ رات

کو کھلائی گئی ہو۔
حب جو افربیون سے بنائی جاتی ہے زرد آب اور درد پشت اور کولے کی
درد اور نقرس اور اعضا کی استرخا کو فایدہ کرتی ہے اخلاط اسکے افربیون اور
مصطگی ہرایک چار درہم سقمونیا اور غاریقون ہرایک پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر افسنتین
ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے
ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ نمک ہندی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ
دار فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ
سنبل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دوا اون کو کوٹ چھان کر آب کرنب
مین برابر سیاہ مرچ کے گولیان طیار کرین مقدار شربت اس دوا کی
اکیس گولیون سے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تک ہے قبل
طعام اور بعد طعام دونون وقت کھلا سکتے ہین اور اس پر
گرم پانی پینا چاہیے۔

حب کا اور نسخہ تپ کہنہ اور ضعف جگر اور ضعف طحال اور ابتداء آب
پانی کو جو پیٹ مین مستسقی کے ہوتا ہے فائدہ کرتی ہے اخلاط اسکے گروندا
سنڈھی اصل السوس زعفران لک افسنتین ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ
گیارہ ماشہ تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہرایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے
پانچ ماشہ عصارۂ غافت گل سرخ راوندچینی ہرایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ
چار ماشہ تخم کشوث پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اور زوفا ہر
ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اگر مریض کو کھانسی ہو پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشہ رب السوس بڑھانے چاہیے اور اگر طحال مین ورم
ہو اسقولوقندریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کبر
اور کزمازج یعنے مائین ہرایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ
بڑھانی چاہیے۔

حب کا اور نسخہ پرانی تپ جو اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوئی ہو اور درد جگر اور
ابتداے استسقا کو فایدہ کرتی ہے اخلاط اسکے افسنتین یا عصارہ افسنتین کا
اور عصارۂ غافت ہلیلہ زرد صبر اور مصطگی زعفران لک مغسول راوندچینی
انیسون سناسترہ خشک ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزء کوٹ کر آب کوے سبز
مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے
نیم گرم پانی کے ساتھ رات کے وقت اور اگر مریض کو کھانسی ہو
رب السوس نصف وزن کل ادویہ کے داخل کرین۔

حب سدو نکی تفتیح کرتی ہے اخلاط غلیظہ کی تلطیف اور ان اخلاط کو
جذب کرتی ہے جو غلیظ بالزوجت ہون اخلاط اسکے سازج ہندی
مرکی شگوفہ اذخر شگوفہ افسنتین رومی اور مصطگی زعفران ہرایک نصف درہم
یعنے پونے دو ماشہ تخم کرفس انیسون مقل سکبینج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ صبر سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ترید اور غاریقون
ہرایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی کوٹ چھان کر
گولیان طیار کرین۔

حب سکبینج درد رگب یعنے اس ہڈی کے درد کو جو ران کے کنارہ
زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے اور درد
حقوین یعنے کولون کے سرون کی ہڈی کو اور پہلوؤن کے درد کو
مفید ہے اخلاط اسکے تخم کرفس تخم حرمل یعنے اسپند ہر واحد ایک
درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ
ایارج فیقرا دو درہم یعنے سات ماشہ شحم حنظل غاریقون ہرایک تین
درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ترید چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دوا اونکو
کوٹ چھان کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات
ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

حب جاوشیر حکیم سلمویہ کی درد زانو اور پیٹ اور فالج اور لقوہ کی
اصلاح کرتی ہے زنجبیل اور فلفل دار فلفل شیطرج ہندی ہلیلہ زرد بہیرہ
آملہ مرکی ترید اور سقمونیا زعفران جندبیدستر ہرایک دو درہم یعنے سات
جاوشیر سورنجان سکبینج مقل اشق شحم حنظل ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ
گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ گوند کے اقسام کو آب
کرنب مین گھولین اور اسی مین گوندھ کر گولیان تیار کرین مقدار
شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب افربیون فالج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے
اور ان اخلاط خام کو جو جوڑون مین اوتر آئے ہون اخلاط اسکے
غاریقون شحم حنظل افربیون سکبینج اور مقل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر
دو درہم یعنے سات ماشہ دوا اون کو کوٹ کر آب کرنب مین گوندھین اور

گولیان بنائین -

حب ہندی جو مشک سے بنائی جاتی ہے درد معدہ کو مفید ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتی ہے شراب کے پینے سے جو سانس لینے مین بو آتی ہے اسکو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو ان اعضا کی خشک کر دیتی ہے اخلاط اسکے رامک جو ایک دوا سے مرکب ہے اور کبر ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور پانی سے انکو دھوئین اور دیگ مین ڈال کر چالیس رطل یعنے پونے ستترہ سیر ڈالین اور جوش دین تا اینکہ پانچ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک دو سیر رہ جاے تب اسکو چھان کر صاف کرین اور ایک صاف دیگ مین ڈال کر پھر پکائین تا اینکہ قریب بستگی کے پہونچے اور دوبارہ پکاتے وقت چمچے سے اسکو چلاتے جائین تاکہ دیگ کے پیندے سے مین نہ لگ جاے اور تاؤ کھا کر جل نہ جاے بعد اسکے ایک سبز روغن کے برتن مین نکالین اور اس طرح پر خشک کرین جس طرح صبر مغسول کو سکھاتے ہین بعد خشک ہو جانے کے جب اسکی گولیان بنانی منظور ہون مین مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ اس مین سے لے کر پیسین اور چھانکر الگ رکھین پھر بال جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور قرنفل جوز بوا بسباسہ عود ہندی سافج اور قفطیعان اور صندل سپید اور سرلون سے یعنے عود کا پھل اور کبابہ ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مشک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کافور دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سب کو لے کر جدا جدا کوٹین اور سب دواؤن کو ملا دین بعد اسکے تنہا رامک کو جدا گانہ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ لے کر اسپر چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ رہ جاے اب اسکو صاف چھان کر سفوف ادویہ مذکور کو اسمین گوندھ کر گولیان بنائین برابر دانہ نخود کے اور خشک کرین اور بر وقت حاجت کے استعمال کرین -

دسوان مقالہ روغن کے بیان مین

ہمارا کلام روغنون کے بیان مین اس جلد مین بھی اسی شرط پر ہے جو اوپر لکھی گئی -

روغن ناردین ناردین کو سنبل رومی بھی بعض لوگون نے کہا ہے یہ روغن منفعت کثیر رکھتا ہے اور روغن کی اشرف اقسام سے ہے جو درد اندرونی اعضا مین برودت سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ریاح اندرونی کو فایدہ کرتا ہے اور کان مین جو سردی سے درد ہو اس مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکو دور کر دیتا ہے اور درد سر اور شقیقہ جسکو آدھا سیسی کا درد کہتے ہین اسکو بطور سعوط کے زائل کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے ریحی قولنج اور مروڑہ کو دور کرتا ہے اور ان دون مرض سے جو درد ہو اسکو رفع کرتا ہے جگر کے اقسام درد کو اور پیٹ کے درد کو مٹا دیتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے احلیل مین اسکی پچکاری دینے سے گردہ اور مثانہ کو نفع ہوتا ہے اور استرخا مثانہ کو بھی مفید ہے اخلاط اسکے یہ ہین ایرسا اور سعد یعنے موتھا برگ غار عود بلسان سافج ہندی راسن اذخر اپہل اور آس قرومانا مرزنجوش ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب دواؤن کو درراکوٹین اور شراب اور پانی اس پر ڈال کر بھگو دین پھر اسپر روغن کنجد پانچ قسط یعنے آدھی چھٹانک کم بیس سیر ڈالین اور نرم آنچ پر کسی دوہرے برتن مین رکھکر چھ گھنٹہ پکائین بعد اسکے آگ بجھا دین جب برتن سرد ہو جاے تیل کو صاف کرکے نکال لین -

دوسرا جوش اسی روغن کا گل سرخ سلیخہ آس تر و تازہ کا عصارہ مرنگی ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ دواؤن کو درراکوٹ کر اسپر پانی یا شراب ڈالین اسقدر کہ روغن مذکور سابق اس مین بھیگ جاے اور پھر نرم آنچ سے تین گھنٹہ پکائین اور سرد کرکے روغن کو صاف کرین -

تیسرا جوش اسی روغن کا اجزا اسکے یہ ہین سنبل قرنفل میعہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوز بوا پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ چھرتی روغن بلسان چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ کوٹنے والی دواؤن کو درراکوٹین اور اسپر پانی ڈالین جب گرم ہو جاے اسپر وہ روغن جو دو مرتبہ پکا چکے ہین روغن بلسان اور میعہ سائلہ ڈال کر پکائین اور ہلاتے رہین تا اینکہ خوب ملجاے اور اتنا جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے پھر صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھین اور تھوڑا تھوڑا استعمال کرین -

روغن

روغن میعہ جن مفاصل پر مادہ گرتا ہو انکی اصلاح کرتا ہی عضل کو گرم کرتا ہی اور سرد ورم اور رحم کو اور گردہ اور مثانہ کو بھی گرم کرتا ہے اخلاط اُسکے روغن کنجد ایک قسط یعنی ڈیڑھ چھٹانک چار سیر میعہ یابسہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ روغن کنجد مین اثر میعہ کا آجاے بعد اُسکے چھانکر شیشہ کے برتن مین رکھین -

روغن بابونہ تل کا تیل ایک قسط لیکر جو برابر ڈیڑھ چھٹانک چار سیر ہوتا ہے اُسمین ہیتھی اور شگوفہ بابونہ جسکو پہلے دہوکر سایہ مین خشک کر لیا ہو ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ ان دونون کو شیشے کے برتن مین بھگوئین اور دھوپ مین چالیس روز رکھ چھوڑین اور استعمال کرین -

روغن مصطگی ضعف معدہ اور ورم معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے اخلاط اُسکے روغن دو قسط یعنے پون پاؤ آٹھ سیر مصطگی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی کو کوٹ کر روغن پر ڈالین اور دوسرے برتن مین رکھ چھوڑین -

روغن افسنتین مشمس یعنے دھوپ کا بنایا ہوا تسخین پیدا کرتا ہے اور سرد اعضا کی تقویت کرتا ہے اخلاط اُسکے روغن کنجد ایک دو ورق یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر اسکو شیشہ کے برتن مین رکھین اور افسنتین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اُسپر ڈالین اور چالیس روز دھوپ مین رکھین بعد اُسکے صاف کرکے الگ اُٹھا رکھین اور بر وقت حاجت استعمال کرین -

روغن شبت یعنے سویہ کا تیل روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سویہ کے بیج سایہ مین خشک کیے ہوے ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈالکر بیس روز دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین

روغن سوسن رحم کی برودت اور اختناق رحم کو اور قولنج کو فایدہ کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو گرم کرتا ہی اخلاط اُسکے سلیخہ اور قسط حب بلسان اور مصطگی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل قرفہ ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ دوائون کو کوٹ کر شیشہ کے برتن مین ہمراہ ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ روغن کنجد اور تیس دانہ سوسن آزاد کے اسمین ڈالین مگر پہلے ان دانون مین جو زردی اور جڑین اور پتیان ہون اسکو نکال ڈالین اور سایہ مین خشک کرین بعد اسکے دوائون کو تیل مین ملا کر کسی معتدل مقام پر اتنے زمانہ تک رکھین کہ روغن مین اثر دوائون کا آجاے پھر چھان کر صاف کرین اور استعمال مین لاوین -

روغن سوسن سادہ سوسن سپید پاکیزہ دو درہم یعنے سات ماشہ روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر شیشہ کے برتن مین اتنے دنون تک رکھین کہ روغن مین دوا کا اثر آجاے اور استعمال کرین -

روغن خسک یعنے گوکھرو کا تیل دشواری بول کو فایدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے روغن کنجد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پانی سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر زنجبیل یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دوائون کو درورا کوٹ کر پانی اور روغن ملا کر دیگ مین چڑھائین اور اتنا پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے یہ تیل نایزہ مین ٹپکایا جاتا ہے -

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ مفاصل کی اصلاح کرتا ہی اور رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہی باہ زیادہ کرتا ہی جماع کی قوت برانگیختہ کرتا ہی گردہ اور مثانہ اور پشت کی اصلاح کرتا ہی جسوقت ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہر روز ہمراہ سکنجبین یا نبیذ کے پیا جاے اور حقنون مین بھی استعمال کیا جاتا ہی اخلاط اُسکے تل کا تیل اور گاے کا دودھ مگر ایسی گاے کا دودھ ہو کہ اُسمین شوریت نہوے میٹھا ہووے ہرے گوکھرو کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک گیارہ رطل یعنے ڈھائی پاؤ چار سیر قند سپید پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر زنجبیل ڈھائی رطل یعنے چھٹانک کم سیر بھر قند کو کوٹ کر چھان لین اور سب چیزون کو مٹی کی ہانڈی مین بھر کر آگ پر چڑھائین اور نیچے اُسکے دھیمی آنچ اتنی دیر تک کرین کہ گوکھرو کا پانی اور دودھ جل جاے فقط تیل رہ جاے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین جس طریقہ سے پہلے نسخہ کے استعمال کو لکھا ہی اسیطرح استعمال کرین یہ روغن ضعف گردہ کو فائدہ کرتا ہے اور باہ اور منی کو زیادہ

کرتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ پیشاب کے رُک رُک کے آنے کو اور درد تہیگاہ اور گردہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب شیرین بیدرہ اسکر یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر زنجبیل جوکوب چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو جوکوب دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کسی دیگ مین جو صاف کی ہوئی ڈالکر اس قدر نرم آنچ سے جوش دین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور آگ پرسے اُتارلین جب سرد ہوجاے چھانکر الگ رکھین اس روغن سے مقعد کی طرف حقنہ دیا جاتا ہے اور آگے کی طرف نایزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن حیات یعنے سانپ کا تیل یہ درد کے جملہ اقسام کو اور استرخائے مقعد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد تین قسط یعنے سوا گیارہ سیر کومٹی کے برتن مین بھرین اور اسمین کالے سانپ زندہ پانچ سے دس تک کے درمیانی اعداد کے شمار سے ڈال دین اور برتن کا منھ باستواری خوب بند کردین جوڑا ایسا لگائین کہ سانس باہر نہ نکلنے پاے اور چولہے پر چڑھا کے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ سانپ گل کر مہرا ہوجائین پھر آگ سے اُتارلین اور سرد ہونیکے بعد ہانڈی کا مُنھ کھولین اور مُنھ کھولتے وقت احتیاط کرین کہ بخار اُسکا دماغ تک کھولنے والے کے نہ پہونچے اور کھلا ہوا برتن اتنی دیر تک رکھا رہے کہ بقیہ گرمی سب نکل جاے اور خوب سرد ہوجاے اور سانس جسقدر رہو سب نکل جاسے اور بخارات اُسکے اُٹھتے اُٹھتے مٹ جائین اب اسکو شیشے کے برتن مین رکھ چھوڑین یہ روغن فقط لگانے کے کام کا ہے جسوقت حاجت ہو پر کے ذریعہ سے طلا کیا جاتا ہے۔

روغن رامشن درد فالج اور لقوہ اور نقرس اور رعشہ کو مفید ہے اور درد ہاے مفاصل اور درد پشت کو اور ناسور اور باسور یعنے مسّہ اور درد قولنج اور داءالفیل کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بقل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اشق سکبینج جاوشیر حب بلسان انیسون بسفائج خربق سپید زرنب افلنجہ جسکو ہندی مین پل پرنگ کہتے ہین شیطرج بادام شیرین مقشر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل جوزبوا زنجبیل دار چینی خولنجان لاذن جندبیدستر ہر ایک تین درہم یعنے ڈیڑھ ماشہ کسیلا بزرالبنج سیسالیوس لبان کلونجی تخم جرجیر تخم گندنا اجوائن قسط شیرین ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد کوفی حب الآس حبۃ الخضرا یعنے بن مغز تخم بید انجیر مرزنجوش ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ برگ غافث افسنتین ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب دواؤن کو درردرا کوٹ کر اُن پر چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر نچوڑا ہوا پانی کرعب کا ڈالین اور نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ پانی رہ جاے پھر آگ سے اُتار کر صاف کرین اور خوب نچوڑین تاکہ پانی مین اثر دوا کا باقی نرہے پھر اس پانی کو آگ پر چڑھائین اور اُسپر روغن زیتون چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر روغن گاؤ روغن رازقی روغن تخم بیدانجیر روغن دہمشت جو خوشبو دواؤن مین پکایا گیا ہو اور یہ روغن مصر سے آتا ہے ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سفوف بادام تلخ دو درہم یعنے سات ماشہ حب الغار حب صنوبر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ روغن سوسن روغن جرجیر ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن حبۃ الخضرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد یا روغن رازقی جس مین سداب تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوش دیا ہوا افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن حنا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شیرہ بلادر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب روغن کے اقسام کو دیگ مین ڈالکر اسمین تھوڑا سا پانی جسمین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنجرینا کو گھولا ہو نرم آنچ پر چڑھا دین اور اتنا جوش دین کہ ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ پانی رہے پھر آگ پرسے اُتارلین اور موٹے کپڑے کے رومال سے چھانین اور پھر دیگ مین ڈالین اور چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بیروزہ اور دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شہد ڈالکر کوئلے کی آنچ پر اتنا پکائین کہ پگھل جاے اور آگ پرسے اُتارلین پھر اسمین لبنی سائلہ اور نفط سپید اور روغن بلسان ہر ایک دس درہم ڈالکر بوتل مین رکھین اور ڈاٹ سے مُنھ اُسکا خوب بند کردین مقدار شربت اسکی چہارم درہم اور ایک مثقال یعنے سات رتی سے ساڑھے چار ماشہ تک کے بیچ مین ہے آب نخود

کے ہمراہ ۔

روغن قسط جسکے کھانے سے برودت اعضا خصوصاً معدہ اور جگر کی
برودت کو فائدہ ہوتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے پٹھے کو مضبوط کرتا ہی
اور اُسکی تقویت کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے یا لون کی سیاہی کو
محفوظ رکھتا ہے اخلاط اُسکے قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ
سلیخہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ برگ مرماخور دس استار یعنے سولہ
تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو درردراکوٹ کر رات بھر شراب
مین بھگوئین اور اُس پر صبح کو روغن کنجد ڈیڑھ رطل ڈال کر
دوہرے برتن مین پکائین کہ شراب جل جاے اور تیل رہ جاے

روغن قسط کا اور نسخہ درد جگر اور درد معدہ اور وجع مفاصل
جو سردی سے ہو اور استرخاء شق یعنے نصف دھڑ کے استرخا کو فائدہ
کرتا ہے اخلاط اُسکے قرنفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ
چراتہ سنبل سافج ہندی میعہ بیخ سوسن آسمان گونی قرفہ اشنہ
قسط ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ راسن اور
سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی نصف اوقیہ
یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی دواؤن کو درردراکوٹ کر
سرکہ مین ایک شبانہ روز بھگوئین اور اس پر روغن اور پانی
ہر ایک پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر ڈالکر نرم آنچ سے اتنا
پکائین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے صاف کرکے
نسخہ اول کا روغن اسمین ملائین ۔

روغن ناریکسریہ ہندی دوا ہے ریاح غلیظہ اور درد رحم کو جو
سردی سے ہو مفید ہی اخلاط اُسکے سکبینج اور ہیروزہ موبھا اور سپید
رائی ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ علک الانباط
آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جاؤشیر چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ قرفہ اور قسط شیرین زراوند طویل یا زراوند مدحرج ہر ایک دو
درہم یعنے سات ماشہ فرج اور اشق اور سبریہ دواے ہندی ہے
اور مترجم کے نزدیک شاید بھانگ سے مراد ہی اور مقل عقرقرحا ہر ایک
ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ زرانباد درونج عقربی جندبیدستر سداب
گوکھرو قیسوم بیخ سوسن سداب کوہی اور ہوا اور آرد شیران کرنب مرزنجوش

شیطرج قرنفل بستانی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی ہیر ابہینگ
جو سپید اور پاکیزہ ہوتی ہے اور رسمی ہینگ جو بدبو ہوتی ہے اور انجدان
ہر ایک چہارم درہم یعنے سات رتی روغن زیت سات رطل یعنے چھٹانک
کم تین سیر پانی اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر نرم
آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے مقدار شربت
درمیان نصف درہم کے دو درہم تک یعنے درمیان پونے دو ماشہ
کے سات ماشہ تک ہے سویہ کے پانی کے ہمراہ ۔

روغن سندی جسکا نام ابو سمادہی کھانسی اور ریاح غلیظہ کو نفع
کرتا ہے اور اخلاط غلیظہ کو جذب کرتا ہی بواسیر کو مفید ہی اخلاط اُسکے
فلفل دار فلفل کاشم زنجبیل شیطرج ہندی نمک سرخ زیرہ ہر ایک
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سوکھا بیر پسیا ہوا ایک قفیز یعنے اُنیس
تولہ سوا آٹھ ماشہ اور انار دانہ ایک قفیز یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ
ماشہ پانی مین بھگو کر سب دواؤن کو چھان لین اور بدستور
روغن طیار کرین ۔

روغن بیدانجیر کا بڑا نسخہ استرخا اور فالج اور لقوہ کو فائدہ
کرتا ہے سدہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہی قولنج کے حقنون مین پڑتا ہی
اخلاط اُسکے اجوائن سعتر فودنج کوہی مرکی مرماخور تخم کرفس تخم رازیانہ
انیسون بسکھپرے کے بیج مصطگی اسارون میتھی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ
چار رتی شل اور بیرکی اور فل یعنے بیل اور بیخ نیلوفر ہندی اور فل جو ایک پھل
ہندی ہی اور روج ترکی شیطرج ہندی اور مقل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک
تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاؤشیر اشق ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے
دس ماشہ بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ اذخر بیخ سوسن اور راسن مشک
اور گوکھرو ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہزار مسان اور
ششبندان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل اور اقرنفی
کلان الائچی خرد کبابہ اور دار فلفل جوز بوا بسباسہ کلونجی قسط کردمانا
ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرانباد درونج ہر ایک پانچ
درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو درردراکوٹ کر انپر
اتنا پانی ڈالین کہ دواؤن کے اوپر آجاے اب جوش دین کہ مہرا
ہو جاے پھر چھان کر ملین اور اسپر رینڈی کا تیل جو نچوڑ کر بنایا جاتا ہے

سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین کہ پانی جل جاوے اور تیل رہ جاوے اور بروقت حاجت استعمال کرین دو مثقال سے تین مثقال تک یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ماء الاصول کے ہمراہ -

روغن بیدانجیر سادہ فقط رینڈی کو پانی مین جوش دین کہ تیل اوپر آجاوے جسوقت تنہا رینڈی پانی مین اس طرح پکائی جاتی ہے اسکی گرمی بہت کم ہوجاتی ہے اور بمنزلہ زیت کرکانی کے ہوجاتی ہے اگر تنہا پانی کسے دھویا جاوے -

روغن کدو - جوہر ایک حرارت اور حدت کو تمام بدنکی مفید ہی اگر عضو ظاہر مین حرارت ہو اس تیل کو ملنا چاہیے اور اگر مثانہ اور گردہ مین ہو ملنا بھی چاہیے اور پلانا بھی چاہیے اور پچکاری وغیرہ کے ذریعہ سے بھی پہونچانا چاہیے اور اگر گرمی سر مین ہو سر کی مالش کرے اور ناک کی طرف سے اسی تیل کی ناس لے اور اگر آنتون مین صفرا کی حدت ہو اُسکو پلانا چاہیے یہ روغن ان سب باتونکے واسطے فایدہ کرتا ہی صفت اُسکی لا بنا کدو بہت بڑا جب پورا بڑھ چکا ہو لیکر چھلکا اُسکا چھیل ڈالین اور نچوڑ کر پانی نکال لین چار حصہ یہ پانی اور ایک حصہ روغن کنجد تازہ لے کر نرم آنچ سے پانی جلا ڈالین جب تیل باقی رہ جاوے اسکو چھان کر شیشہ کے برتن مین رکھین اور استعمال کرین -

روغن شاہسفرم گھٹنے مین جو ریح ٹھہر گئی ہو اور مفاصل مین اور تمام بدن کی ریح کو فایدہ کرتا ہی صفت اُسکی شاہسفرم یعنی ہری تلسی کا پانی نچوڑ کے ایک جز اور تل کا تیل ایک جز دونون کو ملا کر اتنا پکائین کہ سب پانی جل جاوے اور تیل باقی رہ جاوے اُس تیل کو چھان کر شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور مُنھ برتن کا استواری بند کرین مقدار شربت ایک مثقال سے نصف اوقیہ تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی تک ہی اُس مرض کے واسطے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور اُسکے اوپر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آب نخود پلایا جاتا ہے جس مین چنے کے ساتھ کسی قدر زیرہ بھی ڈال کر جوش دیا ہو غذا اُسکے اوپر زیرباج کھلانا چاہیے اور اگر بدن مین اسکی مالش کی جاوے جب بھی نفع کرے گا -

روغن لاذن روغن کنجد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ ستر پندرہ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے چار ماشہ مجیٹھ دوا اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاؤشیر سکبینج مرکی مقل اشنج صبر لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر لگن مین ڈالین اور اوسپر تھوڑا سا پانی ڈال کر ہاتھ سے خوب ملین پھر اُسپر روغن ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ گرم ہوجاوے اور استعمال کرین -

روغن لاذن کا دوسرا نسخہ تلنج جو ایک یونانی دوا ہی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین روغن زیت ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب مرزنجوش نصف رطل یعنے سترہ تولہ سب کو لوہے کے برتن مین رکھکر نرم آنچ سے پکائین اور صاف کرین یہ روغن کان مین ٹپکایا جاتا ہے -

روغن فلفلادیعنے جس مین فل اور سل اور بل داخل ہے وجع مفاصل اور تشنج اور استرخاے اعضا کو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے شل اور فل اور بل وج ترکی شیطرج ہندی راسن دار فلفل جوز القی بیخ سوسن تخم رازیانہ قسط مرکی دبیدار جو ایک ہندی بوٹی ہی زرانباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دیگ مین ڈالین اور اس پر روغن کنجد اور دودھ اور پانی ہر ایک دو من یعنے دو سیر ڈال کر دوہرے برتن مین پکائین تاکہ پانی اور دودھ جل جاوے اور تیل باقی رہے -

دوسرا نسخہ مثانہ کے درد اور درد رحم بارد اور عرق النسا اور دونون گردون کی سردی اور استرخاء اعضا اور قولنج اور لقوہ اور فالج اور ریاح بارد جو غلیظ ہون اور پٹھے مین بھر گئے ہون انکو اور درد پشت اور درد سردی اور غلاظت مادہ سے ہو اُسکو نفع کرتا ہے اور یہ روغن ہندی ہی اخلاط اسکے شل یعنے بیل فل یعنے بیخ نیلوفر ہندی اور بل جو ایک پھل ہندی ہی اور وج اور شیطرج ہندی اور بیخ سوسن آسمان گونی راسن دار فلفل جوز القی جوز السرو جوز صنوبر قسط تخم رازیانہ زرانباد دیودار درونج ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دودھ مکھن نکالا ہوا اور پانی ہر ایک دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر روغن کنجد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر دو درجہ کی

مین بھر کر جوش دین کہ پانی اور دودھ جل جاوے اور تیل رہ جاوے
روغن بیضہ انڈے کا تیل یا اس طرح پر نکالا جاتا ہے کہ پہلے اُسکی زردی کو پانی مین اُبالین بعد اسکے قارورہ ملکہ مین بھر کے بطور قبال جبتر کے ٹپکائین لیکن ابالی زردی کو بطور آٹے کے پیس لینا چاہیے یہ طریقہ وہی ہے جس طرح طلا کرنے کے روغن ٹپکائے جاتے ہین دوسرا طریقہ تقطیر تصعیدی کا ہے یعنے قرع انبیق مین وہی زردی بھر کے پسی ہوئی ٹپکائی جاتی ہے
مترجم انڈے کے روغن نکالنے کی ترکیب چونکہ بہت دشوار ہے اسیواسطے شاید مصنف نے اسکی زیادہ تفصیل نہین کی ہمارے تجربہ مین تو لیا آیا ہے کہ خاص روغن بید انجیر یا اور قسم کے تیل کو جب قرع انبیق مین تقطیر تصعیدی کرتے ہین تیل کی دہنیت باطل ہو جاتی ہے اور فقط پانی ٹپکتا ہے عاملان فن اکسیر انڈے کے روغن نکالنے کی عمدہ عمدہ تدبیرین کرتے ہین اسلیے کہ اس روغن سے تلئین اجساد منطرقہ بخوبی ہوتی ہے اور قوت باہ بھی خوب پیدا کرتا ہے گندھک کا تیل جسکو کبریت احمر کہتے ہین بھی اسکے مناسن دینے سے بآسانی نکل سکتا مگر جاننے والا سب کچھ کر سکتا ہے۔
روغن کلکلانج یہ روغن سکتہ اور فالج اور استرخا اور برودت اور تشنج اور ضعف معدہ اور عرق النسا اور وجع مفاصل اور درد پشت کے امراض مین قابل استعمال ہے قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے پتھری کو پگھلا دیتا ہے درد مقعد مین سکون پیدا کرتا ہے سدہ ہاے بدن کی تفتیح کرتا ہے اخلاط اسکے زنگی ہڑ بلیلہ آملہ بلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی دار فلفل اور فلفل زنجبیل ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جاؤشیر اور بیخ اور سکبینج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تربد چار استار یعنے پونے سات تولہ کرنب تازہ اور سداب تازہ ہرا گوکھرو ہر ایک واحد ایک مٹھی خشک دواؤنکو درو درا کوٹین اور ہری تینون کو باریک کتر کر سب دوا مین دیگ مین ڈالین پھر اُس پر جو بیس رطل پانی یعنے آدھ پاؤ دس سیر ڈال کر پکائین کہ آدھا پانی رہ جاوے اور چھان لین اب اُس پر روغن بید انجیر چار من یعنے تخمیناً چار سیر ڈال کر پانی کو جلا دین

اور ایک قوم اسمین بیخ سوسن دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ شیطرج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انیسون اور اونیس اور اسقید یعنے مرزدل اور قرقرمان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھاتے ہین۔
روغن زعفران پٹھے کو نرم کرتا ہے تشنج کو دور کرتا ہی رحم کی صلابت کو نفع کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے اخلاط اسکے زعفران چھ درہم یعنے پونے دو تولہ چرائتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرمکی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قردمانا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قردمانا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دواؤنکو الگ بھگوئین اور مرمکی کو علٰحدہ بھگو دین اور قردمانا کو بھگوئین اور پانچ روز تک بھیگا رہنے دین چھٹے دن تنہا قردمانا کو سرکہ مین بھگوئین اور ایک دن بھیگنے دین اور ساتوین روز سب دواؤن پر تیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ڈال کر اتنا پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل باقی رہے۔
روغن اشنہ اشنہ پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قسط شیرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ چرائتہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مرماخورد دو درہم یعنے سات ماشہ سعد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن آس ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور تین شبانہ روز بھیگنے دین بعد اسکے چھان کر روغن ڈال کر پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل رہ جاے۔
روغن افربیون کا ہمارا نسخہ درد ہاے بارد کو خصوصاً پٹھے کے درد اور عرق النسا اور درد پشت اور پاؤن کے درد کو فائدہ کرتا ہی صفت اُسکی قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جند بیدستر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فودنج خشک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ عاقرقرحا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نکچھکنی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویزج تین درہم یعنے ساڑھی دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چارسو درہم یعنے تخمیناً ڈیڑھ سیر شراب ریحانی مین ایک شبانہ روز بھگو کر اتنا جوش دین کہ ایک تہائی

باقی رہ جاے بعد اسکے سرد کرکے خوب ملین اور نصف وزن اوسکا روغن کنجد یا روغن زنبق یا روغن خیری ڈالکر پکائین کہ شراب جلجاے اور تیل رہ جاے بعد اسکے فی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تیل مین دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون سپید مثل غبار کے باریک پیس کر ملائین اور آگ پر رکھین تاکہ ایک جوش آجاے پس اوتار کر رکھ چھوڑین ۔

روغن جسکو رومی زبان مین داماسون کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ مرکب دس اجزا سے ہی برودت کو معدہ اور پٹھے کی فایدہ کرتاہی اور اعضا کی تقویت کرتاہے فضول بدنی کی ردع کرتاہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹادیتاہی پٹھے کو نرم کرتاہے اخلاط اسکے سیعہ چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ تین ماشہ مصطگی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ سادج ہندی اور سنبل ہرایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ افربیون تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دارچینی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ موم سپید بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ روغن بان اڑتالیس اوقیہ یعنے سوا پاؤکم دو سیر روغن بلسان بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ قلقل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ خشک دوا اون کو کوٹ کر اور سب دواؤن کو پگھلائین اور بدستور متعارف روغن تیار کرین اور اوٹھا رکھین ۔

روغن شقائق النعمان سرد معدہ کو گرم کرتا ہے اور نفخ اور ورم کی تحلیل کرتاہے جسوقت مرغابی یا مرغ کی چربی اسمین ملائی جاے اخلاط اسکے زیت عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گل لالہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کسی برتن مین ڈال کر دس دن دھوپ مین رکھین اور بعد اسکے اٹھا لین مگر اس روغن مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی ہے ۔

سادہ روغن سوسن اور بہی اور سیب اور رائی اور قثاء الحمار کے اس طرح پر بناے جاتے ہین روغن کنجد ایک جزء پانی تین جزء ڈالکر چالیس روز دھوپ مین رکھین ۔

روغن مرزنجوش جسکو دونامرو اکہتے ہین بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مرزنجوش کو لیکر کوٹین اور کسی صاف پاکیزہ دیگ مین بھر کر اسپر شراب ریحانی اتنی ڈالین کہ چار چار اونگل اوپر آجاے بعد اسکے نرم آنچ سے پکائین جب نصف شراب جل جاے خوب مل کر چھان لین پھر اسکو دیگ مین ڈالکر نصف وزن اسکے روغن ڈالین اور پکائین تاکہ شراب جل جاے اور روغن باقی رہے یہ روغن بہت قوی ہی اور تسخین اور تلطیف کرتاہی حرارت کو برانگیختہ کرتاہے پلایا جاے یا ملایا جاے حرارت اور خشکی اوسکی تیز ہی درد مین ٹپکانے سے کان کی درد کو فائدہ کرتاہی دسوان مقالہ تمام ہوا اور حمد و ثنا اُس خدا کی کرتا ہون جس نے ہر چیز کو ایجاد کیاہی ایسی حمد جسکے وہ لایق ہی ۔

گیارھوان مقالہ مراہم اور ضماد کے بیان مین مرہم سپیدہ

آگ سے جلنے اور کھال اودھڑ جانے کو فائدہ کرتاہی مرداسنگ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم سپید سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی گل سرخ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ موم اور تیل کو پگھلاکر اسپر سپیدہ اور مرداسنگ کسی ہاون دستہ مین ڈال کر خوب گھوٹین قبل سرد ہو جانے کے اور ایک انڈے کی سپیدی اُسمین ملادین اور استعمال کرین ۔

دوسرا نسخہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرداسنگ دو درہم یعنے سات ماشہ چرک فضہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کتیرا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ موم سپید کو تین اوقیہ یعنے چھٹانک سوا سیر روغن گل مین پگھلاکر دوائین اسپر ڈالین اور ہاون دستہ مین خوب پیس کر ملائین ۔

مرہم باسلیقون کبیر جو قروح کو فائدہ کرتاہے اور انمین گوشت بھرلاتاہے اور جو مقامات بدن مین عصبانی ہین یعنے جن مقامات پر پٹھے آے ہین اور پٹھون کے مزاج مین ہین اور جو زخم ایسے ہون کہ ان مین حرارت ہو سب کی اصلاح کرتاہے اخلاط اسکے موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زفت آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ مرمکی اور رانیج ہرایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ علک الانباط چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ زیت پانچ رطل تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر موم اور زفت زیت مین پگھلائین مرمکی اور رانیج کو پیس کر اُس مین ملادین اور ہاون دستہ مین گھوٹ کر مرہم

درست کرین -

مرہم باسلیقون صغیر راتینج پسا ہوا ایک من یعنے ایک سیر اور زفت اور موم ہموزن ملاکر روغن زیت داخل کرکے استعمال کرین -

موم سپیدہ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی سپیدہ پسا اور چھنا ہوا ایک من یعنے ایک سیر دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ روغن زیتون کو ملاکر خوب گھیسین بعد اسکے بارہ رطل یعنے ایک چھٹانک پانچ سیر سرکہ اور سیر تھوڑا تھوڑا ڈالین اور گھیستے جاوین تا اینکہ بستہ ہوجاے اور کسی برتن مین اوٹھا رکھین بروقت حاجت استعمال کرین -

مرہم مرداسنگ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی مرداسنگ جسقدر جی چاہے لیکر پیس چھان کر طشت مین ڈالین اور اسپر سرکہ اور روغن زیتون گراکر ہاتھ سے خوب ملادین اور استعمال کرین -

مرہم زنگار پرانے قروح کو فائدہ کرتا ہے زنگار دو درہم یعنے سات ماشہ موم اور راتینج صنوبر کا گوند ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پہلے زنگار کو پیسین اور باقی دواؤن کو زیت مین بھگوئین جتنی زیت کی حاجت ہو اور اسپر زنگار کو ڈالکر اسقدر گھیسین کہ مرہم درست ہوجاے اور استعمال کرین -

مرہم قلقدیس جسکا نام جالینوس فوسقی رکھتا ہے طاعون کو نفع کرتا ہے اور جو قروح بدشواری بند ہوتے ہون اور جن قروح مین خون کی آمد زیادہ ہو انکا اندمال کرتا ہی اور حصر یعنے دھونس جانے اور کرنیے ٹوٹ جانے کو اور رض یعنی کوفتہ ہوجانے کو اور تمام اورام کو فائدہ کرتا ہی اخلاط اسکے پرانی پتلی چربی جو معدہ اور آنت وغیرہ سے نکلتی ہی دو رطل یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر زیت کہنہ تین رطل یعنے سوا سیر قلقدیس یعنے سبز پھٹکری چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پہلے چربی کو پگھلائین اور قلقدیس کو پیس کر شہد مین ملائین اور تین رطل یعنے سوا سیر مرداسنگ پیس کر ان سب کو مع چربی کے ہاون دستہ مین رکھکر خوب کوٹین بعد اسکے ایک صاف اور پاک لگن مین ڈالکر ایک سونٹا چھوہارے کی لکڑی کا بناکر اس سے خوب رگڑین تاکہ اجزا برابر ملجائین اور استعمال کرین -

مرہم سیاہ مرداسنگ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سرکہ پرانا تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سب کو ایسی احتیاط سے رکھین کہ جل نجاے اور گھوٹتے گھوٹتے گاڑھا کردین -

مرہم دیا فیلون تتوڑی اور کنٹھ مالے کو فائدہ کرتا ہی اور سخت ورم سوداوی کو اخلاط اسکے میتھی اور السی سپید خطمی سرد امدا ایک کیلچے یعنے چھٹانک سیر بھر ہر ایک کو الگ الگ ایک شبانہ روز بھگوئین ان تینون کا لعاب سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر مرداسنگ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ لیکر پہلے لعابون کو ایک جوش دین پھر آگ سے اتارلین بعد اسکے مرداسنگ کو پیس کر زیت مین اسقدر جوش دین کہ بستگی کے قریب پہونچے اور رنگ اسکا بدل جاے اب اسپر لعاب کو آہستہ آہستہ ڈالتے جائین اور نرم آنچ سے قوام درست کرین -

مرہم کا اور نسخہ مرداسنگ کٹا ہوا اور چھنا ایک من یعنے ایک سیر روغن زیتون دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سرکہ دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم ساڑھے چار سیر سب کو اسقدر گھیسین کہ بستہ ہوجاے اور بعد بستگی کے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہلدی پسی ہوئی اس مین ملادین -

مرہم رسل اسکو دسیلیخا بھی کہتے ہین یعنے مرہم حواریین کا ہی اور مرہم زیرہ کے نام سے مشہور ہی یہ ایسا مرہم ہی کہ بآسانی نواصیر سخت اور ختازیر سخت کی اصلاح کرتا ہی کوئی دوا مثل اسکے نہین ہے اور پھوڑونکے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہی اور اندمال کرتا ہی لوگ کہتے ہین کہ یہ بارہ دوائین بارہ حواریا کی طرف منسوب ہین اخلاط اسکے موم سپید اور راتینج ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنگار جاوشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشق چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ زراوند طویل اور کندر تر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرکی بیروزہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مقل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرداسنگ نو درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مقل کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور گرمیون مین زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ ڈالکر پکائین اور جاڑون مین تین رطل یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ -

مرہم شنجرف ختازیر اور سرطان اور دونون خصیونکے ورم کو فائدہ کرتا ہی

اخلاط اُسکے مرداسنگ اور بیروزہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لبان اور اشق ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ علک الانباط چھ درہم یعنے پونے دو تولہ موم دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شنجرف آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زیت بقدر کفایت -

مرہم مرقون قرمز درد مقعد کو اور نار فارسی کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے اشق حنظل اور نکھکنی اور راشتان یعنی سجی گھانس اور گندھک ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مرتک یعنی مرداسنگ اور شیاف مامیثا ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حرمل اور مرقون قرمز اور یہ وہی کیڑا ہے جو قرمز مین ہوتا ہے ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ بارہ دو درہم یعنے سات ماشہ زفت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مرقون کو روغن مین گھولین اور حسب دستور مرہم بنا کر استعمال کرین -

مرہم کی زرد یا سرخ پھٹکری بھنی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آہک آب نارسیدہ اور ریتی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اس مرہم سے داغ دیا جاتا ہے -

مرہم زرنیخی مامیران اور اشق اور بیروزہ اور انزروت اور گوندوم الاخوین ہر دوا مد ایک جزو اور مرتک ہموزن ان سب دواؤن کے روغن گنجد روغن زیتون ہر دوا مد نصف وزن سب دواؤن کے موم بقدر کفایت موم کو روغن مین مٹی کے نئے برتن مین گھلائین اور سب دوائین پیس چھان کر اسمین ملا دین اور استعمال کرین -

ضماد یہ نسخہ حکیم اندروماخس جس شخص کو تلی کا مرض ہو اسکو اور جسکو استسقا ہو اسکو اور جسکے دونون پہلو بغل کے نیچے کھنچ رہے ہون اسکو اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور پرانی بیماریونکو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے موم اور زفت ہر دوا مد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ صنوبر کا گوند ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیتون آٹھ قواطوس یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی سرخ ہرتال سنہری اور پھٹکری آہک آب نارسیدہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے ساڑھے سترہ تولہ بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر مذکور ہوا -

ضماد عجیب یہ بھی حکیم اندروماخس کی طرف منسوب ہے یہ ضماد اس قابل ہے کہ اگر کسی مقام مین جسم کے پھوڑا ہو اور شگافتہ کرنا اسکا منظور ہو اسکی تھوڑی مقدار رکھ دینے سے شگافتہ ہو جائیگا اور جو ہڈیان سڑگئی ہون زخم کے اندر کی اُنکو باہر کھینچ لاتا ہے کانٹا جو بدن مین پیوست ہو گیا ہو یا تیر کی نوک ٹوٹ کر رہ گئی ہو یا گوکھرو چبھ گیا ہو سب نکال دیتا ہے عرق النسا کو فایدہ کرتا ہے جسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اُسکو مفید ہے اندرونی اعضا کی سختی کو اور ایک عضو کو دوسرے عضو پر پیٹ جانے کو فایدہ کرتا ہے زخم کے منھ پر پپڑی ڈال دیتا ہے **صفت اُسکی** بیج اس پھل کا جسکی گھانس کو لوبالا کہتے ہین اور بورہ سرخ اور نوشادر قثاء الحمار کی جڑ زراوند اقریطی ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ فلفل دار فلفل اشق حماما عود بلسان ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر مکی راتینج خشک اور دبق بنایا ہوا ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ توت کے درخت کا دودھ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ موم تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ بکری کی چربی پندرہ مثقال یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر روغن سوسن کا دُرد جسقدر دواؤن کے گوندھ جانے کو کافی ہو پہلے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور جتنی پگھلنے والی دوائین ہین انکو الگ اچھی طرح پگھلائین اور نرم کر ڈالین بعد اسکے سب دواؤن کو ملا دین اور خوب ملتے ملتے نرم کر ڈالین اور ملنے والے کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن کا دُرد چپڑ لیا کرے تا اینکہ جب سب دوائین اچھی طرح مل جائین اُٹھا کر بحفاظت رکھ چھوڑین اگر بدن کی ماندگی دور کرنیکے واسطے اسکے استعمال کی حاجت ہو چاہیے کہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواے مرکب اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بط کی چربی اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ روغن حنا ملا کر استعمال کرین -

ضماد وجع مفاصل اور نقرس یہ دوا بہت برآمد کار کرنے والی ہے تخم شوکران ایک قسط یعنے پونے چار سیر غاریقون اور بورق اور ریتی ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ راتینج پکایا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زیت کہنہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مغز استخوان گوزن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ بیخ سوسن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤنکو پگھلائین اور

اتنی دیر تک رہنے دین کہ سرد ہو جاے پھر خشک دواؤن مین ان پگھلی ہوئی دواؤن کو ڈال کر خوب ملائین اور اٹھا رکھین۔

ضماد حکیم فیلغریوس کا درد معدہ اور درد ہاے رحم اور اورام کو فائدہ کرتا ہے جسوقت خارج طلا کیا جاے اور کسی کپڑے مین لگا کر عورتون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے کہ اُنکے رحم مین اسکو طلا کرتے ہین اخلاط اُسکے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور ایک نسخہ مین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ہی مقل اور مصطگی اور اشنج اور صبر اور میعہ تر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ موم تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی مرغابی کی چربی دو درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زوفاے خشک یا تر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ روغن ناردین بقدر کفایت۔

مرہم شدت ضعف جگر اور معدہ کو فایدہ کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے اور اسہال کبدی کو بند کر دیتا ہے اخلاط اُسکے کعک شامی یعنے جلی ہوئی یا سوکھی روٹی کہ توڑنے سے مثل آٹے کے ہو جاے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کیہ اور افسنتین اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ صبر جرائتہ اور عود اور اقاقیا ہر ایک واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لاذن دو درہم یعنے سات ماشہ بہی چھلی ہوئی اور بیج نکالی ہوئی اور پکائی ہوئی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کچا چھوہارا جو سوکھ کے گر پڑے پچاس عدد موم اور روغن ناردین اور روغن گل اتنا جس سے مرہم بن سکے چھوہارے اور کعک کو سایہ مین بھگو کر رکھدین اور بہی کو لیکر اُسکے بیج اور چھلکے کو دور کرین بعد اُسکے طلا نامی شراب مین اُسکو جوش دین جب خوب پک جاے اُسکو کوٹ کر چھوہارے اور کعک مین ملا کر پیسین تا ایکہ ملجاے اور موم کو روغن سے پگھلا کر سب دوائین کوٹ چھان کر پگھلے ہوے موم پر چھڑکین بعد اسکے سب ہاون دستہ مین جمع کرین اور دستہ سے ہاون کے خوب اُلٹ پلٹ کر ملائین تاکہ خوب ملجاے پھر اُس کو کسی پتر پر یا کاغذ پر طلا کر کے جگر یا معدہ پر رکھین۔

مرہم جو شحم حنظل سے بنایا جاتا ہے وہی فائدہ کرتا ہے جو ابھی نسخہ سابق مین بیان ہوا اخلاط اُسکے شحم حنظل چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ تربد سقمونیا فربیون ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم شبت اور نمک اور مرمکی اور صبر تلخ گاؤ نمک ہندی کلونجی مویزج کوہی فلفل زنجبیل بلیلہ مازریون بھٹیرہ ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کور یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اور اشنج فلفل اور جاؤشیر سکبینج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی بورق کبریت زرد ہر ایک سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ میتھی اور بابونہ السی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لبنی اور موم ہر ایک دس استار یعنی آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر پگھلنے والی دواؤن کو روغن گاؤ مین پگھلائین اور بھگونے والی دواؤن کو طلا نامی شراب مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین بعد اُسکے کل دوائین پگھلی ہوئی اور پیسی ہوئی ملا کر مرہم تیار کرین اور معدہ اور جگر پر اسکو لگائین کہ یہ دوا زرد آب کو گرا دیتی ہے اور جو شخص امتیاج چلنے کی رکھتا ہو اس بات کی استطاعت اُسکو نہوے کہ دواے مسہل کوئی اُسکے معدہ پر اس مرہم کو طلا کرین کہ چلنے پھرنے مین ہرج بھی نہ ہوگا اور دست بھی آتے جائین گے۔

مرہم جو قردمانا سے بنایا جاتا ہے معدہ کے درد ہاے کہنہ کو اور جگر اور طحال کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور جو سختی طحال مین بسبب برودت کے عارض ہوتی ہے اُسکو مفید ہے اخلاط اُسکے قردمانا سنبل اور حماما فلفل دار فلفل قسط اور سلیخہ یا کتیرہ اور لبان عاقرقرحا اور کور یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اشنج اور کیہ مرمکی اور لبنی حب البلسان زراوند طویل زراوند مدحرج اور سعد اکلیل الملک اور لاذن قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا اور بیروزہ روغن بلسان پیہ گاؤ یا بط کی چربی ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے سات ماشہ بادام تلخ کا گوند پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم کو روغن ناردین مین پگھلا کر جس طرح ہمنے بیان کیا ہے مرہم تیار کرین۔

معجون اور جوارش کا بیان اور دیگر مرکبات جو ہر عضو کی بیماریون کی اصلاح کرتے ہین۔

سر کی برودت اسکو شلیثا اور انقرطا اور کمونی فائدہ کرتی ہے اور

اسکا سعوط بھی فایدہ کرتا ہے۔

سر گرانی ایارج کا غیسا نذرہ اسکو فائدہ کرتا ہے حب بر کی بھی سر کا تنقیہ کرتی ہے۔

درد سر ایسا جو سردی سے ہو شوطیرا اور شلیثا بنا بر قول اطبا کے مفید ہے ایارج ہو مقراطیس اور فیقرا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس ایارج طغموا اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہی بیضہ کو بھی فایدہ کرتا ہے روغن ناردین بھی مفید ہے۔

شقیقہ اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے روغن ناردین سفوف نقوع ایارج معجون ہورہوس بطور سعوط کے۔

دوار یعنے گھومنی کو سوطیرا مخلص معجون ہرمس انقرویا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش عنبر۔

نسیان اور حفظ اور ذہن کو انقرویا جوارش بلادر شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین سعوط ارسطوطالیس سفوف جوارش عنبر فیروزنوش ایارج فیقرا۔

وسواس اور جنون تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین تریاق یحییٰ زا میران ایارج طغموا دوا المسک خصوصاً وہ نسخہ جو سوداے صفراوی کے واسطے بنایا جاتا ہی انقرویا جسکو اسکے بنانے مین اعتدال مزاج کی رعایت رہی معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ۔

جو چیز حواس کی تقویت کرتی ہی تریاق مثرودیطوس حب عصطفیقون حکیم کندی کی ہے۔

مرگی کی دوائین تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق ارسوطیرا شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر کا سکبینج خصوصاً لڑکون کے واسطے بنادریطوس ایارج فیلغریوس کا ہمارا نسخہ دوا المسک شیرین دوا المسک تلخ ایارج فیقرا سرکہ عنصل سکنجبین عنصل کی۔

سکتہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ روغن کلکلانج۔

فالج اور استرخاء اعضا تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ دوا المسک تلخ اور شیرین انقرویا و حمرثا بادمہرہ ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر حب النجاح روغن رشاد ایارج جالینوس اسقفی حب افربیون معجون ضمیری سعوط عباس ایارج فیقرا اور حقنہ۔

لقوہ شلیثا دوا المسک شیرین اور تلخ انقرویا جوارش عنبر حب النجاح انگوٹہ کی گولی اور نمک۔

رعشہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ سوطیرا جوارش کا ہمارا نسخہ ایارج طغموا۔

تشنج سوطیرا روغن کلکلانج روغن زعفران حب گوگل مین پڑتا ہی ایارج جالینوس ایارج طغموا۔

درد چشم سوطیرا ایارج فیقرا دواے قباد الملک۔

رتوندھی ایارج ارکاغانیس ابتدا مین۔

کان کا درد اقراص کوکب روغن ناردین اُس کان کے درد کے واسطے جو سردی سے ہوا اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اُس کان کے واسطے جس مین قرحہ ہو۔

دانتون کا درد سوطیرا اسنجرینیا معجون خبث الحدید اقراص کوکب اُس دانت کے واسطے جس مین آکل پیدا ہوا ہو اور سڑ جاتا ہو معجون فلاسفہ سکنجبین عنصلی سرکہ عنصل خون کو بند کرتا ہے اور مسوڑھے کی جڑون کو جو پھول گئی ہون اُنکو برابر کر دیتا ہی۔

علاج لکنت زبان کا اور استرخاء زبان شلیثا اس مرض مین دواے مختار ہے معجون فلاسفہ ایارج فیقرا۔

اورام حلق اور حلق کے درد کا علاج معجون مسک دوا قباد ملک دواے جالینوس امراض قصبہ ریہ کو مفید ہے۔

دواے مقوی قلب تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ بزرگ دارو نوش دارو معجون کندی تریاق کا ہمارا نسخہ معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ معجون جالینوس جوارش عنبر جوارش کا دوسرا نسخہ۔

خفقان تریاق مثرودیطوس شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قصیبہ کا نسخہ شربت سیب کا جس مین حرارت ہی معجون المسک دوا المسک شیرین اور تلخ۔

غشی کی دوا دوا المسک مثرودیطوس کلکلانج۔

جو دوا قصبہ ریہ اور سینہ کو پاک کرتی ہی دواے جالینوس اور وہ گولی جو میامیر مین ہی اور دوائین اور لعوق لہسن کا قرص ارسطوماخس

عجیب دوا ہے اور شربت زوفا۔

گرفتگی آواز اور آواز کا بند ہو جانا اسکو لعوق بطیخ اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اور وہ گولی جو بیمارستان ہے انقطاع آواز کے واسطے اور تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس۔

عسر النفس یعنے سانس بدشواری آنے کو معجون قیصر دوالمسک کے نسخہ اور جو گولی بیمارستان ہے اور دوا ثنادوا الکرکم دوا الکبریت دوا افبادمکلک فلونیا۔

ربو اور نفس انتصاب یعنے دمہ اور بدون سیدھے ہوے سانس نہ آنے کو لعوق عنصل اور سکنجبین عنصلی اور سرکہ عنصل

عسر اور ضیق نفس قرص خشخاش۔

پھیپھڑے کا درد اور سینہ کا اور کوکھ کی سرے کی ہڈیوں کا سل پرانا قوی تریاق اور مثرودیطوس اور تریاق غزرہ معجون پرانی کھانسی کے واسطے تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس شلیثا جیسا طبیب کہتے ہین دوا الکبریت روغن سندی۔

حبس کھانسی کے مادہ مین تیزی اور حدت ہو اسکے واسطے لعوق خشخاش اور قرص خشخاش۔

خون تھوکنا یا خون کا ناک وغیرہ کی طرف سے گرنا یا خون کی قے ہونے یا پیپ کی قرص جالینوس خصوصًا اگر کھانسی مین پیپ گرتی ہو قرص ارسطوماخس عجیب ہے لعوق خشخاش۔

خونی قے اور خون تھوکنے کے واسطے دوا اسے اہرون لعوق بطیخ لعوق ملیاشیر۔

برودت جگر جوارش خوزی سویا کا تیل معجون شہریاران گوگل کا تیل وہ گولی جو بیمارستان ہے۔

درد جگر معجون بزوردوا اسے خبلیا نام مرہم قروما پرانے درد کے واسطے قرص غافت ماء الاصول قرص عشرہ معجون مسک ہمراہ آب فوذنج کے اثاناسیا معجون جورموس ہمراہ آب گلقند کے دوا اسے کرکم اور دوا اسے قسط فلونیا کلکلانج وہ سفوف جو درد مادہ حادہ کے واسطے لکھا گیا ہے قرص اور حب غافث بنادر ریطوس نمک جو اوپر لکھا گیا ہی سرکہ عنصل۔

ضعف جگر کی دوا اور وہ دوا کہ جگر کو قوت دے دوا اسے لک حب اسطمخیقون جو حکیم کندی کی ہے مرہم شحم حنظل نمک مرہم وہ دوا جو اندرون کی ہے دوا کرکم وہ دوا جسکو کندی وغیرہ نے جالینوس کی طرف نسبت دی ہے جوارش خوزی معجون خبث الحدید جوارش جالینوس جوارش دارچینی سفوف عبادہ۔

لاغری جگر کو نوش دارو زیادہ معتبر ہے تریاق کا ہمارا نسخہ معجون جو کندی سے نقل کی گئی ہے معجون مسک سنجرنیا القربیا اور تمام وہ دوائین جو درد جگر کو مفید ہین۔

ورم جگر دوا فیوماناسی طبیب کی قرص زرشک قرص راوند قرص اسم ونیلون

صلابت جگر قرص ریوند جوارش ابجدان۔

صلابت جگر و طحال تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ دوا اکرکم دوا اسے لک۔

استسقا اور ابتدا اسکی تریاق مثرودیطوس معجون جورسس دوا فیوما نامے طبیب کی ایارج ارکاغانیس۔

سوء مزاج روغن افربیون حب افربیون سفوف کلکلانج تکلیم تحتسنوع دوا اسے کبریت۔

ابتدا سوء مزاج امروسیا دوا کرکم دوا اسے لک قرص زرشک دوا فیوما کی ماء الاصول حب کلکلانج اور قوی سوء مزاج کے واسطے بھی یہی دوا ہے جوارش نوازی معجون شہریاران فنجنوش اور خون کی بھی اصلاح کرتی ہے اور وہ نسخہ جسکو ہمنے جوارش آخر کی سرخی سے لکھا ہے۔

ضعف معدہ دوا فیوما طبیب کی مرہم جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے واسطے لکھا گیا ہے جوارش عود باعتدال معدہ کو گرم کرتی ہے نمک جو اوپر لکھا گیا ہے سفوف جس کو ہمنے بانتقان علیہ اللہ لکھا ہے۔

ضعف معدہ اور فساد معدہ کو جوارش خوزی ایک قمحہ ایک کف دست یا ایک لقمہ فساد معدہ کی بھی اصلاح کرتی ہے۔

فساد معدہ اور استرخاء معدہ روغن ابوسما معجون جورموس دوا اکرکم وہ روغن جسکو آخر کے تتمہ میں ہمنے لکھا ہے ماء الاصول تریاق مثرودیطوس روغن خیری تریاق کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر قرص کوکب جو معدہ کے

فضول کو بھی دور کرتا ہے حب کلکلانج ایارج فیقرا معجون کمونی و معجون جو حکیم کندی سے منقول ہوئی فیسانذہ کا نسخہ جو اوپر لکھا گیا ہے جسمین ایارج کو بھگوتے ہین سفوف برکی سرکہ عنصل سکنجبین عنصلی بیہ شربت سیب جسکا مزاج گرم اوپر لکھا گیا ہی اسی طرح امرود کا شربت اور جکو ترے اور بہی کا مربی منجملہ اُن دواؤن کے جو فساد اور استرخا معدہ کو مفید ہین جوارش جالینوس حب اصطمخیقون یہ سب دوائین اور اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے وغیرہ -

استرخاء معدہ اطریفل کبیر اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے سفوف عبادہ روغن حیاۃ -

حرارت معدہ کو شراب انگور خام مفید ہے -

برودت معدہ جوارش عود معتدل روغن واماموں روغن قسط روغن شقائق حب کا نسخہ جوارش الجندان جوارش فنجنوش فند بقولنہ یہ نسخہ خوزی معجون شہریاران اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے وہ جوارش جسمین تالیسفر پڑتا ہے -

بلۃ المعدہ یعنے معدہ کا تر اور نم ہو جانا ایارج فیقرا حب ہندی ایارج ہو فقراطیس اطریفل سفوف جو حکیم عبادہ سے منقول ہوا ہے -

درد معدہ معجون بزور جوارش تمری دوا خبلیا نا مار الاصول ایارج اندروماخس جوارش فلافلی معجون شہریاران مرہم قردمانا حب ہندی روغن گل دواے قسط جوارش جالینوس معجون نورموس وہ گولی جسکو ہم نے درد شکم کے واسطے عمدہ تجویز کیا ہے سناد حکیم فیلغریوس کا ارسلون کبیر دواے کرکم فلونیا معجون فوذنج -

رباح معدہ سوطیرا بزرگ دارو جوارش خوزی اطریفل کبیر روغن ناردین -

ورم معدہ قرص زرشک قرص غافث روغن مصطگی -

صلابت معدہ روغن مصطگی -

سقوط شہوت یعنے بھوک نہ لگنے کو جوارش کے اقسام اور کلکلانج فایدہ کرتی ہے اور بھوک کو پیدا کرتی ہے -

شہوت کلبی منجملہ اُسکی دواؤن کے معجون کمونی ہے -

فساد ہضم تریاق مثرودیطوس معجون فلاسفہ معجون قیصر جوارش خوزی جوارش سفرجلی خصوصاً وہ نسخہ سفرجلی کا جسکو ہمنے ممسک لکھا ہے اطریفل کبیر معجون مسک سنجرینا کمونی جوارش عنبر سفوف ارسطاطالیس جوارش کا نسخہ سفوف کا نسخہ جوارش حبۃ الخضرا معجون یاقوت جو ہمارا نسخہ ہے جوارش کا دوسرا نسخہ اترج کا مربی جوارش کا اور نسخہ اور جوارش کا ہمارا نسخہ -

فواق یعنے ہچکی کی دوا معجون قیصر اسکے واسطے بہت اچھی دوا ہی شراب بیہ پودینہ کا شربت قرص مازریون -

قے اور متلی قرص ارسطوماخس معجون کا نسخہ نمک ہندی خصوصاً بلغمی اور سوداوی قے کے واسطے شراب فاکہہ خصوصاً صفراوی قے کے واسطے قرص بیہ شراب نعناع شربت سیب اور شربت آلوبخارا عشی اور پیاس کو بھی فایدہ کرتا ہے شربت انگور خام قرص کافور قرص طباشیر بشرطیکہ دست بھی آتے ہون -

کھٹی ڈکار کو کمونی قرص کوکب معجون فلاسفہ -

ورم طحال سوطیرا امروسیا کلکلانج معجون انقرویا خوزی دحمر تا اور سدون کی بھی تفتیح کرتا ہے بادمہرہ دواے کرکم دواے کبریت روغن ابوسماد معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ بنادریطوس ایارج کا ہمارا نسخہ نمک کا نسخہ مرہم قردمانا سفوف کا نسخہ قرص عشرہ -

برد امعا یعنے آنتون مین سردی کا خلل آجانا وہ گولی کہ آنتون کا تنقیہ کرتی ہے حب اصطمخیقون جو حکیم کندی سے منقول ہے -

قولنج اور یبس طبیعت ارسلون کلکلانج روغن رشاد روغن بیدانجیر فیروزنوش شہریاران اور تمری اور حب قولنج کا درد پیدا ہو فلونیا اسقفی سفرجلی جو مسہل ہے جوارش ہندی جوارش قیصر اور اسی قولنج کے درد مین جو چیز کہ طبیعت کو نرم کرتی ہے ایارج فیقرا معجون ہندی شربت آلوبخارا بمقدار قلیل اور جیسے حب شبیطرج اور قرص کا نسخہ اور معجون لہسن اور مسہلات غلیظہ جو مادہ غلیظہ کو نکال دین جیسے حب اصطمخیقون حکیم کندی کا دوسرا نسخہ جو خلط سوداکے واسطے لکھا گیا ہے حب شبیطرج ایارج جالینوس حب فربیون جو دورسکے مادہ کو جذب کرتی ہے اور بیٹھے کی یکی کھال سے مادہ کو کھینچ لاتی ہے

ایارج فیلغریوس جوارش قیصر شہریار ان حب ابن الحارث حب اصہال کے واسطے تریاق مثرودیطوس سفرجلی ممسکات مرہم کندری شراب انگور تمام صفراوی مزاج کے واسطے سفوف کا نسخہ تمک کا نسخہ صفراوی مزاج کے واسطے ایک قمحیہ یعنے ایک کف دست نسخہ فنجنوش کا سفوف ارسطاطالیس شراب بیہ شراب سیب پودینہ کا شربت امرود کا شربت بہی کا مربی قرص گلنار قرص طباشیر قرص بزور قرص ویاسقراماطون عشرہ۔

خون اور پیپ کے دست آنے کو قرص ویاسقراماطون قرص گلنار۔

قروح امعا اور خراش امعا کو مثرودیطوس تریاق غرہ معجون ہرمس قرص کا ہمارا نسخہ قرص کا دوسرا نسخہ اثاناسیا دواے قباد ملک قرص گلنار قرص ویاسقراماطون قرص بزور۔

مغص یعنے مروڑہ کو قرص بزور بہت سخت مروڑہ کو فایدہ کرتا ہی مقلیاثا فیروزنوش روغن ناردین سفوف۔

پیچش کو مقلیاثا معجون خوزموس قرص بزور قرص گلنار سفوف

ہیضہ کو تریاق جوارش ابی سلمہ جوارش جبۃ الخضرا۔

درد مقعد کو روغن کلکلانج۔

بواسیر کو جوارش مسک معجون ہندی حب کا نسخہ حب ابی ہیرہ اور وہ دوا جسکا عطیۃ اللہ نام ہے سفوف مقلیاثا روغن سندی۔

درد گردہ اور درد مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ ہمارا نسخہ تریاق کا ایارج کا ہمارا نسخہ معجون کا کنج جوارش ابجدان گردہ اور مثانہ کی برودت کے واسطے۔

گردہ اور مثانہ کی نفع کرنے والی دوا کل دوائین جو انکو قوت دیتی ہین قرص کاکنج رینڈی کا تیل وہ گولی جو گردہ کی برودت کے واسطے مفید ہین قرص امیری اور جوارش اور ان دونون کے درد کے واسطے معجون خوزموس دواے کرکم معجون کاکنج بادام کا مربی روغن سیعہ ان دونون کو گرم کرتا ہے۔

گردہ اور مثانہ کی پاک کرنے والی دوا بنادریطوس مثرودیطوس انقرویا ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر دونونکی برودت کو بھی فایدہ کرتی ہے قرص کاکنج۔

استرخاء مثانہ ایارج جالینوس اطریفل جسمین خبث الحدید دوا خفا ہے اور دوسری اقسام کے اطریفل۔

درد مثانہ وہ گولی جو خون اور پیپ کے پیشاب کے واسطے لکھی گئی ہے معجون کاکنج قرص کاکنج۔

سلسل البول اور تقطیر البول معجون فلاسفہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین ایارج جالینوس سنگ مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ امروسیا دواء الملک دواء الکبریت جو گولی کا نسخہ بیان ہوا ہے پیشاب مین اگر ریگ آتی ہو اسکو قرص ارسطوماخس نکال دیتا ہی۔

برودت رحم روغن سیعہ روغن ناریل روغن ناردین روغن کلکلانج دحمرثا۔

ریاح رحم کا سکبینج۔

درد رحم شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین انقرویا دحمرثا بادمہروقلونیا جو حاملہ عورتون کے درد رحم کے واسطے خصوصیت رکھتا ہی فیروزنوش ایارج ارکاغانیس حب کا نسخہ ضماد فیلغریوس دواء الکرکم فرزجہ کا نسخہ۔

اختناق رحم کلکلانج سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی۔

صلابت رحم حب کا نسخہ دواء کرکم روغن زعفران۔

فساد حیض کی اصلاح بنادریطوس کلکلانج اقراص بزور معجون خبث الحدید سے ہوتی ہے۔

حاملہ عورتین اور جنین کی حفاظت کی دوا سقوط کا نسخہ تریاق حفظ جنین کا مثرودیطوس شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین قنطارغان فیروزنوش اقراص کا نسخہ۔

وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا سوطیر شلیثا جیسا کہا گیا ہی معجون فلاسفہ معجون ہرمس انقرویا معجون بزور ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش مسحقونیا ضماد کا نسخہ جوارش ہندی جوارش قیصر خصوصاً نقرس کے واسطے روغن سیعہ مفاصل کو گرم کر دیتا ہے اور فضول کو مفاصل سے دفع کرتا ہی حقنہ کا نسخہ۔

عرق النسا کے واسطے جوارش کا نسخہ جو امراض بلغمی کے واسطے

لکھا گیا ہی دوا ارقیاد ملک ایارج فیقرا روغن راسشاد روغن قنفل اور روغن کلکلانج خصوصًا عرق النسا کے واسطے معجون کلکلانج خصوصًا ریاح مفاصل کے واسطے ایارج لوغاذیا خصوصًا اور قیاد مفاصل یعنے جوڑون مین تھرتھری پڑنے کے واسطے حب شیطرج کا نمک۔

درد پشت جو کمر کے پاس ہو ایارج ارکاغانیس حب انتن جا گکو کی گولی روغن راسشاد روغن کلکلانج روغن فربیون حب شیطرج حب آفر کلکلانج جوارش ہندی معجون خبث الحدید اخروٹ کا مربی تمام پیٹھ کا درد حقنہ کا نسخہ۔

درد حقوین یعنے دونون کولون کا درد حب شیطرج کا ہمار النسو روغن افربیون معجون ہرمس۔

دوسرا جملہ قرابادین کا ان مرکب دواؤن کے بیان مین جن کا تجربہ ہر مرض مین جداگانہ ہوا ہے۔ اس جملہ مین ہم ان مرکب دواؤن کا ذکر کرینگے جسکو خصوصیت ایک ایک مرض سے ہے اور اس بیان سے پہلے ان نسخون کو بھی یاد دلائینگے جنکا بیان پہلے جملہ مین ہو چکا ہی تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو تمام معالجات پر احاطہ ہو جاے یا بہت زائد مقدار معالجات کی اسکو معلوم ہو اور یہ ہماری یاد دہی اس طور پر ہے کہ مثلًا ناظر کتاب ہذا کا اگر ترکھجلی کے علاج کرنے کا ارادہ ہو پہلے اسکو چاہیے کہ دوسری کتاب قانون کی جسمین ادویہ مفردہ کا بیان ہے دیکھے کہ ایک ہی ساعت مین تمام ادویہ جزئیہ یعنے ترکھجلی کی دوائین جدول مین کتاب دوم کے پائیگا پھر جب اس کتاب کے دیکھنے کے بعد امراض جزئیہ کتاب سوم اور چہارم کا مطالعہ کرے گا اور اسمین باب بر بیعنے ترکھجلی کا تلاش کریگا وہان پر بھی جو معالجات اس مرض کے مرقوم ہوے ہین اسکے نزدیک حاضر ہو جاوینگے پھر جب دونون کتابون کے مطالعہ سے فارغ ہو کر پانچوین کتاب قرابادین کو دیکھے گا اسوقت ہم معالجات مرکبہ کو اسی مرض سے مخصوص کر دینگے اس سبب سے ناظر کتاب ہذا کو ایک راہ معالجات جزئیہ کے محصور کرنے کی ایسی مل گئی جسمین تمام معالجات یا اکثر کا احصا ہو گا۔ اس جملہ کو ہمنے چند مقالات پر منقسم کیا ہے۔

پہلا مقالہ۔ سر کے حالات کے بیان مین اور جو کچھ سر مین ہو دماغ اور ان کا بیان۔

صندل یعنے درد سر کے واسطے ایک مخدر دوا ہے حکیم انطومیس کی اخلاط اسکے شیر قاقاوا لوزن جو ایک ینبوع ہی سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شیر خشخاش جسکو افیون کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ انیسون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ بزرالبنج چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرمکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سب دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین جب حاجت ہو سرکہ مین بھگو کر پیشانی پر لگائین جسکی حد ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک ہے اور اگر بیمار کو ہمراہ درد سر کے تپ بھی ہو موم سرکہ کے پانی مین گھول کر طلا کرنا چاہیے۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم انطونوس استعمال کرتا تھا حب الغار چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا افیون مرمکی عصارہ آب انگور خام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تخم کرفس زعفران اور نانخواہ ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب کو بقدر کفایت سرکہ مین گوندھ کر قرص بنالین اور پیشانی پر لگائین۔

سعوط جسکو ناس کہتے ہین سر کا تنقیہ کرتا ہے اور جو شخص زمانہ دراز سے آشوب چشم مین گرفتار ہو اسکو اور جس شخص کو مرگی آتی ہو فایدہ کرتا ہی اور بہت سی رطوبت سر سے گراتا ہے اخلاط اسکے کلونجی دو مثقال یعنے نو ماشہ نوشادر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ عصارہ قثاء الحمار ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب کو نرم نرم پیس کر اس زیت مین گوندھین جسکو صعترا وہون کہتے ہین یا روغن سوسن یا روغن حنا مین اتنا گوندھین کہ اس پگھلے ہوے موم کے قوام مین ہو جاے جسکو روغن مین پگھلاتے ہین پھر اسکو ایک برتن مین رکھ چھوڑین استعمال اس کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دونون نتھنون کے اندر اسکو لگا دیتے ہین اور بیمار سے کہتے ہین کہ ہوا کو دماغ کی طرف کھینچے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ بدون اذیت کے دماغ کو پاک کرتا ہی اور کسی قسم کا درد اعضاے سر مین ہو اور درد سر کو فورًا ٹھہرا دیتا ہی یعنے سکون پیدا کرتا ہی اخلاط اسکے بخور مریم آٹھ مثقال یعنے تین تولہ

بیخ سوسن دو مثقال یعنے نو ماشہ تودہ سرخ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سبکو ملا کر استعمال کرین -

سعوط کا اور نسخہ بخور مریم تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ عصارہ برگ لبلاب ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا پانچ ماشہ قافاذ اون چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی عصارہ قثاء الحمار چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی سب دواؤن کو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین باحتیاط اُٹھا رکھین اور جب احتیاج ہو تھوڑی سی دوا لیکر عورت کے دودھ مین گھول کر ناس دلائین -

سعوط فالج اور لقوہ اور استرخاء اعضا اور تھرتھری اور تمام درد کے اقسام جو سرد تر ہون اور جو سدہ برودت اور رطوبت سے عصب مین پڑ جائین انکو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے بیخ حنظل کا نچوڑا ہوا پانی اور چقندر کا نچوڑا ہوا پانی اور بیخ رطبہ کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک بوزن ایک ملعقہ یعنے آٹھ ماشہ کلونجی اور اسپند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ پہلے کلونجی اور اسپند کو خوب پیس کر انھین نچوڑے ہوے پانیون مین اچھی طرح سے ملائین پھر اُن دونون کو اسی نچوڑے ہوے پانی سے ملا کر یکجا کرین بعد اُسکے اُٹھا رکھین جب احتیاج ہو اس عورت کے دودھ مین جسکی گود مین لڑکی ہو گھول کر مریض کو ناس دین یہ ناس سدون کی تفتیح کرتا ہے اور دماغ کو گرم کرتا ہے اور سر کے بیچ جسقدر فضول جمع ہون اُن کا اخراج کر کے دماغ کو پاک کر دیتا ہے -

سعوط کا دوسرا نسخہ جو درد اعضاے سر مین زمانہ دراز سے ہون اون کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے مومیائی جوزبوا عنبر کافور اور مشک ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر جدا جدا پیسین پھر اُن سب کو روغن زنبق اور تھوڑا روغن بلسان مین ملا کر اس مین سے بوزن چوحبہ یعنے چھ سرخ لیکر بقدر مناسب عرق مین گھول کر سعوط کرائین -

صفت ایارج تنقیۂ دماغ کرتا ہے اور مجرب ہے کہ سر کو پاک کر دیتا ہے اور جو فضول سر مین ہون اور جو بیماریان خراب سر کی ہون اُن سب کو دور کرتا ہے اخلاط اُسکے شحم حنظل جسکو بیج اور چھلکے سے پاک کر لیا ہو دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر فلفل سپید فلفل سیاہ

چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرمکی اور صبر اور راشق اور حاشا ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سقمونیا سے بریان چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ عصارہ افسنتین دو مثقال یعنے نو ماشہ پہلے دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف بنائین بعد اُسکے پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ -

ایارج جو بنطوس کی طرف منسوب ہے درد سر اور غشاوہ یعنے جو آنکھ مین جھلی پڑتی ہے اور درد معدہ اور طحال اور جگر کو مفید ہے اخلاط اُسکے کندر صاف شدہ اور غاریقون ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شحم حنظل جسکو چھلکے اور دانہ سے صاف کر لیا ہو دو مثقال یعنے نو ماشہ اسطوخودوس اور فلفل سپید اور فلفل سیاہ ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ مرمکی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ پوست خربق سیاہ اور صبر اور سقمونیا اور افتیمون بریان اور سنبل سلیخہ ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ سندروس افربیون ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ خشک دواؤن کو پیسین اور گوند کے اقسام کو بھگو کر سب دواؤن کو ملا دین مقدار شربت چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کی ہے -

صفت ایارج جو منسوب دیوس حکیم کی طرف ہے شحم حنظل جسکو پوست اور دانہ سے صاف کر لیا ہو اور کندر ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج تخم کرفس جبلی فلفل سپید ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاوشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب ان العصافیر دارچینی سلیخہ زعفران زنجبیل جعدہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤنکو کوٹ کر اور گوند کو گھولکر ملا دین اور گولیان بنا کر استعمال کرین -

حب سلیم سر کا تنقیہ کرتی ہے تربد اور صبر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شحم حنظل سقمونیا ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ انیسون اور نمک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت قوی اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ ہے اور ضعیف ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ -

حب نافع سوداوی درد سر کو فائدہ کرتی ہے افتیمون اور غاریقون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسفائج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایارج سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نمک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ہلیلہ سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ حجر لاجورد دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

حب نافع درد سر کے واسطے جو بلغم اور سودا سے ہو ہلیلہ کابلی بہیڑہ اور آنولا ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسطوخودوس دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ غاریقون آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد افتیمون ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ خربق سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

طبیخ مارالاصول رینڈی کے تیل کے ساتھ بلغمی درد سر اور گھومنی اور مرگی کے واسطے پلایا جاتا ہے اخلاط اُسکے پوست بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ اذخر فوذنج کوہی سنبل الطیب زرآوند مدحرج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ہلیلہ زرد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ مصطگی ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی جعدہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو چار رطل یعنے سوا پانچ دو سیر پانی مین جوش دین تاکہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہجاے اسمین ایارج فیقرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بھگو دین اور ہر روز تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یہ جوشاندہ اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رینڈی کا تیل ملا کر پیا کرین۔

مطبوخ جامع اخلاط کو باسہال دفع کرتا ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آلو بخارا تین دانہ املی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر پانی مین جوش دین تا ایک ڈیڑھ رطل رہجاے اسمین سے دو ثلث رطل یعنے بائیس تولہ لیکر اسمین ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تربد اور چار دانق یعنے دو ماشہ صبر اور غاریقون دو دانق یعنے ایک ماشہ ملا کر خوب ملین اور چھانکر پی جائین اور جو شخص ضعیف ہو اُسکو چاہیے کہ پیسی ہوئی دوائین نہ ڈالے مگر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ املتاس کے بیج نکال کر مل دین اور پی جائین۔

شقیقہ جسکو آدھا سیسی کہتے ہین یہ قرص ہے جو اس درد کو نفع کرتا ہے اور پورا عمل کرتا ہے جسوقت دو تین مرتبہ کنپٹی پر ایک پیشانی سے دوسری پیشانی تک طلا کیا جاوے اخلاط اُسکے زعفران پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اور قلقند یعنے سبز پھٹکری دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مر مکی اور سوریا اور افیون عصارہ انگور خام خشک شدہ قلقطار یعنے زرد پھٹکری ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ صمغ عربی پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو پیس کر اسپر شراب قابض بقدر کفایت ڈالین اور اتنا پیسین جیسے شیاف پیسا جاتا ہے اور اُسکے قرص بنا ڈالین جب حاجت ہو سرکہ پانی مین ملا کر اسمین قرص گھول کر پیشانی پر لگائین۔

دواے شقیقہ کہنہ فلفل سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ خلط زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ یعنے قرص زعفران افربیون نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کبوتر کی بیٹ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ جبر الورقین یعنے ایک قسم خاص کی مدار نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ سب دواؤنکو پیس کر ملائین اور سرکہ مین گھول کر کنپٹی کا غضلہ اور آدھی کنپٹی پر جس طرف درد ہو طلا کرین۔

دوسرا مقالہ آنکھ کی بیماریون کی دوا کا بیان آشوب چشم اور دیگر مواد کا آنکھ کی طرف کھنچ کر آنا۔

شیاف جسکو ایک کحال نے باشندگان تافلوس سے بنایا ہے نسخہ اسکا یہ ہے ماميثا اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ انزروت چوبیس مثقال یعنے نو تولہ ساڑھے بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ

۵۱۰

عصارہ ویبروج آٹھ مثقال یعنے تین تولہ گوندا و نیس مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کتیرا بارہ مثقال یعنے چار تولہ چھ ماشہ پانی مین گھول کر استعمال کرین۔

نسخہ شیاف جسکا نام جالب النوم رکھا ہے یعنے نیند پیدا کرتا ہے آنکھ کے درد شدید اور ہر ایک ورم کو فایدہ کرتا ہے اور اگر مواد قوی کی بطرف آنکھ کے کشش ہو اسکو روکتا ہے مامیثا چوبیس مثقال یعنے نو تولہ انزروت آٹھ مثقال یعنے تین تولہ زعفران اور مرمکی افیون سرخ پھٹکری جلی ہوئی ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ گوند بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ دواؤن کو آب باران سے گوندھ کر رکھ چھوڑین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی ملاکر استعمال کرین۔

صفت دواے ارسطراطس آنکھ کی ترکھجلی اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتی ہے اور جس کان سے پیپ بہتی ہو اور جن قروح کا مندمل ہونا دشوار ہو انکو اور جو اکلہ منہ مین پیدا ہوتا ہے اسکو فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے جلا ہوا تانبا دو مثقال یعنے نو ماشہ مرمکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پھٹکری سرخ جلی ہوئی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سیاہ ثلث مثقال یعنے ڈیڑھ ماشہ زعفران نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ شراب نوا وقیہ یعنے پچیس تولہ چھ رتی دوشاب انگور ساڑھے چار اوقیہ یعنے ساڑھے بارہ تولہ تین رتی خشک دواؤن کو شراب مین پیسکر جب خشک ہو جائین دوشاب انگور ملاکر پھر پیسین اور کسی برتن مین اوٹھا رکھین اور کسی برتن مین رکھکر نرم آنچ سے جوش دین بعد جوش دینے کے کسی تانبے کے برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

طلا کا نسخہ جسکو حکیم فیلوکالس نے تیار کیا ہے مادہ کثیرا ور درد شدید کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ دو مثقال یعنے نو ماشہ تخم بنج آٹھ مثقال یعنے تین تولہ کندر چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرمکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ جو کے ستو اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ تین ماشہ بھنی ہوئی ایک انڈے کی زردی عصارہ یبروج چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب قابض بقدر کفایت ملاکر قرص تیار کرین اُسکے بعد استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جسکو تحفی کہتے ہین تانبا جلا ہوا اور دھلا ہوا بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سپید چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرمکی افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ گوند بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ شراب مین گوندھ کر استعمال کرین۔

شیاف کا اور نسخہ حمام مین نہانے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے مواد کثیرہ جو آنکھوں مین بہہ کر آتے ہین اون کو خصوصًا جسوقت کہ آنکھ مین ترمی بدشواری آتی ہو اور ورم کی رنگت سپیدی مایل ہو اس طرح پر کہ آشوب چشم کے آثار مین سے نشانی وہی ورم ہو جس مین سپیدی چشم سیاہی شدید پر آگئی ہو اس شیاف کا استعمال اسی وقت مناسب ہے جس وقت بیمار کو حمام مین داخل ہونے کا حکم دیا جاے اُسی کے بعد اس شیاف کو لگانا چاہیے اخلاط اُسکے وہ پتھر جسکا نام سخسطوس ہے آٹھ مثقال یعنی تین تولہ کندر سات مثقال یعنے دو تولہ چھ ماشہ تانبہ جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ مرمکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب مین بقدر کفایت گوندھ کر اُٹھا رکھین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی مین پتلا پتلا گھول کر آنکھ مین ٹپکائین اور کئی مرتبہ اسیطرح ٹپکاتے رہین۔

دوسرا نسخہ کہ یہ بھی قبل حمام کے استعمال کیا جاتا ہے اس نسخہ کو ارسیاس نامی کحال نے مرکب کیا ہے آنکھ کے دردہاے شدیدہ کو نفع کرتا ہے اور آنکھ کے درد ہر روزہ مین بہت سی تسکین دیتا ہے اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے صبر آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ زعفران آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اقلیمیا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین مثقال یعنے چودہ ماشہ ان دواؤن کو اس شراب مین گوندھین جسکا نام قند لیسون ہے اور انڈے کی سپیدی ملاکر خوب باریک پیسین اسطرح پر استعمال کرین کہ ایذا انہو نے پاے اور مناسب ہے کہ سلائی مین لگاکر اس دوا کو آنکھ مین تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد لگایا کرین اور اتنے زمانہ تک آنکھ کو تعب اور حرکت سے بچائین اور

بعد استعمال اس دوا کے مریض کو حمام جانے کی اجازت دین -
شیاف منجح جو ہر روز و آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکا تاہ کلیب بھی سبب ہے یعنے ورم کی تحلیل کرتا ہے اور اسکو فوراً شگافتہ کردیتا ہے اخلاط اسکے سنگ سرمہ اقاقیا ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اقلیمیا چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ جلا ہوا تانبا اور دھویا ہوا چودہ مثقال یعنے سوا پانچ تولہ سپیدہ قلعی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سنبل اور سوت ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ جند بیدستر صبر اور افیون سبز جھلکی جلی ہوئی ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ گوند چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ اس پانی سے ان دواؤن کو گوندھین جسمین گلاب کا پھول جوش دیا ہو اور انڈے کی سپیدی مین ملا کر استعمال کرین مگر کسی قدر گاڑھا قوام رہے -
شیاف جسکو جالینوس نے مرکب کیا ہے اسکو مولف سافج بھی کہتے ہین بہت شدید درد کو فایدہ کرتا ہے اور آنکھونکی بیماری کو بوقت انحطاط کے اسکا استعمال فایدہ کرتا ہے اخلاط اسکے اقلیمیا بھونی ہوئی سولہ مثقال یعنے چھ تولہ اقاقیا چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا چودہ مثقال یعنے سوا پانچ تولہ افیون اور سوت سافج ہندی سنبل الطیب زعفران صبر جند بیدستر ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی سپیدہ قلعی سنگ سرمہ دُھلا ہوا ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ گوند چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ پہلے سب دواؤن کو پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی مین ملا کر استعمال کرین اس دوا کا استعمال ابتدائے مرض مین بھی ہوتا ہے -
شیاف جسکا نام قعنس ہے اس شیاف کو ایک شاہزادی کی عورت کے لئے بنایا تھا سخت اقسام کے درد جو آنکھ مین ہون انکو فایدہ کرتا ہے اقلیمیا سولہ مثقال یعنے چھ تولہ سپیدہ دُھلا ہوا چالیس درہم یعنے پندرہ تولہ نشاستہ کتیرا اقاقیا افیون ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ گوند بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران مین گوندھ کر رکھ چھوڑین جب وہ وقت آئے اس شیاف کے لگانیکی حاجت ہو چار انڈون کی سپیدی اس مین ملا کر استعمال کرین مگر انڈے تازہ ہون -

شیاف جو بہ لقب صفی مشہور ہے اقلیمیا سوختہ بجھی ہوئی اور رطین شاموس سپیدہ قلعی ہر ایک بیس مثقال تانبے کا چھیلن دُھلا ہوا اقاقیا قشار کندر ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ کتیرا پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی ملا کر استعمال کرین -
شیاف جسکا نام کوکب ہے ایسا ستارہ ہی جسکی قوت کبھی مغلوب نہین ہوتی سخت اقسام کے درد اور شبور اور موسرج جو ایک فزونی آنکھ مین چوڑی کے سر کے برابر سیاہ رنگ کی جسمین سرخی اور کبودی طبقہ عنبیہ کی ہو نکلتی ہے اسکو اور قروح چرک آلودہ اور وہ قروح جن مین تاکل ہو اور پرانی بیماریون کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے اور جلا دیتا ہے نشانات کو بھی دور کرتا ہے اخلاط اسکے اقلیمیہ سوختہ اور دُھلی ہوئی سپیدہ قلعی دُھلا ہوا ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ سنگ سرمہ اور نشاستہ ہر ایک بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ راکھ اون بھٹیون کی جسمین تانبے کو معدنی چرک وغیرہ سے خالص کر لیتے ہین اور جلا ہوا اسپیدہ دُھلا ہوا اور رطین شاموس ہر واحد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ مرکی دو مثقال یعنے نو ماشہ افیون دو مثقال یعنے نو ماشہ کتیرا آٹھ مثقال یعنے تین تولہ آب باران سے گوندھ کر تیار کرین -
شیاف بارفراطس یہ شیاف بہت بکار آمد ہے اقلیمیا اور زعفران ہر ایک بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون اور تانبے کا چھیلن ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ شایورقان کا چھیلن صاف کیا ہوا اور آبار یعنے رانگ جلا ہوا اور دُھلا ہوا ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مرکی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنبل الطیب دو مثقال یعنے نو ماشہ اقاقیا دو مثقال یعنے نو ماشہ عصارہ گل سرخ اور صمغ عربی ہر ایک بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران سے گوندھا جاتا ہے -
شیاف جسکا لقب دبردی ہی حکیم فقلس نے اسکو بنایا ہی درد شدید کو اور تلطیف مواد جو بکثرت آنکھ کی طرف کھنچتے ہون اون کو اور شبور اور

مورسرج کو فایدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون سدس مثقال یعنے چھ رتی سنبل الطیب سدس مثقال یعنے چھ رتی صمغ عربی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ آب باران مین گوندھ کر اسکا استعمال انڈے کی سپیدی ملا کر کیا جاتا ہے -

شیاف وردی کا اور نسخہ جسکا لقب جس کیا گیا ہی انھین امراض مذکورہ بالا کو فایدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ نشاستہ چھ مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا آٹھ مثقال یعنے تین تولہ عصارہ برگ سرو مین گوندھ کر تیار کیا جاتا ہے -

شیاف وردی جسکو حکیم طاو انطینوس نے بنایا ہے گل سرخ تازہ بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ خاکستر اوس بھٹی کی جسمین تانبے کی تخلیص کی جاتی ہے اور سنبل اور زعفران اور افیون اور گوند ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کر لیا

شیاف وردی کا اور نسخہ جسکو حکیم دیاغوراس نے بنایا ہے اور اُسکو شیاف اکبر بھی کہتے ہین درد شدید اور ان مقامات کو جسمین دانے ہون اور اُن گہرے زخم چرک آلودہ کو جو طبقہ قرنیہ مین ہون اور مورسرج کو اور اُس مادہ کو جو زمانہ دراز سے آنکھ مین کھنچ رہا ہو اور اُس آشوب چشم کہنہ کو جسکا دور ہونا دشوار ہو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ بہتر مثقال یعنے ستائیس تولہ اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ افیون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنگ سرمہ تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور بعض لوگ اسمین چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ تانبے کا چھیلن دو مثقال یعنے نو ماشہ سنبل الطیب اور دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض آدمی چھ مثقال مرکی یعنے سوا دو تولہ زنگار دو مثقال یعنے نو ماشہ اور ایک قوم تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنگار اور چوبیس مثقال صمغ عربی ملاتے ہین یہ دوائین آب باران سے گوندھ کر شیاف تیار ہوتا ہی اور دودھ کے ذریعہ سے استعمال کیا جاتا ہے -

شیاف سنج یاسمین ملا کر بنایا جاتا ہے آنکھ مین جو کشش مواد کی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہی اخلاط اُسکے اقاقیا عصارہ یاسمین ہر ایک اڑتالیس مثقال یعنی اٹھارہ تولہ راکھ ان بھٹیون کی جسمین تانبا معدنی پتھر سے صاف کیا جاتا ہی اور زعفران ہر ایک چوبیس مثقال یعنے نو تولہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور ایک نسخہ مین چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تنبک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور دُھلا ہوا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین -

شیاف جسکو تفاحی کہتے ہین اُس شخص کے لایق ہی جسکی آنکھ کسی دوا کی برداشت نکر سکتی ہو پھنسی اور گہرے زخم جو آنکھ مین ہون اور آنکھ مین تھوڑے دن سے چرک آتا ہو طبقہ قرنیہ سے اُسکو اور مورسرج یعنے پروار کو اور جو مادہ بکثرت آنکھ مین آیا ہو اُسکو اور جو بیماریان تھوڑے دنون سے پیدا ہوئی ہون اونکو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے اقلیمیائے سوختہ جسکو دودھ مین بجھایا ہو دس سولہ مثقال یعنے چھ تولہ سپیدہ قلعی دُھلا ہوا آٹھ مثقال یعنے تین تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا دو مثقال یعنے نو ماشہ آب قطر یعنے کماۃ مین گوندھ کر سپیدی بیضہ کے ہمراہ استعمال کرین -

شیاف جسکا نام مشتق ادرس حکیم کے نام سے ہے جس نے اسکو مرکب کیا ہے اور اُسکو موریاس حکیم کہتے ہین یہ شیاف بہت بکار آمد ہے آنکھون کے پُرانے درد کو اور بڑے لویہ سے آنکھ کے منجملہ دونون گوشہ چشم کے جو گوشت جاتا رہا ہو اسکو فایدہ کرتا ہی اور یہی مرض آنکھ کا وہ ہی جسکا نام دمعہ ہے اور جو خراج یعنے پھوڑا کہ اسی کونہ مین نکلتا ہے اور وہی ناسور ہو جاتا ہے اُسکو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے اقلیمیا بھنی ہوئی اور شادنج سوختہ اور شستہ ہر ایک اٹھائیس مثقال یعنے ساڑھے دس تولہ راکھ اُس بھٹی کی جسمین تانبا صاف کیا جاتا ہے چوبیس مثقال یعنے نو تولہ مرکی اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون آٹھ مثقال یعنے تین تولہ فلفل سپید تیس دانہ صمغ عربی چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ شراب مین گوندھا جاتا ہی اور سپیدی بیضہ ملا کر

مقامات پر لگایا جاتا ہے جن مین یہ امراض تھوڑے دنون سے پیدا ہوے ہون اور قوام اسکا رقیق بنانا چاہیے بعض آدمی بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران بھی اسمین ڈالتے ہین -

شیاف ہوائی اسکا نام شیاف ہندی بھی ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ ہر قسم کے آشوب چشم کو روکتا اور رمد چشم اور خشک کھجلی کو جو آنکھ مین ہو اور جو چیز آنکھ مین پڑ گئی ہو اسکو اور جو نشان آنکھ مین پڑ گئے ہون انکو فایدہ کرتا ہے اور جس آنکھ مین بطور سرمہ کے لگایا جائے اسکی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ ہر وقت لگانے کے اور بعد لگانے کے پھر کبھی اس آنکھ مین کدورت نہین آتی اخلاط اسکے سپیدہ قلعی اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ اقلیمیائے قبرسی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ ہندوستان کی بنی ہوئی روشنی پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ ارمانیون اور وہ دوا جسکو فور لیقون کہتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین غزلی سے کیا جاتا ہے اور عصارہ انگور خام خشک شدہ اور افیون ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید چھ مثقال روغن بلسان آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اور ایک نسخہ مین چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ دارچینی دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ کر آب فطر مین گوندھ کر استعمال کرین -

یہ دوا ورم شدید کو فایدہ کرتی ہے اور آنکھ کے اس ورم کو جو غلبہ حرارت سے ہیجان مین آتا ہے افیون کتیرا فیلزہرہ سپیدہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ صمغ عربی بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سب کو کوٹ کر پیسکر درست کرین اسکے بعد تازہ تلسی لیکر ایک رطل یعنے پونے چھتیس تولہ آب باران مین جوش دین تا اینکہ تہائی پانی باقی رہجاے بعد اسکے پانی کو چھان لین اسی پانی مین پسی ہوئی دوائین گوندھ کر شیاف برابر دانہ نخود کے بنائین اور سایہ مین خشک کرین جب آنکھ مین اسکا لگانا منظور ہو سرد پانی یا عورت کا دودھ یا سپیدی بیضہ مین گھسکر لگائین یا پیتھی کو سیب کے ٹکڑے یا تانبے کے برتن مین پانی ڈالکر جوش دین اور اسی پانی مین گھسکر آنکھ مین لگائین صبح کے وقت گیارہ یا سات سلائی پھیرنی چاہیے اور اسی قدر رات کو اسکے لگانے سے جو تری اور رطوبت آنکھ مین کھنچکر آتی ہے دور ہوجاتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے ورم کو دور کرتی ہے -

یہ دوا سخت آشوب چشم کو فائدہ کرتی ہے اور ورم مین سکون پیدا کرتی ہے اور جو تری آنکھ مین آتی ہے اسکو دور کرتی ہے اور حرارت چشم مین سکون پیدا کرتی ہے اخلاط اسکے شیاف ماشیا اڑتالیس درہم یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چوبیس مثقال یعنے سات تولہ افیون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فیلزہرہ اور قرص عصارہ تبک سپید جو خشک ہوگیا ہو ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تازہ گلاب سپید پھول کی پنکھڑیان جنکی جڑین کاٹ ڈالی ہوئین چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سب دواؤن کو کوٹ پیسکر آب باران اور آب اکلیل الملک مین گوندھ کر تیار کرین اگر اکلیل الملک تازہ ملجاے پتیون سے پانی نچوڑین اور اگر خشک ہو اسکو جوش دیکر پانی کو صاف کرلین اور دواؤن کو پیسکر کسی پانی مین گوندھین اور چھوٹی چھوٹی گولیان برابر دانہ نخود کے بنا دین اور خشک کرین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو تانبے کے پتر یا سیپی مین سرد پانی یا عورت کے دودھ یا انڈے کی سپیدی مین گھسکر صبح و شام لگا دین -

دوا جسکا نام اکثیرین احمر ہے ان قروح کو فایدہ کرتی ہے جو آنکھ مین ہون اور حرارت شدید چشم کو مفید ہے اور جو رطوبت اور تری کثرت فضول سے آنکھ مین کھنچ کر آتی ہو دور کر دیتی ہے اور پردہ چشم کو قوی کرتی ہے اخلاط اسکے افیون اور شادنج صفر یعنے زرد اور کانسی جلایا ہوا اور گیہون کا ماوا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سپیدہ چونسٹھ درہم یعنے اٹھارہ تولہ آٹھ ماشہ اقلیمیا اٹھائیس درہم یعنے آٹھ تولہ دو ماشہ پہلے شادنج اور کانسی جلی ہوئی کو پانی مین جدا گانہ اچھی طرح پیسین بعد اسکے سب دواؤن کو ملا کر پیسین جب سرمہ کے باریک ہوجاے اسکو آنکھ مین بطور سنگ سرمہ کے لگائین -

صفت ایک مرہم کی جو آنکھ پر رکھا جاتا ہے شدت کو اس حرارت کی فایدہ کرتی ہے جسکا آنکھ مین ہیجان ہوتا ہے اور جو رطوبت آنکھ مین کھنچ کر آتی ہے اسکو قطع کرتا ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے درد مین سکون پیدا کرتا ہے برگ گل خشک شدہ اور

پوست انار شیرین ترو تازہ اور مسور ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لے کر ایک رطل پانی یعنے چونتیس تولہ اس پر ڈالین اور اچھی طرح جوش دین اور صاف کرکے خوب کوٹین اور تھوڑا سا پانی اور روغن گل ملا کر آنکھ پر لگائین -

یہ دوا آنکھ کے ہر قسم کے درد کو فایدہ کرتی ہے بشرطیکہ وہ درد حرارت سے ہو زعفران اور لبان اور صبر اور مرمکی افیون انزروت جسکو سنہری مین لائے کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لیکر کوٹین اور پیسین اور ابتداء زمانہ مین درد کے سرکہ یا آب کاسنی تازہ یا آب فوفیرا جو دوا مشہور ہے یا بھنگ کا پانی یا آب کشنیز تازہ مین ملا کر لگائین اور جب زمانہ درد کا زیادہ گذر جائے پھر اُس دوا کو آنکھ اور پیشانی اور جبین یعنے جہان تک طول اور عرض کل پیشانی کا ہے طلا نامی شراب ملا کر کسی قدر گرم کرکے اُن مقامات پر لگائین یا خوب ستو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جنگلی کسم دو درہم یعنے سات ماشہ افیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیسکر روغن گل مین گھسیپ کر جب آنکھ مین آشوب یا ورم گرم ہو اُسپر رکھین -

سرمہ جسکا نام اسطاطلینون ہے آنکھ کے میلے بدرنگ ہونے اور اسکی سرخی کو فایدہ کرتا ہے جسوقت آنکھ مین ٹپکایا جائے اور جسوقت ابتداء اقسام نزول مین آنکھ مین لگایا جائے اور جسوقت کحل وردی اسمین ملایا جائے اخلاط اُسکے اقلیمیا اور جلا ہوا تانبا اور صبر ہر واحد ایک جزء سنبل اور مرمکی ہر واحد پانچ جزء زعفران اور افیون ہر واحد نصف جزء اقاقیا صاف چار جزء رسوت پانچ جزء گوند چار جزء پہلے اقلیمیا اور تانبے اور صبر اور اقاقیا کو آب شیرین مین چار مہینے پیسین بعد اُسکے رسوت اور زعفران اور افیون کو دوسرے کھرل مین پانچ دن پیسین اُسکے بعد جو دوائین پہلے چار مہینے پس چکی ہین اُنکو اسمین ملائین اور گوند کو پانی مین اتنا بھگوئین کہ پگھل جائے اور بعد پگھلنے کے دواؤن کو اسپر ڈالین اور پیسکر خوب ملادین پھر اسکے بعد قرص یا گولیان بنالین اور پھر بطور سرمہ کے لگائین انشا اللہ -

سرمہ جملہ اقسام درد چشم کو جو نزلہ سے پیدا ہون مفید ہے اخلاط اُسکے برگ علیق جسکو توت سہ گل کہتے ہین لیکر نچوڑین اور صاف کرین اور کھرل مین اُسکو پیسین یہان تک کہ گاڑھا ہو جائے گاڑھے ہونے کے بعد پھر تھوڑا سا پیسین بعد اسکے ہموزن اُسکے گوند لیکر پانی مین اتنی دیر بھگوئین کہ پگھل جائے اور مثل شہد کے ہو جائے پھر اُسکو علیق کے پانی مین ملا دین اور چند روز پڑا رہنے دین تا اینکہ خشک ہو جائے اور گولیان بند ہو سکین بعد اُسکے گولی بنا کر سایہ مین خشک کرین اور بطور سرمہ کے لگائین -

آنکھ کے قروح اور آنکھ کے دانہ اور پھنسیان اور آنکھ مین جو ریم پڑ جائے جاننا چاہیے کہ شیاف کوکب جو اوپر مذکور ہو چکا ہے ان امراض کو بہت مفید ہے اسی طرح وہ شیاف جسکو شیاف منج کی سرخی سے لکھا ہے اور شیاف تفاحی نہایت درجہ کی دوا ہے -

شیاف جو منسوب طرف ماحوحک کے ہے پرانی بیماریون کو اور وہ جرب جو آنکھ مین ہوتی ہے اسکو مفید ہے اخلاط اُسکے توتیا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ اور تانبا جلا ہوا بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ مرمکی سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شاذنہ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ فلفل سپید چالیس عدد صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین اور دوسرے نسخے مین ہے کہ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ افیون اسمین بڑھا دین -

خروق قرنیہ یعنے طبقہ قرنیہ کے شگاف شیاف وردی تمام سور سرح کو مفید ہے -

ذرور جو طبقہ قرنیہ کے گڑھون کو بھر دیتا ہے بڑی سیپی جلی ہوئی اور شاذنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر آنکھ پر چھڑکین -

غرب جس شیاف کو حکیم سورباف نے مرکب کیا ہے غرب یعنے ناسور گوشہ چشم کو مفید ہے اور اوپر مذکور ہو چکا ہے -

سپیدی چشم اور قروح کے نشانات - سپیدی چشم کو دوا قیملی مصری اور شیاف ہندی فایدہ کرتی ہے اور چھپکلی کی بیٹ سے سرمہ لگانا بھی مفید ہے -

شیاف زرد شیاف اصفر جو مشہور بنام خلاف مکدر ہے جالا آنکھ

پڑ جاے اور تاریکی چشم اور پرانی بیماریونکو فائدہ کرتاہے اور نشانات کو اور صلابت کے اقسام آنکھ مین ہوت انکو بھی فایدہ کرتا ہی اقلیمیا چوبیس مثقال یعنی نو تولہ عصارہ انگور خام جو خشک ہو گیا ہو بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ نوشادر بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون آٹھ مثقال یعنے تین تولہ صمغ عربی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سپیدہ قلعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ فلفل سپید چوبیس مثقال یعنے نو تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین -

کحل عجیب اسکا تجربہ کرکے بڑی تعریف کی ہے کہ سپیدی چشم اور ڈھلکے کے مرض مین بہت فایدہ کرتا ہے یہ نسخہ مسیح نامی طبیب کا ہے اور آنکھ کی جعلی کو دور کر دیتا ہے جس قسم کی گندگی پلکون مین آگئی ہو اسکو زایل کرتا ہے بصارت کو تیز کرتا ہی اخلاط اسکے توتیاے ہندی ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سنگ سرمہ اصفہانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مارقشیشا ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جلا ہوا تانبا دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی آبگینہ سے جو رطوبت ٹپکتی ہے بروقت اسکے بنانے کے جب بھی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زجاج فرعونی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اقلیمیا ذہبی اور اقلیمیاے فضی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شادنج ایک درہم بسد اور مرداریہ کوچک اور تانبا کا چھیلن ہر ایک دو دانق شیح ارمنی سوختہ دو درہم اور دو ثلث درہم یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی سب دوائین آب باران سے پیسکر جب خوب پس جائین ایک دانق کافور اور ایک قیراط مشک ان پر بڑھادین اور ملاکر پھر پیسین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت استعمال کے سیپی مین پانی ملاکر گھسکر بطور سرمہ کے لگائین -

دوسرا نسخہ سپیدی چشم کو مفید ہے اور مجرب ہے اور عجیب دوا ہی برادہ ایرشینے سوزن بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بارہ ساڑھے تین ماشہ دونون کو ملاکر پیسین اور نے کے نلے مین بھر کر اسکے منہ کو آٹا گوندھ کر بند کردین اور سارے نلی کو بھی آٹا گوندھ کر لگائین کہ اسکا جرم چھپ جاے پھر اسپر مٹی جسمین بال مقرض کرکے ملائے ہون اور گوندھا ہو چکا لین اور پھر اسپر سلوک کو ڈالین اور پھر اسپر چھوہی

مٹی کی اور چڑھائین اب اسکی گل حکمت سے فراغت ہوئی بعد خشک ہو جانے کے اسکو کوئلہ کی آنچ پر لگائین اسقدر کہ مثل پتھر کے سخت ہو جاے اور مثل اینٹ کے سرخ سرخ پک جاے اب اسکو آگ سے نکال کر سرد ہونے کے بعد دوا کو الگ نکال لین اور اقلیمیاے سپید کو پیسکر اسی دواے سوختہ مین ملادین بوزن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کے اور پھر دوسرے نلے مین اسکو بھر دین اور اسی طرح کپڑ وٹی اور گل حکمت اور آنچ کرین جس طرح ابھی مذکور ہو چکا ہی جب پھر مثل پتھر اور سخت ہو جاے دوا کو نکال کر کتان یعنے السی کی پتیان جنکو گندہ بہار کے بارش سے پہلے توڑ لیا ہو اور آسمانی پانی کی ایک بوند بھی اونپر نہ پڑی ہو ان خشک پتیون کو بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور مروارید ناسفتہ نصف درہم یعنے سوا دو ماشہ ان دونون دواؤن کو نرم پیس کر ہمراہ سب ادویہ کے پھر اچھی طرح سے پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے جب اس سرمہ سے علاج کرنا منظور ہو بیخ سوسن کے عصارہ یعنے اسکا پانی نچوڑ کر تین دن مریض کی آنکھ مین بطور سرمہ کے اسی عصارہ کو پتلی لگائین اور پے در پے اسکا استعمال تین روز کرکے پھر اس سرمہ کو چوتھے روز لگائین اور پھر یہ طریقہ جاری رکھین کہ ایک دن عصارہ بیخ سوسن آنکھ مین لگایا جاے اور ایک روز یہ سرمہ -

ذرور واسطے سپیدی چشم کے یہ سوکھی دوا آنکھ مین چھڑکی جاتی ہی زنگار اور راسخت اور سرطان بحری یعنے دریائی گینگڑا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل یعنی اندرائن کے پھل کا مغز یعنے سات ماشہ تلخہ گاؤ اور بورہ ارمنی ہر ایک سات ماشہ ملح اندرانی یعنے سیاہ نمک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سپیدہ مرغ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سمندر پھین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انڈے کے چھلکے جو بچہ نکلنے کے بعد رہجاتے ہین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برادہ مسن یعنے اس مرکب پتھر کا برادہ جس سے باڑھ رکھی جاتی ہے اور جسکو باڑھیے سان کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جنب یعنے سوسمار کی مینگنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مروارید ناسفتہ جو چھوٹے قسم کے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ -

سبل کی دوا آنکھ مین ایک پردہ جھلی خشک یا تر پڑتی ہے اور پھیلاتی ہے اُس کو سبل کہتے ہین۔

سرمہ جو بیچ سبل کے واسطے تجربہ کیا گیا ہے اور اُسکی بہت سی تعریف کی گئی ہے اخلاط اُسکے مرغی کے انڈون کے چھلکے اُسی وقت فوراً لیے جائین جسوقت ان سے بچہ برآمد ہوا ہو اُن کو دس دن پرانے سرکہ مین جوش دین اور بعد اسکے اُنکو صاف کرکے کانچ کے شیشے خواہ مٹی کے برتن مین جو پکا ہوا ہو رکھین یعنے کچا برتن نہو اُس برتن کو کسی ایسے کھلی ہوئی جگہ مین رکھین جو دھوئین اور چرک سے کالے اور سیاہ ہوگئی ہو اور دھوپ کا بھی گذر اسمین بخوبی ہوتا ہو کہ رطوبت سرکہ کی سوکھ جاوے بعد خشک ہونے کے اسکو پیسین اور بطور سرمہ کی آنکھ مین لگائین۔

دمعہ کی دوا اسی بیماری کو ڈھلکہ کہتے ہین وہ شیاف منج جسکو حکیم سوریاس نے مرکب کیا ہے اور اسکا نسخہ اوپر مذکور ہوچکا دمعہ کو مفید ہے اور شیاف حکیم انطوساموں جسکو اب ہم لکھتے ہین وہ بھی اور جس شیاف کو حکیم مسیح نے سپیدی چشم کے واسطے بنایا ہے جس مین توتیا یعنے ھست داخل ہے وہ بھی مفید ہے۔

پلکون کا موٹا ہونا اور اُن کا سخت اور درشت ہوجانا اس مرض کو وہ سرمہ مفید ہے جسکا نام یوساندروس مشہور ہے اور ہم اُسکو جرب یعنے ترکھجلی کے باب مین لکھینگے اور جو دوا حکیم ارسطواطس کی ایجاد سے لکھی گئی وہ بھی اور شیاف توتیاے حکیم مسیح والا جو سپیدی چشم مین مذکور ہوا وہ بھی مفید ہے۔

شیاف قبطی مصری یہ شیاف صلابات یعنے آنکھون کی ہر ایک چیز کی سختی اور سپیدی کو مفید ہے اور جو پردہ خواہ جھلی سخت آنکھ مین پڑگئی ہو اُسکو فوراً دور کردیتا ہے اخلاط اُسکے زنگار اور اشق ہر ایک چھ مثقال یعنے دو تولہ تین ماشہ ملح محتفر یعنے نمک گھدا ہوا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ شحم حنظل یعنے اندراین کا پھل تین مثقال اور دو ثلث ایک مثقال کی جو برابر ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ کی ہے تلخہ گاؤ دو مثقال جو برابر ایک تولہ نو ماشہ کے ہے بورہ سیاہ ڈیڑہ مثقال یعنی پونے سات ماشہ فلفل سپید چالیس دانہ شہد قسم عمدہ ایک قوالنوش جو برابر چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کے ہے کہ یہ سب ادویہ برابر سات اوقیہ کے یعنی اونیس تولہ آٹھ ماشہ دو رتی ہے پھر سب اجزا ملا کر کسی برتن مین اُٹھا رکھین۔

شیاف کہ جسکا نام ارسطوشاموں رکھا ہے یہ شیاف مفید ہے پرانے مادہ کی کھنچ کر آنے کو آنکھ مین اور پلکون کی گرانی اور بوجھل ہونے کو اور سبز پلکون کی خشونت اور درشتی کو اور دونون گوشہ کے کھجلانے اور آنکھ کی سپیدی اور اسکا تاکل یعنے کسی مادہ کی سڑ جانے کو آنکھ مین فایدہ کرتا ہے اور جو رطوبت بہت سی آنکھ مین آجاے اُسکو اور جھلیونکے اونچے ہوجانے کو مفید ہے اور نشانہاے چشم اور صلابت ہاے چشم کو دور کردیتا ہے اخلاط اُسکے شد یعنے سنگ سرمہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور سپیدہ قلعی ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران اور مرمکی اور رمتا کندر اور زنگار اور سبز مسور ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ صمغ عربی دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھان کر شراب مین اور استعمال کرین اس طرح پر کہ اُسکو پہلے پانی مین گھولین۔

شیاف زرد جسکا نام تالجریطیس ہے اور یہ شیاف منج یعنے بکار آمدہ جو کہ آنکھ کی ترکھجلی اور دونون کویے کے سڑ جانے کو اور زیادہ کھجلی جو آنکھ مین ہو اور پلکون کے بھاری ہونے کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے اقلیمیا اسی مثقال یعنے بیس تولہ سپید پھٹکری چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ آب باران مین گوندھ کر گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین۔

آنکھ کی تر اور خشک کھجلی شیاف ہندی خشک کھجلی کو فایدہ کرتا ہے اور ایک سرمہ بی خطاہی جسکو اقریطن نامی کحال نے بنایا ہے وہ سوکھی کھجلی اور پلکونکے موٹے ہوجانے کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے اقلیمیا قبرسی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ شادنہ چھ مثقال یعنے ڈھائی تولہ اور ایک نسخہ مین سولہ مثقال جسکے چھ تولہ ہوے سب کو اتنا کوٹین کہ مثل ستو کے ہوجاے اور شہد مین گوندھ کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور تھوڑی شراب اُسپر ڈالین بعد اسکے خشک کپڑے مین چھانین اور مثل غبار کے باریک پیسین اور پھر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

کحل افاقیطون حکیم کا جو آنکھ کی کھجلی اور رطوبت اور دونون کوے کے سڑ جانے کو اور ترکھجلی جو پلکون بشدت ہوا اُسکو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے قلیمیا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے

شہد مین ڈال کر مٹی کے کوزے مین رکھکر مُنہ اسکا بند کردے اور
بیچ مین اسکے ایک سوراخ کرے تاکہ دُھوان نکلنے کی راہ بن جاے بعد
اسکے اُس برتن کو بیچ مین کوئلون کے آگ مین رکھے کہ سوراخ اوپر رہے
جب قلیمیا جلنے لگے دُھوان اُس مین سے اُٹھے دُھوئین کی رنگت
دیکھنا چاہیے جب تک سیاہ دھوان رہے دوا جلنے دے جب دھوان
سپید نکلنے لگے جاننا چاہیے کہ دوا خوب جل گئی اب برتن کو آگ پر سے
اوتار لین اور قلیمیا کو برتن سے نکالین اور اسپر اتنی شراب ڈالین
کہ سرد ہو جاے پھر اُسکو کھرل مین رکھکر پیسین اور خشک کر کے
بحفاظت رکھ چھوڑین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو سلائی مین لگا کر
آنکھ مین پھیرین جو سرمہ کہ اُسمین یہ بنائی اقلیمیا پڑتی ہے اسکا نسخہ
یہ ہے قلیمیا سے مذکور آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ سنگ سرمہ آٹھ مثقال یعنے تولہ سب پیس کر بحفاظت رکھ
چھوڑین اور صبح اور شام سلائی اسکی پلکون پر پھیرا کرین —

شیاف اقولونیوس آنکھ کے جلجانے کو اور پلکون کے گر جانے کو
اور آنکھ کی بیماریون کو فائدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے شادنج جلا یا ہوا
اور دُھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا
سولہ مثقال یعنے چھ تولہ وہ پتھر جسکا نام سحلسطوس ہے جلا یا ہوا اور
دُھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ زنگار رچھلا ہوا سولہ مثقال یعنے
چھ تولہ افیون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور ایک نسخہ مین
افیون چھ مثقال یعنے سوا تین تولہ قلیمیا چار مثقال یعنے ایک تولہ
دو ماشہ قلقطار یعنے پھٹکری بریان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ
گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ کوٹ چھان کر آب باران
سے خمیر کرین —

پانی کا اُترنا اور شعیرہ آنکھ مین پیدا ہونا اس دوا کو حکیم فاسیوس
نے آب نزول چشم کے واسطے مرکب کیا ہے اخلاط اُسکے تلخہ گاؤ اور تانبے
کے برتن مین دس روز تک رکھ چھوڑین بعد اُسکے بارہ مثقال یعنے
ساڑھے چار تولہ زعفران اور روغن بلسان اور جاؤشیر ہر ایک دو
مثقال یعنے نو ماشہ فلفل بارہ دانہ شہد خالص دو چند وزن تلخہ گاؤ
کے لیکر سب کو ملائین اور تانبے کے برتن مین رکھکر اسکو پکائین پھر اسکو تانبے کی
ظرف یا سرمہ دانی مین بحفاظت اُٹھا رکھین —

دوسری دوا جسکو حکیم بولوسیوس نے مرکب کیا ہے سمندر کف کو لاکر
اُسکو جلائین کسی اینٹ پر رکھکر اور جلی ہوئی راکھ اسکی پیسین اور پھر
اسکو پستان حیوان کے خون سے تر کرین اور شاخ یعنے سینگ کی ظرف
مین اسکو اُٹھا رکھین جب بال پلکون وغیرہ سے اوکھاڑین تب اس
دوا کو اُسی اوکھڑے ہوے بال کے مقام پر لگائین —

طلا جسکو نیلوکسا لس نے بنایا ہے جو مادہ کہ بکثرت ہو اور آنکھ کے درد
شدید کو نافع ہے اخلاط اُسکے گل سرخ تازہ اور بزر البنج ہر ایک آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ جو کے ستوا ٹھارہ مثقال یعنے پونے سات تولہ اصفر اسفید واحدہ
عصارہ یبروح بوزن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال
یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر شراب قابض
مین گوندھین اور اتنی شراب ڈالین جو کافی ہو اور پھر اُسکے قرص
تیار کرین اور استعمال کرین —

شیاف جو بلقب ہندی مشہور ہے ابتداء نزول الماء کو فائدہ کرتا ہے
اور جو جھلی کہ تر اور تازہ آنکھ مین پڑ جاتی ہے اور قروح چشم کو مفید ہے
اخلاط اُسکے قلیمیا سوختہ اور دُھوئی ہوئی سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ
مداد یعنے روشنائی ہندوستان کی بنی ہوئی یعنے سولہ تولہ ساڑھے
دس ماشہ سپیدہ قلعی چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ سات ماشہ روغن بلسان
دو اوقیہ یعنے پانچ ماشہ جاؤشیر سکبینج ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ
ان سب دواؤن کو عصارہ رازیانہ خواہ عصارہ مین اس
گیاہ کے جسکو ایرفلیوس کہتے ہین گوندھ کر طیار کرین —

سرمہ جو تاریکی چشم کو مفید ہے اور ابتداء نزول الماء کو بھی فایدہ کرتا ہے
ریچھ کا پتہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جاؤشیر اور فلفل ہر واحد
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن زیتون کہنہ اور روغن بلسان اور
اور عصارہ رازیانہ تازہ کا ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ اقلیمیا ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ دوا کو کوٹ کر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ
چھوڑی شہد مین گوندھین اور خوب طرح سے ملا کر شیشہ کے برتن مین
خوب صاف کر کے رکھین اور اسی ظرف کو دھوپ مین کہین سات روز تک

بعد ازان سلائی کے کنارے سے دوا لگا کر آنکھ مین پھیرین اور صبح وشام اسی طرح لگایا کرین۔

دوا جو آنکھ کی جھلی کو مفید ہے اور راس بیمار کو مفید جسکو دور سے نظر آتا ہو اور نزدیک سے نظر نہ آتا ہو اور پانی نزول کا جو آنکھ مین فراہم ہوگیا ہو اسکو مفید ہے اخلاط اُسکے سیاہ کوے کا پتہ اور کوے کا پتہ اور کرکے کا پتہ اور سوسمار کا پتہ اور بکری کا پتہ ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور شہد صاف شفاف تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو پیس کر ملا دین اور اسی کو صبح اور شام آنکھ مین لگایا کرین۔

بطلان بصر شیاف اصغر جو آنکھ کے اس ضعف کو مفید ہو جو بازالہ اور شیاف توتیائی جسکو حکیم مسیح نے بیاض یعنے سپیدی چشم کے واسطے ذکر کیا ہے وہ بھی نافع ہے۔

شیاف جسکا استعمال حکیم قوبوس کرتا تھا۔ اقاقیا گل سرخ خشک شدہ اکلیل الملک ہرایک اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ راکھ ان سیپیونکی جسمین تانبا معدنی خاک وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے چوبیس مثقال یعنے نو تولہ نقلج جسکو شیاف سیرک بھی کہتے ہین بارہ مثقال یعنے ساڑھے چھ تولہ بزرالبنج جسکو خراسانی اجواین کہتے ہین اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ افیون چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی آب باران نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی پانی کو شراب مین ملا کر اسمین گل سرخ اکلیل الملک اور اجواین اور لفاح اور قشور بیروج سب ڈال کر کسی برتن مین چھوڑ دین کہ تین روز تک بھیگا کرے خواہ پانچ روز تک بعد ازان اسکو خوب سانچوڑین اور نچوڑا ہوا عصارہ لیکر ادویہ باقیماندہ کو اُس سے ملائین پھر اُسکا شیاف طیار کرین اور اُس شیاف کو استعمال مین لائین۔

دواے باسلیقون ملک کی یہ دوا آنکھ کی جلا کرتی ہے اور حالت صحت مین اسکا استعمال ہوسکتا ہے ہر روز ایک مرتبہ یا دو دن مین ایک بار اگر آنکھ مین اسکا سرمہ لگایا جاے بصارت مین جلا پیدا کرتی ہے اور صحیح آنکھ کو اپنی حالت صحت پر حفاظت کرتی ہے اخلاط اُسکے اقلیمیا اور سمندر کف ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سپیدہ اور نمک درانی ہرایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے نوشادر دار فلفل ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ لونگ اور راسنہ جسکو سمی گھاس کہتے ہین ہرایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرچ سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کافور نصف درہم جسکے پونے دو ماشہ ہوے سبکو کوٹ پیسکر سرمہ تیار کرین اور آنکھ مین لگائین۔

باسلیقون کا دوسرا نسخہ یہ بھی وہی فایدہ رکھتا ہے جو پہلے نسخہ کا مذکور ہوا اقلیمیا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قثاء الحمار جسکو جنگلی کریلہ کہتے ہین اور دار فلفل ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ نوشادر دو درہم یعنے سات ماشہ صفر یعنے زرد تانبا معدنی جلایا ہوا اور مرچ سیاہ اور سپیدہ اور نمک درانی ہرایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سمندر کف چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی اور لونگ اور ہیل یعنے چھوٹی الایچی اور راسنہ اور سنبل الطیب ہرواحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیس کر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

دوا جو بصر کی تقویت کرتی ہے اور اُسکے صحت کو محفوظ رکھتی ہے اور جو زیادہ آنکھ سے آنسو بہتے ہین اُنکو بند کرتی ہے اخلاط اُسکے سنگ سرمہ لیکر گیارہ شب آب باران مین یا اُس پانی مین جو بڑے گہرے کنوین کے سوراخون سے ٹپکتا ہے بھگوئین بعد اُسکے اسمین سے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ لین اور مارقشیشا یعنے سونمکھی آٹھ درہم یعنے ڈھائی تولہ توتیا اور قلیمیا ہرایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ چھوٹے موتی بے بدھے ہوے دو درہم یعنے سات ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ کافور ایک دانگ یعنے چھ رتی ساذج جسکو تیزپات کہتے ہین اور زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پانی مین ہرایک کو جدا جدا کوٹین بعد اسکے سنگ سرمہ اور سونمکھی اور توتیا اور موتی کو ایک جا کرکے ہر روز پانی ملاکر چند مرتبہ پیسین کہ پیستے پیستے پانی خشک ہوجاے بعد اُسکے تیزپات اور زعفران کو لیکر ان دواؤن مین ملاکر کھرل مین خوب پیسین اُسکے بعد مشک اور کافور ملاکر خوب پیسین بعد اسکے شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور صبح وشام حالت صحت مین آنکھ مین لگائین کہ اسکے لگانے سے چشم ضعیف کی تقویت ہوتی ہے اور بصارت کی

حفاظت کرتی ہے -
برود مصاص یہ دوا بخوبی جلا کرتی ہی اور آنکھ کی تقویت کرتی ہے توتیا دُھلا ہوا اور تانبا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صبر سقوطری جو ایلوہ کی عمدہ قسم ہے اور بورہ ارمنی ہر واحد ایک درہم زنگار مرچ سفید دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہین تخم حنظل زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر استعمال کرین -

تیسرا مقالہ کان کی بیماریون کی دوا جیسے کان کا درد یا خون

اور پیپ کا نکلنا اور کان کا بھاری ہونا جو دوا حکیم ارسطاطیس کی امراض چشم کی دواؤن مین مذکور ہوچکے اس کان کو فائدہ کرتی ہے جس سے پیپ بہتی ہو -

دوائے نافع تمام دردہاے گوش کو اور تمام قروح اور زخمون کو جو کان سے پیدا ہون اخلاط اُسکے مرکی ایکمثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کندر تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا نطرون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ عصارۂ خشخاش یعنے خشخاش کے پھل اور پتی کا نچوڑا ہوا پانی دو مثقال یعنے نو ماشہ بارزد یعنے بیروزہ دو مثقال یعنے نو ماشہ بادام مقشر بیس دانہ سب کو پیسکر سرکہ مین گوندھین اور قرص تیار کرین جسوقت احتیاج ہو مثلاً اگر کان مین درد ہو روغن گل مین اسکو گھولکر ٹپکائین اور اگر گرانی کان مین ہو سرکہ مین گھولکر ٹپکائین -

صفت دواے مالیس حکیم کی مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ایک نسخہ مین زعفران تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ نطرون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ خشخاش تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بادام تلخ تیس دانہ بارزد یعنے بیروزہ دو مثقال جسکے نو ماشہ ہوے سرکہ بقدر کفایت یعنے اسقدر کہ ان ادویہ کو ملانے سے قوام شہد کا پیدا ہو -

دوا کان کی جو منجملہ مجوزہ حکیم جالینس ہے ورم اور اُن دردہاے گوش کو فایدہ کرتی ہے جو شدید ہون اور ہر وقت رہتے ہون اخلاط اُسکے قنہ جسکو بیروزہ کہتے ہین ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دار چینی بوزن دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ زعفران آٹھ مثقال یعنی تین تولہ نطرون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کندر چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سرکہ اس مین اسقدر کہ شہد کے قوام کے برابر قوام دوا کا درست ہوجاے -

دوسری دوا کان کے ورم اور مدہ اور قیح کو مفید ہی اور کانون کے دردہاے کہنہ کو دور کرتی ہے اخلاط اُسکے معزا نزروتی باقلاے مصری کا جو مزہ مین تلخ ہوتا ہی اور پھٹکری اور فلفل سپید اور نطرون اور زعفران اور افیون اور پوست انار اور مرکی اور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد دو مثقال جسکے نو ماشہ ہوے جند بیدستر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سرکہ اور شہد بقدر یکہ دوا اسمین گندھ جاے - اور بعض آدمی اسمین شہد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ملاتے ہین -

دوسری دوا جو حکیم برو مالیس کے ادویہ سے ہے زعفران اور مرکی سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین ہر واحد نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ تانبا جلا ہوا ثلث اور نصف مثقال جسکا پونے چار ماشہ افیون نصف مثقال یعنی سوا دو ماشہ جند بیدستر ثلث مثقال یعنے ڈیڑھ ماشہ افیون نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ پھٹکری ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مر ورد یعنے ایک مثقال جسکے ساڑھے چار ماشہ ہوے اگر کان مین صدید اور پیپ پڑ گئی ہو تب اسی دوا سے علاج اسکا کرین مطبوخ مثلث یعنے ایک جوشاندہ مخصوص کے ہمراہ اور اگر کان مین کیڑے پڑ گئے ہون تو اس دوا مین خربق سیاہ ملا کر استعمال کرین اور وزن خربق کا دو مثقال یعنے نو ماشہ ہونا چاہیے -

دوا اس کان کی جسمین سے قیح یعنے ریم بہتی ہو شگوفہ انار اور پوست انار اور زراوند اور قلقطار جسکو سبز پھٹکری کہتے ہین اور زاج قبرسی یعنے سرخ پھٹکری اور مازو اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی رمان ہے ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی اور کندر اور قلقند یعنے زرد پھٹکری بریان اور سپید پھٹکری ہر واحد نصف مثقال سرکہ مین پیسکر قرص بنائین اور استعمال کرین -

دوا حکیم انلیفاطس کی نہایت شدید اور سخت درد جو کان مین ہو اوسکو فایدہ کرتی ہے - زعفران دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ

سات ماشہ اور چار رتی اور بعض لوگ اسمین ایک اوقیہ مرکی ڈالتے ہین جو برابر دو تولہ نو ماشہ چھ رتی کے ہے نوشادر ایک اوقیہ پھٹکری اور اشق ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی اور روغن سوسن کا جز او روغن زیتون بستانی کا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار رتی ایسی شراب مین اسکو پیسین جو ملا کر بنائی گئی ہو خواہ شراب شیرین مین جو کسی اور میٹھی چیز سے تیار ہوئی ہو اور مقدار شراب کی اسیقدر ہے کہ قوام عسل کا سا گاڑھا ہو جاوے بعد ازان استعمال کرین -

گرانی گوش کی دوا اور دوا ے اور طنین یعنے کان کو اواز پہونچنے کی اخلاط اسکے سپید کنکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جندبیدستر نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ نطرون چہارم مثقال یعنے نو رتی سب کو ملا کر سرکہ ملا کر استعمال کرین اور لازم ہے کہ اس دوا کا استعمال کرنے والا احتیاط کرتا رہے اسلیے کہ اگر اس کو باحتیاط استعمال کرے گا یہ دوا ے منجح ہے کہ اسی سے بر آمد کار تجربی ہوتا ہے -

دوسری دوا جسکا نام طلہرونی ہے کہنہ امراض گوش کو مفید ہے سپید کنکی اور مرکی اور کندر اور زعفران اور جندبیدستر افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ قلقند یعنے سبز پھٹکری چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سیاہ ایک مثقال یعنے نو ماشہ مرکی اور افیون اور کندر اور جندبیدستر کو سرکہ مین بھگوئین ایسے سرکہ مین جسمین انار کے چھلکے پہلے جوش پا کر مہرا ہو گئے ہون بعد ازان اس پر خربق اور زعفران اور فلفل اور قلقند کو پیس کر کے ڈالین اور سب کو اچھی طرح سے پیسین اور نرمی پیسنے مین ملحوظ رہے جب پس کر سب اجزا ایک ذات ہو جائین ان پر شراب عسل یعنے جس شراب مین شہد کی شرکت ہو ڈالین اسقدر کہ قوام اسکا مثل شہد رقیق کے غلیظ ہو جاوے - جب اسکے لگانے کی حاجت ہو نیم گرم کر کے کان مین ٹپکائین - یہ دوا ے عجیب ہے -

صفت دوا ے خبث الحدید کی یہ دوا قوی الاثر ہے خبث الحدید یعنے لوہے کا میل ملا کر اسکو باریک کر ڈالین اور پھر اسکو سرکہ سے دھوئین کسی لگن وغیرہ مین رکھکر اور دھونے کے بعد اسکو خشک کرین پھر اسپر دوبارہ سہ بارہ سرکہ ڈالین اور یہی عمل دھونے کا جاری رکھین تا اینکہ سات مرتبہ دھوئین اور سکھلائین بعد اسکے پرانے سرکہ مین اسکو اسقدر جوش دین کہ قوام مین شہد کے آجاوے اور اٹھا رکھین اور بروقت حاجت اسکو کان مین ٹپکائین -

ناک کے قروح کی ادویہ صفت سفر موسوس کی یہ دوا ایسی ہے کہ ہر ایک زیادتی گوشت وغیرہ کو جو بدن مین پیدا ہو کاٹ ڈالتی ہے اخلاط اسکے گلابی پھٹکری جلائی ہوئی سبز پھٹکری جلائی ہوئی اور زرد پھٹکری بھی جلائی ہوئی اور نہایت سرخ پھٹکری جلائی ہوئی اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی دخان ہے سب کو ہموزن لیکر پیس ڈالین اور اسی دوا کو خشک ہی استعمال کرین - واجب ہے کہ پہلے فرزجہ کو بخوبی مالش کرین اور دوا مذکور کے لگانے سے ایک دن پہلے اس فرزجہ کو مالش کر کے پھر دوسرے دن صبح کو اس دوا کا استعمال ایسی وقت کرین کہ مریض اپنے طعام اور فضلات معمولی سے فارغ ہو چکا ہو - اگر ناک کے ناسور کا علاج اس دوا سے کرنا منظور ہو اس دوا کے لگانے سے پہلے ناک مین قیفر کو خواہ زفت تازہ کو طلا کرین خواہ اور کوئی چکنی سے جیسے مرکی سے جو چکنائی نکلتی ہے -

چوتھا مقالہ دانتون کے ادویہ کا بیان دانتون کے درد مین یہ دوا سکون پیدا کرتی ہے خواہ درد ہاے شدیدہ دندان کی اصلاح کرتی ہے خواہ دانتون کی سڑ جانے اور گر جانے کی دوا اور کھانسی کو بھی یہ دوا مفید ہے اخلاط اسکے افیون دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی نو ماشہ شہد فلفل سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ بارزد یعنے بیروزہ ساڑھے چار ماشہ سب کو دوشاب انگور مین اسی مقدار پر ملائین کہ جو اسکے ملجانے کو کافی ہو پھر اسکے قرص تیار کر کے رکھ چھوڑین اور دانتون پر اسکو طلا کرین اور جو مقام دانتون مین کرم خوردہ خواہ سڑ گیا ہو اس مقام پر اسکو رکھین -

دوا جسکا ذکر اندروماخس طبیب نے کیا ہے کہ جملہ دردہاے دندان کو اور جملہ امراض کو جو دانتون مین پیدا ہون مفید ہے اور خصوص جو ایک خاص قسم کا درد دانتون کا ہے اسے بھی فایدہ کرتا ہے اخلاط اسکے فلفل اور عاقرقرحا اور دوہ متونع کا جو ایک زہریلا دودھ ہے اور بیروزہ ہر واحد ایک جزو سب کو پیس کر میدہ سا ئلہ سے گوندہ کر موضع ماؤف پر رکھین

یہ دوا مفید ہی منہ بان یعنے دانتونکی ٹیس کو شحم حنظل ایک جزو صبر یعنے ایلوا ایک جزو انکو کسی پتھر کی ہانڈی مین یا لوہے کے کرچھے مین اسکا سرکہ اور شراب اور روغن زیتون ڈال کر جوش دین جب خوب جوش آجاوے بعد اُسکے آگ پر سے اوتارلین اور پھر اُس کان مین ٹپکائین جدھر کی داڑھ مین ٹیس ہو رہی ہو اور قطرہ قطرہ اسی کو ٹپکایا کرین۔

ضرس کی دوا جس ٹیس مین منہ بان یعنے ٹپک زیادہ ہو اور کوئی دوا اُس مین کارگر نہوتی ہو چاہیے کہ روغن زیتون بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی لے کر اور دونا مرد اسکے پانی مین خواہ سوکھا دونا مرزنجوش اور حرمل یعنے اسپند ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو کوٹ کر روغن زیتون مین ڈالین اور جوش دین بعد اسکے دو پلیل یعنے دوال دوز کو لاکر دونون کو اسی مقام پر جہان گڑھا خواہ سوراخ پڑگیا ہو رکھین اور بیمار کا منہ کھولین اور جس داڑھ کو دانتنا منظور ہے اسکو نظر سے دیکھین اگر اُسمین کوئی شئے از قسم بھیجڑے وغیرہ کے ہو اُسکو پاک کرین پھر اسپر ایک انبوبہ یعنے نل لوہے کا رکھین خواہ پیتل یا چاندی کا نل ہو اور ایک دوال دوز کو اُسی زیت مرکب مین سرادیوکر اسی نل مین داخل کرین اور اب اسکو اُسی ٹیس والے دانت پر لگائین جب یہ آلہ سرد اور ٹھنڈا ہو جاوے دوسرا دوال دوز لیکر پھر وہی عمل کرین جو اوپر لکھا گیا اسی طرح سے چھ مرتبہ عمل کرین کہ درد مین سکون پیدا ہوگا اور بیماری ضرس کی جاتی رہیگی۔

دوا جو دانتون کو خوش رنگ کرتی ہی منجن کر دانتون مین ملا جاتا ہی اسکی صفت حکیم دیمقراطیس نے کی ہی اپنی کتاب مین اخلاط اُسکے شاخ گوزن سوختہ جسکو چار مرتبہ جلایا ہو سولہ اوقیہ یعنے سینتالیس تولہ نمک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساتھ ماشہ اور چار رتی اشق یعنے کاندر سوکھی ہوئی مگر اُسمین تلخی نہو اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مصطگی تہائی رطل کے جو برابر گیارہ تولہ تین ماشہ کے اور قسط تہائی رطل کی یعنے سوا گیارہ تولہ خواہ تھوڑا زیادہ اذخر یعنے گند ہیل سپید اسیقدر فلفل سپید ایک اوقیہ یعنے دو تولہ اور نو ماشہ چھ رتی تیزپات دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی سبکو ٹکر چھان ڈالین اور منجن کے دانتون پر ملین۔

دوا جسکا نام سورنجان ہی مسوڑھے کے ورم اور راوسی کے استرخا یعنے ڈھیلے ہونے کو مفید ہے اور دانتون کو چرک سے پاک کرتی ہے۔

پوست انار دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساتھ ماشہ اور چھ رتی اور عاقرقرحا یعنے ہلدی اور گلنار اور سماق ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی پھٹکری اور مازو ہر ایک پانچ تولہ نو ماشہ چھ رتی سب کو اچھی طرح کوٹ کر پیسین اور پھر ایک انگلی بھر کر مقام درد پر دانت کے ملین بعد اسکے کتان کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اُسپر رکھین۔

سنون یعنے منجن کا نسخہ یہ منجن دانتون کو صاف کر دیتا ہی اور مسوڑھے مضبوط کرتا ہے اور نکہت کو دانتون کی پاکیزہ کرتا ہی۔ نمک دراتی کو لیکر خوب کوٹین اور شہد ملا کر کسی کاغذ پر اسکو لگائین اور اسی کاغذ کو کوئلے کی آگ پر رکھین جب مثل کوئلے کے سرخ ہو جاوے پھر اسکو آگ پر سے اُتارلین اور قطران خواہ نفوخ پاکیزہ خوشبو کی ایک دوا پانیوں مین بجھائین اور اتنی دیر ٹھہر جائین کہ سرد ہو جاوے پھر اُسکو کوٹ کر باریک کرین۔ اب ایکجزو یہ دوا اور ایک جزو سمندر کف اور اسکے ہمراہ دار چینی ایک جزو اور مرکی ایک جزو اور خاکستر بیخ ارمنی کی ایک جزو اور شگوفہ اذخر سے چھٹا حصہ ایک جزو کا اور قتات عود یعنے باریک لکڑیان عود کی نصف جزو اور شکر تین جزو اور کافور دس جزو سب کو کوٹین اور ملا کر منجن تیار کرین اور پھر صبح کو اسی کی دانتون پر مالش کرین۔

یہ دوا دانتون کو قوی کرتی ہے اور افراس یعنے اگلے دانت کو بھی اگر اسمین کسی طرح جنبش ہو بوجہ ضعف کے خواہ دانت کی ٹیس کو اخلاط اُسکے موم اور شہد ہر ایک دو جزو دھوپ مین موم کو پگھلا کر بذریعہ گرم پانی کے اسمین زفت کو ملائین جو ایک جزو ہو اور مثل مرہم کے اسکا قوام ہو جاوے اور مریض کو دیجاوے کہ اسکو چباوے اور جب یہ دوا اسکو چبا اسمین تھوڑا سا روغن زیتون ملائین۔ مصطگی تنہا بھی اس مرض مین بدرجہ غایت اثر کرتی ہے اگر چبائی جاوے۔

دوسری دوا جو دانتون کو اور مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے برگ سرو سوختہ پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کی ہو اور گلسرخ زیرہ پر آورد اور بالچھڑ ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے جوز السرو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قنفا قلن کی بیخ

دو تولہ اور گیارہ ماشہ پرسیاوشان سوختہ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ گلسرخ شگوفہ برآوردہ ساڑھے دس ماشہ دوائون کو کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور استعمال کرین -

پانچوان مقالہ منہ اور حلق اور جوف اعلی یعنے حلق کے نیچے جو خالی جگہ ہے اسکی بیماریونکی دوائون کے بیان مین -

خناق اور خوانیق جالینوس کا قول ہے کہ ایک قوم اطبا نے کہا ہے کہ بچہ شیر کا جو تر و تازہ ہو خواہ نمک ملا کر اسکو بطور کباب کے بریان کیا ہو اُسکے استعمال سے خناق کے اقسام مین فوراً سکون پیدا ہوتا ہے اور چھوٹے بچون کے اور مشایخ کے خناق کے واسطے اسمین بیخ سوسن کو ملا دیتے ہین -

لہات اور لوزتین کے امراض یعنے جو بیماریان کوّے اور دونون غدودی جو حلق کے دونون طرف ہین اُنکی بیماریونکی دوا- ایک سوکھی دوا کوّے کے استرخا اور ڈھیلی ہونے کو کہ اسمین ورم بھی آگیا ہو ملنے سے فایدہ کرتی ہے مرچ سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی ایک مثقال جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے پھٹکری دو مثقال یعنے نو ماشہ مازوے سبز دو مثقال جو نو ماشہ ہوا سب کو پیس کر استعمال کرین -

رطوبت سینہ کی یہ دوا مفید ہے رطوبت کو سینہ کی اخلاط اُسکے بیروزہ اور میعہ سائلہ ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے سوسن کی جڑ سوکھی ہوئی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ افیون چہارم اوقیہ جو برابر ساڑھے آٹھ ماشہ کے ہے جو چیزین اُنمین سے پیسنے کے لایق ہے اسکو پیسین اور میعہ اور بیروزہ کے ذریعہ سے سب کو ملائین اور تھوڑا سا شہد بھی شریک کرین جسکا کف دور کردیا ہو اور مقدار مناسب اسمین سے بطور لعوق کے چاٹین -

کھانسی کی ادویہ ایک دوا ہے حلقومی جسکو جالینوس نے لکھا ہے کہ اسی دوا سے خود جالینوس کھانسی کا علاج کرتا تھا اخلاط اُسکے کندر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہوا مرکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہے زعفران ایک مثقال اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار مثقال ہے عنصل دو مثقال جو برابر نو ماشہ کے ہے شراب شیرین تین قسط یعنے ایک سو پانچ تولہ جو تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر کے ہوئی پہلے عنصل کو شراب مین جوش دین اس قدر کہ شراب گاڑھی ہو جائے پھر عنصل کو نکال کر پھینک دین اور سب ادویہ باقی ماندہ کو شراب مذکور مین ڈالین اور استعمال کرین -

دواے حلقومی جو حکیم بلادریطوس کی طرف منسوب ہے جالینوس نے بیان کیا ہے کہ وہ حکیم اسی دوا سے معالجہ کیا کرتا تھا اس بیمار کا جسکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑ گیا ہو یہ دوا بہت نافع ہے سنبل اقلیطی چار مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا حماما آٹھ مثقال یعنے تین تولہ ساذج ہندی جسکو تیز پات کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی تین مثقال جو برابر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے دو مثقال جسکے پونے نو ماشہ ہوے سلیخہ جسکو تج کہتے ہین آٹھ مثقال یعنے تین دارچینی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا تیز پات چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ رب السوس تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارہ بیروج پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا زعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ یہ سب دوائین ملا کر یکجا کرین بعد اسکے مرکی کو لیکر ماء العسل یعنے شہد کے پانی مین جوش دین خواہ شراب شیرین مین اسکو پکائین اور خیرہ یعنے گاڑھا قوام اسکا لیکر اسمین بیس دانہ حب صنوبر کبار جسکو [illegible] کہتے ہین پیسکر چھڑکین اور ادویہ مذکورہ سابق سے بقدر ایک بندقہ کے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ملا کر چندروز تناول کرین پھر بعد اسی دوا کو دو دن خواہ تین روز تنہا استعمال کرین مراد یہ ہے کہ حب صنوبر کو نہ داخل کرین پھر اسکے بعد وہ ایارج جو ایلوے کے شربت سے تیار کیا جائے اُسکو بوزن ایک ملعقہ کے جو برابر نو ماشہ کے ہے تناول کرین ایک دن پانی کے ہمراہ- اور جسکے قصبہ ریہ مین کوئی مرض ہو اسکا علاج اس دوا سے ہمراہ شیر تازہ کے کرین اور وہ علاج اس طور سے ہو کہ بیمار کو حکم دین کہ اسی دوا سے

غرغرہ کرین بعد ازان چند روز اسکو چھوڑ دین کر دوا کچھ نکرے اور پھر اسی کا علاج اسی دوا سے بشرکت ان ادویہ کے جو درد مین سکون پیدا کرتی ہین کرنا چاہیے۔ پھر اگر سیلان مادہ کا ثبوت ہوتا ہے اسی دوا مین افیون اور جندبیدستر ملاکر استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جو ادویہ جالینوس سے ہے جو امراض قصبہ ریہ اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے کے قرحون کو اور نفث الدم یعنے خون تھوکنے اور پیپ تھوکنے اور اس مادہ کو جو سینہ کی طرف کھینچ کر آیا ہو اور اس مادہ کو جسکا نفث یعنے تھوک کر نکالنا دشوار ہو فایدہ کرتی ہی اور یہ دوا بہت قوی ہے۔ صمغ البطم چار مثقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا زعفران ڈیڑھ تولہ کندر ڈیڑھ تولہ مرکی ڈیڑھ تولہ دارچینی ڈیڑھ تولہ حماما تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا حب صنوبر کبار چار مثقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے ملٹھی چھلی ہوئی پوست جدا کرکے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی جو ایک قسم کا بالچھڑ ہی ڈھائی مثقال یعنے گیارہ ماشہ تخم سیاہ ایک مثقال جو برابر نو ماشہ کے ہوا کتیرا تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ شامی چھوہارے کا مغز تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ طین شاموس کی وہ قسم جسکو کوکب کہتے ہین یہ ایک قسم کی مٹی ہی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ بہیروزہ صاف اور پاکیزہ دو ثلث مثقال کا یعنے تین ماشہ قسط چار مثقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے اور بعضے ایک نسخہ مین ایک مثقال بھی اسکا وزن پایا ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولے یعنے ستہتر تولہ اور پانچ ماشہ اور صمغ البطم کو جوش دین دوسرے برتن مین جب قریب گاڑھے ہونے کے پہونچے اسمین بہیروزہ ملاکر پھر جوش دین ایکی مرتبہ اسقدر غلیظ کرین کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے ٹپکایا جاے پھیلنے نپاے اب آگ سرد کرین اور سرد ہونے کے بعد باقی ادویہ کو پیس کر چھڑکین اور استعمال کرین۔

یہ گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہی خشونت قصبہ ریہ کو اور انقطاع آواز کو اور تمامی امراض کو جو قصبہ ریہ مین ہوتے ہین مفید ہی کتیرا اور گوند ہر واحد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی اور کندر ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنے پونے ساٹ ماشہ زعفران ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ ملٹھی کا عصارہ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ لُم یعنے ایک قسم کی مچھلی مین قیراط شراب شیرین بقدر کفایت مین گولی بنالین اس گولی کو جو برابر باقلات یعنے پونے دو ماشہ ہو زبان کے نیچے رکھین اور بیمار کو اجازت دین کہ جتنی جتنی گھلتی جاے اُسکو نگل جایا کرے۔

ریوڑی کھانسی کے مریض کے واسطے۔ تخم کتان بریان اور کٹی ہوے اور مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد بتیس تولہ حب صنوبر کبار مقشر بریان اور بندق مقشر یعنے ریٹھہ چھیلا ہوا ہر واحد بتیس تولہ فلفل سپید دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی شہد قسم عمدہ چار رطل یعنے تخمیناً ایکسو اکتیس تولہ سب کو کوٹ چھان کر درست کرین اور اسی اور شہد کو اتنا پکائین کہ غلیظ ہوجاے پھر اُسمین سفوف ادویہ مذکورہ ڈال کر ریوڑیان تیار کرین اور بقدر کفایت مریض کو کھلائین۔

دوا کاہن نامی طبیب کی جو کھانسی کو فایدہ کرتی ہے اُسکو دواے نفیس کہنا چاہیے۔ جالینوس نے لکھا ہی کہ وہ حکیم اسی دوا سے کھانسی کا علاج کرتا تھا اخلاط اُسکے افیون دس مثقال جسکے پونے چار تولہ ہوے تخم کاہو بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ جندبیدستر اٹھارہ مثقال یعنے چھ تولہ اور نو ماشہ سداب بستانی جو خشک ہوگئی ہو چودہ مثقال یعنے سوا پانچ تولہ تخم کتان سولہ مثقال یعنے چھ تولہ جاؤشیر کی جڑین چھتیس مثقال جسکے ساڑھے تیرہ تولہ ہوے مرکی چودہ مثقال یعنے سوا پانچ تولہ زعفران سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب کو شہد سے ملاکر تیار کرین اور بقدر باقلاۃ کے جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے کھلائین۔ اور جسکو کھانسی کے ہمراہ تپ بھی ہو اُسے پانی کے ہمراہ دوا کھلائین۔ اور اگر تپ نہو اُسکو شراب کے ساتھ دیجاے اور وقت استعمال کا رات کو تجویز کرین۔

کھانسی کی گولیان مرکی اور میعہ اور افیون ہر واحد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ روغن بلسان اور زعفران ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ ہوے سب کو پیسکر بطور معجون کے ملاکر گولیان تیار کرین اور پھر استعمال کیا جاے۔

ہر قسم کی کھانسی کو مفید ہی اور جو مادہ اندرونی پھوڑون سے بہ کر آتا ہو اُسے بھی فایدہ کرتی ہے اُسکی صنعت ابولوفیوس حکیم نے کی ہے

اخلاط اُسکے سکنجبین اور خبلیا ناجسکو بگہان بیہ کہتے ہین مرکی اور رجاوشیر فلفل سپید ہر واحد ایک مثقال یعنے نو ماشہ حب النار صاف کیا ہوا چار مثقال یعنے ڈیڑہ تولہ کتیرا ایک مثقال یعنے ساڑہے چار ماشہ پانی مین گوندہ کر اسکے قرص طیار کرین اور روزن ہر ٹکیہ کا ساڑہے چار ماشہ رہے اور آب باران کے ہمراہ کہلانا چاہیے -

دوسری جوا قسام کو کہانسی کے نفع کرتی ہے اور آواز کے انقطاع یعنے بند ہوجانے کو بہی مفید ہے اور نسخہ اسکا یہ ہے کہ خشخاش کی بونڈیان چہلکے سمیت ڈیڑہ سو عدد اور کرفس کوہی پسی ہوئی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوے اور سبفق صاف اور پاکیزہ اور ریوند چینی اور گل سُرخ سوکہا ہوا اور بیخ سوسن اور گلنار ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہین اور دارچینی بوزن دو درہم یعنے سات ماشہ اور بالچہڑ ڈیڑہ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے ان سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرین اور آب باران مین جو بوزن ایک سو بہتر تولہ ہو بہگوئین اور بہگا رہنے دین تین دن بعد اسکے نرم نرم آنچ پر اسکو پکائین تا اینکہ تہائی پانی رہجاے پہر نچوڑ کر صاف کرین اور پہوک کو پہینک دین پہر گوند اور کتیرا ہر ایک بوزن ایک رطل یعنے چونتیس تولہ اور زعفران اور مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑہے تین ماشہ ملا کر سب کو پیسین جب خوب خشک پیس چکین اُسکے بعد پہر اسی پانی کو جو ابہی طیار ہوا ہے پسی ہوئی ادویہ مین ڈالتے جائین اور دواکو پیستے رہین اور پہر پانی ڈالین اور پہر پیسین تا اینکہ سارا پانی جذب ہوجاے پہر اُسکے چوبیس رطل میفنج یعنے آدہ پاؤ اور دس سیر پختہ میفنج ڈال کر نرم نرم آنچ سے اس قدر پکائین کہ بستہ ہوجاے اور شیشہ کے برتن مین اُٹہا رکہین اور ہر قسم کی کہانسی کا اس سے علاج کرین -

لعوق صنوبر کا یہ ایسا لعوق ہے کہ جسکو شدید کہانسی آتی ہو انہین فائدہ کرتا ہے یہانتک کہ اگر کہانسی مین بجاے بلغم کے پیپ اور دوسری طرح فضول برآمد ہوتے ہون جب بہی یہ لعوق مفید ہوتا ہے - تخم کتان بریان اور بادام شیرین چہلا ہوا اور حب صنوبر اور گوند اور کتیرا ہر ایک چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے تمر ہیرون جو چہوہارے کی ایک قسم ہے دس عدد دواؤن کو مع چہوہارے کے کوٹین اور کوٹنے کے بعد اوسپر شہد اور مسکہ بقدر کفایت ڈالین پہر اسکو ایسا پیسین کہ مثل شہد کے نرم اور گاڑہا ہوجاے مقدار شربت اسکی بقدر ایک عفصہ کے ہے بطور پابندی کے صبح و شام تناول کرین -

یہ لعوق علک الانباط ملا کر بنتا ہے خشونت حلق اور انقطاع آواز اور خون تہوکنے خواہ بلغم اور پیپ تہوکنے سے فائدہ کرتا ہے اور سدہ ہاے مجاری حلق کے تفتیح کرتا ہے اخلاط اُسکے تخم کتان بریان اور موییز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد ایک رطل جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہے حب صنوبر اور بادام شیرین مقشر ہر واحد چہ اوقیہ جسکے سولہ تولہ اور ساڑہے دس ماشہ ہوے ایرسا یعنے بیخ سوسن بریان اور علک الانباط اور ریشہ ہاے سوسن یعنے ملہٹی کے ریشے اور گوند ہر واحد ہر واحد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور میتہی جوش دی ہوئی اور کتیرا ہر واحد چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے اور فلفل سپید اور جر جیر یعنے ہالون پسی ہوئی اور چینی پسی ہوئی اور زر آوند اور نشاستہ گندم اور اجوائن اور حرف یعنے سرسون اور یعنے ہر واحد نصف اوقیہ یعنے دو تولہ چہ رتی مرکی اور زعفران اور کُندر ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ سوا پانچ ماشہ ان سب کو کوٹ کر اور اچہی طرح سے پیسکر شہد اور طلا مین جو ایک قسم کی شراب ہے گوندہ کر تیار کرین اور صبح کو اسے چاٹنا چاہیے برابر ایک عفصہ کے اور شام کو اسی قدر اور جب سونے لگے اپنی زبان کے نیچے اسکو رکہ لیا کرین -

یہ دوا کہانسی اور شدت سے جو خشکی سینہ مین ہو اسکو فائدہ کرتی ہے بادام شیرین اور بادام تلخ اور مرکی اور تخم کتان بریان اور حب صنوبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون اور کتیرا اور گوند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ملہٹی خواہ اسکی جڑون کا نچوڑا ہوا پانی ایک درہم یعنے ساڑہے تین ماشہ شکر اور قند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ کر اور پیس کر آب رازیانہ تر مین ملائین اور پہر گولیان بنائین اور زبان کے نیچے بروقت سونے کے ایک خواہ دو گولیان رکہین -

لعوق کہانسی کے واسطے اگر وہ کہانسی کیموس بارد مزاج سے بالزوجت پیدا ہوئی ہو اخلاط اُسکے دارچینی تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑہے پانچ ماشہ میعہ سائلہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ

ماشہ لیستہ اور بادام تلخ ہر واحد دس درہم جسکے دو تولہ گیارہ ماشہ ہوے کندر اور گوندا اور علک البطم ہر واحد پانچ جسکے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے کشمش یعنے چھوٹا انگور بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ غاریقون پانچ درہم یعنے ایک تولہ اور ساڑھے پانچ ماشہ۔ میعہ کو شہد مین بھگوئین اور کندر اور گوندکو میفختج مین اور باقی ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر میعہ کے شیرہ مین لت کرین مقدار شربت اسکی ایک درہم کی ہے۔

نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری کے واسطے ایک قرص ہے جسکو ایک طبیب باشندگان ناموس نے جمع کیا ہے یہ قرص بیماران نفث الدم کو فایدہ کرتا ہے اور ان لوگون کو جنکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑگیا ہو اور جنکے سینہ مین پیپ اور مدہ فراہم ہوگیا ہو اور ان بیمارون کو جنکے سینہ وغیرہ مین مادہ کھنچ کر رک گیا ہو اخلاط اسکے بزرالبنج سپید اور پوست یبروج ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کندر تر اور میعہ جسکو سلارس کہتے ہین اور افیون اور انفحہ جسکو جستہ خواہ پیرمایہ کہتے ہین مگر یہ انفحہ گاؤکوہی کا ہو جسکو بارہ سنگھا بھی کہتے ہین ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مصطگی بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے کھریا اور بیج سوسن اور زعفران ہر ایک تیس مثقال جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے اسبغول پینتالیس مثقال یعنے سوا سترہ تولہ آب شیرین تین قسط جسکے ایک سو پانچ تولہ ہوے سب کو ملاکر قرص تیار کرین اور استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جسکا نام قرص فلفلی رکھا گیا ہے اور بیماران نفث الدم کو اور جنکو خلفہ کا مرض ہوگیا ہو اور جنکو کچھ کھایا اور فوراً پیخانہ کی طرف سے گر گیا انکو اور جنکی آنتون مین قروح پڑگئے ہون انکو اور جس شخص کے معدہ کی طرف کوئی مادہ کھنچ کر آتا ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اخلاط اسکے انار کے عرق کا گاڑھا کیا ہوا شیرہ اور شوک مصری جسکو ہندی مین کیکر کہتے ہین اور انار صحرائی اور عصارہ لحیۃ التیس اور عصارہ اقاقیا ہر واحد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ رسوت اور ریوند اور افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرمکی دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے ۔ نرمی اسکو کوٹنا اور کوٹنے کے بعد ایسے پانی مین ملائین جس مین حب الآس کو جوش دیا ہو خواہ آب سرد سے ملاکر استعمال کرین۔

معجون جو حکیم ارسطوماخس کی طرف منسوب ہے یہ ایک دواے عجیب ہے بیماران سرفہ کو اور جسکے پھیپھڑے مین قرحہ ہو اسکو اور جسکے سینہ مین مدہ فراہم ہو اور جو سوختگی یا شگاف عضل مین حادث ہو اسکو اور معدہ سے طعام کے نکل آنے کو یعنے طعام معدہ مین ٹھہر نہ سکے اسکو اور ہیضہ اور خلفہ اور آنتون کے قروح کو اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم کو اور ان تپون کو جو باری سے آتی ہون اگر قبل نوبت کے اسکو گھنٹہ بھر پہلے کھلائین اور مزاج کی برودت اور زبون حالی کسی قسم کی ہو اور لاغری بدن کو اور ادویہ قتالہ کے ضرر سے اور ہوام یعنے حشرات الارض کے کاٹنے اور ڈسنے سے فایدہ کرتا ہے اخلاط اسکے دارچینی اور قسط اور بسیروزہ اور جندبیدستر اور افیون اور سیاہ مرچ اور دارفلفل جسکو پیپل کہتے ہین اور میعہ جسکو سلارس کہتے ہین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی شہد ایک سو قسط یعنے بینتیس تولہ دواؤن کوٹ چھانکے الگ رکھین اور بسیروزہ کو شہد مین پگھلائین آگ پہ چڑھاکے اسکو چھانین بعد ازان سفوف ادویہ اسپر ڈالین اور اچھی طرح ملاکر کانچ خواہ چاندی کے برتن مین اٹھا رکھین اور بقدر ایک باقلاۃ کے جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے اسکی خوراک ہے ماءالعسل کے ہمراہ اور ماءالعسل مین تین قطرہ روغن کنجد سیاہ ٹپکائین۔

شراب کا نسخہ جو حکیم حاریقلاس کی طرف منسوب ہے سانس کی دشواری سے آنے کو فایدہ کرتی ہے اور یہ دواے منضج یعنے بکار آمد ہے۔ مویز کلان دانہ برآوردہ ایک اکسوثافن جو برابر پونے نو تولہ کے ہے اور یہ مویز اس نسخہ کا ایک جزو واحد ہوا اور میتھی دھوئی ہوئی ہموزن مویز اور آب باران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ سب کو جوش دین اسقدر کہ مُہرا ہوجاے اور پانی اسکا صاف کرکے چھان لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین اور چند بار پے درپے اسکو پیا کرین مگر ازانکہ اسکو پیس لیا کرین۔

دوا جو نفث الدم کو مفید ہے اور پیپ کے تھوکنے کو بھی فایدہ کرتی ہے اور جو فضول کہ سینہ سے کھنچکر آتے ہون۔ بنگ سپید کے بیج اور پوست یبروج اور طلا نام شراب کے جو قسم عمدہ ہے اور لبان سپید اور لبنی اور افیون اور حب صنوبر اور حب السرو ہر واحد بوزن دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی اور کہربا اور اسبغول جسکو اسفیوس کہتے ہین ہر واحد
تین درہم جسکے پونے تولہ ہوے پہلے اسبغول کو ایک رات گرم پانی مین
بھگوئین بعد اُسکے اسکا لعاب نچوڑ لین اور باقی سب ادویہ کو پیسین
اور خوب پیسنے کے بعد ایک دوا کو دوسری دوا سے ملائین اور ایک ذات
ہوجانے کے بعد قرص طیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف درہم کا
ہونا چاہیے یعنے پونے دو ماشہ کا اور بروقت خواب کے ایک قرص
تناول کیا جاے آب سرد کے ہمراہ -

یہ دوا **نفث الدم** کو مفید ہے افیون ایک درہم دار چینی ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ جند بیدستر ایک درہم فلفل اور دار فلفل اور مرکی
سب کا وزن ایک درہم کا ہے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ کہربا
نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گلنار اور صمغ عربی اور انیسون ہر واحد
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو پیس کر عصارۂ بارتنگ مین
جو بڑی قسم کی ہوتی ہے قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا پونے دو ماشہ کا
ہونا چاہیے اور سایہ مین خشک کرین اور نیم گرم پانی کے ہمراہ
قرص کو استعمال کرین -

قرص کا دوسرا نسخہ کہربا اور بسد یعنے مونگا ہر ایک تین درہم
جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک دو درہم
یعنے سات ماشہ گلنار سات ماشہ تخم خرفہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی
تخم خشخاس سپید اور سیاہ اور گلسرخ اور طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے
سات ماشہ شاخ گوزن سوختہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ریوند
درہم یعنے سوا پانچ ماشہ گھونگھا جلا ہوا دو درہم اور طین یعنے مٹی
چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے مقدار ایک مثقال کے قرص
بنا کر استعمال کرین -

دوسرا قرص نفث الدم کا قشور کندر اور کندر ہر واحد پانچ
درہم بیخ اذخر یعنے گندنیں کی جڑ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ریوند
اور مصطگی ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ زیرہ بریان اور دار شیشعان
اور فودنج کوہی پانچ درہم مرکی اور زعفران ہر واحد سات درہم یعنے
دو تولہ اور چار رتی قلقدیس یعنے پھٹکری اور بالچھڑ اور جند بیدستر اور
عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ سب کو
کوٹ کر مطبوخ مازو مین بوزن ایک مثقال کے قرص تیار کرین -

خون کا بستہ ہونا سینے مین اسکے واسطے یہ دوا مفید ہے اخلاط
اُسکے یہ ہین کا آٹا سات ماشہ ریوند ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی
آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ انیسون اور گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے
سات ماشہ ملیٹھی کی رگین اور مرچ سیاہ اور نمک ہر ایک ساڑھے
تین ماشہ کوٹ پیسکر ٹھنڈا پانی ملا کر قرص بنائین وزن ہر قرص کا ساڑھے
تین ماشہ ہے اور سایہ مین خشک کرین اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس کو
پانی مین جوش دیکر بوزن ایک سکرجہ جو برابر ایک تولہ سوا چار ماشہ کے
ہے اس پانی کو لیکر قرص اسمین بھگو کر پیسین اور پی جائین یہ دوا
بہت اچھی ہے کہ خون بستہ کو پگھلا دیتی ہے اور اُسکو سینہ سے باہر نکال
دیتی ہے اور جس جگہ خون جم گیا ہو اس جگہ کو صاف کر دیتی ہے -

سل اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے مین جو قرحہ پڑجاے اسکی دوا
یہ ہے سینہ کے اور پھیپھڑے کے قروح کو فایدہ کرتی ہے اور ان زخمون کے
گوشت پیدا کرکے درست کر دیتی ہے اور زخمون کو اچھا کر دیتی ہے اخلاط
اُسکے گلنار اور گل سرخ سوکھا ہوا ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ
دم الاخوین اور نشاستہ گندم اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
گوند اور کتیرا اور مصطگی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
اقاقیا اور زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی
اور کہربا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نارکیو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے
پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر بہی کے رب اور حب الآس مین گوندھ
کر قرص بنالین ہر ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا ہو اور سایہ مین
خشک کرین اور استعمال کرین -

قلب اور ادویہ قلبیہ کا بیان جو معجون کہ اسمین حرمل یعنے اسپند
پڑتی ہے اسکا نسخہ یہ ہے حرمل اور کلونجی اور کافور اور جند بیدستر اور بزر البنج
یعنے اجواین اور زرآوند اور سعد جسکو ناگر موتھا کہتے ہین اور رفاشہ جسکو
ہزار جشان کہتے ہین اور رفاشرستین اور عاقرقرحا اور فلفل اور بسفایج اور
حنظل اور سنبل یعنے بالچھڑ اور تخم کرفس اور تخم سداب اور کرویا اور
افیون زعفران اور جوز بوا اور تج اور قسط ہر واحد نصف درہم یعنے
پونے دو ماشہ شہد بقدر حاجت مقدار شربت اسکی قوی آدمیون کے

واسطے ساڑھے تین ماشہ اور کمزور آدمیوں کے واسطے پونے دو ماشہ۔

دوسری دوا مفید ہے واسطے خفقان اور ڈرنے اور مرگی کو بالچھڑ دارچینی زرنباد جسکو نرکچور کہتے ہین اور درونج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سوسے کے بیج ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے دواؤن کو کوٹ کر ملا دین اور ڈیڑھ درہم یہ سفوف یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی شراب کے ہمراہ استعمال کرین کبھی اسمین گاؤزبان اور سکبینج اور جاؤشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور شکر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بھی پڑتی ہے اور ہر مہینے مین تین دن پے در پے استعمال کیجاتی ہے۔

چھٹا مقالہ جوف اسفل کی بیماریونکی دوا یعنے سینہ سے نیچے پیٹ کے جو بیماریان انکی دوا ضعف معدہ کو یہ روغن فایدہ کرتا ہے اور استرخاء معدہ کو بھی مفید ہے اخلاط اُسکے مصطگی اور ایلوا اور عصارہ افسنتین اور افیون اور روغن ناردین یا روغن بہی لبقدر کفایت سب کو ملا کر کسی اون کے نرم پارچہ مین لگا کر معدہ کو اس سے تر کرین اور جب منظور ہو کہ اس دوا مین کسی قدر حرارت اور بڑھ جاے لاذن ایک جز اور میعہ دو جز اضافہ کرین اور اگر منظور ہو کہ اسکو قابض اور مقوی معدہ کر دین تو پھر اسمین عصارہ انگور خام یا عصارہ ہیوفاقسطیداس کو بڑھائین۔

یہ دوا ضعف معدہ اور بدہضمی کو نفع کرتی ہے۔ ہلیلہ کابلی کو بہی کے پانی مین جوش دین اور چار درہم بلیلہ یعنے بہیڑہ کو اور آملہ اور زیرہ کو سرکہ مین بھگو کر اور سعد کوفی اور مصطگی ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ کو اور انیسون اور تخم کرفس سرکہ مین بھگوے ہوے کو کہ ہر ایک کا وزن ایک درہم ہو اور عود اور مشک ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ اور پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فطراسالیون ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دانہ انار آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سماق چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ جسکو تج کہتے ہین اور قشور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم **لخلخہ مقوی معدہ** ایلوے کا زلال اور گلاب اور سیب کا نچوڑا ہوا پانی اور بہی کا پانی اور بید سادہ کا پانی ہر واحد ایک حصہ صندل سپید اور صندل سرخ اور گلسرخ اور زعفران اور کافور اور لاذن اور گلنار اور رامک اور عود اور مشک ہر واحد نصف حصہ سب کو ملا کر لخلخہ تیار کرین۔

ضماد ورم صلب معدہ کا افسنتین اور سنبل الطیب اور تج ہر واحد آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ ایلوا اور میعہ یعنے سلارس ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور عود البلسان اور بیج اُسکے اور مرمکی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مصطگی دو درہم یعنے سات ماشہ روغن ناردین لبقدر حاجت۔

ممعودین کی دوا یعنے جو لوگ کہ ضعف معدہ خواہ اور قسم کے فساد معدہ مین مبتلا ہون انکی دوا مین سے ایارج ہے جو حکیم فطروس یا حکیم الطیاؤس کی طرف منسوب ہے کہ یہ ایارج ممعودین کو نفع کرتا ہے **اخلاط اُسکے** ایلوہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مصطگی دو مثقال یعنے نو ماشہ اسارون نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی گلسرخ خشکیدہ اور شگوفہ اذخر اور فو جسکو مجیٹھ کہتے ہین اور تج ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی اس ایارج کا سفوف سوکھا ہوا استعمال کرین۔

یہ قرص ہے جسکو قرص امارونس کہتے ہین معدہ کے اولٹ پلٹ کو جو ایلاؤس کے قریب پہونچے اور ہر ایک قسم کا نفخ جو معدہ مین ہو اور ہر طرح کا التہاب جو معدہ کا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص کھانا کھانے کے بعد سالم غذا کو قے کر دے اُسکی اصلاح کرتا ہے اور امراض باطنی کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس چھ مثقال یعنے سوا تولہ انیسون چھ مثقال جسکے سوا دو تولہ ہوے افسنتین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض نسخون مین مصطگی بھی ڈیڑھ تولہ لکھی ہے فلفل نو ماشہ مرمکی نو ماشہ دارچینی سوا دو تولہ افیون دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے پانی مین گوندھ کر جند بیدستر نو ماشہ قرص بنائین اور استعمال کرین مقدار شربت میانہ اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے بیماران معدہ کے واسطے پانی ملی ہوئی شراب کے ہمراہ۔

ایارج جو حکیم مایسون کی طرف منسوب ہے معدہ کے تقلب یعنے اُلٹ پلٹ کو فایدہ کرتا ہے اور اُس شخص کو مفید ہے جو اپنے معدہ مین التہاب یعنے سوزش پاتا ہو اور ہر قسم کے نفخ کو دور کر دیتا ہے اور جس شخص کو استمرار یعنے ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اسکو فایدہ کرتی ہے رحم کی بیماریونکو بھی مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے اور یہ عجیب دوا ہے اون لوگونکے واسطے جو امراض جگر مین گرفتار ہون اور جس شخص کے معدہ مین درد ہوتا ہو اور

خون حیض کو نیچے اُتار لاتا ہی اخلاط اُسکے ایلوہ سو مثقال جسکے ساڑھے سینتیس تولہ ہوے مصطگی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی زعفران بھی اسیقدر سنبل الطیب دارچینی حب بلسان اسارون ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ چھانکر خشک سفوف اُٹھا رکھیں اور اس طرح پر استعمال کرین کہ جس شخص کو ہضم کامل دیر میں ہوتا ہو اُسکو ساڑھے چار ماشہ آب سرد کے ہمراہ اور جسکو کڑوی تے مرہ صفرہ کی ہوتی ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جسکے معدہ پر کوئی مادہ ریزش اُسکو سوا دو ماشہ اور جس شخص کے بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو اُسکو نفع کرتا ہے اگر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جاے اور جس شخص کو ادرار بول کی حاجت ہو یا خون حیض کے نیچے اُتارنے کی حاجت ہو اُسکو رازیانہ کے ہمراہ پینا چاہیے اس طرح پر کہ رازیانہ کو کوٹ کے جوش دین اور صاف کر لین -

ضماد جو حکیم بولوارسیس کی طرف منسوب ہے تمام امراض باطنی کو فائدہ کرتا ہے سعد کوفی جسکو ناگرموتھا کہتے ہین قرومانا وفاق کندر ہر واحد ایکمن جو برابر سوا باون تولہ کے ہے صمغ البطم ڈیڑھ من روغن حنا بقدر کفایت اور کبھی اس مین مقل یہودی ایک من بڑھائی جاتی ہے -

دوا جسکو دبیدا بوسا کہتے ہین فساد مزاج اور معدہ پانی کی رطوبت جمع اور شکم کے نرم ہونے کو جس سے پتلا پاخانہ ہو فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے ایرسا یعنے سوسن کی جڑ ماچو بیس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل اورانجدان ہر واحد سوا تین تولہ انیسون اور مصطگی اور تخم رازیانہ ہر ایک چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ اجواین اور تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد ملاکر تیار کرین اور چنے کے برابر پانی کے ہمراہ تناول کرین -

جوارش کردیا درد معدہ کو فایدہ کرتی ہے اور جو سدہ معدہ مین ہو یا جگر مین اُسکو مفید ہی اور کمی ہضم غذا کو فائدہ کرتی ہی کردیا یعنے شاہ زیرہ اور اجواین اور تخم کرفس زنجبیل مویز خستہ برآوردہ اور سیسالیوس اور تخم گزر ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بادام تلخ صاف کیا ہوا دونون چھلکے سے چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ کر شہد سے ملاکر تیار کرین مقدار شربت ایک بندقہ ہے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہی نیم گرم پانی کے ہمراہ -

جوارش خولنجان شدت برودت جگر کو مفید ہی اور طعام کو ہضم کر دیتی ہے اور ریاح کو ہٹا دیتی ہے اور معدہ کو خوشبو کرتی ہے - خولنجان اور قرفہ یعنے تج کی عمدہ قسم اور فلفل سپید ہر واحد دو درہم الائچی خرد اور دارچینی اور زنار مشک ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دار فلفل چھ درہم یعنے اکیس ماشہ زنجبیل آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ تخم کرفس اور انیسون اور کردیا اور فطراسالیون ہر واحد ایک درہم قند سپید اور شکر سہ چند وزن ادویہ سب کو اچھی طرح کوٹ کر ملا دین اور مقدار شربت اسکی سات ماشہ کی ہے -

شہوت یعنے اشتہا کی ادویہ - یہ دوا مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط** اُسکے ایارج چھ درہم جسکے اکیس ماشہ ہوے ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوزگندم پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور تین درہم کی مقدار شربت ہے ایسے جوشاندہ کے ہمراہ جسمین مصطگی اور انیسون اور پودینہ کو جوش دیا ہو اور خبث الحدید کو جو مطبوخ ہو یعنے جوش دیا ہوا ہو اور خام نہو -

قے اور متلی کی دوا یہ شراب بلغمی قے کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط** اُسکے زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ مصطگی تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے انار دانہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ پودینہ اور تمام جو ایک قسم پودینہ کو ہی پانچ پانچ گڈیان سب کو چار رطل پانی جو تخمیناً سوا پاؤ کم دو سیر ہوا جوش دین تاکہ چہارم باقی رہ جاے پھر صاف کرکے اُسپر ایک درہم مشک ڈالین اور صبح و شام اسمین سے تناول کرین -

ہچکی کی دوا یہ دوا ہچکی کے واسطے عجیب الاثر ہی اور قوی بھی ہے **اخلاط** اُسکے نبیذ طیب ریحانی آٹھ رطل جسکے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پختہ ہوے شہد کف گرفتہ دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر ان دونون کو اس قدر جوش دین کہ چھٹا حصہ جلجاے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور اسمین قسط اور مصطگی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوے افسنتین سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اذخر اور سنبل الطیب اور ایلوہ اور تیزپات اور گل سرخ اور غاریقون اور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور اسارون اور عود ہندی اور تج ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ پیسکر چھڑکین مقدار شربت اسکی ایک ملعقہ یعنے نو ماشہ کی ہے

کبد یعنے جگر کی بیماریونکی دوا اور رام جگر کے واسطے یہ مرہم ہے۔ مورد اسفرم نفع کرتا ہے اس ورم کو جو دق یعنے ہڈی کے پگھلجانے اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے یا ارقتم کے ورم کو اخلاط اُسکے مورد اسفرم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ عود ہندی اور زعفران حب الغار ریحانہ مرکی اور رکیئہ جسکو پیلچوش کہتے ہین ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ موم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ سب دوائیں کوٹ پیس کر جمع کرے اور موم کو بقدر مناسب پگھلاکر روغن سوسن اور روغن رازقی تین درہم ملاکر مرہم تیار کرین۔

صلابت جگر یہ معجون جو بھیڑے کے جگر سے بنائی جاتی ہے درد پہلے جگر اور تلی اور معدہ کے درد کو اور ان اعضا کے ریاح اور ذوسنطاریا جو دستون کی ایک بیماری ہے اُسکو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خونی قے ہوتی ہے اُسکو فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے زعفران مرکی افیون جندبیدستر بزرالبنج جسکو اجواین کہتے ہین قسط اور قردمانا خشخاش اور سنبل الطیب اور غافث اور بھیڑے کا جگر اور بکری کا داہنا سینگ جلا ہوا سب دو دوائیں ہموزن لیکر جو قابل کوٹنے کے ہو اُسے کوٹین اور پگھلانی والی چیزون کو پگھلائین شراب ملاکر اور شہد کف گرفتہ ڈال کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین برابر ایک چنے کے مقدار شربت ہے ہمراہ ان پینے والی چیزون کے جو مناسب ہون۔

سوء مزاج یعنے جگر کی خرابی مزاج کے واسطے روغن بادریون کا اخلاط اُسکے بادریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لیکر ایکرطل پانی مین جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوگا ایک شبانہ روز بھگوئین پھر اُسکو کسی دیگچی مین رکھکر اور ایک ماشہ ریوند سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ساڑھے تین ماشہ زعفران سوا پانچ ماشہ نرم آنچ سے جوش دین جب آدھا پانی رہجاے آگ پر سے اوتارین پھر اُسکو چھانکر دیگچی مین رکھین اور اُسپر چار رطل روغن بادام شیرین جو تخمیناً ایک سو اکتیس تولہ ہوا ڈالکر جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے اور دوائین کُٹی ہوئی اور چھنی ہوئی اس روغن مین ملائین وہ دوائین یہ ہین۔ ہلیلہ زرد اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تمر ہندی تیس درہم جسکے پونے نو تولہ ہوے آلوے بخارا تیس عدد عناب تیس دانہ املتاس کا مغز ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مویز کلان نصف رطل سب دواؤن کو سوا املتاس کے یکجا کرکے ایک دیگ مین چھوڑ دین اور اُسپر دس رطل پانی ڈالکر اسقدر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجاے اس پانی کو املتاس پر چھوڑین صاف کرکے پھر املتاس کو اس پانی مین ملین اور صاف کرکے اسپر ایک من قند سپید جو برابر سوا باون تولہ کے ہے ڈالین اور جوش دین کہ اُسکا قوام گاڑھا مثل شہد کے ہوجاے پھر اُسپر روغن بادام نصف رطل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے اور پھر ادویہ سائیدہ کو ملاکر جوش دین کہ بستہ ہوجاے اور آگ پر سے اُتار کر کانچ کے برتن مین رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کی ہے۔

سفوف ابتداے استسقاے مائی کے واسطے اسکا استعمال شیرۂ شترخواہ ماء الجبن کے ساتھ کیا جاتا ہے اخلاط اُسکے عصارہ غافث ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے لک یعنے لاکھ دو درہم جسکے سات ماشہ ہوے ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زعفران ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تخم کشوث ایک درہم تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ایک درہم سقمونیا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

طحال یعنے تلی کی بیماریون کے واسطے تریاقی دوائین اور خاص ادویہ جو مرض طحال کے واسطے مقرر ہین۔ از آنجملہ ایک دوا بہت بکار آمد ہے جو بنام دبقی مشہور ہے اخلاط اُسکے دبق بلوط یعنے بلوط کا لسدار اور چپکتا ہوا شیرہ دو رطل جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہے اور چونہ ایک رطل یعنے تخمیناً چونتیس تولہ دبق کو مٹی کے برتن مین رکھکر کوئلے کی چنگاریون پر رکھین کہ پگھل جاے اور گیلا ہوجاے چونہ پسا ہوا اسپر چھڑکین اور خوب ملائین اور گرما گرم بھیڑے کی کھال پر اسکو طلا کرین اور رکھ چھوڑین۔ جب اسکا استعمال کرنا منظور ہو مریض کو حمام مین داخل کرین اسی جگہ اسکا پھاہا مریض کے شکم پر لگادین اور پھر اس پھاہے کو نہ چھڑائین تا اینکہ خود چھوٹ کر گر پڑے اور جس قدر پیٹ کی سوجن گھٹتی جاے اور ورم استسقا گھٹتا جاے اس پاہے کو اسیقدر کترتے رہین اور مقراض سے کاٹ کاٹ کر الگ کردیا کرین۔

دواے دیگر جسکا اثر بیماران طحال پر اُسی روز ظاہر ہوجاتا ہے جسدن استعمال کی جاے اور مناسب ہے کہ اس دوا کے استعمال سے پہلے تین روز اس مریض کی تدبیر مناسب کرلیجاے یعنے دوا اور غذا جو اسکے حال کے مناسب ہو تین روز پہلے کرکے پھر اس دوا کا استعمال کریں اخلاط اُسکے مرکی تین اوقیہ یعنے آٹھ تولا اور سوا پانچ ماشہ دقاق کندر کا برادہ جو جھڑتا ہے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ حزدل اسکندرانی جو رائی کی ایک قسم عمدہ ہے اور قروماناہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سرکہ عنصل بقدر کفایت رائی اور قروماناکو کوٹین اور چھانین اور دقاق کندر اور مرکی کو پیسین اور سوکھی دوا جو پہلے سے چھنی ہوئی رکھی ہے اسکو اُسپر چھڑکین اور خوب ملانے کے بعد بذریعہ سرکہ کے مثل مرہم کے بنالین اور زمانہ اس دوا کا پہایا وغیرہ دو گھنٹہ کے زمانہ سے لیکر نو گھنٹہ تک رکھنے کا ہے جسقدر برداشت اور تحمل یا جسقدر کمی اور زیادتی ورم کی ہو- بعد رکھنے دوا کے زمانہ مذکورہ تک پھر مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے اور یہ ضماد اُسکے طحال پر لگا ہوا ہو جب حمام مین ٹھہرنے سے اُسکے جوڑ بند ڈھیلے ہونے لگین اور پسینا بھی آجاے اب اسکو آبزن مین بٹھانا چاہیے اور آبزن کرانے سے پہلے اُسکو سمجھا جاے کہ دیر تک آبزن مین ٹھہرنا ہوگا اور جسقدر ریاح طحال مین بھر گیا ہے سب نکل جاے غشی کے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کی ناک کے قریب سرکہ اور جنگلی پودینہ لیجائین کہ اُسکو سونگھے اور جن پٹیون سے ضماد کی بندش کی ہے اُنکو کھول ڈالین اور تھوڑی مقدار پٹیون کی کھولنی چاہیے- جسوقت حمام سے اُسکو باہر لائین شوربہ مچھلی اُسکو بدون روٹی کے کھلائین- اور ریاح وغیرہ اُسے بروز اول اور پھر تیسرے دن پلانا چاہیے اور اس تدبیر سے پہلے اسکو اجازت دینی چاہیے کہ ریاضت اور محنت کسی قسم کی جو مریض سے ہوسکتی ہو اور اعضاے اسفل کی ریاضت ہاے مخصوصہ سے بھی ہو جیسا کہ فن اول کلیات مین بیان ہوچکا ہے بقدر طاقت کرے کہ سانس اسکی متواتر ہونے لگے اور دم پھول جاے-

دوسری دوا- جو مصاص قوی ہے کہ رطوبت کو بقوت چوس لیتی ہے یہ دوا منج یعنے بکار آمد ہے کہ مجنون اور بیماران طحال کو اور جن لوگونکو پرانی بیماریان ہون فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے رانتینج جوش دیا ہوا چار رطل یعنے ایک سو پینتیس تولہ موم دو رطل یعنے ساڑھے سڑسٹھ تولہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ دقاق کندر اور پھٹکری زفت پھر اسی قدر بورہ سرخ بھی ایک رطل ریوند تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے قثاء الحمار یعنے جنگلی کریلہ کی جڑ بھی اسی قدر ایلوہ چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ عاقرقرحا بھی اسیقدر توت کا دودھ تین اوقیہ سرکہ ایک قسط جسکے پینتیس تولہ ہوے شراب انطاکی نصف قسط یعنے ساڑھے سترہ تولا درہم بجاے سرکے روغن زیتون بوزن تین قوطولے جو برابر اٹھاون تولہ اور چھ رتی کے ہے داخل کرتے ہین اور سب سامان اور طریقہ سابق کا اور استعمال کرانے کا برطبق دواے سابق کے ہے-

دوسری دوا جو پورا فعل کرتی ہے اخلاط اُسکے سرطان نہری کو لیکر اُسکے پاؤن اور ہزتانیہ یعنے دونون فزونی لشبکل سینگ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے پھر اُسکو خشک کرے اور پیسے اور اسمین سے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی افیون پانی مین گھولے یہ پانی بھی اسی نہر کا ہو جسمین سے گینگٹا لیا ہے اور ان سب اجزا کو مریض کو کھلائین اور بعض اوقات بجاے افیون کے روغن بلسان کو ملانا چاہیے ہموزن افیون کے اور مناسب مرض کے بھی ہونا چاہیے

صلابت طحال یعنے تلی کی سختی خواہ ورم سوداوی طحال کی دوا یہ مرہم اس صلابت کو مفید ہے جو تلی مین ہوتی ہے اخلاط اُسکے قروماناا اور رائی اور عاقرقرحا اور میتھی جوش دی ہوئی ہر واحد ایک جزء کو خوب باریک کوٹین اور پھر سرکہ ملاکر پیسین اور پھر بسیر روغن زیتون کو ڈالکر طحال پر طلا کرین- دوا کا لگانے والا پہلے حمام مین نہانے کے بعد اُسکے یہ مرہم اُسکی تلی پر رکھا جاے-

حقنہ اندرونی شکم کے قروح کو فایدہ کرتا ہے اور مراد ان قروح سے وہ زخم آنتون وغیرہ کے ہین جسکے پڑجانے سے مریض کو خون کے دست آتے ہین اور روم کے آدمی اس مرض کا نام ذوسنطاریا کہتے ہین- اخلاط اُسکے گوسفند کے گردے کی چربی تازہ لیکر کشک جو کے ہمراہ اسکو جوش دین اور پکائین پھر کشک جو کا پانی مع چربی کی چکنائی کے بوزن

دو سکرجہ یعنے نوے تولہ اور پونے آٹھ ماشہ کا دو چند جسکے ایکسو اکیاسی تولہ اور ساڑھے تین ماشہ ہوے اور چاول کی پیچ اور روغن گل ہر واحد ایک سکرجہ یعنے نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ اور اقاقیا پسی بوزن نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اور گوند پسا ہوا اور سپیدہ پسا ہوا ہر واحد ایک درہم زردی بیضہ بریان مین سب کو ملاکر مثل مرہم کے طیار کرین اور اسی کا حقنہ دیا جاے تا اینکہ ایک سکرجہ جو برابر نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ کے ہے پانی عصی الراعی یعنے لال ساگ کا لین اور نصف سکرجہ یعنے پینتالیس تولہ اور تین ماشہ سات رتی روغن گل کو لیکر حقنہ کرین۔ اور غذا اُس مریض کی شوربا حماض روغن بادام اور انار دانہ ملاکر اور جسقدر ممکن ہو شوربا سے مذکورہ خوشبو کرین اور فواکہ مین سے بھی اُسکو کھلانی چاہیے۔

استطلاق لطن جسکو پیٹ جھڑنا کہتے ہین یہ سفوف مفید ہی خلفہ کے مرض کو جسمین غذا بجنسہٖ ستون کی راہ گر جاتی ہے جسکو خلفہ کا مرض کہتے ہو جاسے اخلاط اُسکے گلنار اور بلوط سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور سماق اور حب الآس اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طراثیث مین کل واحد دو درہم یعنے سات ماشہ زیرہ اور مازو جنکو پہلے سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور شگوفہ انار شیرین اور ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور رامک اور سک اور مصطگی اور باچھم ہر واحد ایک درہم تخم حماض یعنے چوکا کے بیج اور گوندا اور طین رومی اور عصارہ لحیۃ التیس اور تنقے کے بیج بریان کیے ہوے اور خرنوب اور حب الیلمبا ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ۔

جوارش اُس خلفہ کو دور کرتی ہے جو برودت سے عارض ہوا ہو اور ریاح سے پیدا ہوا ہو۔ تخم کرفس اور جرائیتہ اور سعد کوفی یعنے ناگرموتھا اور اجوائن اور عود بلسان اور لاذن اور جاوتری ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان اور سک ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ گلسرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اشنہ جسکو سجی کہتے ہین اور انیسون ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرفہ سوا پانچ ماشہ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین سوا بارہ ماشہ زعفران سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی کافور ساڑھے دس ماشہ بیخ اذخر ایکتولہ دو ماشہ قردمانا دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ صندل سپید چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ دو قو ساڑھے دس ماشہ دارچینی اور سونٹھ بھی اسیقدر حب الآس سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب کو سیب کے رب مین ملاکر جوارش تیار کرین۔

شراب فاکہہ اسہال کو روکتی ہی اور صفرا کو ہٹا دیتی ہی اخلاط اُسکے حماض اترج یعنے چوکا اور زرشک اور ریباس ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ (زعرور) اور انار دانہ اور سماق ہر واحد تین رطل جسکے ایک سو ایکتولہ تین ماشہ ہوے بہی مخوش اور سیب اور انار اور امرود ہر واحد چار رطل جسکے ایک سو پینتیس تولہ ہوے پانی برابر اسکے دو روز انکو بھگونا چاہیے پھر جوش اسقدر دین کہ خامی جاتی رہے اور چھان لین اور دوبارہ جوش دین اور شکر اُسپر ڈالین۔

سحج اور قروح امعا یعنے خراش پڑجانے اور آنتون مین قرحہ پڑجانے کی دوا۔ ایک دوا ہی جسکو علق کہتے ہین قروح امعا کو فایدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے اقاقیا پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے پوست انار پچہتر مثقال جسکے اٹھائیس تولہ اور چھ ماشہ ہوے مازو پچیس مثقال افیون پچیس مثقال بزرالبنج چھبین مثقال یعنے بیس تولہ سات ماشہ ہوے باجرا کٹا ہوا ایک سو ساٹھ مثقال جسکے ساٹھ تولہ ہوے سماق شامی ستر مثقال یعنے پچیس تولہ پانچ ماشہ عصارہ سماق شامی ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ کندر پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے سب کو پیسکر یکجا کرین اور شراب سیاہ مین ملاکر تیار کرین پوری مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

یہ دوا یہ دوا حکیم ابوقیوس طرسوسی کی طرف منسوب ہے اور مفید ہے ہر ایک مادہ کو جو اندرونی اعضاے زیرین پر ریزش کرتا ہو اور ہر قسم کا نفخہ اور پھولاپن جو اندرونی اعضا مین ہو اُسکو فایدہ کرتی ہے اخلاط اسکے انیسون اور تخم کرفس ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ تخم رازیانہ اور تخم گاجر صحرائی اور تخم (طرد میون) جسکو سیسالیوس کہتے ہین ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون اور بزرالبنج یعنے اجوائن ہر ایک پونے سات ماشہ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر تیار کرین اور استعمال کرین۔

اس حقنہ کو جالینوس استعمال کیا کرتا تھا اور یہ حقنہ اسیلوس حکیم کا ہی اور

سبت سے نسخہ ہاے متقدمین کے مطابق ہی اخلاط اُسکے عصارۂ انگور خام سوکھا ہوا چھ مثقال یعنے دو تولہ تین ماشہ پھٹکری یمنی اقاقیا ایک آب نار سیدہ اور تانبے کے چھلکے اور چھلین جلائی ہوئی ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ سرخ ہرتال تین مثقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ ہرتال زرد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ کاغذ سوختہ پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر شراب حب الآس مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن تین خواہ چار مثقال کا ہو یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک - اور اس قرص کو شراب آب آمیختہ مین کہ مجموع شراب اور پانی کا وزن دو قوانوس ہو جو برابر آٹھ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ کے ہو اگھولکر حقنہ کرین اور بعض اوقات فقط آب باران مین گھول کر یہ حقنہ کیا جاتا ہے -

اقراص افادہ یہ خوشبو دواؤن سے یہ قرص بنایا جاتا ہی خلفہ کو فایدہ کرتا ہی اور قروح امعا یعنے آنتون کے قرحہ کو اور اسکا نام اقراص سودر طیسوس ہے یہ ادویہ منجحہ سے ہے جو بہت بکار آمد ہی اور اسہال مین جسوقت استعمال کی جاے بند کر دیتی ہے اخلاط اُسکے زعفران اور سنبل ہندی اور انیسون ہر واحد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرمکی دو مثقال یعنے نو ماشہ صبر ہندی یعنے ہندوستان کا بنا ہوا ایلوا اور عصارہ لحیۃ التیس اور سوت اور عصارۂ اقاقیا اور افیون اور کتیرا اور فلفل سپید ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ شراب مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کا ہے -

سفوف جو خراش بلغمی کو مفید ہے کہ بلغم شور سے پیدا ہوا ہو حرف یعنے حالم بریان کیے ہوے دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تلسی کے بیج سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی مصطگی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کنوپہ اور گل ارمنی ہر واحد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کندر بریان سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم گندنا اور نشاستہ بریان ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت اسکی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے حقنہ جو سبب پیچش کے خراش پیدا ہوئی ہو لازم ہی کہ روغن زرد اور مرہم الاخوین کا حقنہ کرین حقنہ اسپغول زخم کے واسطے اور صفراوی خواہش اور دفع مادہ کو مفید ہے

اخلاط اُسکے سور پھلکے نکالی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی بہی دانہ اور بیج نکالے ہوے اور امرود پندرہ درہم مازو پانچ درہم سب کو پانچ رطل پانی جو برابر آدھ پاؤ دو سیر کے ہوا اور چار اوقیہ آب انار یعنے سوا گیارہ تولہ میفوش انار کا پانی اور انگور خام کا پانی ملا کر جوش دین تاکہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہجاے اور اسمین سے ایک تہائی لے کر گل ارمنی ساڑھے چار ماشہ اسمین ملائین اور گوند بھی اسفیدر اور کاغذ سوختہ اور اقاقیا اور سپیدہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ داخل کرین -

صفتہ دواے قولنج کی جو عجیب ہے کہ جالینوس اسکا استعمال کیا کرتا تھا اُس بیمار کے علاج مین جسکو ایلاوس کا خلل ہوتا تھا یعنے اُسکے منہ کی طرف سے فضلہ براز نکلتا تھا - اس دوا کو بقدر ایک باقلاۃ کے جو کہ برابر پونے دو ماشہ کے ہی اُسکو دینا چاہیے جبکہ درد شدید ہو ہمراہ تین خواہ چار قوانوس پانی کے جو برابر چودہ تولہ ساتھ ماشہ اور سات رتی کے خواہ برابر اٹھارہ تولہ اور سوا پانچ ماشہ کے ہے سرد پانی کا ہونا چاہیے اخلاط اُسکے بزر البنج جسکو اجواین کہتے ہین اور فلفل سپید ہر واحد چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ افیون بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے زعفران دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین افربیون عاقرقرحا ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھانکر شہد جوش کیے ہوے مین معجون بنائین -

صفتہ دواے قولنج کی بنا بر قول جالینوس کے جو کتاب سقراطیس مین جالینوس نے لکھا ہی اور اوسکا نام اسوماوس ہے اور یہ دوا معدہ کی بیماری کے واسطے بھی نافع ہی اور جن لوگون کو آشوب چشم ہوا اور درد اونکی آنکھ مین زیادہ ہوتا ہو اور رحم کے اقسام درد کو بھی مفید ہے حب ماء العسل مین سداب کو جوش دیکر اسکے ہمراہ یہ دوا کھلائین -

اخلاط اُسکے زعفران سوا چھ ماشہ سنبل الطیب نو ماشہ قسط اور فلفل سپید دار فلفل اور بیروزہ ہر واحد نو ماشہ روغن بلسان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دار چینی اور پوست بیروج اور ایک نسخہ مین عصارۂ بیروج بھی لکھا ہی اور جند بیدستر ہر واحد نو ماشہ تخم دوقو ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ سکبینج ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ تج ڈیڑھ تولہ کوٹ چھانکر شہد سے معجون درست کرین -

استرخاے مقعد اور خروج مقعد کا - اسکی ایک دوا جالینوس سے منقول ہی کہ مقعد کے باہر نکل آنے کو فائدہ کرتی ہے اخلاط اُسکے پھل اُس گیاہ کا جسکو ریق کہتے ہین اور مازو اور سپیدہ قلعی اور اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس کے چھلکے صنوبر اور کندر اور مرمکی ہر واحد ڈیڑھ تولہ سبکو پیسکر سوکھی دوا اِن اجزا کو مقعد پر چھڑکین اور پہلے اس سے مقعد کو شراب مازو سے دھو ڈالین -

گردہ کی پتھری میرا قول تو یہ ہی کہ جو چیز مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے ضرور وہی دوا گردہ کی پتھری کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیگی اور برعکس اسکے یہ بات ضروری نہین ہے کہ جو دوا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے مثانہ کی پتھری کو ٹکڑے کردے گی -

معجون اُسکو فائدہ کرتی ہے جو پتھری کی بیماری مین گرفتار رہا اور یہ فائدہ اسلیے ہے کہ پتھری کو یہ معجون ریزہ ریزہ کردیتی ہی اور آئندہ پتھری کی پیدایش کو روکتی ہی اخلاط اُسکے تج نو ماشہ تخم کرفس ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرمکی چار مثقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوا فلفل سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ کندر تین مثقال جسکے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوے حجر شامی کی قسم یعنی ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ تخم گزر اور انیسون ہر واحد دو مثقال جسکے نو ماشہ ہوے میعہ تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بیخ سوسن سوسن الاسمانجونی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم خشخاش سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ سنبل اسپیقدر بادام چھلے ہوے اسارون ہر واحد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم سوسن اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ شہد خالص بقدر کفایت اسمین سے ہر روز کھلائی جاے -

دوسری دوا جو صحیح ہی جالینوس کہتا ہی مین ایک قوم کو جانتا ہون جسکے گردہ مین مرض تھا اور اسی دوا سے اسکا علاج کیا گیا پس انکی بیماری جاتی رہی مناسب ہے کہ اس دوا کا استعمال بہت دنون تک کیا جاے - اور یہ دوا اسکو بھی اچھا کردیتی ہی جسکو پتھری کا مرض ہو اور جسکو قولنج کی بیماری اور مثانہ کے امراض کو دور کردیتی ہی اسکے بنانے کی صورت یہ ہی بندق مقشر اور بادام مقشر اور تخم خیار بستانی مقشر تخم کرد یا صاف کیا ہوا ہر واحد تین مثقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ تخم شوکران اور زعفران تخم خیار افیون ہر ایک چھ مثقال جسکے سوا دو تولہ ہوے تخم بنگ سپید تخم کرفس ہر واحد بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ شہد سے گوندھ کر قرص تیار کرین اور نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ استعمال کرین نیمگرم ماء العسل کے ہمراہ جو صاف کیا ہو بمقدار تین قوانو جو برابر تیرہ تولہ یا پانچ ماشہ سات درم کے ہے اور دوسرے نسخہ مین دیکھا ہے کہ اسمین مرمکی چھ مثقال بھی پڑتی ہے اور استعمال کرتے ہین -

مثانہ کی پتھری جو کچھ کہ اس مرض کے ادویہ لوگون نے بیان کیے ہین اور جسکی شہادت معتبر ہمکو پہونچی ہے از انجملہ یہ بھی ہے کہ خرگوش کو اگر نرم آنچ سے جلاوین جیسے کہ آنچ کا اندازہ ناظر کتاب ہذا اور مقالات کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے اور جلنے کے بعد اسکا جلا ہوا جسد بحفاظت رکھ چھوڑین اور چند روز اسی کو نیمگرم پانی کے ہمراہ تناول کرین پتھری کو توڑ دیگا اور ریزہ ریزہ کردیگا -

صفت دوا اسی کی جو بچھوؤن کی شرکت سے بنائی جاتی ہے یہ دوا اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتی ہے جو دونون گردون مین سے کسی گردہ کی پتھری ہو - اور جو شخص اس دوا کا استعمال کرے آئندہ اپنے بدن مین پتھری کے پیدا ہونے سے سلامت رہتا ہے - یہ دوا اس فعل کو بنظر خاصیت خاص کے کرتی ہے مزاج دوا سے ہزا کا یہ فعل نہین ہے (مراد یہ ہے کہ قاعدہ طبی سے جو مزاج اس دوا کا ہے اُسکی رو سے پتھری کا اخراج یہ دوا نہین کرتی ہے بلکہ ایک خاصیت خدا نے اسمین ایسی دی ہے کہ اسی جہت سے یہ اثر کرتی ہے) زندہ بچھو دس عدد پکڑ کے ایک کورے برتن مین اُنکو ڈالین جو پاک صاف ہو اور اسپر گل حکمت کردین پھر ایک مٹی کا برتن تلاش کرین جیسے ماہی توا ہوتا ہے اور اسکے نیچے چوب انگور جلائین کہ وہ توا سرخ ہوجاے - پھر اس گل حکمت کے برتن کو اسی توے کے اندر رکھین اور تمام رات رہنے دین بعد ازان صبح کو نکالین اور جس قدر اسمین راکھ بچھوؤن کی ملے اسکو بعد سرد ہوجانے راکھ لے لین اور کسی برتن مین راکھ کو اٹھا رکھین اور بر وقت علاج کے استعمال کرین دونون گردون کے درد مین پورے دو قیراط یعنے آٹھ جو برابر ہمراہ اُس شراب کے جسکا نام خندریقون ہی کہ اسکے پینے سے پتھری کے ٹکڑے ہوجاینگے اور پیشاب کے ہمراہ نوک دار کیلون کے شکل پر خارج ہوجاے گی اور یہ فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہی کہ بچھو اپنی طبیعت مین ضد مخالف اُس پتھری کی ہے جو گردہ مین پیدا ہوتی ہی جیسکہ سانپ

گوشت جملہ ہوام اور حشرات زہردار کی ضد ہے -

قرص اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جو مثانہ اور دونون گردون مین پیدا ہوتی ہے - تخم گاجر صحرائی اور تخم قثا بریقی اور انیسون اور مرکی تخم کرفس کوہی اور تخم کرفس بستانی اور تج اور دارچینی اور سنبل ہر واحد ایک جزو سب کو کوٹ چھانکر پانی مین گوندھکر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن ساڑھے تین ماشہ کا ہوگا خواہ ساڑھے چار ماشہ کا خواہ چنے کے برابر گولیان بنائین اور دس گولیان نہار منھ آب گرم کی ہمراہ تناول کرین -

معجون جو پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے سنبل ہندی تین درمی یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل چار درمی یعنے ڈیڑھ تولہ دار فلفل ڈیڑھ تولہ تج بارہ قیراط دارچینی ڈیڑھ تولہ جعدہ ڈیڑھ تولہ اسارون ساڑھے تین ماشہ دوقو ساڑھے تین ماشہ زعفران نو ماشہ جند بیدستر ڈیڑھ تولہ شگوفہ اذخر ڈیڑھ تولہ سقوردیون قسط سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ فطراسالیون سات ماشہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ دج ترکی نو ماشہ شہد ملاکر معجون درست کرین اور استعمال کرین -

تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا ہونا - یہ قرص قطرہ قطرہ پیشاب کے ہونے کو اور ذوب کو فایدہ کرتا ہے اخلاط اُسکے جند بیدستر سات ماشہ دونامروا اور سداب جسکو تتلی کہتے ہین اور بزر البنج یعنے اجوائن اور انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انار دانہ پندرہ عدد سب کو کوٹکر قرص تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اسکو کھا کر کھیرے کے بیج چھلے ہوے اور انڈے کی سپیدی رقیق تناول کرین -

ضعف انتشار اور شہوت یعنے ہندی مین ضعف آنے کی دوا

اس بیماری کو یہ دوا فائدہ کرتی ہے تخم پیاز دو درہم یعنے سات ماشہ تخم جرجیر چار درہم یعنے چودہ ماشہ تخم شہدانج اور بوزیدان اور سقیج اسارون اور اسقیل بریان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شقاقل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کندر مقشر پانچ درہم جسکے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے تخم انگن اور انادکیو سفید ہر ایک چار درہم جسکے ایکتولہ دو ماشہ ہوے قند چھ درہم جسکے پونے دو تولہ سب کو کوٹ کر ملائین اور سات ماشہ اس سفوف کو ہمراہ طلا جو ایک شراب خاص ہے پانی مین ملاکر پلائین -

یہ دوا بھی اسی بیماری کو فایدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑین فارسیون کی جسکو بلبیون کہتے ہین اور گاے کا دودھ اور گاے کا گھی یہی تین رطل جو برابر ایک سوا ایک تولہ کے ہوا تخم جرجیر اور تخم گزر اور تخم شلجم ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے سب دواؤن کو سوکھی کوٹین اور پھر دودھ اور گھی کو ملائین مقدار شربت پانچ استار یا دس استار کی ہے جو برابر چھتیس تولہ کے ہے یا بہتر تولہ کی بعد اُسکے کہ دودھ کو جلادین اور گھی فقط باقی رہے اور صاف کرکے اسکو تناول کرین -

صفت دوسری دوا کی جسکا نام جوارش ہندی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت جماع کو برانگیختہ کرتی ہے زنجبیل اور فلفل دار فلفل دارچینی اور قرفہ جو تج کی عمدہ قسم ہے اور تیزپات اور بالچھڑ اور صیبنی یعنی اور شیطرج ہندی جسکو چیت لکڑی کہتے ہین اور جوزبوا صندل سرخ بڑی الائچی جاوتری ناگیسر تالیسپتر اور لونگ اور ناگرموتھا اور جوز ہندی اور طباشیر ہر واحد تین اوقیہ جسکے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے مشک اور کافور ہر ایک دس مثقال جسکے تین تولہ نو ماشہ ہوے قند سپید ہموزن سب دواؤن کے دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت اسکی سات ماشہ ہے -

صفت دوسری دوا کی جو باہ کو زیادہ کرتی ہے اور بادشاہون کے واسطے پکائی جاتی ہے ماہی سقنقور کی دم ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ اور تین ماشہ پانچ رتی تخم شلجم تخم گزر تخم نفت تخم پیاز سفید شیرین تخم انگن تخم جرجیر ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی فلفل سیاہ فلفل سپید دار فلفل ہر واحد پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ بصل الفار جو پیاز دشتی کی ایک قسم ہے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صنوبر مقشر ڈھائی اوقیہ جسکے سات تولہ تین رتی ہوے عاقرقرحا چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ ہوے لسان العصافیر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مغز کنجشک نر جو دیوارون مین گھونسلا لگاتا ہے چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ خصیہ مرغ خانگی ایک اوقیہ جسکے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ہوے ان سب دواؤن کو کوٹ کر گاے کے مسکہ اور شہد مین خوب ملائین اس طرح پر کہ جتنی شہد اور مسکہ مین دوائین مل سکین اسمین سے ایک تہائی مسکہ اور دو تہائی شہد ہو وہ کسی برتن مین اٹھا رکھین مقدار شربت پونے

دو ماشہ کی ہے بعد غذا کے اور اس دوا کو کسی شراب شیرین کے ہمراہ کھانی چاہیے۔

صفت روغن کی یہ روغن پیڑو پر ملا جاتا ہے اور اس مقام پر جو مقابل دونون گردون کے ہے پس شہوت کو جگا دیتا ہے اور اسمین زیادتی کرتا ہے اخلاط اسکے افربیون اور بیروزہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ جاؤشیر ساڑھے تین ماشہ دار فلفل سوا پانچ ماشہ عاقرقرحا دو درہم جسکے پونے نو ماشہ ہوے تخم جرجیر جند بیدستر ہر ایک پونے دو ماشہ روغن نرگس دو اوقیہ جسکے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی ہوے اور موم پونے دو ماشہ خشک دواؤن کو پیس کر موم کو تیل مین پگھلائین اور پسی ہوئی دوائین اسمین چھوڑکر خوب ملائین اور مالش کرین۔

برد رحم یعنے رحم مین سردی کا پہونچنا۔ یہ فرزجہ یعنے رکھنے کی دوا اس رحم کو فایدہ کرتی ہے جسمین سردی پہونچ گئی ہو اخلاط اسکے مرہم دیاخلیون ایک اوقیہ اور مرہم باسلیقون اور بیل کی چربی اور بادام کے درخت کا گوند اور مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور بارہسنگھے کی نلی کا مغز اور بھیڑی کا مسکہ اور کھٹے انار کی اور روغن ناردین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مرکی صاف کی ہوئی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران سات ماشہ چربیون کو روغن مین پگھلا کر سب دواؤن کو یکجا کرلین اور خوب ملا کر بقدر مناسب کسی کپڑے مین لگا کر بتی بنا کر استعمال کرین۔

صلابت رحم یعنے رحم کا سخت ہو جانا یہ فرزجہ جو رطوبت رحم کے واسطے لکھا گیا ورم صلب رحم کو بھی فایدہ کرتا ہے۔

ساتوان مقالہ درد ہاے مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کی دوائین۔

یہ ضماد وجع مفاصل اور نقرس کو فایدہ کرتا ہی جو غاریقون اور شوکران سے بنایا جاتا ہے اور یہ دوا دواے منجح اور بکار آمد ہے اخلاط اسکے تخم شوکران ایک قسط یعنے بینتیس تولہ غاریقون ایک قسط یعنے بینتیس تولہ اور میتھی ایک قسط یعنے بینتیس تولہ بورہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اتیج جوش دیا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اشق ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیت کہنہ ایک رطل بارہ سنگھے کی نلی کا گودا چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ تین ماشہ ہوے بیخ سوسن اسمانجونی چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ نو ماشہ ہوے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھلنی مین چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو پگھلائین اتنی دیر تک ہوا مین رہنے دین کہ سرد ہو جائین پھر اسپر سوکھی دوائین ڈال کر خوب ملائین اور اٹھا رکھین اور بروقت استعمال کرین۔

یہ دوا بھی اس مرض کو فایدہ کرتی ہے سورنجان شیرین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ صمغ عربی تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے سیاہ مرچ اور زیرہ ہر ایک ایکتولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور ایک خوراک ساڑھے تین ماشہ کی ہے پانی اور شہد کے ساتھ۔

مرہم اُس ضعف کو فایدہ کرتا ہی جو دونون پاؤن مین ہوتا ہی اخلاط اسکے اسارون اور ایلوہ اور شیاف مامیثا اور رشیطرج اور کشنیز اور انزروت اور مرکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جند بیدستر چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ کوٹ کر پیسین اور طلا نام کی شراب جو خوشبو ہو اُسمین ملا کر پاؤن پر لگائین۔

صفت گولی کی جو فاشرا ڈال کر بنائی جاتی ہے اور یہ دوا بنام ہزار حشان مشہور ہی نقرس کو اور دونون کولون کے درد کو اور مفاصل کے درد کو فائدہ کرتی ہی۔ اس دوا کو جسکا نام فاشرا ہے ایک درہم لین اور سورنجان بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زیرہ کرمانی ساڑھے تین ماشہ دارچینی اور سعتر فارسی اور زراوند مدحرج زنجبیل اور برگ کبر اور خاکستر بچہ ہاے شیرک ہر واحد ایک درہم سب دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور شراب مین ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین ایک خوراک اسکی پونے دو ماشہ کی ہے اس جوشاندہ کے جسمین سوے کو جوش دیا ہو یا نصف درہم گولیان ہمراہ شہد کے پانی کے جو گرم ہو اور اُس مین سوے کو جوش دیا ہو اس پانی سے تین تولہ اور روغن زیتون ڈیڑھ تولہ ملا کر تناول کرین۔

دوسری گولی کا نسخہ جو مہندی ملا کر بنائی جاتی ہے اور جب نقرس کا اسکا تجربہ کیا گیا تو اسکی بڑی تعریف کی گئی۔ ہلیلہ سیاہ فستہ برآوردہ دو تولہ گیارہ ماشہ بہیڑہ اور آملہ مبیت لکڑی زنجبیل دار فلفل نمک ہندی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ایلوہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سعتر فارسی بیخ کبر اور گوگل اور مہندی ہر ایک سات ماشہ سورنجان ہموزن سب دواؤن کی ان سب دواؤن کو

کوٹ کر چھانین اور گوگل شراب مین بھگو کر اچھی طرح ملائین پھر سب دوائین ڈال کر چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ کی ہے۔

عرق النساء یہ دوا اس بیماری کو اتنا فائدہ کرتی ہے کہ درد مین سکون بخوبی پیدا کرتی ہے اخلاط اُسکے زفت دو جز گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک جز دونون کو پیسکر خوب ملائین اور مقام درد پر اُسکو چھڑکین مگر پہلے بیمار کو حمام مین داخل کرین تاکہ ۔۔۔ نہ اُسکے بدن مین نکل آے اور دوا چھڑکنے کے بدن مین جیٹ جاے پھر اس دوا پر ایک کاغذ کا ٹکڑا چپٹا دین یہ دوا اُسوقت تک لگی رہے کہ خود بخود چھوٹ کر گر پڑے۔

نقرس دواے شوکران جو باب وجع مفاصل مین مذکور ہو چکی اس سے بڑھ کے نقرس کے واسطے کوئی دوا نہین ہے۔

آٹھوان مقالہ بالخورہ کی دوا یہ طلوخ یعنے لیتھڑنے کی دوا ہے اور فربیون اور تافسیا اور دہن الغار ہر ایک نو ماشہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو اور رکتکی سیاہ ملے یا سپید ہر ایک ساڑھے چار ماشہ ان دواؤن کو یکجا کر کے کوٹے اور چھانے پھر اسمین نو درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ موم کو دہن الغار یا زیتون کہنہ یا رینڈی کے تیل مین پگھلا کر سب دوائین ملالے اور بالخورہ کے مقام پر لگاے علاوہ یہ ہے کہ یہ دوا قوی ہے اُس بالخورہ کو بھی دور کر دیتی ہے جو مدت کا ہو اور علاج اُسکا دشوار ہو۔ جالینوس کہتا ہے کہ مین اس دوا مین بعض اوقات ہلم ساڑھے چار ماشہ اور سمندر کف ساڑھے چار ماشہ ملا لیتا تھا۔

خضاب سیاہ کرنے والا بالون کا جالینوس نے کہا ہے کہ اگر کسے کا بیشاب لیکر پانچ دن یا چھ دن اُسکو سڑائین پھر اس سے بالون کو دھوئین سیاہ کر دے گا اور سیاہ بالون کو سفید نہونے دیگا۔

پیمانہ اور وزن کا بیان کناش ساہر سے اُس نے کہا ہے کہ قسط کا وزن روغن زیتون سے اٹھارہ اوقیہ ہے جو برابر پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ کے اور شراب سے اسّی رطل جسکے دو ہزار سات سو تولہ ہوے اور شہد سے ایک سو اسّی رطل جو برابر چھ ہزار چھہتر تولہ کے ہوے۔

جنوش کا وزن زیت سے نو رطل جو برابر تین سو پونے چار تولہ کے ہوے اور شراب سے دس رطل جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہوے اور شہد سے ساڑھے تئیس رطل جو برابر سو ترانوے تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے۔

فوسوی روغن زیتون سے نو اوقیہ جو برابر پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی کے ہے اور شراب سے دس اوقیہ جو برابر اٹھائیس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ جو برابر سینتیس تولہ گیارہ ماشہ پانچ رتی کے ہے۔

سطرون کبیر زیت سے تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ غرامی جو برابر نو تولہ دو رتی کے ہے اور شہد سے ساڑھے چار اوقیہ جو برابر بارہ تولہ سات ماشہ سات رتی کے ہے منجملہ سب کے۔

اکسونافن زیت سے سولہ درخمی جو برابر چھ تولہ کے ہے اور شراب سے دو اوقیہ اور چہارم درخمی جو برابر چھ تولہ پانچ رتی کے ہے اور شہد سے تین اوقیہ اور چہارم اور آٹھوان حصہ اوقیہ کا جو برابر نو تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے۔

قواطوس زیت سے بارہ درخمی جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے اور شراب سے ایک اوقیہ اور نصف درخمی اور ثلث درخمی جو برابر تین تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے سوا دو اوقیہ جو برابر چھ تولہ تین ماشہ ساڑھے سات رتی کے ہے۔

سطرون صغیر زیت سے چھ درخمی جو برابر سوا دو تولہ کے ہے اور شراب سے بیس غرامی جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور شہد سے نو درخمی جو برابر تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہوے۔

بیان وزن اور پیمانہ کا مطابق کناش یوحنا بن سرافیون کے اس حکیم نے کہا ہے کہ اس مجموعہ مین بتفصیل اوزان اور پیمانہ کے بیان کرنے سے استغنا ہے اسلیے کہ مین نے ایک پیمانہ اور وزن کو جو میری کتاب مین ہین اُسی حساب سے ذکر کیا جو زبان عربی کی کتابون مین مشہور ہے اور ارباب لغت اُنکو پہچانتے ہین۔ لیکن ایک قوم نے ان لوگون مین جو میرے نقل اوزان اور پیمانون پر مطلع ہوے مجھسے درخواست کی کہ اُنکو اس کتاب مین بھی نقل کر دون تاکہ اس نقل کا ذکر سواے اس میری کتاب کے اور کتابون مین بھی ہو۔

قسط کا وزن اُن لوگون کے نزدیک جو زبان یونانی بولتے تھے مشہور ہے

لیکن پیمانہ یا لفظ کیل کی اسمین سب کا اتفاق نہین ہے اسلیے کہ ایک آدمی اُس کا جسطرح استعمال کرتا ہے دوسرا اُسکے خلاف کرتا ہے۔ قسط اہل روم کے نزدیک ایک رطل اور پانچ سدس رطل کا ہے پس برابر بیس اوقیہ کے ہوگا جو برابر چھتیس تولہ تین ماشہ کے ہے اور قسط انطالیقی ڈیڑھ رطل کا ہے۔

اور رطل بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر تینتیس تولہ نو ماشہ کے ہے۔

اور من رومی بیس اوقیہ جو برابر چھپن تولہ تین ماشہ کے ہوگا اور من انطالیقی اور مصری سولہ اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر بیالیس تولہ سولہ ماشہ کے ہے اور من کے چالیس استار ہوتے ہین اس حساب سے ایک استار کا وزن بحساب رومی نصف اوقیہ کا ہوا جو ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کے برابر ہے اور انطالیقی اور مصری استار کا وزن ایک تولہ سوا پانچ رتی ہے اور رطل بیس استار کا ہے اور استار چھ درہم اور دو دانگ جسکے چار مثقال ہوے یعنے ڈیڑھ تولہ

اور درخمی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی۔

دورق انطالیقی آٹھ جو ہین کی اور ایک جو ہین چھ قسط رومی کی ہے جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہے۔

قوطولی سات اوقیہ کی جسکے اونیس تولہ سوا آٹھ ماشہ ہوے۔

مسطرون کبیر تین اوقیہ کی جو برابرہ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے۔

مسطرون صغیر چھ درخمی جسکے سوا دو تولہ ہوے۔

اکسونافن اٹھارہ درخمی جو برابر پونے سات تولہ کے ہے۔

فرانوس ڈیڑھ اوقیہ کا ہے جسکے دو ماشہ پانچ رتی ہوے۔

عزبا درمیان چہارم درہم کے دو دانگ تک اور اس سے کم ہے۔

اور نقوسس ایک اوقیہ اور ہر ایک انمین سے سات مثقال ہے وزن ایک اوقیہ۔

اناب شہد کا ڈھائی رطل اور روغن کا ڈیڑھ من۔

دورق مشہور تین رطل کا ہے۔ قسط شہد کا ڈھائی رطل ہے۔

ہامین پانچ استار اور بیس درہم اور چار او بولوا سہ منو نزی کا اور مفعنہ اڈس کا۔

باقلات مصریہ چار سامونات۔

او بولو وا ڈیڑھ دانگ کا۔

کما وخس اسکندرانی تین اُبولو کا۔

ایک بندقہ ایک درخمی کا۔

جوزا ایک جوزا چودہ سامونات کا۔

صدفہ صغیر سات سامونات کا اور صدفہ کبیر چودہ ساموزہ کا۔

باقلہ یونانیہ دو ساموزہ اور دو او قولین کا۔

سکرجہ سوا چھ استار کا۔

ملعقہ شہد کا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کے ہے اور ملعقہ اور دواؤن کا ایک مثقال اور ایک درہم کا جو آٹھ ماشہ ہوا۔

میطل ولبہ دو استار کی۔

درخمی چھ ابولات کی اور ہر ایک او بولو تین قیراط کا اور ہر قیراط چار جو کا ثلث ابولو نو قیراط کا۔

قوانطوس ڈیڑھ اوقیہ کا۔

قوابوسین تین اوقیہ کا۔

آٹھ او بولو چوبیس قیراط کا۔

تمام ہوئی کتاب قراباذین کتاب پانچوین قانون سے اور حمد ہے خدا کا اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین اور درود خدا کا اسکے مقرب فرشتون پر اور تمام انبیاء اور مرسلین خصوصًا ہمارے سید اور آقا محمد جو نبی ہین ان پر اور اُنکی سب آل پر نازل ہو مترجم کہتا ہے کہ اوزان مندرجہ بالا کا حساب جہانتک ممکن تھا درست کر دیا اور جو ناممکن تھا یعنی اصل کتاب مین تحویل ایک وزن کی دوسرے وزن سے تناقض رکھتی ہے اُسکی تحویل نہین کی اور بجنسہ وہی الفاظ لکھدیے جو اصل قانون مین تھے اور چونکہ ان اوزان کا استعمال اب ہمارے ملک مین متروک ہے لہذا کچھ ہمکو اُنکی زیادہ تحقیق اپنی کاربراری کے واسطے بھی ضروری نہ تھی تمام کتاب کے ترجمہ کرنے مین جہان اور ہزارون طرح کی خرابیان مترجم کی نادانی اور کم فہمی سے ہوئی ہین اونکو ناظرین معاف کرکے اصلاح کرینگے اسیطرح معاملہ اوزان کا بھی ہے جو بوجہ پابندی اصل کتاب کے کسی طرح اونکی درستی پر مجھے قدرت نہ تھی اور اگر کوئی اور ابناے جنس کو اسکی اصلاح پر قدرت ہوگی یہ خرابی ترجمہ سے ضرور دور ہو جاے گی جس طرح دیگر اغلاط اور سہو کی درستی کی امید قوی قوم سے مجھے ہے فقط

خاتمہ ازطرف مُترجم

خدا کا شکر ہزار زبان سے کرتا ہون اور اُسکے اتمام نعمت پر نازان ہون کہ اُس نے مجھ ایسے نادان اور کم رتبہ کو
اپنے انعام اور اکرام سے اس مرتبہ کو پہونچایا کہ مین نے اعلےٰ درجہ کی کتاب علم طب کو جس کا
نام قانون ہے ایسے زمانہ مین ترجمہ کیا جس زمانہ مین ہمارے علوم کی کساد بازاری کا کچھ
بیان ہی نہین ہوسکتا ہے اور یہ اُسی کا احسان اور فضل ہے کہ عالی دماغ ہنرور
قدردان علم و فیض رسانی ارباب علم و کمال رُتبہ دان بے ہمتا اعنی
منشی نول کشور مالک مطبع اودھ اخبار نے مجھے اس کتاب کے
ترجمہ پر ایسا مجبور کیا کہ آخر ترجمہ پورا ہو ہی گیا - ورنہ مین اور
یہ ترجمہ - اور ہزار ہزار شکر خدا کا کہ قبل از آنکہ تمام
مجلدات ترجمہ کرکے چھپ کر شائع ہون فقط جلد اوّل
اور چہارم کے ترجمہ سے مین نے سیکڑون
طلبہ کو اور اطبّا کو مستفید ہوتے دیکھ لیا ہے
اور میری مراد پوری ہو گئی - زیادہ تر
مجھ کو خداوند عالم کی شکرگزاری کا یہ
موقع حاصل ہے کہ بفضلہ تعالےٰ
کامل الصناعۃ ابوالعباس مجوسی کا
ترجمہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا اور
اسی مطبع مین چھپ گیا -
والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد
وصحبہ
[illegible]

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از نتیجہ فکر رسا آسمان پیما مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ہیڈ کاپی نویس مطبع نولکشور

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون	از بہر خریداران این ترجمہ بہتر	در بزم سخن سنجان ای عاقل خوش الحان	از فرط ادب برخوان - این ترجمہ بہتر

۱۳۱۶ھ

ایضاً

کیا ہے لفظ تازی سے یہ اردو میں	شائقوں کے واسطے لفظی برابر ترجمہ	سال ہجری کی بحث کرتے ہو عاقل جستجو	مصرعہ اول پہ لکھو ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

۱۳۱۶ھ

تاریخ طبع از نتیجہ طبع والا مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغہ تصحیح مطبع ہذا

شافی مطلق کے فیض عام سے ہی آجکل	خاص لوگوں کی زبان پر تذکرہ قانون کا	لائق و فائق مترجم نے عرقریزی کر کے	خوب اردو میں کیا ہے تکملہ قانون کا
ہدایت ہے جو سالکان جادۂ طب کے لیے	ہوگا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا	عام فہموں کو بھی آسانی بہت کچھ ہو گئی	اردو خوانوں میں بھی اب ہے مشورہ قانون کا
جو کہ استعداد میں کم ہیں خدا کے فضل سے	رات دن رکھیں گے وہ بھی مشغلہ قانون کا	اصطلاحیں طب تازی کی سمجھتے ہو نہ تھے	شرق سے سمجھیں وہ اب ہر مسئلہ قانون کا
کیا مترجم نے مسلسل ترجمہ فرما دیا	حشر تک قائم رہے گا سلسلہ قانون کا	بے سر انکار حامد نے لکھا مصرع طبع	چھپ گیا اردو میں بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد اور سپاس کارساز عالم و درود نامحدود بر حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمہ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم ہزاروں علم کی اشاعت میں بے نظیر ملک۔ اگر سچ پوچھیے تو قومی ترقی علم و ہنر کو اسی ملک کی رفاہ کا متکفل تنیر و تعمیر اور مربی بانی علمیہ مشید فنون نمایاں ہے جسکو مطبع اودھ اخبار کہتے ہیں اور جناب مطبع کا نام نامی منشی نولکشور ہے اسی مطبع میں حسب ایما مالک مطبع باہتمام شیخ محمد علی صاحب لنتوری خلف الصدق عالیجناب مستطاب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایت ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہو گئے۔ اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان میں وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہوئی اور یہی خیر سگالی قوم ہے جس سے نیت مخیر مالک مطبع کی مقصود ہے۔ صد ہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ بالفظ کسی زبان میں کیا گیا ہو چنانچہ اچھی تاحال کوئی ترجمہ مشتہر نہیں ہوا۔ پھر جا کہ زبان اردو میں۔ اور ایسی مشکل اور دقیق کتاب کا ترجمہ جسکے درس سے اکابر اطبا اور اعاظم علماء زمانہ کے نامور رہے ہیں۔ خدا کی عنایت سے یہ ترجمہ جو مساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اس میں شمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی یادگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے۔ آج سیکڑوں طالب علم بلکہ اکثر اطباء فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہو رہے ہیں۔ علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اوسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے۔ میں زیادہ توصیف اسکی نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ بجائے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہوں کہ اشارات ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع میں چھپا اور موجود ہے۔ المختصر یہ جلد پنجم ترجمہ قانون شیخ الرئیس رحمۃ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی منشی نولکشور موسوم باودھ اخبار واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین باتمکین مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بسرپرستی ارسطو فطرت جالینوس طینت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالیجناب معلی القاب خوشنو منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام وتنقیح مالا کلام بصد حسن و خوبی بہزاران خوش اسلوبی بماہ دسمبر ۱۹۰۰ء بار اول چھپی

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی۔ کلیات ومعالجات طب مین اعلادرجہ کی کتاب زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسنی جرجانی تھی اُسکا ترجمہ اُردو مین جناب مطیع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اُردو عام فہم مین فرمایا تین جلد مین۔

۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی
۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم یکجائی۔
۳۔ جلد ہشتم و نہم و دہم یکجائی۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسائل بحران وغیرہ مفصلہ ذیل۔

۱۔ میزان الطب۔
۲۔ رسالہ بحران اُردو۔
۳۔ طب عزیزی۔
۴۔ رسایل دلائل النبض۔
۵۔ رسالہ دلائل البول۔

مترجمہ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بعلاج بہائم وطیور

علاج المواشی۔ عمدہ معالجات بہائم وطیور کے رسالہ ڈاکٹر جی ایچ بی ہیلین صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی ابوالحسن۔

علاج احسانی موسومہ بہ دوا البہائم والطیور۔ اسمین علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور اُنکی شناخت مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل

زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ اور اُنکے امراض کا علاج وشناخت حسن و قبح و عمر اسپ مؤلفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجہ اسپ مین مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

لغات مختص بہ مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت۔ طبیعت مفرد مصلحات۔ بدل قدر شربت افعال و خواص مشرح لکھے ہین اور اُسکے ساتھ تحفۃ المومنین۔ حاشیہ پر بالاستیعاب وتمام وکمال بعنوان پسندیدہ چڑھی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا جسمین اول مین نام دوا کا اُردو وفارسی عربی بشرح ماہیت وطبیعت وافعال وخواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر وحضر مین ساتھ رکھنے کے لائق ہے مؤلفہ حکیم غیاث پوری۔

مفردات ناصری۔ بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً۔

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اُسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اُسکی نسبت کا تپہ۔

۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے مجرب نسخے مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری۔

معدن الشفا۔ سکندر شاہی ہم قالب طب یونانی وبیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مفرد مصلح وبدل مقدار شربت افعال وخواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین اور جن دواؤن کا نام عربی فارسی مین نہ تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہودخان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ والفاظ الادویہ وفرہنگ نفیسیہ۔ ومخزن الادویہ از تصنیفات حکیم نورالدین محمد عبداللہ شیرازی وحکیم تاج محمد وغیرہ

لغات مختص بمفردات طب اُردو

مخزن الادویہ اُردو۔ جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت مضر مصلح بدل قدر شربت افعال وخواص بکمال بسط وشرح سے لکھے ہین مع رسالہ لغۃ الادویہ مترجمہ حکیم محمد نور کریم دو جلد مین۔

مجموعہ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نفیسیہ۔ مخزن الادویہ

یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نورالدین شیرازی وحکیم علی محمد حکیم

احمد علی عظیم آبادی -
مصرور المطب - مولفہ حکیم مہتاب رائے
جلد اول میں نام دوا کا اور اُسکے مضر
و مصلح کا بیان ہے -
مقالات احسانی - مفردات کا بیان
مصنفہ حکیم احسان علی وکیل -

طب فارسی

اکسیر اعظم - اعلے درجہ طب کی کتاب چار
جلد میں - کلیات و معالجات امراض از
سر تا پا بعد نظر ثانی بر مطبوعہ مطبع نظامی
باضافہ مقاصد مفیدہ بتوجہ خاص حضرت
مصنف حکیم محمد اعظم خان المخاطب بناظم جہان
بعطاے حق تالیف بمطبع کاغذ سفید و گندہ
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ سفید رسمی
ایضاً " کاغذ گندہ حنائی -
ایضاً " کاغذ حنائی رسمی -
ایضاً " کاغذ گلابی -
دستور العلاج - از حکیم سلطان علی
خراسانی -
مفرح القلوب فارسی شرح قانونچہ
طب از حکیم محمد اکبر ارزانی -
خلاصة التجارب - از حکیم علوی خان -
تکشیف الحکمت - از حکیم نعیم الدین خان
الکفایہ منصوری مع رسالہ چوب چینی
از حکیم منصور بن حکیم یوسف -
ضیاء الابصار - از حکیم
محمود خان دہلوی -
مجربات رضائی امراض مخصوصہ باہ

و مثانہ از حکیم سید رضا حسین -
میزان الطب مع رسائل نبض و
قارورہ وغیرہ - از حکیم
محمد اکبر ارزانی -
عجالہ نافعہ طب - از حکیم شریف خان
مطب علوی خان - از حکیم
علوی خان -
طب یوسفی - از حکیم محمد یوسف
با چند رسائل -
ترجمہ ملخص فصول بقراطی - مترجمہ
مولوی غلام حسنین -
علاج الامراض - از حکیم محمد شریف خان
مجربات اکبری مصنفہ حکیم محمد اکبر
ارزانی -
زاد غریب - معالجات ہر موسم کے
از حکیم صادق علی خان -
قرابادین قادری فارسی - از
حکیم محمد اکبر ارزانی -
علاج الابدان - از حکیم عبد الحق -
کنز الاسرار - از حکیم ہادی حسین
مراد آبادی -
نتیجہ الحذاقت - از حکیم قدرت احمد -
رسالہ جنۃ الواقیہ لسہام الامراض
الوبائیہ - از حکیم شفاء الدولہ بساور مختص
بعلاج وبا مطبوعہ مطبع کنز العلوم -
رسالہ ارادۃ سواء الطریق لطالب مناہج
التحقیق - مباحثہ ڈاکٹری و یونانی -
رسالہ دافع المنیہ و نافع البریہ فی
احکام التقدیہ لاصحاب التخمہ

والمیضہ یعنی ہیضہ کا علاج -
اصل العلاج - از حکیم
امان اللہ فیروز جنگ -

طب عربی

کلیات قانون - شیخ الرئیس بو علی سینا
انتہا درجہ فن طب کی کتاب ہے -
موجز - ملخص قانون طب مصنفہ
علاؤ الدین علی -
اقسرائی - شرح موجز مصنفہ
ابی الحسن القرشی -
نفیسی - شرح موجز حل المتن
مصنفہ حکیم نفیس بن جمال الدین المتطبب
شرح اسباب و علامات
دو جلد میں کرمانی مصنفہ حکیم
نفیس بن حکیم عوض -
قانونچہ طب - مع تبصرہ مصنفہ
حسین بن اسحاق -

لغت فارسی

لغات المنتخبی - ردیف وار
لغات بیان حرف اول و آخر کی عایت
بہ ترتیب حروف تہجی مصنفہ مولوی
سیف اللہ عظیم آبادی -
کشف اللغات دو جلد میں -
۱- جلد - ہمزہ سے طاے مطبقہ تک -
۲- جلد - طاے تازی سے
یاء مثناۃ تحتیہ تک مصنفہ مولوی
عبد الرحیم بن احمد سور -